PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

5th March, 1964

Vol. V—No. 41

Part V

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Thursday, the 5th March, 1964 — *Page*

Recitation from the Holy Qur'an 1

Announcement—

re : *election to a casual vacancy on the Standing Committee on Planning and Development* 2

Discussion on the Food Policy of the Provincial Government of West Pakistan ... ...

Price : Rs. 4·37

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Thursday, the 5th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-00 a. m. of the clock Mr. Speaker, Chaudhri, Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddigui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۚ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

پ ۱۳ - س ۱۳ - ع ۷ - آیات ۲ تا ۴

اللہ وہی تو ہے جس نے ستونوں کے بغیر آسمانوں کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو بلند کر دیا۔ پھر عرش پر متمکن ہوا اور سورج و چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک میعاد مقررہ کے ساتھ گردش کر رہا ہے وہی تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے۔ وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اپنے پروردگار کے روبرو جانے کا یقین کرو۔ اور وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اس میں پہاڑ بنا دیئے۔ نہریں جاری کر دیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے دو دو قسموں کے لگا دیئے۔ اس نے رات و دن کا ایسا قاعدہ بنا دیا کہ دن کی روشنی کو رات کی تاریکی ڈھانپ لیا کرتی ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کیلئے کتنی ہی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔ اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ ان میں انگور کے باغ ہیں کھیتیاں ہیں کھجور کے درخت ہیں۔ باہم گتھے ملتے جلتے بعض ملتے جلتے نہیں ہیں سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں مگر ہم بعض پھلوں کو بعض پر ذائقہ میں برتری دیتے ہیں یقیناً اس بات میں ان لوگوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The names of those present should be recorded.

(Count was taken)

Mr. Speaker : Let the bells be rung, there is no quorum.

(Quorum bells were rung)

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi : Sir, the House is in quorum.

Mr. Speaker : The House is now in quorum.

ANNOUNCEMENT

re: election to a casual vacancy in the Standing Committee on Planning and Development.

Mr. Speaker : There is one announcement. In pursuance of the notice, dated 27th February, 1964 only one nomination paper of Sardar Khalid Umar MPA, for election to fill the casual vacancy in the Standing Committee on Planning and Development was received by 12.00 noon on 3rd March,1964. As Sardar Khalid Umar did not withdraw his candidature by 12-00 noon on 4th March, he is the only duly nominated candidate. He is, therefore, declared to have been elected

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — جیسا کہ آپ کو علم ہے آج مسئلہ خوراک پر بحث کی جائیگی - اس سلسلہ میں میں نے خواجہ صاحب سے approach کی تھی انہوں نے فرمایا ہے کہ آج سارا دن مسئلہ خوراک پر بحث ہو اور کوئی سرکاری کام نہ ہو - مجھے امید ہے کہ خواجہ صاحب ہمیں کوئی مفید اور کار آمد تجاویز بتائیں گے - I hope the criticism will not be destructive ایسا نہ ہو کہ محض وقت ضائع کرنے کے لئے تقریریں ہوں جیسا کہ ان کی عادت ہے - اس کے بعد میری ، دوسری التجا یہ ہے کہ مارشل عبدالسلام عارف ، صدر عراق ۱۹ تاریخ کو لاہور آ رہے ہیں - میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کا یہاں پر پہنچنے کا پکا پروگرام کیا ہے - یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور اس ہاؤس کو address کریں جس طرح مسٹر چو این لائی نے address کیا تھا -

مسٹر سپیکر — اس سلسلہ میں کل ہی میرے پاس سعدی صاحب کی تحریک موصول ہوئی ہے -

خواجہ محمد صفدر — ہم آپ کی تائید کرتے ہیں -

وزیر خزانہ — اس سے پہلے جب مسٹر چو این لائی آئے تھے تو اس وقت نیشنل اسمبلی سیشن میں نہیں تھی - اس لئے ہم نے انہیں یہاں بلا لیا اور وہاں مدعو نہ کیا گیا - اب اگر صدر عراق وقت نکال کر یہاں تشریف لائیں گے تو ہمارے لئے عین راحت ہوگی - جب ان کے آنے کے متعلق ہمیں یقین ہو گا تو پھر میں باقاعدہ تحریک پیش کروں گا اور اس ہاؤس کی طرف سے ان کو دعوت دی جائے گی -

خواجہ محمد صفدر — اگر آپ ابھی سے مرکزی حکومت کے ذریعہ ان کو مدعو کر لیں تو اچھا ہے اور ممکن ہے وہ منظور کر لیں -

وزیر خزانہ — جیسا کہ میں نے کہا تھا پہلے نیشنل اسمبلی کا اجلاس نہیں تھا اس لئے وہاں وزیر اعظم چین نہ جا سکے ، اب اگر صدر عراق یہاں آ جائیں تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت اچھا ہوگا -

Mr. Speaker: I think that is the sense of the House.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: We will extend an invitation then.

Moreover this is the sense of the House that we should hold the food policy debate for the whole of the day.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: I, therefore, think that we will have the debate for the whole of the day today.

سردار عنائیت الرحمن خان عباسی — میری یہ گذارش ہے کہ ہارس اینڈ کیٹل شو کے سلسلہ میں صوبائی حکومت نے ۸ لاکھ روپیہ ہارس اینڈ کیٹل شو کے منتظمین کو دیا ہے اب جیسا کہ ایک چٹھی سرکلیٹ کی گئی ہے - وہاں ایم - پی - اے حضرات کے لئے صرف ۷۰ کرسیاں ہوں گی اس سے زیادہ admit نہیں ہو سکیں گے - میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کو protest کرنا چاہئے کہ ہم شامل ہونا نہیں چاہتے -

Mr. Speaker: So far as the proceedings of this House are concerned this has got nothing to do with that.

آپ اس تجویز کو لے کر میرے پاس آ جائیں۔ پھر اس معاملہ پر غور کر لیں گے لیکن اس کے متعلق ہم اس ایوان میں غور نہیں کر سکتے ۔

سردار عنائیت الرحمن خان عباسی — یہ غلط ہے کہ ہم گیٹ پر جائیں اور داخلہ نہ مل سکے ۔

مسٹر سپیکر — اس معاملہ کے متعلق ہم یہاں فیصلہ نہیں کر سکتے ۔

The member may come to my chamber.

// DISCUSSION ON THE FOOD POLICY OF THE PROVINCIAL GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

Mr. Speaker: The House will now discuss the Food Policy of the Provincial Government . The Minsiter of Food may please move the motion.

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, I move with your permission—

That the Assembly do now discuss the food policy of the Provincial Government.

Mr. Speaker: Motion moved is—

That the Assembly do now discuss the food policy of the Provincial Government.

Mr. Speaker: Would Malik Sahib like to give a brief outline of the food policy ?

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش) — جناب والا ۔ میں اس ہاؤس کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری تحریک کو منظور کر لیا اور مجھے موقع دیا کہ حکومت کی موجودہ پالیسی یعنی جس طریق سے وہ food situation کو deal کر رہی ہے آپ کے سامنے پیش کروں اور پھر اس معزز ایوان کو موقع دوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے اور حکومت کی موجودہ پالیسی میں جو خامیاں ہوں ان کو اجاگر کرے اور صرف خامیوں کو ہی اجاگر نہ کرے بلکہ ان کی اصلاح کے لئے کوئی تجاویز پیش کرے اور جہاں جہاں ہمیں ناکامی ہوئی ہے اس کو point out کرے ہمیں ایسے ذرائع بتائے کہ کس صورت سے ان ناکامیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے ۔

آج کے نوائے وقت کے ایڈیٹوریل میں اخبار نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ کس طرح فوڈ پالیسی پر بحث کی جائے میرے خیال میں اس نے صحیح طور پر لکھا ہے ۔

میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میرے محکمہ کے متعلق نکتہ چینی نہ ہو یا آپ تنقید نہ کریں اور عوام کو جو تکالیف ہوں وہ یہاں پیش نہ ہوں ۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ ملازمین محکمہ خوراک رشوت لیتے ہیں ۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے میرے محکمہ کی خامیوں سے آگاہ کریں اور میری امداد کریں ۔ اگر موجودہ پالیسی میں کوئی نقائص ہوں تو بتائیں کہ کس طرح میں ان کو دور کروں ، تاکہ عوام کے لئے ذریعہ نجات ہو سکے ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ تمام دن اس مسئلہ پر بحث ہو گی اور شاید مجھے کوئی جواب دینے کی ضرورت نہ پڑے در حقیقت اس بحث کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو ایسا material مل جائے جس پر کار بند ہو کر وہ اپنی آئندہ پالیسی کو تبدیل کر سکے ۔ میں نے اگر کسی بات کا جواب بھی دیا تو صرف وضاحت کے لئے دوں گا اور بہت کم وقت لوں گا ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں پہلے ہی جو کچھ کہنا چاہتا ہوں عرض کر دوں اور اپنی خوراک کی پالیسی کے تمام ریکارڈ کو آپ کے سامنے رکھ دوں تاکہ اس کے مطابق صحیح بحث ہو سکے ۔

حضور والا ۔ ہمارے ملک کی آبادی ۱۹۶۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۴۲۸۸۰۴۰۰ ہے ۔ یہاں ملک سے مراد مغربی پاکستان ہے اور ۱۹۶۳ء میں ۲۰۱ فی صد کی ایزادی کے لحاظ سے ۴ کروڑ ۴۷ لاکھ ہو گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ خوراک کا اندازہ جو ہم نے لگایا ہے وہ وسطاً ۶ چھٹانک فی آدمی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر — ۸ چھٹانک ہے ۔

وزیر خوراک — ۶ چھٹانک اس لئے ہے کہ اس میں بچے بھی آ جاتے ہیں ۔ That is my estimate ممکن ہے ۔ آپ کے

اندازہ کے مطابق ۸ چھٹانک ہی ہو لیکن میں اسے ٦ چھٹانک ہی رکھ رہا ہوں - اس حساب سے ہماری خوراک کی ضرورت ٥٦١٣٠٠٠ ٹن ہے - اب جو ہمارے صوبہ میں خوراک کی پیداوار ہے وہ اس طرح ہے -

گندم (بطابق ربیع) — ٤,١٠٤,٠٠٠ ٹن

چاول (خریف کی ٦٣-٦٢ کی خرید) ١,٠٧٨,٠٠٠

مکی — ٤٨١,٠٠٠

جوار — ٢٢٧,٠٠٠

باجرہ — ٤١٦,٠٠٠

کل ٦,٣٢٦,٠٠٠ ٹن

یہ اعداد و شمار ہماری پیداوار کے ہیں - ان کے مقابلہ میں ہماری ضرورت ٥,٦٠٠,٠٠٠ ٹن ہے -

اس پیداوار سے جب دوسری ضروریات deduct کی جائیں مثلاً بیج اور wastage ١٠ فیصد ہے - وہ ہم ٦ لاکھ ٣٢ ہزار ٹن count کرتے ہیں - مویشیوں کا چارہ مکئی ٢٠ فیصد - جوار ٥٠ فیصد باجرہ - ٨٠ فیصد - یہ ٥ لاکھ ٥٢ ہزار ٥ سو ٹن اور جو ہم چاول باہر بھیجتے ہیں ناردرن یعنی شمالی علاقہ سے اور جنوبی علاقے سے دونوں علاقوں سے ١٥ - لاکھ ٧٢ - ہزار ایک سو ٹن - اس لحاظ سے جو net خالص غلہ برائے غذا ہمارے پاس رہ جاتا ہے وہ ہے ٤٧ - لاکھ ٥٣ - ہزار ٩ - سو ٹن تو غذا کی deficit قریب ٩٨٧ کے درمیان رہ جاتی ہے - جس کو ہم قریباً imported wheat سے meet کرتے ہیں -

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف پرسنل انفارمیشن - جناب قدر بخش صاحب نے فرمایا ہے کہ ١٥ لاکھ ٧٢ - ہزار ٹن ہم بر آمد کرتے ہیں - اسے مزید verif کریں -

وزیر خوراک — میں نے نہیں کہا ۔ پھر سنئے ۔

ہم نے عرض کیا کہ ۳ لاکھ ۸۷ ۔ ہزار ٹن ہم چاول باہر بھیجتے ہیں ۔ ۵ لاکھ ۵۲ ہزار ۵ سو ٹن چارہ مویشیاں ۔ ۶۔ لاکھ ۳۲ ۔ ہزار ۶ سو ٹن بیج اور wastage ہے یہ بن جاتا ہے ٹوٹل ۱۵ لاکھ ۷۲ ہزار ایک سو ٹن ۔ یہ ٹوٹل میں نے ۶۳ لاکھ ٹن سے deduct کرکے بتایا ہے ، net جو ہماری ضروریات ہوتی ہیں وہ ۴۷ لاکھ ۵۳ ہزار ۶ سو ٹن ہیں ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ ۷ اور ۹ لاکھ کے درمیان کمی ہوتی ہے جو ہم imported wheat سے پوری کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اخباروں کے ذریعہ اطلاع مجھے یہ اطلاع ملی جس کے لئے میں پریس کا مشکور ہوں کہ لاہور میں صرف آٹے کی کمی ہی نہیں بلکہ آٹے کی quality بھی ٹھیک نہیں ہے ۔ اس سے قبل کچھ روز لاہور Roller Mills کے مالکان میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ corrupt ہو رہا ہے آپ ہم سے نگرانی اٹھا لیجئے اور ہم پر کوئی پہرہ نہ بٹھائیے آخر ہم بھی پاکستان کے شہری ہیں، ہم گندم سے زیادہ fine نہیں نکالیں گے ۔ اور آپ کے لوگوں کو رشوت دے کر جتنا fine ہم کو ضرورت ہوتی ہے ہم اتنا fine نکال لیتے ہیں آپ ہم کو کیوں corrupt کرتے ہیں اور خواہ مخواہ کی بدنامی بھی حکومت اٹھا رہی ہے ۔ حکومت نے اس پر غور کیا اور حکومت نے gentlemens word پر وہ اپنا سٹاف ہٹا لیا ۔ اور جو an تھا کہ ۸ فیصدی fine نکال سکیں گے وہ اٹھا لیا ۔ اس کے چند روز کے اندر یہ شکایت ہو گئی کہ آٹے کی quality بھی ٹھیک نہیں ہے اور quantity بھی کم ہے ۔ Roller Mill والوں کو میں نے بلایا میں نے کہا کہ آپ کا gentlemen's word ہے ، ہم نے اپنا سٹاف ہٹا لیا تو انہوں نے کہا کہ ہم fair price shops کھولتے ہیں اور لاہور میں انہوں نے کہا کہ ۵۰ ۔ ۶۰ کھولیں گے وہ کھولی گئیں لیکن situation میں کوئی فرق نہیں آیا ۔ معلوم ہوا اور لوگوں سے پتہ لا کہ اپنے عزیزوں کو

انہوں نے بٹھا دیا ہے اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کے لئے وہاں پر ایک دو gunny bag رکھتے ہیں باقی چلا جاتا ہے اور چند ایک دکانوں پر جا کر quality آٹے کی دیکھنے کے لئے sample بھی لئے لیکن situation case نہ ہوئی ادھر یہ ہوتا گیا کہ میدہ کی قیمت جو بہت زیادہ تھی وہ گرنے لگ گئی - جس سے میں نے یقیناً یہ ایک نتیجہ نکالا کہ میدہ ضرورت سے زیادہ آ رہا ہے تو خیال ہوا کہ demand اور supply کا جو قانون ہے وہ اپنا پارٹ ادا کرے اور ان مل والوں کو ضرور سزا ملے گی - وہ لوگ (مل والے) ایک ماہ کے بعد میرے پاس آئے اور کہا کہ حکومت کو ہم پر شبہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ بالکل ٹوٹل ban سو فیصدی آٹا نکالنے کا قانون پاس کر دیا جائے اور میدہ کوئی نہ نکالے تو ہم نے اس بات کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ملوں میں اب میدہ رکھنے کی جگہ نہیں رہی اور ملوں میں میدے کی قیمت اور ملکی گندم کے آٹے کی قیمت قریباً قریباً برابر ہو گئی ہے تو میں نے ان سے کہا کہ ماہ رمضان شریف میں سستی سویاں کھائیں سستی جلیبیاں کھائیں اللہ کرے گا تو اس situation کو meet کرنے میں حکومت کامیاب ہو جائیگی تو وہ تنگ آ گئے اس بات سے ہم نے اب تک an نہیں لگایا لیکن یہ آرڈر کر دیا کہ لاہور کا ہر مل ۵۰ - فیصدی اپنا جو آٹا پیسے گا وہ لاہور کے ہر ڈپو پر جو شوگر ڈپو ہیں اس پر رکھا جائے گا - اور quality کو check کرنے کے لئے تینوں محکموں کا co-operation رہے گا - فوڈ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا - کارپوریشن کا عملہ اور ڈپٹی کمشنر کا عملہ تینوں عملوں کو کہہ دیا گیا کہ آپ quality کے لئے عملہ چھاپے مارے اور روز مرہ ۱۰ - ۱۲ - جگہ جا کر دیکھیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ quality کے متعلق جو شکایات تھیں وہ ختم ہوگئیں اور جو شکایت prices کے اوپر جانے کی تھیں وہ بھی ختم ہو گئیں - یہاں تک نہیں ہم نے کوشش کی کہ سارے صوبے میں جہاں شوگر ڈپو ہیں ان پر گندم بھیج دیا جائے اور جو دیہات میں ڈپو ہیں وہاں بھی بھیج دیا جائے - بعض یونین کونسلوں نے مطالبہ کیا

کہ ہمیں گندم بھیجا جائے تو ہم نے بھیجا - اور تدابیر جو اختیار کی گئیں وہ چند ایک میں پیش کرتا ہوں -

ایک تو یہ کیا کہ ہم نے اخباروں کے ذریعہ اپنے بیانات دئے کہ ہمارے پاس ذخائر کافی ہیں کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے - ڈپٹی کمشنر اور کمشنروں کو ہم نے اطلاعیں دیں کہ جہاں کوئی کمی ہو گندم یا آٹے کی فوراً آرڈر کرادیں اور فوری طور پر وہاں پوری کی جائے - پھر ایک تجویز یہ کی کہ مختلف جگہوں پر show of stocks کیا جائے -چنانچہ میں نے کہا کہ بوریاں آٹے کی کہیں کہیں رکھوادو بعض ڈپو پر بہت سی تاکہ آنے جانے والے دیکھ سکیں کہ واقعی جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ ٹھیک ہے اور کوئی سراسیمگی اور ہیجان نہ ہو - پھر جناب وہ میں نے پہلے Roller مل والوں کو کہا کہ ۵۰ - ۵۰ - فیصدی آٹا ہم آپ کا اٹھوا لیں گے - پھر جناب جب یہ کر دیا گیا کہ تمام ڈپو پر ۱۰ - فیصدی daily checking روزانہ دیکھیں کہ quality کہیں خراب نہ ہو جائے اور چھوٹی چکی والوں کو liberalise کر دیا گندم زیادہ ملے گی تاکہ وہ بھی پیسنے لگیں اور پھر جناب یہ کیا ہم نے ۲۰ - فیصدی quality maintain کرنے کے لئے ۸۰ - فیصدی گندم دیسی roller mill والوں کو ہم نے دیا کہ وہ ملا کر آٹا پیسیں کہ quality اور improve ہو جائے - پھر کچھ نمونہ جات لے کر ہم نے لیبارٹری میں بھیجنا شروع کئے - ہم نے محکمہ ریلوے کو approach کیا - اور ان سے کہا کہ ہمیں wagons مہیا کرنے میں top priority دیں تاکہ کراچی سے ہم imported گندم لا سکیں - میں اس محکمے کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہم سے تعاون کیا - اور اس طرح ہم صوبے کے کونے کونے میں گندم لے گئے - جو گندم ہمارے ذخائر میں رکھی ہوئی تھی - وہاں سے نکل کر عوام کے ہاتھوں میں پہنچی -

پھر جناب والا - میرے محکمے کے پاس صوبے کے ہر کونے سے اجناس کی قیمتیں روز مرہ آتی رہیں تاکہ جہاں کہیں گندم کی کمی ہو رہی ہو - وہاں ہم اپنے ذخیرے سے گندم release کر سکیں - پھر میں نومبر سے فروری تک کا آپ کو ایک comparative table دیتا ہوں ۶۳-۱۹۶۲ء نومبر میں off take ہوئی ، ۳۲۸ ، ۱۰ ٹن اور نومبر اس سال ۷۴،۰۰۰ ٹن off-take ہوئی - یعنی ۲۳،۰۰۰ ٹن زیادہ off take ہوئی - پچھلے سال جنوری میں ۷۲،۰۰۰ ٹن اور اس سال جنوری میں ۱،۱۱،۰۰۰ ٹن ہوئی - اور پچھلے سال فروری میں ۵۸،۰۰۰ ٹن ہوئی - اور اس سال صرف تین ہفتوں میں ۹۱،۰۰۰ ٹن ہوئی - تو ان اعداد و شمار سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم نے گذشتہ سال سے زیادہ stocks issue کئے ہیں اور جو ڈپٹی کمشنر بارڈر ایریا پر ہیں - اور ہمارے جو Rangers ہیں - ان کو alert کیا تھا کہ کوئی سمگلنگ نہ ہونے پائے - پھر جو چاول کا ٹوٹا (Broken Rice) تھا وہ ہم نے کہا کہ جہاں کہیں بھی لے جانا چاہو وہ لے جا سکتے ہو - یہ ہیں وہ اقدامات جو ہم نے کئے ہیں اور مجھے قیمتوں کو دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے -

جناب سپیکر - ایک اور پہلو میں یہ لیتا ہوں کہ گذشتہ سال کی پالیسی اور موجودہ پالیسی میں فرق کیا ہے -

پہلی بات یہ ہے کہ آزاد کشمیر میں ہمارا غلہ جانے پر پابندی تھی اور مرکزی حکومت اپنے reserves سے وہاں بھیجتی تھی - لیکن ہم اپنی دیسی گندم کی پیداوار نہیں جانے دیتے تھے - لیکن سال رواں میں ہم نے یہ پابندی اٹھا دی ہے ، اس لئے کہ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں -

دوسری بات آپ حضرات کو علم ہے کہ ہمارے ملک میں دو فصلیں ہوتی ہیں - ربیع اور خریف - خریف کے علاقے کیمبل پور ، کہوٹہ ، کوہ مری ، گجرات کا کچھ

حصہ ، جہلم ، جنوبی علاقہ ہے ۔ تھرپارکر ہے ۔ مجھے گنوانے کی ضرورت نہیں ہے تو عرض یہ ہے کہ کسی ملک میں یا کسی علاقے میں اگر خریف بالکل فیل ہو جائے تو اس کا اثر food situation پر پڑتا ہے ۔ آپ حضرات کو علم ہے ۔ کہ اس سال وقت پر بارش نہیں ہوئی اور خریف کی بوائی نہیں ہو سکی ۔ اور جہاں بوائی ہوئی بھی ہے تو وہ اچھی نہیں ہوئی ۔ اور وہ فصل خراب ہے تو اب دو چیزیں ہو گئیں ۔ ایک آزاد کشمیر اور دوسرا فصلوں کا قریب قریب فیل ہونا ۔

تیسری بات یہ ہے کہ کراچی کے حضرات کا یہ مطالبہ ہوتا تھا کہ وہاں دیسی گندم کیوں نہیں جانے دیتے ہیں ۔ سب یہ جانتے ہیں کہ ہم نے اب یہ ban lift کر لیا ہے ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور — یہ اچھا تو نہیں کیا ہے ۔

وزیر خوراک — میں تو اپنی پالیسی آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں آپ نے اس پر بحث کرنی ہے ۔ آپ پہلے ہی اس پر اپنی رائے نہ دیں ۔

چوتھی بات یہ ہے ، کہ اس سال سے قبل سال کی جو پالیسی تھی ، اور اگرچہ زمینداروں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا ، کہ ان کی پیداوار ساڑھے تیرہ روپے من پر لی جائے گی ۔ اور وہ بھی voluntary basis پر ۔ لیکن وہ اندازہ تقریباً ۲۸،۰۰۰ ٹن تھا جو کہ نہ ہونے کے برابر تھا ۔ اور زمیندار کو بڑا نقصان پہنچا تو اس سال حکومت نے ۸۵،۰۰۰ ٹن لیا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً ۵۷،۰۰۰ ٹن گورنمنٹ کے گوداموں میں reserve میں زیادہ گندم آئی ۔ زمینداروں کو اس کا فائدہ ہوا کہ ساڑھے تیرہ روپے اس کی قیمت مل گئی تھی اور middle man جو زیادہ کھاتا تھا تو وہ نہ کھا سکا ۔

جناب سپیکر — میں یہ عرض کرونگا کہ کراچی میں rough estimate کے مطابق امریکن گندم کی کھپت میں

کمی ہو رہی ہے اور وہ کمی ۳۶،۰۰۰ ٹن کی ہوئی ہے۔ تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر دیسی گندم پہنچی ہے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ایرانی بارڈر کے ساتھ جو ہمارا Iranian Belt ہے۔ وہاں سے ہمارے ایرانی بھائی اونٹوں کے ذریعے کچھ گندم لے جاتے ہیں۔ چونکہ ہم ان پر سختی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ regulate کرنے کے لئے ہم کارروائی کر رہے ہیں اور بجائے اس کے کہ ہم اس کو بالکل check نہ کریں۔ ہم نے یہ کیا ہے کہ کوئی افسر ہمیں اس کی مقدار بتا دے۔ ہم ان کو اتنی گندم دیدینگے۔ چونکہ ہماری belt کے قریب رہتے ہیں اور ایک مسلمان کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ان کے دوسرے مسلمان بھائی بھوکے مریں۔ اور وہ انہیں مرتا دیکھ کر خوش رہے۔ البتہ اپنا انتظام پہلے کرنا ضروری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی پالیسی بھی واضح ہو گئی ہے کہ ہماری پالیسی de-control کی طرف ہے۔ نہ کہ کنٹرول رکھنے میں اور کمی جو ذخائر میں ہوئی ہے میں وہ چیزیں گنوا رہا ہوں۔ جن سے پچھلے دنوں میں کمی پیدا ہوئی ہے۔ fine آٹا ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ میدہ اور سوجی گندم سے نہیں نکالی جائیگی۔ اس کا بھی یہ اثر ہوا ہے کہ آٹے کی مقدار میں کمی ہوئی اور دوسری اجناس میں زیادتی ہوئی۔ یہ بھی ایک صورت تھی کہ جس کی وجہ سے ہمیں ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب بھی ہمارا ارادہ ہے۔ کہ جس قدر بھی ممکن ہو سکے۔ کنٹرول نہ کیا جائے کیونکہ کنٹرول کرپشن پیدا کرتا ہے۔ میں مانتا ہوں جب اور کوئی راستہ باقی نہ رہے۔ اور تکلیف رفع نہ ہو سکے۔ تو پھر کنٹرول ہی کرنا پڑتا ہے۔ لیکن فی الحال حکومت کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے۔ ہماری procurement پالیسی یہ ہے کہ جو زمیندار ہمیں خوشی سے ساڑھے تیرہ روپے من گندم دینگے۔ ہم ان سے لینگے۔ یہ امر واضح کر دوں۔ کہ جو کمی گندم کی

ہے ۔ درآمد کردہ گندم کی Ex-Karachi Price پندرہ روپے من ہے ۔ ۱۲-۷۷ روپے گندم کی قیمت اور incidental charges ۲-۲۰ روپے لگا کر کل پندرہ روپے مع بوری کے ہوتی ہے ۔

اب ہم اپنے کاشتکاروں سے گندم خریدتے ہیں تیرہ روپے پچاس پیسے پر ان کے rental charges ہو جاتے ہیں دو روپے پچیس پیسے ۔ تو total ہو جاتا ہے پندرہ روپے پچھتر پیسے ۔ پچھتر پیسے آپ کی حکومت subsidize کرتی ہے کاشتکار کو تاکہ اس کی گندم اس level پر آسکے جو کہ امریکن wheat کی ہے ۔ یہ بھی ایک ضروری چیز تھی جو میں آپ حضرات کے علم میں لانا چاہتا تھا ۔

ایک اور چیز ہے گوداموں کے متعلق ۔ گندم کے ذخائر رکھنے کے متعلق ۔ اس کے متعلق عرض کروں گا کہ پشاور ریجن میں ہمارے پاس اکیس Provincial Reserve Centres ہیں ۔ لاہور میں اکہتر ۔ بہاولپور میں چھتیس ۔ حیدرآباد میں اڑسٹھ ۔ کوئٹہ میں پچیس ۔ اور کراچی میں ایک ۔ اور جتنی مقدار کے لئے available accommodation اس وقت ہے وہ ہے پشاور میں ۴۶،۷۰۰ ٹن ۔ لاہور میں ۱،۶۳،۵۰۰ ٹن ۔ بہاولپور میں ۱،۱۹،۰۰۰ ٹن ۔ حیدرآباد میں ۱،۳۷،۱۴۰ ٹن ۔ کوئٹہ میں ۳۲،۹۵۰ ٹن اور کراچی میں ۲۰۰ ٹن ۔ لیکن کچھ اس وقت زیر تعمیر بھی ہیں ان جگہوں پر جن میں ہم ۵۴،۰۰۰ ٹن خرید کر سٹور کر سکیں گے ۔ اور پھر ۱،۴۸،۰۰۰ ٹن کے ذخائر کو محفوظ کرنے کے لئے Second Five Year Plan میں ۱،۴۸،۰۰۰ ٹن کے bins اور stores تعمیر کریں گے تاکہ غلہ حفاظت سے رکھ سکیں ۔

ایک چیز میں عرض کرنا بھول گیا تھا ۔ اس کے لئے معافی چاہتا ہوں کہ جب اخباروں میں یہ چیز آئی کہ قیمتیں بڑھ رہی ہیں تو حکومت نے فوڈ سیکرٹری کو ہوائی سفر کے ذریعہ بھیجا تاکہ وہ ایک دو دن میں پشاور ۔ حیدرآباد ۔ کوئٹہ ۔ کراچی ۔ ملتان ۔ یعنی ضروری ضروری جگہوں پر جا کر وہاں کے ذخائر کی پوزیشن دیکھیں ۔ situation کا جائزہ لیں ۔ افسران سے face to face سارا معاملہ discuss کریں اور تجاویز دیں ۔ اسکے لئے انہیں ہوائی جہاز کا سفر کرا کے یہ تجویز پورے طور پر عمل میں لائی گئی اور situation کنٹرول میں آگئی ۔

جناب والا - یہاں میں آپ کی وساطت سے حزب مخالف کے لیڈر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ فوڈ پالیسی پر بحث محض گندم تک محدود رکھنا چاہتے ہیں یا چاول کو بھی بیچ میں لانا چاہتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر — چاول بھی آئے گا -

بیگم جہاں آرا شاہنواز - دالیں - چاول اور دیگر اجناس سب آنی چاہئیں -

خواجہ محمد صفدر — تمام اجناس خوردنی -

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - میں ایک clarification چاہتا ہوں- وزیر خوراک سے - آپ براہ مہربانی یہ بتائیں کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں آپ نے اس سال رولر فلورمل اونرز پر کھلے بازار سے گندم خریدنے کی جو شرائط تھیں ان میں کیا تبدیلی کی ہے ؟ اس طرح میدہ ، سوجی اور آٹے کے تناسب میں کیا تبدیلی کی ؟ اور آج پالیسی کیا ہے ؟ اور آپ انکو اپنے stocks سے لوکل گندم اور imported گندم کس تناسب سے سپلائی کرتے ہیں ؟

وزیر زراعت و خوراک — کسی جگہ ایک دیہاتی مجلس ہو رہی تھی اور یوسف زلیخا کا قصہ سنایا جارہا تھا - جب گانا ختم ہوا تو جولاہے نے پوچھا کہ زلیخا مرد تھا یا عورت تھی ؟ (قہقہہ)

مسٹر افتخار احمد خان — وہ پوچھنے والے آپ ہوں گے - (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک — میں نے عرض کر دیا ہے کہ ...

میاں محمد اکبر — ملک صاحب پوچھنے والے نہیں تھے - گانے والے تھے (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک — معافی چاہتا ہوں جناب - یہ بات یونہی آ پڑی (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order, please.

وزیر زراعت و خوراک — عرض یہ ہے جناب والا - کہ میں نے بتا دیا ہے کہ رولر ملز والوں کا کیا offtake - کتنا ہر مہینے (مہینے مہینے کا میں نے مقابلہ کیا ہے -) گذشتہ سال اٹھایا گیا تھا - میری پالیسی میں تبدیلی کوئی نہیں آئی - میں نے عرض کر دیا کہ آٹھ فیصدی ہم نے

کہا ہے کہ وہ میدہ نکال سکیں گے - یہ gentleman's word تھا - پہلے ہم ان پر نگرانی کرتے - اب وہ نگرانی میں نے اٹھا دی ہے کہ demand اور supply کا قانون کام کرے گا اور اب کر رہا ہے اور فی الحال میرا کوئی ارادہ نہیں ہے ان پر کوئی خاص پابندی لگانے کا - سوائے اس کے کہ میں کڑی نگرانی رکھوں گا کہ آٹے کی quality کو کسی صورت میں کم نہ ہونے دوں - اور اگر کنٹرول کی بھی ضرورت پڑی اور سخت سے سخت اور سنگین سے سنگین کسی قانون کو لانے کی ضرورت پڑی تو میں معزز ایوان سے استدعا کروں گا کہ ہمیں اختیارات دیئے جائیں کہ ہم ان رولر ملز والوں کو جو زیادہ میدہ نکال کر غریب لوگوں سے زیادہ پیسے charge کرتے ہیں ان کو ہم ختم کر دیں - لیکن (قطع کلامیاں)

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — بل پیش کریں -

وزیر زراعت و خوراک — آپ سنتے جائیں - اگر کوئی چیز رہ جائے گی تو میرے کوئی اور دوست جو wind up کریں گے وہ کہدیں گے -

اب میں چاول کو لیتا ہوں . . . . . .

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے دریافت کرنا چاہتا ہوں . . . . . .

Mr. Speaker: This is not the Question Hour. The Member may please take his seat.

مسٹر حمزہ — وہ پالیسی بتا رہے ہیں - اسکے متعلق انہوں نے آپ سے اتنا وقت لیا ہے - اوو . . . . . .

مسٹر سپیکر — حمزہ صاحب یہ debate کا کوئی طریقہ نہیں ہو گا کہ سوال جواب کئے جائیں - آپ انکی introductory تقریر سن لیں - اسکے بعد آپ تقریر فرمائیں - اسکے بعد وہ جواب دیدیں گے -

وزیر زراعت و خوراک — اس سلسلہ میں ایک آخری فقرہ گندم کے سلسلہ میں عرض کر دوں کہ حکومت بہت زیادہ اس بات کا خیال رکھ رہی ہے کہ جب ہماری سات لاکھ یا نو لاکھ ٹن کے درمیان کمی ہے تو اس کمی کو پورا کرنا ہی ہو گا - اس کے لئے میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ حکومت water-logging اور salinity کو دور کرنے کے لئے اور جو رقبے انکی

وجہ سے غیر آباد ہو گئے ہیں ان کو ہلوں کے نیچے لانے کے لئے انتہائی کوشش کر رہی ہے - اور رچنا کا چند لاکھ ایکڑ رقبہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں آبپاشی ہو چکا ہے اور اس وقت سرسبز اور شاداب ہے -

دوسرے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ فصلات کو جو بیماریاں لگتی ہیں ان کے لئے کھیتوں میں دوائیاں استعمال کریں تاکہ فصلات نقصان سے جس قدر بچ سکیں ہم انہیں بچائیں - اور یہ ایوان جانتا ہے کہ آج سے چند سال پہلے شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کے لہلہاتے ہوئے فصل کیڑوں سے تباہ ہوجاتے تھے - لیکن آج انکی فصلات میں جو زیادتی اور بیشی ہو چکی ہے اسکی تفصیلات میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں ہے - وہ آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے -

تیسرے fertilizers کی جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہم اور فیکٹریاں لگا رہے ہیں - اور اسکی قیمت ساڑھے گیارہ روپے سے سات اور آٹھ کے درمیان کر دی گئی ہے تاکہ پیداوار بڑھائی جائے اور یہ بھی کوشش ہورہی ہے کہ زراعت کو مشینری کے ذریعہ کیا جائے - جس حد تک ہم جا سکتے ہیں اور جہاں تک امکان ہو اسکو mechanize کیا جائے -

ایک اور کوشش یہ ہے کہ پہلے جو خالی اور بنجر اور ویران رقبے ہیں انہیں زیر کاشت لایا جائے - جیسا کہ آپ جانتے ہیں سولہ لاکھ ایکڑ غلام محمد بیراج میں رقبہ ہے اور بارہ لاکھ کے قریب allot ہو چکا ہے - اور دس لاکھ کے قریب میری اطلاع کے مطابق ہلوں کے نیچےآ چکا ہے ، اسی طرح گدو بیراج میں بھی رقبہ عنقریب زیر کاشت آجائے گا اور وہ جو کمی ہے وہ انشاء اللہ پوری ہو جائے گی - بہر صورت ہمیں اس بات کا بڑا احساس ہے -

جناب والا — عرض یہ ہے کہ درحقیقت چاول حکومت دو اغراض کے لئے procure کر رہی ہے - ایک تو fine quality باسمتی ہے ، جو شمالی اضلاع سے حاصل کیا جاتا ہے - اور زر مبادلہ کمانے کی غرض سے بیرونی ممالک کو بھیجا جاتا ہے - اس لئے اس پر پابندی اور کنٹرول عائد ہے - قیمت پر بھی اور جغرافیائی علاقے کے لحاظ سے حدود پر بھی -

چاول لینے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے مشرقی پاکستان کے بھائیوں کو جنوبی علاقے کا چاول جوشی اور کنگنی بھیجتے ہیں - اس میں تمام تر directive مرکزی حکومت کا ہوتا ہے اور ہم بطور ایجنٹ کام کرتے ہیں - اس کے متعلق چند تکالیف ہیں ، کیونکہ جہاں کنٹرول کیا جائے وہاں کاشتکار کو بھی تکلیف ہوتی ہے - مل والوں کو بھی ہوتی ہے - اور اگر middle-man کو کسی وقت ایک دو ہفتے رقم نہ ملے - تو ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے - اور اس کی وجہ سے consumer کو بھی تکلیف ہوتی ہے - میں ان چیزوں کو تسلیم کرتا ہوں ، لیکن جو پالیسی وضع کی گئی ہے - اس میں ان چاروں مفادات کا جو میں نے شمار کئے ہیں - یعنی مرکزی حکومت کاشتکار middle-man اور consumer کا لحاظ رکھا گیا ہے تاکہ کسی فریق کو بھی ناجائز طور پر نقصان نہ ہو اور حکومت بھی باہر سے زیادہ سے زیادہ روپیہ کما سکے - جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے کاشتکار کی جیب میں ۲۵ یا ۲۶ روپے فی من کے حساب سے رقم پہنچتی تھی - اب اسے بڑھا کر ۲۸ روپے کر دیا گیا ہے - قیمت میں یہ اضافہ آپ کی حکومت کے اصرار اور بار بار اصرار کی وجہ سے ہوا ہے - اور یہ اضافہ شمالی اور جنوبی اضلاع میں یکساں طور پر کیا گیا ہے -

اس کے علاوہ ایک اور بڑی تکلیف جو قابل ذکر ہے - یہ ہے کہ ہم نے بعض علاقوں پر جہاں سے ہم چاول لیتے ہیں اور بعض ان سے ملحقہ علاقوں پر جہاں سے ہم نہیں لیتے - کنٹرول عائد کر رکھا ہے تاکہ controlled areas سے ان کے ملحقہ areas میں سمگلنگ نہ ہو سکے اور چاول باہر جا نہ سکے - تو اس قسم کی چند پابندیاں بھی ہم نے loose شکل میں عائد کر رکھی ہیں -

دو چیزیں اور ہیں جن کے متعلق ہمارے پاس شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں - وہ مل والوں کی ہیں یا مل والوں کی بجائے آڑھتیوں کی تکالیف ہیں - دراصل شمالی اضلاع میں ہمیں چاول مل والے سپلائی کرتے ہیں - they are our agents اور جنوبی اضلاع میں لوگ حکومت سے agreement کرتے ہیں - کوئی کہتا ہے میں پانچ ہزار من دونگا اور کوئی کہتا ہے کہ میں دس ہزار من دونگا - تو وہ لوگ سٹیشن

پر delivery دیتے ہیں اور اس طرح لین دین ہوتا ہے صرف اتنا سا فرق ہے - تو یہ عام شکایت رہتی ہے کہ ہم damaged rice کو باہر لے جانے کی آسانی سے اجازت نہیں دیتے - اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ سال میں نے اس بات پر غور کیا کہ جن لوگوں کا چاول نہ تو ہم لیتے ہیں - صرف اس خیال سے کہ وہ damaged ہے - اور نہ ہی انہیں باہر بیچنے دیتے ہیں - تو بادی النظر میں یہ بڑا ظلم ہے - چنانچہ جن لوگوں کی ہمارے پاس درخواستیں آئی ہوئی تھیں ان کے کچھ اعداد و شمار ہمارے پاس موجود تھے، جن کے حساب سے وہ بارہ ہزار بوریاں بنتی تھیں میں نے سوچا کہ بارہ ہزار بوری تو کوئی بڑی مقدار نہیں اسے باہر بیچنے کی اجازت دیدی جائے - بعد میں یہ خبر leak ہو گئی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سات روز کے اندر اندر اور درخواستیں آنی شروع ہو گئیں - اور ان کی تعداد اٹھارہ ہزار بوریاں ہو گئی - اس پر مجھے خیال آیا کہ چلو اٹھارہ ہزار بوریاں سہی - چار روز کے اندر وہی ۲۰ ہزار ہوگئیں - اور اس کے بعد ۳۲ ہزار بوریاں بن گئیں - اس پر میں نے سوچا کہ ایسی صورت میں تو ہم چاول procure نہ کر سکیں گے - یہ تو کسی محکمہ خوراک کے اہلکار کو پیسہ دیکر کیا گیا معلوم ہوتا ہے اور اس محکمہ کے عملے کے متعلق تو میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں - اس لئے اب میں انہیں defend کرنے کیلئے کھڑا نہیں ہوا - اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ اس محکمے میں کوئی برا آدمی نہیں - یہ سماجی برائیاں صرف سرکاری ملازمین میں ہی نہیں - یہ سب برائیاں نامراد middle-man میں پائی جاتی ہیں - چنانچہ ہم نے اس damaged rice کی اجازت نہ دی - بلکہ ان سے یہ کہا کہ اسے وہیں locally استعمال کریں - اور وہاں جو لوگ گندم پیدا نہیں کرتے - وہ چاول پر ہی گزارہ کریں - میں مانتا ہوں کہ اس سے قدرے تکلیف ضرور ہوئی ہو گی - لیکن اگر کوئی خاص معاملہ ہو تو ہم اسے individually بھی دیکھ سکتے ہیں لیکن اسے ہم بالکل کرنے کیلئے تیار نہیں ، کیونکہ ایسا کرنے سے procurement policy فیل ہونے کا اندیشہ ہے - البتہ ہم نے اس کے ساتھ ہی یہ سہولت رکھدی ہے کہ اگر کسی کاشتکار کی لاہور ، کیمبل پور یا شیخوپورہ میں زمین ہے تو وہ at a time اپنے کھانے کیلئے ایک بوری لا سکتا ہے - اسے اس امر کی اجازت ہے -

جناب والا - اس کے علاوہ یہ شکایت بھی تھی کہ ان لوگوں کو وقت پر قیمت ادا نہیں کی جاتی - تو اس کے متعلق بھی ہم teleprinters یا خط و کتابت کے ذریعے وقتاً فوقتاً مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں - اور جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں عنقریب یہ ساری رقم مل جائیگی - اور اسے تمام اضلاع میں تقسیم کر دیا جائیگا - جس سے یہ درد سر بھی ختم ہو جائیگی -

جناب والا - چاول کے متعلق ایک اور شکایت یہ ہے کہ یہ چاول جس کے متعلق declare کیا جاتا ہے کہ کونسا acceptable ہے - کونسا specification کے مطابق ہے اور کونسا نہیں - تو اس کیلئے مرکزی حکومت نے ایک معیار مقرر کیا ہوا ہے - جس کے مطابق ہم نے چاول لینا ہوتا ہے - اسے لیبارٹری میں بھیجا جاتا ہے اس کیلئے ایک اصولی provision ہے اس کے متعلق آڑھتیوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ خود ہی پہلی عدالت اور خود ہی اپیل کی عدالت بن بیٹھتے ہیں ، حالانکہ اس میں بھی ایک چیز خاص طور سے رکھی گئی ہے - لیکن جو لوگ اپیل میں جاتے ہیں وہ بوری پر بوگس نمبر لگا لیتے ہیں - جس طرح بوگس رول نمبر ہوتے ہیں - تاکہ اپیل والے افسر کو یہ پتہ نہ چلے کہ یہ کس شخص کا چاول ہے - لیکن اگر اس پر بھی اسکو تسلی نہ ہو تو ایک چیز زیر تجویز ہے - وہ یہ کہ میرے سیکریٹریٹ میں ایک لیبارٹری ہو - اسے مل والوں اور آڑھتیوں نے خود ہی تجویز کیا ہے - اور آئندہ یہ ٹسٹ اس لیبارٹری میں کئے جائیں - تو ممکن ہے میں مناسب غور کرنے کے بعد اسے بھی مان لوں - تو جناب یہ تو تھا چاول کے متعلق - ویسے میں آپ کی اطلاع کیلئے بھی عرض کر دوں کہ

(*i*) Movement of paddy and rice is banned from the controlled areas to areas outside.

(*ii*) Movement of paddy and rice by mechanised means within the controlled area' is also banned.

(*iii*) Movement of paddy and rice from one district to another district within the 'controlled area' is prohibited. To avoid hardship to growers, however, paddy produced in one district can be marketed in specified mandis located in another provided the mandi is nearest to the area where paddy is produced.

(*iv*) Movement of paddy and rice from the districts of Lahore, Montgomery, Lyallpur, Jhang, Sargodha and Jhelum, which adjoin the controlled area' is also banned. Movement by mechanised means within these districts is also prohibited.....

لیکن اس area سے اگر کوئی کاشتکار collector سے سرٹیفیکیٹ لائے کہ اس کا اتنا رقبہ زیر کاشت ہے ۔ تو وہ خواہ کراچی میں بیچنا چاہے یا کسی اور جگہ ۔ وہ بیچ سکتا ہے ۔ پابندی کا یہ مطلب نہیں کہ باہر بالکل لے جا ہی نہیں سکتا ۔ بہر حال ہم نے اتنی پابندی لگا رکھی ہے جو misuse نہ ہو ۔

To avoid hardship to the genuine growers, however, in these districts, the Deputy Commissioners have been authorised to issue permits for movement by rail of paddy and rice to such growers who are desirous of marketing their produce in other areas. Movement of stocks is, however, regulated with reference to the field record and only such quantities are authorised to be transported as are raised during the preceding kharif.

"Movement of paddy and rice from Thatta District of Hyderabad Division is also banned. The growers in Thatta District have also been authorised to transport paddy and rice anywhere in West Pakistan except the 'controlled area' on permits by the Deputy Commissioner, Thatta."

میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ گذشتہ سال کی میرے پاس جو figures ہیں ان کے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان دو سالوں میں ہماری record procurement ہے ۔ ۱۹۶۰ کے قریب ایک وقت ایسا بھی کیا گیا کہ چاول پر سے کنٹرول اٹھا لیا تھا یہ procurement اسی طرح free کر دی گی ۔ وہ تجربہ فیل ہوا اور ناکام ہوا ۔

اب میں گذارش کرونگا کہ ان معروضات کو اور اس پالیسی کو جس پر ہم کار بند ہیں اور جس کا ذکر میں نے کیا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر آپ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں ۔ اور ان چار چیزوں کو سامنے رکھیں ۔

Grower

Consumer

Government

Middle man

اس کے بعد جو تجاویز آئینگی اس پر میں معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پوری طرح کار بند ہوں گے اور عوام کی تکالیف رفع کرنے کی کوشش کریں گے ۔

خواجہ محمد صادر (سیالکوٹ - ۱) جناب سپیکر - میں قائد ایوان اور محترم ملک قادر بخش صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کو موقع دیا ہے کہ دونوں اطراف کے معزز ارکان اس صوبہ کے اہم ترین مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں - جناب والا - اس مسئلہ کی اہمیت محتاج بیان نہیں - میں نہیں سمجھتا کہ اس صوبہ میں بسنے والوں میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا ہوگا جو اس کی اہمیت کو نہ جانتا ہو اس لیے اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے میں معزز ایوان کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا -

جناب والا— میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ جس قدر اہم ہے اسی قدر متنوع ہے اس کے کئی پہلو ہیں اور یہ بڑا وسیع مسئلہ ہے - اس مرحلہ پر میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہم اس مسئلہ کے جملہ پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکیں گے ، کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اکثر دوستوں نے اس میں حصہ لینا ہے اور وقت بہت محدود ہے -

جناب والا - اس مسئلہ کو موٹے موٹے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے - ایک خوراک کی پیداوار اور دوسرا خوراک کی تقسیم - میرے محترم دوست ملک صاحب نے اپنی تقریر کی ابتدا میں ان دقتوں اور مشکلات کا سرسری طور پر ذکر فرمایا تھا - کہ اس صوبہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے موجودہ پیداوار کم ہے - اور انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ پیداوار کی کمی کو ہم بہت جلد پورا کر لیں گے - میں ان کی تقریر کے پہلے حصے سے تو اتفاق کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں ان کی تقریر کے آخری حصہ سے اتفاق نہیں کر سکتا اور مجھے خوشی ہوتی اگر میں ان سے اتفاق کر سکتا - کیونکہ میرے سامنے وہ تمام اعداد و شمار ہیں اور تمام واقعات ہیں جو مجھے یہ خیال کرنے پر مجبور کرتے ہیں- اور میں اس مسئلہ کے اس پہلو

پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا - اور عرض کروں گا کہ آپ کی جو توقع ہے وہ پوری ہونے والی نہیں - اس لئے آپ صوبہ کو دھوکا نہ دیں - آپ کی یہ توقع ہے کہ ہماری بڑھتی ہوئی آبادی کے مطابق صوبہ کی پیداوار کافی ہے اور آپ اسے بڑھا سکتے ہیں - یہ غلط ہے - اس سے مجھے اختلاف ہے -

جناب والا - مارشل لاء حکومت نے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر جولائی ۱۹۵۹ء میں خوراک اور زرعی کمیشن قائم کیا تھا - اس کمشن نے انتہائی محنت سے تقریباً ایک سال میں ایک مبسوط رپورٹ سنٹرل گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی - اس رپورٹ میں دو چیزوں پر زور دیا گیا تھا -

چونکہ ہماری موجودہ پیداوار ناکافی ہے اور یہ دن بدن بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے ناکافی ہوتی جائے گی -اس لئے دو طرح کے اقدامات کرنے ہونگے -

۱ —پیداوار میں اضافہ کیا جائے -

۲ —جو رقبہ زیر کاشت نہیں اسے جلد از جلد زیر کاشت لایا جائے -

ان دو طریقوں سے خوراک کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے انہوں نے سفارشات کی تھیں - پہلے حصہ کے لئے انہوں نے یہ سفارش کی تھی کہ اس صوبہ کی زرعی ترقی کے لئے اور خوراک بڑھانے کے لئے لازم ہے کہ موجودہ محکمہ زراعت پر انحصار نہ کیا جائے - اور ایک autonomous body اے ڈی سی قائم کی جائے — اس کے لئے پانچ اولیتیں قائم کیں -یعنی five firsts جن کے لئے ملک صاحب نے فرما دیا ہے کہ وہ کیا تھیں -

۱ — بہتر بیج
۲ — کیمیائی کھاد
۳ — فصلوں کو کیڑوں سے بچانا
۴ — بہتر آلات زراعتی
۵ — آسان قرضہ جات -

ان ۵ اغراض کے لئے اے ڈی سی کو معرض وجود میں لایا گیا تھا - یہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر انہیں مجموعی

طور پر بروئے کار لایا جائے تو ہم فی‌الحقیقت اس صوبہ کی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں - اور میں جناب والا یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ بدقسمتی سے اگرچہ یہ زرعی ملک ہے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں سال سے زراعت ہی پر اسکا انحصار ہے لیکن افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری زرعی پیداوار دنیا کے تمام ملکوں سے فی ایکڑ پیداوار کے لحاظ سے کم ہے - اسلئے فوڈ اینڈ ایگریکلچر کمیشن کی یہ سفارش دور رس نتائج پیدا کرسکتی تھی - میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس پر عمل کیا جانا چاہیے تھا لیکن افسوس ہے کہ اس پر عمل نہ کیا گیا - پانچ سال گذر گئے ۴ سال گذرگئے اور ان five firsts پر جنکو فوڈ اور ایگریکلچر نے عوام کے سامنے کسانوں کے سامنے حکومت کے سامنے پیش کیا تھا ان پر عمل نہیں کیا گیا - اور میں یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ فوڈ اور ایگریکلچر کمیشن کے چیئرمین ہمارے موجودہ گورنر تھے مجھے انتہائی توقع تھی کہ جس گورنمنٹ کے سربراہ نے بحیثیت چیئرمین کے سفارشات کی ہیں اس گورنمنٹ کا سربراہ اپنے وزراء اور اپنے محکموں سے وہ کام بھی لے گا جسکی انہوں نے سفارش کی ہے -

Minister of Food: That is being done.

خواجہ محمد صفدر — میں وہ بھی عرض کرتا ہوں - جناب - اے - ڈی - سی کو معرض وجود میں آئے تین سال ہوئے ہیں - پچھلے سال سکیم میں کاشتکاروں کو بہتر بیج فراہم کرنا درج تھا لیکن میرے محترم دوست جناب ملک قادر بخش صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ آج تک وہ مقررہ مقدار انکے حوالے نہیں کی گئی -

Minister of Food: That is being gradually done.

خواجہ محمد صفدر — سنتے جائیے - نتیجہ یہ ہوا کہ جسقدر کاشتکاروں کو بیج کی مقدار تقسیم کرنا تھی وہ تقسیم نہ ہو سکی دوسری چیز کیمیاوی کھاد ——— میں جلدی جلدی ختم کرونگا اور اسکے detail میں نہیں جاؤنگا - کیمیاوی کھاد کے بارے میں ہماری گورنمنٹ کی پالیسی کے متعلق انہیں بھی پتہ ہے اور سب کو معلوم ہے - نمبر ایک پی - آئی - ڈی - سی جو اسکی پیداوار کرتی ہے پھر اے - ڈی - سی اور اے - ڈی - سی سے کوآپرٹیو بورڈ اور کوآپرٹیو بورڈ سے سروس سوسائٹی اور پھر اسکے بعد

زمیندار کو ملیگی - لیکن اب اسمیں یہ تبدیلی ہوئی ہے کہ PIDC براہ راست business-man کو دے گی - جو کہ اصل سفارش تھی کہ کاروباری آدمی کے ذریعہ اصل زمیندار کو پہنچائی جائے لیکن گذشتہ تین سال میں حکومت نے اپنی غلط کاری کیوجہ سے یہ پانچ middle men مقرر کردئے اور پچھلے سال خصوصیت سے کھاد تقسیم نہیں ہوئی لیکن مجھے اب خوشی ہے کہ اسمیں تبدیلی کر دی گئی - اسکے ساتھ ہی ساتھ اس کمیشن نے سفارش کی کہ آئندہ ۵ سال کیلئے ۵۰ فیصدی rebate کر دیا جائے یعنی کم قیمت پر دیا جائے - لیکن افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب ہم نے محترم وزیر صاحب سے یہی چیز recommend کی تھی تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں - مجھے اسکی خوشی ہے کہ اب انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا -

وزیر زراعت — یہ credit آپ کو ہے یا ہم کو ہے -

خواجہ محمد صفدر — cr dit تو آپ کو ہے ہم تو صرف خوشی کا اظہار کر رہے ہیں - اور ہمیں اس معاملے میں خوشی ہے - کہ آپ نے اپنی پالیسی کر rectify کر لیا - درست کرلیا - حالانکہ ابتک زمینداروں کو نقصان ہوتا رہا - اس ملک کو نقصان ہوتا رہا اور زرعی پیداوار میں کمی واقع ہوتی رہی - اسی طرح دوسری چیزیں ہیں جنکے متعلق یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ انہوں نے اس میدان میں کام کیا ہے - اور نہ اے - ڈی - سی نے کچھ کارگذاری دکھائی ہے حالانکہ وہ چیزیں اے - ڈی - سی کے نقطہ نظر اور گورنمنٹ کے نقطہ نظر سے اہم تھیں - بہر حال میں نے سرسری طور پر یہ عرض کر دیا - میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ فوڈ اینڈ ایگریکلچر کمیشن کی سفارشات پر توجہ نہیں دی گئی اسکے ساتھ ہی ساتھ اس زمانے میں دوسرا پانچ سالہ منصوبہ تیار ہو رہا تھا انہوں نے بھی زرعی پیداوار اور خوراک میں خود کفیل ہونیکی اہمیت پر بڑے پر زور الفاظ میں زور دیا تھا اور دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں فرمایا تھا کہ فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جائے - انہوں نے بھی اسبات پر زور دیا کہ جو رقبہ زیر کاشت نہیں ہے اسکو زیر کاشت لایا جائے - اور ملک صاحب میرے خیال میں اسکو پسند فرمائیں گے بڑے خوبصورت الفاظ میں انہوں نے فرمایا ہے جسکو میں پیش کرتا ہوں -

Second Five Year Plan, page 127 :—

"At the core of the agriculture programme is the determination to feed the nation with food grown on its own soil. While this policy is justifiable on such non-economic grounds as national self-respect, it also has solid economic motivations. Yields of foodgrains in the country are among the last in the world; and yet comparatively simple practices as well as higher technology for raising productivity are well established and only waiting for application in the field."

تو انھوں نے دو سفارشات کیں—

"(1) Self-sufficiency in basic food production maintaining as a minimum, the present levels of food grain consumption for the rapidly growing population.

(2) Working towards an export position across the field production front, not excepting foodgrains."

میں جناب والا یہ عرض کر رہا تھا کہ انھوں نے یہاں تک اپنے خیالات کا اظہار فرمایا کہ ہماری وہ اجناس جو ہماری خوراک ہیں ان میں نہ صرف یہ کہ خود کفیل ہونگے بلکہ ہم انکو export بھی کر سکیں گے - دوسرے پنج سالہ منصوبے کے مصنفین نے بھی ان ہی باتوں پر زور دیا جنکے متعلق فوڈ اینڈ ایگریکلچر کمیشن اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہے - اس سے میری مراد یہ ہے کہ مارشل لاء حکومت اور انکے ماتحت کام کرنیوالوں نے بھی اس ملک کی زرعی بیماریوں کی صحیح طور پر تشخیص کی اور بیماری کیلئے صحیح نسخہ بھی تجویز کیا تو جب یہ دونوں صورتیں پیدا تھیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم پھر اس بات کا رونا رو رہے ہیں کہ اس سال ہمارے پاس گندم کی کمی ہے اور اس سال ہمارے پاس مکی کی کمی ہے اور یہ چیز کم ہے اور وہ چیز کم ہے ؟ ان وجوہات کی طرف اب میں محترم وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو بیماری آج سے ۵ سال پہلے ۶ سال پہلے درست طور پر تشخیص کیگئی تھی اور اسکا علاج میری رائے میں درست تجویز کیا گیا تھا آخراس بیماری کا آج تک علاج کیوں نہ ہو سکا -

وزیر خوراک — عمل تو ہو رہا ہے آپ جانتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - میرے دوست فرماتے ہیں - کہ عمل ہو رہا ہے - تو اب جناب والا میں اس عمل کی تھوڑی سی کیفیت بیان کرتا ہوں - میری رائے میں موجودہ حالات اور حکومت کے پیش کردہ اعداد و شمار اس بات کے شاھد ہیں کہ جہاں نقص ہے - وہ عمل ہی میں ہے - مجھے اگر شکایت ہے - تو عمل ہی پر ہے - ورنہ میں تو قبول کرتا ہوں کہ

بیماری کی تشخیص درست تھی - اور اسکا علاج بھی درست ھی تجویز ھوا تھا - عمل ھی کی قلت ھے - عمل ھی کی کمی ھے - اور اسی کی طرف میں جناب وزیر صاحب کی توجہ دلاتا ھوں -

جناب والا - میں نے دعویٰ کیا ھے کہ ھمارے ھاں پیداوار میں اضافہ کم ھوا ھے - بلکہ نہ ھونے کے برابر ھے - لیکن اس کے برعکس ھماری آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ھوا ھے - اور میرے اس دعوے میں کوئی مبالغہ نہیں ھے - گذشتہ پانچ سالوں کے اعداد و شمار بتلاتے ھیں کہ ھم نے آبادی کے تناسب کے لحاظ سے نئی زمین زیر کاشت لانے میں جو کام کیا ھے - وہ س قدر ھے کہ تین آدمیوں کا جہاں اضافہ ھوا - وھاں ھم اس صوبے میں صرف ایک ایکڑ زمین زیر کاشت لا سکے ھیں - گذشتہ پانچ سالوں میں جسقدر آبادی میں اضافہ ھوا ھے - اسکے مقابلے میں وہ زمین جو پہلے زیر کاشت نہیں تھی - اور اب زیر کاشت لائی گئی ھے - ان میں ایک اور تین کی نسبت ھے - آپ خود ھی اندازہ فرمائیں - کہ کیا تین آدمیوں کا پیٹ ایک ایکڑ کی پیداوار سے پر ھو سکتا ھے - نہیں - بلکہ یہ سال بھر کا تخمینہ ھے - ھمارے ماھرین اقتصادیات کہتے ھیں - کہ ایک آدمی کے لئے کم از کم ایک ایکڑ کی پیداوار کی ضرورت ھے - میرے ھاتھ میں دوسرے پنج سالہ منصوبے کی کاپی بھی ھے یہ اعداد و شمار میں اس سے نہیں لے رھا ھوں - بلکہ ایک اور کتابچے

"Pre iminary thinking on the Third Five Year Plan 1963'.

سے لے رھا ھوں - یہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی اشاعت ھے - میں اس سے یہ اعداد و شمار لے رھا ھوں - اب آپ یہ اندازہ لگائیں - کہ کیا یہ عمل کافی ھے - پہلے جو کمی چلی آرھی ھے - اس کمی کو پورا کرنے کا تو سوال ھی پیدا نہیں ھوتا - اور آبادی میں روز مرہ جو اضافہ ھو رھا ھے - ھم اس سے بھی قدم ملا کر نہیں چل رھے ھیں - نتیجہ یہ ھو گا - کہ ۱۹۵۹ء میں ھم جس غذائی قلت کا شکار تھے - بجائے اس کے کہ اسے پورا کیا جاتا - ۱۹۶۵ء میں جبکہ دوسرا پنج سالہ منصوبہ ختم ھو جائیگا - ھم مزید غذائی قلت کا شکار ھوں گے - ھماری آبادی اور پیداوار کا فرق مزید بڑھ جائیگا - یہ gap اور زیادہ ھو جائیگا - یہ خلیج مزید وسعت پذیر ھو گی - جسکا اثر اس ملک کی معیشت پر اسقدر خوفناک ھو گا کہ جسکا اندازہ جناب ملک صاحب بھی

کر سکتے ھیں - اور اس معزز ایوان کے اراکین بھی کر سکتے ھیں -

اب میں جناب والا اس عمل کی طرف آتا ھوں کہ جس کا ملک صاحب نے دعویٰ کیا ھے - میرے پاس فی ایکٹر پیداوار کے متعلق کچھ اعدادو شمار ھیں اور A.D.C. کی کارگزاری کے متعلق کچھ اعدادو شمار ھیں جس A.D.C. کے ذمہ پیداوار میں اضافے کا کام تھا - اور جس نے ''پانچ اولیتوں'' کے عملیات کو بروئے کار لانے میں کیا کچھ کیا ھے - گندم کی پیداوار ۵۱-۱۹۵۰ء میں ۹۶۹ من (نو اعشاریہ نو) فی ایکڑ تھی -

مسٹر سپیکر - یہ اوسط پیداوار ھے یا صرف پنجاب کے لئے ھے -

خواجہ محمد صفدر - Yield per acre of capital food crops W a kistan and the Source : Ministry of Food and Agriculture.

یہ source انھوں نے نیچے دیا ھوا ھے - کہ یہ اعدادو شمار میں نے کہاں سے لئے ھیں - اور آخری سال ھے - سال ۲۲-۱۹۶۱ء کا اس میں ۸۶۸ من آٹھ اعشاریہ آٹھ) فی ایکڑ ھے یہ ان کا عمل ھے جس کی طرف میرے محترم دوست نے اشارہ کیا ھے اور دعوی کیا ھے اس سے پہلے ۶۰-۱۹۵۹ء میں ۸۶۷ من تھی - اور ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۸۶۶ یعنی ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۲ء میں بھی ۱ء کی کمی ھوئی -

اس سے آگے چلئے - چنا - ۶۸۶ من فی ایکڑ پیداوار ۱۹۵۰ء میں اور ۶۰-۱۹۵۹ء میں ۸۵۶ فی من فی ایکڑ - یعنی پورا ایک من کم ھو گیا - ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۹۶۰ (چھ اعشاریہ صفر) ۶۲-۱۹۶۱ء میں ۷۵۶ یعنی ۱۶۱ کمی ھوئی - ۵۱-۱۹۵۰ء کے اعدادوشمار کا جب ۶۱-۱۹۶۰ء سے مقابلہ کیا جائے - میرے پاس ۶۲-۱۹۶۱ کے اعدادوشمار نہیں ھیں -

جو - ۵۱-۱۹۵۰ء میں ان کی اوسط پیداوار ۸۶۲ ۶۲-۱۹۶۱ء میں ۶۷۷ اور ize یا مکی جس کے متعلق یہ کہتے

ہیں کہ ہم نے Hybrid Maize introduce کی ہے اور اس کی پیداوار میں بہت اضافہ ہوا ہے ۔ یہ حکومت کے اعداد و شمار ہیں ۔

۱۹۵۰-۵۱ء — ۱۱۴۰

۱۹۶۰-۶۱ء — ۱۱۴۱

یعنی اس پر تن رہے ہیں کہ ہم نے دس سال میں ۱ء کا اضافہ کیا ہے ۔ تو یہ ہے A.D.C. کی کارگزاری ۔ یہ اس بات پر دال ہے کہ ان کی کارگزاری کیا ہے اور وزیر خوراک نے جن کے پاس زراعت کا محکمہ بھی ہے کہاں تک ان توقعات کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں ظاہر کی گئی تھی ۔

جناب والا ۔ میں جناب ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ وہ کام کی طرف توجہ دیں ۔ تاکہ اس صوبے کی فی ایکڑ پیداوار ہر صورت میں بڑھے ۔ کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں فی ایکڑ پیداوار صرف آٹھ من ہے ۔ جبکہ مصر جیسا ملک جو کہ کچھ زیادہ ترقی یافتہ بھی نہیں ہے ۔ وہاں ۳۲ اور ۳۵ من فی ایکڑ پیداوار ہوتی ہے ہم امریکہ اور جاپان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ وہ بہت ترقی یافتہ ممالک ہیں ۔ لیکن جو ہماری ہی سطح کا ملک ہے ۔ ہم میں اور ان میں کیوں ۴، ۸، ۸ کا فرق ہے ۔ آخر کیا وجہ ہے ۔ اور یہ اصل بیماری ہے جو ہمیں گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے اس کی طرف ہمارے رہنماؤں نے توجہ دلائی بھی ہے انہوں نے اس طرف اشارہ بھی کیا ہے لیکن بڑا افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں دی گئی ۔ ایک سال باقی رہ گیا ہے آپ نے دوسرے پنج سالہ منصوبے کا کیا حشر کیا ہے ۔ یہ حکومت جو ہر روز کہتی ہے کہ ہم ترقی کے کاموں میں سب سے آگے ہیں ۔ اور جب بھی اٹھتے ہیں ۔ اپنے پیشروؤں کو گالیاں اور بددعائیں دیتے ہیں ۔ انہوں نے ان چار سالوں میں کیا کیا ہے ۔

اب جناب والا میں اس کے دوسرے پہلو پر چند منٹوں میں اپنی گزارشات کروں گا - دوسرے پنج سالہ منصوبے میں زراعت و خوراک کمیشن نے اس غرض - مدعا اور مطلب کے لئے اپنی سفارشات کی تھیں - کہ اس صوبے میں وہ اراضی جو کہ زیر کاشت نہیں لائی گئی - اسے کسی نہ کسی طریقے سے زیر کاشت لایا جائے -

مجھے خوشی ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں بعض منصوبے جو کہ اس سے پہلے بروئے کار لائے جا رہے تھے ان کی تکمیل کی گئی ہے - اور ان زمینوں کو ہل کے نیچے لایا گیا ہے - اسی طرح جیسا کہ ابھی محترم ملک صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ گدو بیراج اور غلام محمد بیراج اور اس قسم کے کئی دوسرے منصوبوں کے تحت کئی لاکھ ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی گئی ہے -

مجھے اس امر پر انتہائی خوشی ہے - میں انکو مبارک باد دیتا ہوں - لیکن اس کا net result کیا ہے ؟

وزیر زراعت و خوراک - چار لاکھ ٹن زیادہ پیداوار -

خواجہ محمد صفدر - میں اس کے متعلق ابھی عرض کئے دیتا ہوں - اور ملک صاحب کے اپنے اعدادو شمار ہی پیش کروں گا - لیکن اس کا نتیجہ کیا ہے ؟ جناب گذشتہ پانچ سال میں دس لاکھ ایکڑ (وہ چار لاکھ کہتے ہیں - میں دس لاکھ کہتا ہوں) دس لاکھ ایکڑ رقبہ کو اتنے سالوں کی مسلسل کوشش کے بعد زیر کاشت لایا گیا پورے دس لاکھ ایکڑ - ایک million ایکڑ لیکن میرے اس غریب صوبہ کی غذائی صورت حال کا اس کے باوجود کوئی حل نہ نکلا - وہ اپنی مشکلات میں پھنسا ہوا ہے بلکہ اس گڑھے میں اور زیادہ نیچے سے نیچے جا رہا ہے - مجھے اس بات کا افسوس ہے اور مجھے اسی بات کی طرف وزیر زراعت و خوراک کو نشاندھی کرنی ہے - جناب والا - میرے اس صوبہ کی یہ بدقسمتی ہے کہ جہاں دس سال یا بارہ سال کے عرصے میں کروڑ ہا روپیہ کی لاگت سے ہم نے ان دو منصوبوں کی اپر اور لوئر سندھ میں تکمیل کی ہے - انہیں

مکمل کیا ہے وہاں صرف سابق پنجاب میں ایک لاکھ ایکڑ اراضی ہر سال سیم اور تھور کا شکار ہو جاتی ہے اور لہلہاتے ہوئے کھیت جو آج سے چند سال پہلے اپنے مالکوں کے لئے لاکھوں روپیہ کا سرمایہ بہم پہنچاتے تھے اور ہمارے لئے لاکھوں من خوراک بہم پہنچاتے تھے وہ کھیت آج جھیلیں بن گئی ہیں - وہ کھیت تھور کا شکار ہو کر اس قابل نہیں رہے کہ ایک تنکا بھی ان میں اگ سکے اس صوبہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ اگر ایک طرف دس لاکھ ایکڑ ہم زیر کاشت لائے ہیں تو دوسری طرف ہم اس سے کہیں زیادہ سیم اور تھور کی نذر کر چکے ہیں - میں جناب والا - آپ کی توجہ صرف ایک امر کی طرف دلاتا ہوں کہ آج سے دو تین سال پہلے یا چار پانچ سال پہلے غلام محمد بیراج میں لوگ ہنسی خوشی یہاں سے گئے - مجھے یاد ہے آج سے چار پانچ سال پہلے غلام محمد بیراج کو آباد کرتے ہوئے بڑی خوشیاں منائی گئی تھیں - لیکن آج اس کا کیا حال ہے ؟ ایک expert کے کہنے کے مطابق جو کچھ اس پر خرچ ہو رہا ہے That is throwing good money after the bad money

میں نے خود اس علاقے میں تھوڑا سا سفر کیا ہے ستر اسی میل کا سفر کیا ہے - اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ سڑک کے دونوں طرف مستقل جھیلیں بن چکی ہیں - اور وہاں کے بسنے والے میرے دوست جو اس ایوان میں بیٹھے ہیں وہ میری تائید کریں گے کہ شاید دوچار سال بعد ہم وہاں مرغابیاں تو پال سکیں لیکن اور کچھ وہاں پیدا نہیں ہوگا -

میاں محمد اکبر - وہ بھی خوراک کا مسئلہ حل کرتی ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اس سرعت سے یہ بیماری ہمارے اس صوبہ کی معیشت کو کھا رہی ہے زرعی پیداوار کو کھا رہی ہے کہ ہم اس سرعت کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہے - نتیجہ یہ ہے کہ ہماری جو کوششیں اراضی کو نو توڑ کرنے میں، نئی اراضی کو زیر کاشت لانے میں

صرف ہوتی ہیں وہ دوسری طرف counter balance ہو جاتی ہیں قدرت کی اس بے رحمانہ اور منتقمانہ کارروائی سے جو سیم اور تھور کی صورت میں اس صوبہ پر وارد ہو چکی ہے - میں اس ضمن میں اعتراف کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے ضرور توجہ دی ہے مجھے اس بات پر خوشی ہے ابھی حال ہی میں رچنا دوآب . . . . .

وزیر زراعت و خوراک - ٹھیک ٹھیک کہیں -

خواجہ محمد صفدر - بات جو کہوں گا ، کوشش کروں گا کہ درست ہو -

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حال ہی میں رچنا دوآب کو open کیا گیا ہے - رچنا دوآب کے ٹیوب ویل کے منصوبے کو - اور مجھے امید ہے کہ دو چار سال بعد اس علاقہ کی صورت حال اللہ نے چاہا تو بہت بہتر ہو گی - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ منصوبہ ہم نے کتنے سالوں میں تکمیل کو پہنچایا ہے - اور کتنے خرچ سے مکمل کیا ہے - اگر تو ہماری ترقی کی رفتار اس ضمن میں یہ ہو کہ ہم ہر سال دو لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی کو reclaim کر لیں پھر تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم صحیح اور درست راستے پر چل رہے ہیں - اور اگر اس سے کم ہو تو پھر محترم جناب سپیکر صاحب - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں ضرور اپنے دوست ملک قادر بخش صاحب کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں گا کہ وہ اپنی رفتار کو تیز کریں - ایسا نہ ہو کہ وہ بیماری ہم سے بہت آگے نکل جائے - کمیشن کے الفاظ میں اس کا ذکر اس طرح ہے :—

'We fear that unless full and effective measures are adopted, we might be faced with further loss of area, and where too extensive a damage occurs, expensive and difficult alternative of movement of population may have to be resorted to."

ہمارے expert اس خطرے کے متعلق ابھی سے سوچ رہے ہیں کہ ان سیم زدہ اور تھور زدہ علاقوں سے ہمیں آبادی کو منتقل کرنا پڑے گا - میں یہ کہتا ہوں کہ خدا را وہ وقت نہ آئے - ہم انہیں کہاں منتقل کر کے لے

جائیں گے - اس کا علاج کیجئے - جلدی اس کا علاج کیجئے - اس کے لئے expense کا سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن وقت کا خیال کیجئے - (نعرہ ہائے تحسین) expense سے اگر یہ مراد ہے کہ دو کروڑ کی بجائے چار کروڑ اور چار کروڑ کی بجائے دس کروڑ ہو تو میں اس کو برداشت کر سکتا ہوں لیکن اس بات کو کسی صورت میں یہ ملک برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جو کام دو سال میں ہو سکتا ہے اس کو آپ چار سال میں کریں اور چار سال کے کام کو دس سال میں کریں - اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جس قدر روپیہ بھی اس پر خرچ کیا جائے گا اور اگر روپیہ کی کمی وجہ سے کم روپیہ صرف ہو رہا ہے تو وہ جتنا بھی ہو گا سب ضائع جائے گا - اور باقی روپیہ کو بھی لے ڈوبے گا - لیکن اگر آپ قلیل تر میعاد میں زیادہ سے زیادہ روپیہ صرف کر کے اس بیماری کی روک تھام کر سکتے ہیں تو وہ روپیہ اس صوبہ کے کام آئے گا - آپ کے لئے نیک نامی بھی پیدا کرے گا اور اس صوبہ کی مالی حالت اور معیشت بھی بہتر ہو گی - (قطع کلامیاں) میں جناب والا - یہ عرض کر رہا تھا کہ اس صورت حال میں جہاں تک میری ناقص رائے ہے اس حکومت نے اپنے فرائض سے کوتاہی کی ہے - ان کو صحیح راستہ دکھا دیا گیا تھا لیکن یہ اس راستے پر ایک لنگڑے اور لولے آدمی کی طرح چل رہے ہیں - ایک نوجوان اور تندرست آدمی کی طرح نہیں چل رہے - میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ایک تندرست آدمی کی طرح اس راستے پر چلیں - ایک قوی انسان کی طرح اس راستے پر چلیں - سمت تو آپ سے پہلے Food and Agriculture Commission نے بتا دی - مقرر کر دی - Five Year Plan میں مقرر کر دی گئی ہے لیکن افسوس - صد افسوس وہ سمت مقرر ہونے کے باوجود ہم اس قدر نااہل ہیں - ہم اس قدر اپاہج ہیں کہ اس سمت کی طرف چلتے چلتے صدیاں لیں گے اس منزل تک پہنچتے پہنچتے ہم اس صوبہ کو لے ڈوبیں گے - تو جناب میری تنقید کا یہی point ہے - میں یہ سب کچھ

ایسے نہیں کہہ رہا - اس کے متعلق بھی ملک صاحب یہی کہیں گے کہ یہ زبانی باتیں کرتا رہتا ہے اور یہ اس کی عادت ہے تو میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں گا -

Mr. Speaker: I suppose the Member will require more time for some points.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - مجھے احساس ہے کہ میرے اکثر دوستوں نے ابھی تقاریر کرنا ہیں اور میں پہلے ہی ۳۰-۴۰ منٹ لے چکا ہوں -

Mr. Speaker: Please try to wind up. The Member should not take too much time.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میرے پاس ایک اخبار کی cutting ہے اس میں جس تنقید کی طرف میں آپ کی توجہ منعطف کرا رہا ہوں - یہ کسی حزب مخالف کے لیڈر کی طرف سے نہیں - کسی ایسے شخص کی جانب سے نہیں جسے یہ حکومت اپنا دشمن کہہ سکے - اور نہ کسی ایسے شخص کی طرف سے ہے جس کے متعلق یہ حکومت کہہ سکے کہ اسے واقعات کا علم نہیں - انہیں یہ ماننا ہو گا کہ اس شخص کو واقعات کا علم ہے انہیں یہ بھی ماننا ہو گا کہ یہ ان کا دشمن نہیں - ان کا دوست اور رہنما ہے ان کی یہ تنقید اس حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ہے -

جہاں تک زرعی sector کا تعلق ہے پانچ سالہ منصوبہ ناکام ہو چکا ہے - یہ رائے کس کی ہے ؟ یہ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ کی ہے - اس سے یہ کیسے انکار کر سکتے ہیں ؟ یہ تنقید کسی دشمن کی نہیں - یہ اس شخص نے کی ہے - جو واقعات کا علم رکھتا ہے وہ فرماتے ہیں -

"Second Plan Targets in Agriculture may not be achieved."

Rawalpindi, August 8 : The Second Plan Targets in agricultural targets do not appear to have reasonable chances of being fulfilled.

Talking to the newsmen here, yesterday, the Finance Minister, Mr. Muhammad Shoaib, attributed the failure of the agricultural sector to rise to the expectations to natural factors.

Other experts, however, blamed the failure mainly on the lack of sufficient emphasis on crash programmes and other plans which, if implemented properly, should by now have caught up with the defficiencies caused by the natural factors in a lean year. There was still considerable complacency at high levels, they maintained.

It was, therefore, likely, these experts stated, that at the end of the Plan in June 1965, the investment and expenditure targets might at best be achieved without the achievement of the production goals."

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان expert کے کہنے کے مطابق وہ روپیہ اور سرمایہ جو آپ نے پنج سالہ منصوبے کے مطابق ان کے حوالے کیا ہے - اسے تو وہ صرف کر دیں گے - لیکن اس سے جو نتائج بر آمد کرنا تھے وہ نہ ہو سکیں گے تو میں ان الفاظ کے ساتھ جناب وزیر خوراک و زراعت کی خدمت میں درخواست کرونگا کہ وہ قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو یوں ہی بے مقصد صرف نہ کریں - آپ کو چاہئے کہ جب آپ ایک پیسہ بھی صرف کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر سوا پیسے کی نہیں تو اس سے کم از کم ایک پیسے کی قیمت ضرور نکالیں - لیکن اگر ایک پیسہ صرف کرنے کے بعد آپ اس سے ایک دمڑی کی قیمت بھی اخذ نہ کر سکیں تو اس صورت میں میں اس وزارت کو کیا کہوں -

Mr. Speaker : Haji Malik Pir Rahman Khan.

حاجی ملک پیر رحمان خاں (ڈیرہ اسمعیل خاں ایجنسی - ۲) (پشتو) جناب صدر - میں اپنی تقریر اس مثال سے شروع کرتا ہوں غربت انسان کی دشمن ہے -

صاحب صدر - آج خوراک کے مسئلہ پر بحث ہے - میں مسئلہ خوراک کے چند بنیادی اصولوں پر اپنے معروضات آپ کی خدمت میں اور اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - جناب والا - اس کے متعلق میری آپ کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ ایسی حکومت جس کے اپنے ذرائع خوراک کے معاملہ میں محدود ہوں اور وہ باہر سے خوراک در آمد کرے اس کے لئے افسوس کا مقام ہے - آپ کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے ہم کب تک دوسروں سے مانگ کر اپنا پیٹ بھرتے رہینگے - میرے خیال میں آپ کو چاہئے کہ ہر ڈویژن کے کمشنر کو ہدایت کریں کہ وہ اس امر کی ایک مکمل رپورٹ تیار کر کے حکومت کو پیش کرے کہ ان کے علاقہ میں کتنی اراضیات بیکار بنجر پڑی ہیں جن کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے - ان کی آباد کاری کے لئے مشینی وسائل اور آبپاشی کا بندوبست آپ کریں اور ان زمینوں کو ان غریب عوام میں تقسیم کیا جائے جو

بوقت ضرورت پاکستان کے لئے قربانیاں پیش کر سکیں جیسا کہ ساؤتھ وزیرستان کے عوام ہیں - اس کے علاوہ میرے علاؤہ میں غلہ کی اتنی قلت ہے کہ باہر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دوسری ایجنسیوں کے متعلق مجھے علم نہیں وہ زمان خاں وغیرہ کو علم ہوگا - اس کے علاوہ یہ بھی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاقہ ساؤتھ وزیرستان میں بھوک اور افلاس کی وجہ سے حالت اتنی خراب ہو چکی ہے کہ آئے دن خودکشیاں ہو رہی ہیں یہ بھی آپ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ آجکل غلہ کے نرخ بہت اونچے ہو گئے ہیں - میرے خیال میں اس کی ایک وجہ سرمایہ داروں کی ہوس ہے کہ جب گندم کی فصل شروع شروع میں منڈیوں میں آتی ہے تو لاکھ پتی سستے داموں گندم خرید کر سٹاک کر لیتے ہیں اور پھر قلت کی وجہ سے گندم کے جب نرخ بڑھ جاتے ہیں تو یہ لوگ بہت مہنگے نرخوں پر فروخت کر دیتے ہیں - حکومت کو چاہئے کہ اس قسم کے حالات پیدا نہ ہونے دے - تاکہ اس قسم کا سٹاک کوئی نہ کر سکے اور عوام سے نا جائز منافع نہ کمائے - آخر میں صدر ایوب خاں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس صوبہ کے لئے ملک امیر محمد خاں جیسے تجربہ کار آدمی کو گورنر مقرر کیا ہے جو ہر قوم کے رسم و رواج غربت اور ترقیات کے کاموں سے با خبر ہیں انشاء اللہ ہم ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مسئلہ پر قابو پا لینگے - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - آخیر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں باتیں کم اور کام زیادہ کرنا چاہئے -

ملک زمان خان (پشاور ایجنسی - ۱) - (پشتو) -
جناب سپیکر صاحب میری عرض یہ ہے کہ ہماری حکومت نے غلجی (پاوندہ) لوگوں کا جو افغانستان سے پاکستان میں آتے تھے داخلہ بند کیا ہوا ہے - مگر وہ لوگ بڑی آزادی کے ساتھ افغانستان سے لکڑی اپنے اونٹوں پر لاد کر براستہ کرم ایجنسی ٹل جو کہ ضلع کوہاٹ میں لکڑی کی بڑی بھاری منڈی ہے لاتے ہیں- وہاں یہ لکڑی فروخت کرکے واپسی پر آٹا خرید کر لے جاتے ہیں اور اس طرح میرے اندازے کے

مطابق روزانہ ہزار دو ہزار من آٹا اس منظم طریقہ سے افغانستان کو جا رہا ہے ۔ کسٹم والے ان سے ملے ہوئے ہیں اور پولٹیکل ایجنٹ کرم ایجنسی کو ان کو روکنے کے ایسے کوئی اختیارات نہیں ہیں ۔ آپ کو سب سے پہلے اس سمگلنگ کو روکنا چاہئے ۔ اور یہی آٹا کرم ایجنسی کے عوام کے لئے بھیجا جائے ۔ میرے خیال میں اگر ان پاوندوں کا داخلہ ٹل روک دیا جائے تو یہ سمگلنگ ختم ہو سکتی ہے ۔ میرا یہاں ان کو روکنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف میں مبتلا کیا جائے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں ۔ گورنمنٹ ان کے لئے کوئی علیحدہ کوٹہ مقرر کرے ۔ اگر اس بارہ میں پولٹیکل ایجنٹ کو وسیع اختیارات دیئے جائیں تو انشاءاللہ وہ پولٹیکل ایجنٹ صاحب اس کام کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے جس طرح کہ ہمارے روز مرہ کے کام خوش اسلوبی سے سر انجام دے رہے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور چیز آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کشمیر ہمارا دل ہے جب دل جسم سے جدا ہو جائے تو انسان مر جاتا ہے اور اگر دل کسی اور کے قبضہ میں ہو تو انسان بیکار ہوتا ہے ۔ سو ہمارا بھائی کشمیر کے بارہ میں یہی حال ہے ۔ یہاں خالی جذباتی تقریریں کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ (تالیاں)۔

ہمیں چاہئے کہ اپنے اپنے علاقہ میں جا کر جہاد کے لئے لشکر تیار کریں ۔ یہ آپ لوگوں نے کشمیر کشمیر کیا رٹ لگا رکھی ہے ؟ کشمیر تو ہمارا ہے ۔ ہمارا اصل مقام تو دہلی ہے ۔

کیونکہ کشمیر کا جھگڑا تو میں جانتا ہی نہیں ہوں کیونکہ جب ایک چیز میری ہے تو انشا اللہ وہ میری ہی رہے گی اسے مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا ۔ لہذا کشمیر تو اپنا ہوا اور اگر کچھ ان سے لینا ہے تو وہ دہلی ہم لیں گے ۔ ہم سب کو چاہئے کہ ہر علاقہ کے لوگ آپس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کریں کہ جہاد کا وقت اور طریقہ کیا ہونا چاہئے ۔ آخر میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو عرض کرتا ہوں کہ جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ اب وقت آگیا ہے ۔ جب دہلی تک کا علاقہ پاکستان کے ہلالی پرچم کے نیچے ہوگا اور جب یہ اتنا بڑا علاقہ ہمارے قبضہ میں آجائے گا تو خود بخود خوراک کی تکلیف ختم ہو جائے گی ان الفاظ کے ساتھ میں تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی میر حسن شاہ ۔

حاجی ملک میر حسن شاہ اورکزئی (کوہاٹ ۔ ۳) (پشتو) ۔ صاحب صدر ۔ میں آپ کے ذریعہ اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر طرف سے یہ شور سننے میں آتا ہے کہ حالت بہت خراب ہے غلہ نہیں ہے ۔ غلہ نہیں ہے ۔ غلہ مہنگا ہے در اصل سب کچھ ہے ۔ مگر ہمارے عمل خراب ہیں ۔ جب تک ہم اپنے عمل ٹھیک نہیں کریں گے تو ہر تکلیف میں مبتلا رہیں گے ۔ صاحب صدر تو گذارش یہ ہے کہ میرے علاقہ کی آبادی تقریباً تیس لاکھ ہے اور یہ سارا علاقہ بارانی ہے یا پہاڑ ہیں ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ اس علاقہ کے عوام کو زیادہ سے زیادہ زمینیں دیں تاکہ ہم ان کو آباد کریں اور قابل کاشت بنائیں اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ غلہ زیادہ پیدا ہوگا اور دوسرے اس علاقہ کے غریب عوام پیٹ بھر کر روٹی کھا سکیں گے ۔ نہ تو میرے علاقوں میں مناسب تعلیم کا بندوبست ہے اور نہ ہی کوئی کالج ہے کہ یہ تعلیم حاصل کرکے نوکری وغیرہ کر سکیں نہ کسی قسم کے کارخانے ہیں کہ ان میں محنت مزدوری کر سکیں ۔ اور نہ ہی ان کو کوئی امپورٹ لائسنس دیا جاتا ہے کہ اس سے یہ فائدہ حاصل کریں آخیر میں یہ غیر آباد زمینیں رہ جاتی ہیں جس کے متعلق عارض ہوں کہ آپ ہمیں زیادہ سے زیادہ زمینیں دیں تاکہ ہم محنت سے ان کو آباد کریں اور غلہ کی اس کمی کو پورا کریں ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کو یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم پٹھانوں کے ساتھ آپ سوتیلی ماں کا سلوک کر رہے ہیں جب ہم پہلے پاکستانی اور بعد میں پٹھان ہیں تو ہمارے ساتھ ایسا سلوک ناجائز ہے ۔ ایک مثال آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم لوگ پہاڑوں پر بھیڑ بکریاں پالتے ہیں جب ان سے حاصل شدہ اون کراچی اپنے ٹرکوں میں لے جاتے ہیں تو راستہ میں حیدرآباد میونسپل کمیٹی ہمارے لئے پل صراط بن جاتی ہے جب ۔ ہمارا ٹرک محصول چونگی پر پہنچتا ہے تو پورے ٹرک کا محصول جو مبلغ چار ہزار بنتا ہے وصول کیا جاتا ہے ۔ اور دوسری چونگی پر مبلغ ۱۰ روپیہ فی ہزار کاٹ کر یعنی -/۴۰ روپیہ) بقایا رقم ۳۹۶۰ واپس کیا جاتا ہے آخر یہ ہم پٹھانوں کو کس جرم کی وجہ سے اس طرح تنگ کیا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ روپے کے نقصان کے ۳/۴ گھنٹے فضول ضائع ہو جاتے ہیں ۔ یہاں عرض یہ ہے کہ دوسری کمیٹیوں کی طرح ہمارے

لئے راھداری شروع کی جائے ۔ ایک قصہ یاد آ گیا ھے وہ عرض کرتا ھوں کہ ایک فقیر کے پاس کتا تھا اور وہ کہیں باھر کتے کے ساتھ جا رھا تھا اس نے راستے کے لئے اپنے لئے آٹھ دس روٹیاں کپڑے میں باندھ لیں کتا بہت کمزور تھا اور بھوک سے نڈھال ھو رھا تھا تو ایک اور مسافر نے فقیر کو کہا کہ کتا بیمار ھے تو فقیر نے جواب دیا نہیں پھر اس نے کہا بھوکا ھے تو اس نے کہا ھاں تو پھر اس نے کہا اس کو روٹی دو تو فقیر نے کہا یہ روٹیاں تو میں خود کھاؤں گا میرا مطلب یہ ھے کہ آپ بھی ھمارے ساتھ اسی طرح کرتے ھیں جب وقت آتا ھے تو سب کچھ اپنے اپنے علاقوں کو دے دیتے ھیں ھمیں کچھ نہیں دیتے ویسے ھم آپ کے بھائی ھیں ۔ یہاں ایک لطیفہ بھی عرض کر دوں ایک مولوی صاحب کے پاس چند آدمی گئے اور ان سے دریافت کیا کہ مولانا صاحب ھمیں ونشکورو کا مطلب نہیں آتا یہ سمجھائیں چنانچہ مولانا صاحب نے بہت سوچ بچار کے بعد فرمایا کہ بھائی ونشکورو کے معنی تو بہت ھیں ایک معنی یہ ھیں کہ میں بھی نہیں جانتا ۔ جناب والا اس سے آگے میں کچھ نہیں کہتا صرف یہ آخر میں عرض کرتا ھوں کہ میرے علاقہ کے عوام کے ساتھ دوسرے علاقہ کی ایجنسیوں کے عوام کی طرح سلوک کیا جائے اور کمشنر صاحب کو اختیار دیں جو ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر سے یہ کہے کہ علاقہ کا سروے کریں اور جو زمینیں بنجر پڑی ھیں وہ زیادہ غلہ اگاؤ سکیم کے تحت میرے علاقہ کے غریب اور مفلس عوام میں تقسیم کریں ۔ پھر میں دیکھتا ھوں کہ کیا وجہ ھے کہ یہ ملک غلہ کے حساب سے خود کفیل نہیں ھوتا ۔ امید ھے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو ھماری خوراک کی سب تکالیف دور ھو جائیں گی ۔

میاں محمد اکبر (گجرات ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ محترم ملک صاحب وزیر خوراک نے اعداد و شمار کی جادوگری سے کچھ اپنی پالیسی کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی ھے ۔ لیکن مجھے افسوس ھے کہ وہ کچھ اکھڑے اکھڑے سے رھے اور بات بنا نہ سکے جو وہ بنانا چاھتے تھے اور افسوس کی بات یہ ھے کہ ھماری گزارشات سننے کو اس ایوان میں اس وقت موجود بھی نہیں ھیں ۔

ایک آواز - وہ لابی میں سن رہے ہیں -

میاں محمد اکبر - اگر لابی میں وہ سن رہے ہیں تو میں گذارشی کرونگا کہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران یوسف اور زلیخا کے قصہ کا ذکر کیا مجھے اعتراف ہے اگر میں یہ کہوں کہ محترم ملک صاحب نے یوسف اور زلیخا کے قصہ کو سنایا ہے لیکن کچھ اس انداز سے سنایا کہ اس کا مطلب یہ نکل نہ سکا کہ زلیخا مرد تھی یا عورت کیونکہ ان کی تقریر ہمارے پلے نہ پڑ سکی - ممکن ہے آپ سمجھے ہوں یا کوئی اور سمجھا ہو - میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کے سیکرٹری نے جو اعداد و شمار ان کو دے دیئے وہ انہوں نے کاغذ سے پڑھ دئے -

جناب والا - موجودہ حکومت کی ناکامیوں کی اگر لمبی چوڑی فہرست سامنے رکھی جائے تو سب سے پہلی ناکامی جس کو دیکھکر ہر پاکستانی کے منہ سے انا للہ و انا الیہ راجعون نکلتا ہے - وہ ہماری موجودہ حکومت کی خوراک کی پالیسی ہے - جناب والا - یہ امر کتنا افسوسناک ہے اور کتنا حیرت کا مقام ہے کہ اس امن کے زمانے میں جبکہ خدا نخواستہ ہمارے ملک کو کسی قسم کی جنگ در پیش نہیں یا ہمارے ملک میں کوئی مصائب کوئی ca'amity نہیں یا جبکہ ہم کوئی غیر معمولی حالات سے دوچار نہیں ہیں - اس وقت بھی ہمارا صوبہ غذائی قلت کے بحران سے دوچار ہے اور غلہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں -

جناب والا - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کی وجہ کوئی خاص نہیں ہے اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ ہماری حکومت زرعی پالیسی یا خوراک کی پالیسی کسی ٹھوس یا واضح بنیاد پر تعمیر نہیں کر سکی - اور انہوں نے اپنی غذائی پالیسی ملک کے حالات کو سامنے رکھ کر نہیں بنائی - جناب والا - ہمارا صوبہ بنیادی طور پر جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں زرعی صوبہ ہے اور اس میں ہماری حکومت کی پالیسی کی مضحکہ خیزی یہ ہے کہ باوجود کوششوں کے ہم آج تک اپنی خوراک

کے معاملے میں خود کفیل نہیں ہو سکے - چہ جائیکہ ہمارا صوبہ جس کی معیشت صرف زراعت ہو وہ اپنی ضرورت پورا کرنے کے بعد برآمد کرتا ، برآمد کرنے کے بجائے ہم خوراک درآمد کر رہے ہیں -

جناب والا - میں گذارش کرونگا کہ در اصل آج تک ہماری موجودہ حکومت نے زراعت کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی - اور جو اس کی بنیادی ضرورت تھی اس کو پورا ہی نہیں کیا اور زراعت جس مقام کی مستحق تھی اسے وہ مقام نہیں دیا گیا - جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ہم آج تک خوراک کے معاملے میں خود کفیل نہیں ہوئے ہیں - انڈسٹری کو فروغ دینے کے جنون میں ہماری حکومت نے زراعت کو پس پشت ڈال دیا اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے زراعت میں خاطر خواہ ترقی نہیں کی - میں اس بات کا مخالف نہیں ہوں کہ نئی نئی صنعتیں لگائی جائیں - ہمارے صوبے میں جو اور صنعتیں ہیں ان کو وسعت دی جائے یہ بھی ضرور کیا جائے - لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ زراعت جسے ہم اپنے صوبے کی بڑی انڈسٹری کہتے ہیں اسے بھی کسی صورت سے نظر انداز نہ کرنا چاہئے -

جناب والا - ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہماری حکومت کچھ ایسی پالیسی اختیار کرتی جس سے زراعت اور انڈسٹری میں ایک توازن قائم رہتا - کسی ایک کی ترقی دوسرے کے تنزل کا باعث نہ ہوتی لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہماری حکومت نے انڈسٹری کو فروغ دینے کے جنون میں زراعت کو پس پشت ڈال دیا ہے - تو میں اپنی حکومت سے اور جناب ملک صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ ہماری خوراک کا مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم زراعت کو بھی ایک انڈسٹری کے طور فروغ پر نہ دیں جیسا کہ ہم انڈسٹری کو مختلف رعایتیں دے رہے ہیں اور اپنے صوبے میں مختلف incentive دے رہے ہیں - اس لئے میں گذارش کرونگا کہ

زراعت کے بھی مختلف incentive رکھے جائیں اور جیسا کہ انڈسٹری کو tax holidays ملتی ہیں اسی طرح سے گذارش کرونگا کہ نئی زمینیں زیر کاشت لائی جائیں اور پانچ سال کیلئے زمینداروں سے مالیہ بطور incentive نہ لیا جائے - اور بھی رعایتیں دی جائیں تاکہ وہ خوشی سے زراعت کا کام کر سکیں اور جو incentive انڈسٹری کو ہیں وہی incentive زراعت کو بھی ملیں اس سے اس انڈسٹری کو فائدہ حاصل ہوگا اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس انڈسٹری میں سرمایہ لگا سکینگے -

اب جناب والا - میں رعایتوں کے متعلق عرض کرتا ہوں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مختلف قسم کے tax holidays ہیں جو زمینداروں کو نہیں ہیں اس کے علاوہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ آج کل کے زمانے میں جب تک ہم اپنی زراعت کو mechanise نہیں کریں گے ہم خاطر خواہ نتائج نہیں نکال سکتے - ہمیں زراعت کے لئے ٹریکٹر - ٹیوب ویل اور دوسری مشینری اور آلات کی ضرورت ہے - کیونکہ ہمارے زمینداروں میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ اپنے طور پر یہ تمام چیزیں خرید سکیں - تو اس ضمن میں میری گذارش وزیر خوراک کی خدمت میں یہ ہوگی کہ وہ ان چیزوں کے حصول کے لئے آسان شرائط پر زمینداروں کے لئے قرضے کا بندوبست فرمائیں - یہ بجا ہے کہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے ایک زرعی ترقیاتی بنک کھولا ہوا ہے - جو زمینداروں کو کچھ قرضے دیتا ہے - لیکن ان قرضوں کی تعداد اتنی قلیل ہوتی ہے - اور شرائط اتنی سخت ہوتی ہیں کہ زمیندار وہاں سے قرضہ حاصل نہیں کر سکتے - اور دو دو تین تین مہینے تک کسی کو وہاں سے قرضہ نہیں ملتا ہے - اس کے برعکس صنعت کاروں نے اس ملک میں اس قدر ترقی کر لی ہے - کہ ایک ایک صنعت کار نے اپنے نجی بنک کھول دئیے ہیں - یونائیٹڈ بنک کو کون نہیں جانتا - حبیب بنک کو کون نہیں جانتا - کمرشل بنک کے نام سے کون نا واقف ہے - آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ سب نجی ملکیت ہیں - اور ان ہی صنعت کاروں نے float کر رکھا ہے - اس کے علاوہ ہمارا

اپنا ایک قومی بنک ہے جس کا نام نیشنل بنک ہے ۔ اس میں بھی حکومت نے یہ پالیسی رکھی ہوئی ہے کہ وہ چھوٹے صنعت کاروں کو یا چھوٹے دوکانداروں کو پچاس ہزار روپے تک قرضہ دے ۔ تو اس میں بھی جو رعایت رکھی گئی ہے وہ بھی صنعتکاروں اور دوکانداروں کو حاصل ہے لیکن زمینداروں کو اس میں کوئی سہولت حاصل نہیں ہے کہ وہاں زمینداروں کو آسان شرائط پر وہ قرضے جو آسان قسطوں میں ادا کئے جانے والے ہوں حاصل کر سکیں ۔ اس لئے حکومت کو چاہئے کہ ان بنکوں کو یہ ہدایت کرے یعنی اس زرعی ترقیاتی بنک اور نیشنل بنک کو یہ ہدایت دے کہ وہ اپنا زیادہ سے زیادہ سرمایہ زراعت میں لگائیں تاکہ ہم نہ صرف یہ کہ غلے کے معاملے میں خود کفیل ہو سکیں بلکہ ہم فاضل غلہ پیدا کر سکیں ۔ جناب والا ۔ ایک اور بات جو ہماری معیشت پر اثر انداز ہو رہی ہے وہ small holdings ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی اور بکھری ہوئی زمینیں ۔ تو اس کے لئے اشتمال اراضی شروع کیا گیا تھا لیکن نا معلوم وجوہات کی بنا پر اب وہ optional کیا گیا ہے ۔ پہلے وہ compulsory تھا ۔ لیکن اب وہ اختیاری کر دیا گیا ہے کہ جس گاؤں کی اکثریت یہ چاہے کہ اشتمال ہو تو وہ گاؤں اشتمال میں آ جائے لیکن جہاں دیہات کی اکثریت نہ چاہے وہاں اشتمال کا عمل دخل نہیں ہو سکتا ۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کیونکہ اشتمال زراعت کی ترقی کے لئے ایک نہایت ہی ضروری بات ہے ۔ مشرقی پنجاب ہمارے ہمسایہ ملک میں ہماری جیسی مشکلات تھیں ہمارے جیسے حالات تھے لیکن انہوں نے آج سے چار پانچ سال قبل consolidation ختم کر لی تھی ۔ آئندہ کے لئے انہوں نے اپنے قانون میں یہ پابندی رکھ لی ہے کہ جو بھی subsistance holdings ہیں ۔ مثلاً ساڑھے بارہ ایکڑ ۔ اس سے کسی زمیندار کی ملکیت کم نہ ہو ۔ اس کے علاوہ اس کی further fragmentation نہیں ہو سکتی اور دو حصوں میں اب زمین تقسیم نہیں ہو سکتی ۔ تو یہ قانون ہمارے صوبے میں بھی ضروری طور پر نافذ ہونا چاہئے ۔ سب سے پہلے تو جو بکھری پڑی

ہوئی چھوٹی چھوٹی holdings میں ان کا اشتمال ہو - اور
پھر یہ کیا جائے کہ کسی زمیندار کی ملکیت ساڑھے بارہ
ایکڑ سے کم نہ ہو - اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز
بھی لازمی ہے - آج کل ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم زمین جس
زمیندار کے پاس ہو تو اسے co-operative farming پر آمادہ
کیا جائے ان کو یہ ترغیب دی جائے - یہ تحریص دی
جائے - ان میں یہ incentive پیدا کیا جائے کہ وہ امداد
باہمی کے طور پر اپنی زراعت کو چلا سکیں تاکہ وہ
mechanized farming کے علاوہ improved seeds وغیرہ کے ذریعے اپنی
زراعت کو چلا سکیں - میرے محترم قائد نے سیم و تھور
کے مسئلہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے - یہ ایک مہلک
بیماری ہے جو ہمارے ملک کو لگ گئی ہے اور اس کے
متعلق انہوں نے کافی کچھ کہا ہے - اس لئے اس کے
متعلق کچھ نہ کہتے ہوئے میں ایک اور بیماری کی طرف
اشارہ کرونگا اور میں ملک قادر بخش صاحب کے علاوہ
محترم پیر محمد خاں صاحب سے بھی مخاطب ہوں - کہ اکثر
ضلعوں میں اور خصوصیت سے میرے ضلع میں land erosion کا
برا مرض پھیلا ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ برسات
کے موسم میں جب پہاڑی ندی نالے طغیانی میں آتے ہیں
تو ہزاروں ایکڑ زمین اپنے ساتھ بہا کر لے جاتے ہیں -
اس کے لئے اب تک محکمہ تحفظ اراضیات نے کچھ نہیں
کیا - اس کے متعلق میں نے بارہا یہ عرض کیا ہے کہ
Small Dams Organization کو یہ کہا جائے کہ جو برساتی نالے
ہیں ان کی بالائی سطحوں پر چھوٹے چھوٹے بند بنائے جائیں
تاکہ جب برسات کا موسم ہو تو ان میں پانی جمع کیا
جا سکے - اس سے دو فوائد ہوں گے ایک تو یہ کہ
جب برسات میں بارش کا پانی ان میں جمع کر لیا جائیگا
وہ آبپاشی کے لئے مفید مصرف میں آ سکے گا - اس سے
آبپاشی ہو سکے گی اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ برسات
کے موسم میں نیچے کی جو زمین طغیانی کی نذر ہو جاتی
ہے وہ بھی ان ندی نالوں کی دست برد سے بچ جائے گی
اس سلسلے میں حکومت جلد از جلد کوئی اقدامات کرے
اور اپنے محکمۂ تحفظ اراضیات کو حکم دے کہ وہ اس سلسلے

میں مناسب اقدامات کرے اور Small Dams Organization ان ندی نالوں کے بالائی سطح پر dams بنائے -

Minister of Food and Agriculture : Point of order Sir, I am sorry to interrupt Mian Akbar. Sir today the discussion was on food policy and I welcome that. I know that discussion on agriculture is also closely connected and it cannot be separated from food. That is very relevant. I don't say that these matters which Mr. Safdar and Mian Akbar are stressing are irrelevant; they are relevant. I would most humbly submit that I would welcome discussion for a day on agriculture sector also.

لیکن میں ہاتھ باندھ کر کہونگا کہ میری خوراک کی جو پالیسی ہے آج اس پر مجھے تجاویز دیں - آج کا دن تو محکمہ خوراک کے متعلق بحث ہونی ہے آپ اس پر تجاویز دیں میں اسے خوش آمدید کہتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - اس ضمن میں میں صرف اس قدر گذارش کرونگا کہ میں نے اپنی تقریر کے ابتدائی حصے میں ہی عرض کر دیا تھا کہ خوراک کی پالیسی یا خوراک کا مسئلہ ایک طرف خوراک کی پیداوار اور دوسری طرف اس کی تقسیم سے زیادہ تر تعلق رکھتا ہے اور چونکہ خوراک کی پیداوار کا زیادہ تر تعلق زراعت سے ہے اور اس ملک میں تقریباً قحط کے جو حالات پیدا ہوئے ہوں - ہم اس پر بحث کر رہے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ان باتوں کی جانب جناب وزیر صاحب کی توجہ نہ دلائیں - جن کی وجہ سے پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے - ہم تو ان اسباب سے ان کو آگاہ کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب جہاں تک آپ کے موضوع کا تعلق ہے معزز ممبران کو اپنی تقاریر خوراک کی پالیسی تک ہی محدود کرنی چاہئے - اور جیسا کہ ملک صاحب نے بھی فرمایا ہے اور میں بھی محسوس کرتا ہوں کہ خوراک و زراعت آپس میں closely connected ہیں - تو بہتر یہ ہوگا کہ ایک دن اور اس کے لئے کوئی سا مقرر کر دیں اور اس پر بحث کر لی جائے - فی الحال معزز ممبران کو اپنی تقاریر خوراک کی پالیسی تک ہی محدود کرنی چاہئیں -

ماسٹر خان گل - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا - خوراک و زراعت بالکل ایک ہی چیز ہے - اور جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے ان دونوں موضوعات کو یکجا کر کے ان پر بحث کے لئے ایک الگ دن مقرر کرنا چاہئے - زراعت اور خوراک کو ہم الگ نہیں کر سکتے - کیونکہ جب ہم خوراک پر بحث کرتے ہیں تو خوراک ، پانی اراضی وغیرہ کا جب تک ذکر نہیں کریں گے کام نہیں چلیگا - اس لئے ان ہر دو موضوعات کو ملا کر ان پر بحث کی جائے -

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad—I): Sir just as our Minister for Food, Agriculture and Irrigation has said, food and agriculture no doubt are very much correlated, and he has very kindly agreed to give a day for discussion on agriculture also. I would also tell him that irrigation is very much connected with this on which agriculture depends. Therefore he should give us a day for discussion on irrigation also just the same as for agriculture and food.

وزیر خوراک - میں اسے خوشی آمدید کہتا ہوں لیکن اس معزز ایوان سے یہ التجا بھی کرونگا کہ اس پر بحث کے لئے کوئی اتوار کا دن رکھیں کیونکہ گورنمنٹ کا بھی کام ہوتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہ آنا چاہئے خدا را اگر دن ہی کوئی مقرر کرنا ہے تو اتوار کا دن رکھیں - اس کے علاوہ ایک سارا دن آبپاشی کے لئے مخصوص کر لیں - اور اس کے ساتھ ہی برقیات پر بھی بحث ہو جائے - یہ بھی آپس میں connected ہیں یہ بھی ضروری ہیں - میں تو اپنے محکموں کے متعلق نکتہ چینی کو خوشی آمدید کہتا ہوں اس میں میرا ہی فائدہ ہے - کیونکہ اس طرح میرے محکمے کے کاندھے جھنجھوڑے جائیں گے یہ تو فائدے کی بات ہے میں اسے خوشی آمدید کہتا ہوں -

Mr. Speaker: Minister of Food and Agriculture, Leader of the Opposition and the Leader of the House should fix a day for the discussion on agriculture and irrigation and power.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز - پوائنٹ آف آرڈر - مسٹر سپیکر - مجھے اس بات پر آپ کی رولنگ درکار ہے کیونکہ خوراک کا مسئلہ زراعت کے ساتھ اتنا وابستہ ہے کہ ہم خوراک پر بحث نہیں کر سکتے جبتک زراعت پر بحث نہ کریں -

مسٹر سپیکر - کیا آپ چاہتی ہیں کہ اسے postpone کردیا جائے -

This is no point of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ کل کا دن بھی اس غرض کیلئے رکھ لیا جائے اور خوراک اور زراعت اکٹھے کر دئے جائیں -

Mr. Speaker: Leader of the House and the Leader of the Opposition would decide that.

میاں محمد اکبر - جناب والا - ملک صاحب قبلہ اگر recollect فرمائیں تو انہوں نے اپنی سٹیٹمنٹ میں فرمایا ہے کہ ہمارا صوبہ ابھی تک ضرورت سے تقریباً نو لاکھ ٹن گندم کم پیدا کررہا ہے - تو میں جناب والا جبتک گندم کی زیادہ پیداوار کے متعلق تجاویز ملک صاحب کی خدمت میں پیش نہ کروں - کہ ہم خود کفیل کسطرح ہو سکتے ہیں -

Mr. Speaker: Yes next point now.

میاں محمد اکبر - اسکے بعد جناب والا - میں آپکی توجہ ان امور کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ صوبہ میں فوری طور پر غذائی بحران کا باعث بنے ہیں - ان میں سب سے زیادہ میرے خیال میں یہ جو ملک صاحب نے فلور ملز کے مالکان پر بےجا نوازشیں کی ہیں - یہ سب سے زیادہ اس بات کا موجب بنی ہیں کہ ہمارے صوبہ میں فوری طور پر غذائی بحران آگیا ہے - جناب والا - انہوں نے فرمایا تھا کہ پہلے صرف آٹھ فیصدی سوجی اور میدہ نکالنے کی اجازت تھی اب وہ جتنا چاہیں نکال سکتے ہیں اور ملک صاحب اس امر کو جانتے ہوئے کہ وہ آٹھ فیصدی سے بہت زیادہ (اور میری اطلاع کے مطابق تیس چالیس فیصدی) نکال رہے ہیں پھر بھی فرماتے ہیں کہ ہم انپر کوئی قدغن لگانے کیلئے تیار نہیں ہیں - رسد اور طلب خود بخود اس معاملے کو حل کر لے گی - تو اس ضمن میں میری....

وزیر زراعت و خوراک - اب نہیں نکال رہے ہیں -

میاں محمد اکبر - اب بھی نکال رہے ہیں - اس ضمن میں میری گذارش ہے کہ رسد اور طلب کا مسئلہ economics کا مسلمہ مسئلہ ہے لیکن اس وقت جبکہ ہم غلہ میں خود کفیل ہوں ہمارے پاس اتنا غلہ ہو کہ م اسکی milling اس مقدار میں کر سکیں کہ ہم اپنے

عوام تک آٹا پہنچا سکیں - ایک بات جناب والا - دوسری بات
یہ ہے کہ فلور ملز کے لگانے پر حکومت کی جانب سے
کوئی پابندی نہ ہو - اگر میں بھی چاہوں تو فلور مل لگا
سکوں کوئی اور بھی چاہے تو وہ بھی لگا سکے یہ نہیں کہ
صرف حکومت کے پیروکاروں کو لائسنس ملیں کیونکہ اسطرح
رسد اور طلب والا معاملہ ٹھیک نہیں رہے گا اگر عام
لوگوں کو اجازت دی جائے کہ وہ milling کریں تو پھر
میرے خیال میں جو ناقص آٹا بازار میں بھیجے گا اسکا آٹا لوگ
قبول نہیں کریں گے اس وقت یہ حالت ہے کہ فلور ملز
والے اپنی مرضی کے مطابق میدہ اور سوجی نکال رہے ہیں
بے شک بازار میں میدے اور سوجی کے انبار لگ گئے ہیں
بیکریوں میں میدے اور سوجی کی افراط ہے بازار میں سویاں
بھی بہت ہیں لیکن غریب عوام تک آٹا بہت کم پہنچ
رہا ہے میں آپکی خدمت میں مثال پیش کرتا ہوں اگر
پہلے دس لاکھ من گندم فلور ملز والے خرید کر پیستے
تو آٹھ فیصدی deduct کرنے کے بعد سوا نو لاکھ من کے
قریب آٹا بازار میں پہنچ جاتا تھا لیکن اب کیا حالت
ہے جناب والا - اگر دس لاکھ من گندم فلور ملز والے لیتے
ہیں تو اس میں چار لاکھ من تو fines نکال لیتے ہیں اور
صرف چھ لاکھ من باہر بھیجتے ہیں غریب عوام کے لئے
اس طرح سے آٹے کی سپلائی میں قلت ہو گئی ہے میں نے
یہ تسلیم کیا ہے کہ بیکریوں میں میدے اور سوجی کی افراط
ضرور ہے اور میرے خیال میں ملک صاحب اس روایتی ملکہ کی
طرح سے شاید فرمانا چاہتے ہیں جو فرانس کی ملکہ نے
کہا تھا کہ جن غریب عوام کو آٹا نہیں ملتا وہ کیک
اور پیسٹری کھا لیں اسطرح سے جو پالیسی ملک صاحب نے
قائم کی ہے فلور ملز کے متعلق اسمیں فلور ملز والوں کے
خزانے تو ضرور بھر گئے ہیں لیکن قبلہ ملک صاحب اس
نے غریب عوام کے پیٹ باکل خالی کردئے ہیں فلور ملز
والوں کی تجوریاں روز بروز پر ہو رہی ہیں لیکن غریب
عوام جو ہیں انکے اس آٹے کی quality بھی خراب جا رہی
ہے -

ایک پہلو جناب والا اسکا اور بھی ہے کہ جس آٹے میں سے fine زیادہ نکال لیا جائیگا اسمیں غذائیت کم رہ جائیگی پہلے جو غریب آدمی جو مزدور دو روٹیاں کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا تھا اب اس ناقص اور کم غذائیت والے آٹے کی تین روٹیاں بھی کھاتا ہے تو وہ سیر نہیں ہوتا - اسطرح سے جناب والا - آٹے کی کھپت نسبتاً زیادہ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہم غذائی بحران سے دو چار ہوئے ہیں -

اس کے بعد جناب والا - ایک اور بہت ضروری امر جس کی طرف ہمارے گورنر صاحب بہادر نے بھی نشاندھی فرمائی ہے، وہ ہے سمگلنگ - میں اسکی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں - اور اس ایوان کی توجہ مبذول کراتا ہوں - انہوں نے فرمایا تھا کہ ہماری سرحدوں پر سمگلنگ بڑھ گئی ہے - اور خاص طور پر غلہ یعنی گندم ہندوستان بھیجی جارہی ہے - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ .....

Minister of Food and Agriculture: He never said that that it was going to Bharat....

میاں محمد اکبر - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ اس حقیقت پسندانہ اور بر وقت انتباہ کے باوجود ہماری حکومت عمل میں نہیں آئی - حرکت میں نہیں آئی - اور اس نے اپنی سرحدوں کی حفاظت اس طرح سے نہیں کی کہ غلہ کی ناجائز برآمد ہندوستان کو بند کی جاسکے - اور اس چوری کو ختم کیا جاسکے - اس کے ثبوت میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ملک صاحب یہ assert کرتے ہیں - کہ انکی پولیس - ان کے رینجرز اور انکی بارڈ پولیس vigilant ہے - تو مجھے اعداد و شمار بتائے جائیں کہ آج تک کتنی گندم آپ نے اپنے قابو میں کی جسکی سمگلنگ کی کوشش کی جارہی تھی - میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے ایک اونس گندم آج تک نہیں پکڑی -

وزیر زراعت - گئی ہی نہیں -

میاں محمد اکبر - گئی ہی نہیں - تو ہمارے گورنر صاحب کو کس چیز نے prompt کیا تھا کہ سمگلنگ ہو رہی ہے (قطع کلامیاں)

اس کے بعد جناب والا ۔ میں مختصراً rice policy کے متعلق عرض کروں گا ۔

Mr. Speaker : Within two minutes.

Mian Muhammad Akbar : Within five minutes Sir.

یہ بجا ہے ۔ کہ چاولوں سے ہماری حکومت کو زر مبادلہ مل رہا ہے لیکن آپ مجھ سے اس بات پر اتفاق کریں گے کہ ہمارے ہاں چاول کھانے والوں کی تعداد بھی کافی ہے ۔ اور اگر ان کو اپنی ضرورت کے مطابق چاول ملتے رہیں تو گندم کی مانگ اسی نسبت سے کم ہو جائے گی ۔ اور میرے خیال میں یہ لگن بے معنی ہے ۔ کہ ہم superior rice سے زر مبادلہ کما رہے ہیں ۔ اگر لوگوں کو بھوکا مار کر زر مبادلہ کمانا ہے ۔ تو اس زر مبادلہ کا کوئی فائدہ نہیں ۔ آپ ایک ہاتھ سے زر مبادلہ کماتے ہیں ۔ اور دوسرے ہاتھ سے دیدیتے ہیں کیونکہ گندم امپورٹ کرنی پڑتی ہے ۔ اگر ہم چاول کو بر آمد نہ کریں تو وہی ہمارے عوام استعمال کریں گے اور اتنی ہی کم گندم ہم امپورٹ کر سکتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ لاریاں کیسے چلیں گی ؟

میاں محمد اکبر ۔ لاریاں گندم سے بھی چلیں گی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ ملک صاحب کو اور کوئی بات تو آتی جاتی نہیں ۔ آ جا کے لاریاں ہیں جن کی مجھ پر تہمت لگاتے ہیں ۔ میں لاریوں میں پتہ نہیں گندم سمگلنگ کرتا ہوں بھارت کو یا پتہ نہیں میں چاول امپورٹ کرتا ہوں یا اکسپورٹ کرتا ہوں ۔ مجھے بتادیں کہ میرا کیا قصور ہے کہ میں ٹرانسپورٹر ہوں جناب والا ۔ اس سے پیشتر مجھے بہت سزا مل چکی ہے ۔ میرے مقابلے میں ان کے جو خوشامدی ہیں ۔ ان کو پرمٹ ملے ہیں اور میرے پرمٹ کاٹے گئے ہیں ۔ مجھے کافی سزا مل رہی ہے ۔ ایوان کے اس طرف بیٹھنے کی ۔ لیکن میں ان کی دھمکیوں میں آنے والا نہیں ۔

Mr. Speaker. Only one minute more.

میاں محمد اکبر - میں ایک منٹ میں ختم کرنے والا ہوں ۔ جناب والا ۔ آج کل اگر ہم اپنی حکومت کی غذائی پالیسی کو دیکھیں تو مجھے گمان ہوتا ہے ۔ کہ یہ اپنے پیشرو جو نو آبادیاتی نظام کے بہت دلدادہ تھے یعنی انگریز انکی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں ۔ کیونکہ انگریز جب محسوس کرتا تھا ۔ کہ دنیا میں کسی جگہ اس کے کسی مقبوضہ ملک کے عوام سیاسی شعور حاصل کر رہے ہیں ۔ تو وہ مصنوعی طور پر غذا کی قلت پیدا کر دیتا تھا ۔ قحط پیدا کر دیتا تھا تاکہ لوگ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنے میں لگے رہیں اور انکی سیاسی بدعنوانیوں کا محاسبہ نہ کر سکیں ۔ میں ملک صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ نیک نیت ہیں ۔ اگر آپ دیانتدار ہیں تو خوراک کے مسئلہ کو خدارا باقی تمام مسائل پر فوقیت دیجئے کیونکہ جب تک آپ خوراک کا مسئلہ اس صوبہ میں حل نہیں کریں گے آپ کا کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب On a point of order Sir والا ۔ آپ یہاں کوئی اس قسم کا انتظام فرمائیں کہ یا تو وقت مقرر ہو اور اگر آپ تقریر کے لئے وقت مقرر کرنا نہیں چاہتے تو پھر کم از کم یہ خیال رکھیں کہ یہاں مختلف regions کو گفتگو کرنے کیلئے مناسب موقع مل جائے ۔ آپ کے سامنے سابقہ پنجاب کے بہت سے اصحاب بول چکے ہیں ۔ tribal areas کے بھی سب مہربان بول چکے ہیں ۔ لیکن بہاولپور کو آپ نے ابھی تک موقع نہیں دیا ۔

Mr. Speaker : There is no question of regions here Allama Sahib.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ ہر علاقے کے خوراک کے مسائل علیحدہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر - یہ صحیح ہے ۔ لیکن علامہ صاحب سوال یہ نہیں کہ بہاولپور کو پہلے وقت دیا جائے اور قبائلی علاقے کو بعد میں ۔ یہاں regions کا تو کوئی سوال نہیں ویسے میں یہ خیال رکھتا ہوں ۔ کہ ہر region اور ہر طبقہ

خیال کو بولنے کا موقع مل جائے - اگر ہاؤس پسند کرے تو دس منٹ کا وقفہ مقرر کردوں - (قطع کلامیاں اور شور)

چودھری سعی محمد صاحب - آپ تقریر کریں

چودھری سعی محمد (گجرات - ۲) - (پنجابی) جناب والا - ان معزز ممبران کو جو تکلیف ہو رہی ہے - اس کی وجہ مجھے معلوم ہے - پنجابی میں ایک کہاوت ہے - ہلے نوں ہلائیے نہیں تے ہلے دا بھا ونجائیے نہیں - ہم تو کبھی بولتے ہی نہیں - اور یہ حضرات اکثر بولتے رہتے ہیں - لیکن آج جب ہم بولنے لگے ہیں تو یہ شور مچاتے ہیں - بہر صورت میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں -

جناب والا - ان سب حضرات نے خوراک کے مسئلہ پر بحث کی ہے - اور ہر معزز ممبر نے خوراک کی تقسیم پر بحث کی ہے - کہ اس کی تقسیم اس طرح ہونی چاہیے - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خوراک کی تقسیم سے متعلق پالیسی پر بحث کرنا ہی غلط ہے - جب تک آبادی کے لحاظ سے پیداوار نہ بڑھائی جائے - تب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا - یہ بحث کہ ہمارے پاس اس وقت جو خوراک ہے - اسے کس طرح تقسیم کیا جائے - بارڈر بند کیا جائے - لوگ تین روٹیاں کھاتے ہیں جن کا وزن تین چھٹانک بنتا ہے - وغیرہ وغیرہ - میں سمجھتا ہوں کہ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو وہ چیز بہت جلد ختم ہو جاتی ہے - میں اس معزز ایوان کے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہوں - اور امید کرتا ہوں کہ یہ معزز ایوان اسے منظور فرمائیگا - اور ملک صاحب جو کہ خود ایک زمیندار ہیں اس تجویز کے قائل ہونگے اور اسے تسلیم کرینگے - یہ علیحدہ بات ہے - کہ اوپر والے ان کی بات نہ مانیں - بہر حال وہ خود ضرور اسے مان لینگے - (ڈ قہہ) یہ ہو سکتا ہے -

جناب والا - ہمارے صوبے کی وہ زمینیں جہاں پانی میٹھا ہے - اور جو حکومت کی پالیسی کے مطابق بڑے بڑے زمینداروں کو چھ چھ مربعوں کے حساب سے دی جاتی ہیں - ختم کی جائیں - اگر یہ زمینیں دینا ہی ہیں تو یہ ان غیر مالکوں زمینداروں

کو دی جائیں جن کی زمینیں تقسیم در تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہیں - اس تجویز پر عمل کرتے وقت حکومت ان زمینداروں پر یہ شرط لگا سکتی ہے - کہ ان کی کاشت ٹریکٹروں کے ذریعے ہرگز نہ کی جائے - اور یہی زمینیں دس یا پندرہ ایکڑ فی ہل کے حساب سے دی جائیں - تا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ان کو آباد کریں - (تالیاں)

(۲) جو زمینیں ابھی تک تقسیم نہیں ہوئیں - ان میں ۱۲ - ایکڑ میں ایک کنواں لگانے کی شرط لگائی جائے - تا کہ وہ وہاں پر کنوئیں لگائیں - اور ان سے یہ بھی کہا جائے کہ ان زمینوں کو دو سال کے اندر اندر جو لوگ آباد کرینگے - ان کے پاس تو یہ زمینیں رہینگی - ورنہ تقسیم کر دی جائیگی - حکومت ان سے اپنے حساب سے پیسے وصول کرے - لیکن قسطوں میں وصول کرے - تا کہ وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں -

جناب والا - اس وقت تمام زمینیں بڑے بڑے لوگوں کے پاس جا چکی ہیں جو ٹریکٹروں کے ذریعے کاشت کرواتے ہیں - اور جو لوگ اناج پیدا کرنے والے ہیں - وہ بیچارے بھوکے مر رہے ہیں - جب ان کی اپنی ضرورت کا اناج ہی ان کے پاس نہیں تو وہ آپ کو کیا اور کیسے دے سکتے ہیں - یہ علیحدہ بات ہے - کہ حکومت مالیے میں اضافہ کر کے لوگوں سے اسی بہانے پہلے ہی کافی مقدار میں گندم اکٹھی کر چکی ہے - لیکن یہ سراسر زیادتی ہے - یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا - جب تک پیداوار میں اضافہ نہ کیا جائے - اس لئے یہ معزز ایوان مجھے معاف فرمائیگا اگر میں یہ کہوں کہ میں ان سب تقریروں کو غلط سمجھتا ہوں افسوس تو اس بات کا ہے - کہ آپ سب حضرات موجودہ خوراک کی تقسیم کی تجاویز تو سوچتے ہیں لیکن بنیادی چیز یعنی پیداوار بڑھانے کی کوئی تجویز پیش نہیں کرتے -

جناب والا - اس کے بعد عرض یہ ہے - کہ فصلوں کا مالیہ اسقدر بڑھ چکا ہے - کہ زمیندار اب گندم کی بجائے اس قسم

کی فصلیں پیدا کرتا ہے - جن کا مالیہ کم ہو - گندم کا مالیہ بہت زیادہ ہے - اس لئے زمیندار دیگر فصلیں کاشت کر کے اپنا وقت پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے - وہ یہ سمجھتا ہے - کہ جس طرح بھی ہو میں ایسی فصلیں کاشت کروں جن سے میرا مالیہ بھی ادا ہو سکے اور اس کے بعد کچھ مجھے بھی فائدہ ہو - گندم تو ایسی فصل ہے - جس کے متعلق وہ سمجھتا ہے - کہ میں اس کا مالیہ برداشت ہی نہیں کر سکتا - آپ خیال فرمائیں کہ گندم کے ایک ایکڑ پر زمیندار کو ۳۰ - روپے مالیہ ادا کرنا پڑتا ہے - اور یہ مالیہ سات روپے سے بڑھتا بڑھتا ۳۰—روپے ہو گیا ہے اور بالخصوص اس غریب کیلئے جو اپنا بوجھ خود اٹھانے کے بھی قابل نہیں — تو آپ خیال فرمائیں کہ اس صورت حال میں وہ زمیندار آپ کے لئے اناج پیدا کرے - اپنا پیٹ پالے یا حکومت کو ۳۰ روپے مالیہ ادا کرے - میں سمجھتا ہوں کہ تھور کی وجہ سے بھی اب پیداوار میں اضافہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی - لہذا اب اس میں کمی واقع ہونا یقینی امر ہے - آپ خود ہی سوچیں کہ شہری طبقے کی چھ ہزار روپے سالانہ آمدنی پر تو کوئی ٹیکس نہیں لگتا - لیکن جس زمیندار کو پانچ روپے بھی آمدنی نہ ہو - اس سے ۳۰ - روپے بطور مالیہ وصول کرنا کہاں کا انصاف ہے - لہذا میں تجویز کرتا ہوں کہ زمینداروں کی سالانہ آمدنی کا حساب لگایا جائے - اور اگر اس کی سالانہ آمدنی چار ہزار روپے بھی ہو تو اس پر مالیہ اراضی ضرور لگایا جائے - لیکن اگر اس کی آمدنی ہی دو - اڑھائی - تین یا ساڑھے تین روپے بنتی ہے - اور وہ بمشکل اپنے گزارے کی صورت ہی کر سکتا ہے - تو پھر اس پر یہ ظلم کرنا کہانتک روا ہے - لہذا اسے بھی معاف کیا جائے جناب والا - چاول کے متعلق عرض یہ ہے کہ چاول کی پیداوار کے سلسلے میں زمیندار کی حوصلہ افزائی بالکل ختم ہو چکی ہے - کیونکہ اگر وہ سرگودھا - گجرات یا جہلم کے بارڈر پر چاول پیدا کرتا ہے - اور خریدار کے ہاتھ پچیس روپے من کے حساب سے بیچتا ہے - تو حکومت اسے یہ کہہ کر جیل کا راستہ دکھاتی ہے - کہ تم اسے بیچ نہیں سکتے -

چینی کے متعلق گذارش یہ ہے - کہ کنٹرول کے زمانے میں میں نے خود چینی چار روپے فی سیر کے حساب خرید کی ہے - لیکن جب سے یہ کنٹرول ختم ہوا ہے - چینی ہر شخص کو دو روپے تک فی سیر کے حساب سے مل سکتی ہے - تو اس طرح آٹھ دس آنے کا فرق کوئی فرق نہیں - لیکن کنٹرول کے زمانے میں تو اڑھائی روپے فی سیر تک بلیک ہوتی رہی ہے - تو میری گذارش یہ ہے - کہ اگر چاول پر پابندی ختم کر دی جائے - اور کم از کم اپنے صوبے میں ہی ختم کردیں - لیکن اس وقت صوبے کا تو کہنا ہی کیا - اب تو گاؤں سے باہر لے جانے پر بھی پابندی ہے - اور اگر کسی طرح گاؤں سے باہر لے جائیں - تو پھر تھانے کی پابندی ہے - اور اسکے بعد ضلعے کی پابندی ہے - اور حالت یہ ہے - کہ جو شخص مشین پر دھان کو چھڑنے کیلئے لے جاتا ہے - اسے بھی جیل بھیج دیا جاتا ہے یہ سختی خوراک کی پیداوار بڑھانے کیلئے کی جارہی ہے - ایسے حالات میں خوراک کی پیداوار بڑھانے میں بڑا وقت لگے گا - افسوس کہ جو شخص اناج پیدا کرتا ہے - اسے کہا جاتا ہے - کہ تم نے اسے اپنے گھر سے باہر کیوں نکالا ہے - اس چاول کے پیدا کرنے والے خواہ وہ لاہور میں ہوں یا راولپنڈی میں - وہ بیچارے بھوکے ہیں - میں دعوے سے کہتا ہوں - ملک صاحب میرے ساتھ چلیں - میں ان کو دکھا سکتا ہوں - کہ جونہی لوگوں نے دھان باہر نکالی - ادھر سے حکم پہنچا کہ فلاں ضلع میں سمگلنگ بند کرو - اور اسی وقت جو پانچ - چھ آدمی دھان کے پاس ہوئے - ان کو پکڑ کر پولیس نے جیل میں ڈال دیا - اور پھر آپس میں بغلیں بجانے لگے کہ ہم نے کل ستر مقدمے چلان کئے - جب ایک دن میں ستر مقدمے چالان ہونگے تو پھر زمیندار کیسے زیادہ خوراک پیدا کرنے میں مدد و معاون ثابت ہونگے آپ حساب لگائیں کہ تین چھٹانک فی کس یومیہ گندم کافی ہے - میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر ہمارے ملک میں صحیح طور پر اناج پیدا کیا جائے - تو اگر آپ پانچ سیر فی کس روزانہ بھی کھائیں تو ہمارے ہاں اناج کی کمی کبھی واقع نہیں

ہو سکتی - افسوس تو اس امر کا ہے - کہ ہمارے صوبے میں اتنی زرخیز زمین ہے - جسے آپ نے ایسے ہی چھوڑ رکھا ہے - جو حکومت بھی آتی ہے - وہ اس کی آبادکاری پر ہی زور دیتی ہے - اور اب تو زمینیں افسروں کو دی جارہی ہیں - اگر کسی کو دینا ہی تھیں تو یہ زمینداروں کو دی جاتیں تا کہ وہ اناج پیدا کرتے - زمیندار کے متعلق تو اب حکومت کی یہ پالیسی نظر آتی ہے کہ زمیندار کا مالیہ بڑھاؤ اور اسے زمین نہ دو - آپ ذرا غور فرمائیں کہ ہمارے ہاں اپنے ہاتھوں سے کاشت کرنے والے زمینداروں کے پاس پانچ سال قبل کتنی زمین تھی - اور آج ان کا حساب لگائیں کہ تقسیم درتقسیم ہوکر ان کے پاس ایک مرلہ زمین بھی نہیں رہی - ان کو اب حصے پر بھی زمین نہیں ملتی جب اناج پیدا کرنے والے ہی سب ختم ہو چکے ہیں - تو پھر اناج پیدا کیسے ہو - اور پھر ہمارے ممبر صاحبان فرماتے ہیں - کہ ہمیں اس بحث کیلئے تین دن چاہئیں - میں معذرت کرتے ہوئے ان سے دریافت کرتا ہوں کہ وہ کس بات پر بحث کرنا چاہتے ہیں - اس بات پر کہ اناج تو ملک صاحب نے اکٹھا کر رکھا ہے - اور اس پر بحث آپ کرنا چاہتے ہیں - اور بحث بھی اس بات پر کہ ملک صاحب آپ کی حکومت فیل ہو چکی ہے - اور آپ کا فلاں کام فیل ہو چکا ہے - ملک صاحب نے جو پالیسی وضع کر رکھی ہے - اور جو اناج ان کے پاس اس وقت موجود ہے - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی غلطی ہے - تو وہ ان کو بتائیں - اس طرح بحث کرنے سے کیا فائدہ -

بعض ممبران یہ دیکھتے ہیں - کہ حکومت پر دھبہ لگتا ہے - تو بس وہ اسی بات کو لے نکلتے ہیں - کہ لوگ بھوکے مر رہے ہیں - اور یہ محض اس غرض سے کہ ان کی نکتہ چینی اخباروں میں آ جائے - میرے نزدیک یہ رجحان مناسب اور قابل تعریف نہیں - آپ کو اناج کے متعلق نیک نیتی سے بات چیت کرنی چاہئے اور یہ نشانہ بازی بالکل چھوڑ دینی چاہیئے - میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جب تک آپ ایمانداری سے اناج پیدا کرنے والوں کی سرپرستی نہ کرینگے - کچھ عرصہ

کے بعد آپ کا ملک تو کجا ۔ آپ خود بھوکے مرنے لگیں گے ۔ (تحسین و آفرین) ---

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی (ہزارہ — ۱) ۔ صدر گرامی ۔ بھوکے سے کسی نے پوچھا ۔ ایک اور ایک کتنے ہوئے تو اسنے جواب دیا ۔ ''دو روٹیاں'' ۔ میری آج کی گذارشات خالصتاً خوراک کی تقسیم اور جہاں فوڈ کی انتہائی قلت ہے اور ضرورت ہے اس کی طرف محکمہ فوڈ کو متوجہ کرانے پر مبنی ہوں گی ۔

جناب والا ۔ میں نے صبح سے تقاریر سنی ہیں اور تمام تقریریں اپنی اپنی جگہ بڑی اہم ہیں اور ان کا معیار بہت بلند ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو کسی ایسے وقت پر اٹھا رکھا جاتا جب ہم ایگریکلچرل ۔ اے ۔ڈی ۔ سی اور Small Scale Industries پر بھی نکتہ چینی کر سکتے تو بہتر ہوتا ۔ بہر کیف آپ کو یاد ہو گا کہ اس ماہ کی تین تاریخ کو میں نے ایک تحریک التوا پیش کرنا چاہی تھی ۔ میری تحریک التوا اس بات پر مبنی تھی کہ ضلع ہزارہ کے ان علاقوں کی جن کو اپنا راشن راولپنڈی سے لینا پڑتا ہے صورت حال یہ ہے کہ مل والے ان کو آٹا اس شرط پر دیتے ہیں کہ وہ میدہ بھی اٹھائیں پھر ان کو آٹا ملتا ہے ۔ وہاں کے حالات کو اگر کسی وقت اس ایٹمی دور میں کوئی مہذب دنیا کا آدمی خود جا کر دیکھے تو ندامت سے اس کا سر جھک جائے ۔ ان علاقوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جن کی بارہ چودہ لاکھ کی آبادی ہے لیکن صرف تین ماہ کے لئے غلہ پیدا کر سکتے ہیں ان کا کوئی ذریعہ آمدو رفت نہیں ۔ نہ وہاں کارخانے ہیں نہ کوئی فیکٹریاں ہیں ۔ ملازمت پیشہ افراد اور تجارت پیشہ لوگ صرف تین فیصد ہیں ۔ باقی آبادی کا کوئی اور ذریعہ معاش نہیں آپ وہاں جا کر دیکھیں جب کہ اس دور میں اور اس وقت میں ملک صاحب نے لاہور راولپنڈی کا ذکر کیا ہے اور تمام ان شہروں کا ذکر کیا ہے جو ان کی نگاہ کے سامنے ہیں ۔ میں ان

کا شکر گذار ہوں - میں اس حکومت کو دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں اس بات کا موقع دیا ہے کہ ہم اپنے حالات حکومت تک پہنچائیں - لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس ملک کی ۹۰ فیصد آبادی ایسی ہے - جہاں تک کسی کی رسائی بھی نہیں ہوتی اور آپ کے محکمے کا آخری افسر نائب تحصیلدار یا ایس - ایچ - او بھی نہیں پہنچ سکتا - پھر وہ کس طرح وہاں کے حالات آپ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں - مری کا علاقہ دیکھیں جو پہاڑی ہے - ہزارہ کا علاقہ دیکھیں جو ایبٹ آباد کے مشرق اور مغرب میں پھیلا ہوا ہے - آپ وہاں کے حالات دیکھیں - آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ لوگ سبز پتے کھا کر گزارہ کرتے ہیں - کیا ان حالات میں بھی آپ اپنی گردن فخر سے بلند کر سکتے ہیں کہ اس ملک میں ایسا خطہ زمین بھی ہے جہاں لوگ سبز پتے کھاتے ہیں - خوراک کی اس قدر قلت ہے کہ سبز پتے ہی ان لوگوں کے لئے بڑی چیز ہے -

جہاں تک خوراک کی پالیسی کا تعلق ہے یہ ایسی حد تک قابل تعریف ہے جس حد تک اس کا تعلق شہروں سے ہے - لیکن وہاں دیہات میں جہاں حکومت کی دسترس نہیں وہاں خوراک کی پالیسی بالکل غلط ہے - اور میں اسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں اور مجھے اس بات سے قطعاً انکار ہے کہ پاکستان جیسے زرعی ملک میں خوراک کی کمی ہے - یہاں بالکل کمی نہیں ہے - اس کے وسائل اور تقسیم کے طریق کار کو چھوڑ اس پر پھر کبھی غور کریں گے - اس وقت سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہاں خوراک کی صحیح تقسیم نہیں ہو رہی اور اگر ہماری حکومت کی توجہ ادھر ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں - میں یہ بھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ غریب لوگوں تک خوراک کو پہنچانے کا آپ کوئی انتظام نہیں کر سکتے - ان مل والوں نے جو اجارہ داری بنا رکھی ہے اس پر غور کیجئے - راشننگ کنٹرولر چیخا اور چلایا

اور اس نے مجھے کہا کہ ہمارے پاس کیا اختیارات ہیں کہ فوڈ والوں کو اپنی گرفت میں لے لیں - مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ کا محکمہ خوراک کرپٹ ہے تو ہونے دو اس سے وہ سرمایہ داروں کی گردنیں کاٹے گا انہیں کاٹنے دو لیکن کم از کم ان سے ان سانپوں پر مگرمچھوں پر عوام کا خون چوسنے والوں پر کنٹرول ہونا چاہئے کہ وہ ان سے باز پرس کر سکیں - جائیں آپ جا کر دیکھیں راولپنڈی میں قمر فلور مل ہے اسی طرح ایک اور مل ہے - ان کے گوداموں کے حالات جا کر دیکھیں کہ گودام بھرے پڑے ہیں - پچاس ساٹھ روپیہ خرچ کر کے ہزارہ کے لوگ ان کے پاس آتے ہیں تحصیل مری کے لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور طواف کرتے ہیں تین تین چار چار دن وہاں بیٹھے رہتے ہیں اس کے بعد جا کر کہیں ان کو تھوڑا بہت آٹا ملتا ہے - آپ لاہور میں ناقص آٹے کا ذکر کرتے ہیں میں لاہور میں رہتا ہوں میں کہتا ہوں کہ ہم کو عید کے دن بھی ایسا آٹا نہیں ملتا ، اس قمر فلور مل کا آٹا جا کر دیکھیں کہ وہ کیسا ہے اب میں آپ کی وساطت سے اپنے بزرگ اور مہربان وزیر زراعت سے گذارش کروں گا کہ ان ملوں پر نظر رکھیں اور ان پر کنٹرول کریں کہ ایسے علاقوں میں جہاں لوگ بھوک سے بلک بلک کر مر رہے ہیں - میں کسی افسانہ کا پلاٹ پیش نہیں کر رہا ، بلکہ ایک واقعہ بتا رہا ہوں ، اگر یہی حالات قائم رہے تو ان لوگوں کے لئے زندگی گذارنا مشکل ہوگا - اخبارات کی بھی وہاں رسائی نہیں - ہماری تین لاکھ کی آبادی ہے - وہاں ایک بھی اخبار نہیں آتا ، وہاں اخبار مہینہ میں صرف ایک بار جاتی ہے - ان کی چیخ و پکار اور ان کے حالات پریس کے ذریعہ سے بھی آپ تک نہیں پہنچ سکتے - کاش مجھے ہی ایسا موقع میسر آئے تو میں آپ تک پہنچا سکوں - ایبٹ آباد کے ایسے علاقہ میں جس کی آبادی تین لاکھ سے اوپر ہے فوڈ کے حالات اگر یہی رہے تو یقین جانئے کہ وہاں فوڈ کی کمی کی وجہ سے کئی اموات ہو جائیں گی -

میں آپ کی خدمت میں یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں بے شک یہ جمہوریت ہے اور جمہوریت میں ایسے قوانین کو فرسودہ اور رائا قانون کہا جاتا ہے - لیکن آپ اس بات پر غور کریں کہ فوڈ کے معاملہ میں سمگلنگ اور بلیک کرنے والوں کی سزا اگر موت بھی تجویز کر دیں تو ہم سب آپ کے ساتھ ہیں - اگر ایک ملک کے رہنے والے کو بھی خوراک نہیں ملتی - اس کو خالص خوراک نہ ملی تو آپ کیا فلا سفر پیدا کریں گے - وہاں کیا مجاہد پیدا کریں گے - کیا اچھے دماغ والے لوگ پیدا کریں گے - یہ فوڈ اتنی بنیادی چیز ہے - اس پر غور کریں اور اشد ضروری بات یہ ہے کہ ایسے حالات سے آپ معلوم کریں کہ جہاں فوڈ کی کمی ہے ان علاقوں میں آپ خوراک پہنچانے کی کوشش کریں -

جناب والا - میں یہ بھی گذارش کروں گا - بعض حالات میں آپ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جانے پر پابندی لگا دیتے ہیں - غلہ نہیں جانا چاہیے لیکن آپ نے کبھی غور کیا کہ ہزارہ کو بھی خوراک پہنچانے کی ضرورت ہے جہاں صرف ایک فیصدی اناج سالانہ پیدا کیا جاتا ہے - یعنی ۹۹ فیصد اور ذرائع ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے لئے خوراک کے وسائل پیدا کرتے ہیں اور آپ کے پاس سیالکوٹ سے لائل پور سے سرگودھا سے ان لوگوں کی ضرورات کو پورا کرنے کے لئے یا غلہ کے ریٹ کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی وجہ بنی ہو آپ کے ذہن میں ہو - آپ غلہ پر پابندی لگا دیں اور پھر یہ بتائیں کہ ان علاقوں کے لئے جہاں غلہ پیدا ہی نہیں ہوتا - ان کے پاس کیا وسائل ہیں - میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اتنی بڑی مقدار میں غلہ سمگل ہو رہا ہے لیکن اگر سمگل نہیں ہوا تو جب ایک جگہ dump ہو جائے گا - آپ اس کی movement پر پابندی لگا دیں گے - اس کے لازمی نتائج یہی ہیں کہ وہ غلہ وہیں رہے گا اور وہ لوگ زیادہ رقم کمانے کے لئے اور وسائل تلاش کریں گے - میں آپ کی خدمت میں

یہ بھی عرض کروں گا کہ ہزارہ اور سابقہ صوبہ سرحد کو اپنی نظر میں رکھیں اور ان کے لئے غلہ کی فراہمی کا خصوصیت سے کوئی انتظام کریں - آج وہاں چاول کی یہ پوزیشن ہو چکی ہے کہ کوئی بڑا نواب ہی چاول کھا سکتا ہے - بے شک آپ زر مبادلہ کماتے ہیں ہمیں ایسے زر مبادلہ کی ضرورت نہیں - کہ آپ اس ایوان کی کرسیوں کو بیچ کر کمانا شروع کر دیں - کپڑے بیچ کر زر مبادلہ حاصل کرنا شروع کر دیں - یہ ایک غور طلب امر ہے - ضرور کمائیے لیکن یہ دیکھئے کہ ضرورت کی چیز ان لوگوں تک پہنچے -

Mr. Speaker: The member may please conclude his speech now.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - جناب صدر - یہاں سمبر پون پون گھنٹہ بول چکے ہیں مجھے کچھ تو بولنے دیجئے -

مجھے ایک بات کی خوشی ہے اگر میں اس کا ذکر نہ کروں تو میں سمجھوں گا کہ بڑی بد دیانتی ہے - گذشتہ دنوں میں میں نے اپنے علاقہ میں غلہ کی قلت کے لئے گذارش کی تھی - انہوں نے بڑی فراخدلی سے ڈپٹی سیکرٹری فوڈ کو بلایا ان کے حسن و سلوک کی تعریف اس لئے کرتا ہوں پنجابی میں کہاوت ہے ''سپان دا کھادا ہویا سوتری کولوں ڈر دا اے'' - جب ہم بڑے افسروں کے پاس جاتے ہیں تو ہمارے ذہن میں وہی impression ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے ساتھ سلوک ہو - مجھے ان سے مل کر بڑی خوشی ہوئی اور میں ان کی تعریف کرنے میں کبھی تامل نہیں کروں گا - اور اس ایوان میں کہوں گا کہ انہوں نے جانفشانی سے اس امر کی طرف توجہ دی اور بریگیڈیر کلو صاحب بھی اس معاملہ میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں - میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں (قطع کلامیاں)

Let me say Sir. This is what happend with me.

میں نے زندگی میں انہیں پہلی بار دیکھا ہے - میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ میرے اپنے ذہن کے مطابق فوڈ کی پالیسی کا انحصار انصاف پر ہونا چاہئے -

سب سے پہلے کنٹرول کے سلسلے میں کوئی بل لانا پڑے تو لے آئیے میں اس کی حمایت کرونگا تاکہ صحیح طریقہ سے اور صحیح پیمانے پر کنٹرول کے ذریعہ غلہ مہیا کیا جا سکے - لاہور میں ۱۶ روپے من غلہ دے رہے ہیں تو اگر آپ لاہور سے کسی گاؤں میں جائیں تو وہاں ۱۶ روپے سے ۱۸ روپے پہنچ جائیگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد — اس وقت ۲۵ روپے من بک رہا ہے -

وزیر خوراک (ملک قادر بخش) — ہم ۱۶ روپے من ہی دے رہے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد — اگر آپ میرے ساتھ کار میں چلئے تو میں ——

وزیر خوراک — میں بہاول پور چلنے کو تیار ہوں - لیکن یہ کہ وہاں ۲۵ روپے من بک رہا ہے غلط ہے - غلط ہے - غلط ہے -

مسٹر سپیکر — آرڈر - آرڈر -

علامہ رحمت اللہ ارشد — پوائنٹ آف آرڈر - ملک صاحب سے میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ تشریف لے چلنے کے لئے تیار ہیں تو میں چلتا ہوں ، وہاں ۱۶ روپے من گندم نہیں بک رہا ہے - (شور)

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک اور علامہ رحمت اللہ ارشد ایوان سے باہر چلے گئے)

مسٹر افتخار احمد خان — پوائنٹ آف آرڈر — صدر گرامی مجھے خطرہ ہے کہ لا اینڈ آرڈر کی حالت ملک میں بہت خراب ہے اس لئے میری عرض ہے کہ ان کے ساتھ باڈی گارڈ بھیجنا چاہئے -

میاں محمد اکبر — جناب یہ کسی نیت سے نہیں گئے ہیں انہوں نے صرف راہ فرار اختیار کی ہے اور یہ اپوزیشن کے تابڑ توڑ حملوں کا نتیجہ ہے -

مسٹر سپیکر — آپوزیشن کا ممبر نہیں بول رہا تھا حزب اقتدار کا ممبر بول رہا تھا ۔

سید احمد سعید کرمانی — جناب یہ جو منسٹر صاحب چلے گئے ہیں ۔ تو اس چیز کا اہتمام کیا جائے کہ جہاں کے آٹے کے ریٹ ان کے مطلب کے مطابق ہوں وہاں ان کو نہیں جانا چاہئے ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ لاہور میں خاص طور سے ۲۰ روپے من آٹا ملتا ہے ۔

ایک آواز — چونیاں میں ۲۰ روپے من ہے ۔

سید احمد سعید کرمانی — چونیاں تو لاہور ہی میں ہے ، تو اس چیز کا اہتمام کیا جائے اور ایسی جگہ جایا جائے جہاں انہوں نے پہلے سے sound نہ کیا ہو ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — تو جناب میں عرض کر رہا تھا کہ فوڈ ——— مسٹر سپیکر ۔ کوئی منسٹر تو ہے نہیں میں کس کے سامنے تقریر کروں ۔

Mr. Speaker: There are four Parliamentary Secretaries. (At this stage the Minister of Food entered the Chamber),

وزیر خوراک — جناب علامہ صاحب نے کسی یونین کونسل کے ممبر کا نام نہیں بتایا ۔

Allama Rehmat Ullah Arshad: On a point of personal explanation.

مسٹر سپیکر — مسٹر عباسی کے بعد ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہماری فوڈ پالیسی ان ذیلی چند گزارشات پر مبنی ہو ۔ تو ہم کسی حد تک قابل مبارکباد ہیں اور ہم مستفیض ہو سکتے ہیں ۔ وہ آٹے کی فراہمی عام طور پر ہو اور ہر آبادی میں صحیح داموں پر غلہ کی فراہمی ہو ۔ اور ملک میں اس وقت غلہ کی قلت کی زیادہ تر ذمہ داری بڑے بڑے سرمایہ داروں پر ہے ، یہ جب چاہتے ہیں غلہ کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں غلہ ہولڈ کر لیتے ہیں ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ

سارے مغربی پاکستان میں اندرونی طور پر غلہ کی نقل و حمل پر پابندی میں کمی ہو اور غلہ کی بلیک مارکیٹ کرنے والوں کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں - جناب والا اب میں آخر میں ایک اور گزارش کرونگا اور وہ یہ ہے کہ ایبٹ آباد کے اس علاقے میں جس کی آبادی ۳ لاکھ کی ہے اس کے کسی گاؤں میں پہنچنے کے لئے کسی سڑک پر پہنچنے کے لئے کم سے کم تین گھنٹے پیدل سفر کی ضرورت ہوتی ہے تو میں نے اس علاقے کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے میں وزیر صاحب سے عرض کرونگا کہ اگر وہ ان علاقوں میں جائیں تو ان کو اندازہ ہوگا کہ وہاں علاقوں میں غلہ پہنچانے کے لئے کتنی دقت ہوتی ہے اگر وہاں غلہ کی فراہمی کا انتظام کر دیا جائے تو وہاں لوگ بھوکے نہ مریں گے - حضور والا - میں نے اس کو حسب ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا ہے -

۱ - علاقہ لورہ — لورہ - نگری ٹوٹیال - باڑیان

۲ - علاقہ ناڑہ — ہنوڑہ - بودلہ - ناڑہ - ڈونگا گلی - کالا باغ -

۳ - بوئی — دلولہ - ٹپسن خورد - ککمنگ - رکوٹ - باسیاں - کوہالہ - خیرا گلی - نمبل رشن - بانڈلی ڈھونڈان - ترنوائی - نوادشہر - دھمتوڑ اور خانپور - ہلی -

تو جناب والا - اس طرف سے ایبٹ آباد پراپر ہے اور اس کے بعد نواں شہر ہے ، اگر ان مقامات پر آٹے کی فراہمی کا آپ کی جانب سے کوئی مناسب بندوبست ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا عظیم کارنامہ ہوگا کہ آپ تین چار لاکھ کی آبادی کو فاقوں سے بچا سکیں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاول پور - ۲) — پوائنٹ آف آرڈر - جناب صدر - ایک واقعہ جناب کے سامنے ابھی اور اس ہاؤس کے سامنے پیش ہوا - میں نے بڑی دیانت داری کے

ساتھ یہ کہا تھا کہ اس وقت بعض دیہاتوں میں ۲۲ - ۲۵ روپے تک گندم فروخت ہوتا ہے - (وزیر خوراک کی طرف سے قطع کلامی) آج شاید آپ کو بلڈ پریشر زیادہ ہے -

وزیر خوراک — آپ کو ہوگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ملک صاحب حسب دستور بہت غصے میں آ گئے کہ میں بہاولپور چلنے کے لئے تیار ہوں - مجھے ملک صاحب کے شرف رفاقت میں گھر جانا نصیب ہو جائیگا میں بھی ملک صاحب کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گیا ملک صاحب لابی میں تشریف لے گئے اور انہوں نے مجھ سے یونین کونسل کے نام پوچھے میں نے ان سے عرض کیا کہ دو تین یونین کونسلوں کے چیئر مین آئے ہوئے ہیں جن صاحب نے مجھے یہ اطلاع دی ہے میں ان سے آپ کی ملاقات کرادونگا لیکن یہ کہتے ہوئے ملک صاحب لابی سے تشریف لے آئے کہ میں ان کو نام نہیں بتا سکا - میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں پھر عرض کرتا ہوں کہ میں یہاں سے پیپلز نہیں جاؤنگا وہ اپنی کوٹھی نہ جائیں اور یہیں سے بہاولپور تشریف لے چلیں میں چلنے کو تیار ہوں - یہاں سے صرف ۵ - ۶ گھنٹے کا سفر ہے وہ چلیں اور چل کر خود دیکھ لیں -

وزیر خوراک (ملک قادر بخش) — عرض ہے جناب — کہ اگر میں علامہ صاحب کی تردید کرونگا تو وہ غصے ہو جائیں گے - آپ نے فرمایا تھا کہ ۲۵ روپے بہاول پور کے علاقے میں بک رہا ہے - اس کے لئے تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں تو میں کمشنر سے ٹیلیفون کر کے پوچھ سکتا ہوں اور ان کے سامنے ہی پوچھ سکتا ہوں کہ کل ڈپو پر جا کر پتہ چلائیں کہ وہاں کتنی قیمت ہے - لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امریکن گندم کا آٹا سارے پاکستان میں ۱۶ روپے سے زیادہ نہیں ہے اگر ایسا ہوگا تو میں action لینے کو تیار ہوں - اب دوسری بات کہ دیسی

گندم کا آٹا تو میں نے اس کے لئے کہا ہے کہ دیسی گندم پر کنٹرول ہے ہی نہیں - میں نے جو آٹا پیش کیا ہے ۱۶ روپے من میں تو وہ جس گاؤں میں جائے گا وہاں وہ ۱۶ روپے من ہوگا اور وہ imported امریکن گیہوں ہے - اگر علامہ صاحب اس کا نام بتائیں جو ۱۶ روپے سے زیادہ بیچتا ہے تو میں دیکھوں گا -

میں اب بھی کہتا ہوں - مجھے اب بھی یونین کونسلوں کے نام بتلائیں - میں اب ہی کمشنر کو ٹیلیفون کرتا ہوں - کہ وہ وہاں موقع پر پہنچ جائیں - اور اگر کسی ڈپو پر درآمد کردہ امریکن گندم کا آٹا سولہ کی بجائے اٹھارہ روپے فی من پر بک رہا ہو - تو وہ ڈپو ہولڈر آج نصف شب سے پہلے جیل میں ہوگا - (قطع کلامی اور شور) -

مسٹر سپیکر — علامہ صاحب آپ اپنی تقریر میں اس کا جواب دیدیجئے گا -

مسٹر عبدالرازق خان (مردان -۳) - جناب والا - میں نے خوراک کی پالیسی پر جناب ملک قادر بخش صاحب کی تقریر نہایت غور سے سنی اور اس کے ساتھ ہی اپنے دیگر معزز دوستوں اور حزب اختلاف کے اصحاب نے بھی اس موضوع پر تقریریں کی ہیں - جہاں تک اس حکومت کی خوراک کی پالیسی کا تعلق ہے - اگر ہم یہ کہیں کہ یہ حکومت اپنی پالیسی بنانے میں قطعی طور پر ناکام ہو گئی ہے - تو یہ ذرا زیادتی ہوگی - ہمیں وہ دن بھی یاد رکھنے چاہئیں - جب ہم گندم چالیس روپے من خریدتے تھے اور ہزاروں من گندم سمگل ہو کر ہندوستان جاتی تھی اور جبکہ ہمارے حزب مخالف کے نہایت ہی معزز لیڈر اس ملک میں برسر اقتدار تھے - تو اس ملک میں قحط کے حالات پیدا ہو گئے تھے - اور اگر امریکہ ہمیں بر وقت امداد نہ دیتا تو بنگال کی طرح ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگ یہاں بھی مر جاتے تو آج ہمیں اس ایوان میں حکومت کے ان کارناموں کی تعریف کرنی چاہئیے - کہ جو

اچھے ہیں اور جن سے غریب عوام کو فائدہ پہنچا ہے، اور اگر ان کی کسی پالیسی میں ہمیں کوئی نقص نظر آئے - تو ہمیں ایسی تجاویز حکومت کے سامنے پیش کرنی چاہئیں کہ جن سے ان کی اصلاح ہو سکے - محض نکتہ چینی سے میرے خیال میں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا - جہاں تک خوراک کی تقسیم کا سوال ہے - تو میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے تو ضروری بات یہ ہے کہ وہ ملک ایک باوقار ملک نہیں کہلا سکتا - ایسے ملک کی خارجہ پالیسی آزاد پالیسی نہیں کہلا سکتی - ایسے ملک کے عوام آزاد نہیں کہلا سکتے اور وہ حکومت اپنے عوام کی صحیح معنوں میں ہمدرد نہیں کہلا سکتی کہ جو اپنے ملک کو غلے کے معاملے میں خود کفیل نہ بنا سکے - اور جہاں تک ملک کو غلے میں خود کفیل بنانے کا تعلق ہے - میں نہایت ادب کے ساتھ جناب ملک صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اس کے لئے جو اقدامات حکومت نے کئے ہیں اور جس امید پر حکومت نے کئے تھے - وہ پالیسی کچھ کامیاب نظر نہیں آ رہی ہے - میں ۱۹۵۱ء سے سن رہا ہوں کہ ہمارے ملک کو ہر سال دس لاکھ ٹن غلہ باہر سے منگانے کی ضرورت ہے - لیکن آج جو اعداد و شمار ملک صاحب نے اس ایوان میں پیش کئے ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب بھی تقریباً سات آٹھ لاکھ ٹن غلہ درآمد کرنا پڑتا ہے - اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو اقدامات حکومت نے اس کمی کو دور کرنے کے سلسلے میں کئے تھے - وہ سود مند ثابت نہیں ہوئے - اس سلسلے میں ایک نہایت ہی مفید عمل کیا گیا تھا - اور یہ اقدام کیا گیا تھا کہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ایسے ذرائع اختیار کریگی ، لیکن جو محکمہ زراعت ہے - یا محکمہ خوراک ہے - یا کئی اور محکمے ہیں تو ان کے پاس نہ تو اتنے مالی وسائل ہیں اور نہ ہی ان کے پاس اختیارات ہیں - وہ تمام طاقت اور اختیارات A.D.C. کے حوالے کر دیئے گئے تھے ، لیکن A.D.C. اپنا مقصد حاصل کرنے

میں قطعی طور پر ناکام ہوئی ہے - اور میں اس کی صرف ایک مثال جناب ملک صاحب کی خدمت میں پیش کرونگا - پچھلی فصل ربیع میں سابقہ صوبہ سرحد میں میں انتہائی یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ، چونکہ میں خود بھی ایک یونین چیئرمین ہوں - وہاں پر Co-operative Services Societies بنی ہیں - اور A.D.C. جسے اپنا بہترین تخم سمجھتی تھی - وہ ان ہی سوسائٹیوں کے ذریعے تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا تھا - ہماری سوسائٹی کو جو گندم تخم کے لئے تقسیم کیا گیا تھا - اس میں گھن لگا ہوا تھا - وہ A.D.C. نے ان سے واپس تو لے لیا اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے وہ گندم چار پانچ روپے من نقصان اٹھا کر بیچی ہو گی - اس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم صوبہ سرحد میں جو گندم بیج کے لئے دی گئی تھی وہ ناقص تھی اور جن افسران نے وہ گندم خریدی تھی - انہوں نے اس میں کرپشن کی تھی - اچھے پیسے دیکر خراب گندم خریدی تھی - لہذا گندم کی پیداوار کو سخت نقصان پہنچا ہے ، اس کے علاوہ یہاں بہت سی کھادیں استعمال کی جاتی ہیں - مثلاً فاسفیٹ اور ایمونیم سلفیٹ وغیرہ ، لیکن عام طور پر ایمونیم سلفیٹ ہی استعمال ہوتی ہے - جب سے یہ محکمہ معرض وجود میں آیا ہے - یہ بد قسمتی ہے کہ اس محکمہ کا چارج لیتے ہی ملک صاحب کے عہد میں ایمونیم سلفیٹ کی قیمت سات روپے فی بوری سے گیارہ روپے ہو گئی اور سب سے زیادہ نقصان ایمونیم سلفیٹ کے گراں نرخ پر مہیا ہونے سے پہنچا ہے - یہ اب درست ہے کہ ملک صاحب کی کوششوں اور اس معزز ایوان کے ممبران کے مطالبے سے انہوں نے مرکزی حکومت کو اس بارے میں بار بار عرضداشتیں پیش کی ہیں ، جس کے لئے ہم ان کے شکور ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایمونیم سلفیٹ کی قیمت اب ساڑھے آٹھ روپے ہے ، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی یہ قیمت زیادہ ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ ملک غلے کے معاملے میں خود کفیل ہو تو اس میں ڈیڑھ روپے کی مزید کمی کی جائے ، لیکن اس کی تقسیم بڑی پیچیدہ ہے - ایمونیم سلفیٹ

کی تقسیم W.P.I.D.C., A.D.C. ، کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ - محکمہ زراعت اور دیگر بہت سے محکمے ہیں جو اس کی تقسیم میں ہاتھ رکھتے ہیں - میں سمجھتا ہوں - کہ اس سلسلے میں بہترین انتظام وہ تھا - جبکہ یہ Co-operative Services Societies کے ذریعے اس کی تقسیم کی جاتی تھی - اگر آپ یہ چاہتے ہیں - کہ زرعی ترقی ہو - تو اس کی تقسیم ایک ہی محکمے کے تحت ہو - یعنی محکمہ امداد باہمی کے ذریعے تمام دیہات میں Co-operative Services Societies کے ذریعے تقسیم ہو - کہ عام کاشتکاروں کو باآسانی اور کم قیمت پر مل سکے -

دیگر عرض یہ ہے - کہ جیسا کہ عباسی صاحب نے فرمایا تھا - اور میرے اور دوستوں نے بھی فرمایا تھا - کہ غلے کا انتظام شہروں میں تو ہو جاتا ہے - لیکن دیہاتوں کے لئے اس کا انتظام نہیں ہوتا - تو میں یہ تجویز پیش کرونگا - کہ آپ ہر ڈپٹی کمشنر کو ہدایت جاری کریں - کہ وہ ہر ایک یونین کونسل کے ساتھ رابطہ قائم کریں - اور یہ دیکھیں - کہ جس یونین کونسل کی طرف سے غلے کا مطالبہ پیش ہو - وہ وہاں پر وہ غلہ جو آپ کے سرکاری گوداموں میں ہے - پہنچائے - اور وہاں Co-operative Services Societies کے ذریعے اسے تقسیم کرائیں - میں Co-operative Services Societies پر زیادہ زور اس لئے دے رہا ہوں - کہ اس میں ایک تو محکمہ امداد باہمی کا ہاتھ ہے - اور دوئم یہ کہ یہ یونین کونسلوں کے ماتحت کام کرتی ہیں - اس طرح اس میں گڑ بڑ ہونے کا احتمال کم ہے - کیونکہ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس ممبران کے ہاتھ میں کام ہوتا ہے - اس لئے اس کی بہتر تقسیم ان سوسائٹیوں کے ذریعے ہو سکتی -

دوسری بات یہ ہے - کہ زمینداروں کو قرضہ بہت تکلیف اور بہت مصائب کے بعد ملتا ہے - اگر آپ چاہتے ہیں - کہ غلے کی پیداوار میں اضافہ ہو - تو اس کے لئے ضروری ہے - کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کی حالت کو درست کیجئے - بہت سے ادارے بنائے گئے ہیں - اور ان کے

ذریعے قرضے بھی مل رہے ہیں - لیکن وہ بہت تکلیف دہ ہے - بہترین طریقہ یہ ہے - کہ جب کہ ہر گاؤں میں دو تین چھوٹی چھوٹی انجمن ہائے امداد باھمی موجود ہیں - لیکن ان کو یہ پیسے نہیں دیتے ہیں - اوپر سے ایک اور بنک اور زرعی کارپوریشن اور دیگر بہت سی کارپوریشن بنائی گئی ہیں - لیکن وہاں عام لوگوں کی رسائی بہت مشکل ہے - جب آپ زمینداروں اور دیہاتیوں کو قرضے دیتے ہیں تو ان ہی انجمن ہائے امداد باھمی کے ذریعے دیجئے - جو کہ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں کام کر رہی ہیں - ان کا اپنا بنک ہے بورڈ آف ڈائرکٹرز ہے - ان کی آڈٹ اور پڑتال ہوتی ہے - اس سے زمینداروں اور کاشتکاروں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے -

جناب والا - ایک بڑی گذارش یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ فلور ملز کے متعلق آپ نے جو پالیسی اختیار کی ہے اور آپ نے انہیں اجازت دی ہے کہ وہ کھلے بندوں جس قسم کا آٹا چاہیں، پیسیں - چاہے میدہ بنائیں چاہے سوجی بنائیں تو آپ کو اپنی ڈیپارٹمنٹ نے یہ مشورہ ضرور دیا ہوگا کہ اس سے آٹے کی رسد کو فائدہ حاصل ہوگا اور آپ کو انہوں نے قائل کرکے آپ سے ان احکامات پر دستخط لئے ہوں گے -

وزیر زراعت و خوراک—میرے محکمہ کی تجویز پر نہیں ہوا - اگر غلطی ہے - تو میری ہے I take the responsibility میں نے gentleman's word پر اعتبار کیا ہے -

مسٹر عبدالرازق خان—میں جو کچھ کہنے والا تھا چونکہ اس کا آپ کی ذات سے تعلق ہے، اس لئے نہیں کہوں گا - لیکن خدا را پاکستان کے مل اونرز پر چاہے وہ آٹا پیستے ہیں یا کپڑا بناتے ہیں - چاہے وہ کچھ چیز بناتے ہوں - خدارا ان پر اعتبار نہ کیجئے - اور نہ ان کو شریف سمجھئے - وہ ڈاکو ہیں - وہ غریبوں کا خون چوستے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسے کمائے جائیں - ان پر جسقدر سخت نگرانی اور کنٹرول آپ رکھیں گے، میرے خیال میں اس حکومت کے لئے اور عوام کے لئے اس سے اچھی بات کوئی نہیں ہوگی -

میں اعتراف کرتا ہوں ، کہ اس حکومت کے قیام کے بعد سمگلنگ میں بہت زیادہ کمی آ گئی ہے ۔ پہلے وزیر سمگلنگ کیا کرتے تھے ۔ اب وزیر نہیں کرتے ۔ پہلے پریذیڈنٹ آف پاکستان سمگلنگ میں حصہ دار تھا ۔ اب شکر ہے کہ ہمارا پریذیڈنٹ وہ کام نہیں کرتا یہ شکر کا مقام ہے کہ کم از کم ہمارے وہ اصحاب جن کے ہاتھ میں عنان اقتدار ہے ، وہ خود اس میں حصہ دار نہیں ہیں ۔ لیکن میری گذارش ہے کہ سمگلرز کے لئے کوئی زیادہ سخت سزا رکھنی چاہیئے ۔

Mr. Najmuddin Valika: On a point of order. Is it dignified for this august House to have such remarks on record in connection with the proceedings of today that every industrialist is unreliable, dishonest and corrupt. There may be a few. I do not defend any body. But the remarks should not like this. Anybody can say that every member is corrupt. You have to maintain the dignity of the House.

Mr. Speaker: This is no point of order.

رائے منصب علی خاں کھرل (شیخوپورہ - ۳)—جناب والا— یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اس ملک میں مسئلہ خوراک اور خوراک کی تشویش ناک صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جبکہ جناب خواجہ ناظم الدین اس ملک کے وزیر اعظم تھے ۔ اس وقت لوگوں کو روٹی کھانے کو نہیں ملتی تھی اور خوراک کی اتنی قلت پیدا ہو گئی تھی کہ انہیں خواجہ محترم کو قائد قلت کا خطاب دیا گیا ۔ (قطع کلامیاں) خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے ان میرے اثرات کو دور کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور آج وہ صورت حالات نہیں رہی اور کافی حد تک اصلاح ہو چکی ہے ۔

مسٹر افتخار احمد خاں—پوائنٹ آف آرڈر—جناب عبدالرازق خاں کی تقریر اور میرے محترم دوست رائے صاحب کی تقریر آپ بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ سنتے رہے ہیں ۔ جب اس کا جواب آئے گا اور اس خاکسار کی طرف سے آئے گا تو اس وقت بھی آپ سکون سے سنئے گا ۔ صرف نوٹ کرا رہا ہوں ۔

Mr. Speaker: This is no point of order.

رائے منصب علی خاں کھرل—ہم نے ہمیشہ آپ کی تقریروں کو بڑے سکون کے ساتھ سنا ہے ۔

Mr. Speaker: No cross, talk please.

رائے منصب علی خاں کھرل—جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے آپ اس پر پردہ نہیں ڈال سکتے ۔

جناب والا — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس حکومت نے ان برے اثرات . . . . . (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: Order please (Interruption).

رائے منصب علی خان کھرل—آپ کے خون میں بھی یہی داخل ہے ۔ آپ جشن اقرار وزارت کب منا رہے ہیں ؟ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order, please.

رائے منصب علی خاں کھرل — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ برے اثرات جو اس عہد سے چلے آرہے تھے ، اس حکومت نے ان کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش کی ہے — اور خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کافی حد تک کامیاب ہو چکی ہے بعض باتیں ابھی تک ایسی ہیں اور بعض خرابیاں ابھی تک موجود ہیں جن کو دور کرنے کی ضرورت ہے اور امید ہے کہ حکومت ان پر بھی غور کرے گی اور ان کو بھی دور کر دے گی—

جناب والا— مسئلہ خوراک کے متعلق دو باتیں نہایت ضروری ہیں — ایک تو ہے غلہ زیادہ سے زیادہ پیدا کرنا اور دوسرے اس کی مناسب تقسیم کرنا — جہاں تک غلہ پیدا کرنے کا تعلق ہے ، اس سلسلہ میں ، جیسا کہ ایوان کے معزز اراکین نے اس پہلو کی طرف اشارہ کیا ہے ، ابھی تک مزید توجہ دینے کی نہایت ضرورت ہے — گورنمنٹ نے ٹیوب ویل لگا کر بہت سی ایسی زمینوں کو زیر کاشت لانے میں مدد کی ہے جن میں پہلے کوئی فصل کاشت نہیں ہوتی تھی اور اس سے ظاہر ہے کہ غلہ کی پیداوار میں کافی حد تک اضافہ ہو چکا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ کاشتکاروں کو جو مشکلات در پیش ہیں وہ یہ ہیں کہ مالیہ آبیانہ اور لوکل ریٹ کی ایزادی سے اور ان پر ہر روز جو مزید نئے ٹیکس لگائے جاتے ہیں ، ان کے بوجھ سے ان کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ اس بارے میں بھی حکومت کو پوری ہمدردی کے ساتھ غور کرنا چاہیے ۔ اور کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تا کہ وہ ان زمینوں کو زیر کاشت لے آئیں ۔ موجودہ شرح کے مطابق وہ جو کچھ پیدا کرتے ہیں ، گورنمنٹ کو دے دیتے ہیں— اور ان کے پلے کچھ نہیں پڑتا ۔ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے اور زیادہ غلہ پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان پر جو اس قسم کے ٹیکسز لگائے جاتے ہیں ان کی شرح میں

کمی کی جائے - کوئی نہ کوئی تجویز گورنمنٹ کی طرف سے ہر روز آ جاتی ہے جس کی وجہ سے ان ٹیکسوں میں اضافہ ہوتا ہے - کمی کبھی نہیں ہوتی -

دوسری بات یہ ہے کہ فصلات کے متعلق ملک صاحب نے فرمایا کہ محکمہ خوراک نے فصلات کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں اور دوسری بیماریوں کے انسداد کے لئے بڑی کوشش کی ہے - اور بڑا کامیاب رہا ہے - لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی اس سلسلہ میں مزید کارروائی کی ضرورت ہے کیونکہ فصلوں کو نقصان پہنچانے والی بیماریاں اور کیڑے پوری طرح ختم نہیں ہوئے ، خاص کر مکی کی فصل میں - تمام اضلاع میں اول تو لوگ اس کی کاشت ہی نہیں کرتے کیونکہ اس کو کیڑے مکوڑے ضائع کر دیتے ہیں - اگر کاشت کرتے بھی ہوں تو ان کو نقصان ہی پہنچتا ہے - خوراک کو زیادہ مقدار میں پیدا کرنے کے لئے مکی کی فصل کی طرف توجہ دینا نہایت ضروری ہے - کیونکہ ہمارے اضلاع میں لوگ اس کو بھی کھاتے ہیں - اور دوسرے کاموں کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں - تو تمام بیماریوں کے انسداد کے لئے موثر اقدامات کرنا نہایت ضروری ہے -

دوسری چیز ہے غلہ کی تقسیم کا سوال - جہاں تک چاول کا مسئلہ ہے ، گورنمنٹ اس کی procurement کرتی ہے کہ ہم نے اس سے زر مبادلہ کمانا ہے - یہ بات بجا ہے - زر مبادلہ کی ضرورت ہے ، جیسا کہ اس معزز ایوان میں ہر ممبر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے - لیکن یہ زر مبادلہ کماتے وقت لوگوں کی تکالیف اور ان کی مشکلات کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے - گورنمنٹ نے چاول کے زر خرید میں کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور کیا ہے لیکن زمینداروں اور کاشتکاروں کو تھوڑا ہی فائدہ پہنچا ہے - اس میں مزید اضافہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ جتنی محنت شاقہ کرتے ہیں اور جتنی تکالیف اٹھا کر فصلوں کو کاشت کرتے ہیں اس کے مقابلہ میں ان کو اتنی قیمت وصول نہیں ہوتی - اس امر کی ضرورت ہے کہ چاول جو اعلیٰ درجہ کا ہے اس کی قیمت میں اضافہ کیا جائے - دوسرے جو ٹوٹا یا گھٹیا قسم کا چاول ہے وہ ڈیلروں کے پاس سینکڑوں منوں کے حساب سے پڑا رہتا ہے - اور اس کو اٹھانے کی اجازت نہیں ملتی جس سے ایک طرف تو زمینداروں کو نقصان پہنچتا ہے اور دوسری طرف ڈیلرز کو بھی نقصان پہنچتا ہے - اس بارے

میں ملک صاحب نے کہا ہے کہ ہم individually ، ایک ایک ڈیلر کو اس کی تکالیف اور اس کے مطالبات سنکر اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن اس میں انتظامی خرابیاں ایسی موجود ہیں کہ ان کو وہ اجازت نہیں ملتی اور دونوں فریق اس وجہ سے پریشان ہوتے ہیں - اس کی طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے -

اس کے علاوہ یہ ہے کہ گورنمنٹ جو اپنے ذخائر جمع کرتی ہے بعض اوقات وہ پڑے پڑے ضائع ہو جاتے ہیں گل سڑ جاتے ہیں - اور ان سے کسی قسم کا مفاد نہیں اٹھایا جا سکتا - اور گورنمنٹ جس مقصد کے لئے انہیں حاصل کرتی ہے وہ پورا نہیں ہوتا - کئی مثالیں ایسی موجود ہیں کہ کئی ہزار من چاول یا گندم گوداموں میں ہی پڑی راکھ ہو گئی اور کسی مقصد کے لئے استعمال نہ ہو سکی - میں سمجھتا ہوں کہ نہایت بدترین انتظامی خرابی ہے جس کی طرف گورنمنٹ کو اولین فرصت میں توجہ دینی چاہئے -

ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف) — جناب والا - پیشتر اس کے کہ نوابزادہ صاحب اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں - میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ مہربانی کر کے سیاست کو خوراک کے مسئلہ میں گھسیڑنے کی کوشش نہ کریں - یہ مسئلہ محض خوراک کا مسئلہ ہے - اس لئے اسے خوراک تک ہی محدود رکھیں -

مسٹر افتخار احمد خاں (جھنگ ۱) — (میاں محمد شریف کو مخاطب کرتے ہوئے) میری باری آئی تو چلمن ڈال لی - اب میری باری آ رہی ہے تو آپ چلمن ڈال رہے ہیں ؟

صدر محترم - خوراک کا مسئلہ ہمارے ملک کا ایک وہی مسئلہ ہے - سیاست کی عینک لگا کر یا سیاست کے زاویہ نگاہ سے دیکھنا اور اسے حل کرنے کی کوشش کرنا - نہ صرف اس ایوان کے ساتھ زیادتی ہے - بلکہ اس ملک اور اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہے - یہ مسئلہ قومی اہمیت کا

مسئلہ ہے ۔ اگر یہ حکومت اسے حل کرنے میں نا کام رہے گی تو اس کے اثرات نہ صرف مجھ پر اور حکومت کی طرف بیٹھنے والوں پر پڑینگے بلکہ اس کے اثرات کے نتائج سارے ملک کو بھگتنا پڑینگے ۔ اس لئے اس مسئلے کو جو لوگوں کی زندگی اور لوگوں کے پیٹ کا مسئلہ ہے ۔ سیاسی اکھاڑے اور سیاست کے میدان میں لانا ۔ اور اس سے سیاسی مفاد اٹھانے کی کوشش کرنا ۔ میرے نزدیک پرلے درجے کی بد دیانتی ہے ۔ اس لئے صدر گرامی ۔ میں جو چیز کسی وسرے کیلئے بری سمجھتا ہوں ۔ جو چیز کسی دوسرے کیلئے معیوب سمجھتا ہوں ۔ اسے میں اپنے لئے بھی برا سمجھتا ہوں ۔ ورنہ صدر گرامی ۔ اس وقت سمگلنگ کس نے کی ۔ اور آج کون کر رہا ہے ۔ اور سمگلنگ میں کون ان کا ساتھی اور ممد و معاون تھا ۔ آج کون سمگلنگ کر رہا ہے اور آج کس نے سیاست کو دولت کیلئے وقف کر رکھا ہے ۔ یہ بہت بڑا موضوع ہے ۔ اس پر ہم بھی کچھ کہہ سکتے ہیں ۔ یہ نہ کہیئے ۔ ہمارے پاس بھی زبان ہے ۔ ہمارے پاس واقعات بھی ہیں ہمارے پاس خیالات بھی ہیں ۔ اور ہم ان اظہار کا طریقہ بھی جانتے ہیں ۔ ابھی باقی بلوچ زندہ ہے ۔ صرف اسے یاد کر لیجیئے ۔ اور باقی چیزوں کو چھوڑ دیجئے ۔ صدر گرامی ۔ میں اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دینا چاہتا ۔ اسی لئے میں نے ملک قادر بخش صاحب کی تقریر بغور سنی ہے ۔ اور اسے سمجھنے کی کوشش کی ہے ۔ اس کے بنیادی نکات اور اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ اس سے کوئی نتائج اخذ کر سکوں اور بالاخر کسی نتیجے پر پہنچ سکوں چنانچہ میں انہیں نکات کی جستجو کرتا رہا ہوں جن پر اس حکومت کی خوراک کی پالیسی کا انحصار ہے ۔

صدر گرامی ۔ اگر کسی پالیسی میں محض خامیاں ہوں تو وہ دور کی جا سکتی ہیں ۔ اگر کسی پالیسی میں نقائص ہوں تو وہ رفع کئے جا سکتے ہیں ۔ لیکن جہاں کوئی پالیسی ہی نہ ہو ۔ جہاں کسی متعین پروگرام

کا سرے سے ہی فقدان ہو - وہاں آپ کیا کرینگے - وہ نقائص آپ کیسے دور کرینگے -

صدر گرامی - میں نہایت ذمہ داری کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ اس حکومت کی خوراک کے متعلق کوئی پالیسی نہیں - جو کچھ جناب وزیر خوراک نے فرمایا ہے - اگر اسے کچھ کہا جا سکتا ہے - تو میرے نزدیک یہ distribution سے متعلق انتظامیہ پالیسی ہے - مجھے مسرت ہوتی اگر وہ یہ فرماتے کہ گندم کی پیداوار کیسے بڑھانا ہے - وہ کونسے اقدامات ہیں جن کی بدولت وہ اسے بڑھائینگے - لیکن ان کا یہ فرمانا کہ میں نے حکم دیدیا کہ دوکانوں میں بوریاں اکٹھی لگا دو - اور میں نے کہہ دیا ہے کہ جتنا چاہو میدہ اور سوجی نکالو اور لوگوں کو خوب سویاں کھلاؤ - کیا یہی ہے آپ کی پالیسی - کیا آپ اسی کو پالیسی سمجھے ہوئے ہیں - یہ تو جادوگری ہے - یہ تو لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے پالیسی اور خاکہوں میں - بنیاد اور تفاصیل میں فرق ہوتا ہے - اس لئے صدر گرامی مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خوراک کے متعلق اس حکومت کی کوئی پالیسی نہیں - یہ حکومت ابھی تک سمجھی ہی نہیں کہ پالیسی کسے کہتے ہیں - ان گذارشات کے بعد اب میں پیداوار کے موضوع کی طرف آتا ہوں -

صدر گرامی - خوراک کی تقسیم تو میرے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہیں - distribution میں خرابیاں اور نقائص کوئی چیز نہیں - اصل سوال تو پیداوار کا ہے - دیکھنا یہ ہے کہ پیداوار کیسے بڑھائی جا سکتی ہے - آج اس حکومت کے سامنے صرف ایک چیز ہے - اور وہ یہ کہ ان کا انحصار درآمد پر ہے - ان کی پالیسی کا مرکزی نقطہ درآمد ہے - اور اس پالیسی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم امریکہ سے کتنی گندم منگاتے ہیں اور کتنا بھیک مانگتے ہیں- یہی ہے ہماری پالیسی - آپ نے کہہ تو دیا کہ پرانے بڑے تھے - لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت کس قدر درآمد

ہوتی تھی - اور اس کے مقابلے میں آج اس کی کیا حالت ہے - مجھے پتہ ہے کہ کسی دور اور کسی سال میں بھی آٹھ لاکھ ٹن سے زیادہ گندم درآمد نہیں ہوئی - اور اس وقت اس کا بھاؤ کیا ہوتا تھا - ذرا سوچیئے کہ گذشتہ چار یا پانچ سال کے دوران اس ملک میں کس قدر انقلاب آیا ہے - اور خوراک کے سلسلے میں اس ملک میں کتنی ابتری واقع ہوئی ہے - یہ ابتری اور یہ بدنظمی صرف یاد کرنے سے تعلق رکھتی ہے - اس گندم کی قیمت ۱۹۰۶ء —۱۹۰۵ء حتٰیکہ ۱۹۰۸ء تک کبھی ۱۳ روپے من سے نہ بڑھی تھی ۱۹۰۹ء میں آپ نے قحط دیکھا - یعنی اس وقت جب کہ وہ حکومت جسے آپ مضبوط حکومت کہتے ہیں - برسراقتدار تھی - اس وقت ملک میں قحط پڑا اور ملک میں گندم ۲۰ روپے سے ۳۰ روپے من تک فروخت ہوئی - آج کیا بھاؤ ہے - یہ درست ہے کہ درآمد شدہ گندم کا آٹا پونے سولہ روپے من بک رہا ہے - لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا - اور میں یہ چیلنج قبول کرنے کیلئے تیار ہوں - میں لاہور کی بات کرتا ہوں - ویسے تو علامہ صاحب نے بہاولپور کے متعلق کافی وضاحت سے اپنا موقف ثابت کر دیا ہے - لاہور کے متعلق عرض یہ ہے کہ میرے ساتھ چلیئے - اگر آپ بازار میں دیسی گندم مجھے ۲۱ روپے من سے کم دلا دیں تو میں ایوان کے سامنے معافی مانگنے کیلئے تیار ہوں - آج آپ کو لاہور میں دیسی گندم کسی دوکان سے ۲۱ روپے من سے کم نہیں ملے گی - تو یہ تھے وہ بدنظم جو ۱۳ روپے من کے حساب گندم دیا کرتے تھے - اور وہ تھے قائد قحط جنہوں نے گندم کی قیمت کبھی ۱۳ روپے من سے نہ بڑھنے دی - اور آج یہ ہیں قائد افراط جن کے عہد حکومت میں دیسی گندم لاہور میں ۲۱ روپے من کے حساب سے بک رہی ہے - اور درآمد شدہ گندم پونے سولہ روپے من بکتی ہے - تو صدر گرامی - باتیں کرنے سے پالیسی طے نہیں ہوا کرتی - آپ کو یہ سوچنا ہو گا کہ پیداوار کیسے بڑھائی جائے - پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں آگر آپ کہتے کہ اضلاع میں تین سو ٹریکٹروں کا ایک fleet بھیجنے

کا اعلان کرتا ہوں - یا ہمیں یہ بتاتے کہ حکومت نے ہر ضلع میں ٹریکٹروں کی مرمت کیلئے shops کھلوا دی ہیں - تو میں خوش ہوتا - اور سمجھتا کہ واقعی آپنے اس بارے میں کوئی مثبت قدم اٹھایا ہے - میں خوش ہوتا اگر آپ یہ کہتے کہ آئندہ ہر یونین کونسل میں دو ٹریکٹر ہونگے - آپ نے زمینداروں کی حفاظت اور ان کی امداد کے تو بڑے دعوے کئے ہیں - آپ پگڑیاں بھی باندھتے ہیں - اور اپنے آپ کو زمیندار بھی ظاہر کرتے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ محض اعتقادی محبت دکھانے کیلئے پگڑیاں باندھتے ہیں - لیکن کیا آپ کو ان کے ساتھ کوئی عملی محبت بھی ہے ؟ لوٹ کے تو کھا گئے millown rs اور ادھر ٹریکٹروں کی حالت یہ ہے کہ ان کی درآمد کیلئے اتنی مشکلات اور دقتیں ہیں جن کا کوئی شمار نہیں - آج زمیندار کیلئے کتنی دقتیں ہیں - اگر وہ پیسے مہیا بھی کرے تو بھی اسے ٹریکٹر دستیاب نہیں ہوتا - جس کی وجہ سے آج اسے سخت تکلیف کا سامنا ہے - آپ ۱۹۵۶ ء یا ۱۹۵۸ ء کا کوئی دن دیکھیئے - اور موجودہ زمانے کا کوئی دن دیکھیئے - ذرا باہر جا کر دیکھیں آپ کو کتنی کاریں نظر آئینگی - اور کتنے ماڈل نظر آئینگے - ان کی درآمد کیلئے تو آپ کے پاس روپیہ ہے - کاریں منگانے کیلئے تو آپ کے پاس بے پناہ foreign exchange ہے - جس کی وجہ سے آج ہمارے ملک میں لاکھوں کاریں آ رہی ہیں - اور آرائش کا سامان آ رہا ہے - جس سے نگاوں کو سجایا جا رہا ہے - frigidairs آ رہے ہیں - وغیرہ وغیرہ - اس کے مقابلے میں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ٹریکٹروں کی درآمد کیلئے کتنی دقتیں ہیں - اگر کوئی بد بخت ٹریکٹر خرید لے تو اسے spare parts نہیں ملتے اور کہا جاتا ہے کہ اس کیلئے ہمارے پاس foreign exchange نہیں - اور حالت یہ ہے کہ ایک ٹریکٹر کی قیمت بیس ہزار روپے تک پہنچ چکی ہے - اب صدر گرامی واپڈا کو لیجئے - اس کی ٹیوب ویل سکیم اور دیہات میں بجلی کی supply کو لیجئے - واپڈا والے چیخ رہے ہیں کہ ان کے پاس نہ تو تار ہیں اور نہ ہی ان کے پاس poles ہیں -

وہ ٹیوب ویل کیلئے کہاں سے بجلی دے کیونکہ اس کے پاس امپورٹ لائسنس نہیں - اور وہ اس لئے کہ آپ کے پاس foreign exchange نہیں ہے اب واپڈا ٹیوب ویل کا سامان تاریں اور دوسری مشینری کہاں سے منگوائے - میں challenge کرتا ہوں کہ آپ نے تمام پروگرام کو upset کر دیا ہے واپڈا کے پاس تاریں نہیں وہ کس طرح سے اپنا کام چلائے - سنٹرل گورنمنٹ امپورٹ کے لئے رقم مہیا نہیں کر سکتی - میں کہتا ہوں کہ لوگوں کے یہ وسائل حل نہیں ہو سکتے جب تک آپ کے اندر کوئی عملی اقدام کرنے کا جذبہ غور و فکر اور سوچ پیدا نہ ہو - بات یہ ہے کہ ان کی سوچ ابھی ان کا ساتھ نہیں دیتی - اور فکر کرنے پر وہ آمادہ نہیں ہیں - اگر تھوڑی بہت سوچ آئی ہے تو انہیں حالات معلوم نہیں کہ وہ کس طرح تاروں اور ٹیوب ویل کے سامان کے لئے اوروں کے محتاج ہو جاتے ہیں - اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ فوڈ کی پالیسی نہیں ہے - اور یہاں خوراک کے مسئلہ پر محض بحث کرنا بے کار ہے - وہ تو جب بھی بات کریں گے گندم کی بوریوں کی بات کریں گے اور صرف نمائش کی بات کریں گے -

سید احمد سعید کرمانی - انہوں نے اے ڈی سی بنائی ہے -

Mr. Speaker: No feeding, Mr. Kirmani.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں -

مسٹر افتخار احمد خاں - جائے استاد خالی ست - کرمانی صاحب میرے استاد ہیں -

صدر گرامی - آپ جانتے ہیں کہ بغیر فنانس کے - بغیر قرضہ کے یا بغیر روپیہ کے آپ کوئی انڈسٹری چلا نہیں سکتے - اور جو قرضہ کی حالت ہے وہ سب کو معلوم ہے اکثر زمینداروں کو کس ذلت اور مشکلات سے اور کس قدر زیادہ سود پر روپیہ ملتا ہے - یہ تو نہ ملنے کے برابر

ہے - آپ اس چیز کو دیکھیں کہ آپ زراعت کے لئے الگ روپیہ نکالیں - پچھلی دفعہ میں نے عرض کیا تھا کہ ہمارے ہمسایہ ملک نے ایک رقم اپنے سرمایہ میں سے نکال کر بنک کو دے دی - اور اس سے کوئی سود نہ لیا گیا - وہاں سے ایک ایگریکلچرل بنک قائم کیا گیا جو بالکل nominal سود پر لوگوں کو قرضہ دیتا ہے - ہمارے ہاں کیفیت ہی کچھ اور ہے - سنٹرل گورنمنٹ نیشنل بنک کو دیتی ہے نیشنل بنک Agricultural Development Bank کو دیتا ہے اور پھر یہ ایگریکلچرل بنک زمیندار کو قرضہ دیتا ہے - اس طرح سود کی شرح ۷ فیصد بنتی ہے - آگے چل کر تقسیم کے وقت کلرک مینجر پٹواری اور خدا جانے کون کون حصہ دار بنتا ہے جب جا کر کہیں اس کو کچھ ملتا ہے - پھر قرضہ اسی کو ملتا ہے جس کی زمین ہو - پھر ضمانت کی باری آتی ہے - ایک ضامن بھی ساتھ چاہئے - اگر قرضہ لینے کی حالت یہی رہی تو پھر زراعت ختم ہو جائے گی - قرضہ ملنے کے بعد اس کے قرض خواہ آ جاتے ہیں جو اپنا روپیہ مانگتے ہیں جو زمیندار نے قرضہ حاصل کرنے کے لئے لیا ہوتا ہے -

صدر گرامی - محض تقریروں سے یہ ختم نہیں ہو سکتا - میں نے یہاں صرف گھیوں کی بات کی ہے اس کے علاوہ اور بھی کتنی چیزیں ہیں - آپ گھی کی حالت دیکھیں - پہلے کس بھاؤ تھا یعنی ۵ سال پہلے کیا قیمت تھی - اور آج کیا ہے - دالوں کی قیمت دیکھیں - اس وقت کیا قیمت تھی اور اب کیا ہے - گوشت پانچ سال پہلے کس بھاؤ بک رہا تھا اور اب کس بھاؤ بک رہا ہے - آپ اندازہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس ۵ سال کے عرصہ میں ہر کھانے کی چیز میں کیا فرق ہوا - وہ دعوے کرتے ہیں کہ خوراک کا مسئلہ حل کر دیا ہے اور حکومت subsidize کر رہی ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی حکومت نے اتنے ٹیکسوں کا بوجھ ڈالا ہوا ہے اور اپنی انکم بڑھا رہی ہے - آج محلوں میں ذرا جا دیکھیں - وہ شخص جو تنخواہ پر گذارہ کرتا ہے یا وہ مزدور جو صرف دو روپیہ

روزانہ کماتا ہے اس کی حالت دیکھیں آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے - کہ وہ بیچارہ کس مشکل سے گذارہ کرتا ہے - یہ آبادی کا بہت بڑا حصہ ہے - معمولی حصہ نہیں -

صدر گرامی - میں یہ عرض کروں گا کہ آج اس ملک کی آبادی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے - ایک تو وہ ہیں جن کے پاس بے پناہ دولت ہے اور وہ نہیں جانتے کہ خوراک کا مسئلہ بھی کوئی مسئلہ ہے - ہمارے وزراء امراء کے علاوہ اس حصہ میں تجار بھی شامل ہیں - ان کے لئے یہ مسئلہ کوئی اتنی اہمیت نہیں رکھتا - اس دس فیصد حصہ کو اتنا احساس نہیں کہ مزدوروں کی کیا حالت ہے - یا کوئی ملازم پیشہ کس دقت میں ہے - کس تکلیف میں ہے - اب اس مسئلہ کا حل ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے - ان سے اس مسئلہ کے حل کی کیا امید ہو سکتی ہے - انہوں نے سوچ کر سمجھ کر ایسے حالات پیدا کر دئیے ہیں - کہ دولت سمٹ کر ان کے پاس چلی جائے - یہ ایک سیاسی چال ہے - اور یہ چاہتے ہیں کہ اس صوبہ کی کل آبادی کا ۹۰ فیصد حصہ نان و نفقہ کی جد و جہد میں مصروف رہے - اور اس طرف کوئی توجہ نہ دے سکے - اسے کوئی وقت نہ مل سکے کہ وہ اپنی بھلائی کے لئے سوچ سکے - صرف اسی کشمکش میں جانوروں کی طرح چلتا رہے اور آبادی کا وہ ۱۰ فیصدی حصہ جس میں وزراء امراء تاجر اور بلیک کرنے والے سمگل کرنے والے ہیں - بدعنوانیوں - بد اخلاقیوں اور لا مذہبیت کا مظاہرہ کرتا رہے - یہ لوگ کس طرح غربا کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں - اس لئے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں اس پالیسی کیلئے جس کا نتیجہ آپ دیکھ رہے ہیں مبارک باد نہیں دے سکتا -

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲)—صاحب صدر - میں آپ کی خدمت میں اپنی گزارشات پیش کرنے اور کہنے سننے کی عزت حاصل کرنے سے پیشتر اس معاملہ کو واضح کر دینا چاہتا ہوں جو ابھی میرے اور ملک صاحب کے درمیان خیالات و افکار کے تفاوت

سے پیدا ہوا تھا - میں سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب کو غلط فہمی ہو گئی ہے کہ میں نے کہا تھا کہ درآمد شدہ گندم بہاولپور میں ۲۰ سے ۲۵ روپیہ من بک رہی ہے - یہ بات غلط ہے - میں نے تو ان سے یہ کہا تھا کہ بہاولپور کے دیہات میں ۲۲ سے ۲۵ روپیہ من کے حساب سے گندم بک رہی ہے - باقی تمام چیزوں کے علاوہ انہوں نے مجھے لکھ کر بھیجا ہے کہ اخباروں اور ہماری اپنی اطلاع کے مطابق دیسی گندم کا نرخ ۲۰ روپیہ من سے زائد نہیں ہے - اب ان کی اور میری رائے میں فرق صرف ۲ روپیہ من کا ہے - میرا کوئی یہ الزام لگانے کا مقصد نہیں تھا کہ ان کے محکمہ نے بہاولپور میں گندم مہیا نہیں کی -

Begum Jahan Ara Shahnawaz: There is no quorum in the House, Sir.

Mr. Speaker: Let there be a count.

(Count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung)

The House is now in quorum. Yes Allama Shah.

علامہ وحید الدین شاہ — میں عرض کر رہا تھا - کہ آپ کے توسط سے میں نے بیٹھے ہوئے ایک بات کہدی میرا مقصد یہ تھا کہ میں انکے نوٹس میں لے آؤں کہ نہ حکومت کے پاس اپنے وسائل ہیں اور نہ ذرائع ہیں کہ وہ آبادی اور دیہاتی آبادی کے ہر حصے میں ڈپو قائم کر سکے - انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ یہاں imported wheat کے ڈپو قائم نہیں ہیں - وہاں گندم کے نرخ کیا ہیں یہ مجھے انکی خدمت میں عرض کرنا ہے - میرے اور انکے درمیان دلائل میں صرف دو ہی روپے کا فرق رہ جاتا ہے اور نوابزادہ صاحب کی تقریر کے بعد تو صرف ایک ہی روپے کا فرق رہ جائیگا -

اب میں بہر حال اصل مسئلے کی طرف آتا ہوں سب سے پہلے میں آپ توسط سے ملک قادر بخش اور حکومت کے اس اقدام کا خیرمقدم کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم مسئلے کیلئے اس ہاؤس میں ایک دن مخصوص کرکے اس ہاؤس کے ارکان کو اس کا موقع دیا کہ وہ اپنے خیالات اور انکے علاقے میں جو غذائی صورت حال ہے اسکے متعلق اپنی گزارشات آپ کے توسط سے معزز اراکین ایوان کے سامنے پیش کریں -

جناب صدر ۔ جیسا کہ میرے پیش رو مقرر حضرات نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے میرا خیال ہے کہ اسمیں دو رائیں نہیں ہو سکتیں ۔ کہ اصل مسئلہ اجناس خوردنی کے پروڈکشن کا مسئلہ ہے اگر اجناس خوردنی گندم ، چاول ، جو ، مکئی کی پیداوار اس افراط کے ساتھ ہمارے صوبے میں شروع ہو جائے تو وہ ہماری ضروریات سے surplus ہے اور یقینی طور پر حکومت تقسیم کے درد سر سے فارغ ہو جائے اور تقسیم کے سلسلہ کا سوال ہی پیدا نہ ہو ۔ اس ضمن میں جناب سب سے پہلے ہمیں توجہ کرنی ہو گی کہ گزشتہ چند برسوں میں اور خصوصیت سے اس حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد اراضی کی تقسیم میں ہم نے کیا انداز کار اختیار کیا اگر زرعی اراضی کی تقسیم , اسکا نیلام ، اسکی فروخت ، اسکی آبادی ہر زاویہ سے اگر ہمارا انداز کار غلط ہے تو ظاہر ہے کہ فوڈ کا پروڈکشن زیادہ ہونے کی بجائے کم ہو گا ۔ چودھری سعی محمد صاحب میرے دوست ابھی ابھی یہ شکایت فرما رہے تھے کہ زمیندار پر مالیہ اتنا لگا دیا گیا ہے کہ زمیندار کو اناج اگانے سے دلچسپی ہی نہیں رہی میں آپکے توسط سے صرف ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مالیہ کسی نے زیادہ لگایا ہے ۔ اگر آپ اس اسمبلی کا ریکارڈ دیکھیں تو ۱۹۵۶ء سے میں متواتر اور مسلسل اس ہاؤس میں ہر بجٹ سیشن میں یہ تجویز پیش کیا کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے مالیہ کو تشخیص انکم ٹیکس کے اصولوں پر کریں ان بنچوں پر بیٹھنے والے اصحاب روتے ہیں اور تکلیف بیان کرتے ہیں—

چودھری سعی محمد — پوائنٹ آف آرڈر آپ اس بنچ پر بیٹھنے والوں کے دھیے لگا رہے ہیں یہ غلط ہے یہ غلط ہے — اسطرف کے بھی بہت سے لوگ آپکے ساتھ رہے ہیں—

علامہ رحمت اللہ ارشد—میں چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کردوں کہ ہمیشہ ووٹوں کی کثرت سے بجٹ پاس ہوا کرتا ہے اگر آپ یہ چاہیں کہ مالیہ میں اضافہ نہ ہو تو ہمیں یہ رونا نہ ہو ۔ یہ صوبے کے اور ملک کے مسائل ہیں—

چودھری سعی محمد— پوائنٹ آف آرڈر—یہی اعتراض ہم بھی کرتے ہیں جو آپ کر رہے ہیں—میں آپ کے توسط

سے جناب والا یہ عرض کرونگا کہ ادھر کے بہت سے آدمی آپ کے ساتھ رہے ہیں—یہ آپ صرف ان لوگوں کیلئے کہہ سکتے ہیں جو آپ کے ساتھ نہیں رہے ہیں -

مسٹر سپیکر — یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی — پوائنٹ آف آرڈر جناب والا — یا فوڈ پالیسی ڈسکس کرلیجئے یا ایگریکلچر سیکٹر پر ایک علیحدہ دن مقرر کر دیجئے—

مسٹر سپیکر — خاکوانی صاحب آپوزیشن کے لیڈر اور لیڈر آف دی ہاؤس ملکر ایک دن اسکے لئے مقرر کرلیں گے—

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اناج زمینیں ہی پیدا کرتی ہیں ملیں نہیں پیدا کرتیں — جبتک آپ زمینداروں کو زمین کے کاشت کے معاملے میں زمینوں کو تقسیم کے معاملے میں انکو آباد کاری کے معاملے میں انکو ایریگیشن کے معاملے میں ہر زاویہ سے کوشش نہیں کریں گے فوڈپروڈکشن کے بڑھانے میں آپ کامیاب نہیں ہو سکتے اور خوراک کا مسئلہ صوبے میں حل نہیں ہو گا تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے صوبے میں جب دو چار barrages تیار ہوئے تو اس صوبے کے عوام کو بجا طور پر توقع پیدا ہو گئی تھی کہ اب غذائی مسئلہ کے اندر نہ صرف یہ کہ صوبہ خود کفیل ہو جائیگا بلکہ ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ ہم اپنی اجناس خوردنی کو export کر سکیں گے لیکن جناب والا ہوا یہ کہ (میں وقت کے اختصار کے پیش نظر مختصراً یہ عرض کروں گا) بجائے اس کے کہ یہ زمین ان لوگوں کو دی جاتی - جو اپنی محنت شاقہ سے غذائی اجناس پیدا کرتے - یہ زمینیں ان لوگوں کو دی گئیں - جو غیر حاضر قسم کے یعنی Absentee Land Lords تھے - ان کو جائیداد کے حصول سے تو دلچسپی ہو سکتی تھی - لیکن انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی - کہ اجناس خوردنی کی پیداوار میں اضافہ ہو - انہوں نے اس علاقے میں اس حلقے کے اندر زیادہ سے زیادہ پیداوار کی کوشش ان قیمتی اجناس مثلاً کپاس وغیرہ کی کی - جو انہیں زیادہ روپیہ دے سکتی تھیں - تو غذائی بحران کی ایک وجہ تو

یہ بھی تھی - پھر میں نے جناب والا - ایک مرتبہ پہلے بھی اور اب بھی میں عرض کر رہا ہوں - کہ میں نے ایک تجویز پیش کی تھی - اور انہیں بہاول پور کی ایک مثال دی تھی - کہ آج سے کوئی بیس یا پچیس سال پہلے بہاولپور کی بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کے لئے اور غذائی اجناس بڑھانے کے لئے وہاں Colonization کی گئی تھی - اور متوسط درجہ کے کاشت کاروں اور زمینداروں کو وہاں لا کر بسایا گیا تھا - اور آپ کو معلوم ہوگا - کہ پنجاب سے تقریباً آٹھ لاکھ زمیندار وہاں جاکر آباد ہوئے تھے - اس کا نتیجہ جناب والا میں ان کی عبرت کے لئے عرض کرتا ہوں - اور یہاں محکمہ خوراک میں اعداد و شمار موجود ہوں گے - اور وہ جانتے ہوں گے - کہ ایک وقت میں بہاولپور کے صرف تین اضلاع نے ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن گندم برآمد کی تھی - اور اس انضمام سے پہلے یعنی پندرہ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے پہلے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں - کہ بہاولپور میں آٹھ روپے فی من سے زیادہ کبھی بھی گندم کا نرخ نہیں بڑھا - اور میں ان مہاجر خاندانوں کی نشاندھی کر سکتا ہوں - کہ جن کو ملتان اور منٹگمری وغیرہ میں مکانات الاٹ ہوئے تھے - لیکن انہوں نے اپنی وہ الاٹمنٹیں اس لئے چھوڑ دیں - اور بہاولپور آ گئے - کہ وہاں اجناس خوردنی کے نرخ کم تھے - اب بھی اگر آپ اجناس خوردنی میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ زمینداروں کی اس دلچسپی کو بحال کیجئے - کہ جس دلچسپی کے ساتھ وہ اجناس پیدا کرتے تھے — بعض اضلاع مثلاً بہاول نگر اور بہاولپور میں پانی ہندوستان سے آتا تھا - پانی کم ہو گیا اور مالیہ زیادہ ہو گیا اور ایکڑ کے لحاظ سے پیداوار بھی کم ہو گئی اور اجناس کا مطالبہ بڑھتا ہی گیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ زمیندار نے یہ سوچا کہ اپنے آبائی پیشے کو ترک کرکے روزی کمانے کے لئے کوئی دوسرا پیشہ اختیار کرے تو اس سلسلے میں میری یہ تجویز ہے کہ جن لوگوں کو حکومت نے زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت رقبے دیئے ہوئے ہیں حکومت انہیں آسان قسطوں پر مالکانہ حقوق دینے کے بارے میں غور کرے کیونکہ جب تک ان زمینداروں کے اندر یہ دلچسپی پیدا نہ ہو گی کہ وہ اس زمین کے مالک ہیں - تب تک وہ زمین کا سینہ چیر کر اس سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل نہیں کر سکتے ہیں اور جناب والا - اسی طرح حکومت نے جن لوگوں کی ''باڑہ'' شرائط پر زمین دی ہوئی

ھیں - ان لوگوں کا بھی مطالبہ ھے - کہ انکو بھی اسی طرح مالکانہ حقوق دیئے جائیں - تاکہ ان میں بھی وھی دلچسپی پیدا ھو سکے - اور وہ دلچسپی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ زمین کاشت کریں -

یہاں مختلف مقررین نے جس بات کی شکایت کی ھے اور دونوں طرف بیٹھنے والے حضرات نے جس کا ذکر کیا ھے ھے - وہ سمگلنگ ھے - میں پہلی دفعہ اس کی طرف متوجہ ھوا - جب ھمارے صوبے کے گورنر صاحب کا ایک بیان اخبار میں پڑھا - انھوں نے فرمایا تھا - کہ ''غذائی قلت کا باعث یہی سمگلنگ ھے'' اس کے انسداد کے لئے بعض دوستوں نے کہا ھے - اور میں آپ کی وساطت سے یہ سوال کرنا چاھتا ھوں کہ سمگلنگ کا انسداد کون کرے گا - یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ھے - انتظامیہ کی ذمہ داری ھے - لیکن اگر اس کا احساس انتظامیہ کو کرا بھی دیا جائے - تو یہ ان کی کارگردگی کا محاسبہ نہ ھو گا - محاسبہ اس بات پر ھو گا کہ ھمارے وزرائے کرام کے چہیتے آدمی جن علاقوں میں رھتے ھیں وہ مطمئن ھیں - یا نہیں ھیں - ورنہ چھ مہینے کے بعد ایک ڈپٹی کمشنر کو تبدیل کر دیا جائے گا - یہ ان کی پسند اور نا پسند کے مطابق ھوتا ھے -

بہاولپور کے ساتھ ھندوستان کا بارڈر ساڑھے تین سو، ساڑھے چار سو میل تک پڑا ھوا ھے - جہاں ریگستان میلوں تک چلا گیا ھے اور میرا خیال ھے کہ امکانی طور پر وھاں سمگلنگ کو check کرنا مشکل ھے جب تک آپ انتظامیہ کو اپنے سیاسی کاموں سے فارغ نہیں کریں گے - انسدادی کاموں کو کوئی فائدہ نہ ھو گا - آپ ان کو پارٹی لیڈر بنانے کی کوشش نہ کریں - انکو انتظامیہ ھی کا کارکن رھنے دیجئے -

Mr. Speaker: If the House is agreed, we may sit upto 2 p.m.

(Voices: Yes)

The House is extended upto 2 O'clock

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — صاحب صدر قومی ضروریات جو سب سے اھم ھیں- وہ ھیں خوراک- پوشاک- تعلیم- طبی سہولتیں- اور رھائش کے مسائل - لیکن آج اس ایوان کے سامنے

صرف خوراک کا مسئلہ زیر غور ہے - اور وہ یہ ہے کہ ہماری پیداوار کس طریقے سے بڑھ جائے - اور ہماری بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش‌نظر ہم خود کفیل ہو جائیں - زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ زمین کو ترقی دینے کے طریقے بھی ضروری ہیں - کہ اس پر بھی تبصرہ کیا جائے —

صاحب صدر - یہ تو کلیہ امر ہے- کہ جب تک حکومت کی کوئی بھی پالیسی ہو- اگر عوام کا تعاون اس کے ساتھ دلی نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ نہ ہو - تو وہ پالیسی کامیاب نہیں ہوسکتی - اب ہم یہ تجزیہ کریں گے عوام کس حد تک حکومت کی ان پالیسیوں کے ساتھ جن کا تعلق ایک غریب اور معمولی مزدور سے لے کر بڑے بڑے آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے - (قطع کلامیاں) یہ اپنی عادت سے مجبور ہیں - آپ بھی میری تقریر کے دوران رگڑے میں آجائیں گے اگر آپ چاہیں تو اپنی تقریر میں آپ کو بھی رگڑا دے دوں گا —وہ مجھے interrupt کر رہے ہیں صاحب صدر- ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہماری آبادی چار کروڑ اٹھائیس لاکھ اسی ہزار چار سو ہے - ہماری آبادی میں سالانہ اضافہ ۲ء۱ فی صد کے تناسب سے ہو رہا ہے - اور اس تناسب کو مدنظر رکھتے ہوئے ۶۴—۱۹۶۳ء میں ہماری آبادی چار کروڑ چھپن لاکھ انتالیس ہزار ہونی چاہیئے - اور اگر ہم آبادی کے تناسب سے اندازہ لگائیں تو چھ چھٹانک فی نفر کے حساب سے ہماری سالانہ ضرورت ستاون لاکھ اکتیس ہزار ٹن ہوگی - ہماری کل پیداوار موجودہ حالات میں صرف اڑتالیس لاکھ ٹن ہے - اس میں سے میں نے جو تخم کے لیے اور دیگر ضیائع ہیں - وہ منفی کر کے اڑتالیس لاکھ ٹن بتایا ہے — یہاں اس سے انکار نہیں ہے- کہ ہم موجودہ حالات میں خود کفیل نہیں ہیں — جہاں تک زرعی پیداوار کا تعلق ہے — دیکھنا یہ ہے کہ حکومت نے اس معاملہ میں کونسے اقدام کئے ہیں اور عوام نے کس حد تک حکومت کے ساتھ اس میں تعاون کیا ہے - جہاں تک حکومت کی سعی اور کوششوں کا تعلق ہے اگر کوئی کہے کہ حکومت نے کچھ نہیں کیا تو میں کہوں گا اور بڑے ادب سے کہوں گا کہ یہ حقائق سے چشم پوشی ہو رہی ہے - اسی حکومت نے جس پر میرے بعض دوستوں نے انگشت نمائی کی ہے ، اسی حکومت نے کافی حد تک ترقی کی ہے پیداوار میں اور نو توڑ

اراضیات کے سلسلہ میں بھی۔ اور میں ذمہ داری کے ساتھ اعداد و شمار دے کر چیلنج کرتا ہوں کہ اس حکومت نے جہاں تک پیداوار کی ایزادی کا تعلق ہے ، پیداوار کے بڑھانے کا تعلق ہے ، اس حکومت نے اپنی بساط کے مطابق کافی کوشش کی ہے اور وہ یہ ہے .....
(قطع کلامیاں)

Minister of Revenue : Will somebody control him Sir ?
(Interruptions)

میں disturb نہیں ہو رہا ہوں - میں تیس بتیس سال کا وکیل ہوں - میں disturb نہیں ہو رہا -

But there must be somebody to control him.

Mr. Speaker : No interruptions. Nawabzada Sahib.

وزیر مال—صاحب صدر - جس سرعت کے ساتھ barrages پر کام ہو رہا ہے اور پایہ تکمیل تک پہنچایا جا رہا ہے اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - ہر ایک بیراج کا اگر میں تفصیل سے جائزہ لوں تو اس پر کافی وقت لگے گا - اور ممکن ہے میرے دوست مجھ پر اعتراض کریں کہ ان کو زیادہ وقت دیا گیا ہے - غلام محمد بیراج - گدو بیراج - ٹانڈا ڈیم اور کرم گڑھی ڈیم ، ان سب پر بڑی سرعت سے کام ہو رہا ہے صاحب صدر - میں مانتا ہوں کہ جیسا کہ میرے دوست خواجہ صاحب نے کہا ، سیم اور تھور کا مسئلہ بھی اس میں شامل ہے - میں عرض کروں گا کہ یہ قدرت کے کام ہیں - دیکھنا یہ ہے کہ اس کی روک تھام کے سلسلہ میں ہم سوئے ہوئے ہیں ہم خاموش ہیں ؟ ہم abetment کر رہے ہیں یا اس کی روک تھام کر رہے ہیں ؟ مختصر الفاظ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ زیادہ دور کیوں جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے غلام محمد بیراج کا چکر لگایا ، ستاون یا سو میل وہاں سفر کیا - یہاں نزدیک کیوں نہیں دیکھتے - شیخوپورہ میں جائیے - رچنا دوآب - کو دیکھئے - اعداد و شمار میرے دوست بتا دیں گے لیکن اس سے کسی کو انکار نہیں کہ ٹیوب ویل سکیم ابھی ابھی پچھلے سال پایہ تکمیل کو پہنچی ہے - اس میں ہزارہا ایکڑ بنجر اراضی تھی - وہ اراضی جو سیم اور تھور کی زد میں آ چکی تھی اور سالہاسال سے جس سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی تھی - وہی اراضی اب ہمیں اچھی پیداوار دے رہی ہے اور وہاں چار فٹ سے لے کر پانچ فٹ تک water table نیچے گر گیا ہے -

یہ صرف ایک چھوٹا سا کارنامہ ہے موجودہ حکومت کا ۔ ہم اس سے غافل نہیں ہیں ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہماری وہ پیداوار جو وہ چاہتے ہیں جس کی ہمیں ضرورت ہے ، وہ کیوں نہیں ہوتی ؟ عرض کروں گا کہ اس میں صرف یہی نہیں ہے کہ گورنمنٹ فیل ہوگئی ہے اس میں کئی factors شامل ہیں ۔ میرے دوست نے کہا تھا کہ چنا کم ہو رہا ہے ۔ factors بھی دیدئے خواجہ صاحب نے ۔ گندم کے بھی دیدئے میں مانتا ہوں لیکن خدارا ذرا انصاف سے کام لیجئے ۔ آپ دیکھیں کہ آیا ایسے factors اس میں شامل ہیں یا نہیں جن پر انسان کا قابو نہیں ۔ مثلاً rain fall ہے ۔ اس پر تو ہمارا قابو نہیں ہے ۔ ہماری کافی اراضی ایسی ہے کہ جو بارانی ہے اور جس کی پیداوار کا دارومدار صرف بارش پر ہے ۔ اگر بارش وقت پر نہ ہو تو اس کے لئے مورد الزام ہم ٹھہرائے جائیں ؟ یا سیلاب آ جائیں تو ہمارے کنٹرول سے باہر ہیں تو ان کا الزام بھی ہم پر لگے ۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جہاں تک ان چیزوں کا تعلق ہے جن پر ہمارا کنٹرول نہیں ہو سکتا ۔ مثلاً دریاؤں میں پانی کم آ جائے ۔ جس سال برف کم پڑے گی ، دریاؤں میں لا محالہ پانی کم ہوگا ۔ اگر دریاؤں میں پانی کم ہوگا تو نہروں میں بھی پانی کم دیا جائے گا ۔ اس کی ذمہ داری بھی ہم پر ڈالی جائے ؟ میں اپیل کروں گا کہ انصاف سے کام لیں ۔

اب میں تقریر کا دوسرا پہلو اپنے دوستوں کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ ، جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں ، کسی پالیسی کی کامیابی کا دارومدار حکومت کی پالیسی کو وضع کرنے پر ، ان کی ایمانداری پر ہوتا ہے لیکن اس کا زیادہ انحصار عوام کے تعاون پر ہوتا ہے ۔ صاحب صدر ۔ جیسے کہ میرے دوستوں نے کہا کہ سمگلنگ ہے ۔ میں کہتا ہوں سمگلنگ کون کرتا ہے ؟ سکھ کرتے ہیں یا ہندو کرتے ہیں ؟ یہی ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں جو صبح سے شام تک لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتے ہیں لیکن یہی ہمارا غلہ انڈیا کو دے رہے ہیں ۔ کتنی شرم کی بات ہے ۔ اب کیا یہ ہماری بساط میں ہے کہ ہم ہرگز پر ایک ایک سپاہی کھڑا کریں ؟ اگر ہم یہ فیصلہ کر دیں صاحب صدر ۔ کہ ہم ایک ایک گز پر ایک ایک سپاہی کھڑا کریں تو میرے دوست خواجہ صاحب agree کریں گے ؟ کہ ہم اپنے ٹیکس بڑھائیں گے ؟ اب بھی ہم پر اعتراض ہو رہا ہے کہ ٹیکسز بڑھ رہے ہیں ۔ اگر ہم اپنی فوج بڑھائیں اپنے ڈیفنس کے لئے ، وطن کی آزادی

کے تحفظ کے لئے تو یہاں ہم پر اعتراض ہوتا ہے۔ اس بات پر اعتراض ہوتا ہے کہ فوجیوں کو زمینیں دی جا رہی ہیں ۔ صاحب صدر ۔ یہی لوگ آپ کی حفاظت کرتے ہیں ۔ یہ مسئلہ ایسے ہی آ گیا ہے درمیان میں ۔ میں اس کو dilate نہیں کرتا جناب ۔ لیکن کم از کم جہاں تک پولیس کا تعلق ہے ۔ جہاں تک رینجرز کا تعلق ہے ، یہ وہی ہیں جو سمگلنگ کی روک تھام کرتے ہیں ۔ سمگلنگ تو تب بند ہوگی کہ ہم میں ایک آزاد ملک کے آزاد شہریوں میں جو خواص ہوتے ہیں ، جو خصائل ہوتی ہیں وہ ہم میں آ جائیں ۔

Mr. Speaker : The Minister may please conclude his speech now.

مسٹر افتخار احمد خاں—اعلیٰ خیالات آ رہے ہیں ۔ ذرا سننے دیں ۔

وزیر مال—کم از کم جتنا وقت خواجہ صاحب کو دیا گیا تھا میں مستحق ہوں اتنا وقت مجھے بھی دیا جائے ۔ اگر میں irrelavant بات کروں تو آپ بے شک مجھے روکیں ۔

مسٹر سپیکر—خان صاحب ۔ ابھی بہت سے ممبران بولنا چاہتے ہیں اور وقت کم رہ گیا ہے ۔

Minister of Revenue : I bow before the order of the chair.

صاحب صدر—میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سمگلنگ کی روک تھام کے لئے دو باتیں ہو سکتی ہیں ۔ یا تو ہم میں public spiritual لوگ ہوں ۔ اللہ کا ڈر ہو ۔ معاشرہ کا ان کو خیال ہو ۔ اور اگر یہ نہ ہو جیسا کہ یہ نہیں ہے تو پھر کیا ہوگا ؟ پھر حکومت کا ڈنڈا ۔ اور حکومت کا ڈنڈا تبھی ہوگا (میرے دوست مجھ سے اتفاق کریں گے) کہ ہر ایک فرلانگ پر ایک ایک سپاہی کھڑا کردیں ۔ تو ہمارا یہ ملک ..... (قطع کلامیاں) ذرا سنیں ۔ خواجہ صاحب ۔ یہ بری عادت ہے ۔ میں تو disturb نہیں ہو رہا لیکن یہ بری عادت ہے لیڈر آف دی اپوزیشن کے لئے ۔ تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے غریب ملک کے finances اجازت نہیں دیتے کہ ہم اس ڈنڈے کے ذریعے سمگلنگ کی روک تھام کریں جو ہونی چاہئے ۔دور کیوں جائیں میں اپنے دوست خواجہ صفدر صاحب کو اسی چار دیواری کے اندر لانا چاہتا ہوں کہ کہاں تک وہ تعاون کرتے ہیں قوم کا پیسہ بچانے کی خاطر ۔ دور کیوں جائیں جناب ہمارا یومیہ خرچ اس اسمبلی پر اجلاس کے

دوران نو هزار چھ سو روپیہ ہے - کیا میرے دوست بتا سکتے ہیں کہ آٹھ جون ۱۹۶۲ء سے لے کر آج پانچ فروری ۱۹۶۴ء تک کوئی ایک ہفتہ ایسا ہو کہ جس میں مسلسل ٹھیک نو بجے ہمارا کام شروع ہو گیا ہے کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ایک ہفتہ مسلسل بالکل کورم نہ ٹوٹا ہو - میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ کیا وہ اس سے انکار کرتے ہیں کہ اس کورم کے توڑنے میں وہ active abetment نہیں کر رہے -

Khawaja Muhammad Safdar : Question :

وزیر مال—کل میں نے ان کے تین آدمیوں کو باہر جاتے ہوئے آواز دی - جب وہ رک گئے تو میں نے کہا کہ خدا کے واسطے تعاون کیجئے - اس وقت ۳۷ ممبر تھے - میں نے کہا تعاون کیجئے - لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کو Suit کرتا ہے کہ اخبارات میں آ جائے کیونکہ ہر دو منٹ کے بعد وہ ادھر دیکھتے ہیں - ان کو suit کرتا ہے کہ ادھر دیکھیں -

Mr. Speaker : Please discuss the food policy

Minister of Revenue : I am coming to it. Sir.

تو میں ان کی خدمت میں ایک آیت شریف پڑھوں گا - ان کو رگڑا نہیں دینا ہے جناب -

جناب والا—میں قرآن مجید کے پارہ ۲۸ اور سورۃ ۶۱ میں سے ایک آیت پیش کرتا ہوں- یعنی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

مسلمانو—تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو - جو نہیں کرتے - اللہ اس بات سے سخت بیزار ہے کہ تم ایسی باتیں کہو جو کرو نہیں - تو میں ان سے اپیل کرونگا کہ

They should co-operate with us.

Mr. Speaker : Please discuss the food policy.

Minister of Revenue : I now come to that. This is connected with that.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - یہی ہم ان سے توقع کرتے ہیں - ان کو خود بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے -

وزیر مال—جناب والا - آخر میں میں ایک شعر جو شہنشاہ اورنگ زیب نے اپنے بیٹے کو لکھا تھا عرض کرتا ہوں - اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

جب شہنشاہ اورنگ زیب کا دور حکومت تھا ان کا لڑکا دکن کا گورنر تھا - مصیبت میں مبتلا ہوا - ہر طرف سے پریشانی آگئی riots اور Law and Order کا مسئلہ پیدا ہوگیا - ایک لمبا چوڑا خط اپنے والد کو لکھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے انہوں نے سارے خط کا جواب ایک شعر میں دیدیا - وہ شعر میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں -

من نمی گویم زیان کن یا بفکر سود باش
اے زفرصت بے خبر درهرچه باشی زود باش

میاں محمد اکبر—جناب والا - خان صاحب کی تقریر کے بعد خوراک کا مسئلہ حل ہو گیا ہے - اس کے بعد اب مزید بحث کی ضرورت نہیں - (قہقہہ)

وزیر مال — میاں صاحب - فکر نہ کریں - اس کے بعد ٹرانسپورٹ کا مسئلہ بھی زیر بحث آئیگا -

میاں محمد اکبر — (وزیر مال اور وزیر خوراک کو مخاطب کرتے ہوئے) جب تک آپ دونوں کسی لاری کے نیچے نہیں آتے - اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا - (قہقہہ)

حاجی میر محمد بخش تالپور — جناب والا - آپ نے مجھے ابھی تک بولنے کا موقع نہیں دیا چونکہ ہمیں موقع نہیں ملے گا اس لئے under protest I walk out.

مسٹر سپیکر — جہانتک بولنے کا تعلق ہے - جو صاحبان بولنا چاہتے ہیں - ان کو بولنے کا پورا پورا موقع دیا جا رہا ہے - تالپور صاحب یہ ضروری نہیں کہ آپ کو آپ کے منشاء کے مطابق بولنے کا موقع دیا جائے -

(اس مرحلہ پر حاجی میر محمد بخش تالپور ایوان سے باہر چلے گئے)

Syed Zafar Ali Shah (Nawabshah II): Sir it has been pointed out that the food policy debate will be very effective (interruptions) Sir, there is distrubances.

Mr. Speaker: Order please, Mian Akbar.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, it has been said that the food policy debate will be very effective in reforming certain procedures and methods adopted so far in connection with food programme. I beg to submit in this connection that the agencies for implementation of various programmes of the Government have so much multiplied that it is very difficult to say whom shall we address for the grievance and its redress.

Sir, I feel very much confounded when I come and see the maze of official bureaucratic set up, in which every single thing passes unheeded. I am afraid Sir many things that are really to be reckoned with and should be heard are not redressed. They are not heard. They are not even taken note of, least to say that they will be redressed.

Sir, the matters of which we speak here, and we debate, just go unheeded. I am afraid Sir, it is just a wast of time to discuss many things of small importance or of vital importance. To come here and discuss them, and to find they will not receive any attention, to find they will be treated as another complaint thrown thick and fast across the floor of the House. And, when we come out we find ourselves in the just the same place that we had been when we came in.

Sir, in many instances, the policy that is followed now is the same policy which was initiated from the very beginning of inception of this country. I am afraid that I will have to say that not a particular well-defined policy has been laid down by the present Government in regard to food. Sir, what shall we discuss, what shall we say as regards that policy of which we do not know a thing. Sir it is just a continuation of haphazard things and haphazard decisions taken in a frenzied and a haphazard way. Sir it is very difficult to take note of them, and very difficult to understand them and to talk of any solution of these policies.

This food policy debate, which has been started this morning, is a very vital subject. The food matter is very important. I think Sir, it started since the very inception of humanity. Since in paradize, the same matter was debated Sir. A serpent went into paradize without a valid permit to beguile the people to eat the forbidden seed. I am afraid Sir, it is the same situation here. I think the serpent is beguiling us not to eat that seed Sir.

Now Sir, the main thing that I have to point out to the Minister is.....

Minister of Food and Agriculture: Point of order Sir. A very pertinent question is being mentioned by my friend. Where is that policy and what he should discuss? Sir this wheat policy is the same as it was in 1960-61.

It is a printed matter and known to all, and if my friend did not take care to go through it, it is not my fault. The only change which I mentioned was regarding extraction.

Syed Zafar Ali Shah: Sir I am sorry that I have been interrupted. I mean to say the food policy and not the wheat policy.

وزیر زراعت و خوراک - چاول اور sugar میں بھی کی ہے -

Syed Zafar Ali Shah: It is alright. Sir we are not making a debate and a counter-debate. The point is where shall we find redress of many things which have mentioned in this House. My grievance is that we debate things here and no result comes thereafter.

Now I come to a very vital matter, i.e. the Ghulam Muhammad Barrage. Ghulam Muhammad Barrage was a great hope for producing enough food in this country but Sir it has totally failed. The programme that was chalked out has totally failed. Sir in many instances the schemes that we are chalking out to produce more food have produced more water-logging. Sir I would particularly mention the only Kalri-Bagar scheme. This Scheme was to produce a big lake and reservoir of wat r to feed the crops. It has only produced water-logging, and it has ruined most of lands now Sir, we are going to have Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax. Sir, it is going to ruin the people who have not been able to produce anything on those fields and will have to pay hundred rupees per acre. I am afraid they will leave the lands, run away, I don't know who will till the lands if these people abandon them. I am not aware what policy Government is going to adopt after these people leave their lands if such a huge tax is imposed on them.

An other thing is, sugar. For instance, certain sugar producing mills are benefitted by the Government policy while others are not. I want to point out for instance Fauji Sugar Mill. I think the Minister will say this Mill it is a charitable institution. It is a charitable institution, no doubt. But, the people concerned with this Mill are shall not be considered as charitable institutions.

All people should receive equal price. I mean to say if people in and around this area have higher prices for their sugarcane, why should not all other places receive the same price. I think, there should be a uniform policy for all.

Minister of Food and Agriculture: Will I be allowed five minutes?

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک وقت کا تعلق ہے وہ تو پہلے ہی دو بجے تک extend کر دیا گیا ہے ۔ اگر معزز ممبران چاہتے ہیں کہ دو بجے کے بعد بھی وقت بڑھا دیا جائے تو بڑھا دیا جائے گا

I have no objection.

Minister of Food and Agriculture: Sir, it is a general practice that the Minister in-Charge should get at least few minutes' not to discuss everything or to reply every gentleman but to say a few words while winding up.

Mr. Speaker: That would mean that most of the members will not get an opportunity to speak.

Minister of Food and Agriculture: Only five minutes.

مسٹر اللہ داد خان (راولپنڈی ۔ ۱)۔ صاحب صدر ۔ صبح سے اب تک مجھے انتظار کرتے کرتے اور اٹھنے بیٹھنے میں بڑی کوفت ہوتی ہے — آپ خود اس چیز کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اب میری باری آئی ہے ۔

Mr. Speaker: I am sorry for that.

مسٹر اللہ داد خان ۔ صاحب صدر ۔ یہ خوراک کا مسئلہ بہت اہم ہے ۔ میں چونکہ خود بھی زمیندار ہوں اور ملازمت میں بھی رہا ہوں ۔ اس کے متعلق مجھے اچھا خاصا تجربہ ہے ۔ ۱۹۵۰ سے لے کر ۱۹۶۷ تک میں اکثر اوقات حکومت کی خدمت میں اپنے نوٹ زراعت کے متعلق لکھ لکھ کر پہنچاتا رہا ہوں اور گذارش کرتا رہا ہوں کہ جہاں جہاں خامیاں ہوں ان کو درست کیا جائے ۔ دراصل بات یہ ہے کہ

۱۹۴۷ کی تقسیم کے وقت سے ہی ہماری زراعت بری طرح درہم برہم کی گئی ہے ۔ یہاں سے پیشتر سکھ کاشتکار چلے گئے ہیں اور وہ مہاجرین جو یہاں تشریف لائے ان میں سے کم از کم ۵۰ فیصد شہروں میں پھیل گئے ۔ زمینوں پر بہت کم لوگ رہ گئے ۔ اور زمینیں کافی عرصہ تک خالی پڑی رہیں — اس کے بعد وہاں کے لوکل زمینداروں نے کاشت شروع کر دی — اور وہ بھی پرانے دستور کے مطابق انہوں نے نئی قسم کی کھاد استعمال نہ کی— اس لئے وہ زیادہ کامیاب نہ ہوئے — یہی وجہ ہے کہ دن بدن پیداوار کی اوسط میں کمی آنی شروع ہوگئی ۔ اس کے علاوہ سیٹیلائٹ ٹاؤن اور فیکٹریاں بننے لگیں — اور Industrialization شروع ہوگئی — اور بہترین رقبہ جو شہروں کے قریب تھا اور جہاں لاکھوں من غلہ پیدا ہوتا تھا سیٹیلائٹ ٹاؤن اور فیکٹریوں کی نذر کرنا پڑا ۔ ان فیکٹریوں اور سیٹیلائٹ ٹاؤن کے سلسلے میں حکومت یہ کہہ رہی ہے ۔ کہ دو سو ، چار سو ، یا پانچ سو روپیہ میں غریب زمینداروں سے زمین لے کر آگے پانچ سو ، چھ سو یا آٹھ سو میں نیلام کی گئی اور منافع کمانا شروع کر دیا ۔ اس سابقہ پالیسی کو میں منت کروں گا کہ یہ جو آپ کی پالیسی ہے کہ سستی لے کر مہنگی بیچیں اس کو ترک کر دیں ۔ تاکہ ہم کو بھی فائدہ ہو اور منافع ہو ۔ ہم بھی تو اس حکومت کے حصہ دار ہیں ۔ ہم کو بھی یہ منافع ملے جو حکومت خود حاصل کرنا چاہتی ہے ۔ اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ یہاں دریاؤں کے کناروں پر جو حکومت نے کرم فرمائی کی ہے کہ جاھات کھدوانے اور آباد کرنے کی طرف قدم اٹھایا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے ۔ دریاؤں کے کناروں پر جو پہلے تھے وہ تمام کے تمام صاف ہو گئے ہیں جب ہل چلایا گیا اور سیلاب آئے تو اس سے زمین بہہ گئی ۔ اور سیلاب کا پانی دور دور تک پھیل گیا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانی کی رفتار کم ہوگئی اور beds میں silt جمع ہو گئی ۔ اب دریا کناروں پر بہہ رہے ہیں ۔ اور low lands میں water logging شروع ہو گئی ہے ۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ دریاؤں کے beds ریت سے پر ہو گئے ہیں اور دریا گہرے نہیں رہے ۔ لیکن جس دریا میں زیادہ ریت نہیں اور وہ کافی گہرا ہے اس کے ارد گرد زمینوں میں سیم نہیں ہے ۔ اس سیم کو دور کرنے کے لئے میں ساتھ ہی اس کا علاج بھی عرض کرتا ہوں ۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ دریاؤں کے دونوں کناروں پر جنگلات لگائے جائیں ۔ جنگلات کے

کچھ عرصہ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ زمین سخت ہو جائیگی اور وہاں کے کنارے آہستہ آہستہ اونچے ہو جائینگے - کنارے اونچے ہو جانے سے beds کی ریت تیز رفتار پانی سے بہنے لگے گی اور beds گہرے ہو جائیں گے - اس طرح ارد گرد کی زمینوں میں سیم کم ہو جائے گی - جو لوگ دریاؤں کے کناروں پر آباد ہیں ان کو چیچاوطنی اور دوسرے علاقوں میں زمین دے دیں - آپ ان کو وہاں آباد کر سکتے ہیں - اس طرح سب سے پہلے دریاؤں کے کناروں کو اس طرح ٹھیک کریں تاکہ سیم دور ہو جائے اور زمین کاشت کے قابل ہو -

جناب والا - اس میں شک نہیں کہ بارش کی وجہ سے اور سیلاب کی زیادتی کی وجہ سے خوراک میں کمی ہوئی ہے لیکن میں اپنے بھائی کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں جو gardening ہو رہی ہے اور ڈیری فارم کھولے جا رہے ہیں اگر یہ زمینیں غلہ کے لئے مختص کر دیں تو ان سے اتنا فائدہ نہیں ہوگا البتہ ڈیری فارم اور باغات سے زیادہ روپیہ کما سکتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ زمیندار غلہ کی طرف کم توجہ دینے لگ گیا ہے - ایک کلہ باغ میں سے تین ہزار روپیہ مل جاتا ہے - دوسری طرف ایک کلہ کی پیداوار ۹ من سے زیادہ نہیں ہوگی یعنی بیس روپیہ من کے حساب سے زیادہ ۱۸۰ روپیہ بنتے ہیں اب یہ ایک ایسی چیز ہے کہ کوئی شخص غریب مسکین زمیندار باغ وغیرہ نہیں لگا سکتا - پھر شوگر کین کو دیکھئے ایک کلہ میں سے دو ہزار آمدنی ہوتی ہے - باغ میں سے تین ہزار اور fodder میں سے ہزاروں روپیہ آمدنی ہوتی ہے - خوراک کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے - اس کے لئے بیج مہیا کیا جائے - معاملہ اور آبیانہ میں کمی کی جائے اور پانی زیادہ دیا جائے - تاکہ لوگوں کو بچت ہو - اس کے بعد وہ باغات بھی لگا سکتے ہیں اور شوگر کین کی کاشت کر سکتے ہیں - یہ مسئلہ جب ہی حل ہوگا کہ ہر شخص ادنی سے اعلیٰ تک زمیندار ہو یا تاجر وہ اپنے نفع کو نہ دیکھے - جب تک حکومت یہ نہ کریں گی کہ گندم کاشت کرنے میں یا مکئی کاشت کرنے میں مناسب انتظام کرے اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا -

جناب سنہ ۱۹۴۷ کے بعد تونسہ بیراج بھی آباد ہوا - غلام محمد بیراج بھی آباد ہوا اور لاکھوں ایکڑ رقبہ زیر کاشت لایا گیا اور تمام کوششیں کرنے کے بعد پیداوار میں اضافہ نہیں ہوا تو وہ

اضافہ اس لئے نہیں ہوا کہ لوگوں نے باغات لگائے ، لوگوں نے شوگر کین لگائے ۔

میں اب جناب distribution اور consumption کی طرف آتا ہوں ۔ اس سلسلے میں یہ میں عرض کروں گا کہ پنجاب نے سب سے زیادہ مہاجر کھپائے جن کی تعداد تقریباً ایک کروڑ ہے ۔ وہ ہمارے بھائی تھے ہم نے ان کو آنکھوں پر بٹھایا اور وہ مہاجر یہاں ٹھہر گئے ۔ اب جناب پاونڈے جو پارٹیشن سے پہلے کلکتہ تک جایا کرتے تھے بلکہ دارجلنگ اور نینی تال تک جایا کرتے تھے لیکن اب ان کی آمدورفت لاہور سے آگے نہیں بڑھتی اور لاکھوں کی تعداد میں یہ بوجھ بھی ہم پر پڑا ہم آسانی سے اس بوجھ کو کیسے نبھا سکتے تھے جب تک ہم پروڈکشن میں اضافہ نہیں کریں ۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ اور سب سے اہم چیز جو ہے وہ یہ ہے کہ جناب محلات بننے شروع ہوئے ۔ Greater لاہور اور Greater پنڈی اور Greater کراچی کی سکیمیں شروع ہو گئیں ۔ اس طرح تمام ایگریکلچرل لیبر کو ہم گھسیٹ کر شہروں میں لے آئے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ وہاں نائی ملتا ہے نہ وہاں دھوبی ملتا ہے اور نہ وہاں موچی ملتا ہے ۔

We will be able to please the foreigners. But what about the common-man ?

Mr. Speaker: The member may please conclude his speech now.

راجہ اللہ داد خان ۔اسی طرح Greater لائلپور کی سکیم بھی شروع ہوگئی ہے ۔ تو جناب جب تک ہم بنیاد کو نہیں بڑھائیں گے اور ایگریکلچر کو موقع نہیں دیں گے اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ۔ اب جناب میں consumption پر آتا ہوں اور اس طرح منڈیوں کی باتیں بھی سن لیجئے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, this is an important subject and we should be given one day more. I hope you will take the sense of the House.

مسٹر سپیکر ۔ اگر یہی sense آف دی ہاؤس ہے تو ٹائم بڑھا دیا جائے ۔

Minister of Food and Agriculture: I will have no objection if this debate continues for days and days, but not on the days for which the Government business is fixed. If they are so keen, I will congratulate them and I welcome it.

مسٹر سپیکر - ملک صاحب جو دن آپ ایریگیشن کے لئے مقرر فرمائیں گے . . . . .

Minister of Food and Agriculture: Any Sunday.

Mr. Speaker: That will be decided with the consultation of the Leader of the House and the Leader of the Opposition.

Mr. Ahmed Mian Soomro: What is the sense of the House that it should be discussed tomorrow. Please take the sense of the House.

خواجہ محمد صفدر - میں اپنے دوست سے عرض کروں گا کہ ہمارے اکثر بھائی اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور اصرار کر رہے ہیں تو کل کا دن مقرر کر لیا جائے -

وزیر خوراک - کل شام کو کر لیا جائے -

خواجہ محمد صفدر - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر ہم جمعہ تک اس کو رکھیں اور پھر ہفتہ کو آفیشل بزنس کر لیا جائے . . . . .

Minister of Food and Agriculture: Let the Leader of the House come and agree with the Leader of the Opposition.

راجہ اللہ داد خان - اب میں جناب consumption کی طرف آتا ہوں - یہ ہر ایک پر واضح ہے کہ شہری آبادی دن بہ دن بڑھ رہی ہے - یہ جناب والا سننے کے قابل باتیں ہیں - کہ آبادی دن بہ دن شہروں کی طرف آ رہی ہے - کیوں ؟ اس لئے کہ یہاں تعلیم کا اور ہیلتھ کا انتظام ہے سہولت ہے - تو شہر میں جو آتا ہے وہ سوائے گندم کے اور کوئی چیز کھا نہیں سکتا - باجرہ یا مکئی یہاں شہروں میں پکایا ہی نہیں جا سکتا - پہلے ہمارے پہاڑی علاقوں میں لوگ مکئی کھایا کرتے تھے اور نچلے علاقوں میں باجرہ کھایا کرتے تھے تو اس طرح خوراک میں کافی فرق تھا - اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ شہروں میں مکئی نہیں بکتی اور پھر آزاد کشمیر یا ضلع ہزارہ یہ دو علاقے جو مکئی کھایا کرتے تھے اب مکئی ان کے گلے سے اترتی ہی نہیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - پوائنٹ آف آرڈر راجہ صاحب کی اطلاع کے لئے میں عرض کر دوں کہ ضلع ہزارہ کے لوگوں کو گندم کی جگہ جو چیز مل جائے خواہ وہ باجرہ ہو یا مکئی وہ کھا لیتے ہیں -

Mr. Speaker : This is no point of order.

راجہ اللہ داد خان ۔ میری عرض کرنے سے مراد یہ ہے ۔ اور مجھے تو یہ بھی علم ہے کہ آزاد کشمیر ، گلگت اور ہنزہ میں ہوائی جہاز بھر بھر کر گندم بھیجا جا رہا ہے اور لاکھوں من بھیجا جا رہا ہے وہاں حکومت کوشش کر کے سپلائی کر رہی ہے لیکن اس سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ گندم وہاں نہ جائے آخر وہ بھی تو ہمارے بھائی ہیں ۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ پیداوار کو بڑھانا بھی ضروری ہے ۔ اب میں یہ بتاؤں گا کہ شہروں میں جب غلہ آتا ہے تو اسے سب سے پہلے آڑھتی خریدتا ہے ۔ آڑھتی کے بعد حکومت خریدتی ہے ۔ حکومت کے بعد ڈپو ہولڈر کے پاس آتا ہے تو اس طرح ایک مڈل مین کی جگہ تین مڈل مین بن جاتے ہیں ۔ اور یہ خرابی صرف فوڈ ڈیپارٹمنٹ اور ڈپو ہولڈر کی وجہ سے ہے ۔ ہونا تو صرف یہ چاہئے کہ ہم اپنے بارڈر کی حفاظت کریں تاکہ سمگل نہ ہو اور اس کے بعد دونوں طرف درمیان میں کوئی کنٹرول نہ ہونا چاہئے یہ نہیں کہ ہر ایک پل پر پولیس کا آدمی بیٹھا ہے اور دس روپے پولیس والے کو دے دئے اور جتنا غلہ چاہا لیکر چلتے گئے ۔ کیا میں یہ غلط عرض کر رہا ہوں ؟ ۔ تو یہ درمیان میں کنٹرول نہ ہونا چاہئے اور ملک میں کوئی کنٹرول نہ ہونا چاہئے چاول اگر ہم محنت مشقت کرکے پیدا کرتے ہیں تو ہم خود نہ کھائیں اور صرف foreign exchange حاصل کریں ۔ فارن ایکسچینج کا آپ مقابلہ کر لیں ۔ یہ جتنی گندم بری درآمد کرتے ہیں ۔ اس کے لئے رقم وہ زرمبادلہ سے ہی دیتے ہیں ۔ یہ جو چاولوں سے کمایا ہوا پیسہ دیتے ہیں ۔ لیکن یہاں جو عملہ ہے ۔ اس کی تنخواہ وغیرہ ہے ۔ وہ بھی تو شمار کیجئے ۔ وہ بھی ہماری جیب سے جاتے ہیں . . .

Mr. Speaker : The member may please conclude his speech now. There are other Members too.

راجہ اللہ داد خان ۔ جناب والا ۔ ادھوری تقریر کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ جب تک کہ اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہ کر لیا جائے ۔ آپ کہتے ہیں تو میں اسی طرح بیٹھ جاتا ہوں ۔ مجھے اس میں کوئی انکار نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ صاحب ۔ تجویز یہ کی گئی تھی ۔ کہ چونکہ بہت سے ممبران اس نوراک کی پالیسی پر بولنا چاہتے ہیں ۔

اس لئے اس کے لئے زیادہ وقت دیا جائے - اور سمرو صاحب نے یہ تجویز کیا تھا - کہ اس بحث کو کل تک جاری رکھا جائے -

وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق - اگر آپ اس کے لئے کوئی وقت دینا چاہتے ہیں - تو کسی غیر سرکاری دن یا پھر اتوار پر اس کو رکھ لیں -

مسٹر سپیکر - دوسری تجویز خواجہ صاحب کی یہ تھی کہ کل بعد دوپہر بیٹھ جائیں -

Minister of Finance: I do not mind, Sir.

خواجہ محمد صفدر - در اصل اکثر لوگ اس کو قبول نہیں کرتے - اس لئے میں اس تجویز کو press نہیں کرتا - اگلے ہفتے کسی غیر سرکاری دن پر تو نہیں البتہ کسی چھٹی کے دن مل بیٹھیں - سوموار کو رکھ لیں - اور اس دن کا سرکاری کام ہفتہ کو رکھ لیں -

وزیر مالیات - آپ ان کے کہنے پر نہ جائیں - میں نے آج کا دن تو suffer کر لیا اب اور کسی دن suffer کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں -

مسٹر سپیکر - آبپاشی اور برقیات کے لئے جو بھی وقت مقرر کریں - تو ایک گھنٹہ کے لئے . . . .

وزیر مالیات - بعد دوپہر اجلاس بلالیں - میں اپنی طرف سے یہ undertaking دیتا ہوں - کہ اگر آپ second sitting کرنا چاہیں - تو میں اپنے حصے کا کورم پورا کرنے کے لئے تیار ہوں - اور خواجہ صاحب . . . .

Mr. Speaker: That means that we will conclude the food debate at 2 p.m. today.

Mr. Ahmed Mian Soomro: (Jacobabad I): Mr. Speaker, Sir, I have been allotted a limited time on such an important issue concerning the country as a whole. Sir, the Food Policy cannot be separated from the Agriculture policy. Agriculture with food is like 'F' preceding 'Food'. Therefore to discuss the Food Policy without Agriculture is to discuss the food" without the 'F'.

Now, Sir, to increase industries, Government have provided tax holidays. Agriculture, when this country was born, was in surplus. In the first year we know that we were surplus in wheat, we were surplus in rice, and food was no problem for us. As years passed by we started making rapid progress in the industrial sector. At the same time we started going down in our food production. Lack of proper planning and policy was the cause of this. There was a

stage when the Agriculturists did not want to grow wheat. Government then realised that they had to waste a lot of money in importing wheat which resulted in the Government coming out with a policy fixing the minimum prices for wheat. This did have a salutary effect. Subsequently this encouraged the Agriculturists again to fall back on food crops. Government have fixed the rate of 13/8 for wheat as flour price. At the time when wheat comes into the market the prices are about this much or a little higher. With the result we found that not many agriculturists came forward to supply wheat to Government. But, Sir, Government had also at that time announced that we have plenty of wheat and, there is nothing to worry about. Now wheat is being sold, I know, in Jacobabad at Rs. 24 per maund (shame, shame). Ordinarily, Sir, if the prices of wheat were high when the produce came into the market form the producers I would welcome it. But that is not the case here. The producers who form 90 per cent of the population of this country.....

Mr. Abdul Raziq Khan: 85 per cent.

Mr. Ahmed Mian Soomro: ..When they send their produce to the market, they were able at that time to get about thirteen to fourteen rupees and it is now the capitalist, the middleman, who has hoarded that wheat-purchased it from the producers and is now selling the something at Rs.24.

Sir, does this not cause a reason for the Food Department to wake up and realise where something is wrong. There is definitely something wrong somewhere. They should avail of their experience. No doubt, Sir, their efforts are praiseworthy but the results are not.

Coming, Sir, to rice. Since there is very little time at my disposal I would deal mainly with the policy as far as rice is concerned. Sir, what has been happening?—A certain policy is announced for rice in the beginning....A certain specification is announced . The producers start sending their paddy to the market. While the season is coming to an end Government wakes up and realises that the specification is too hard... The cries of the public that it should be relaxed are justified.. ..At the end of the season it happens that the Government relaxes the specification and with retrospective effect.....With the result who gains in the bargain-either the capitalist, the miller who supply rice to Government because the producers were able to supply paddy to the miller who in turn supplied it to Government....Again it was the capitalist who gained thereby. But fortunately this year the Government, and I give them credit for it; came forward with the relaxed specification before the year started. But then Sir, this rice policy....what is the rice policy..it is a monopoly policy..Government in commercial matters should realise that it is as good as any other dealer and is not entitled to avail of its position to take an undue advantage which, to a certain extent, causes harassment to the public. I will show, how?

Sir, the Food Minister will bear me out and the record of this Assembly would also bear out that there have been adjournment motions tabled that Government has no funds to purchase rice. Government announces a monopoly policy and has no funds to purchase rice. Even now (till yesterday) there is no money available in Jacobabad to pay the people for the rice. A month back too it was not available. No doubt, Sir the Provincial Government did put in its efforts but then again they are helpless in the matter. They are the agents of the Central Government to buy this rice. Until the Central Government places funds at its disposal; which instead of (when the rice reason begins) being placed at their disposal in lumpsum according to the estimated amount they intend to procure, is given by instalment with the result that by the time the instalment is received; Government is already in debt.

How far, Sir, is it fair to these producers there that they are not allowed to sell their produce to anyone except the Government and Government has no money to pay for their produce. Is this not shameful Sir?

(Opposition Members : Shame, shame)

The poor people can't get their price. What is the result Sir? When he brings paddy into the market he has been getting Rs. 9/8/- per maund and now when he has sold his produce, the price is Rs. 10/8/- per maund. Who benefits by that ? It is only the millers. Malik Sahib himself has tried his best from time to time and his department also to get funds from the centre but with very little results. or at a very late stage, with the result that those agriculturists have already suffered. After that what happens Sir. The peak period of this rice crop is two months and you know that many adjournment motions have been tabled for want of wagons. Without them the rice cannot be moved and paddy brought to the mills. There are no purchasers to come forward to buy paddy because the millers resources are limited. There are not enough funds in the market. Again the price goes down.

Then Sir there are separate Inspectors of the Provincial Government and of the Central Government. What happens ? Of the Inspectors the less said the better. The more the Inspectors the more the corruption. What is the idea of so many Inspectors ? In any case the supplier is bound to Government for the quality allowance till it goes to the laboratory. Here the Inspector rejects at the station, asks, for the thing to go back, but again the same thing is brought to the station and it is accepted. Therefore Sir since those sellers are bound as far as the quality is concerned to a certain extent, there is no need to have central Inspectors as well as provincial Inspectors separately.

Then Sir as far as the quality of rice supplied is concerned, in the case of specifications there lies an appeal. I would like to bring to the notice of our Minister that there are cases of appeals of rice of 1957-58, which have not yet been decided. I present my own case. Since in 1957-58 for the last six years I have not received the result of my appeal. Sir the appeal must at least be decided within a reasonable time. As Malik Sahib has said, they are going to have an agency to the satisfaction of the supplier but all this should be done initially before he starts to implement the procurement policy. The previous experience must be availed of and whatever defects have been found before that, they should be rectified before the season starts.

Then Sir as far as agriculture is concerned, there is also the question of electricity. Sir electricity rate for agriculture in our Khairpur Division is much higher than anywhere else. We have repeatedly requested that we should be charged the same rate for electricity supplied for agricultural purposes as in other areas. In cases where we are paying less, the Government has brought in the Court Fee Bill before the House, where by the Court Fee is sought to be increased to bring in uniformity, but where we are being charged higher rates, they should also be brought down, particularly where it relates to agriculture. Therefore, Sir, the agricultural side must be taken into consideration for the purpose of our food policy.

As far as increase in food production through the use of fertilizer is concerned, it is really commendatory that Government has now decided to subsidize fertilizer, and that has been of course, with great effort of our Food Minister.

Mr. Speaker : The member may please conclude within two minutes.

Mr. Ahmad Mian Soomro: ... for which I would thank him Sir. As pointed out Sir even a Commission had come from Germany and they have recommended that the less we avail of controls, the better it is for us. It has always been found Sir that the policy of decontrol has proved to be successful. Controls are only another door opening towards corruption. The more the controls you have, the greater the corruption. Still the prices must Sir depend upon the demand and supply. Then why bring this intermediary just to create corruption in the country Sir.

Our wheat policy, our rice policy and our sugar policy have no doubt improved Sir but from the defects which we have seen we must improve, and particularly as far as rice is concerned. I would request Malik Sahib either not to procure rice or if you procure it then sufficient funds should be made available. That is not fair to the people; you have monopoly to procure and you have no funds to pay the people for that. The poor agriculturists have to suffer Sir.

Then Sir only one minute. As far as restrictions on rice are concerned, there are certain areas where rice has been restricted. In fixing those areas, a certain amount of common sense also should be utilized.

Rao Khurshid Ali Khan: If there is any.

Mr. Ahmed Mian Soomro: There is plenty.

Mr. Speaker: The member may please resume his seat now because the Minister of Food has to wind up the debate.

وزیر زراعت و خوارک (ملک قادر بخش) - جناب والا میں تہہ دل سے جملہ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ . . . .

شہزادہ اسدالرحمان - جناب سپیکر - چترال میں غلہ کی بہت کمی ہے - میں اس کو discuss کرنا چاہتا تھا - لیکن مجھے موقع نہیں دیا گیا - اس لئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں -

(اس مرحلہ پر شہزادہ اسدالرحمان ایوان سے باہر چلے گئے) -

وزیر زراعت و خوراک - عرض یہ ہے کہ اگر میں اس کو rightly سمجھا ہوں تو وہ یہ ہے کہ ہاؤس کی خواہش ہے کہ ہمیں ملک کی پیداوار بڑھانے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے - مجھے اس سے اتفاق ہے - لیکن چونکہ وقت نہیں ہے کہ میں بتا سکوں کہ ہم اس سلسلہ میں کسی حد تک کامیاب ہوئے ہیں - اس لئے میں جملہ ممبران کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنے پر اکتفا کرتا ہوں -

Mr. Hamza: Point of order. The House is not in quorum.

Mr. Speaker: Let there be a count. Has the Minister finished?

Minister of Food and Agriculture: I have finished, Sir.

Mr. Speaker: The House is adjourned for tomorrow to meet at 9·00 a.m.

(The Assembly then adjourned till 9·00 a.m. on Friday, the 6th March, 1964)

2924 PLA—535—5-4-66—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 6th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝

پ ۸ - س ۷ - ع ۱۴ - آیات ۵۵ تا ۵۸

(لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور (دیکھو) ملک کی درستگی کے بعد اس میں خرابی نہ پھیلانا۔ ڈرتے ہوئے اور امیدیں رکھتے ہوئے اس کے حضور دعائیں کرو۔ یقیناً اللہ کی رحمت ان سے نزدیک ہے جو نیک کردار ہیں۔ اور وہی تو ہے جو رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادلوں کو اٹھا لاتی ہے تو ہم انکو کسی مردہ زمین کی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کر کے باہر نکالیں گے۔ یہ اس لئے بیان کیا جاتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اچھی پیداوار ہی نکالتی ہے لیکن جو زمین نکمی ہے اس سے جو نکلتا ہے وہ بھی ناقص ہوتا ہے۔ اس طرح ہم آیتوں کو ان لوگوں کے لئے دہراتے ہیں جو شکر کرنے والے ہیں۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the Chair had ordered me at the instance of the members of the Opposition, day before yesterday, that copies of "Dastur-ul-Amal-e-Diwani Riayasat Kalat 1952" should be made available to the Members of this House. I have got enough copies printed and I am able to give a copy each to every member present here who would like to have it. I am passing on seventy-five copies of the Dastur to the Secretary of the Assembly and the members who are desirous to get a copy of it can get it from the Secretary. I accept full authority and responsibility for the authencity of this law.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour.

سید حاذق علی شاہ - جناب سپیکر - اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات شروع ہو ، میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلا سوال نمبر 5383 جو میرے نام پر ہے ، اس کے جواب کے ساتھ ایک بڑی لمبی چوڑی سٹیٹمنٹ ہے جو مجھے ابھی ملی ہے اور میں اس کو دیکھ نہیں سکا - اس کے علاوہ میرا ایک اور سوال 5788 بھی اسی موضوع پر ہے - یا تو پہلے سوال کو اس 5788 کے ساتھ لے لیا جائے یا ان دونوں سوالوں کو کسی اور تاریخ پر ملتوی کر دیا جائے تاکہ میں اس سٹیٹمنٹ کو study کر سکوں -

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : I think if the member wishes we can take up this question when the Question Hour is over. There will be plenty of time for him to study it.

سید حاذق علی شاہ - جناب والا - کیا مجھے اس سوال کے متعلق ضمنی سوالات کرنے کا موقع ملے گا - یا یہ سوال lapse ہو جائے گا - جیسے آپ کی مرضی -

مسٹر سپیکر - کیا آپ Question Hour کے اختتام تک اس سوال کو study کر کے اس قابل ہو سکیں گے کہ supplementary questions پوچھ سکیں -

سید حاذق علی شاہ - جی ہاں جناب - ہو سکوں گا -

Mr. Speaker : We will take both the questions at the end of question hour.

Parliamentary Secretary, Health (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir, as the Parliamentary Secretary (Railways) is not present, I may be permitted to reply the questions on his behalf.

Mr. Speaker : Yes.

PROMOTION AND TRANSFER OF MR. JAMAL-UD-DIN, HEAD CLERK D.M.Os. OFFICE, KARACHI.

*5453. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Jamal-ud-Din, Head Clerk, D. M. Os. Office, Karachi, is working in the said Office for the last 15 or 16 years ;

(*b*) whether it is a fact that inspite of his promotion to grade III and his consequent transfer to the Divisional Office, Karachi he is still working as Head Clerk in D. M. O's. Office while his pay is being drawn from the Divisional Office Establishment in grade III ;

(*c*) whether it is a fact that the request to up grade his post in D. M. O's. Office was turned down by the Vice-Chairman, P.W.R., Lahore;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative reasons for allowing him to work in a lower post in subordinate office and draw pay for a higher grade from the Divisional Headquarter Establishment ;

(*e*) whether Government intend to put an end to this irregularity and take action against the officers responsible for this state of affairs ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Mr. Jamal-ud-Din a Clerk Grade III has been working in the D.M.O's. Office Karachi since 14th June 1949.

(*b*) No. He has not been promoted to grade III and is still working in grade II in D.M.O's. Office. He, however officiated in grade III against a leave vacancy which arose in the Divisional Office and lasted for about two months up to October 1963. without being actually transferred to that office.

(*c*) Yes.

(*d*) Mr. Jamal-ud-Din was allowed to continue working in his own post during the short period for which there was a vacancy in the higher grade in the Divisional Office, in the interest of work. His promotion to the higher grade or the grant to him of officiating allowance against the short term vacancy, was not in order and the matter has been taken up with the Divisional authorities.

(*e*) Yes. The matter has been taken up.

RECRUITMENT OF B CLASS APPRENTICES IN PAKISTAN WESTERN RAILWAYS

*5468. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Railway be pleased to state :—

(*a*) the number of B Class apperentices recruited in Pakistan Western Railways during the period from the year 1950 to-date along with the places of their domiciles ;

(*b*) whether it is a fact that not a single B Class apprentices belonging to Peshawar Khairpur and Hyderabad Divisions, Tribal Areas and Baluchistan was recruited during the above mentioned period, in spite of the fact that Government have issued instructions to give due reprerentation in the services to every unit of West Pakistan on population basis ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to give due share of representation to smaller units in Railway Service ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔
(الف) اطلاعات گوشوارہ الف کی فہرست میں مندرج ہیں جو منسلک ہے ۔
(ب) جی نہیں ۔ ملازمتوں میں علاقہ‌وار کوٹہ کے مخصوص کرنے کے بارے میں ہدایات جولائی ۱۹۶۳ء میں موصول ہوئی تھیں جو پیشتر ازیں رائج نہ تھیں ۔ ان ہدایات پر ''بی'' کلاس اپرینٹس کے پچھلے انتخاب میں جو اگست ۱۹۶۳ء میں ہوا عمل کیا جا چکا ہے ۔
(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ANNEXUURE 'A'

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF APPRENTICE MECHANICS (RAILWAY NOMINEES) RECRUITED ON P. W. R. FROM 1950 TO 1963 AND THE PLACES OF THEIR DOMICILE.

Year	Total No. recruited	Peshawar	Rawalpindi	Sargodha	Lahore	Bahawalpur	Khairpur	Hyderabad	Karachi	Quetta	Multan	Tribal Area
1950 ..	18	..	..	..	16	..	1	..	..	..	..	1
1951 ..	39	1	..	..	34	..	..	1	..	1	2	..
1952 ..	40	1	1	2	35	..	..	..	..	..	1	..
1953	36	1	1	..	33	1	..	..	..	..	..	..
1954 ..	35	..	2	1	28	2		..	1	1	..	..
1955 ..	35	1	2	1	31	..	..	..	..	..	..	..
1956 ..	35	..	1	..	32	1	1	..	..	..	..	..
1957 ..	38	2	3	1	32	..	..	..	..	..	..	..
1958 ..	34	..	2	1	28	1	..	..	1	..	1	..
1959 ..	56	..	5	..	49	..	..	1	..	1	..	..
1960 ..	65	..	4	..	57	..	..	2	..	..	2	..
1961 ..	75	2	6	2	64	..	..	..	..	1	..	..
1962 ..	80	..	6	..	71	3	..	..	..	..	..	..
1963 ..	80	2	5	..	66	2	..	..	..	..	4	

APPOINTMENT OF AN ECONOMY COMMITTEE FOR RAILWAY ADMINISTRATION

***5487. Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have appointed an Economy Committee for the Railway Administration, if so, (*i*) the constitution of the said Committee, (*iii*) names of the whole-time officers attached with the Committee, (*iii*) its terms of reference ;

(*b*) whether it is a fact that the Vice-Chairman and the Finance Member of the Railway Board have been appointed as members of the said Committee ;

(*c*) whether Government is aware of the fact that the members of the public and the Railway employees cannot put their suggestions before the Committee in the presence of the Railway Officers ;

(*d*) whether it is a fact that the question issued by the Committee relates to corruption and other matters with which the Committee is not concerned ;

(*e*) whether Government will consider the advisability of replacing the existing official members for members of Committee by experts on Railway matters ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*a*) (*i*) The Committee consists of—

1. Mr. Abdul Waheed Khan, Minister for Railways.. Chairman.
2. Kh. Muhammad Safdar, M. P. A. Sialkot ... Member.
3. Sardar Inayat-ur-Rehman Abbasi, M. P. A. Hazara Member.
4. Sardar Ahmad Ali. M. P. A., Lahore ... ... Member.
5. Mr. W. A. Shaikh. Vice-Chairman. Railway Board.. Member.
6. Mr. Muzaffar, Hussain T. Q. A., Finance Member.. Member. Railway Board.
7. Mr. Ghias-ud-Din Ahmad, S. Q. A. C.S.P., Additional Member. Chief Secretary to the Government of West Pakistan.

(*a*) (*ii*) (1) Mr. Nizam-ud-din.
(2) Mr. M. Altaf Hussain.
(3) Mr. S. Intisar Hussain.

(*a*) (*iii*) The terms of reference of the Committee are—

(*a*) to look into the question of staff of strength at various levels and to suggest retrenchments and savings.

(*b*) to suggest measures to increase the revenue of the Railway and

(*c*) to suggest measures to eliminate causes of corruption in the Railways.

(*b*) Yes.

(*c*) There are only two Railway Officers in the Committee consisting of seven members including the Chairman and there is no reason why the public and the Railway employees cannot put their suggestions before the Committee.

(*d*) The questionnaire relates to corruption and measures to increase the revenue of the Railway which subjects are included in the terms of reference of the Committee.

(*e*) No ; As out of three official members, two are Railways Officers who are fully conversant with Railway problems.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - یہ جو کمیٹی بنائی گئی ہے - کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب فرمائیں گے کہ اس کی کتنی meetings ہوئی ہیں - اور اس نے کتنا کام کیا ہے -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) — جناب والا - ابھی تک اس کمیٹی نے ایک Questionnaire تیار کیا ہے - اور اسے circulate کیا ہے - اس کے بعد ہی یہ اپنی میٹنگ بلائینگے ابھی تک اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی -

---

ADVERTISEMENT OF SOME VACANCIES OF CLERKS BY HEADQUARTERS OFFICE OF THE P. W. RAILWAY.

*5488. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some vacancies of clerks were advertised by the Headquarters office of P. W. Railways and last date for receipt of applications was Ist June 1962;

(*b*) whether it is a fact that a large number of candidates submitted applications on prescribed forms :

(*c*) whether it is a fact that without considering the said applications all the vacancies were filled in on temporary basis, if so, reasons therefor;

(*d*) whether it is also a fact that persons recruited temporarily belong to one Zone only ;

(*e*) the number of appointments made by the Headquarters, office temporarily or on regular basis separately since Ist June, 1962 indicating the region and domicile of each candidate ;

(*f*) whether it is a fact that due representation has not been given to all the zones in making the appointments mentioned in (*e*) above, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) :

(الف) پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر میں ۱۹۶۲ء میں کارکوں کی بھرتی کے لئے کوئی جگہ مشتہر نہیں کی گئی البتہ ۱۹۶۳ء میں ۲۱۳ آسامیوں کے لئے اشتہار دیا گیا اور عرضیوں کی وصول یابی کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۶۳ء تھی۔

۴ (ب) ان جگہوں کے لئے جو ۱۹۶۳ء میں مشتہر کی گئی تھیں ۲۷۸۰ امیدواروں نے عرضیاں دیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ ناگزیر وجوہات اور کام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ۵۲ کارک یکم جون ۱۹۶۳ء کے بعد بالکل عارضی طور سے کام چلانے کے لئے تاوقتیکہ مستقل سلیکشن ہو بھرتی کئے گئے ۔

(د) کیونکہ عارضی امیدواروں کی شہریت کی تحقیق نہیں کی گئی تھی اس لئے اس کے بارے میں اطلاعات فراہم نہیں ہیں ۔

(ط) مستقل انتخاب ہونے تک بالکل عارضی طریقہ سے کام چلانے کی خاطر یکم جون ۱۹۶۲ء تا ۳۱ مئی ۱۹۶۳ء ، ۱۰۶ کارک اور یکم جون ۱۹۶۳ء تا ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء ، ۵۲ کارک بھرتی کئے گئے تھے ۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حصہ (د) میں کہا گیا ہے انہی وجوہات کی بنا پر علاقائی شہریت کے بابت اطلاع نہیں فراہم کی جا سکتی ۔

(ی) وہ آسامیاں جنکا ذکر مندرجہ بالا حصہ (ط) میں کیا گیا ہے ان کی بھرتی بالکل عارضی تھی تاوقتیکہ مستقل انتخاب کیا جا سکے ۔ مستقل انتخاب کی تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء مقرر کی جا چکی ہے اور تمام آسامیاں جن کا ذکر مندرجہ بالا حصہ (الف) میں ہے مختلف خطوں کی نیابت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بمطابق ہدایات صوبائی گورنمنٹ بھری جائیں گی ۔

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I may further add to this answer that the selection was made on 20th January 1964 and the result will be declared within 2 or 3 days.

RECRUITMENT TO CLASS III AND IV SERVICES IN THE MUGHALPURA WORKSHOPS AND OTHER ATTACHED OFFICES OF P. W. R.

***5489. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided that recruitment to attached and other offices whose jurisdiction extend to whole of West Pakistan would be made from different Regions on pupulation basis ;

(*b*) whether it is a fact that Mughalpura Workshop is one of such offices ;

(*c*) whether it is a fact that recruitment to Class III posts, in the Mogkulpura Workshops and other attached office is being made from Lahore Division and to Class IV post in the said offices from Lahore District only ; if so, reasons thereof ;

(*d*) the number of candidates recruited to Class III and IV service in the Moghalpura Workshops from 1962 alongwith the number amongst them belonging to smaller unit ;

(*e*) whether it is a fact that the number of the employees in the said workshops belonging to Tribal Areas, former Baluchistan, Sind Khairpur Peshawar Division is not proportionate to the number of the employees belonging to other Units; if so, the steps Government intend to take to remedy the situation ?

پارلیمنٹری سیکریٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ مغلپورہ ورکشاپس کا حلقہ انتظام جو ورکشاپ ڈویژن کا ایک حصہ ہیں لاہور تک محدود ہے اور سارے مغربی پاکستان تک ہمتد ہے ۔

(ج) جی نہیں - اسی بنیاد پر درجہ سوئم اور چہارم کی بھرتی ہوتی ہے - مغلپورہ ورکشاپس اور ملحقہ دفاتر کے لئے درجہ سوئم اور چہارم کی بھرتی سول اضلاع سے جہاں تک ان کا حلقہ پھیلا ہوا ہے کی جاتی ہے - جہاں تک مغلپورہ ورکشاپس کا تعلق ہے ان کے لئے بھرتی لاہور تک محدود ہے -

(د) مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۶۳ء تک ۱۳۴ درجہ سوئم اور ۳۶۵ درجہ چہارم کے ملازمین بھرتی کئے گئے - مغلپورہ ورکشاپس کا حلقہ انتظام لاہور تک محدود ہونے کی بنا پر چھوٹی وحدتوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

(ی) یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بھرتی کی پالیسی کے مطابق جو حصہ (الف) بالا میں بیان کی ہے متناسب نمائندگی مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو دی جاتی ہے - بشرطیکہ یہ بھرتی پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹر نے کرنی ہو جس کا حلقہ انتظام سارے مغربی پاکستان تک ممتد ہے -

مسٹر عبدالرازق خان — جناب والا - کیا میں جناب وزیر ریلوے سے دریافت کر سکتا ہوں کہ مغلپورہ ورکشاپ سارے مغربی پاکستان کے لئے ہے یا صرف لاہور کے لئے ، اگر یہ سارے مغربی پاکستان کے لئے ہے تو اس میں کوئٹہ کے تناسب کا لحاظ کیوں نہیں رکھا جاتا ، جیسا کہ P. W. R. کے تمام ملازمین کیلئے رکھا گیا ہے -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) جناب والا — اس میں شک نہیں کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ورکشاپ یہی ہے ، لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس ہمارے Divisional Headquarters مثلاً راولپنڈی - سکھر اور حیدرآباد وغیرہ میں بھی ورکشاپ ہیں — جہاں Recruitment local basis پر ہوتی ہے ، اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا کہ مغلپورہ ورکشاپ کی آسامیاں لاہور کے لوگوں سے پر کی جائیں -

مسٹر عبدالرازق خان — جناب والا - جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ دوسرے ڈویژنوں میں بھی ورکشاپ ہیں جو ان ڈویژنوں کیلئے ہیں ، لیکن مغلپورہ ورکشاپ سارے مغربی پاکستان کیلئے ہے - ان میں اور اس میں فرق ہے ، وہاں اگر لوگ Divisional basis پر بھرتی کئے جاتے ہیں تو وہاں تو درست ہے ، لیکن کیا آپ یہاں بھی پرانے طریقے کو ختم کر کے اس کو سارے مغربی پاکستان کیلئے کریں گے -

وزیر ریلوے — جناب والا - ہم اس سوال کو examine کریں گے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — جناب والا - جناب وزیر نے ارشاد فرمایا ہے کہ جیسے سکھر اور دیگر ڈویژنوں میں ورکشاپ ہیں اور وہاں ان لوگوں کو سہولتیں دی جاتی ہیں ، اسی طرح لاہور کی ورکشاپ میں لاہور کے لوگوں کو سہولتیں دی جاتی ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ سابقہ صوبہ سرحد میں ایسی کوئی ورکشاپ نہیں ہے - کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو کسی ورکشاپ میں ملازمت نہ دی جائے -

Minister of Railways : I could not get his last point.

Mr. Speaker : The member may please repeat his supplementary question. What was your Last point ?

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — جس طرح وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ سکھر ورکشاپ میں سابق سندھ کے لوکل ملازمین کو سہولتیں دی جا رہی ہیں ، اسی طرح لاہور کے علاوہ قرب و جوار کے علاقوں کو یہ حق دیا جاتا ہے ، چونکہ صوبہ سرحد میں کوئی ریلوے ورکشاپ نہیں - کیا وہاں کے لوگوں کو ایسی سہولتیں لاہور کی ورکشاپ میں مل سکتی ہیں ؟

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) — آپ بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں کیا یہ حق نہیں ہے -

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : This is a big scandal.

Mr. Speaker : Does Mr. Junejo. endorse his reply. (Laughter).

Major Sultán Ahmed Khan: Before I put the supplementary, I want to make one thing clear.

کہ ہم بلا ٹکٹ سفر نہیں کرتے -

May I know from the Minister any specific reason for such a policy to localise recruitment to such a major workshop.

Minister of Railways ; So far as the existing rules are concerned, the recruitment is to be made from Lahore and I have said that we are examining the question, whether it should be on West Pakistan basis or it should continue as it is because ultimately we shall be faced with a huge problem, the Housing Problem if we have employees from Peshawar, Sind and Bahawalpur. Where are we going to accommodate them? These are some of the things that we have to consider before we come to any final decision.

NUMBER OF GRADE II AND GRADE III CLERKS IN THE RAILWAY HEADQUARTERS

*5503. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Minister of Railways, be pleased to state :—

(*a*) the branch-wise number of Grade II and Grade III Clerks whether temporary or permanent in the Railway Headquarters Office;

(*b*) the names of the Clerks in the said office promoted from Grade I to II and from Grade II to III alongwith the dates of their appointments in the original grades and the dates of promotion to Grades II and III respectively?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The required information is placed on the Table of the House.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : I do not find any information in the book.

Parliamentary Secretary : I think the Member has been supplied with a copy of the reply.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : I have not got it.

Parliamentary Secretary : It has been placed on the Table.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : This information is not given in the book that I have received (Interruptions) Tell me the page where that information is given.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : I could give him a copy if he wants.

Mr. Speaker: He has got the reply what he says is that the answer to his question is not there in the book.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : The information which is laid on the Table is not published in this book.

Minister of Railways : But the copy has been laid on the Table.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: It has not been supplied to me. How can I put the supplementaries?

Mr. Speaker : I want to know whether the copy of the answer which has been supplied to the Member is the same which has been placed on the Table of the House or is it something else.

Minister of Railways : I am giong to give a spare copy to the Member.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Sir, this question may be deferred. I cannot ask supplementaries like this.

Mr. Speaker : This question should be answered on the next turn.

PROMOTION OF CLERKS GRADE II, APPOINTED IN THE HEADQUARTERS OFFICE OF P. W. R.

*5504. **Mr. Iftikhar Ahmed Khan** : Will the Minister of Railways, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Clerks appointed in Grade II during 1942 to 1947 in the various Branches of the Headquarters office of P.W.R. have not been given any promotion so far;

(*b*) whether it is a fact that the Clerks appointed in Grade III during the said period in different branches of the said office have been given promotion to Grade IV and V even;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not giving promotions to Grade II Clerks?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No. The clerks appointed in Grade II have been promoted in their respective branches on the occurrence of vacancies.

(*b*) This question does not arise as no clerks were appointed direct in grade III during this period.

(*c*) Does not arise.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : May I know what is the difference in the pay of clerks of Grade II and Grade III?

Minister of Railways : Grade II 125—225.

Grade III 175—350.

مسٹر افتخار احمد خاں - ان کی کوالیفیکیشن میں کیا فرق ہے ؟

Minister of Railways : I cannot reply to his supplementary at this stage. I will be able to give a reply if he gives me fresh notice.

مسٹر افتخار احمد خان — اگر یہ کہیں کہ بی - اے اور بی - ایس - سی دونوں ایک ہیں اور ان کی duties بھی ایک ہیں تو پھر ان کی تنخواہوں میں کیوں فرق ہے ، کیا آپ اس کو examine کریں گے -

Minister of Railways : Definitely we will examine it if the qualifications are the same.

BERTHING ARRANGEMENTS FOR TRAINS AT GOJRA RAILWAY STATION

*5519. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Railways, be pleased to state:—

(*a*) the berthing arrangements for trains made at Gojra Railway Station since Independence;

(*b*) whether it is a fact that berthing facilities have not been provided at the s aid Railway Station according to the increase in the number of trains; if so, reasons therefor!

پارلیمنٹری سیکریٹری (سردار محمد اشرف خاں) —

(الف) گوجرہ ریلوے سٹیشن پر گاڑیوں کے ٹھہراؤ کے انتظامات میں آزادی کے حصول سے لے کر اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -

(ب) جی نہیں - گوجرہ سٹیشن پر گاڑی کے ٹھہراؤ کے انتظامات فی الحال ان گاڑیوں کے لئے جو یہاں سے گزرتی ہیں کافی ہیں ، البتہ مسافروں کو زائد سہولتیں فراہم کرنے کے لئے اس سٹیشن پر ایک آئی لینڈ پلیٹ فارم اور ایک بالائی پل تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں بنانے کی تجویز ہے -

---

CONFIRMATION OF CERTAIN CLERKS OF STEEL SHOP P.W.R.

*5602. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state, whether it is a fact that the confirmation of certain clerks of the Steel Shop, P. W. R. is pending since long, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : All the clerks employed in the Steel Shop, Moghalpura have been confirmed. There were a certain number of clerks whose confirmation, until recently, had been held up on account of the fact that their performance remained under assessment, but orders in connection with their confirmation also have since been issued. The delay, which is being taken up with those responsible for it, has not resulted in any loss to the said clerks.

CONCESSION FOR INHABITANTS OF BACKWARD AREAS FOR RECRUITMENT IN RAILWAY

*5604. **Sardar Inayatur Rehman Abbasi** : Will the Minister of Railways please refer to part (d) of answer to starred question No. 4453, given on the floor of the House and state the names and details of the regions declared as backward areas by the Government?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) — حکومت نے مندرجہ ذیل علاقہ جات کو پسماندہ قرار دیا ہوا ہے - کوئٹہ اور قلات ڈویژن (بشمول کوئٹہ شہر) ، پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کے قبائلی علاقے امب ، چترال ، دیر اور سوات کی ریاستیں ڈیرہ غازی خان کا سابق غیر ملحقہ علاقہ اور ضلع ہزارہ کا اہر تناول حصہ -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی — کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب وضاحت فرمائیں گے کہ کن بنیادوں پر ان علاقوں کو پسماندہ قرار دیا جاتا ہے -

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : This is the decision of the Provincial Government and we have to carry out their instructions.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی — کیا اس میں ترمیم ہو سکتی ہے اور کیا آپ اسے re-consider کر سکتے ہیں -

Minister of Railways : Sir the Railway Department has nothing to do with it. We get instructions from the Provincial Government and we carry them out.

ISSUANCE OF MORE TICKETS THAN NUMBER OF SEATS AVAILABLE IN RAILWAY COMPARTMENTS

*5605. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi**: Will the Minister of Railways, be pleased to state, whether it is a fact that generally the number of passengers travelling in trains is more than the number of seats available in the compartments; if so, (*i*) reasons therefor; (*ii*) reasons for not restricting the issue of tickets for a train equal to the seats available in the said train?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No, there is no overcrowding in upper class compartments. Lower class compartments of some trains are overcrowded on certain sections only and not throughout their run.

(*i*) Overcrowding in the lower class compartments of some trains existed even before Independence. Since Independence, additional carriages have been reduced to the extent permitted by the availability of funds and these together with improved utilisation have enabled the Railway to augment the passenger trains by more than 100 per cent. Over crowding, however, continues although to a lesser extent because the rate of increase in the passenger traffic has been much higher than the augmentation of coaching stock.

(*ii*) Under section 66 (1) of the Railway Act, the Railway is not authorised to refuse issue of tickets to persons desirous of travelling by rail and therefore, no restriction on the issue of tickets can be placed. In case of non-availability of accommodation fare is refunded on production of the ticket within three hours of the departure of the train, in accordance with section 67 (2) of the Railway Act.

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی—میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ لوئر کلاس میں تمام ڈبے overcrowded ہوتے ہیں اور مسافر پر مسافر ہوتا ہے جواب میں کہا گیا ہے کہ آزادی کے پہلے سے ہی ایسا چلا آ رہا ہے اور اس طرح چلتا رہے گا -

اگر آپ مردوں کی لوئر کلاس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم لیڈیز کی لوئر کلاس میں ایسا کر دیں کہ صرف اتنی ٹکٹ جاری کی جائیں جتنی وہاں جگہ یا سیٹیں ہوں -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خاں جنیجو): جہاں تک لوئر کلاس کا تعلق ہے ابھی جیسا کہ ہم نے تیز رو گاڑی کے لئے Reservation کا انتظام کیا ہوا ہے، اگر سب ٹرینوں کے لئے کر دیں تو آپ ہی شکایت کریں گے کہ رشوت بڑھ گئی ہے اور Reservation کے سلسلہ میں ملازمین رشوت مانگتے ہیں - بہتر یہ ہے کہ آہستہ آہستہ جہاں جہاں ضرورت ہو گی، ہم اس کے لئے غور کریں گے -

If you say that at one time it should be throughout West Pakistan then it is not possible.

NUMBER OF SEATS RESERVED IN B. CLASS APPRENTICESHIP COURSE IN GOVERNMENT POLYTECHNIC INSTITUTE, LAHORE FOR STUDENTS FROM FORMER N.-W.F.P. INCLUDING TRIBAL AREAS AND MERGED AREAS

***5611. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Railways please refer to the answer to starred question No. 5211 given on the floor of the House on 1st January 1964 and state:—

(*a*) the number of seats reserved in B Class apprenticeship course for students of former N.-W.F.P. including Tribal Areas and Merged Areas;

(*b*) the names and home districts of the students, who applied for admission to the said class against the seats reserved for the said areas;

(*c*) the total number of students out of those mentioned in (*b*) above who appeared in the written test;

(*d*) the authority who conducted the said test;

(*e*) whether Government would place on the Table of the House a copy of the papers set for the said test;

(*f*) the marks obtained by each student mentioned in (*c*) above in the said test and the names of the students who were selected for admission to the above-mentioned Class?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) -

(الف) گیارہ (چھ سابق صوبہ سرحد سے اور پانچ قبائلی علاقہ سے) -

(ب) (۱) شیر افگن خان (پشاور) -

(۲) عبدالغفور (پشاور) -

(۳) مسعود خان (ہزارہ) -

(۴) خالد لطف (پشاور) -

(۵) محمد اکرم (ہزارہ) -

(۶) پرویز اختر (سردان) -

(۷) محمد اشرف (ہزارہ) -

(ج) تین - دوسرے چار امیدوار حقدار نہ تھے، کیونکہ وہ تیسرے درجہ کے میٹریکولیٹس تھے -

(د) ایک سیلیکشن بورڈ نے جو مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل تھا :—

(۱) ڈپٹی چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ -

(۲) ڈپٹی چیف کنٹرولر آف پرچیز (ٹیکنیکل) -

(۳) سینئر ویلفیر افسر -

(ہ) جی ہاں ۔ یہ کاغذات بطور ' اے * اور ' بی* شامل ہیں ۔
(و) معلومات تتمہ ، سی * میں شامل ہیں ، ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب انہوں نے فرمایا ہے کہ ۱۱ — سیٹین فارمر این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی اور ٹرائیبل ایریاز کے لئے reserve کی گئی ہیں ، جس میں سے ۷ آدمیوں نے درخواست دی اور اس میں سے صرف ۳ eligible تھے اور باقی ineligible تھے تو کیا آپنے advertisement میں کہا تھا کہ صرف سیکنڈ ڈویژن والے apply کر سکتے ہیں اور تھرڈ ڈویژن والے apply نہیں کر سکتے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) ۔ جی ہاں advertisement میں کہا گیا تھا کہ یہ qualification ہونی چاہیئے ۔

خان اجون خان جدون ۔ فارمر این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی اور ٹرائیبل ایریاز میں جو advertisement کرایا تھا تو اسکے کیا ذرائع ہیں کیا آپ نے تھرو کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ پبلسٹی کرائی تھی ۔

وزیر ریلوے ۔ normally جو پبلسٹی ہوتی ہے ۔ وہ تھرو papers ہوتی ہے ۔ جہاں تک فرنٹیئر کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ تھرو papers ہوتی ہوگی ۔

I am not very sure whether we do it through the Commissioner or the political agent.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ کیا میں وزیر ریلوے سے پوچھ سکتا ہوں کہ allocation جو seats کا ہوتا ہے اور خصوصاً ٹرائیبل ایریاز میں این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی یا کسی اور ریجن کے لئے تو کیا یہ مقصد زیر نظر نہیں ہوتا کہ وہاں کے لڑکے کم قابلیت کے ہیں تو ان کو موقع دیا جائے ملازمت میں یہ کس اصول کے تحت سیٹیں تقسیم کی گئی ہیں ۔ کیا یہ اصول ہے کہ تھرڈ ڈویژن کے لڑکوں کو نہ لیا جائے ۔

وزیر ریلوے ۔ جہاں تک سیٹوں کی تقسیم کا سوال ہے تو ہم نے throughout ویسٹ پاکستان population-basis پر تقسیم کیا ہے ۔ لیکن جہاں تک backward ایریاز کا تعلق

* Please see Appendix I at the end.

ہے تو اگر کوئی تھرڈ ڈویژن کا لڑکا ہے اور اس کے merits ہیں تو ہم اس کو admit کرتے ہیں -

خان اجون خان جدون - کیا آپ اس کو admit کرتے ہیں -

وزیر ریلوے - اگر کوئی تھرڈ ڈویژن کا لڑکا ہے اور وہ کہتا ہے کہ ہمارے حالات ایسے ہیں کہ ہم کو As a special case consider کیا جائے تو ہم consider کرتے ہیں -

خان اجون خان جدون - تو پھر آپ نے ان چار تھرڈ ڈویژن کو disallow کیوں کیا ، جبکہ ان کا کوٹہ تھا درخواست دینے والے تھوڑے تھے - ۱۱ میں سے صرف ۷ درخواستیں آئی تھیں تو اس کا یہ بھی مطلب نکل سکتا ہے کہ آپ نے publicity نہیں کی -

وزیر ریلوے - جہاں تک اصول کا تعلق ہے - میں نے آپ سے کہا کہ ہمارے پاس درخواستیں ۷ آئی تھیں اور جو سیکنڈ ڈویژن والے admit ہوئے وہ تین تھے باقی جو تھرڈ ڈویژن کے لڑکے تھے وہ اگر ہمیں application دیتے کہ consider میں as special a case کیا جائے تو ہم consider کرتے -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب وہ تو آپ اس صورت میں consider کرلیں جب آپ کے پاس سیٹیں کم ہوتیں اور درخواستیں زیادہ ہوتیں یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے - جتنی درخواستیں آپ کو چاہئے تھیں اتنی ہی درخواستیں آپ کے پاس آئیں اور اس سے کم آئیں تو کیا آپ اس کو از سر نو غور فرمائیں گے -

وزیر ریلوے - یہ معاملہ backward area کا ہے لازمی ہے کہ ہم دیکھیں گے کہ چونکہ وہاں تعلیم کا اچھی طرح سے بندوبست نہیں ہے تو ہم اس چیز کو غور کریں گے کہ ان کا خیال رکھا جائے اور ان کے ساتھ concession کیا جائے -

INCREASE IN THE NUMBER OF BEDS IN RAILWAY HOSPITAL, MULTAN

*5632 **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(*a*) whether the scheme for increasing the number of beds in the Railway Hospital, Multan has been put into execution ;

(*b*) whether it is a fact that the construction of T. B. Ward and an X-Ray Block in the said Hospital has been completed;

(*c*) whether it is a fact that plans for the extension of the buildings of Women-Ward and the Main Ward of the said Hospital have been approved and the funds have been provided ;

(*d*) whether it is a fact that in view of the increase in work in the said hospital a post of A. M. O. was sanctioned ;

(*e*) whether it is also a fact that the post mentioned in (*d*) above has not yet been filled in inspite of the repeated requests by the Divisional Superintendent, Multan, and the resolution passed to this effect by the Area Works Committee ;

(*f*) if answers to (*d*) and (*e*) above be in the affirmative, reasons for not making appointment to the said post so far and the time by which appointment to it will be made ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The new T. B. Ward is nearing completion, while construction of the X-Ray Block has recently been taken in hand.

(*c*) Yes. Plans for an indoor patient female and children wards, together with extension of general ward, has been finalised and approved and provision for requisite funds have been made.

(*d*) No need for providing an extra post of A. M. O. has not yet been felt.

(*e*) Does not arise.

(*f*) Does not arise.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - جناب آپ نے (اے) میں admit کیا ہے کہ بستروں کی تعداد بڑھا دی ہے اور (بی) میں admit کیا ہے کہ وارڈوں کی تعداد بھی بڑھا دی ہے تو کیا reaso ہے کہ اے - ایم - او کی پوسٹ میں اضافہ نہیں کرتے -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)- جناب پہلے یہ شکایت تھی کہ وہاں بستر پورے نہیں تھے تو ہم نے بستر وہاں بڑھا دئے اب جو ڈاکٹر یہاں ہے اس سے ہم خوش ہیں کہ وہ manage ہسپتال کا اچھا کرتا ہے جب یہ full fledged ہسپتال ہو جائیگا اور ضرورت محسوس ہو گی کہ اے - ایم - او وہاں دیا جائے تو ہم consider کریں گے -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - حضور والا - ڈیڑھ سال پہلے اے - ایم - او کی ضرورت محسوس کی گئی تھی اور سی - ایم - او صاحب نے اسکو recommend کیا تھا اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نے بھی recommend کیا تھا اور بجٹ میں بھی پراویژن کیا گیا تھا تو کیا وجہ ہے کہ باوجود بجٹ میں پراویژن رکھنے کے اس کی اب منظوری نہیں کیجارہی ہے -

وزیر ریلوے - گزارش ہے کہ اس سے پہلے ملتان ڈویژن بننے کے بعد ملتان ڈویژن کا علاقہ ہم نے سکھر ڈویژن میں دیدیا ہے اور اس لئے ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ وہاں ڈاکٹر بڑھائیں اور یہی وجوہات تھیں کہ ہم نے وہاں ڈاکٹر نہیں بڑھائے جب یہ ہسپتال full fledged کام کرے گا تو ہم اگر ضرورت محسوس کریں گے کہ ڈاکٹر بڑھائے جائیں تو بڑھادیں گے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - جناب ریلوے منسٹر صاحب نے admit کر لیا ہے کہ وہ consider کریں گے تو کیا آپ اس کو بھی admit کرتے ہیں کہ وہاں اے - ایم - او کی ضرورت ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ اور ریلوے کی دوسری اتھارٹیز نے تسلیم کی تھی -

وزیر ریلوے - میں نے عرض کیا ہے کہ یہ پہلے کی بات ہے لیکن سکھر ڈویژن بننے کے بعد حالات بدل گئے ہیں جب یہ full fledged ہسپتال کے طور پر کام کرے گا تو ہم consider کریں گے -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - حضور والا - یہ ملتان ریلوے کا ہسپتال بہت پہلے سے ہے اور وہاں ریلوے کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ملتان ڈویژن بھی سب سے بڑا ڈویژن ہے - وہاں کے ریلوے کے ملازمین کو بہت تکلیف ہے - تو اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ایریا ورکس کمیٹی نے بھی سفارش کی تھی - اب سی - ایم - او صاحب خود اس کے خلاف ہیں - اس کے بعض وجوہات ہیں - اگر منسٹر صاحب

چاهیں تو میں بیان کرنے کے لئے تیار ہوں اور کہا وہ اس پر غور کریں گے -

وزیر ریلوے:- کوئی ایسی خاص وجوہات ہیں تو بتایئے - ہم انکوائری کرائیں گے -

---

PROVIDING OF INTERLOCK BRIDGES ON METER-GUAGE LINE IN THARPARKER DISTRICT

*5648. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(*a*) the number of Railway Stations lying on Meter.Guage line in Tharparkar District;

(*b*) the number of Railway Stations, excluding Mirpurkhas, where inter-lock bridges have been provided for public convenience;

(*c*) whether it is a fact that the towns of Jhundo, Naukot and Kunri are situated on the opposite side of the Railway Stations;

(*d*) whether it is a fact that the inhabitants of the said towns have to cross the railway lines in order to reach the station concerned; if so, whether Government intend to construct inter-lock bridges at the stations of the said towns for the convenience and safety of the public; if so, when, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Thirty-five stations.

(*b*) Presumably the term 'inter-lock bridges' is intended for 'foot-over' bridges. If so, then the position is that no 'foot-over' bridge is provided at any Railway station on the Metre Gauge Section in Tharparkar district except at Mirpurkhas.

(*c*) Yes.

(*d*) Level-crossings are provided near the ends of the station yards for the facility of the passengers to cross the railway lines and reach the stations safely. There is no proposal to construct 'foot-over' bridges at these stations as this facility cannot be justified owing to a all volume of passenger traffic. For the existing traffic, level-crossings are adequate.

UNSUITABILITY OF COMMODES IN LAVATORIES OF HIGHER CLASS WAITING ROOMS AT MULTAN CANTONMENT RAILWAY STATION

*5657. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the commodes in the lavatories of higher class waiting-rooms at the Multan Cantonment Railway Station are fitted in such a way that the persons using them have to keep their faces or backs towards Qibla', if so, the names of other Railway Stations where the commodes are fitted in a similar position ;

(*b*) whether it is a fact that the higher class compartments of trains are provided with commodes of European style which are unsuitable to the needs of Pakistani citizens ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to make the necessary changes in regard to the unsuitability of the commodes mentioned in (*a*) and (*b*) above, if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No. The commodes in the upper class waiting rooms at Multan Cantonment railway-station are not fitted in such a way as to require one to keep his face or back in the direction of 'Qibla'. The position at other Railway Stations cannot be furnished without making detailed enquiries.

(*b*) Yes. Upper class bathrooms are provided with Eurpoean style commodes as these are known to meet the convenience of a large majority of both Pakistani and non-Pakistani passengers.

(*c*) Does not arise as the existing arrangements are satisfactory.

چودھری محمد ابراھیم — کیا آپ اس معاملے میں اس ھاؤس سے استصواب کریں گے ۔ کہ موجودہ فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس میں کموڈ مہیا کئے گئے ھیں ۔ کیا وہ پاکستانی طرز زندگی اور انکے taste کو suit کرتے ھیں ۔ جیسا کہ ابھی آپ نے فرمایا ھے کہ یہ ان کے لئے مناسب ھے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) : اب جو حالات ھیں ۔ ان کے مطابق تو یہ suit کرتے ھیں ۔ کیونکہ ھمیں اس کے خلاف کوئی representations نہیں آ رھی ھیں ۔ کہ اس کو بدل دیں ۔

MR. JAGDISH RAI, ASSISTANT MANAGER, STEELSHOP P.W.R., MOGHALPURA.

***5670. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister for Raliways be pleased to state:—

(*a*) the date since Mr. Jagdish Rai has been working as Assistant Manager Steel Shop, P.W.R., Moghalpura, along with the reasons for his long stay at the said station ;

(*b*) whether it is a fact that one Muhammad Tufa'il, an employee of the said workshop whose ticket No. 2114 was suspended at the instance of the above said Officer but he later on got an order for his reinstatement from a competent Court; if so, whether the said Muhammad Tufa'il has been reinstated on his post and paid the amount adjudged by the said Court as due to him;

(*c*) whether it is a fact that the said Mr. Tufail is being victimised by the above said Officer;

(*d*) whether it is a fact that one Muhammad Hussain of the said Steel Shop also lodged a complaint against the above said Officer; if so, action taken thereon?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Mr. Jagdish Rai has been working as Assistant Manager, Steel Shop, P.W.R. Railway, Moghalpura, from 4th March 1958. The post which he has been holding requires specialised training and long experience. His continuance in the said post is, therefore, considered as more advantageous to the Railway that either is utilization in any other capacity in his present grade or his replacement by an officer with less experience.

(*b*) No. The facts of the case are that Muhammad Tufail threatend one of his colleagues, Muhammad Yousaf, with a dagger on 13th April 1962 as a result of which he was arrested by the Police and tried in a Court of Law consequent upon his arrest, he was placed under suspension in accordance with the normal rules and was put back to duty on 18th January 1963 in view of the judgment announced by the Court. The court did not acquit him, but observed in its judgment that through his long suspension, he had already received an adequate punishment. The period of suspension was treated as *'dies non'* and no payment was either adjudged by the Court or paid to him for this period.

(*c*) No, in view of the reply to (*b*) above the question of victimization does not arise.

(*d*) The question of taking action has not arisen as no complaint has been lodged by one Muhammad Hussain of the Steel Shop against the said officer.

چودھری محمد ابراھیم - پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے appointment جواب میں فرمایا ھے - کہ جگدیش رائے صاحب کی اس لئے کی گئی - کہ دوسرا کوئی آدمی یہ کام نہیں چلا سکتا ھے - اگر یہ صاحب ھندوستان چلے جاتے - یا اب چلے جائیں تو کیا آپ کا کام رک جائے گا -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) : ایسا تو نہیں ھے - کیونکہ ھم نے تو دیکھنا ھے - کہ کون افسر کس post پر اچھی طرح سے کام کر سکتا ھے - تو ھم اس کو allow کرتے ھیں کہ وہ کام کریں -

خان اجون خان جدون - کیا جماعت اسلامی والے کسی ھندو کو بھی برداشت نہیں کر سکتے - جو پاکستان کے وفادار شہری ھوں -

Mr. Speaker : Is the member putting a question to the Minister or the Parliamentary Secretary or to the Member ? Of Course, he can ask a question but he should give fresh notice for that.

5706 Not asked.

NUMBER OF DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED FOR KALAT DIVISION

*5727. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of development schemes sanctioned for Kalat Division during current fiscal year alongwith the estimated cost of each scheme ;

(*b*) the monthwise amount spent on each of the said schemes upto 31st December, 1963 ;

(*c*) reasons for variation if any, in the budgetary, provision and the actual expenditure alongwith the reasons if the work on the said schemes was started late ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The railway development schemes sanctioned for the portion of the Railway falling within the jurisdiction of Kalat Civil Division which are in progress in the current fiscal year, alongwith their estimated costs, are shown in the statement attached as Appendix 'A'.

(*b*) The month-wise amount spent on each scheme during the current fiscal year upto 31st December, 1963 is given in the statement attached as Appendix 'A'.

(*c*) There has been no variation in the budgetary provision during the current fiscal year on these schemes. The schemes are progressing as programmed. Progress of each work upto the end of 31st December 1963 is summarised in the statement attached as Appendix 'A'.

APPENDIX

STATEMENT SHOWING RAILWAYS DEVELOPMENT SCHEMES SAN-

Serial No.	Name of work	Anticipated cost	Allotment during the year 1963-64
1	2	3	4
		Rs.	Rs.
1	Provision of Standard III Signalling at Spezand ..	2,00,000	75,000
2	Re-opening of closed station Bohar and Sari-Bolan on Quetta-Sibi-Section.	4,18,000	15,000
3	Providing additional accommodation for loading, shifting south end of yard due to serious scouring of hill and increasing capacity of Dn. Main Line at Mach.	2,21,000	1,00,000
4	Providing Standard Signalling at Nari Bank, Mushbaf, Pehro Kunri Ocepur, Panir, Peshi, Chidarzai, Abigum, Kolpur and Sariab on Quetta-Sibi Section	1,41,000	91,000
5	Providing Tea Stalls at Mastung Road, Spezand and Abigum.	20,000	5,000
6	Providing one unit class III staff quarter each at Abigum Chidarzai— Panir, Ocepur Pehro Kunri on Quetta Division.	67,000	50,000
7	Providing 2 units class IV staff quarters each at Peshi-Gadalar and Mushkaf stations on Quetta Division.	1,00,000	30,000
8	Re-opening of Mangoli and Perak closed stations on SIB J.C.D. Section.	6,45,000	1,00,000
9	Raising embankment and providing adequate water ways between Temple Dara and Nuttal from miles 78/14-15 to 81/45, 81/14-15 to 82/9-10, 83/8-9 to 84/20-21 and 91/2-3 to 11-12 on J.C.D-SIB section."	9,71,000	3,50,000

'A'

CTIONED FOR KALAT CIVIL DIVISION DURING 1963-64

Month-wise Amount Spent						Remarks
July 1963	August 1963	September 1963	October 1963	November 1963	December 1963	
5	6	7	8	9	10	11
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
..	..	..	..	..	..	Revised plan is under approval.
..	..	17,884	—1,027	17,750	—33,871	Work is in progress at Bohar 94% and at Sari Bolan 56%.
..	..	..	..	..	..	Plans approved. Estimate prepared and is under sanction.
..	..	..	..	..	..	Work at Nari Bank station has been completed and opened. Plans for work at other stations have been approved and Estimates are under preparation.
..	..	..	..	..	..	Plans approved. Estimate sanctioned. Work is being taken in hand.
..	..	..	..	..	..	Plans approved. Estimates are under sanction.
..	..	..	..	..	..	Plans approved. Estimates are under sanction.
952	2,801	27,076 1,433	—21,907	1,629	3,127	Work is in progress. Up-to-date progress is 10%.
..	..	..		..	..	Plans approved, Urgency certificate is under sanction.

RAILWAY OUT AGENCY AT LORALAI

*5732. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Railway Out Agency exists at Loralai since 1955 and is run by Loralai Transport Company, Loralai ;

(*b*) the rates charged by Railway for the carriage of Goods by road between Harnai and Loralai and between Havelian and Abbottabad during 1955 and 1963-64 ;

(*c*) whether it is a fact that the said Transport Company had no Bus for passengers during the period from September to November 1964 and the Bus Serivce between Harnai and Loralai was introduced by another Company on commission basis ;

(*d*) whether it is a fact that the Company mentioned in (*a*) above was given the contract of the Out-Agency, Loralai by Railway Authorities without inviting quotations for the said contract from other companies ; if so, reasons therefor ;

(*e*) the old rates as well as the revised rates charged by the said Agency per maund for the transportation of goods alongwith the reasons for revision of rates ;

(*d*) the total maundage of goods transported by the above-mentioned Agency from 1962 to 31st December, 1963 !

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) مال و اسباب بذریعہ سڑک کی باربرداری کے نرخ درج ذیل ہیں ۔

نرخ

۱۹۶۳-۶۳	۱۹۰۰ء
لورالائی اور ہرنائی کے درمیان ۔	۴-۹-۰ روپے (۵۸ پیسے) فی من یا من کے کسی حصہ کیلئے	۹۹ پیسے فی من یا من کے کسی حصہ کیلئے
حویلیاں اور ایبٹ آباد کے درمیان	۰-۳-۰ روپے (۱۹ پیسے) سے لیکر ۰-۷-۰ روپے (۴۴ پیسے) تک فی من یا من کے کسی کے لئے بمطابق قسم اسباب	۱۹ پیسوں سے لیکر ۴۴ پیسوں تک فی من یا من کے کسی حصہ کے لئے بمطابق قسم اسباب

(ج) معاہدہ کی شرائط کی رو سے ٹھیکیدار کو لورالائی اور ہرنائی کے درمیان ، ریلوے انتظامیہ کی تسلی کے

مطابق مسافروں کے لئے بذریعہ سڑک آمد و رفت کا انتظام کرنا لازم ہے اور اس بارے میں اس نے ٹھیکہ کی شرائط کو حتی المقدور پورا کیا ہے - ریلوے انتظامیہ کو اس بات کا علم نہیں کہ ستمبر سے لیکر نومبر ۱۹۶۳ء تک مسافروں کیلئے جو بس سروس چلائی گئی کسی دوسری کمپنی نے کمیشن کی اساس پر اس کا انتظام کیا تھا -

(د) جی ہاں - ریلوے انتظامیہ نے پالیسی کے مطابق آؤٹ ایجینسیز کے ٹھیکہ جات جو خاص علاقہ جات پر واقع ہوں پولیٹیکل اور سول عہدہ داروں کی سفارشات پر بغیر ٹینڈر طلب کئے الاٹ کئے ہیں - لورالائی آؤٹ ایجنسی کا ٹھیکہ پولیٹیکل ایجنٹس لورالائی اور سبی کی سفارشات پر میسرز لورالائی ٹرانسپورٹ کمپنی لورالائی کو دیا گیا -

(ہ) لورالائی اور ہرنائی کے درمیان اسباب کی نقل و حمل کا پرانا اور نظر ثانی شدہ کرایہ درج ذیل ہے -

پرانے کرائے کی شرح	نظر ثانی کرائے کی شرح
۴-۹-۰ روپے (۵۸ پیسے) فی من یا من کے کسی حصہ کیلئے	۹۹ پیسے فی من یا من کے کسی حصہ کیلئے -

آؤٹ ایجنٹ کی عرض داشت پر کہ پرانے نرخ غیر منعفت بخش ہیں پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کی سفارش پر ان پر دسمبر ۱۹۶۰ء میں نظر ثانی کی گئی تھی -

(و) مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء تک جتنے من مال و اسباب کی باربرداری کی گئی اس کا کل وزن ۶۰,۹۳۷ من بنتا ہے -

PROVISION OF WATER COOLERS AT THE RAILWAY STATIONS OF MACH AND QUETTA.

*5733. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether there is any scheme of the Railway Administration to provide Water Coolers at the Railway Stations of Mach and Quetta ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date by which the Water-coolers will be installed at the said Railway Stations ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) -
(الف) جی نہیں -
(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

Major Abdul Majid Khan : Does this mean that the demand of providing water-coolers on those stations has been turned down for good ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خاں جنیجو) - جہاں تک کوئٹہ کے علاقے کا تعلق ہے - وہاں پر پانی خود بھی کافی ٹھنڈا ہوتا ہے - اس لئے وہاں کولر کی کیا ضرورت ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے - اور جہاں تک کوئٹہ کا تعلق ہے یہ بالکل درست ہے - لیکن ان کا مچھ کے متعلق کیا خیال ہے - یہ تو کافی گرم ہے -

وزیر ریلوے - مچھ کی بلندی بھی ۳۲۴۶ فٹ ہے -

خان اجون خان جدون - کیا وزیر صاحب گرمیوں کے موسم میں ماہ جون میں کبھی مچھ کے سٹیشن سے گزرے ہیں - اور ان کو پتہ ہے - کہ وہاں سخت گرمی پڑتی ہے -

وزیر ریلوے - مجھے تو ایسا اتفاق نہیں ہوا ہے - اگر آپ کو تجربہ ہو - تو بتا دیں -

خان اجون جان جدون - مجھے اس کا تجربہ ہے - کہ وہاں گرمی بہت پڑتی ہے - اور وہاں عوام کے لئے Water Cooler کی سخت ضرورت ہے -

Minister of Railways : If that is the case then definitely we will consider it.

NUMBER OF 'B' CLASS APPRENTICES RECRUITED BY RAILWAY ADMINISTRATION SINCE 1955 TO DATE

*5734. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of 'B' Class Apprentices recruited by Railway Administration since 1955 to date ;

(*b*) whether it is a fact that no such apprentices have, so far, been recruited from Quetta/Kalat Divisions ; if so, reasons thereof and whether Government intend to give due share to the said Divisions in this behalf ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) 498.

(*b*) No. 'B' Class Apprentices have been recruited from Quetta/Kalat Division. One was appointed in 1959 and another in 1961, although it was not then the policy to observe zonal quotas. Since July, 1963, recruitment of all classes of staff is being made in accordance with the policy laid down by the Provincial Government according to which 20 per cent vacancies are filled on merit and remaining 80 per cent vacancies are distributed amongst various zones as under:—

	Per cent
(1) Peshawar and D. I. Khan Division excluding Agencies States and Tribal Areas and added and Special Areas adjoining settled districts	9·7
(2) Agencies States and Tribal Areas and added and Special Areas adjoining settled districts	8·0
(3) Rawalpindi, Lahore, Sargodha, Multan and Bahawalpur Divisions	59·7
(4) Khairpur and Hyderabad Divisions	15·0
(5) Quetta and Kalat Divisions and Lasbella District ..	2·9
(6) Karachi Division excluding Lasbella District	4·7

Three vacancies were reserved for Quetta/Kalat Divisions including Lasbella District, on the last occasion when 80 apprentices were recruited in 1963. Three candidates belonging to these Divisions, applied. Two of them were Third Division Matriculates and were, therefore, not eligible. The third was a Second Division Matriculate but he did not produce a certificate to show his relation ship to a Railway employee which is an essential condition for Apprentices recruited as Railway nominees. He did not even enclose a photograph along with his application. Consequently, he was not declared eligible to appear for selection.

Minister of Railway (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I may be allowed to clarify my position in regard to my previous statement.

I had said that in some cases we do admit students of IIIrd Division for B Class apprentices but that is not the case. Actually, we admit these students as clerks but so far as apprentices are concerned, the college rules lay down that they must have a Second Division. I think, Khan Ajoon Khan and Mr. Raziq will be satisfied with this reply.

خان اجون خان جتوں - کیا آپ نے بد standard قسم کے Rules بنائے ہیں - کہ میٹرک کلاس سے کم لوگوں کو apprentice مقرر نہیں کرتے - کیا آپ کو علم ہے - کہ حکومت نے قبائلی علاقے کو خاص رعایت دے رکھی ہے - اور جہاں ایف - اے qualification کی ضرورت ہو تو وہاں ان کا میٹرک لیا جاتا ہے - کیونکہ وہاں تعلیم کی کمی ہے - تو کیا اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ ان Rules کو Revise کریں گے -

وزیر ریلوے - یہ کالج rules ہیں - اور یہ ''بی'' کلاس کے لئے ہیں - اور یہ strict rule ہے - وہ کہتے ہیں - کہ کم از کم سیکنڈ ڈویژن کا طالب علم ہو - لیکن کارکنوں کے لئے ہم رعایت کرتے ہیں -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا آپ یہ مہربانی فرمائیں گے - کہ اگر قبائلی علاقے میں آپ کو کلاس سیکنڈ نہیں مل رہا ہے - تو کیا settled districts کے جو cases آپ کے پاس آئیں - آپ ان کی جگہ نہیں لیں گے -

وزیر ریلوے - یہ پالیسی صوبائی حکومت نے بنائی ہے - اور اگر کہیں اس rles سے بچ جاتے ہیں - تو انکو pool میں ڈال دیا جاتا ہے -

---

NUMBER OF DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED FOR QUETTA DIVISION

*5735. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of development schemes sanctioned for Quetta Division during the current fiscal year alongwith the estimated cost of each scheme ;

(*b*) the month-wise amount spent on each of the said schemes up to 31st December 1963 ;

(*c*) in case there was any delay in the implementation of any scheme reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The railway development schemes sanctioned for Quetta Civil Division during the current fiscal year alongwith their anticipated costs are shown in the statement attached as Appendix 'A'*

(*b*) The month-wise amount spent on each scheme during the current fiscal year upto 31st December, 1963 is also shown in the statement attached as Appendix 'A'.*

(*c*) The schemes are progressing satisfactorily and there has been no undue delay in the implementation of any work. Up-to date progress is summarised in the statement attached as Appendix 'A'.*

---

* Please see Appendix II at the end.

APPOINTMENT OF CLASS III AND CLASS IV EMPLOYEES BY RAILWAY ADMINISTRATION IN KOHAT SECTION

*5383. **Syed Haziq Ali Shah** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the policy adopted by the Railway Authorities regarding appointment of Class III and Class IV Railway employees and employment of casual and temporary labour ;

(*b*) whether any safeguards have been provided for the employment in the above said categories of services for the people from the former N.-W.F.P. especially Kohat ;

(*c*) the number and names of Class IV employees and the casual and temporary labour serving in the Railway Department in Kohat District who do not belong to Kohat ;

(*d*) whether the Railway Administration intend to replace their non-local, casual and temporary employees and labour in Kohat by the local ones, where available, if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Recruitment to Class III and IV staff including casual and temporary labour, on the P. W. R. is made in accordance with the same policy which is laid-down by the Provincial Government, for all other departments.

(*b*) Yes. The recruitment policy referred to in reply to item (*a*) above, which requires the appointment of class III and IV staff to be made on a zonal and district basis, is calculated to provide due representation to the different zones (including the former N.-W.F.P.).

(*c*) (*i*) The number of permanent class IV staff, serving in the Railway Department in Kohat District who do not belong to that District is 211, most of whom belong to districts which are within Rawalpindi Division, and they are not treated as non-locals even under the latest instructions. They were recruited long before the instructions regarding zonal representation came into force. A list showing the names of the 211 staff not belonging to Kohat District is enclosed.*

(*ii*) The number of casual and temporary labourers, serving in Kohat District, who do not belong to that District is nil.

(*d*) The question of their replacement does not arise, in view of reply at (*c*) (*ii*) above.

EMPLOYMENT OF CLASS III AND CLASS IV RAILWAY EMPLOYEES

*5788. **Syed Haziq Ali Shah** : Will the Minister of Railways please refer to my starred question No. 5383, given on the floor of the House on 10th January 1964 and lay on the table of the House :—

(*i*) a copy of the instructions containing the Policy of Government for recruitment of Class III and Class IV employees ;

(*ii*) a copy of orders containing the previous policy followed by the Railway Authorities in the matter before adoption of the present policy ;

---

*Please see Appendix III at the end.

(*iii*) a list showing the dates of appointment, present places of posting the permanent home addresses and the names of appointing authority of each employee included in the list mentioned in answer to part (*d*) (*i*) of question No. 5383 ;

(*iv*) a list of Class IV employees of P. W. R. belonging to Kohat District posted in the said District alongwith the particulars mentioned in Clause (*iii*) above in respect of each ;

(*v*) a complete list of Class III P. W. R. employees, locals and non-locals in Kohat District with the particulars mentioned in clause III above in respect of each ;

(*vi*) whether Railway Administration intend to transfer all non-local employees from Kohat District and replace them by the local ones, if so, when ?

(*i*) : (سردار محمد اشرف خاں) **پارلیمنٹری سیکرٹری**
اور (*i*) متعلقہ سوالات کے بارے میں اطلاعات گوشوارہ اے , بی اور سی کی صورت میں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں* ۔

(*iii*) تا (*v*) متعلقہ سوالات کے بارے میں اطلاعات گوشوارہ ڈی ، ای اور ایف کی صورت میں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں* ۔ ہر ایک ملازم کو ملازمت میں رکھنے والے عہدیدار کا نام نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ کافی عرصہ گزرنے کی وجہ سے متعلقہ ریکارڈ موجود نہیں ہے ۔ تاہم یہ بتانا ضروری ہے کہ مروجہ قاعدے کے مطابق درجہ چہارم کے عملہ کو جس میں انجینئرنگ عملہ شامل نہیں ہے ڈویژنوں میں بھرتی کرنے والا عہدیدار اسسٹنٹ پرسنل آفیسر ہوتا ہے جب کہ انجینئرنگ عملہ کی بھرتی کرنے والا عہدیدار اسسٹنٹ انجینئر ہوتا ہے ۔

(*vi*) جی نہیں ۔ یہ نہ تو ضروری خیال کیا جاتا ہے اور نہ ہی قابل عمل ہے ۔

سید حاذق علی شاہ ۔ میرے پہلے سوال نمبر ۵۳۸۳ کے جواب کے حصہ (ج) میں انہوں نے فرمایا ہے ۔ کہ instructions جو latest دی ہیں ان سے بھی یہ non-local treat نہیں کئے جائیں گے ۔ کیونکہ یہ zonal basis recruitment پر ہے ۔ اس کے مقابلہ میں میں ان کے دوسرے سوال کے سٹیٹمنٹ (اے) کو refer کرنا چاہتا ہوں ۔

*Placed in the Assembly Library.

On page 2 of the statement 'A' it is stated :—

"Recruitment by Divisions will be made only through Employment Exchange, but should be confined to Civil Districts within the Divisions of the Railway."

آیا یہ civil districts کی جو confinement ہے اس کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خاں جنیجو) - جہاں تک allocation کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق ہم نے پوری details دی ہیں ۔ کہ مغربی پاکستان کی آبادی کے basis پر ہر region کو دے رہے ہیں ۔ اس regional basis کے تحت جتنی بھی vacancies ہوں گی ۔ وہ ہم دے دیں گے ۔ آپ کا area ہے ۔

Peshawar and D.I. Khan Division.

Syed Haziq Ali Shah : Sir, I will refer to that later on. The only question is that in reply to my first question it has been denied that no Civil District will be represented in the zonal or regional basis; while later on he has admitted it. First I want him to clarify that point.

Minister of Railways : The point is this that this is very clear that so far as the recruitment is concerned, we call for applications on regional basis. We admit that we do not have separate quota for Peshawar or Kohat or for any district like that. There is no contravention whatsoever.

Syed Haziq Ali Shah: If you read the instructions at page 2 of statement 'A', you will find that "recruitment by Divisions will be made only through Employment Exchange, but should be confined to Civil Districts....." and a map of each territorial Division of P.W. R. showing boundaries of Civil Districts has been given. How would you meet that difference ?

Minister of Railways : There are classifications. So far as temporary posts are concerned, that is done on local basis. For Class III and Class IV it is done on zonal basis and for the central office and for the entire Class II, it is done on West Pakistan basis.

Syed Haziq Ali Shah: In clauses (*iii*) and (*iv*) I had asked for lists and you denied it in reply to part 3 (*i*). May I know whether that is correct or the latter position is correct ?

Minister of Railways : This position is correct. I have replied that Class III and IV are recruited in zonal basis.....(*Interruptions*).

Syed Haziq Ali Shah : They are not treated as non-locals even under the latest instructions. How would you reconcile it ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں تک temporary labour کا تعلق ہے وہ لوکل ہی لی جاتی ہے - of that station or at the most of that district

جہاں تک class (*iii*) and class (*iv*) کا تعلق ہے - وہ جو ریلوے ڈویژن ہے یا جو civil districts اس Division میں fall کرتے ہوں - ان میں سے لئے جاتے ہیں - یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی خاص ضلع کے ہوں - ان اضلاع کا یا جو civil districts ریلوے ڈویژن کے تحت آتے ہیں - ان کا quota مقرر نہیں ہے - لیکن جو class III یا class IV ملازمین اس ریلوے ڈویژن میں سے لئے جاتے

ہیں - ان کی بھرتی اسی ڈویژن تک محدود رہے گی - تیسرا مسئلہ آ جاتا ہے - کہ وہ ریلوے آفس جو کہ سنٹرل آفس ہے جو West Pakistan کو control کرتا ہے - اس کے جو ملازم ہیں - وہ جو West Pakistan basis پر لئے جائے ہیں - جیسا کہ ہم پہلے Schedule میں explain کر چکے ہیں -

Syed Haziq Ali Shah.: Sir, he has not been able to reply to my question. I again refer to statement 'A' wherein the instructions have been issued,—*vide* No. 831-E/132-VII (E.VI), at page 2, regarding the recruitment by Divisions. Divisional اب آپ کہتے ہیں کہ ضروری نہیں ہے - basis پر ہے - یہاں instructions یہ ہیں کہ بھرتی should be confined to Civil Districts. Where is the loop hole that you say that it is not necessary.

Parlaimentary Secretary; I will read the answer to question No. 5383 (*c*) again. It is as follows :—

> "The number of permanenet class IV staff, serving in the Railway Department in Kohat District, who do not belong to that District is 211, most of whom belong to districts which are within Rawalpindi Division....."

I have said that class III and IV employees are taken on Railway Divisional Basis and the employment can be taken from all the Civil Districts which fall in that Railway Division.

Syed Haziq Ali Shah: Kindly refer to the statement that has been laid on the table. How would you reconcile it ?

Parliamentary Secretary: That is true. There might not be anybody who belongs to the Kohat District. But what I am saying is that this employment is done on Railway Divisional basis and there are so many Civil Districts which fall under this Railway Division i. e. Rawalpindi.

Syed Haziq Ali Shah: Sir, in my question I have asked that the names of the appointing authorities may be given and the reply is that it could not be ascertained. I wonder why information about the permanent Class III and Class IV employees-their date of appointment and the names of the appointing authorities-cannot be ascertained. (*interruptions*)" Then I will refer to the statement which you have given. Even the parentage and the name of Districts and locality is not given in so many cases.

Minister of Railways: In most of the cases the address is given. It is here.

Mr. Speaker.: The member has not asked about the parentage.

Syed Haziq Ali Shah: I have.

Minister of Railways: We have mentioned the addresses where they reside.

Syed Haziq Ali Shah.: I have asked for the names of the appointing authorities of these employees ?

Parliamentary Secretary: In very old and distant cases it is not possible to give the name of the appointing authority of that particular employee but we have given the procedure that :—

"It may, however be stated that under the procedure in force, the appointing authority in the case of Class IV staff, other than Engineering Staff is the Assistant Personnel Officer on the Divisions, while the appointing authority in the case of Engineering staff is the Assistant Engineer.

Syed Haziq Ali Shah : Sir, in Statement 'B' as it claims the revised policy according to them is that they will recruit people from this area but the date of appointment is as late as 1963. Item Nos. 16 and 17, as late as 22nd May 1963 and 22nd September, 1963. Are you following the policy or violating it.

Minister for Railways : Of course, hereafter we are following the policy.

EMPLOYMENT OF CLASS III AND CLASS IV RAILWAY EMPLOYEES

***5799. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Railways please refer to answer to part (*c*) of starred question No. 5383 given in the House on 10th January 1964 and lay on the table of the House a list showing names of Class IV staff not belonging to Hazara, Mardan and Peshawar Districts but posted in each of the said District ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : A List showing the names of Class IV staff not belonging to Hazara, Mardan and Peshawar Districts, but posted in each of the said districts, is placed on the table of the House. *

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi : Where is that Table ?

Mr. Speaker : Here it is. (Pointing towards the Table of the House).

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - یہ عجیب بات ہے کہ اس ہاؤس کے باقی معزز ممبران کے سلسلے میں تو جواب ان کے پاس بھیجے جاتے ہیں - اور میرے معاملے میں وہاں میز پر رکھ دیئے گئے ہیں -

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : I will solve your problem. I will give you a copy . You can put the question on the next turn.

LEVEL CROSSING GATES ON RAILWAY TRACK BETWEEN ATTOCK AND PESHAWAR

***5800. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the names of places where level crossing gates exist no Railway track between Attock and Peshawar Cantt. alongwith the number of Watchman employed on each gate and their duty hours ;

(*b*) the names of up and down goods and Passenger trains running daily between Attock and Peshawar Cantonment during the hours 6 p. m. to 6 a. m;

(*c*) the number of accidents that took place on level crossing gates between Attock and Peshawar Cantonment during the period from Ist January 1955 to date alongwith the following details :—

(*i*) date and time of accident ;

(*ii*) nature of accident ;

(*iii*) estimated damage caused to public and Railway ;

(*iv*) the financial loss suffered by the Railway on account of the Accident ?

---

*Please see Appendix IV at the end.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The location of the level crossings alongwith the number of staff employed on each gate and their duty hours is given at Annexture 'A'; *

(*b*) 2 Up and 2 Down passenger trains and 4 Up and 4 Down goods trains particulars of which are given in below daily between Attock and Peshawar Cantonment during the hours 6.00 p. m. to 6.00 a. m.

PASSENGERS TRAINS

Up	*Down*
1 Up Khyber Mail	2 Down Khyber Mail.
5 Up Tezrao	12 Down Chanab Express.

GOODS TRAIN

	Up	*Down*
1.	Through Goods Trains	Through Goods Trains.
2.	Van Goods Trains	Van Goods Trains.
3.	Shunting Goods Trains	Shunting Goods Trains.
4.	Sugar-cane Shuttle.	Sugar-cane Shuttle.

In addition, 147 Up and 148 Down mixed trains run between Peshawar Cantonment and Nowshera once a week on Saturdays and Sundays, respectively;

(*c*) During the period 1st January 1955 to 3rd February 1964, seven accidents occurred on level crossings between Attock and Peshawar Cantonment, the details of which are furnished at Annexure 'B'. *

خان اچون خان جدون - جناب والا - gates کی جو فہرست انہوں نے دی ہے - یعنی between Peshawar and Attock یہ کل ۵۰ gates ہیں جن میں سے صرف ۱۲ gates ایسے ہیں - یہاں دن اور رات کے دو دو چوکیدار ہیں - ۲۵ ایسے ہیں جہاں صرف دن کو ایک چوکیدار رہتا ہے - رات کو نہیں - اب آپ ہی خیال فرمائیں کہ رات کو ان lines پر چار ادھر سے اور چار ادھر سے گاڑیاں آتی جاتی ہیں - بلکہ یہ تو ۱۲ گاڑیاں ہیں - اور یہ جتنے حادثات ہوئے ہیں - یہ سب ایسے gates پر

*Please see Appendix V at the end.

ہوئے ہیں - جن پر یا تو دن کے چوکیدار ہیں - یا بالکل نہیں ہیں - تو کیا ریلوے کے حکام ان تمام gates پر دو دو چوکیدار مہیا کرنے کے سوال پر غور کریں گے -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) : اس سوال کو ہم اچھی طرح سے examine کر رہے ہیں - ابھی حال ہی میں ہمیں جو رپورٹ ملی ہے - اس کے مطابق سارے مغربی پاکستان میں ایسے ایک ہزار سے بھی زیادہ gates ہیں - جن پر چوکیدار رہتے ہی نہیں - چنانچہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے - ان پر آدمی رکھنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ ہوں گے - تاہم یہ معاملہ ہم نے Transport Authorities کے ساتھ اٹھا رکھا ہے کہ وہ بھی اپنے ایکٹ میں مناسب ترمیم کریں - تاکہ جب بھی کوئی موٹر یا ٹرک ریلوے crossing کو پار کرے - تو وہ پہلے crossing پر بالکل dead stop ہو - اور اس کے بعد دیکھے کہ اگر کوئی گاڑی نہ آ رہی ہو - تب وہ اسے پار کرے - ایکٹ بھی ترمیم کے لئے بہت جلد آپ کے سامنے آ رہا ہے - لہذا امید ہے کہ اس کے بعد حادثات کافی حد تک کم ہو جائیں گے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - جو کچھ وزیر صاحب نے فرمایا ہے - یہ تو بڑی اچھی تجویز ہے - لیکن جن ۵۰ gates کا میں ذکر کر رہا ہوں - ان پر تو صرف ۵۳ چوکیدار اور لگانے پڑیں گے - اس کے مقابلے میں اگر آپ نقصان کا اندازہ لگائیں - تو آپ نے خود ہی اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپے کا مالی نقصان ہوا ہے - آٹھ جانیں ضائع ہوئی ہیں - اور اس کے علاوہ کئی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں - تو میری گذارش یہ ہے کہ یہ تو صرف چار ہزار روپے ماہوار کا سوال ہے - کیا حکومت اسے reconsider کرے گی -

وزیر ریلوے - جناب والا - ہم تو پہلے ہی اسے consider کر رہے ہیں - لیکن اس کا تعلق صرف آپ کے علاقے سے نہیں - یہ تو سارے مغربی پاکستان کا سوال ہے - بہر حال ہم جلد ہی کوشش کریں گے کہ جس important gates پر آدمی نہیں ہیں وہاں آدمی لگائے جائیں -

CONCESSION IN RESPECT OF RAILWAY FREIGHT TO ENCOURAGE EXPORT OF FRESH FRUIT TO INDIA

*5802. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Railways be pleased to state whether it is a fact that in order to encourage export of fresh fruit to India the Railway Administration have extended certain concession to the exporters in respect of Railway Freight; if so, the details thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) : جی نہیں - تاہم صحیح صورت حال یہ ہے کہ انتظامیہ نے ریل ٹریفک کو بنسبت روڈ ٹریفک زیادہ پرکشش بنانے کے لئے تازہ پھلوں پر جو ہندوستان کے سٹیشنوں کے لئے مخصوص ہوں ۱/٦ پارسل ریٹ مقرر کیا ہوا ہے جس کی بکنگ پشاور چھاؤنی ، پشاور شہر ، نصر پور ، تارو جبہ ، پبی ، نوشہرہ ، مردان ، چارسدہ ، سردھری ، گوجر گڑھی ، ٹیکسلا ، عثمان کھٹار ، کوٹ نجیب اللہ ، ہم پور ہمزہ سرائے صالح ، لدھر اور حویلیاں سے واہگہ تک ہو - بمقابلہ ۱/۲ پارسل ریٹ جس کا عام طور پر اطلاق ان تازہ پھلوں پر ہوتا ہے جو ممالک کی ذمہ داری کے تحت بک ہوں -

خان اجون خان جدون — جناب والا - یہ رعایت تو اس وجہ سے دی جا رہی ہے کہ traffic کو Road سے Rail کی طرف attract کیا جائے - لیکن یہ جو Peshawar Zone میں آپ نے سٹیشن بتائے ہیں - وہاں تو Food growers کا سوال ہے - تو کیا آپ ان کی export کو encourage کرنے کے لئے مزید concession دینے کے لئے تیار ہیں - تاکہ وہ India میں اپنی مارکیٹ پیدا کر سکیں -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) : جناب والا - یہ ہم صرف India کی market کے لئے ہی نہیں کر رہے - بلکہ اگر معزز ممبر ملاحظہ فرمائیں تو جو مال کراچی سے بیرونی ممالک کو ship کیا جاتا ہے - اس کے لئے بھی ہماری یہی سہولتیں ہیں - بہر صورت ہماری کوشش یہی ہے - کہ ہم rates میں جتنی بھی کمی ہو سکے کریں - تاکہ ہمیں زیادہ business ملے اور پھر آپ جانتے ہی ہیں کہ یہ تو ویسے ہی ایک commercial معاملہ ہے -

OPENING OF A NEW RAILWAY STATION AT NOON BETWEEN 'MAIBAL' AND KALLUR KOT

*5849. **Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Railway Station Maibal is situated at a distance of 10 miles from Railway Station, Kallur Kot;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative reasons for not opening a new railway station at Noon between 'Maibal' and 'Kallur Kot' when the opening of Railway Station Ghandi between Railway Stations Kundian and Mianwali Railway Station Siraj Khanqah between Railway Stations Allowali and Kundian and Railway Station Doaba between Railway Station Piplan and Allowali has been sanctioned ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The actual distance between Maibal and Kallur Kot station is 8½ miles.

(*b*) A new station is opened either to meet the operational needs of the Railway and or when there is commercial justification. From neither the operating nor the commercial point of view, there is any necessity to open a new station between Maibal and Kallur Kot. Further there has been no demand to this effect from the public.

CONSTRUCTION OF AN OVER-BRIDGE ON RAILWAY LINES IN GUJRANWALA

*5937. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that railway line passes through the centre of Gujranwala town ;

(*b*) whether it is a fact that there are four level-crossings on the railway line on Gujranwala Town; if so, the duration of the closure of each level-crossing in a day and the approximate number of trains which pass through the said level, crossings daily;

(*c*) whether it is a fact that there is no over bridge on any of the said level-crossings and the traffic remains blocked many times in a day on these level crossings;

(*d*) whether it is a fact that there has been a persistant demand from the people of Gujranwala town for the construction of an over-bridge on any one of the above-mentioned level crossings and this fact has also been brought to the notice of Minister for Railways so many times on the floors of the House by the Members of the Assembly;

(*e*) whether Government intend to construct at least one over-bridge on the Railway line in Gujranwala Town; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The level crossings normally remain closed for 5 to 10 minutes. at a time for the passage of each train. For the passage of all the trains during a whole day the over-all duration for which the level-crossings are closed to road traffic works out to about 5 hours. 36 trains pass over these level crossings daily under normal working conditions.

(*c*) Yes.

(*d*) No proposal for a road over-bridge has been received by the Railway Administration from the Local Bodies or District Civil Authorities. It is however correct that this question was raised by some Members of the West Pakistan Provincial Assembly during the 1962 Budget Session and also in the 1963 March Session.

(*e*) It is the intention to refer the matter to the Local Bodies and District Civil Authorities, and if they agree to sponser the proposal and give their concurrence to bearing a portion of the cost as prescribed under the rules, then the Railway Administration will make arrangements for constructing an over-bridge in the course of the 3rd Plan Period.

Mr. Speaker : The Question Hour is now over.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir would my question No. 5990 be answered on the next turn ?

Mr. Speaker: Has not the Member received the answer?

Mr. Ahmad Mian Soomro : I have received the answer but it is a very important question and I want to put supplementary questions.

Mr. Speaker : Then the member shall have to give a fresh notice for that. Now we come to Short Notice Questions.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Chaudhry Muhammad Ibrahim may please read out his question.

POWERS OF S. D. M., NAROWAL.

***6293. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the present S.D.M., Narowal, has no powers to deal with Revenue Appeals (Collectors Powers) and to try cases under Section 30 Cr. PC., ;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, the functions he is to perform at the Narowal Sub-Divisional Head-quarters?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) Yes.

(*b*) The S.D.M., performs magisterial and executive functions pending adjustment of powers of collector under section 30.

چودھری محمد ابراھیم — کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب کو معلوم ھے کہ سابق ایس - ڈی - ایم نے جنوری ۱۹۶۴ کو چارج دیا تھا - اس عرصہ میں پبلک اور وکلا کو بڑی پریشانی ھوئی ھے - اب موجودہ ایس - ڈی - ایم کو کب اختیارات دیئے جائیں گے -

پارلیمنٹری سیکریٹری — کلکٹر کے اختیارات کا معاملہ بورڈ آف ریونیو کی active consideration میں ھے - عنقریب یہ اختیارات آن کو دے دیئے جائیں گے -

چودھری محمد ابراھیم - عنقریب کو define کریں کہ کب تک -

پارلیمنٹری سیکریٹری - بہت جلدی - انشاءاللہ ایک دو ھفتہ میں -

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Posts in West Pakistan Railway Board

*5942. **Amir Habibullah Khan Saadi**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) the number of posts in each cadre in the West Pakistan Railway Board;

(*b*) the number of posts out of those mentioned in (*a*) above which are held by persons belonging to the former Provinces of Sind and N.-W. F. P. separately;

(*c*) whether it is a fact that a large number of applications from people of the above areas for appointment in the said Railway Board were received by the Board but none of them has so far been appointed?

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) 1. Class I Service—

(*i*) Move (Power) and Mechanical Engineering Department	..	3
(*ii*) Civil Engineering Department	..	2
(*iii*) Pakistan Railway Accounts Service	..	2
(*iv*) Transportation (Traffic) and Commercial Department	..	4
(*v*) Ministerial	..	9
Total	..	20
II. Class II (Gazetted)—		
(*i*) Section Officers	..	12
(*ii*) Private Secretary to Chairman	..	1
Total	..	13
III. Class II (Non-Gazetted)—		
(*i*) Assistants	..	27
Total	..	27
IV. Class III		48
Total	..	48
I. Class IV	..	45
Total	..	45
(*b*) Class I	..	*Nil*
Class II (Gazetted and Non-Gazetted)	..	*Nil*
Class III—		
N.-W.F.P.	..	6
Sind	..	*Nil*
Total	..	6
Class IV—		
N.-W. F. P.	..	1
Sind		*Nil*
Total	..	1

UPGRADING OF SARSHMIR ROAD RAILWAY STATION

*5947. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) the annual income accruing to the Railway Department, from Sarshamir Road (Flag Station), Pakka Anna and Abbaspur Railway stations situated on Lyallpur-Shorkot Road Junction Section;

(*b*) whether Government intend to upgrade the Sarshmir Road Railway Station into a regular station; if so, when; if not, reasons therefor ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) The annual earnings of Sarshamir Road, Pakka Anna and Abbaspur Railway Stations for the year 1962-63 were as follows :—

	Name of Stations	*Gross earnings*	*Less Government Tax*	*Net earnings*
1.	Sarshamir Road ..	1,44,587·40	323·81	1,44,263·59
2.	Pakka Anna ..	1,77,179·24	501·06	1,76,678·18
3.	Abbaspur ..	73,943·11	144·77	73,798·34

(*b*) Yes; the work for upgrading Sarshamir Road to a regualar 'B' class crossing station has been approved. Plans and estimates are being finalised and the work is programmed to be completed by the end of 1965-66.

CHARGES ON COACHING AND GOODS TRAFFIC IN JACOBABAD KASHMORE SECTION

*5990. **Mr. Ahmed Mian Soomro**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that the Railway line between Jacobabad and Kashmore has been converted from narrow-gauge into broad gauge; if so, the date on which this charge was brought about;

(*b*) whether it is a fact that the charges on coaching and goods traffic in the said section are one and half times higher than those charged in other sections having broad-gauge lines, if so, reasons for this differential treatment;

(*c*) whether it is a fact that the charges mentioned in (*b*) above were prescribed at the time when the section mentioned in (*a*) above had narrow gauge line;

(*d*) whether Government intend to remove the disparity in the charges mentioned in (*b*) above; if so, when ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) Yes; the converted broad gauge line was opened for traffic on 12th October 1956.

(*b*) Yes; except for Nushki-Zahidan and Jamrud-Landi Khana sections where also charges are levied at higher rates than those for other sections. The higher basis of charge has been applied in consideration of the unusually heavy working expenses of these sections.

(*c*) Yes.

(*d*) The position is being examined fully for determining feasibility of applying normal charges on Jacobabad-Kashmore Section.

TRAIN No. 203-UP

*6014. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) the date on which train No. 203-UP, running from Lahore to Narowal started in time from Lahore arrived at Narowal, in time during January, 1964;

(*b*) the date on which the said train started from Lahore late and arrived at Narowal later during January, 1964.

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) During January 1964, 203-UP Passenger, Train started from Lahore and arrived at Narowal right time on 11 days, namely, 3rd, 6th, 7th, 8th, 13th, 16th, 17th, 22nd, 23rd, 26th and 27th. In addition, in spite of starting late from Lahore this train reached Narowal right time on 6 more days, namely, 1st, 2nd, 12th, 25th, 28th and 29th.

(*b*) 203-ft UP let Lahore late as well as arrived at Narowal late on 14 days, namely 4th, 5th, 9th, 10th, 11th, 14th 15th, 19th, 20th, 21st, 24th, 30th and 31st.

ARRANGEMENTS FOR DRINKING WATER AND LIGHT ON THE RAILWAY STATIONS ON BAHAWALNAGAR FORT ABBAS LINE

***6093. Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that existing arrangements for drinking water and light on all the Railway stations on Bahawalnagar Fort Abbas Line are inadequate and defective ;

(*b*) whether Railway Administration is aware of the fact that Fort Abbas is a Tehsil Headquarter and is an important commercial town;

(*c*) whether it is a fact that the train which leaves Bahwalnagar for Fortabbas at 18.15 covers a distance of 63 miles in about six hours and no water is found in its toilets when it reaches Fort Abbas;

Whether it is a fact that no arrangement exist at Fort Abbas Railway Station for supplying water in toilets of the train which leaves Fort Abbas for Bahawalnagar at 3-45 a.m. with the result that the passengers are hard pressed for water in the said toilets, early in the morning for offering prayers;

(*c*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative whether Government intend to make proper lighting arrangements and provide adequate facilities for water, etc., at the above said Stations, particularly Fort Abbas, if so ; when?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) : مطلوبہ اطلاعات فراہم کی جا رہی ہیں - جو موصول ہونے پر ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں گی -

---

PASSENGER TRAIN RUNNING BETWEEN BAHAWALNAGAR AND FORT ABBAS

***6094. Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Railways be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the Passenger train running between Bahawalnagar and Fort Abbas covers a distance of 63 miles in six hours;

(*b*) whether it is a fact that the said train reaches Fort Abbas daily two to three ho urs late. if so, whether Railway Administration intends to take immediate steps to ensure that the said train reaches Fort Abbas in time;

(*c*) whether it is a fact that compartments attached to the Passenger trains running on Branch Lines are often time worn having broken windows and doors and unserviceable toilets and no proper arrangements exist therein for light, water and fans;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to provide adequate facilities in the said train?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) - (الف) جی نہیں - بہاولنگر اور فورٹ عباس کے درمیان چلنے والی دو گاڑیوں میں سے مسافر گاڑی دونوں اطراف میں تین گھنٹے پندرہ منٹ لیتی ہے - دوسری جوکہ ملی جلی (مسافر و مال) گاڑی ہے - چار گھنٹے اور پچیس منٹ اپ کی طرف اور چار گھنٹے چالیس منٹ ڈاؤن کی طرف لیتی ہے -

(ب) جی نہیں - جنوری ۱۹۶۴ء میں اور ۲۰ فروری ۱۹۶۴ء تک ۲۷۵ اپ فورٹ عباس سارے دن بروقت پہنچی - دوسری ۲۶۹ اپ جنوری ۱۹۶۴ء میں ۲۶ دن اور فروری کے بیس میں سے سترہ دن بروقت پہونچی -

(ج) جی نہیں - پرانی قسم کی مسافر گاڑیاں عموماً برانچ لائنوں پر کام کرتی ہیں - لیکن یہ عام طور پر تسلی بخش حالت میں ہوتی ہیں -

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا -

ELECTRIFICATION OF HAROONABAD RAILWAY STATION

*6095. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Railways be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Haroonabad Railway Station has not so far been electrified;

(*b*) whether it is a fact that no proper furniture has been provided in the Inter Class waiting room of the above-named Railway Station;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and the time by which the said Railway Station will be electrified and the said waiting room be equipped with proper furniture;

(*d*) the date of construction of the above said waiting room?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) - (الف) جی ہاں - اس اسٹیشن پر ابھی تک بجلی مہیا نہیں ہوئی ہے -

(ب) فرنیچر مہیا کرنے کا سوال فی الحال پیدا نہیں ہوتا - ایک ویٹنگ روم زیر تعمیر ہے - اور اس کی تکمیل پر اس میں فرنیچر مہیا کر دیا جائے گا -

(ج) ہارون آباد ریلوے سٹیشن پر بجلی لگانے کا کام ہو رہا ہے ۔ اور موجودہ مالی سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا ۔ ایک ملا جلا اونچے اور درمیانے درجے کا ویٹنگ روم زیر تعمیر ہے ۔ مکمل ہونے پر اس میں مطلوبہ معیار کے مطابق فرنیچر مہیا کر دیا جائے گا ۔

(د) ویٹنگ روم جس کا ذکر حصہ (ج) بالا کے جواب میں کیا گیا ہے ۔ ابھی زیر تعمیر ہے ۔ اور جون ۱۹۶۴ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا ۔

INSTALLATION OF WATER COOLERS AT THE RAILWAY STATIONS BAHAWALNAGAR, HAROONABAD AND FORT ABBAS

*6096. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Railways be pleased to state whether there is any scheme with the Railway Administration to provide refreshment room or install water coolers at the Railway Stations of Bahawalnagar, Haroonabad and Fort Abbas; if so, the time by which the said scheme will be implemented ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) جی ہاں ۔ بہاولنگر ریلوے سٹیشن پر ایک ریفرشمنٹ روم زیر تعمیر ہے جس کے ایک ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جانے کی توقع ہے ۔ البتہ ہارون آباد اور فورٹ عباس پر ریفریشمنٹ رومز مہیا کرنے کی کوئی سکیم نہیں ہے ۔

تیسرے پنج سالہ منصوبے میں بہاولنگر اور ہارون آباد پر ٹھنڈے پانی کی مشین لگانے کا پروگرام ہے ۔ فورٹ عباس ریلوے سٹیشن پر جب تک بجلی مہیا نہ ہو جائے اس سٹیشن پر پینے کے ٹھنڈے پانی مہیا کرنے کی سہولتیں میسر ہیں ۔

TRAVELLING OF BAHAWALNAGAR-FORT ABBAS RAILWAY LINE

*6097. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) the year in which Bahawalnagar—Fort Abbas Railway Line was laid;

(*b*) whether it is a fact that the wooden sleepers supporting the above said line were placed without pressing the rail-bed;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Railway Administration intends to gravel abovementioned railway track ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو):
(الف) ۱۹۲۸ء -
ب) جی نہیں -
(ج) ریل کی سڑک پر کنکر بچھانے کے پروگرام پر عمل ہو رہا ہے - اب تک اس سیکشن کے تقریباً دس میل پر کام مکمل ہو چکا ہے -

---

SURVEY FOR CONSTRUCTING CHENAB VALLEY RAILWAY

*6142. **Chaudhri Saif Ullah Khan Tarar**: Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that orders for preliminary survey for constructing Chenab Valley Railway, linking important villages and towns like Jamkey Chatha, Rasul Nagar, Vaneky Tarar, Kot Ishaq Kaulo Tarar, Rasulpur Tarar, Jalalpur Bhatian, Pindi Bhatian, Harse Sheikhan and Chiniot, were issued recently;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said survey has since been made, if so, the time by which final survey in this respect is likely to be undertaken ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو):
(الف) جی ہاں - حال ہی میں ٹریفک کے بارے میں ابتدائی تحقیقات کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں -
(ب) تحقیقات جاری ہے - تحقیقات کے نتیجہ پر آخری سروے اس صورت میں کیا جائے گا - جب کہ اس امر کا پتہ چل جائے کہ مالی حالات سازگار ہیں -

---

SCHEME TO CONNECT GUJRANWALA WITH HAFIZABAD BY A RAILWAY LINE

*6143. **Chaudhri Saif Ullah Khan Tarar**: Will the Minister of Railways be pleased to state whether Railway Administration have any scheme to connect Gujranwala, with Hafizabad a distance of only 30 miles, by a Railway line?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو): جی نہیں -
یہ دو سٹیشن ریل کے ذریعے براہ وزیر آباد پہلے ہی ملے ہوئے ہیں -

---

NON-AVAILABILITY OF 1ST OR IIND CLASS ACCOMMODATION

*6194. **Begum Mumtaz Safdar**: Will the Minister of Railways be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that no fast train is running between Peshawar and Rawalpindi during day time in which 1st or IInd Class accommodation is available resulting in much inconvenience to passengers;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to take necessary steps to remove the said inconvenience ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) :

(الف) صحیح صورت حال یہ ہے کہ گیارہ اپ چناب ایکسپریس جس میں ہر درجہ کی جگہیں موجود ہوتی ہیں دن کے وقت تیز سروس راولپنڈی سے پشاور چھاؤنی تک موجود ہے دوسری طرف پشاور چھاؤنی سے راولپنڈی تک دن کے وقت کوئی ایسی گاڑی نہیں چلتی جس میں اونچے درجہ کی جگہ موجود ہو ۔

(ب) جونہی زائد مسافروں والے ڈبے جن کا آرڈر دیا ہوا ہے مہیا ہو گئے ۔ ایک تیز گاڑی جس میں تمام درجوں کی جگہ ہو گی ۔ دن کے وقت پشاور چھاؤنی سے راولپنڈی تک چلانے کا خیال ہے ۔

INCREASE IN THE LADIES INTER CLASS COMPARTMENTS

***6195. Begum Mumtaz Safdar** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the lady passengers travelling in the Inter Class have to face much inconvenience due to the reason that the number of Inter-Class bogies for ladies attached with the trains is inadequate;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide sufficient number of Inter Class bogies for the convenience of lady passengers?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) No. Inter Class accommodation provided for ladies on trains is generally sufficient.

(*b*) Does not arise.

FRONTIER ALLOWANCE ADMISSIBLE TO THE RAILWAY EMPLOYEES SERVING IN FORMER N.-W.F.P.

***6202. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that "Frontier Allowance" was admissible to the railway employees serving in the former N.-W.F.P.; if so, the rate at which the said allowance was granted along with the classes of employees entitled to it;

(*b*) whether it is a fact that the said allowance has been abolished after consolidation of pay scales of Railway employees; if so, reasons therefor ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔

(الف) جی ہاں ۔ فرنٹیر الاؤنس درجہ سوئم کے ملازمین کو جو راولپنڈی ڈویژن کے ٹرانس انڈس

علاقہ جات میں اور جھٹ پٹ سٹیشن کے آگے کوئٹہ
ڈویژن میں متعین تھے ملتا تھا ۔
ایک گوشوارہ جس میں اس الاؤنس کی شرح برائے مختلف
علاقہ جات درج ہے ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ لیکن یہ غیر ارادی طور پر نظر انداز
ہو جانے کی وجہ سے تھا کہ فرنٹیر الاؤنس
برائے درجہ سوئم ملازمین کے جاری رکھنے کی منظوری
کے احکامات جو راولپنڈی ڈویژن کے ٹرانس انڈس
علاقہ جات میں متعین تھے نہیں دیئے گئے
تھے ۔ لہذا اس الاؤنس کی ادائیگی کنسالیڈیٹڈ
سکیل کے الاؤنس کے احکامات کے جاری ہونے
سے نہیں کی گئی ۔ اس کوتاہی کا علم متعلقہ
سٹاف کی حال ہی میں پیش کردہ عرضداشت
سے ہوا ۔ اس غلطی کا ازالہ کیا جا رہا ہے ۔

STATEMENT TO BE PLACED ON THE TABLE OF THE HOUSE IN REPLY TO PART (a) OF STARRED QUESTION NO. 6202 TO BE ASKED BY MR. ABDUR RAZIQ KHAN

The rates of the Frontier Allowance admissible to Class III employees, on Trans-Indus Area of the Rawalpindi Division, Jhatpat and beyond on the Quetta Division, before the introduction of Consolidated Scales of Pay.

TRANS-INDUS AREA OF RAWALPINDI DIVISION

Name of Section	STAFF DRAWING PAY				
	Below Rs. 25	Rs. 25 49	Rs. 50—99	Rs. 100—199	Rs. 200 and above.
	Rate of allowances per mensem				
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
(i) Nowshera-Durgai ..					
(ii) Khairabad Peshawar Cantonment	3·00	5.00	10·00	20·00	40·00
(iii) Nak Band-Babari Banda ..					
(i) Islamia College-Jamrud ..					
(ii) Kohat Cantonment-Thal ..					
(iii) Kalabagh Ghat-Bannu ..	4.00	7·80	15·00	30·00	40·00
(i) Aba Khel-Boultonabad ..					
(ii) Chagai-Landi Khana ..					
(iii) Kaur-Khirgi ..	30 per cent of pay, subject to a maximum of Rs. 40 per mensem.				

Ferry staff excepting the Ferry Engineer, and Clerks in the scale Rs. 39—3—60 (Old), 30—5—50—5/2—60 (new), were not eligible for the Frontier Allowance

Travelling Inspectors of Station Accounts, working on the sections noted above, were also eligible for the allowance.

Note—The rates shown in this rule were subject to a reduction of 10 per cent, but the allowance could not be reduced below Rs. 10 per mensem in any case.

1. *Jahatpat and beyond on Quetta Division*

Pay per mensem—	*Rate of Frontier Allowance per mensem*
Rs.	Rs.
18—24	.. 5.00
26—33	.. 30 per cent of pay
35—49	.. 10.00
50—66	.. 30 per cent o pay
67—99	20.00
100 and above	.. 30 per cent of pay, subject to a maximum of Rs. 40 per mensem.

(*ii*) Sub Overseers, Office Clerks Draftsmen and Clerk employed in Sheds and under Sub-Divisional Officers, and Correspondence Clerks at stations.	30 per cent of their pay subject to a maximum of Rs. 40 per mensem.

Note—The allowance was not admissible to staff referred to in (*ii*) above who were natives of the area comprising Quetta Division and above engaged after 31st December 1957.

(*iii*) Grade I and II Shunters and Fireman on daily rates of pay.	19 paisa and 25 paisa per day, respectively, subject to a maximum of 30 per cent of pay.
(*iv*) Junior and Senior Accountants, Travelling Inspectors of Station Accounts and Inspectors of Stores Accounts	30 per cent of pay, subject to a maximum of Rs. 40 per mensem.

The rates shown in this rule were subject to a reduction of 10 per cent, but the allowance could not be reduced below Rs. 10 per mensem in any case.

RAILWAY ACCIDENT TAKEN PLACE IN NOVEMBER, 1963 BETWEEN BADAH AND SEHA RAILWAY STATIONS

***6209. Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Railway accident took place in November 1963 between Badah and Seha Railway Stations killing 24 camels ;

(*b*) whether it is a fact that the Railway Police Larkana in its final report on the said accident held that the Railwaly staff was responsible for the accident

(*c*) whether it is a fact that Government have sanctioned a sum of Rs. 12,000 for payments to the owners of the camels ;

(*d*) if answer to (*c*) be in the affirmative, the date by which the said amount will be paid to them ;

(*e*) if answer to (*b*) above be in the negative whether a copy of the final inquiry report of the Railway Police Larkana will be placed on the table of the House ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) -

(الف) جی ہاں - نومبر ۱۹۶۳ء میں بدہ اور سیہار ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ایک حادثہ رونما ہوا تھا - لیکن تمام کے تمام چوپیس اونٹ بلواسطہ اس حادثے کی وجہ سے نہیں مرے تھے -

(ب) ریلوے پولیس لاڑکانہ سے تاحال کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے -

(ج) جی نہیں - کسی قسم کی ادائیگی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ ایسا کوئی مطالبہ پیش نہیں ہوا -

(د) جیسا کہ اوپر حصہ (ب) میں بتایا گیا ہے - ریلوے پولیس کی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی - رپورٹ موصول ہونے پر اس کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھ دی جائے گی -

---

EXTENSION OF BRIDGE AT THE MALIKWAL RAILWAY STATION TO SOUTHERN SIDE OF THE TOWN

***6260. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the interlock bridge constructed at the Malikwal Railway Station connects the platforms only and does not provide a passage for going outside the station ;

(*b*) whether it is a fact that the people have to cover a long distance for going from the said Railway Stations to the southern part of the above said town ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative ; reasons for not extending the said bridge to the Southern side for the passage of the people to southern part of the town ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) .. مطلوبہ اطلاعات فراہم کی جا رہی ہیں - جو موصول ہونے پر ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں گی -

---

PROVIDING AN INTERLOCK BRIDGE AT MANDI BAHAUDDIN RAILWAY STATION

***6261. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Mandi Baha-ud-Din Railway Station is situated in the centre of the town ;

(*b*) whether it is also a fact that on one side of the above said station is the commercial area and on the other side is the residential area of Mohalla Sophipura ;

(*c*) whether it is a fact that for want of an interlock bridge at the said Railway Station, people of the abovesaid area face much inconvience in going from one side to another ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative whether Government intend to provide an interlock bridge at the above said Railway Station ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو) - مطلوبہ اطلاعات فراہم کی جا رہی ہیں - جو موصول ہونے پر ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں گی -

ADJOURNMENT MOTIONS

REFUSAL OF JAIL AUTHORITIES TO ALLOW RELATIVES OF JAMAAT-I- ISLAMI DETENUS TO INTERVIEW THE LATTER IN JAIL—(*contd.*).

Mr. Speaker: Now we take up adjournment motions. First adjournment motion is No. 169 of Rao Khurshid Ali Khan.

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir Rao Khurshid Ali Khan gave me a list. His case now is that these detenus have been transferred to Lahore. The information available with me Sir is that the interviewers of all the above-named detenus, who are—

Mian Tufail Muhammad,

Chaudhri Ghulam Muhammad,

Mr. Sadiq Hussain,

Mr. Khurshid Ahmed,

Mr. Muhammad Iqbal Hussain

Mr. Ghafoor Ahmed,

Mr. Gohar Ali Shah,

can now intervew them. Gohar Ai Shah has since been released. The interviewers lists, which they gave were sanctioned and sent on to the detenus and the jail authorities. About—

Mian Tufail Muhammad, the list had been sent on 6th February, 1964.

Chaudhri Ghulam Muhammad, the list had been sent on 18th February, 1964.

Mr. Sadiq Hussain, the list had been sent on 18th February, 1964.

Mr. Khurshid Ahmed, the list had been sent on 18th February, 1964.

Mr. Muhammad Iqbal Hussain, the list had been sent on 18th February, 1964.

Mr. Ghafoor Ahmed, the list had been sent on 18th February, 1964.

Mr. Gohar Ali Shah, the list had been sent on 19th April, 1964.

Since these detenus are now here in Lahore, the interviewers can definitely and without any objection, let or hindrance interview the detenus. Instructions have been issued and the relevant lists have been passed on to the jail authorities in view of this I think the member will be satisfied, but if still he has any grievance on this score. I am prepared to help him. He may tell me the names of the persons who are still being refused interviews and I will surely help him and see that all those, whose names have been sanctioned, are allowed interviews as a matter of right and not as a matter of grace.

راؤ خورشید علی خان - میں نے اپنی تحریک التواء میں یہ شکایت کی تھی کہ جنوری ۱۹۶۴ء میں ان کو گرفتار کیا گیا تھا - اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں ان کے رشتہ داروں کو اور عزیزوں کو ملنے کی اجازت نہیں دی گئی - اب لا منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان کی منظوری ہو گئی ہے - میں نہایت ادب سے ان کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں - کہ قانون نے انہیں جو حق دیا کہ دو ہفتہ کے اندر وہ ملاقات کر سکتے ہیں - اس چیز کا اہتمام ہونا چاہئے تھا - تاکہ ان کے بیوی بچے مل سکتے - مجھے امید

ہے کہ آئندہ اس قسم کی کوتاہی نہیں ہو گی - اور ایسے حالات کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے گی -

Mr. Speaker : The motion is not pressed I think.

Minister of Law : I assure the member and this House that I will do my best to see that the rules are observed and that all possible facilities are given to the interviewers to interview those detained in jail.

Rao Khurshid Ali Khan : I don't press my motion.

Mr. Speaker: Next adjournment motion No. 202 is also of Rao Khurshid Ali Khan, which was deferred for today.That relates to the department of Basic Democracies. I think, and the Minister is unwell. I think we will take it up on Tuesday.

DACOITY ON SANDA ROAD, LAHORE

Mr. Speaker: Next motion No. 204 is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. That was also deferred for today.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir the facts that have been supplied are these—

"Muhammad Sadiq son of Muhammad Hussain Machhi of Naunaharian P.P. Nawankot, reported to A.S.-I. Incharge P. P. Krishan Nagar that he is working as a peon with WAPDA and at night stays at the Bungalow of Ch. Muhammad Bashir, Deputy Chief Accounts, WAPDA at Ghaziabad, Krishan Nagar. As usual on the night between 28th/29th February 1964 while he was sleeping in the rear verandah of the bungalow, two unknown persons entered the premises of the bungalow at about 2-45 a.m. and awakened him. One of them put of a *chaddar* around his neck. His other companion pushed him towards the western gate of the courtyard at the point of pistol and directed him to awake the inmates. The person who was pushing him by his neck went to the inner gate of the varandah and he got a chance to make hue and cry to alert Ch. Bashir Ahmed about the presence of the robbers in his Bungalow. Thereupon the man who had gone towards the verandah rushed towards him and gave him a knife blow on his left arm and his companion also injured him in the chest with a knife. On his cries Ch. Bashir Ahmed and his family got up and the culprits took to their heals and made good their escape.

The culprits also committed theft in the adjoining bungalow of Ch. Salim-ud-Din and thereafter trespassed into another Bungalow of Muhammad Ashaq who resisted the culprits and injured them with a hockey stick. Thereupon the culprits also fired some pistol shots injuring Muhammad Ashaq on his head. The complainant gave the following descriptions of the culprits :"

Then Sir the description is given. On receipt of the above report, the case under Section 458 Penal Code has been registered. The Sub-Inspector, Old Anarkali, is investigating. The investigation is being supervised by the D.S.P. incharge and also the Senior S. P. Lahore. My submission is that these occurrences are of a routine nature and the responsibility of the Government is not involved. The matter is subjudice, under investigation. All that the authorities can possibly do is to do the investigation honestly and expeditiously. And that is being done.

Therefore my submission is that in view of this, the motion may not be pressed.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب اس تحریک کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہاؤس کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے تو وہ ویسے ہی ملتوی ہو سکتی ہے اس لئے کہ کورم نہیں ہے -

Mr. Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). The House is in quorum now.

چودھری محمد ابراھیم ۔ صاحب صدر۔ ھمیں موجودہ وزارت سے جو سب سے بڑی شکایت ھے وہ یہ ھے کہ یہ ھر معاملہ اور ھر غلط کاری کو routine بنا دیتے ھیں جیسا کہ لا منسٹر صاحب نے فرمایا ھے کہ یہ routine matter ھے ۔ اور ایک ھی سانس میں ان ڈاکوؤں کا ذکر کیا ھے ۔ بہتر یہ ھوتا کہ اس کے ساتھ ھی news item کا بھی ذکر کرتے اس کا انھوں نے ذکر نہیں کیا میں اس کی طرف اشارہ کرتا ھوں ۔

Muhammad Asghar, a youngman, resident of Chauburji Park was waylaid by three persons armed with pistols.....

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک علیحدہ واقعہ ھے ۔

چودھری محمد ابراھیم ۔ اسی تاریخ کا ھے ۔

Mr. Speaker : May be on the same date but that has got nothing to do with the present adjournment motion.

چودھری محمد ابراھیم۔ لا اینڈ آرڈر کی اس situation طرح مزید وضاحت کر دی ھے ۔ اسی طرح کے دوسرے واقعات ھیں ۔

Mr. Speaker : Action has already been taken and the Police is investigating the case.

چودھری محمد ابراھیم ۔ صاحب صدر۔ صرف ایک کالم کو دیکھ کر یہ شبہہ ھوتا ھے کہ لاھور شہر جو ترقی کی جان ھے اور صوبہ کا مہذب ترین شہر ھے یہاں لوگ اتنی لمبی چوڑی تنخواھیں لے رھے ھیں تو کس وجہ سے لے رھے ھیں کیا یہ اس وجہ سے اتنی تنخواھیں لے رھے ھیں کہ لاھور شہر کی بھی حفاظت نہیں کر سکتے تو آخر وجہ یہ Taxes کس غرض کے لئے وصول کئے جاتے ھیں کیا صرف اس لئے کہ لا اینڈ آرڈر situation کو routine قرار دے دیا کریں ۔

Mr. Speaker : Does the member press the motion ?

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے خیال میں میرے فاضل دوست press نہیں کریں گے دراصل ان کا مطلب اور غرض و غایت یہ ھے کہ وہ ان واقعات کو اپنی اس حکومت کے سامنے لائیں اور ان پر زور دیں کہ آخر ایک رات میں تین ملحقہ کوٹھیوں پر ڈاکے ڈالے گئے ۔ پستول استعمال کئے گئے ھیں

چاقو چھری کا استعمال کیا گیا ہے - یہ صورت حال ایسی ہے کہ امن عامہ کو اس وجہ سے خطرہ ہے اس کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے - بعض ایڈجورنمنٹ موشن ایسے ہوتے ہیں کہ وہ صرف حکومت کی توجہ مبذول کرانے کے لئے ہوتے ہیں -

Mr. Speaker I want to point out one thing. If the intention of the mover is to bring the matter to the notice of the Government he may put a short notice question.

خواجہ محمد صفدر - میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں - میں نے ہندوستان کی لوک سبھا کے قواعد و ضوابط میں دیکھا ہے وہاں دو قسم کے ایڈجورنمنٹ موشن ہوتے ہیں یہ افسوس ہے کہ ہمارے پرانے ضوابط ہیں لیکن نئے ضوابط میں ہم نے یہی پراویژن کیا ہے کہ اس قسم کے Adjournment motions جن پر حکومت کو فوری توجہ کی ضرورت ہو وہ لئے جائیں اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ وزیر قانون اس امر کی طرف خصوصی توجہ دیں کہ آخر ان لوگوں کا کیا بنا جنہوں نے آدھی رات کے وقت تین کوٹھیوں میں یکے بعد دیگر ڈاکہ ڈالا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین گروہ تھے بہر حال مالکوں کو ملزموں نے چاقو مارے اور زود کوب کیا گولیاں چلائیں - سب کچھ کیا ہے آخر جناب لاء اینڈ آرڈر کی یہ کیا حالت ہے -

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

چودھری محمد ابراھیم - صاحب صدر- مجھے press کرنے پر اصرار نہیں ہے میں صرف وزیر قانون سے اگر وہ مجھے اجازت دیں تو یہ درخواست کروں گا کہ جس طرح فوڈ پالیسی پر ایک دن بحث ہو گئی ہے اور بہت سے معاملات کی وضاحت ہو گئی اسی طرح لا اینڈ آرڈر کے متعلق بھی وضاحت ہو جانی چاہئے - اگر پورا دن نہیں تو دوگھنٹے ایک ایڈجورنمنٹ موشن کی صورت میں اسے دے دیں تو اچھا ہے - کیونکہ جس طرح میری جان و مال کو خطرہ ہے اسی طرح ان کی جان و مال کو خطرہ ہو سکتا ہے - اس طرح وزیر قانون کی جان بھی محفوظ نہیں ہو سکتی بلکہ کسی شخص کی جان محفوظ نہیں ہو سکتی - کیا وہ اس پر روشنی ڈالیں گے -

Minister of Law : I would like to submit a few words. It is.....

Begum Jahan Ara Shahnawaz : I want to point out something to the Law Minister, if you will kindly allow me.

جناب آپ کو یاد ہوگا اس دن میں نے عرض کیا تھا کہ ایک ڈاکہ ۳ - ریس کورس روڈ کرنل ملک خدا کوٹھی پر پڑا ہے - کیا اس پر بھی کچھ روشنی ڈالی کی سکتی ہے -

وزیر قانون - میں نے لکھا ہے - مجھے ابھی [de ail] نہیں ملی ہیں -

I wanted to make this statement that the Members, either on this side or on that side, should rest assured that so far as the law and order problem is concerned it is the fundamental duty of the State as much as any one of the citizens living here, that it is maintained. As soon as an adjournment motion is tabled and notice is given to us we get in touch with the authorities immediately and I assure the members that all that is possible is being done to impress upon the authorities to pay particular attention to the law and order situation.

Besides, in the nature of things, I don't think the member would expect the Government to post a constable in each street or on each door. It is humanly impossible for any Government to do. But, I again assure the Member, all that could possibly be done or should be done or is expected to be done is being done and is always impressed upon the authorities that they should pay greater attention to see that there is no untoward incident.

I would respectfully point out to the members that if they kindly look into the figures released by the department today they will find that the crime figure is actually less than what it was during the same period last year. Therefore, when this is put to the authorities they say that the crime is on the decrease. But I am not going to take refuge in that. I may assure the Chair, including the Members, that on our part we are doing our best to see that no citizen is disturbed and that every citizen lives in peace and tranquillity. And towards that end I will go on impressing upon the authorities so long as I am incharge of this department.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میرے محترم دوست نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہماری وزارت امن عامہ کی حفاظت کے لئے کوشش کر رہی ہے میں ان کا شکر گزار ہوں - اس assurance پر اس کے ساتھ ایک بات اور بتاتا ہوں اور شاید جو میں عرض کرنے والا ہوں انہوں نے اس کا اپنی تقریر میں ذکر نہیں کیا اسے میں بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جو اعداد و شمار جرائم کے متعلق شائع ہوئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے سال سے جرائم کم ہوئے ہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اکثر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے تھانے داروں کو ہدایت کی ہے کہ چوری کا پرچہ اس وقت تک درج ہی نہ کیا جائے جب تک کہ چوری کا مال برآمد نہ کر لیا جائے تو سینکڑوں cases تو درج ہی نہیں کئے جاتے اور ان کی تفتیش ہی نہیں ہوتی اسی طرح دوسرے مقدمات

میں ۱۰۰ فیصدی درست ہے کہ جان بوجھ کر اخفا کیا جاتا ہے اس لئے جرائم کی فہرست اور ان کے اعداد و شمار کم رہے ہیں - جناب دراصل صوبے بھر میں جرائم کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے میں پھر درخواست کروں گا - - - - -

وزیر خوراک (ملک قادر بخش) - جناب بڑی اہم چیز خواجہ صاحب نے فرمائی ہے اگر کوئی ممبر اپنے ذاتی knowledge سے پتہ دے تو ہمیں شک کرنے کی گنجائش نہیں رہتی - اگر حزب اختلاف کے لیڈر کو ذاتی طور پر علم ہے تو اچھا ہو گا کہ وہ ۵-۶ cases کی فہرست دے دیں کہ فلاں فلاں تھانے پر لوگ گئے - ہم اس کی تحقیقات کر لیں گے -

Mr. Speaker: There should be no further discussion.

مسٹر محمد اکبر کانجو - بہت سے واقعات ایسے ہیں - جو درج نہیں کئے جاتے اور وہی واقعات درج کئے جاتے ہیں - جن کی برآمدگی کی صورت ہو اور میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں -

Minister of Agriculture: I admit it. My point is different. Give me these details.

خواجہ محمد صفدر - جو بات آپ کو نیک نیتی سے بتائی جائے اس پر تو نہ جھگڑیں -

حاجی عبدالمجید جتوئی - پوائنٹ آف آرڈر - میری عرض یہ ہے - کہ پولیس میں جا کر کوئی رپورٹ کیسے درج کرائے کیونکہ وہ تو پیسے لیکر ہی رپورٹ درج کرتے ہیں - اس لئے وہاں کوئی بھی آدمی نہیں جاتا ہے - کیونکہ ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے ہیں - بغیر رشوت کے پولیس کے پاس رپورٹ درج ہوتی ہی نہیں ہے - آپ کو ایک مثال دیتا ہوں - کہ خیر پور ناصر شاہ میں جب تحصیلدار دورہ لوٹا گیا - تو اسی جگہ پر وہی تین آدمی پھر آئے - اس کو لوٹنے کے لئے پسنجر لاری جا رہی تھی -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

حاجی عبدالمجید جتوئی - میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں - آپ سن تو لیں - کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے - ایک

بس آئی وہ چلی گئی - ایک لاری آئی - وہ بھری ہوئی تھی - اس نے کہا کہ ہم سے بس چھوٹ گئی ہے - ہمیں بٹھا کر فلاں جگہ چھوڑ دو - اس نے چھوڑا پولیس کو بتایا - صبح پولیس نے ان کے قدموں کے نشانات لئے - پھر ایک زمیندار کے گھر میں وہ قدموں کے نشان دیکھے - اس نے قبول کیا - جب اس زمیندار نے قائد اعظم کو پیش کیا - جس پر ان کی جان چھوٹی - جانتے ہیں - قائد اعظم کیا ہے - یہ سو روپے کا نوٹ ہے - جس پر قائد اعظم کی تصویر ہوتی ہے -

Mr. Speaker : This is no point of order. The member may please take his seat.

Does Chaudhri Sahib, want to press his motion or not ?

چودھری محمد ابراہیم - صاحب صدر - میں صرف پچھلی گزارش کے ساتھ کہ میں نے جو درخواست کی تھی - کہ میں لا اینڈ آرڈر کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں - ان کے نزدیک پولیس کانسٹیبل کو لا اینڈ آرڈر کھڑا کرنا ہی لا اینڈ آرڈر situation کا حل ہے - اس کے علاوہ بھی تو صورت حال کی اصلاح کے ذرائع ہیں -

Mr. Speaker : Does the member press it or not ?

Chaudhri Muhammad Ibrahim : I do not press it.

Mr. Speaker: Next motion is from Mian Abdul Latif. That was also deferred for today. This relates to the Department of Basic Democracies. It will be taken up on Tuesday when the Minister concerned is present.

DELAY IN THE CONSTRUCTION OF THE BUILDING OF GOVERNMENT COLLEGE SHEIKHUPURA (*Contd*).

Mr. Speaker : Next motion is again from Mian Abdul Latif. This is about the construction of college building at Sheikhupura. It has already been moved.

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) Sir, I have collected the details regarding the construction of Degree College at Sheikhupura. The total cost of this College is about Rs. 6,04 000. The original amount was allocated in 1960-61. But we could not get the site and then actually the site was surrendered and given to us in January, 1962. Tenders were invited and the contractor started the work. After doing a little work he actually abandoned the work and went away. Then we had to cover all the formalities for the cancellation of his contract. After about three months we again invited tenders and the contract was given to a new contractor. He started the work on 6th June, 1962 and by April 1963 the main academic block was completed. After that the contractor backed out. He said, 'you had given me the contract for Rs. 2,00,000 and I am not prepared to do more than that. Then we persuaded him and asked him that under the rules he had to carry on the work worth even more than 2 lakhs, if we so desire under the same terms and conditions. Then the delay went on for about six to seven months. Ultimately we persuaded him and he came and started the work in December 1963. Negligence has been on the part of the contractors. I definitely accept this, that there has not been much work during this year. But I can assure the member that before this year is out we will be able to complete the building. So far whatever delay has been in the construction, it is no fault of the Government; it has been the fault of the contractor.

Mian Abdul Latif : I would respectfully ask the Minister to enlighten the House as to whether any action has been taken against the contractor or he has been given full payment despite this delay.

Minister of Communications and Works : So far as the full payment is concerned, that is always done in the end of the work, when it is complete. Here contractor was given the work worth Rs. 2, 00,000. When he completed the work, he said 'I am not going to do more than that because the terms and conditions are not agreeable to me for doing more work.' We said to him that under the rules we will order him to carry out the remaining work. After about 7 months he agreed and now we have started the work. I can assure the Member that the final payment will be made when the work is complete and not before that.

Mian Abdul Latif: When the Minister says that he is looking in this personally and that the work will be completed before the year is out, I do not press my motion.

Mr. Speaker : The next motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. The Minister of Basic Democracies is not present. So it will be taken up on Tuesday.

STATEMENT OF LAW MINISTER REGARDING THE PEOPLE OF PAKISTAN BEING POLITICALLY IMMATURE—(*contd*).

Mr. Speaker : The next motion, which, was deferred for today is from Mr. Hamza.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the Chair had ordered me to produce the two papers and I have to produce the Dawn of 2nd March and the Pakistan Times of 1st March, where my speech is reproduced. That would show that nothing of the kind that is attributed to me has been said by me or reported by these papers. In addition, I will submit that so far as my personal utterances are concerned in any meeting, the responsibility of the Government does not come in. I respectfully submit that my statement may not be palatable to any member of this House. It is possible that there may be an honest difference of opinion, but in view of the ruling given by the Chair in the case of a similar statementmade by Mr. Abdul Wahid Khan that such statements do not come within the ambit of the mischief of adjournment motions and the Chair had ruled that out of order, I respectfully submit that the same may be done in respect of this adjournment motion.

خواجہ محمد صفدر - کیا آپ اس سے انکار فرماتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا ؟

Minister of Law : That is what I have said the other day.

مسٹر حمزہ - وزیر قانون نے وضاحت کی ہے اس کے دو حصے ہیں - ایک میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ دو اخبار جن کا انہوں نے نام لیا ہے یعنی ڈان اور پاکستان ٹائمز ان میں ان کے بیان کی جو اشاعت ہوئی ہے اس میں یہ حصہ موجود نہیں ہے - اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے - کہ اگر میں نے ذاتی طور پر ان خیالات کا اظہار کیا ہے اور یہ میرے ضمیر کی آواز ہے This is honest expression of opinion on his part کیونکہ بحیثیت غلام نبی میمن اگر انہوں نے یہ بیان دیا ہے تو اس سے کوئی ایسی صورت حال پیدا نہیں ہوئی کہ اس معاملہ کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر ۔ آپ کے سامنے آج ہمارے وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی کہ ہر آدمی کی حفاظت کے لئے ایک سپاہی مقرر کر دیا جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صورت حال محض اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ پبلک کو گورنمنٹ نے اپنا ساجھی نہیں بنایا ۔ نہ ساجھی سمجھتی ہے ۔ نہ ان میں اعتماد پیدا کیا ہے ۔ اگر یہ ان کو دماغی طور پر نابالغ سمجھتے ہیں .....

Mr. Speaker: The member is discussing the merits of the adjournment motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ بالواسطہ الزام میں نے ان پر لگایا ہے یا جو کچھ بھی انہوں نے .....

Mr. Speaker: He has denied facts and has produced two newspapers Does the member still press his motion.

مسٹر حمزہ ۔ انہوں نے دو اخبارات کا حوالہ دیا ہے ۔ لیکن اس اخبار میں جو خبر شائع ہوئی ہے اس کی تردید نہیں کرتے ۔

Mr. Speaker: Now he contradicts. He says that he never made that statement.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ وہ دیانتداری کے ساتھ یہ رائے رکھتے ہیں ۔

Mr. Speaker: Does the Member press his motion ?

مسٹر حمزہ ۔ yes, s'r. یہ انتہائی پبلک اہمیت کا معاملہ ہے ۔ یہ تمام پبلک کو عقلی طور پر نابالغ سمجھتے ہیں ۔

Mr. Speaker: The Government is not responsible for the personal views of a particular Minister and, moreover, facts have been denied by the Minister of Law.

Therefore, the motion is ruled out of order.

DECLARATION OF 4TH AND 9TH MARCH AS PUBLIC HOLIDAYS IN LAHORE

Mr. Speaker: Next Motion is from Khawaja Safdar. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the colossal waste of time and public money involved in declaring 4th and 9th March, 1964 as public holidays at Lahore by the Provincial Government. This inordinate, reckless and unjustifiable waste of time and public money for facilitating the Government employees to visit the National Horse and Cattle Show has caused widespread resentment among the public of the Province.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): Opposed.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا .....

Mr. Speaker: Let the Parliamentary Secretary fist oppose it so that we may know the grounds for his opposition.

پارلیمنٹری سیکرٹری (چوہدری سلطان محمود) ۔ صحب صدر ۔ مختصراً خواجہ صاحب کی تحریک التوا یہ ہے کہ قومی میلہ مویشیاں لاہور کے موقع پر چار اور نو مارچ کو چھٹی کرکے پروونشل گورنمنٹ نے وقت اور روپیہ کا ضیاع کیا ہے ۔ اور عوام میں اس سے اضطراب اور بے چینی پھیل گئی ہے ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ گورنمنٹ نے چار اور نو تاریخ کو چھٹی کی ہے ۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں ۔ ایسی چھٹیا ہر ضلع میں local holidays کے طور پر ہوتی ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے ایسی چھٹیوں کا local authorities کو اختیار ہے ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ خواجہ صاحب کے اپنے ضلع میں گلو شاہ کے میلہ کی چھٹی ہر سال ہوتی ہے ۔ لاہور میں میلہ چراغاں کی چھٹی ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان دونوں ایام کی جو چھٹیاں ہوئی تھیں وہ ایک ہی آرڈر کے ذریعہ ہوئی تھیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ایک ہی آرڈر کے ذریعہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کونسی تاریخ کا آرڈر ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تین تاریخ کا ہے ۔ صاحب صدر ۔ اس ضمن میں ایک اور پوائنٹ بھی ہے کہ اس میلہ کی چھٹی گزشتہ سال بھی ہوئی تھی لیکن اس وقت معزز ممبر کو ایڈجرنمنٹ موشن لانے کی نہ سوجھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ بہت تیزی کر رہے ہیں آپ چھٹیوں کے معاملہ میں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تیزی نہیں ہے ۔ آپ اس طرح employees کے ایک basic right پر چھاپہ ڈال رہے ہیں ۔

دوسرے روپیہ کے ضیاع کے متعلق خواجہ صاحب نے ذکر کیا ہے ۔ وہ غالباً حساب کے کسی چکر میں پڑ گئے ہیں کہ لاہور میں بہت سے ملازم ہیں ۔ اور ان کی ایک دن کی تنخواہ اتنی بنتی ہے اور دو سے ضرب دینے سے اتنی بن جائے گی ۔

Mr. Speaker: No discussion on facts. Any legal objection ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جب تک بتاؤں گا نہیں اس وقت تک کیس properly عرض نہیں کر سکتا ۔

Mr. Speaker: Any other objection ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ objection یہ ہے کہ یہ کوئی اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے ۔ روپیہ کا ضیاع نہیں ہوا ۔ پبلک میں بے چینی نہیں ہے ۔ اس کی کوئی نشاندھی نہیں ہے ۔ البتہ کل بے چینی پیدا ہو گی جب سیالکوٹ کے مزدور یہ پڑھیں گے کہ خواجہ صاحب نے ایسی تحریک پیش کی ہے جس سے employers جو سہولتیں اپنے employees کو دینا چاہتے ہیں اس سے انہیں روکا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ میرے محترم دوست نے دراصل اس پر اعتراض تو کوئی بھی نہیں کیا البتہ اپنے موقف کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس موقع پر مغربی پاکستان کی حکومت نے لاہور میں دو چھٹیاں کیوں کی ہیں ۔

جناب والا ۔ میں اس پر زیادہ dilate نہیں کروں لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ مجھے اس میلہ مویشیاں کی اہمیت سے انکار نہیں ۔ لیکن آپ غور فرمائیں کہ لاہور کے قریباً قریباً تمام دفاتر ڈیڑھ بجے بند ہو جاتے ہیں ۔ اگر غرض یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو یہ سہولت پہنچائی جائے کہ وہ وہاں تشریف لے جائیں اور اس میلہ کی رونق بڑھائیں تو وہ ڈیڑھ بجے کے بعد جا سکتے ہیں ۔ پھر اس ہفتے میں اتوار بھی آتا ہے ۔ اس سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker: Has the motion been raised at the earliest possible opportunity ?

خواجہ محمد صفدر ۔ early اس طرح کہ چار تاریخ کو یہ خبر شائع ہوئی ۔ چار ہی کو میں نے نوٹس دے دیا ۔ ایک چھٹی تو چار تاریخ کو تھی اور دوسری نو تاریخ کو پھر ہو رہی ہے ۔

Mr. Speaker: What is the urgency about it ?

خواجہ محمد صفدر ۔ urgency یہ ہے کہ نو تاریخ کی چھٹی منسوخ کر دیں ۔ بات ختم ہو جاتی ہے ۔ البتہ چار تاریخ

کی چھٹی اسی دن تھی جس دن میں نے یہ تحریک التوا دی تھی - تین تاریخ کو حکم جاری ہوا ہے جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے اس لئے urgency بھی ہے - public Importance بھی ہے -

دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی کہ میں حساب کے چکر میں ہوں - میں حساب کے چکر میں نہیں پڑتا آپ خود اندازہ فرمائیں کہ دو دن تنخواہیں لاہور کے ملازمین کی کیا بنیں گی - اور کل ہی پیر محمد خاں صاحب کہہ رہے تھے کہ تم ساڑھے پانچ ہزار روپیہ روز کا خراب کر رہے ہو ایڈجرنمنٹ موشنز لا کر اور سوالات پوچھ کر - اور business کچھ نہیں ہوتا ان ساڑھے پانچ ہزار کا خیال آگیا - پیر محمد خاں صاحب کو اور ان پچیس تیس لاکھ کا خیال نہ آیا جو ان چھٹیوں کی وجہ سے ضائع ہوں گے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) - ملازمین کی capacity to work تفریح کے بعد بڑھ جاتی ہے - آپ یہ ایڈجرنمنٹ موشن لائیں کہ گورنمنٹ نے تفریح کے لئے دو چھٹیاں کرکے work کی capacity کو بڑھا کر ان سے زیادہ کام لینے کی سازش کی ہے -

Mr. Speaker: The matter is not of urgent public importance. The motion is ruled out of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف انفارمیشن جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ملازمین کو چھٹی دی جاتی ہے تو تفریح کے بعد capacity of work بڑھ جاتی ہے - اسی طرح اسمبلی کے ممبر اگر کورم توڑ کر تفریح کر لیں اور ان کی capacity of work بڑھ جائے تو اعتراض نہیں ہونا چاہئے -(قہقہہ)

REFUSAL TO GIVE FACILITIES FOR LEGAL ADVICE

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the high-handedness of the authorities in not allowing the detenus named below to seek p oper legal advice to prepare their case for representation to the Board appointed recently by the Government of West Pakistan for reviewing their cases before the expiry of their initial term of detention for two months :—

There is a list of 37 names.*

---

*Please see Appendix VI at the end.

Minister of Law (MR. GHULAM NABI MUHAMMAD VARYAL MEMON): My submission Sir is that the facts are denied. The adjournment motion does not deal with one single specific case of an individual detenue. In the list that has been supplied, the member has jumbled up about 37 members, who according to him have been refused facilities for interviewing their legal advisers, or they have been refused legal assistance. My submission is that this is not one single specific case, and it relates to a case which concerns 37 members, whom facilities have been denied.

As far as the facts are concerned, I submit that the detenus were interviewed here by the Review Board. All were shifted from various jails to Lahore and all possible facilities were given to them, so much so that even the Review Board actually granted them adjournments. To have full assistance from their legal advisers, a band of lawyers visited the detenus here in Lahore jail, and all that could possibly be had by the detenus was had by them, and they have fully and effectively represented their cases before the Board.

Mr. Speaker: All of them ?

Minister of Law: All of them, and as many as 21 legal points have been raised before the Review Board saying that on account of these flaws, constitutional, legal and otherwise, their detention orders are illegal and therefore, further detention may not be recommended. My submission is that whosoever wanted to have legal advice and consult an advocate of his choice has been given this opportunity, and facts are denied. If still the member here feels that anybody has been denied the facilities, and if he is able to substantiate it, surely the worst possible action will be taken against the officer responsible.

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب والا ۔ جو کچھ جناب وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے اس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں ۔ دراصل ہوا یہ ہے کہ اگر بورڈ کے سامنے ان کی آج پیشی ہے تو اس سے صرف ایک دن قبل ان کو اطلاع دی جا رہی ہے ۔ کہ بھئی اگر آپ چاہیں تو proper legal advice لے سکتے ہیں ۔ اور جیسا کہ جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے مختلف اضلاع سے تمام لوگوں کو لاہور جیل میں جمع کر دیا گیا ۔ اب آپ ہی خیال فرمائیں کہ legal advice تو لینا ہوتی ہے اور He is to arrange for this advice یعنی at the spot by the detenue himself گورنمنٹ اس کے لئے pay نہیں کرتی ۔ اب اگر ایک شخص کو سکھر سے اٹھا کر لایا گیا ہے تو ظاہر بات ہے کہ اس کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہو گا ۔ اور یہ کتنی ناممکن at his own cost بات ہے ۔ کیونکہ ایک سکھر کے رہنے والے شخص کے سکھر کے مختلف وکیلوں سے تو مراسم ہو سکتے ہیں لیکن لاہور میں ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا ۔ یہاں نہ تو اس کے پاس پیسے ہیں اور نہ ہی کسی وکیل کے ساتھ دوستی ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ الزام دینے کی بدعت بلا وجہ ہے ۔ جسے کم از کم ہم ناجائز سمجھتے ہیں ۔ اس لئے کہ آخر ہمیں

اللہ تعالے کے ہاں بھی تو جواب دینا ہے - بے شک ہم یہاں تو جواب دینے سے بچ سکتے ہیں - لیکن وہاں سے چھٹکارا مشکل ہے - تو چونکہ اس قسم کی تکلیف پیش آنی ہے - اور ظاہر بات ہے کہ یہ ایسی مجبوریاں ہیں جن کو anticipate کرنا حکومت کا فرض تھا - ان کو محسوس کرنا چاہیئے تھا کہ اس سے بڑی hardship پیدا ہو گی - چنانچہ ان سب کو اکٹھا کر دینا - - - -

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

راؤ خورشید علی خان - تو جناب والا - اس معاملے میں بہر حال یہ بڑی serious بات ہے - جہاں ایک آدمی کی - - - - - -

Mr. Speaker : After the statement of the Law Minister, is the Member pressing the motion ?

راؤ خورشید علی خان- جناب والا - اس سے جو خرابی ہوتا تھی وہ تو ہو چکی ہے بورڈ کے سامنے وہ بغیر لئے legal advice پیش ہو چکا ہے - جس سے اسے نقصان پہنچا ہے - اب اس نقصان کی تلافی کے متعلق اگر میرے دوست کوئی بات کریں تو I will consider

Mr. Speaker : Is the Member pressing it ?

Minister of Law : The matter has lost urgency. The interviews are over and the Board has given its decision.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - وزیر قانون صاحب کو چاہیئے کہ اس کے لئے معزز ممبر کو کوئی assurance دیں -

راؤ خورشید علی خان - جناب یہ بورڈ کا فیصلہ ہے - یہ کوئی حرف آخر نہیں -

It can still be reviewed.

Mr. Speaker : Does the member press it ?

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - اس معاملے کے سلسلے میں میرے دل میں خلوص ہے - میں آپ کی بات کا جواب دیتا ہوں -

Mr. Speaker : Does he press it or not ? He should please answer my question.

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - ایک ہی فقرہ کہہ لینے دیجیئے - کم از کم ایسی بات تو نہ کریں کہ میری بات صحیح شکل میں یہاں آ ہی نہ سکے - میں جواب یہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے پوچھا ہے - میں اسے press کرتا ہوں یا نہیں - دراصل اس معاملے میں ایک آدمی کی آزادی سلب ہوئی ہے - اگر اسے proper legal advice مل جاتی تو ممکن ہے اسے آزادی مل جاتی - یہ معاملہ چونکہ بڑی اہمیت کا حامل ہے - - - - -

Mr. Speaker: Is the member pressing it or not ?

Rao Khurshid Ali Khan: I press.

Mr. Speaker: As the motion does not relate to a single specific matter, the motion is ruled out of order.

FINANCIAL LOSS TO SHAREHOLDERS OF THAL INDUSTRIES CORPORATION

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Sardar Khalid Umar. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment and financial loss caused to 900 share-holders of the Thal Industries Corporation Limited, on account of the failure of the Government to take action against the said corporation for their deliberately refraining from compliance of paragraphs No. 12, 23, 25 and 30 of the Land Reforms regulation of 1959 in respect of the allotment, sale and possession of 5,711 acres of land purchased from the Thal Development Authority as reported in the issue of Daily 'Kohistan' dated 4th March, 1964.

Minister of Law: Sir adjournment motion No. 221 is of Mr. Hamza on the same subject.

Mr. Speaker: Yes, there is a similar motion from Mr. Hamza. It is regarding widespread resentment caused among the share-holders of the Thal Industries Corporation Limited due to the non-implementation of paragraph 12 of the Martial Law Regulation No. 64 by the Chairman Thal Development Authority according to the directions issued by the Land Commission ; causing great financial loss to the said share-holders as revealed by the news item appearing in the daily "Imroze" Lahore of 4th March, 1964.

Yes, Malik Sahib.

Minister of Food and Agriculture (MALIK QADIR BAKHAH): I have contacted the Chairman, Mr. Jaafri, of Thal Development Authority who is at present in Jauharabad. I have asked him to bring all the relevant papers here and therefore I would request that it may be deferred to Tuesday or Friday.

Mr. Speaker: These motions will be taken up on Wednesday.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I move :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Punjab Government Services (War) Amendment Rules (West Pakistan Repeal) Bill, 1964, (Bill No. 16 of 1964) be extended up to the 31st March, 1964.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Punjab Government Services (War) Amendment Rules (West Pakistan Repeal) Bill, 1964 (Bill No. 16 of 1964) be extended up to the 31st March, 1964.

(The motion was carried)

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 19 of 1964) be extended up to the 31st March, 1964.

Mr. Speaker: The motion moved is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1964 (Bill No. 19 of 1964) be extended up to the 31st March, 1964.

Minister of Law : I would like to oppose this motion on the ground that it may not be possible to have the Assembly Session extended beyond 31st March, 1964. In that case this Bill would not come before the House. The Members are crying hoarse that this Bill should come before the Assembly during its current session. I would, therefore, request the Leader of the Opposition that if it suits his convenience he may get the time extended up to 15th or 18th or 20th March, 1964.

خواجہ محمد صفدر - کل یا پرسوں اس کو زیر غور لانے کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ رکھی گئی تھی - دو دن متواتر کورم نہ ہو سکا - ورنہ آج اس کی رپورٹ آپ کے پاس آ جاتی - آپ نے جو فرمایا ہے مجھے اس کا احساس ہے اور میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر ۳۱ مارچ رکھی ہے -

Mr. Speaker : Does the Member propose 15th March ?

Kh. Muhammad Safdar : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Then move the motion accordingly.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 19 of 1964) be extended up to the 15th March, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 19 of 1964) be extended up to the 15th March, 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Divorce (West Pakistan Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 5 of 1964) be extended up to the 30th June, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Divorce (West Pakistan Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 5 of 1964) be extended up to the 30th June, 1964.

(*The motion was carried*).

Major Abdul Majid Khan : Sir, I move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 63 of 1963) be extended up to 31st December, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 63 of 1963) be extended up to 31st December, 1964.

(*The motion was carried*).

Major Abdul Majid Khan : Sir, I move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Second Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 61 of 1963) be extended up to 31st December, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Second Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 61 of 1963) be extended up to 31st December, 1964.

(*The motion was carried*).

BILLS

THE NORTH-WEST FRONTIER PROVINCE HAZARA FOREST (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1963.

Mr. Speaker: Minister of Food and Agriculture to present the Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Minister of Food and Agriculture (MALIK QADIR BAKHAH): Sir, I beg to present the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 71 of 1963) stands presented to the House.

Next motion.

Minister of Food and Agriculture : Sir, I move :

That the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be taken into consideration at once.

Is there any opposition ?

Allama Rehmat Ullah Arshad : Yes, Sir.

میں جناب کے توسط سے وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ وہ اس مسودہ قانون کے اغراض و مقاصد یہاں بیان فرما دیں ۔ جس طرح کل یا پرسوں ایک قانون پاس کیا گیا تھا اور ہزارہ کو الگ کر دیا تھا ۔

Mr. Speaker : Yes, Mailk Sahib.

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش) ۔ عرض یہ ہے کہ فارسٹ ایکٹ ۱۹۲۷ تقسیم ملک سے قبل سارے ہندوستان کے لئے تھا ۔ لیکن ہزارہ کا کچھ حصہ ایسا تھا جو اس سے باہر تھا ۔ اور آج تک وہی قانون لاگو رہا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد اسحاق خان کندی کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

۱۹۳۶ء میں وہاں کے لئے ایک علیحدہ ایکٹ بنایا گیا - اب بجائے اس کے کہ اسے extend کیا جاتا - اس کے لئے ایک علیحدہ قانون بنا دیا گیا تھا - جو آج تک آ رہا ہے -

کل یا پرسوں جو ایک قانون پاس کیا گیا تھا - آج میں اس میں ایک ترمیم لا رہا ہوں - بعینہ یہ ایک ہی ہے - لیکن اس کی غرض یہ ہے کہ اگر کسی وقت کسی عدالت میں جب کسی نے جنگلات کی زمین پر مجرمانہ قبضہ کیا ہو اور جرم ثابت ہو جائے تو پھر محکمہ جنگلات کو عدالت دیوانی میں نہ جانا پڑے - بلکہ وہی عدالت اسے قبضہ واپس دلا دے - بعینہ پرسوں یہ چیز پاس ہوئی - یہ بالکل وہی ہے - وہی سیلیکٹ کمیٹی کی ترمیم ہے اور یہ کہ رائے عامہ کے متعلق بھی وہی بات ہے - اس لئے میں حزب مخالف سے التماس کرتا ہوں کہ یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے اسے پاس کر دیں - ایسا نہ ہو کہ ہزارہ میں غیر ترمیم شدہ قانون رہے - اور باقی سارے صوبہ میں ترمیم شدہ ہو -

میں چاہتا ہوں کہ اس میں یکسانیت پیدا ہو - اس لئے گذارش کرتا ہوں کہ آپ اس پر زیادہ وقت نہ لگائیں اور بلا کسی مخالفت کے اسے پاس کر دیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاول پور - ۲) - جناب والا جو چیز میں اپنی معلومات کے لئے دریافت کرنا چاہتا تھا جناب محترم وزیر صاحب سے ، اس کے لئے میری تسلی نہیں ہوئی - میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کل پرسوں جو ایکٹ پاس کیا گیا تھا کیا آپ اس قانون میں ہزارہ کو مستثنے قرار دے دینا اور ہزارہ کے لئے ایک دوسرا بل لے آنا - اس کا فیصلہ ذرا یہاں بیان فرما دیں - ہزارہ کو اس میں include کر دیا ہے - جیسا باقی صوبے پر وہ حاوی ہوتا ہے - ایسے یہ ہزارہ پر بھی حاوی ہوتا -

وزیر زراعت ۔ دونوں قانون مختلف ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ فرماتے ہیں ایک ہے ۔ اور اغراض و مقاصد ایک ہیں ۔ کیا آپ اس لئے یہ کہہ رہے ہیں ۔ کہ حزب اختلاف تنقید کرے گی اور وہ repetition ہو گی ۔

وزیر زراعت ۔ حضور یہ جو پراویژن ہے ۔ دونوں ایکٹ میں یہ ایک نہیں ہے ۔ ہزارہ میں گزارے کا پراویژن ہے ۔ آپ کے علاقے میں گزارے کا پراویژن نہیں ہے ۔ ویسے قانون الگ ہیں وہاں یہ تھا کہ دفعات ہیں ۔ ایک ہی ہیں ۔ اور ترمیم ایک ہے ۔ اس کی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہ ہو گی ۔ میں گزارش کروں گا کہ اس کو بغیر کسی حیل و حجت کے آپ پاس فرما دیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ قانون ایک ہے ۔ جو parent law ہے ۔

وزیر خوراک ۔ نہیں ۔ parent law آل انڈیا کا سنہ ۱۹۳۷ کا ہے ۔ When it applies to whole of Pakistan اور یہ جو علاقہ ہے اس کے لئے الگ ہے ۔ اور بعد میں merge ہوا اور بعد میں قانون بنا ۔ وہ الگ قانون ہے ۔ اس کے کچھ پراویژن علیحدہ ہیں ۔ جو اس قانون میں نہیں ہیں ۔ مثلاً جو گزارے کا پراویژن ہے ۔ جنگلات لوگوں کے ہیں ۔ ضابطہ ہمارا ہے ۔ یہاں یہ بات اس صوبے میں نہیں ہے ۔

راجہ اللہ داد خان ۔ مری میں تو ہے ۔

وزیر خوراک ۔ وہ ۱۹۴۳ء سے چلا آ رہا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: There is an amendment from Rao Khurshid Ali Khan. He may please move it.

Rao Khurshid Ali Khan: Sir, I beg to move :

> The North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 10th March, 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:—

> That North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 10th March, 1964.

Minister of Agriculture: I oppose it.

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - اس ایکٹ میں جو ترمیم کی جا رہی ہے - اس سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ اگر اس قسم کی ترمیم ان قوانین میں کر دی جائے تو پریشانیاں اور جو نقصانات کہ اب تک اس قانون کے تحت ہوتے رہے - اسکی کی تلافی ہو جائے گی -

جناب والا - اس فارسٹ ایکٹ کے تحت اب تک جن خرابیوں سے اور جن پریشانیوں سے اور جن مصیبتوں سے کہ ہم دو چار رہے ہیں وہ ــــــــ

Allama Rehmatullah Arshad : Sir, the House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be count. (*Count. was taken*) The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung)—The House is now in quorum. Yes, Rao Sahib.

راؤ خورشید علی خان - میں جناب والا یہ عرض کر رہا تھا کہ میں نے یہ اسٹنڈنگ سلیکٹ کمیٹی میں بھی پیش کی تھی - اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس Amended بل کے تمام Pros and Cons پر سیر حاصل بحث ہو جائے اور اس کے بعد اگر یہ بل ہاوس کے سامنے آئے گا - اور جو مقاصد متعلقہ وزیر صاحب نے اس قانون کی اصلاح کے ہمارے سامنے رکھے ہیں - ان کو پھر عملی جامہ پہنایا جائے گا - اس میں جناب والا ایک ترمیم encroachment کے متعلق ہے اور بادی النظر میں اس میں کوئی خرابی نہیں معلوم ہوتی یعنی ناجائز تجاوز کا کوئی قانون ہونا چاہیئے اگر کوئی ناجائز تجاوز سے باز نہ آئے تو اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے - لیکن جناب سپیکر - دیکھنا یہ ہے کہ ایک شخص کے ذہن میں ناجائز تجاوز کا جو جذبہ ابھرتا ہے اور جب تک ہم اس جذبے کی اصلاح کرنے کی کوشش نہ کریں تو محض قانون کے ذریعہ سے کسی اصلاح کے متعلق ایسی خام خیالی میں مبتلا ہونا کہ وہ اصلاح کا مجرم ہو جائے -

جناب سپیکر - در اصل انسان کا جو ذہن ہے جو اس کا دماغ ہے - جو انداز فکر ہے - اور جو زاویہ نگاہ ہے اس پر اسبات کا انحصار ہے کہ اس شخص کی طرف سے

نیکی کا ظہور ہوتا ہے یا بدی کا - آیا وہ کوئی ناجائز حرکات کرنے والا ہے یا اپنی حرکات و سکنات میں اس کا خیال رکھے گا -

جناب والا - اگر ایک آدمی کے زاویۂ نگاہ کو بدل دیا جائے - اس کے سوچنے کے انداز کو بدل دیا جائے - اس کے دل و دماغ کی اصلاح کر دی جائے - اس کے دل و دماغ میں اخلاقیات کو بٹھا دیا جائے - تو ظاہر بات ہے کہ یہ جو آئے دن ترامیم کرنے کی نوبت آ رہی ہے - مزید نوبت بالکل نہ آئے - اس سے ہمارا وقت بھی بچ جائے گا - ہماری پریشانیاں بھی کم ہو جائیں گی - ہمارے اخراجات بھی کم ہو جائیں گے - عدالتوں کے پاس پہلے ہی کام بہت زیادہ ہے - اب ان کے پاس encroachments کے تحت اور بھی کام کی بھرمار ہو جائے گی - تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر ہم اصلاح کا طریقہ ایسے طور پر اختیار کریں کہ اس قسم کے elements جو قانون کی زبان کو نہیں سمجھتے- ان کے لئے تو قانون کی provisions واقعی ضروری ہوتی ہیں - کیونکہ اس قسم کے معاشرے میں اس قسم کے عناصر پائے جاتے ہیں کہ وہ قانون اور ڈنڈے کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں سمجھتے - لیکن ہر شخص کے لئے آپ کا یہ اخذ کرنا کہ وہ ڈنڈے اور قانون کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں سمجھتا یہ انسانی فطرت کو نہ سمجھنے والی بات ہے - جناب والا - اللہ پاک نے انسانی فطرت میں یہ صلاحیت ودیعت کی ہے کہ ایک شخص کی فطرت صداقت اور نیکی کو پسند کرتی ہے - برائی اور بدی کو ناپسند کرتی ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - یہ جنگل کے قانون پر بحث ہو رہی ہے - یا قانون فطرت پر -

Mr. Senior Deputy Speaker : Has he mentioned the word Jungle ?

واؤ خورشید علی خان - قانون کی خلاف ورزی سے ، برائی اور بدی سے اور ناجائز چیزوں سے فطرتی طور پر فطرت انسانی میں نفرت پائی جاتی ہے - اگر اس فطرت کو صحیح طور پر چلایا جائے تو اس کا امکان ہے کہ ہمیں ترمیمی بل کی ضرورت کم سے کم لاحق ہو -

اس کے بعد میں جناب والا ۔ میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ جس معاشرے کی ذہنیت کو اور زاویہ نگاہ کو ہم بدلنا چاہتے ہیں .....

Mr. Senior Deputy Speaker : Next point. Otherwise he will be asked to discontinue.

راؤ خورشید علی خان ۔ اس کے لئے ضرورت ہمیں اس بات کی ہے ۔ کہ ہم انسانوں کے جو بنیادی حقوق ہیں اور ان کی جو شہری آزادی ہے ۔ جو ان کے روز مرہ کے مسائل ہیں ان کے متعلق بھی ہم ایسا رویہ اختیار کریں کہ جو نظریۂ حیات ہم اس معاشرے کے سامنے پیش کریں تو وہ اسے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوں ۔ ایک طرف تو ہم معاشرے کو اس کے جائز حقوق سے محروم کریں ۔ اور اس کے بعد یہ کوشش کریں کہ وہ اپنے دل و دماغ کی اصلاح کریں تو اس طرح یہ فضا سازگار نہ ہوگی ۔ اس شکل میں جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک طرف تو ہم جنگل کے قانون کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں .....

Mr. Senior Deputy Speaker : Rao Sahib has after all now mentioned the name of 'Jungle'.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Now, we will be attentive.

Khan Malang Khan : Now, he is relevant.

راؤ خورشید علی خان ۔ اور دوسری طرف جنگل کے قانون کی حکمرانی تمام ملک اور تمام معاشرے میں ہو ۔ تو ظاہر بات ہے کہ یہ جو ترمیم کرنے کا طریقہ ہے یہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا ۔ جب ہم جنگل جیسی چیز کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ جنگل کے قانون کی اصلاح کریں ۔ اور جناب والا ۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے ۔ کہ شہری حقوق سے محرومی Criminal Law Amendment Act کے ذریعے سے داد حکمرانی دینا ، شہری آزادی سے لوگوں کو محروم کر دینا اور Press and Publication Act کے ذریعے سے .....

وزیر زراعت و خوراک ۔ حضور صبر کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے ۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے آپ کو نمائندہ بنا کر بھیجا ہے ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ شکر ہے ۔ آپ نے مبارک باد تو دی ۔ خواہ کسی طرح سے بھی دی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: I draw your attention to Rule 149 "The Speaker, after having called the attention of the Assembly to the conduct of a Member who persists in irrelevance or in tedious repetition either of his own arguments or of the arguments used by other Members in debate, may direct him to discontinue his speech".

Rao Khurshid Ali Khan : میں چھوڑ دیتا ہوں point وہ I will not insist.

Mr. Senior Deputy Speaker : I hope you have understood the Rule.

Rao Khurshid Ali Khan : Certainly.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will give you one warning and then I will discontinue your speech.

راؤ خورشید علی خان ۔ تو جناب والا ۔ زیادہ شکایت لوگوں کو یہ ہے کہ ناجائز طور پر جنگل سے متعلق جو اہل کار ہیں ۔ وہ ہزاروں اور لاکھوں من لکڑی بیچ دیتے ہیں ۔ او بجائے اس کے کہ اس چیز کا تدارک کیا جائے ۔ میرے مہربان دوستوں کے پاس یا تو اختیارات نہیں ہیں ۔ یا ان اختیارات کو استعمال نہیں کیا جا رہا ہے ۔ اور اس طریقے سے .....

وزیر خوراک وزراعت ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میری ترمیم تو اتنی ہے کہ جس وقت عدالت کسی کو trespasser قرار دے کر سزا دے تو وہ قبضہ with due deference دلائے ۔ اب جنگل کے نقصان ، لوگوں کے چالانوں اور لکڑی کی کٹائی کا اس سے کیا تعلق ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Let the Member explain how far he has understood the law.

راؤ خورشید علی خان ۔ یہ جنگل کا ہزارہ ترمیمی بل اس لئے لایا جا رہا ہے کہ لوگ ناجائز طور پر encroachment کرتے ہیں ۔ میں ان کو یہ بتا رہا ہوں ۔ کہ در اصل تکلیف دہ بات encroachment کی problem نہیں ہے بلکہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ہزاروں اور لاکھوں من لکڑی ناجائز طور پر فروخت کی جاتی ہے ۔ اور رقم ناجائز

طور پر متعلقہ اہل کاروں کی جیب میں چلی جاتی ہے۔ در اصل اس کے تدارک کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور اگر یہ irrelevant ہے۔ تو اس میں relevancy کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔

اس کے علاوہ میں ایک اور چیز بھی آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ مویشیوں کو جنگل میں چرانے کے لئے کرائے مقرر ہیں۔ مثلاً ایک گائے کے لئے دو روپے ماہوار اور بھینس کے لئے پانچ روپے ماہوار۔ اس طرح سے کرائے مقرر ہیں۔ اور یہ جانور کھلے بندوں جنگل میں چرتے ہیں۔ اور یہ آمدنی بجائے اس کے کہ حکومت کے خزانے میں جائے ....

وزیر زراعت و خوراک ۔ یہ جانور کیسا آ گیا۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ وہ یہاں کیسے آ گیا۔ ہمارے قانون میں جانور نہیں آ سکتا ہے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : He might be relevant in the end.

راؤ خورشید علی خان ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ encroachment کا جو اب یہ قانون بنانا چاہتے ہیں۔ اور encroachment کرنے والوں کو عدالتوں کے سپرد کرنا چاہتے ہیں تو اس کی implementation کس طرح سے ہو گی۔ اس کی شکل یہ ہو گی کہ جو صحیح معنوں میں encroachment کرنے والے ہیں۔ اس کے متعلق تو ساز باز ہو جاتا ہے۔ آدھا تو عملے کی جیب میں چلا جاتا ہے۔ اور encroachment کرنے والے کا تو بہر حال فائدہ ہو ہی جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ دوسرے کھیتوں میں چرائے گا۔ تو ظاہر بات ہے کہ اس کے لئے اس کو payment کرنا ہوگی۔ اگر ساز باز کرکے کارروائی کریگا تو اس کو بڑی آسانی ہو گی۔ ہزارہ کے جنگلات کے بل میں جو ترمیم لائی جا رہی ہے اس کے ساتھ ہو گا یہ کہ پارٹی بازی تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اور جو لوگ کہ اس قسم کی encroachment کے مرتکب نہ بھی ہوں گے لوگ غلط الزامات ان پر لگائیں گے۔ غلط طور پر یہ ظاہر کیا جائے گا prosecution کے سامنے کہ دیکھیئے جناب اس کی گائے

جنگل سے پکڑ کر لائی جا رہی ہے - حالانکہ وہ کبھی بھی اس بات کا روا دار نہیں ہوتا کہ وہ ناجائز طور پر اس قسم کی حرکات کریں - لیکن پارٹی بازی کے تحت اس قسم کی حرکتیں ہو جاتی ہیں - اور اس طرح شریف آدمیوں کو ناجائز طور پر پریشان کیا جائے گا - اور جس پریشانی سے ہم دو چار ہیں - اور جو prosecution ہو گی . . . .

وزیر زراعت و خوراک - اس قانون کے تحت ہم جانوروں کو نہیں پکڑ سکتے ہیں - اس کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے - وہ تو خود وکیل ہیں -

مسٹر سپینکر ڈپٹی سپیکر - راؤ صاحب - آپ کی تقریر ختم ہو چکی ہے ؟

راؤ خورشید علی خان - آخری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اختیارات جتنے زیادہ ہوں گے (قطع کلامیاں) بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اختیارات کے غلط استعمال کا رونا ہم اس ہاؤس میں ہمیشہ روتے رہے ہیں - اب اختیارات مزید بڑھائے جا رہے ہیں - ظاہر بات ہے کہ جتنے زیادہ اختیارات بڑھائے جائیں گے - موجودہ ماحول میں ان کا استعمال اتنا ہی زیادہ غلط ہو گا - اس حیثیت سے بھی میں اس amending bill کی مخالفت کرتا ہوں -

آخری بات جناب یہ ہے کہ دراصل جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا زیادہ problem یہ نہیں ہے خرابی کا باعث یہ نہیں ہے کہ ہم قوانین کی تعداد کے لحاظ سے ہم کوئی دیوالیہ ہیں - یہاں تو ماشاء اللہ آئے دن یہ قانون لاتے ہی رہتے ہیں - (قطع کلامیاں) -

مسٹر سپینکر ڈپٹی سپیکر - میجر سلطان احمد خان -

راؤ خورشید علی خان - آخری فقرہ جناب - وہ تو سابقہ روایت ہے آخری جملہ والی - وہی عرض کرتا ہوں -

جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دراصل ہماری problem یہ نہیں ہے کہ ہمارے ہاں Statute Book پر قوانین

کی کمی ہے - وہ بے حد زیادہ ہیں - بلکہ over right ہم قوانین مرکز سے مستعار لیتے رہے ہیں - اور اب بھی لے سکتے ہیں تو پھر نئے قوانین کی کیا ضرورت ہے -

مسٹر سپینکر ڈپٹی سپیکر - آپ نے ایک کی بجائے تین فقرے استعمال کر لئے ہیں - اب میجر سلطان احمد خان -

میجر سلطان احمد خان (ہزارہ - ۳) - صاحب صدر - میں راؤ خورشید علی خان کی ترمیم کی پر زور تائید اور حمایت کرتا ہوں (قطع کلامیاں) نہیں جناب - آپ اس ملک کے جنگل تو ضرور بنا چکے ہیں لیکن ان جنگلوں کو دیکھا تک نہیں جن کے لئے یہ قانون پیش کر رہے ہیں -

جناب والا - ضلع ہزارہ کے واقعات باقی اضلاع سے بالکل علیحدہ ہیں - وہاں جنگلوں کے ذخیرے بہت پرانے چلے آتے ہیں لیکن جہاں تک اس encroachment کا تعلق ہے وہاں کی encroachment .....

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : Sir there is no quorum in the House.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*) The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*) Order please. The House is now in quorum. Proceedings are resumed.

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ ضلع ہزارہ کے واقعات پاکستان کے باقی اضلاع سے بہت زیادہ مختلف ہیں - میں اس حد تک ضرور مانتا ہوں کہ اگر ارادہ یہ ہو کہ جنگلات کو ترقی دینی ہے - تو پھر اس ترمیم سے جنگلات کا کافی فائدہ ہو سکتا ہے - لیکن جہاں تک ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے جب سے یار لوگ یہاں حکمران ہوئے ہیں - میں صحیح کہتا ہوں کہ میرے ضلع کے جنگلات کے ذخیرے جو بڑے قیمتی تھے بلا مبالغہ پچاس فیصدی تباہ کر دئے گئے ہیں - جناب ایک پوائنٹ حکومت کو اگر وہ ذمہ دار ہے تو اس کو ضرور نوٹ کرنا چاہئے جیسا کہ پیر محمد خان صاحب نے کم از کم اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو گا کیونکہ وہ کبھی کبھی نتھیا گلی یا ایبٹ آباد تک پہنچ ہی جاتے ہیں - انہوں نے دیکھا ہو گا کہ اس ضلع کے پہاڑی علاقوں میں جو کہ جنگلاتی علاقے ہیں - لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو سال سے آباد ہیں - ان کو خواہ محکمہ جنگلات نے رشوتیں لے کر encroachment کرنے کی اجازت دی - خواہ خود بخود انہوں نے encroachment کر

لی لیکن یہ واقعہ ہے کہ وہاں ان کے گھر اور اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی زمینیں موجود ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ جنگل کی encroachment کچھ اچھی چیز ہے - لیکن اس ترمیم سے آپ کتنے انسانوں کو وہاں سے بے گھر کریں گے - گو کہ آپ کا یہ پیشہ ہو چکا ہے کہ اس قوم کو ہر جگہ سے بے گھر کریں - باقی جگہوں میں تو آپ کہیں نہ کہیں آدمی کو بٹھا سکتے ہیں لیکن وہاں زمین تو زمین پہاڑ بھی آپ نے نہیں چھوڑے - کچھ نوابوں کے حوالے کر دیئے ہیں - کچھ جاگیرداروں کے حوالے کر دیئے ہیں کچھ اپنے پیٹ پال لئے ہیں -

وزیر مال - اس طرح آپ کے ووٹ زیادہ بن جائیں گے ؟

میجر سلطان احمد خان - میں آپ کی طرح دوبارہ ووٹ نہیں مانگوں گا -

وزیر مال - آپ کو ملیں گے بھی نہیں -

میجر سلطان احمد خان - اس خوف سے تو آپ بھاگ رہے ہیں -

مسٹر عبدالرازق خاں - کیا آپ الیکشن میں حصہ نہیں لیں گے ؟

میجر سلطان احمد خاں - میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ اس الیکشن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکیں گے - اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی -

Mr. Senior Deputy Speaker : Please address the chair.

میجر سلطان احمد خاں - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ ضلع ہزارہ کے باقی اراکین اگر ان کی آنکھیں اور کان کام کر رہے ہیں وہ بھی اس کی وضاحت کریں گے (قطع کلامیاں) ایک صاحب جو زیادہ بولنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے اپنے گھر میں یہ واقعات ہیں کہ لوگ پہاڑوں میں محکمہ جنگلات میں کسی اثر و رسوخ سے یا چار پیسے دے کر ایک سو سال سے آباد ہو چکے ہیں -

سردار عنائت الرحمٰن خاں عباسی ۔ پوائنٹ آف آرڈر میجر صاحب سے کہئے کہ ہزارہ کے کسی جنگل کا نام لے لیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Is this a point of order ?

میجر سلطان احمد خاں ۔ جناب میں عرض کر رہا تھا کہ اس ترمیم کا اثر ایک طرف سے تھوڑا سا بہتر ہو گا بشرطیکہ بہتری کی غرض ہو ۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب جنگل وہاں تباہ ہو رہے ہیں تو بہتری کی غرض کس لئے ہے ۔ جنگلات کو پھیلانے کے لئے یا ان کو تباہ کرنے کے لئے ۔ اگر ان کے پچھلے دور اقتدار میں جنگل پچاس فیصدی سے زیادہ ضائع ہو گئے ہیں تو اس میں اصل پوائنٹ کو کیوں نہیں پکڑا جاتا کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے یہ خود اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنگل میں encroachment کرنے والا آدمی جنگل کو ضائع نہیں کر رہا بلکہ ان کی نااہلی ، ان کے محکمہ کی بددیانتی اور پولیس کے تعاون سے جو شخص آج سب سے بڑا ٹھیکیدار ہے ۔ جو میری آنکھیں دیکھتی ہیں ۔ اس ملک میں جنگلات کا ، وہ فارسٹ گارڈ ہے جو رات میں پولیس کے ساتھ مل کر درختوں کا صفایا کرکے دنیا کی مارکیٹ میں بھیج رہا ہے ۔ میرا دوست سلطان محمد ضرور شہادت دے گا ۔ وہ ان کاموں سے واقف ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : No cross-talk. Major Sahib should be relevant, and address the House.

میجر سلطان احمد خاں ۔ جناب صدر ۔ اس کا سب سے برا اثر یہ پڑے گا اور آج بھی وہاں ایسا ہی ہو رہا ہے کہ فارسٹ گارڈ کسی آدمی کے متعلق خواہ صحیح ہو یا غلط ، رپورٹ کر دے تو summary trial میں اس آدمی کو چالیس ، پچاس ، سو ، دوسو جرمانہ کر دیا جاتا ہے ۔ اس صورت میں وہاں ایک نیا عذاب اپنے گناہوں کو cover کرنے کے لئے برپا کر دیا جائے گا ۔ لہذا میں التجا کروں گا کہ خاص کر اس علاقہ میں جو ہزاروں آدمی جنگلوں کے قریب ڈیڑھ سو سال سے آباد ہیں حکومت ان کے اس مسئلہ کو پبلک کے آگے پیش کر دے تو بہتر ہو گا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Sultan Muhammad Awan.

مسٹر سلطان محمد اعوان (ہزارہ — ۲) - جناب سپیکر میں اس ترمیم کی مخالفت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں - چونکہ میں ضلع ہزارہ کا رہنے والا ہوں - اس لئے مجھے وہاں کے حالات کا بخوبی علم ہے - اگرچہ اس میں بھی شک نہیں کہ میجر صاحب اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں -

جناب والا - ضلع ہزارہ میں دو قسم کے Forest ہیں - ایک reserved forests ہیں اور دوسرے گزارہ جات - جہاں تک میں سمجھا ہوں - یہ سکیم reserved forests پر لاگو ہوگی - میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا اور بقول میجر صاحب forest guards سب کچھ کرتے ہیں - لیکن اس رشوت کا اس ترمیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہزارہ کے محفوظ جنگلات اونچی جگہ ہیں - جہاں نہ تو لوگوں کے مکان ہیں اور نہ ہی وہاں مال مویشی چرائے جا سکتے ہیں - اگر یہ تکلیف ہو سکتی تھی تو صرف ان میدانی علاقوں میں جہاں دوسرے جنگلات ہیں - ہزارہ کے جنگلات میں اس قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی - میں ملک صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر واقعی ان کا یہ خیال ہے - اور وہ جنگلات جیسی قومی دولت کو بچانا اور فروغ دینا چاہتے ہیں - تو میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی ترمیموں کی بجائے کوئی مضبوط اور سخت قسم کا قانون لائیں جس سے اس قومی دولت کی حفاظت کی جا سکے - اور ان کا جو عملہ ان کی گرفت سے باہر ہے ان پر کوئی گرفت ہو سکے -

جناب سپیکر - آخر میں اس ترمیم کی جو ملک صاحب نے پیش کی ہے - پرزور تائید کرتے ہوئے ان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس سے زیادہ سخت قانون لائیں تاکہ جنگلات جیسی دولت کو ان جیسے لوگوں سے بچایا جا سکے -

Mr. Senior Deputy Speaker . Sardar Inayat-ur-Rahman Abbasi.

Minister of Revenue : After him, I think Sir, question may be put.

سردار عنائت الرحمان خان عباسی (ہزارہ — ۱) - جناب سپیکر - اپنے واجب الاحترام بھائی جناب میجر صاحب اور راؤ خورشید علی خان صاحب کی تقاریر سننے کے بعد مجھے ایک

لطیفہ یاد آ گیا ہے جو میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

ایک سکھ کسی طرح پھرتے پھراتے جرمنی میں جا نکلا ۔ وہاں اس نے کسی دوسرے سکھ کے پاس قیام کیا ۔ تو اس نے کہا کہ بھئی کوئی کام کاج کرو ۔ ورنہ یہاں یوں تو کام نہیں چلے گا ۔ اس نے پوچھا کہ کیا کروں ۔ تو دوسرے سکھ نے کہا کہ جرمنی کے لوگ بڑے literary آدمی ہیں ۔ ہم غالب اور گوئٹے کے فلسفے کے متعلق ایک جلسہ کرتے ہیں اور اس پر ٹکٹ لگا دیتے ہیں ۔ اس کی آمدنی سے ہم دونوں عیش کریں گے ۔ اس پر اس نے کہا بھئی میں تو جانتا کچھ نہیں ۔ تو دوسرے نے کہا ۔ ارے جانے دو ۔ تم وہاں آ جانا ۔ اور جو تمہاری مرضی ہو کہتے جانا ۔ اور آخر میں کہتے جانا ۔ غالب اینڈ گوئٹے ۔ تو جناب وہی حال ہوا جلسہ انہوں نے کیا اور وہ دونوں سکھ اس سٹیج پر چڑھ گئے ۔ اب وہ کہنے لگا ۔ ,,سوری دیا میں کتھے آن پھسیاں ۔ ایتھے کیہہ پیا ہندا اے،، غالب اینڈ گوئٹے تو جناب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے بھائی میجر صاحب Ambassador Hotel میں بیٹھ کر ضلع ہزارہ کے جنگلات کا تحفظ اور وہاں کے عوام کی نگہداشت کرتے ہیں ۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں میں رہتے سہتے ہیں ۔ انہیں کی طرح کھا کر ان کی نمائندگی کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ان جنگلات کے تحفظ کے لئے میں اس ہاؤس میں کئی بار یہ بات عرض کر چکا ہوں کہ ان جنگلات کی بڑی ضرورت ہے اور یہ ملک و قوم کا بہت بڑا سرمایہ ہیں ۔ اگر اسے محفوظ نہ کیا گیا تو میں آپ کو بتا دوں کہ پاکستان کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی ۔ اسی بنا پر میں نے پہلے بھی ایک بل کی حمایت کی ہے ۔ یہ بل پہلے بھی ایک رنگ میں آ چکا ہے ۔ اور موجودہ بل تو خاص طور پر ہزارہ کے متعلق ہے ۔ اس میں واقعی ایک دو points ایسے ہیں جو میں جناب وزیر جنگلات کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔

جہاں تک جنگلات کی property کا تعلق ہے میں اور میرے حلقہ نیابت کے ۹۰ فیصد لوگ آپ کے ساتھ ہیں - وہ چاہتے ہیں کہ ان جنگلات کی حفاظت کی جائے - لیکن جناب والا - میں آپ کی وساطت سے صرف ایک بات عرض کئے دیتا ہوں تاکہ جناب وزیر جنگلات اس پر غور فرمائیں - یہی بات میں پہلے بھی کئی دفعہ ان کے نوٹس میں لا چکا ہوں ان جنگلات میں بوائی کے سلسلے میں محکمہ جنگلات نے جو طریق کار اختیار کر رکھا ہے - مجھے اس سے اختلاف ہے - افسوس کہ ملک صاحب تو اس وقت یہاں موجودہ نہیں - ورنہ میں چاہتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے یہ بات نوٹ کر لیں - ایسا نہ ہو کہ آج کا پاس شدہ قانون ان غریب لوگوں کی ملکیت پر حاوی ہو جائے - اور جس طریقے سے محکمہ جنگلات والے بوائی کر رہے ہیں اس بوائی میں انہوں نے کسی Reserved Forest کی لینڈ کی طرف توجہ نہیں دی - بلکہ لوگوں کے ذاتی ملکیتی رقبے محکمہ جنگلات نے لے لئے ہیں - اور اس موجودہ زمین میں جو کے لوگوں کی ملکیت ہے - بوائی کر رہے ہیں ویسے جو کچھ وہ کر رہے ہیں - وہ تو ٹھیک ہے - لیکن ساتھ ہی ساتھ انہیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ ان لوگوں کے مویشی جو زمینداری کے لئے ایک ضروری جزو ہیں - اگر وہ انہیں نہ رکھیں گے تو پہاڑوں میں زمینداری نہ کر سکیں گے - لہذا مجھے اندیشہ ہے کہ کل کو ایسا نہ ہو کہ یہ پاس شدہ بل ان پر حاوی کر دیا جائے - اور ان بے کسوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موجب ہو - جن بیچاروں کے پاس پہلے ہی ہر دس افراد کے لئے ایک کنال ہے - اور یہی وہاں کی اوسط ہے - یعنی وہاں کے رہنے والے دس آدمیوں کیلئے ایک کنال زمین ہے - اور اس ایک کنال میں سے بھی ۷۰ فیصد غیر مزروعہ ہے - لہذا میں گذارش کرتا ہوں کہ ان کی انفرادی ملکیت کو protection دی جائے - اور Reserved Forests کی حفاظت کی جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member's point is now quite clear. I now put the question.

The question is —

That the North West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 10th March 1964.

(*The motion was lost*).

There is an amendment from Major Sultan Ahmed Khan. Is Major Sultan pressing his motion for reference to a Select Committee ?

Major Sultan Ahmad Khan : No. Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: No. So it lapses.

Mr. Senior Deputy Speaker : Mian Akbar is not present. His motion lapses. Ch. Muhammad Ibrahim is also not present and his motion lapses. Again, there is a motion given notice of by Mian Akbar. As he is not present, the motion lapses.

Since there are no more speakers on the main motion for consideration I put the question.

The question is :

That the North West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment Bill) 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*).

Mr. Senior Deputy Speaker : Now, we come to clause by clause consideration of the Bill.

CLAUSE 2

Mr. Senior Deputy Speaker :—There is an amendment to clause 2 by Rai Mansab Ali Khan. As the member is not present, the amendment lapses. Mr. Raziq may move his amendment.

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir, I beg to move :

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 8 of sub-section (1) of proposed section 9 A of the North-West Frontier Province Hazara Forest Act, 1936, for the words 'seven days' the words "thirty days" be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker: Clause under consideration, amendment moved is

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Foods and Agriculture in line 8 of sub-section (1) of proposed Section 9-A of the North-West Frontier Propince Hazara Forest Act 1936, for the words 'seven day's, the words, ,thirty days", be sunstitutd.

Minister of Agriculture : It is not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The quesion is —

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 8 of sub-section (1) of proposed section 9-A of the North West Frontier Province Hazara Forest Act, 1936, for the words "seven days", the words "thirty days", be substituted.

(*The motion was carried*).

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : Sir, there is no quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*) There is no quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). The House is now in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That clause 2 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried).

CLAUSE 3

Mr. Senior Deputy Speaker : Rai Mansab AliKhan is not present. So his amendment lapses. Mr. Abdul Raziq Khan move his amendment.

Mr. Abdur Raqiz Khan : Sir, I beg to move :—

That in Clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 7 of sub-section (1) of proposed section 26-A of the North-West Frontier Province Hazara Forest Act, 1936, for the words "seven days", the words "thirty days be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved, the question is :—

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture in line 7 of sub-section (1) of proposed section 26-A of the North West Frontier Province Hazara Forest Act, 1936 for the words "seven days", the words "thirty days" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That clause 3 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried).

PREAMBLE

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried).

SHORT TITLE

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That Short Title be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried).

Minister of Food and Agriculture : Sir, I beg to move :—

That the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be passed.

(The motion was carried).

THE WEST PAKISTAN NATIONAL CALAMITIES (PREVENTION AND RELIEF) (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I beg to present the report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Report stands presented . Next motion.

Minister of Revenue : I beg to move —

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is —

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Hamza : Sir, opposed.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں درخواست کروں گا کہ خان صاحب اس بل کے پیش کرنے کی وجہ اور غرض و غایت بتائیں تاکہ بحث کرنے میں آسانی ہو ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ یہ National Calamity بل ۵۸ سن ۱۹۵۸ء سے ہے ۔ ویسے تو پہلے بھی سن ۵۱ اور ۵۶ سے اس صوبہ پر حاوی تھا اب ۱۹۵۸ء سے سارے صوبہ پر حاوی ہے ۔

اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ سیلاب کی تباہ کاریوں ٹڈی ۔ آگ اور اسی طرح کی دوسری وباؤں کا اس صوبہ میں ایک سالانہ سلسلہ ہو گیا ہے ۔ سیلاب آتے ہیں ۔ ٹڈی آتی ہے ۔ اس کے پیش نظر دیکھا گیا ہے کہ ایک ایسا ایکٹ ہونا چاہیئے جس کے تحت ایک ریلیف کمشنر مقرر کیا جائے تاکہ وہ بہ حیثیت ریلیف کمشنر ان مصائب کو ختم کرنے کے لئے یا ان کی مدافعت کرنے کے لئے اس قانون کو کام میں لائے اس لئے اس قانون میں چند ترامیم کی ضرورت پیش آئی ۔

پہلی ترمیم یہ ہے کہ دفعہ (۱) کے تحت ضمن ۲ میں ترمیم کی جائے یہ قانون پہلے سارے صوبہ پر حاوی تھا ماسوائے Federal Capital اور Special Areas ۔ اب جو Federal Capital کا حصہ ہے اس پر بھی یہ قانون حاوی ہو گا ۔ اور اس کے لئے ہم یہ ترمیم لا رہے ہیں اس سے یہ قانون اب ماسوائے Tribal Area سارے صوبہ پر بمعہ Federal Capital کے حاوی ہو جائے گا ۔ دوسری ترمیم یہ ہے ۔

ہم دفعہ ۳ میں ایک ایزادی کر رہے ہیں ۔ یعنی دفعہ ۳ (۱) ۔ جس میں ریلیف کمشنر کی تعریف کی گئی ہے ۔

"Relief Commissioner" means the person appointed as such under section 3-A.

اس کے ساتھ ہی دفعہ ۳ میں (۱) - (۲) - (۳) اور پھر (۳) کی (I) - (II) کو اڑا کر اس کی بجائے ایک نیا سیکشن لا رہے ہیں - سیکشن ۳ یہ ہے -

Section 3 is as follows :—

"Whenever the Province or any part thereof is affected or threatened by flood, famine, locust or any other pest, hailstorm, fire, epidemic or any other calamity which, in the opinion of Government warrants action under this Act, Government may, by notification, declare the whole or any part of the province, as the case may be, as calamity affected area".

تو جناب ۳ (اے) جیسا میں نے عرض کیا تھا -

Government may, by notification, appoint a Relief Commissioner for the Province.

کبھی قاعدہ یہ تھا کہ اگر ناگہانی آفت ایسی ہے یا اس کے آثار پیدا ہوئے ہیں تو ایک افسر کا نوٹیفیکیشن ہوتا تھا - اب اس میں یہ ترمیم کر رہے ہیں کہ ایک افسر ex-officio ہو گا - اور وہ سارے صوبے کے لئے ریلیف کمشنر ہو گا - اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ ایسی تدابیر اختیار کرے گا مثلاً کسی جگہ سیلاب آئے گا یا جیسا ۱۹۶۲ء میں سیلاب آیا تھا اور وہ ضرورت سمجھتا ہے کہ اس کے دفاع کے لئے تدابیر سوچی جائیں اور وہ تدابیر عمل میں آئیں گی اس کے نوٹیفیکیشن کی ضرورت نہیں ہو گی کہ فلاں افسر کو فلانے ایریا کے لئے ریلیف کمشنر مقرر کیا گیا - اس کے ساتھ اس کو کچھ اختیارات دئے گئے ہیں مثلاً ریلیف کے کام کے سلسلے میں اگر کہیں اس کو پل بنانا پڑا کہ سیلاب اس علاقے میں نہ آئے تو اس کو ٹریکٹر - بل ڈوزر وغیرہ دئے جائیں گے - یہ اختیارات پہلے بھی تھے اس میں اب ہم ترمیم کر رہے ہیں -

راؤ خورشید علی خان - جناب کورم نہیں ہے -

وزیر مال - آپ کورم ہی دیکھتے رہیں بد قسمتی سے نہیں معلوم کتنی مرتبہ آج کورم کیلئے میرے اس طرف کے دوستوں نے کہا ہے اور آج بیگم صاحبہ نے بھی کئی بار فرمایا کہ House is not in quorum مگر جناب میں کہے جاؤں گا -

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is in quorum.

وزیر مال - میں اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے اور خصوصاً خواجہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ تھوڑی سی ترمیم دفعہ ۴ ضمن (۲) میں یہ ہے -

4(2) In particular and without prejudice to the generality of the powers conferred by the preceding sub-section the Relief Commissioner shall have power within the calamity affected area.

اب جناب ہم سارے صوبے کے لئے کر رہے ہیں -
اور Calamities کے portion کو حذف کر رہے ہیں - اس کے بعد
جو آخری ترمیم ہے - وہ اس کے سیکشن ۴ - میں کر رہے ہیں
اور جو اختیارات ریلیف کمشنر کو دفعہ ۴ (۲) میں ہوں گے
اس میں exception کر رہے ہیں اور پراویزو لا رہے ہیں -
(اے) (اینٹ) (جی) (ایچ) Calamity affected area ایریاز کے لئے
ہوگا - باقی سارے صوبے پر نہیں ہو گا -

(*a*) to evacuate or segregate population;

وہ صرف اس area کے لئے ہو گا - جہاں خطرہ ہو گا -

(*f*) to demolish any building or other structure ;

(*g*) to conscript labour ;

(*h*) to direct any person to abstain from a certain act or to take certain order with regard to certain property in his possession or under his management ;

یہ تینوں جو ہیں وہ اس پراویزو میں رکھے گئے ہیں
اور ان کا اطلاق صرف اس ایریا کے لئے ہو گا اور آخری
جو امنڈمنٹ ہے وہ دفعہ ۷ - ضمن الف کے تحت ہے وہ پاور
مختار کار اور تحصیل دار کو دئے جا رہے ہیں اس میں ہم یہ ترمیم
کر رہے ہیں -

7 (1) The Relief Commissioner may in areas declared as calamity affected under section 3, by an order in writing, direct that all or any of his powers, under this Act, shall, in relation to such matters, and subject to such conditions, if any, as may be specified in the order, also be exercised by such officer or authority, not below the rank of the Gazetted Officer, as may be specified in the order.

یہ ہے جناب اس کی غرض و غایت اور یہ ترمیمات ہیں جو
میں نے عرض کی ہیں - اور اصولاً اس کی مخالفت نہ ہونا چاہیئے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Khawaja Muhammad Safdar may please move his amendment now.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move —

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 20th March 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion under consideration, amendment moved is —

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 20th March 1964.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا-میں نے نیشنل Calamities ایکٹ ۱۹۵۸ء کا سرسری طور پر مطالعہ کیا ہے اور جو ترامیم اس قانون میں ایک بل کی صورت میں اس ایوان کے سامنے پیش کی گئی ہیں وہ بھی میرے سامنے ہیں - میری رائے میں اصل قانون کی ان ترامیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے مجھے اس قانون کی افادیت سے پورا پورا اتفاق ہے ہمارے صوبے میں آئے دن سیلاب یا اس قسم کی آفات سماوی و ارضی آتی رہتی ہیں - عوام کو ان کے مہلک اثرات سے بچانے کی غرض سے اور مصائب زدہ عوام کی مدد کے لئے ضروری ہے کہ ہم کوئی ایسا محکمہ بنائیں جو لوگ مصائب زدہ ہوں وہ ان کی امداد کر سکے -

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) -

اس قسم کا محکمہ بنانا یعنی ریلیف کمشنر کی تقرری یہ پہلے قانون میں موجود ہے - لیکن ایک بڑی چھوٹی سی ترمیم کے ساتھ محترم وزیر مال صاحب نے اس میں بہت دور رس نتائج پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے - اصل قانون کی رو سے جب کبھی کسی علاقے میں کسی قسم کی آفت آتی تھی - تو حکومت کے لئے لازمی تھا - کہ اس علاقے کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دے - اور اس کے بعد اس علاقے کے لئے ریلیف کمشنر مقرر کرے - یہ قانون اس وقت موجود ہے - لیکن ہمارے محترم وزیر جناب پیر محمد خاں صاحب نے اس میں یہ ترمیم کی ہے - کہ ہم ریلیف کمشنر کی آسامی کو مستقل کر دیں - خواہ اس صوبے میں کوئی آفت آئے - یا نہ آئے - لیکن ایک افسر کو مستقل طور پر اس سارے صوبے کے لئے ما سوائے قبائیلی علاقے کے ایک ریلیف کمشنر مقرر کر دیا جائے - ان کی تقریر سے یہ واضح ہے - کہ یہ افسر بذاتہ محض اس آسامی پر مقرر نہ کیا جائے گا - بلکہ موجودہ کسی افسر کو اس آسامی کا چارج اس کے موجودہ چارج کے ساتھ دیا جائے گا - تو لازمی ہے - کہ اس کے لئے اسے اپنی تنخواہ کے علاوہ مزید ہزار یا پانچ سو روپے ماہوار دیا جائے - میرا خیال ہے - کہ اس تجویز سے ہمارے خزانے پر بوجھ پڑے گا - اور اس سے کوئی مفید

اور کارآمد مقصد حل نہیں ہو سکتا - اس لئے کہ جب قانون موجود ہے - کہ اگر خدانخواستہ کسی علاقے میں کوئی آفت وارد ہو - تو ہم ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے کسی بڑے اور ذمہ دار افسر کو اس آفت کے دوران میں ریلیف کمشنر مقرر کر سکتے ہیں - تو اب ایک صاحب کو مستقل طور پر خواہ اس کو الاؤنس دینا ہی مقصور کیوں نہ ہو - کیوں ہم خزانے پر اس الاؤنس کا بوجھ ڈالیں - کیوں ہم غیر ضروری طور پر اس کو پیسے دیں - جب کوئی کام نہیں ہے - میرے بزرگ نے اس امر کی وضاحت کی ہے - کہ وہ سد باب کے جو وسائل ہیں - اس دوران میں اس پر وہ سوچ بچار کریں گے - اور عمل در آمد کریں گے - جو کہ اس آفت سے پہلے انتظامات ضروری ہوتے ہیں - تو میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں - کہ اس صوبے میں ایک کمیشن مقرر ہے - جس کی ذمہ داری قانون کا سد باب کرنا ہے - اور محکمہ آبپاشی کے ساتھ مل کر صوبے بھر میں ایسے انتظامات میں ہر وقت مصروف ہے - اگر وہ اپنے فرائض ادا کر رہے ہوں - تو صوبے کے جن علاقوں میں اکثر اوقات طوفان آتے رہتے ہیں - وہاں ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں - وہاں ایسے وسائل پیدا کئے جائیں - کہ وہاں آئندہ سیلاب نہ آئیں - اسی طرح Epidemic کا جو حصہ ہے - اس وباء کا جہاں پر خطرہ محسوس ہو - وہاں بھی محکمہ حفظان صحت موجود ہے - دراصل اس افسر کے ذمے جسے میرے مہربان بزرگ ریلیف کمشنر مقرر کرنا چاہتے ہیں - قطعاً کوئی کام نہیں ہے - جب تک کہ کہیں کوئی آفت نہ آ جائے - اس لئے میری رائے میں یہ ترمیم کہ ایک ریلیف کمشنر مستقل طور پر مقرر کیا جائے یہ ناقابل برداشت ہے - اور اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اور اگر اس کی ضرورت ہے - تو ہم یقیناً اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں - جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے - کہ موجودہ قانون کی وسعت قبائیلی علاقے (یہاں Special Areas کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں) اور مرکزی دارالخلافہ پر کی جا رہی ہے پہلے وہ اس سے حذف تھے - ٹھیک ہے - ان الفاظ ہی میں ترمیم ہونی چاہیئے تھی - اور ہم اس کے مخالف نہیں ہیں - اور کراچی اس کے احاطہ اختیار سے باہر ہے - آپ کراچی کو

بھی اس میں بے آئیے - اور قبائیلی علاقے کے متعلق تو یہ اسمبلی بے بس ہے - یہ اس کے متعلق کوئی قانون نہیں بنا سکتی - اگر اسے ترمیم میں رکھیں - تو یہ خلاف قانون ہو جائے گا - اس کے علاوہ جو مزید ترمیم کی گئی ہے - اس کے متعلق بھی میں یہ عرض کر دوں گا - کہ وہ اس قسم کی ترمیم ہے - کہ اس کی فی الحال کوئی ضرورت ہی نہیں ہے - مثال کے طور پر ایک ترمیم یہ کی گئی ہے - کہ اس ریلیف کمشنر کو نہ صرف یہ کہ جو اختیارات اس قانون کے تحت حاصل ہیں - وہ اس علاقے میں ان اختیارات کو استعمال کرے گا - جہاں یہ آفت آئی ہوئی ہو - بلکہ وہ ان اختیارات کو تمام صوبے میں استعمال کرے گا - مثلاً فرض کیجئے - کہ سیلاب تو سیالکوٹ میں آیا ہوا ہے - لیکن ریلیف کمشنر کو یہ اختیار ہو گا - کہ وہ اناج کی تقسیم ملتان میں شروع کر دیں ممکن ہے - وہاں ان کی کوئی رشتہ داری ہو یا ان کی تعلقداری ہو—

Minister of Revenue: Give them some common sense.

خواجہ محمد صفدر - میں کہتا ہوں کہ ایسا ہو رہا ہے اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ ریلیف کمشنر صاحب کر رہے ہیں - بلکہ اکثر یہ سنتے رہتے ہیں - فلاں محکمے کا فلاں افسر محکمہ انسداد رشوت ستانی کے حوالے کر دیا گیا ہے - میں کہتا ہوں - کہ آپ ایسے اختیارات دیتے ہی کیوں ہیں - جن کو غلط استعمال کرنے کا احتمال پیدا ہوا - جو اختیارات ریلیف کمشنر کو دئیے گئے ہیں ان کے ذریعے کم و بیش اس کا اعادہ کیا گیا ہے - کہ بجائے اس مخصوص علاقہ کے ان کو وسعت دے کر سارے صوبے کو اس کی لپیٹ میں لیا گیا ہے -

اس لئے میں یہ عرض کروں گا - کہ یہ ترمیم بھی غیر ضروری ہے - اور دراصل جو effective ترمیم ہے - وہ غیر ضروری ہے - اور جو effective نہیں ہے - وہ میرے نقطہ نظر سے ضروری ہے - اس لحاظ سے میں یہ تجویز کروں گا - کہ یہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کی جائے - اور بیس مارچ کے بعد اس پر غور کیا جائے - اس کے متعلق اتنی جلدی کیا ہے -

مسٹر حمزہ (لائیلپور-٦) - جناب سپیکر - قبل اس کے کہ میں اپنی معروضات آپ کی خدمت میں پیش کروں - میں ان مصائب پر اپنے لیڈر کے نقطہ نظر سے بالکل مختلف طریقے سے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں - آغاز ہی میں ایک عالمی شہرت کے مدبر اور عالم ڈاکٹر طہٰ حسین کے خیالات جو اس کتاب میں دیئے ہوئے ہیں - ان میں سے چند سطریں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں - "محض نظم و ضبط قائم کرنا کافی نہیں ہے - جو حکومت آزادی کو قربان کرکے امن و قائم کرتی ہے - ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جو آہنی پردے کے پیچھے رہتے ہیں - جہاں انسان کی اہمیت گھٹا کر اس کو چیونٹی بنا دیا گیا ہے" - جناب والا - میں اس قانون پر بحث ملتوی کروا کر اس کے بارے میں رائے عامہ اس لئے معلوم کروانا چاہتا ہوں - کہ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جو قومی مصائب ہیں- جن کے تدارک کے لئے یا جن کے مقابلے کیلئے اس قانون میں ترمیم کی جا رہی ہے - ہماری حکومت بذات خود ان مصائب میں سے ایک ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ ان قومی مصائب میں قحط کا بھی ذکر ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ قحط آج بھی ہمارے ملک میں موجود ہے - آپ کو اس چیز کا بھی احساس ہو گا کہ قحط کا مطلب یہ نہیں ہوتا - کہ خورد و نوش کی اشیاء میسر نہ آئیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کھانے کی چیزیں اتنی گراں ہوں کہ ملک کی آبادی ان کو خریدنے کی قوت نہ رکھتی ہو - اور یہ صورت حال اس وقت ہمارے ہاں موجود ہے -

جناب سپیکر - مجھے سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسیوں کے منہ میں دانت نہیں ہیں - یعنی وہ موثر نہیں ہیں - کل ہی آپ کے سامنے اس قحط سالی کا مقابلہ کرنے کے لئے جو اقدامات گورنمنٹ کی طرف سے کئے گئے ہیں ان کے بارے میں ہمارے وزراء صاحبان نے facts and figures پیش کئے تھے - لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ہم نے سیم اور تھور کے انسداد کے لئے وسیع پیمانے پر کوشش کی ہے - بہتر بیج مہیا کر رہے ہیں - بنجر علاقوں کو زیر کاشت لا رہے ہیں - مشینری کے ذریعہ کاشت کا طریقہ رائج کر رہے ہیں -

میاں محمد شریف - پوائنٹ آف آرڈر جناب - میں آپ کی توجہ اس امر پر مبذول کراتا ہوں کہ قومی مصائب کے سلسلہ میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس کا سیم اور تھور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ relevant تقریر کریں -

Mr. Speaker : The member should be relevant.

مسٹر حمزہ - مجھے بڑے افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری جناب میاں محمد شریف صاحب کو قحط کے لفظ کے معنی ہی پتہ نہیں ہیں اور ان کا جسم بھی - - - - -

Mr. Speaker : Please be relevant to the Bill.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ترمیم کے ذریعے قحط سالی کا مقابلہ کرنے کے لئے جو اختیارات حاصل کئے جا رہے ہیں - ان کے متعلق یہ عرض کر رہا ہوں کہ قحط سالی اس وقت ہمارے ملک میں موجود ہے اور اس کی زندہ مثال اشیائے خوردنی کی فلک بوس قیمتیں ہیں جو کہ ہمارے عوام الناس اپنی محدود قوت خرید کی بناء پر - - - - -

Mian Muhammad Sharif : I would again request the Speaker that the member may be asked to be relevant.

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں (قطع کلامیاں) -

Rao Khurshid Ali Khan : I protest against his interruptions.

جب آپ نے کہہ دیا ہے کہ وہ تشریف رکھیں -

He should obey the orders.

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں -

مسٹر حمزہ - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب وزیر کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے قحط سالی یا قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں - اور اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دوں کہ ۱۹۳۸ء میں اس صوبہ میں گندم کی پیداوار انتالیس لاکھ ٹن تھی - اور آج جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے ۱۹۶۳ء میں اکتالیس لاکھ ٹن ہے - وہ بھی موسمی حالات

کے بہتر ہونے کی بناء پر ہے ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ گورنمنٹ کروڑ ہا روپیہ خرچ کرنے اور ان تمام projects کے باوجود اور ان تمام اختیارات کے ہوتے ہوئے جو اس نے اس ملک میں حکومت چلانے کے لئے حاصل کئے ہیں وہ غلہ کی پیداوار کو بڑھا نہیں سکی ۔ اور آگے چل کر وزیر صاحب نے show of stocks کہتے ہوئے show of force اور سمگلنگ روکنے کے لئے بھی موثر اقدامات کا ذکر کیا ہے ۔

Mr. Speaker: I am afraid the Member is not relevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس قانون میں قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے بعض اختیارات گورنمنٹ حاصل کر رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اختیارات discuss کیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر قحط ہی نہ ہو تو اختیارات کی ضرورت ہی نہ ہو ۔ قحط اس وقت ملک میں موجود ہے ۔ اس حقیقت کو کون شخص نظرانداز کر سکتا ہے ۔ میں اس نقطہ نظر سے گورنمنٹ کی تمام policies کو discuss کر سکتا ہوں ۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گورنمنٹ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

Mian Muhammad Sharif: Sir, I.....

Rao Khurshid Ali Khan: Take your seat.

Mr. Speaker: Order, order. Mian Sahib may please take his seat.

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ stocks کی نمائش کے باوجود یا ان کی تقسیم کے باوجود حالات یہ ہیں کہ ملک میں گندم کی قیمت بیس سے اکیس روپے فی من ہے ۔ گورنمنٹ کی policies قطعی طور پر ناکام ہو گئی ہیں ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ یہ گورنمنٹ آج سارے ملک کو کہتی ہے attention ۔ خاموش ہو جائیے ۔ مت بولئے ۔ مت نکتہ چینی کیجئے ۔ مت لکھئے ۔ مت سوچئے ۔ جلسے مت کیجئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: The member is not relevant and I shall have to ask him to resume his seat. We are not holding discussion on the general administration.

مسٹر حمزہ ۔ میں قحط کے متعلق عرض کر رہا ہوں کہ قحط کی صورت حال کیوں موجود ہے ۔ اور گورنمنٹ اختیارات لینے کے باوجود خود قحط لا رہی ہے ۔ یہ بے ایمانی ہے ۔ خود

پیدا کریں اور خود ھی اس کا علاج کریں - یہ کیا معنی رکھتا ھے ؟

Mr. Speaker: This is not relevant.

مسٹر حمزہ - میں یہ عرض کر رھا تھا - کہ محض ترقی کے نام پر اس تمام ظلم و تشدد ، اس تمام ضیاع کو جائز قرار دیا جا رھا ھے - لیکن اس کا نتیجہ صفر ھے ھم ملک میں غلہ کی پیداوار نہیں بڑھا سکے اور نہ ھی قیمتوں کو . . . . .

Mr. Speaker: May I know which clause of the Bill the Member is attacking ?

مسٹر حمزہ - بل پر جنرل بحث ھو رھی ھے - میں یہ چاھتا ھوں کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بیس مارچ تک . . . .

مسٹر سپیکر - کونسی کلاز ھے جس کے متعلق آپ چاھتے ھیں کہ اس کو refer کیا جائے ؟

مسٹر حمزہ - کلاز ۴ -

وزیر مال - جناب انہیں موقع دیں کہ وہ خواجہ صاحب سے پوچھ لیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - کلاز ۴ یہ ھے -

'Whenever the Province or any part thereof is affected or threatened by flood, famine, locust or any other pest, hailstorm, fire, epidemic or any other calamity. . . . . ''

جناب سپیکر - اس میں خاص طور پر قحط کا ذکر ھے

وزیر مال - اس میں power دینے کا کیا ذکر ھے ؟

Where are we giving powers in this clause ?

مسٹر حمزہ - یہ جو قحط کی صورت حال ھے میں اس کو زیر بحث لا رھا ھوں - اور میں نے اس کا نوٹس دیا ھوا ھے

''assumption of office by an autocratic regime''

میں اس کو بھی اس سے زیادہ خطرناک سمجھتا ھوں - حقیقت ھے کہ . . . .

Mr. Speaker: The Member is not relevant on that point.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں قحط نہیں ہے تو اور کیا ہے ۔ قحط کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اشیائے خوردنی موجود ہوتی ہیں لیکن گراں ہوتی ہیں اور عام افراد انہیں خرید نہیں سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کس provision کو چیلنج کرتے ہیں ؟

وزیر خوراک و زراعت ۔ قحط کو نہیں ۔ قحط الرجال کو ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ وزیر بن گئے ہیں ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب والا ۔ آپ کو پتہ ہے کہ نو مارچ کو last date ہے Horse & Cattle Show کی ۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ موقع بخشیں اس ہاؤس کو بھی اور یہاں کے ملازمین کو بھی کہ وہ یہ show دیکھ سکیں ۔ اس لئے عرض یہ ہے کہ ہم نو مارچ کو چھٹی کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : If that is the sense of the House, we will not be meeting on the 9th.

وزیر خزانہ ۔ دوسری استدعا یہ ہے کہ دس مارچ کو صبح دس بجے پاکستان کے صدر یونیورسٹی campus میں تشریف لا رہے ہیں اور ہم وہاں جانا چاہتے ہیں ۔ اس لئے ہم دس تاریخ کو تین بجے سے ساڑھے سات بجے شام تک سیشن کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ آپ کی کیا رائے ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب اگر وہ پچھلے پہر کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ بلکہ اب چونکہ بات چل نکلی ہے اس لئے میں عرض کروں گا کہ اجلاس ہر روز ہی پچھلے پہر ہوا کرے ۔ یہاں ہر روز کورم کی دقت رہتی ہے ۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے حلقہ ہائے نیابت سے جو لوگ آئے ہوئے ہیں وہ دفاتر میں ہمیں لے جاتے ہیں ۔ میں بھی جاتا ہوں ۔ ہمیں جانا پڑتا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کورم نہیں رہتا ۔ ڈیڑھ بجے جب ہم یہاں کام ختم کرتے ہیں اور ادھر دفاتر بھی بند ہو جاتے ہیں ۔

اکثر ہم اجلاس ڈیڑھ بجے ختم کرتے ہیں - ادھر سے ہم نکلتے ہیں ادھر دفاتر بند ہو جاتے ہیں - چنانچہ وہ لوگ جو ہماری constituency سے آئے ہوتے ہیں - ہم انہیں accommodate نہیں کر سکتے - تو میری رائے یہ ہے کہ ہمارا اجلاس ہمیشہ چار بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک ہوا کرے -

وزیر خزانہ - جناب والا - عرض یہ ہے کہ جہاں تک اصولی طور پر اس بات کا تعلق ہے میں ان سے متفق ہوں - لیکن difficulty یہ ہے کہ ہمارے سیکرٹری صاحبان صبح دفتر میں کام کریں گے اور شام کو انہیں یہاں آنا پڑے گا - تو گویا انہیں double کام کرنا پڑے گا -

خواجہ محمد صفدر - انہیں ضرور کرنا چاہیئے -

وزیر خزانہ - جناب والا - خواجہ محمد صفدر صاحب اس معاملے کے متعلق میرے چیمبر میں تشریف لا کر بات کر لیں - اس کے متعلق ہم وہاں فیصلہ کر سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس وقت تو سوال صرف منگلوار کی میٹنگ کا ہے - اس لئے آپ اس تجویز کی feasibility کے متعلق discuss کر لیں -

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) - جناب والا - میں دس تاریخ کے متعلق ایک گذارش کرنا چاہتی ہوں - میں نے تمام ممبر صاحبان کو کارڈ بھیج دئے ہیں - اگر کسی ممبر صاحب کو نہ پہنچا ہو تو وہ میرے دفتر سے دس تاریخ کو لے سکتے ہیں -

Mr. Speaker : And there is an announcement.

مجھ سے بہت سے معزز ممبران نے کہا ہے کہ ان کے لئے میلہ مویشیاں و اسپان میں جو جگہ مخصوص کی گئی ہے - وہ ناکافی ہے - چنانچہ میں نے متعلقہ افسران سے بات چیت کی ہے اور بالاخر اس امر میں کامیاب ہو گیا ہوں کہ ۷ مارچ ۸ مارچ اور ۹ مارچ تینوں دنوں میں اسمبلی کے معزز ممبران کے لئے ۱۰۰ نشستوں کا انتظام کیا جائے گا اور یہ نشستیں ان کے لئے مخصوص ہوں گی - لیکن چونکہ معزز ممبران نے اپنے بہت سے مہمانوں کے لئے کارڈ حاصل کئے ہوئے ہیں اور اگر سب کے سب مہمان اور سارے ممبر ہر روز وہاں جائیں تو

جگہ حاصل کرنے میں دشواری پیش آئے گی - بہر حال صورت یہ ہو گی کہ ۷ مارچ اور ۸ مارچ دونوں دن معزز ممبران اور ان کے مہمانوں کہ لئے ۱۰۰ نشستیں مخصوص ہوں گی - البتہ ۹ مارچ کو جب کہ صدر مملکت تشریف لا رہے ہیں - مہمانوں کو داخلہ نہیں مل سکے گا - اور صرف معزز ممبران اور ان کی بیویاں (اگر وہ ساتھ ہوں) ان نشستوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے -

اس لئے میں معزز ممبران سے استدعا کروں گا کہ وہ ۷ مارچ اور ۸ مارچ کو اپنے مہمانوں کو میلہ دکھا دیں اور ۹ مارچ کو ان کو ساتھ نہ لے جائیں -

The House now stands adjourned till 3-00 p. m. on 10th March.

(*The Assembly then adjourned till 3-00 p. m. on Tuesday, the 10th March,* 1964).

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 5611)

Appendix A

Written Test for recruitment of 'B' Class Apprentices

MATHEMATIC PAPER

Time allowed: 1½ *Hours* *Maximum Marks* : 75

Questions Nos. 4 and 6 are compulsory. Attempt any five of the remaining questions.

1. A man sold a camel for Rs. 300 and got a profit of 25% Find the cost price of the camel. If had sold it for Rs. 258 what would have been his profit or loss per cent? 10

2. A man divides his property worth Rs. 16,960 among his wife, 3 sons 1 daughter so that the wife gets ⅛th of the whole property, and the rest is so divided that each son gets twice as much as the daughter. Find the share, of the wife, each son and the daughter .. 10

3. Find the greatest number of 3 digits that will leave 4 as remainder in each case when divided by 5, 6, 10 or 12 10

4. Of the annual profits of a firm the senior partner takes 3/8, and the junior partner 7/10 of the remainder. If £378-3 $ is left to carry forward, what are the total profits 11

5. Simplify:

1—13/20 of 7/11—2—11/15+1—13/19+80—171 .. 10

6. Factorise :

(*a*) 3U2—16U—12

(*b*) 4U3—13U÷6 (7,7=14)

7. When 1 is added to the numerater and denominater of a certain fraction the result is equal to 3/2, and when 1 is subtracted from the numerater and denominater the result is equal to 2. Find the fraction 10

8. Solve: 2U+Y+4=0
U—3Y+9=0

9. Solve the equation—
$3/5(2U-7)-\frac{2}{3}(U-8)=\frac{4U\div 1\div 4}{15}$ .. . 10

Appendix 'B'

Examination in connection with Recruitment as 'B' Class Apprentice held on 27th August 1963

ENGLISH PAPER

Time allowed : 1½ *Hours* *Maximum Marks* : 75

1. Write an essay in English on any one of the following subjects:—
   (*a*) My hobby.
   (*b*) The Book I have enjoyed most.
   (*c*) The great man I admire.
   (*d*) Holidays that I shall ever remember. 30

2. Write a letter to your friend stating all the various steps necessary for your selection as 'B' Class Apprentice and prospects for being selected 20

3. Distinguish between the following pairs of words:—
   (*a*) Soar and Sore.
   (*b*) Decent and Dissent.
   (*c*) Ore and Oar.
   (*d*) Eminent and Imminent.
   (*e*) Die and Dye. 25

Appendix 'C'

STATEMENT SHOWING NAMES OF CANDIDATES WHO APPEARED IN THE WRITTEN TEST INDICATING MARKS OBTAINED BY THEM AND THE RESULT OF THEIR SELECTION.

Total marks in each paper. : 75

Serial No.	Roll No.	Name	Marks obtained in		Remarks
			Mathematics	English	
1	17	Abdul Ghaffar ..	51	48	Selected and admitted.
2	256	Sher Afghan Khan	40	40	Ditto.
3	157	Masud Khan ..	37	21	Failed.

APPENDIX

(REFERENCE STARRED

STATEMENT SHOWING RAILWAY DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED

Serial No.	Name of work	Anticipated cost	Allotment during the year 1963-64.
1	2	3	4
		Rs.	Rs.
1	Additions and alterations to increase yard capacity and providing standard III signalling (Phase II)at Quetta.	3,70,000	60,000
2	Provision of 48 units class IV staff quarters at Quetta.	3,00,000	75,000
3	Installation of a new tube-well to augment water supply at Quetta.	50,000	40,000
4	Construction of 6 units Q. 28 and Q. 27 type pucca quarters for Nurses at S.B. K. Sanatorium at Quetta.	2,45,000	2,00,000
5	Provisions of P.W.R. Employees Co-operative Stores at (I) D.S. Office, II S.B. K. Sanatorium at Quetta.	30,000	15,000
6	Providing one bungalow for Assistant Surgeon in S.B.K. Sanctorium at Quetta.	45,000	10,000
7	Providing High School for Boys at Quetta ...	2,78,000	1,08,000
8	Providing additional accommodation in the existing primary school for Girls to raise it to middle Standa d at Quetta.	75,000	45,000
9	Extension of Isolation Ward in Railway Hospital at Quetta.	43,000	1,000
10	Extension of Officers Rest House at Quetta ...	95,000	15,000
11	S.B.K. Sanatorium Quetta p oviding additional 50 bedded ward and operational theater in S.B.K. Sanatorium at Quetta.	10,00,000	50,000

II

QUESTION NO. 5735)

QUETTA CIVIL DIVISION DURING 1963-64

Month-wise Amount spent						Remarks
July 1963	August 1963	September 1963	October 1963	November 1963	December 1963	
5	6	7	8	9	10	11
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
...	—67,095	142				Revised plan and estimate are under finalization. Figures of expenditure are for material transferred to and from this work.
63	440	23,382	589	495	1,282	Work is in progress 95 per cent work completed.
...	...	...	...	...	...	Work is in progress. Tube-well has been sunk and tested. Pumping plant has been ordered.
...	...	...	...	...	...	Plan approved. Estimate is under sanction.
...	...	...	...	...	...	Plan approved-Estimate is under sanction.
109	6,939	12,569	130	917	876	Work is in progress. 99 per cent work has been completed.
832	361	294	250	345	130	Work is in progress. 80 per cent work has been completed.
146	...	9,734	315	—1060	7,670	Work is in progress. 99 per cent work has been completed.
...	...	6,267	35	716	125	Work is in progress. 70 per cent work has been completed.
...	...	...	...	...	...	Revised plan and estimate are under approval.
...	...	...	...	...	...	Plans and estimate are under preparation.

Serial No.	Name of work	Anticipated cost	Allotment during the year 1963-64.
1	2	3	4
		Rs.	Rs.
12	Widening foot-over bridge across Quetta yard connecting Railway staff colony City at Quetta.	40,000	35,000
13	Improvement to existing staff quarters in Railway colony at Quetta.	2,00,000	40,000
14	Provisions of an Auditorium to Railway Institute at Quetta.	80,000	25,000
15	Providing 2,500 gallons water storage H.O.S. Tank to improve water supply at Quetta.	90,000	30,000
16	Installation of chlorinators for chlorination of water supply of Quetta.	50,000	30,000
17	Providing Ambulance car for Railway Hospital at Quetta.	32,000	32,000
18	Converting stabling line into 3rd running line and extending siding at Sariab.	40,000	10,000
19	Remodelling of yard increasing capacity and providing standard III signalling at Sibi.	6,21,000	2,00,000
20	Extension of covered shed on main passenger platform at Sibi.	49,000	19,000
21	Extension of shelter in front of Refreshment Room at Sibi.	40,000	5,000
22	Providing Child Welfare Centre at Sibi ..	75,000	35,000
23	Opening of primary school at Sibi ..	1,00,000	20,000
24	Providing one 20-ton H.S. diesel oil as storage tank and isolated loc os. Line in Loco Shed at Sibi.	67,000	10,000
25	Providing corridors to link the Main Administrative Block and Ward No.3, 4, 5, and 2 in S.B.K. Sanatorium at Quett	50,000	5,000
26	Providing Police Post and residential accommodation at Hindubagh.	48,000	10,000

MONTH-WISE AMOUNT SPENT

July 1963	August 1963	September 1963	October 1963	November 1963	December 1963	REMARKS
5	6	7	8	9	10	11
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
...	...	...	...	...	...	Proposa for construction of foot over under bridge new site is under consideration.
..	..	..	..	..	..	Plan approved. Estimate is under preparation.
..	..	..	..	..	..	Plan approved. Estimate is under preparation.
..	..	..	..	..	..	Plan is under preparation.
..	..	..	..	..	..	Plan is under preparation.
..	..	..	..	..	..	Ambulance car is being purchased.
..	..	..	..	..	..	Plan has been approved. Estimate is under preparation.
..	..	..	..	..	..	Plan is under approval and Estimate is under preparation.
..	..	5,250	283	51	11,242	Work is in progress. Steel Material of shed is under fabrication.
..	..	..	..	..	..	Plan has been approved. Estimate is under preparation.
..	..	7 68	..	1,234	61	Work is in progress.
..	..	"2,298	24,310	525	680	Work is in progress. 10 per cent of work completed.
..	—571	1,8 61	..	..	61	Work is in progress 20 per cent work completed.
121	1,208	155	5,470	1,941	47,47	Work is in progress. 30 per cent work completed.
..	..	..	..	..	..	Work is in progress. 92 per cent work completed.

Serial No.	Name of Work	Anticipated cost	Allotment during the year 1963-64
1	2	3	4
		Rs.	Rs.
27	Providing retaining wall, inspection sumps and rail posts for pipe line in Durrah at Bostan.	30,000	4,000
28	Providing additional block stations between Sibi-Babar Kachh and Babar Kachh Spintangion Sibi Khost Section.	3,53,000	78,000
29	Providing double entrance facilities at D.K. Class station at Nakus on Siki Khost Section.	1,4,000	18,000
30	Providing additional battery charging facilities at Jacobabad, Quetta and Bostan.	91,000	40,000
31	Providing flush type latrines in Upper Class, waiting rooms at Bostan and Chaman in Quetta Division.	20,000	20,000
32	Providing Tea Stalls at Chaman, Shellabagh, Killa Abdul Bostan, Babar-Kachh, Killa Saifullah and Simzai on Quetta Division.	20,000	5,000
33	Improving standard of Bath-rooms attached to 3rd Class waiting Halls at Quetta and Sibi on Quetta Division.	30,000	25,000
34	Providing 3rd Class Waiting Halls at Shellabagh Station on Quetta Division.	40,000	40,000
35	Providing C.C. Flooring on passenger platform at various stations on Quetta Division.	80,000	20,000
36	Providing 2 Senior Scale and 2 Junior Scale officers bungalows at Quetta.	2,80,000	10,000
37	Providing 4 units Class III staff quarters at Sibi and one unit Class III staff quarters each at Sharigh on Quetta Division.	1,00,000	50,000
38	Providing 2 gate lodges at 'A' Class level crossing at mile 0/8-9 Khost Section and 2 units Class IV staff quarters each at Sharigh, Harnai, Sibi Station on Quetta Division.	80,000	70,000

Month-wise amount spent						Remarks
July 1963	August 1963	September 1963	October 1963	November 1963	December 1963	
5	6	7	8	9	10	11
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
..	..	..	..	..	..	Plan is under approval.
107	...	564	1,666	820	8,063	Work is in progress. 80 per cent work at Nari Station completed and 62 per cent work at Kuchali Station completed.
...	306	...	...	...	...	Work is in progress. 55 per cent work completed.
...	...	...	...	...	...	Battery charging plant is under procurement.
...	...	...	...	...	...	Plan sanctioned Estimate is under preparation.
...	...	...	...	...	...	Plan approved. Estimate sanctioned. Work is being taken in hand.
...	...	...	...	...	...	Plan approved, Estimate is under preparation.
...	...	...	...	...	...	Plan is under preparation.
...	...	...	...	...	...	Plan approved. Estimate sanctioned. Work is being taken in hand.
...	...	...	180	823	...	Plan under approval. Material is being received
...	...	...	...	...	...	Plan approved. Estimates are under sanction.
...	...	...	...	...	...	Plan approved. Estimates are under sanction.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 5383)

LIST SHOWING NAMES OF CLASS IV EMPLOYEES SERVING IN RAILWAY DEPARTMENT IN KOHAT DISTRICT WHO DO NOT BELONG TO KOHAT

Serial No.	Name and father's name	Designation
	ENGINEERING DEPARTMENT	
1	Aziz, son of Nadir	S/Chowkidar.
2	Saleh Muhammad, son of Ali Muhammad	Blacksmith ..
3	Bashir Ahmad, son of Mian Ahmad	Carpenter.
4	Azam Khan, son of Muzaffar Khan	Head Trollyman.
5	Gulab, son of Shanches	Trollyman.
6	Nawaz, son of Mehr Din	Do
7	Gulab, son of Feroze	Do
8	Akbar, son of Azad	Mate Gr. 1.
9	Gul Zaman, son of Muhammad Jee	Gateman G. 1.
10	Sher Baz, son of Mir Baz	Ditto.
11	Ghulam Jilani, son of Ghulam Muhammad	Ditto.
12	Waris Khan, son of Dost Muhammad	Ditto.
13	Altaf Hussain, son of Fazal Karim	Ditto.
14	Goher Rehman, son of Ghulam Ali	Ditto.
15	Behram, son of Nisha Khan	Ditto,
16	Rafiq, son of Muhammad Nawaz	Ditto.
17	Juma Khan, son of Fazal Din	Ditto.
18	Ghulam Hussain son of Mian Gul	Gataman G. 2.
19	Nadir, son of Gulab	Mate G. 4.
20	Mushtaq Ahmad, son of Allah Ditta	Gateman G. 4
21	Allah Din, son of Fazal Din	Ditto.
22	Umar Hayat, son of Ghulam Hussain	Ditto.
23	Nawab, son of Gulab	Gatekeeper,
24	Fateh Khan, son of Hazar Khan	Do.
25	Ahmed, son of Ahmed Gul	Head Trollyman.
26	Nawab, son of Lall	Trollyman.
27	Ghulam Hussain, son of Ghulam Abbas	Do.
28	Waris, son of Qaima	Do.
29	Ghazi, son of Sultan	Head Trollyman.
30	Ghulam Hussain, son of Noor Abdullah	Trollyman.

Serial No.	Name and father's name	Designation
31	Fateh Muhammad, son of Sher Muhammad	Carpenter.
32	Muhammad Nawaz, son of Buhadar	Cooly.
33	Khalil Gul, son of Mian Gul	Blacksmith
34	Haidayat, son of Sultan	Hammerman.
35	Fazal Illahi, son of Noor Muhammad	Mate.
36	Muhammad Khan, son of Ahmad	Keyman.
37	Dost Muhammad, son of Khan Muhammad	Gateman.
38	Shahbaz, son of Kalandar	Do.
39	Muhammad Khan, son of Sultan	Do.
40	Doosa, son of Chajoo	Do.
41	Noor Muhammad, son of Hayat Muhammad	Do.
42	Mehr Khan, son of Noor Muhammad	Do.
43	Khan Zaman, son of Din Muhammad	Do.
44	Abdul Rehman, son of Muhammad Khan	Do.
45	Sher Muhammad, son of Rehman	Mate.
46	Ghulam Hussain, son of Shad Khan	Do.
47	Bahadar, son of Mehr Khan	Keyman.
48	Fateh Khan, son of Walait	Gateman.
49	Ghulam, son of Mango	Do.
50	Mehr Khan, son of Jahan Khan	Do.
51	Nawaz, son of Ghulam Muhammad	Mate.
52	Bukhsh Elahi, son of Fazal Elahi	Gateman.
53	Ghulam Yaseen, son of Sher Muhammad	Do.
54	Ghulam Qadir, son of Dadoo	Do.
55	Ghulam Haider, son of Nawaz	Do.
56	Muhammad Khan, son of Muhammad Ali	Do.
57	Ghulam Habib, son of Ahmad Khan	Do.
58	Ghulam Muhammad, son of Shera	Do.
59	Ahmad Khan, son of Shad Khan	Do.
60	Ghulam Din, son of Khair Din	Do.
61	Muhammad Khan, son of Noor Khan	Do.
62	Shah Nawaz, son of Gulab	Do.

Serial No.	Name and father's name	Designation
63	Khair Muhammad, son of Shaki	Gateman.
64	Shah Zaman, son of Lall	Do.
65	Mir Alam, son of Buland Khan	Do.
66	Fateh Khan, son of Abbas	Do.
67	Khursheed, son of Iqbal	Sweeper.
68	Fateh Khan, son of Muhammad Khan	Head Trollyman.
69	Akbar, son of Ahmad Khan	Trollyman.
70	Ghulam Muhammad, son of Ghulam Abbas	Do.
71	Muhammad Suleman, son of Muhammad Qasim ..	Painter.
72	Behram, son of Mian Muhammad	Painter Cooly.
73	Gull, son of Noor Baz	Mason.
74	Ghazi, son of Ahmed Khan	Mason Cooly.
75	Mian Ramzan, son of Ghazi	Blacksmith.
76	Karam Din, son of Fazal Din	Hammerman.
77	Muhammad Hanif, son of Mian Gull	Carpenter.
78	Muzaffar, son of Buland	Carpenter Cooly.
79	Muhammad Khan, son of Alam Khan	W. Mate.
80	Muhammad Din Ahmad, son of Muhammad Idris	W. Mistry.
81	Khan Khabas, son of Ghulam Muhammad	W. Cooly.
82	Irbar Khan, son of Muhammad Afzal	Ditto.
83	Noor Muhammad, son of Mehr Khan	Ditto.
84	Fazal, son of Basharat Ali	Ditto.
85	Zaka Ullah Khan, son of Noor Muhammad Khan	W. Mistry.
86	Ghulam Haider, son of Lall	Head Trollyman.
87	Waras, son of Mian Muhammad	Trollyman.
88	Abdul Sattar, son of Ghulam Ali	Blacksmith.
89	Shahbaz, son of Gulab Khan	Cleaner.
90	Muhammad Ismail, son of Mian Gull	Do.
91	Sanchi Khan, son of Samandar Khan	Motor Mechanic.
92	Sarwar, son of Sher Khan	Peon.
93	Ghulam Din, son of Lehna	B/Fitter.
94	Muhammad Younus, son of Yousaf	Blacksmith.
95	Ghulam Muhammad, son of Fazal Karim	A.V. Fitter.

Serial No	Name and father's name	Designation
96	Abdul Qayum, son of Abdullah	Carpenter.
97	Ali Muhammad, son of Mali Khan	Painter.
98	Dilmeer Khan, son of Said Ullah	S. S. Fitter.
99	Shah Alam, son of Buhadar	Ditto.
100	Nazam Din, son of Boota..	Ditto.
101	Feroze Din, son of Mehdoo	Ditto S. S. Fitter
102	Abdul Rehman, son of Ghulab Khan	Cooly.
103	Khuda Bux, son of Ghulam Hussain	Do.
104	Muhammad Rafiq, son of Muhammad Shafi	Do.
105	Ghulam Muhammnd, son of Allah Bux	Cleaning Jamadar
106	Ghulam Rasool, son of Abdullah	Carriage Cleaner.
107	Mohabat Khan, son of Hayat Muhammad	Ditto.
108	Muhammad Khalil, son of Abdul Rahim	C. C. B.
109	Walayat, son of Jahanda	C. C. S.
110	Mehnga, son of Pirmaz	Ditto.
111	Allah Ditta/Mangoo	Ditto.
112	Rehmat/Barkat	Ditto
	TRANSPORTATION	
113	Abdul Jabbar Khan, son of Fateh Khan	P/Man
114	Bashir Ahmad, son of Muhammad Ali	Do.
115	Sher Ahmad, son of Ahmad Khan	Do.
116	Ghulam Hussain, son of Mian Nawab	Do.
117	Ghulam Khan, son of Khan Malik	Do.
118	Ghulam Murtaza, son of Sattar Qilli	Do.
119	Muhammad Yaqub, son of Sher Muhammad	Do.
120	Iqbal Akhtar, son of Faqir Muhammad	Do.
121	Ghulam Nabi, son of Abbas Ali Khan	Do.
122	Aurangzeb Khan, son of Dadan Khan	Do.
123	Muhammad Sharif, son of Ghulam Haider	Do.
124	Muhammad Azam, son of Mian Khan .. .. :	Do.
125	Barkat Masih, son of Matoo	Rig. Sweeper.
126	Iqbal Masih, son of Ramzan Masih	Ditto.

Serial No.	Name and father's name	Designation
127	Fazal Ahmad, son of Haji Ahmad	G/man.
128	Manzoor Ahmad, son of Nazir Ahmed	P/man
129	Abdul Khan, son of Bahadur Khan	Do.
130	Abdul Ghani, son of Abdul Rahim	S/JAM.
131	Rab Nawaz, son of Khuda Yar	P/JAM.
	COMMERCIAL STAFF	
132	Noor Elahi, son of Fazal	Waterman.
133	Abdul Rehman, son of Rehman	Sweeper.
134	Ghulam Khan, son of Ahmed Khan	Waterman.
135	Sadiq Masih, son of Sundar	Sweeper.
136	Mehraj Ali, son of Johar Ali	Waterman
137	Sher Muhammad, son of Shadi Khan	S/man.
138	Johan, son of Ghulam	Waterman.
139	Sham Lal, son of Nathoo	Sweeper
140	Sadhoo, son of Bhela	Do.
141	Rehmat Masih, son of Barkat Masih	Do.
142	Muhammad Zaman, son of Hayat	Waterman.
143	Masoom Shah, son of Abdul Rahim	R. R. Cook.
144	John, son of Sadoo	Sweeper.
145	Nawab, son of Shahna	Do.
	MEDICAL	
146	Muhammad Riaz	W/Servant.
147	Mrishan	Sweeper
1	Sherru	Sweeper Jamandar
1	Abdul Khanan	Bhishty
1.0	Sher Nawaz	Do.
151	Chadan	Sweeper
152	Manchan	Do.
153	Massu	Do.
154	Saggar	Do.
155	Jacal	Do.

Serial No.	Name and father's name	Designation
156	Munshi	Sweeper
157	Lall	Do.
158	Hazrat	Do.
159	Atroo	Do.
160	Sham Lall	Do.
161	Ameen	Do.
	ELECTRIC DEPARTMENT	
162	Abdul Rehman, son of Sadar Din	RAPHD.
163	Mian Muhammad, son of Ghazi	APED.
164	Nazir Muhammad, son of Fateh Muhammad	P. Fitter
165	Sedagar Din, son of Yasin	EEXR.
166	Muhammad Yusaf, son of Ghulam Muhammad	TL Cooly
167	Mubarak Khan, son of Sarwar Khan	P. Cooly
168	Muhammad Iftikhar, son of Muhammad Nawaz	Ditto.
169	Muhammad Aslam, son of Haider Khan	RPEE Man
170	Muhammad Hafiz, son of Rehmat Khan	Cooly.
171	Muhammad Akram, son of Rehmat Din	Assistant Wire man
	LOCO DEPARTMENT	
172	Sultan Mahmood, son of Ghulam Muhammad	Fitter.
173	Juma Khan, son of Ghulam Din	Do.
174	Fazal Hussain, son of Shah Muhammad	Do.
175	Afzal Ahmed, son of Iqbal Hussain	Fitter Cooly
176	Sardar Khan, son of Islam Khan	Ditto.
177	Muhammad Hussain, son of Fazal Din	S. S. Turner.
178	Iqbal Hussain, son of Irshad Hussain	S. Messenger.
179	Ahmed Khan, son of Muhammad Alam	Fuel Cooly
180	Allah Ditta, son of Ali Muhammad	Ditto.
181	Ghulam Muhammad, son of Hussain	Cleaner.
182	Barkat Ali, son of Kathoo	Fitter Mistry.
183	Bashir, son of Majeed	Fitter.
184	Muhammad Jan, son of Saif Ali	S. S. Fitter.
185	Muhammad Arif, son of Wali Muhammad	Fitter Cooly.

Serial No.	Name and father's name	Designation
186	Nisar Ahmed, son of Abdul Salam	Fitter Cooly
187	Niaz Ali, son of Iqbal Hussain	Ditto.
188	Rab Nawaz, son of Fazal Din	Ditto.
189	Pir Akbar, son of Jaffar Khan	B. M. Mistry.
190	Akram Khan, son of Baghwan	B/Maker.
191	Muhammad Siddique, son of Haider	Ditto
192	Qasim Jan, son of Mir Qasim	S. S. B/Maker,
193	Dost Muhammad, son of Mehr Din	Ditto.
194	Ghulam Hussain, son of Din Muhammad	C. and I. Smith
195	Muhammad Amin, son of Muhammad Shafi	Turner.
196	Muzaffar Khan, son of Inwar Khan	Shop Cooly.
197	Afzal Khan, son of Abdul Aziz	Cleaner.
198	Muhammad Anwar, son of Mir Abbas Khan	Do.
199	Abdul Rehman, son of Abdul Aziz	Do.
200	Akhtar Khan, son of Fazal Khan	W/O Cooly.
201	Muhammad Habib, son of Sharif	S/Issuer.
202	Muhammad Anwar, son of Saif-ur-Rehman	Sch. Poster.
203	Sultan Muhammad Khan, son of Aziz Khan	Call man.
204	Muhammad Aslam, son of Muhammad Khan	Box Porter.
205	Ghulam, son of Muhammad Khan	R. R. Cook.
206	Mian Muhammad, son of Noor Muhammad	R. R. Bearer.
207	Fazal Khan, son of Sultan	Fuel Cooly.
208	Abdul Majid, son of Abdul Shakoor	Ditto.
209	Tara, son of Uito	Sweeper.
210	Peshawari, son of Mangli	Do.
211	Wakil Khan, son of Rafi	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 5799)

LIST OF STAFF POSTED IN HAZARA DISTRICT BUT DO NOT BELONG TO HAZARA DISTRICT

Serial No.	Name/Father's Name	Designation	Station of posting
1	Athar, son of Karam Khan ...	Gangman ...	Haripur Hazara.
2	Adalat, son of Hakim Khan ...	Do. ...	Ditto
3	Burhan-ud-Din, son of Mian Ahmed ...	Carpenter ...	Ditto
4	Fazal Dad, son of Sher Zaman ...	Gangman ...	Ditto
5	Ghulam Sarwar, son of Muhammad Hussain	Do. ...	Ditto
6	Ghulam Haider, son of Jumma ...	Do. ...	Ditto
7	Ghulam Muhammad, son of Khan Mohd.	Do. ...	Ditto
8	Ghulam Muhammad, son of Jabbar	Do. ...	Ditto
9	Muhammad Alam, son of Rehmat ...	Do. ...	Ditto
10	Muhammad Latif, son of Abdul Wahid ...	Do. ...	Ditto
11	Mira, son of Karam Dad ...	Chowkidar ...	Ditto
12	Muhammad Hussain, son of Ghulam Hussain	Int. Cleaner ..	Ditto
13	Mian Khan, Multan ...	Mate ...	Ditto
	TRANSPORTATION CLASS-IV		
14	Haji Ahmed, son of Allah Din ...	Shtg. Porter ...	UKT
15	Hakim Ali, son of Khawaja ...	P/Man ...	Do.
16	Lal Khan, son of Jamal Khan ...	Do. ...	KJG.
17	Abdul Hayee, son of Amanullah ...	Do. ...	Do.
18	Muhammad Bashir, son of Allah Ditta ...	Do. ...	S.S.Q.
19	Muhammad Yousuf, son of Abdul Rahim	Do. ...	BZD
20	Suleman, son of Noor Muhammad ...	Shtg. Jamadar ...	HVN
21	Muhammad Akbar, son of Zaman Ali ...	Ditto ...	Do.
22	Fazal Dad, son of Ghulam Mohammad ...	P/Man ...	Do.
	COMMERCIAL CLASS-IV STAFF		
23	Ghulam Qadir, son of Bahadur ...	Goods Marker ...	HVN
24	Abdul Latif, son of Jalal Din ...	W/Man ...	Do.
25	Ghulam Rasul, son of Muhammad ...	W.R. Bearer ...	Do.
26	Karam Din, son of Saidullah ...	I/Porter ...	Do.
27	Rahman Ali, son of Sabir Ali ...	W/Man ...	UKT
28	Muhammad Din, son of Muhammad ...	Sweeper ...	S.S.Q.

Serial No.	Name/Father's Name	Designation	Station of posting
	ELECTRICAL CLASS IV STAFF		
29	Muhammad Tufail, son of Ghulam Ghaus	APE Dr. ...	Mianwali.
30	Kaley Khan, son of Gohar Khan ...	Pump Cooly ...	Sargodha.
31	Sarfraz Hussain, son of Fazal Khan ...	Asstt: W/Man ...	Campbellpur.
32	Muzaffar Hussain, son of Fazal Ellahi ...	Cooly ...	Rawalpindi.

LIST OF STAFF POSTED IN MARDAN DISTRICT BUT DO NOT BELONG TO MARDAN DISTRICT

Serial No.	Name/Father's Name	Designation	Station of posting
	TRANSPORTATION		
1	Abdul Ghani, son of Muhammad Sharif ..	P/Man ..	TEB.
2	Abdul Shakoor, son of Muhammad Wali	Do. ..	Do.
3	Syed Ali Shah, son of Muhammad Shah ..	Do. ..	Do.
4	Amjad Ali, son of Barkat Ali ..	Gangman ..	Do.
5	Abdullah Jan, son of Sharif ..	P/Man ..	PDC
6	Samad Gul, son of Sawab Gul	Do. ..	HTN.
7	Abdul Aziz, son of Badam Gul ..	Do.	Do.
8	Muhammad Latif, son of Muhammad Ali	Gang man ..	Do.
9	Wahid Gul, son of Ziarat Khan ..	P/Man ..	SKC.
10	Wali Muhammad, son of Shad Muhammad	Stg. Jamadar ..	DRY.
11	Fazal Gul, son of Hussain Gul ..	P/Man ..	Do.
12	Muhammad Sharif, son of Fazal Din ..	Do. ..	Do.
13	Muhammad , son of Masood Ali ..	Shtg. Jamadar ..	MDX.
14	Muhammad Rashid, son of Mirza Khan ..	P/Man ..	Do.
15	Farid Khan, son of Abdul Rahim ..	Do. ..	Do.
16	Abdul Jalil, son of Amanullah ..	Do. ..	Do.
17	Sikandar, son of Sbze Khan ..	Gangman ..	Do.
18	Mozamil, son of Rauf Khan ..	Do. ..	Do.
19	Ghulam Abbas, son of Imdad ..	Do. ..	Do.
20	Abdul Rehman, son of Ghulam Muhammad	Do. ..	Do.
	COMMERCIAL CLASS. IV STAFF		
21	Ahmad, son of Hayat ..	Waterman ..	Gujar Gahri.
22	Azam Gul, son of Zain Gul ..	Do. ..	Kalpani.
23	Muhammad Din, son of Abdul Motin ..	Do. ..	TEB
24	Jalal Masih, son of Santoo ..	Sweeper ..	Do.
25	Sawar Shah ..	W/Man	P. D.V.
26	Rafiq Ali, son of Zulifiqar Ali ..	Do. ..	HTN.
27	Jalal , son of Nawab ..	Sweeper ..	Do.
28	Kaka Masih, son of Bhouti ..	Do. ..	SKO.
29	Din Muhammad, son of Chajoo	Waterman ..	Do.

Serial No.	Name/Father's Name	Designation	Station of posting
30	Habib Khan, son of Aman Malik ..	Waterman ..	DRY.
31	Ali Muhammad, son of Sardar Bux ..	Goods Marker ..	MDX.
32	Pira, son of Ditta ..	Sweeper ..	Do.
33	Sohan, son of Risaloo ..	Do. ..	Do.
34	Roors, son of Kharati ..	Do. ..	Do.
	ENGINEERING CLASS-IV STAFF		
35	Zamanat, son of Noor Ahmed ..	Trollyman ..	PWI Mardan.
36	Sher Muhammad, son of Fazal ..	S. Cooly ..	Ditto
37	Noor Muhammad, son of Ali Muhammad..	Blacksmith ..	Ditto
38	Dost Muhammad, son of Noor Muhammud..	Gatekeeper ..	Ditto
39	Khair Muhammad, son of Hayat Mohd. ..	Mate ..	Ditto
40	Muhammad Nawaz, son of Mir Zaman ..	Keyman ..	Ditto
41	Muhammad Nawaz, son of Sher Muhammad	Mate ..	Ditto
42	Umer Shah, son of Burhan Shah ..	Gangman ..	Ditto
43	Burhan Shah son of Mubarik Shah ..	Do. ..	Ditto
44	Sher, son of Sher Ali ..	Do. ..	Ditto
45	Zahoor Akhtar, son of Said Alam ..	Do. ..	Ditto
46	Fazal Dad, son of Khan Zaman ..	Do. ..	Ditto
47	Muhammad Khan, son of Ghulam Mohd.	Do. ..	Ditto
48	Ghulam Sarwar, son of Faqir Muhammad	Keyman ..	Ditto
49	Jaffar, son of Kala ..	Mate ..	Ditto
50	Sarwar Din, son of Muhammad ..	Keyman ..	Ditto
51	Farid Shah, son of Fazal Shah ..	Gangman ..	Ditto
52	Allah Dad, son of Mir Dad ..	Do. ..	Ditto

STATEMENT OF CLASS IV STAFF POSTED IN PESHAWAR DISTRICT BUT DO NOT BELONG TO PESHAWAR DISTRICT.

Serial No	Name and Father's Name	Designation	Station of posting
1	Muhammad Din, son of Abdullah ..	Fitter	PSC
2	Manzoor Ahmad, son of Habib ..	,,	,,
3	Muhammad Saddiq, son of Muhammad ..	. S. Fitter	,,
4	Abdul Majid, son of Majid ..	. V. Fitt	,,
5	Ahmed Din, son of Sahib Ditta ..	. S. F	,,
6	Muhammad, son of Qaim ..	Fitter M.	,,
7	Abdul Hadi, son of Sh. Kallo ..	F/Mistry	,,
8	Nazir Ahmad, son of Wali Dad ..	S. S. Fitter	,,
9	Tohn, son of Bhagco ..	,,	,,
10	Muhammad, Hussain son of Nabi Bux ..	,,	,,
11	Muhammad Ishfaq, son of Mir Ahmed ..	,,	,,
12	Munawar Hussain, son of Sardar Shah ..	Cooly	,,
13	Muhammad Din, son of Gul Ali ..	S . F	,,
14	Mehar Dil Khan, son of Ashraf Khan ..	Fitter	,,
15	Shabir Ahmad, son of Muhammad Shafi ..	Painter	,,
16	Muhammad Yaqub, son of Gul Muhammad ..	B/Smith	,,
17	Rehmat Ali, son of Ahmed Din ..	Fitter	,,
18	Muhammad Din, son of Rehmat ..	S. S. F.	,,
19	Noor Alam, son of Muhammad Din ..	Cooly	,,
20	Zahoor-ud-Din, son of Lal Din ..	,,	,,
21	Ali Jan, son of Ali Bux ..	F/Mistry	,,
22	Bashir Ahmad, son of Fazal Karim ..	Cooly	,,
23	Ghulam Muhammad, son of Ghulam Hussain ..	,,	,,
24	Muhammad Rafiq, son of Khan Muhammad ..	C. C.	,,
25	Muhammad Ashraf, son of Shah Wali ..	,,	,,
26	Faqir Muhammad, son of Ghulam Khan ..	,,	,,
27	Khalil Hussain, son of Fazal Hussain ..	,,	,,
28	Faqir Masih, son of Hanajc ..	C. C. S.	,,
29	Muhammad, Sadiq son of Qaim ..	Painter	,,

Serial No.	Name and Fathers Name	Designation	Station of posting
30	Khadim Hussain ..	C. C.	P. S. C.
31	Muhammad Ramzan, son of Muhammad Ali ..	Carpeinter	,,
32	Fazal Elahi, son of Sardar Khan ..	,,	,,
33	Mian Ullah Khan, son of Ata Ullah Khan ..	S. S. Turner	,,
34	Muhammad Salim, son of Rahim Dad ..	C/Painter	,,
35	Muhammad Nawaz, son of Muhammad Yaqub ..	S. S. Turner	,,
36	Sultan Muhammad, son of Mian Muhammad ..	Cooly	,,
37	Ghulam Muhammad, son of Shah Hussain ..	,,	,,
38	Muhammad Jan, son of Abdullah ..	,,	,,
39	Bashir Ahmed, son of Faqir Ullah ..	Welder	,,
40	Gohar/Tahir ..	Cleg. Jamadar	,,
41	Muhammad Iltaf, son of Allah Dad Khan ..	C. C.	,,
42	Muhammad Ilyas/Muhammad Ishfaq ..	,,	,,
43	Muhammad Slaim/Ahmed Khan ..	,,	,,
44	Muhammad Azim/Ahmed Din ..	,,	,,
45	Muhammad Siddique/ Mir Muhammad ..	,,	,,
46	Muhammad Hayat/Hayat Bux ..	,,	,,
47	Amir/Abdul Majid ..	,,	,,
48	Muhammad Yaqub/Shah Syed Hussain Gul ..	A. V. F.	
49	Muhammad Sharif/ Muhammad Amin ..	,,	
50	Shah Muhammad/Sultan ..	S. S. F.	,,
51	Allah Ditta/Suba Khan ..	,,	,,
52	Muhammad Roshan/Noor Khan ..	,,	,,
53	Boota/Allah Bux ..	,,	,,
54	Mehar Muhammad/Ghulam Haider ..	,,	,,
55	Karam Dad/Karam Bux ..	Cooly	,,
56	Abdul Razaq/Haider Ali ..	Mason	,,
57	Shaukat Hussain/Ishtiaq Hussain ..	Painter	,,
58	Muhammad Sharif/Muhammad Yaqub ..	Fitter	,,
59	Abdul Khaliq/Akbar Ali ..	S. S. F.	,,
60	Alam Shah/Muhammad Shah ..	,,	,,
61	Maula Bux/Karam Ellahi ..	S. S. F.	PSC

Serial No.	Name and father's name	Designation	Station of posting
62	Faizul Rehman ..	PSO	,,
63	Ghulam Rasul/Shakoor ..	AVF	,,
64	Fateh Muhammad/Jahan Khan ..	S. S. F.	,,
65	Waris Khan/Noor Khan ..	Cooly	,,
66	Rehman Gul/Khan Muhammad ..	,,	,,
67	Muhammad Miskeen/Muhammad Qaim ..	,,	,,
68	Sher Ahmed/Muhammad Khan ..	,,	,,
69	Ghulam Abbas/Imam Din ..	,,	,,
70	Aman Din/Maul Dad ..	CCS	,,
71	Muhammad Remzan Bux ..	,,	,,
72	Bashir Ahmed/Lal Hussain ..	Rop/Jdr	,,
73	Muhammad Amir/Sher Alam ..	CC	,,
74	Muhammad Taj ..	Cooly	,,
75	Jan Khan/Mehar Gul ..	CC	,,
76	Muhammad Ashraf/Ghulam Khawaja ..	Cooly	,,
77	Fazal Ellahi/Hidayat Ullah ..	F/Mistry	,,
78	Noor Muhammad/Qaim Din ..	Cooly	,,
79	Nawaz Khan/Shodi Khan ..	S. S. F.	,,
80	Ghulam Muhammad/Muhammad Sultan ..	Cooly	,,
81	George/Sardara ..	Painter	,,
82	Muhammad Jee/Fazal Ellahi ..	Cooly	,,
83	Ghulam Hussain/Sawara ..	,,	,,
84	Nazir Ahmed/Ghulam Ahmed ..	,,	,,
85	Muhammad Shafi/Muhammad Din ..	,,	,,
86	Riazuddin/Shafiuddin ..	CC	,,
87	Abdul Hamid/Muhammad Jee ..	,,	,,
88	Muhammad Riaz/Mehar Bux ..	,,	PCS
89	Akbar Ali/Wali Dad ..	SSE	,,
90	Ghulam Muhammad/Bostan ..	Cooly	,,

Serial No.	Name and father's name	Designation	Station or posting
91	Azizul Haq/Muhammad Ibrahim ..	,,	PCS
92	Khushi Muhammad/Ghulam Hussain ..	,,	,,
93	Muhammad Suleman/Muhammad Ramzan ..	C/Painter	,,
94	Ghulam Rasul/Mian Muhammad ..	Turner	,,
95	Ghulam Muhammad/Gheba ..	Mason	,,
96	Muhammad Musta Khan/Allah Jawaya ..	Clg. Jdr	,,
97	Faizullah/Niazullah ..	CCB	,,
98	Raja Khan/Ahmed Khan ..	,,	,,
99	Muhammad Niwaz/Shaffi Khan ..	CC	,,
100	Muhammad Barkat/Sher Ali ..	,,	,,
101	Yar Muhammad/Ghulam Hussain ..	,,	,,
102	Zahoor Ahmed/Abdul Karim ..	,,	,,
103	Anwar Hussain/Ghulam Haider ..	,,	,,
104	Rahim Bux/Umar Bux ..	Fitter	NSR
105	Ahmed Din/Hussain ..	,,	,,
106	Khuda Bux/Umer Bux ..	SSF	,,
107	Gul Mullah/Saidullah ..	,,	,,
108	Jalal/Wali Dad ..	,,	,,
109	Ghulam Muhammad Haji ..	Cooly	,,
110	Ghulam Hussain/Sadil Khan ..	,,	,,
111	Bal Kishan/Mooni Lall ..	CC	,,
112	Jumma Bux/Imam Bux ..	CB	,,
113	Noor Ellahi/Karam Ellahi ..	Cooly	,,
114	Mehdi Khan/Darya Khan ..	,,	,,
115	Imam Din/Muhammad Bux ..	SSF	,,
116	Ahmed Khan/Shan Muhammad ..	,,	,,
117	Karam Ellahi/Muha ..	,,	,,
118	Muhammad Amir/Muhammad Sadique ..	,,	,,
119	Abdul Majid/Mursaleen ..	CC	,,

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
	TRANSPORTATION CLASS IV STAFF		
120	Bahadur Masih/Margreat Masih ..	G/Man	KHLK
121	Mehboob Subhani/Ghulam Jilani ..	P/Man	AKO
122	Hakim Ali/Muhammad Khan ..	Ditto	Do.
123	Faiz Muhammad/Amir ..	P/Man	JHR
124	Argun/Bundoo ..	Do.	KBD
125	Muhammad Rafiq/Rehmatullah ..	Do.	Do.
126	Abdul Karim/Jamal Din ..	Do.	Do.
127	Abdul Khaliq/Muhammad Khalil ..	Do.	Do.
128	Abdul Karim/Rahim Dad ..	Do.	KBSP
129	Karim Bux/Allah Dad ..	Do.	Do.
130	Javaid Hussain/Ghulam Hussain ..	Do.	Do.
131	Zarin Badshah/Pola Khan ..	Do.	KVB
132	Muhammad Azhar/Sultan ..	Do.	Do.
133	Muhammad Sharif/Almas ..	Do.	Do.
134	Sardar Muhammad/Khushi Muhammad ..	C/Man	KMKI
135	Muhammad Yasin/Faiz Muhammad ..	Do.	Do.
136	Abdul Majid/Jahangir ..	G/Man	HNPP
137	Gharib Gul/Wali Gul ..	Stg. Jdr	NSR
138	Lal Hussain/Said Rehman ..	Ditto	Do.
139	Muhammad Sain/Ahmed Din ..	Ditto	Do.
140	Abdul Dian/Abdullah ..	P/Jdr	Do.
141	Abdul Rehman/Muhammad Ramzan ..	Ditto	Do.
142	Muhammad Yousuf/Gulab ..	S/Porter	Do.
143	Manzoor Hussain/Hashmat Ali ..	Ditto	Do.
144	Muhammad Rashid/Muhammad Iqbal ..	P/Man	Do.
145	Maqbool/Ahmed Khan ..	Do.	Do.
146	Karam Khan/Waris Khan ..	Do.	Do.
147	Muhammad Akhtar/Muhammad Shafi ..	Do.	Do.
148	Ghulam Hussain/Atta Muhammad ..	Do.	Do.
150	Muhammad Aslam/Nawab Din ..	,,	,,

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
151	Ghulam Mustafa/Abdul Khaliq ..	P/Man	NSR
152	Nazir Ahmed/Muhammad Ali ..	Ditto	Do.
153	Khuda Dad/Shahbaz ..	Ditto	Do.
154	Muhammad Alam/Ghulam Muhammad ..	G/Man	NSR.
155	Karam Khan/Ahmed Khan ..	Ditto	Do.
156	Zulfiqar Ali/Muhammad Afsar ..	D tto	Do.
157	Muhammad Azim/Muhammad ..	P/Jdr	Do.
158	Attaullah/Muhammad Nawaz ..	P/Man	Do.
159	Muhammad Rafiq/Samad Khan ..	Ditto	Do.
160	Nur Hussain/Bahadur ..	P/Jdr	Do.
161	Abdul Rashid/Anayatullah ..	Ditto	Do.
162	Muhammad Nawaz/M. Alam ..	Ditto	Do.
163	Samandar/Ahmed Ali ..	Ditto	Do.
164	Fazal Dad/Lala ..	P/Man	Do.
165	Mushtaq Ahmed/Muhammad Din ..	Ditto	Do.
166	Amir Ajab/Ajun Khan ..	Ditto	Do.
167	Muhammad Akram ..	Ditto	Do.
168	Faiz Ahmed/Faiz Ralib ..	Ditto	Do.
169	Afzal Shah/Dagro Shah ..	Ditto	Do.
170	Sanchi/Dost Muhammad ..	Ditto	Do.
171	Sadiq Masih/Jalal Masih ..	Dito	Do.
172	Muhammad Hanif/Khairuddin ..	Stg. Jdr.	PSH
173	Abdul Hassan/Abdul Hussain ..	Stg. Porter	,,
	COMMERCIAL CLASS IV STAFF		
174	Sarwar Khan/Nadir Khan ..	W. R. Bearer	PSC
175	Fazal Karim/Jewan Bux ..	W/Man	Do.
176	Ahmed Haq/Mehmood Ali ..	G/Marker	Do.
177	Muhammad Zaman/Khasta Gul ..	Goods Cooly	Do.
178	Muhammad Ramzan/Nabi Bux ..	Ditto	Do.
179	Mehmood Shah/Ghulam Rasool ..	Box Porter	Do.
180	Fazal Ellahi/Gulab ..	Ditto	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
181	Abdul Qadus/Amir Zada ..	Box Porter ..	P.S.C
182	Gul Shahdada/Mashki Shah ..	Do. ..	Do.
183	Haider/Ghulam Din ..	Lampmand ..	Do.
184	Allah Ditta/Sher Muhammad ..	Do. ..	Do.
185	Walayat Hussain/Abdullah ..	Peon ..	Do.
186	Bashir Hussain Shah/Sher Shah ..	Do.	Do.
187	Rehmat Shah/Qasid Shah ..	T/Peon ..	Do.
188	Muhammad Sadiq/Ghulam Din ..	O/Jamadar ..	Do.
189	Muhammad Sultan/Muhammad Azam.	G/Cooly ..	Do.
198	Shah Nawaz/Saud Jgab ..	W/Man ..	PSH
191	Khalil Matwali ..	T/Peon ..	Do.
192	Jalal/Allah Din ..	Sweeper	Do.
193	Boota/Sultan ..	Do.	Do.
194	Lall/Hakim ..	Do. ..	Do.
195	Manzoor Ahmed/Muhammad Bukhsh.	Goods Maker ..	Do.
196	Shamsher/Noor Muhammad ..	Goods Cooly ..	Do.
197	Muhammad Din Noor/Muhammad..	Sealman ..	Do.
198	Inayatullah/Rahim Ullah ..	W. R. Bearer ..	NSR
199	Muni Dio/Hangon ..	W. R. Aya ..	Do.
200	Ziarat Shah/Rehman Hussain ..	V. Porter ..	Do.
201	Chiragh/Jagga ..	Sweeper ..	Do.
202	Willian/Juma ..	Do. ..	Do.
203	Ramzani/Ganda ..	R/Peon ..	Do.
204	Kaley Khan/Sher Muhammad ..	Peon ..	Do.
205	Ghulam Rasool Abdul Razzaq ..	B/Porter	Do.
206	Muhammad Iqbal/Amir Zaman ..	Lamman ..	Do.
207	Piari Masih/Sain ..	Sweeper ..	TAJ
208	Rafiq Masih/Yaqoob ..	Do. ..	Do.
209	Abdul Aziz/Abdul Ghafoor ..	L/Porter ..	KHLK
210	Ghulam Masih/Feroze Masih ..	Sweeper ..	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
211	Sadiq Masih/Mannd Masih ..	Sweeper ..	AKO.
212	Muhammad Sadiq/Gama ..	W/Man ..	Do.
213	Khan Muhammad/Bahadur ..	Do. ..	JHR.
214	Talib Hussain/Muhammad Hussain	Sweeper ..	K.B.D.
215	Rashid/Sain ..	Do. ..	Do.
216	Bashir Masih/Veero ..	Do. ..	KVB.
217	Muhammad Aziz/Said Zaman ..	W/man ..	RCS.
218	Moizullah Qasim ...	Do. ...	RSK.
219	Imam Din/Abdul Rehman ...	R. R. Cook ...	CSD.

SHED STAFF

220	Muhammad Sidiq/Alam Din ...	Cleaner ...	PSC.
221	Aziz Ahmed/Ghulam Muhammad	Do. ...	Do.
222	Yawar Hussain/Ghulam Sabir ...	Do. ...	Do.
223	Muhammad Hanif/Dost Mohammad	Do. ...	Do.
224	Sheikh Ahmed/Sheikh Anwar ...	Do. ...	Do.
225	Muhammad Akbar/Muhammad Din	W. O. Cooly ...	Do.
226	Roshan Din/Zain Din ...	S. Issuer ...	Do.
227	Muhammad Yaqoob/Muhammad Ismail	F. Issuer ...	Do.
228	Said Rehman/Quderat Ullah ...	S. Raiser ...	Do.
229	Muhammad Zaman/Sheikh Ahmed	P/man ...	Do.
230	Taj Din/Allaudin ...	Do. ...	Do.
231	Majnoo/Bootey ...	Do. ...	Do.
232	Ali Haider/Hanullah ...	B/Porter ...	Do.
233	Jumma Sher/Jang ...	Do. ...	Do.
234	Muhammad Ishaq/Kala		
235	Abdul Haq/Hussain Ali ...	Do. ...	Do.
236	Muhammad Din/Gohar Rehman ..	Do. ..	Do.
237	Sadiq Masih/Bag ...	Do. ...	Do.
238	Muhammad Younis/Fazal Ahmed...	Do. ...	Do.
239	ZahurudinS/Sajjad ...	Do. ...	Do.
240	Wajid Hussain/Zahid Hussain ...	Do. ...	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
241	Abdul Rauf/Amir Zeda ...	Cleaner ...	PSC
242	Asghar Ali/Barkat Ali ...	Do. ...	Do.
243	Saddar Din/Abdul Rehman ...	Do. ...	Do.
244	Muhammad Yaqoob/Muhammad Ishaq.	Do. ...	Do.
245	Muhammad Yasin/Mian Khan ...	Do. ...	Do.
246	Muhammad Anwar/Muhammad Din	Do. ...	Do.
247	Agha Hassan/Aley Hassan ...	Do. ...	Do.
248	Muhammad Hamid/Ibrahim ...	Callman ...	Do.
249	Abdul Aziz/Shahbuddin ...	B. Attendent ...	Do.
250	Ida/Hussain Bux ...	Ditto ...	Do.
251	Habib Hussain/Ghulam Hussain ...	Shed Massenger ...	Do.
252	Fateh Muhammad/Swan ...	R. R. Cook ...	Do.
253	Mir Zaman/Rehmat Ullah ...	Shed Massenger ...	Do.
254	Ibrahim/Imam Din ...	R. R. Cook ...	Do.
255	Nazir Khan/Bad Ullah ...	Ditto	Do.
256	Imam Din/Karam Din ...	Ditto	Do.
257	Ghulam Muhammad/Muhammad Bux.	Ditto	Do.
258	Shabbati/Bhorey Khan ...	Ditto	Do.
259	Abdul Majid/Budhan ...	Ditto	Do.
260	Farid Khan/Taj Din ...	Ditto	Do.
261	Muhammad Khan/Karim Khan ...	R. R. Bearer ...	Do.
262	Habib Rehman/Isa Khan ...	Ditto	Do.
263	Muhammad Rashid/Ghualm Muhammad.	Ditto	Do.
264	Muhammad Islam/Fateh Muhammad	Ditto ...	Do.
265	Sher Imam Khan/Bahadur Khan	Ditto	Do,
266	Sikandar Khan/Bahadur Khan ...	Ditto	Do,
267	Ali Sarwar/Ali Jaffar	Ditto ...	Do.
268	Khurshid/Labboo	Sweeper	Do.
	NHED STAFF		
269	Sher Muhammad/Allah Yar	Tube Cleaner	NSR
270	Ghulam Sarwar/Ghulam Haider	Ditto ...	Do.
271	Niaz Muhammad/Sher Muhammad	Ditto ...	Do.
272	Nadir Ali/Saddar Din ...	Ditto ...	Do

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
273	Abdul Ahad/Abdul Hamid ..	Tube Cleaner	NSR
274	Muhammad Hanif/Moti Ram ..	Ditto	Do.
275	Muhammad Suleman/Allah Din ..	Ditto	Do.
276	Muhammad Rashid/Muhammad Din ..	Ditto	Do.
277	Altaf Hussain/Zaman Ali ...	Ditto	Do.
278	Muhammad Aslam/Fazal Dad ..	Ditto	Do.
279	Abdul Sattar/Noor Khan ..	Ditto	Do.
280	Muhammad Ismail/Bahadur Ali ..	Ditto	Do.
281	Abbad Ahmed/Allah Ditta ..	Ditto	Do.
282	Lall Khan/Rehmat Khan ..	Ditto	Do.
283	Fazal Elahi/Ghuffar Ali ..	Ditto	Do.
284	Lall Muhammad/Mahammad Khan ..	Ditto	Do.
285	Muhammad Kafil/Muhammad Fazil ..	Ditto	Do.
286	Ghulam Sarwar/Ghulam Muhammad ..	A. P. Cooly	Do.
287	Mehr Muhammad/Allah Yar ..	Ditto	Do.
288	Noor Zaman/Rehman ..	W. O. Cooly	Do.
289	Khalilurehman/Muhammad Yaqoob ..	S. Raiser	Do.
290	Atta Muhammad/ Ghulam Muhammad ..	W. O. Cooly	Do.
291	Muhammad Umer/Muhammad Hakim ..	F. Issuer	Do.
292	Muhammad Ramzan/Noor Hussain ..	Eo.	Do.
293	Banni/Fazal Ahmad ..	B. Attendent	Do.
294	Anwar Hussain/Asghar Hussain ..	Fitter Mistry	Do.
295	Sher Nawaz/Baharur Khan ..	Fitter	Do.
296	Ghulam Muhammad/Ghulam Hussain ..	B. Attendent	Do.
297	Ahmed Ali/Khushi Muhammad ..	Fitter	Do.
298	Haji Ahmed/Muhammad Bux ..	Do.	Do.
299	Muhammad Sharif/Ghulam Muhammad ..	Do.	Do.
300	Ghulam Jan/Ahmed Wali ..	Do.	Do.
301	Baz Muhammad/Fazal Ahmed ..	Do.	Do.
302	Khuda Bux/Sultan :	Do.	Do.
303	Muhammad Iqbal/Ladha Khan ..	Do.	Do.
304	Abdul Karim/Muhammad Jan ..	Do.	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting
305	Muhammad Siddiqi/Muhammad Amir ..	Fitter	NSR
306	Muhammad Nazir/Mir Zaman ..	Do.	Do.
307	Yasin Khan/Khan Zaman ..	Do.	Do.
308	Muhammad Amin/Muhammad Anwar ..	Do.	Do.
309	Muhammad Ishaq/Abdul Aziz ..	B. M. Mistry	Do.
310	Muhammad Zaman/Summander ..	B. Maker	Do.
311	Fida Muhammad/Fazal Khan ..	S. S. N. Maker	Do.
312	Muhammad Sadiq/Muhammad Din ..	B. M. Cooly	Do.
313	Ismail/Gul Ahmed ..	B. C. Cooly	Do.
314	Muhammad Ashraf/Sikandar ..	Ditto	Do.
315	Karam Dad/Zain Khan ..	Fitter PSC	Do.
316	Abdul Hamid/Budhan ..	Ditto	Do.
317	Amanat Khan/Karam Khan ..	S. S. F.	Do.
318	Khnda Bux/Sultan ..	Ditto	Do.
319	Muhammad Ibrahim/Noor Khan ..	B. Maker	Do.
320	Feroze Din/Muhammad Bux ..	B. M. Mistry	Do.
321	Bashir/Ali Muhammad ..	C and T Smith	Do.
322	Muhammad Sabir/Sh. Bundoo ..	F. Cooly	Do.
323	Fazal Rehman/Suleman ..	S. S. F.	Do.
324	Ghulam Sadiq/Musa Khan ..	Ditto	Do.
325	Muhammad Yousaf/Fazal Hussain ..	F. Mistry	Do.
326	Fazal Hussain/Ghulam Muhammad ..	Ditto	Do.
327	Muhammad Hussain/ Ghulam ..	Ditto	Do.
328	Roshan Din/Sharaf Din ..	B. M.	Do.
329	Sultan Muhammad/Ahmed ..	B. M. Cooly	PSC
330	Khadim Hussain/Abdul Majid ..	Ditto	Do.
331	Said Rehman/Khush Dil ..	Ditto	Do.
	ELECTRIC STAFF		
332	Abdul Sattar/Ghajan Khan ..	EEXR	PSC
333	Laiq Ahmed/Abdullah ..	Do.	Do.
334	Muhammad Tufail/Nabi Bux ..	Do.	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of Posting
335	Rashid Ahmed/Bashir Ahmed ..	EEXR	PSC
336	Nisrat Khan/Nirza Khan ..	Do.	Do.
337	Abdul Wahab/Abdullah ..	Do.	Do.
338	Muhammad Akram/Afsar Khan ..	Do.	Do.
339	Adalat Ahmed Khan/B. Khan ..	Do.	Do.
340	Taj Muhammad/Ghulam Muhammad ..	Do.	Do.
341	Muhammad Siddiq/Bakhshi Dad ..	Do.	Do.
342	Ali Akbar/Barkat Ali ..	Do.	Do.
343	Abdul Majeed/Allah Ditta ..	Do.	Do.
344	Muhammad Sidddiq/Alam Din ..	Do.	Do.
345	Mai Khan/Gulistan Khan ..	TL Cooly	Do.
346	Jalalud Din/Abdullah ..	Ditto	Do.
347	Dost Muhammad/Fateh Muhammad ..	Ditto	Do.
843	Ghulam Qader/Ali Mehmood ..	Ditto	Do.
349	Habib Ullah/Hayat Muhammad ..	Ditto	Do.
350	Riaz Hussain/Muhammad Hussain ..	Ditto	Do.
351	Khaliq Dad/Ahmed Khan ..	Ditto	Do.
352	Muzzafar Ali/Muhammad Ali ..	Ditto	Do.
353	Ehasan Ullah/Nazar Muhammad ..	Ditto	Do.
354	Akbar Hussian/Dadin Khan ..	Ditto	Do.
355	Muhammad Khan/Ahmed Khan ..	Ditto	Do.
356	Karam Ali/Lal Khan ..	Ditto	Do.
357	Muhammad Afzal/Noor Muhammad ..	Ditto	Do.
358	Hussain Ahmed/Hasan Ahmed ..	Ditto	Do.
359	Muhammad Din/Lall Din ..	Ditto	Do.
360	Nazar Hussain/Fazal Hussain ..	Ditto	Do.
361	Muhammad Ashraf/Muhammad Hussain ..	S. Issuer	Do.
362	Hashmat Ali/Wazir Ali ..	Painter	Do.
363	Main Ahmed/Rahmat Din ..	Carpenter	Do.
364	Muqarab Din/Fazal Ahmad ..	B. Fitter	Do.
365	Ali Muhammad/Fateh Muhammad ..	Ref. Mech	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting
366	Ghulam Rasool/Din Muhammad ..	Ref. Mech	PSC
367	Muhammad Munir/Umer Din ..	Ditto	Do.
368	Faiz Ahmed/Sadiq Ali ..	Ditto	Do.
369	Noor Muhammad/Gulzar Khan ..	S. S. Mech,	Do.
370	Jamil Anwar/Fazal Ahmad ..	Ditto	Do.
371	Hafeezullah/Abdullah ..	Ditto	Do.
372	Abdul Ghani/Gharid Khan ..	ACC Attd.	Do.
373	Muhammad Intizar Khan/B. Khan ..	Ditto	Do.
374	Musarat Hussain/Akhtar Hussain ..	Ditto	Do.
375	Nisar Ahmed Khan/Faiz Muhammad Khan ..	Ditto	Do.
76.	Muhammad Sadiq/Boota Khan ..	Ditto	Do.
377	Muhammad Saleem/Hazir Khan ..	Asstt.	Do.
378	Manzoor Hussain/Saudagar Din ..	Ditto	Do.
379	Khadim Hussain/Shah Wali ..	Ditto	Do.
380	Fasihuddin/Sirajul Haque ..	Ditto	Do.
381	Muhammad Iqbal/Sanchi Khan ..	Ditto	Do.
382	Muhammad Amir/Main Ahmed ..	Ditto	Do.
383	Zulfiqar Ali/Sajawal Khan ..	Ditto	Do.
384	Qamar Zaman/Abdullah ..	W. C. Cooly,	Do.
385	Muhammad Fasil/Karam Dad ..	Ditto	Do.
386	Khizir Hayat/M. M. Hayat ..	Ditto	Do.
387	Atta Ullah/Abdullah ..	Ditto	Do.
388	Nasir Ali/S. Sabir Ali ..	Asst. T/Man	Do.
389	Shaida Ali/Shabbar Ali ..	EEXR	Do.
390	Ghulam Nabi/Sh. Kaloo ..	Ditto	Do.
391	Wazir Khan/Nasir Khan ..	EEXE	Do.
392	Nisar Ahmed/Sarwar ..	T. L. Cooly	Do.
939	Abdul aKrim/Rahmat Ullah ..	Ditto	Do.
	ELECTRIC CLASS IV STAFF.		
394	Muhammad Shafi/Nawab Din ..	M/W/Man	Do.
395	Ahmed Din/Nadir Ali ..	W/man	Do.
396	Imtias Ahmed/Aziz Ahmed ..	A/W/man	Do.

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting
397	Ghulam Rasool/Fazal Ahmed ..	A/W/man	PSC
398	Sardar Muhammad/Sultan Ali ..	,,	,,
399	Muhammad Anwar Khan/Ch. Sikandar Khan ..	,,	,,
400	Muhammad Siddique/Ghulam Din ..	,,	,,
401	Muhammad Siddiq/Ghulam Muhammad ..	Cooly	,,
402	Munir Hussain/Saudagar Din ..	,,	,,
403	Athar Hussain/Sajjad Hussain ..	,,	,,
404	Ehsan Ullah/Habibullah ..	,,	,,
405	Eshtiaq Ahmed Khan/S. Ahmed Khan ..	,,	,,
406	Abdul Aziz/Alam Din ..	,,	,,
407	Muhammad Younus/Muhammad Khan ..	,,	,,
408	Abdul Ghafoor/Hayat Muhammad ..	,,	,,
409	Muhammad Nawaz/Khuda Bux ..	P/Fitter	,,
410	Shamsh-ul-Zaman/Salamat Khan ..	S. S. Fitter	,,
411	Abdul/Makhdoom ..	APE DR	,,
412	Mehmoodul Hassan/Muhammad Yahya ..	,, (HFU)	,,
413	Siraj Din/Zaid Bux ..	RIg A. P.Dr.	,,
414	Ghulam Hussain/Ahmed Khan ..	A.B.E. Dr.	,,
415	Nasir Ahmed/Muhammad Sharif ..	Asst. Painter	,,
416	Ghulam Hussain/Muhammad Hussain ..	A/C/Painter	,,
417	Muhammad Aslam/Wali Dad ..	Khalasi	,,
418	Noor Muhammad/Mubeen ..	M/Reader	PSC
419	Naree/Piran Ditta ..	Sweeper	,,
420	Muhammad Riaz/Abdul Majid ..	Asst. W/man	,,

MEDICAL AND SANITATION STAFF

421	Muhammad Khan/Muhammad Mir ..	W/Servant	NSR
422	Abdul Aziz/Muhammad Hanif ..	,	,,
423	Usman Ghani/Bakh Nari ..	Chowkidar	,,
424	Jan/Pura ..	Sweeper	,,
425	Muhammad Din/Hayat Bukhsh ..	W/Servant	PSC

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting
426	Munchi-Khan/Faqar Din ..	Chowkidar	PSC
427	Jan Muhammad/Muhammad Qasim ..	S. Jamadar	,,
428	Bashir/Nawab ..	Sweeper	,,
429	Faqira/Arora ..	,,	,,
430	Feroz/Boota ..	,,	,,
431	Rehmat/Allah Ditta ..	,,	,,
432	Baram/Khushal ..	,,	,,
433	Kala/Allah Ditta ..	,,	,,
434	Jan Masih/Ujagar ..	,,	,,
435	Lall/Budhoo ..	,,	,,
436.	Sadiq/Boota ..	,,	,,
437	Feroze/Wasaya ..	,,	,,
438	Mangha/Mohan ..	,,	,,
439	Allah Ditta/Umar Din ...	,,	,,
440	Ghulam/Budhoo ..	Sweeper	,,
441	Bahadur/Ghulam ..	,,	,,
442	Samual/Baram ..	,,	,,
443	Khazam/Din ..	,,	,,
444	Muhammad Hussain/Shah Muhammad ..	Bhishty	,,
445	Yaqoob/Allah Rakha ..	Sweeper	,,
446	Inayat/Sunder ..	,,	,,
447	Shaukat/Mangoo ..	,,	,,
448	Salim/Sardar ..	Sweeper	
449	Boota/Mangoo ..	,,	,,
450	Hakim/Janda ..	,,	,,
451	Lal/Hakim ..	,,	,,
452	Nawab/Labhoo ..	,,	,,
453	Barkat/Chiragh ..	,,	,,
454	Sardar Mashi/Labhoo ..	,,	,,
455	Muhammad Amin/Abdullah ..	,,	,,
456	Allah Rakha/Mengha ..	,,	,,

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting
457	Barkat/Lall ..	Sweeper	PSC
458	William/Nawab ..	,,	,,
459	Ali Muhammad/Muhammad Ramzan ..	,,	,,
	ENGINEERING STAFF		
460	Fateh Mahammad/Fazal Ahmad ..	S/Chowkidar	Nowshera
461	Gulab/Noor Muhammad ..	R. H. do	,,
462	Jahandad/Sherzaman ..	T. man	,,
463	Muhammad Arif/Allah Bux ..	Carpenter	,,
464	Abdul Majid/Mian Nathoo ..	Mason	,,
465	Dadoo/Muhammad Khan ..	Cooly	,,
466	Ghulam Nabi/Hayat Muhammad ..	Mason	,,
467	Ahmed Khan/Misri Khan ..	Mate	,,
468	Ghulam Hassan/Ghulam Muhammad ..	Carpenter	,,
469	Burhanud Din/Karam Din ..	Fitter	,,
470	Abdul Munir/Fateh Muhammad ..	Cooly	,,
471	Yaqoob/Janda ..	,,	,,
472	Muhammad Zaman/Muhammad Khan ..	W/Mistry	,,
473	Mohkam/Alam ..	Khalasi	,,
474	Noor Muhammad/Bakhtawar ..	Gangman	P.W.I N.S.R.
475-A	Jawan Khan/Sumandar ..	,,	,,
475	Abdul Khaliq/Ali ..	,,	,,
476	Noor Muhammad/Boota Khan ..	Mate	NSR
477	Noor Muhammad/Zaffar ..	Gangman	,,
478	Fazal Khan/Muhammad Hussain ..	,,	,,
479	Ghulam/Nawab ..	,,	,,
480	Sher Bahadur/Sher Zaman ..	,,	,,
481	Ahmed Khan/Muhammad Khan ..	,,	,,
482	Buland Khan/Khan ..	,,	,,
483	Sher Muhammad/Shamir Khan ..	,,	,,
484	Muhammad Nasim/Ghulam Qadir ..	,,	,,
485	Abdul Rehman/Sher Khan ..	,,	,,

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting.
486	Shah Farooq/Nabi Shah ..	Gangman	NSR
487	Fateh Khan/Ghulam Khan ..	G/Keeper	,,
488	Muhammad Akbar/Muhammad Aslam ..	,,	,,
489	Abdul Ghani/Amir ..	,,	,,
490	Talib Hussain/Noor Shah ..	,,	,,
491	Ghulam Jilani/Sanchi Khan ..	Trolleyman	,,
492	Sher/Mithoo ..	Gangman	,,
493	Mir Dad/Sher Zaman ..	,,	,,
494	Muhammad Ismail/Muhammad Khan ..	Chowkidar	,,
495	Ghulam Sarwar/Ibrahim ..	Blacksmith	,,
496	Jhon Deen/Peeder ..	Ash Pit Cooly	,,
497	Mian Muhammad/Ali Asghar ..	Trollyman	,,
498	Noor Muhammad/Ghulam Muhammad ..	Blacksmith	,,
499	Faqir/Nadir ..	Hd; T/Man	,,
500	Anwar Hussain/Ahmed Shah ..	Int. Cooly	,,
501	Dullah/Gulab ..	,,	,,
502	Waris Khan/Gulab Khan ..	Trollyman	,,
503	Khan Malik/Nawab Khan ..	Gangman	,,
504	Allah Bux/Sultan Muhammad ..	,,	,,
505	Ghulam Hussain/Noor Khan ..	,,	,,
506	Abdullah/Ali Muhammad ..	,,	,,
507	Gulab Khan/Allah Ditta ..	,,	,,
508	Shahbaz/Shahnawaz ..	,,	,,
509	Muhammad Naqaz/Qadir ..	,,	,,
510	Muhammad Rias/Mirza Khan ..	,,	,,
511	Faiz Muhammad/Fateh Khan ..	,,	,,
512	Ghulam/Noor Muhammad ..	,,	,,
513	Abdul Rehman/Abdullah ..	,,	,,
514	Noor Khan/Haji Ahmed ..	,,	,,
515	Abdul Jamil/Ghulam Rasool ..	Mate	,,
516	Gul Nawaz/Muhammad Nawaz ..	Gangman	,,

Serial No.	Name and Father's Name	Designation	Station of posting.
517	Muhammad Yous/Said Ahmed ..	Mate	NSR
518	Ghulam Rabbani/Ghulam Din ..	Gangman	,,
519	Bahadur/Muhammad ..	,,	,,
520	Zaroo Khan/Sher Zaman ..	,,	,,
521	Azim Khan/Sh Diler ..	,,	,,
522	Ghulam Qadir/Mehr Khan ..	,,	,,
523	Muhammad Sharif/Atta Muhammad ..	,,	,,
524	Karem Hussain/Qadir Bux ..	Keyman	PWI P SC
525	Muhammad Khan/Wali Khan ..	Hd/T/man	PWI PS C
526	Mian Muhammad/Ghulam Hussain ..	Trollyman	,,
527	Durmal/Jahan Dad ..	,,	,,
528	Sarfraz/Misri Khan ..	,,	,,
529	Abdul Razaq/Aulia ..	,,	,,
530	Sher Afzal/Gulab ..	,,	,,
531	Noor Muhammad/Buiab ..	,,	,,
532	Allah Dad/Painda Khan ..	,,	,,
533	Bashir Ahmed/Fateh Muhammad ..	,,	,,
534	Gulbaz/Sher Nawaz ..	Hammerman	,,
535	Abdul Karim/Abdul Rehman ..	,,	,,

APPENDIX V

Ref : Starred Question No. 5800

ANNEXURE 'A' 108

STATEMENT SHOWING THE LOCATION OF LEVEL-CROSSING SITUATED BETWEEN ATTOCK AND PESHAWAR CANTT. AND THE NUMBER OF GATE-KEEPERS EMPLOYED AND THEIR DUTY HOURS

Serial No.	Station between which situated or station yards	Mileage	No of Gate Keepers	Duty hours	Remarks
1	Attock-Khairabad-Kund	1000/12-13	..	..	Unmanned.
2	Ditto ..	1001/0,	..	..	
3	Khairabad-Kund-Station	1001/10-11	..	..	Manned by pointsman on duty.
4	Khairabad Kund-Jahangira Road.	1003/14-15	..	..	Unmanned.
5	Jahangiro Road-Akora Khattak.	1007/14-15	..	6 a.m. to 6 p.m.	
6	Ditto ..	1009/3-4 ..	1	Ditto	
7	Akora Khattak Station	1009/16-17	1	7 a.m. to 7 p.m.	By Gateman
				7 p. m. to 7 a.m.	By Pointsman
8	Akora Khattak-Nowshera	1001,6-7 ..	1	6 a.m. to 6 p. m.	
9	Ditto ..	10011/15-16	0	Ditto	
10	Ditto ..	1013/12-13	1	Ditto	
11	Ditto ..	1014/11-13	..	..	Unmanned
12	Ditto ..	1016/5-6	..	..	Do.
13	Ditto ..	1016/15-16	1	6 a. m. to 6 p. m.	
14	Ditto ..	1017/17-18	2	8 a. m. to 8 p. m. and 8 p. m. to 8 a. m.	
15	Nowshera Station	1018/2-3-	2	Ditto	
16	Ditto ..	1018/17-18	2	Ditto	
17	Ditto ..	1018/26-27	2	Ditto	

Serial No.	Station between which situated or station yards	Miealge	No of Gate keepers	Duty hours	Remarks
18	Nowshera-Khushhal Kot	10/1910-11	2	8 a. m. to 8 p. m. and 8 p.m . to 8 a. m.	
19	Ditto ..	1019/15-16	2	Ditto	
20	Ditto ..	1021/7-8-	..	..	Unmanned.
21	Khushala Kot Station ..	1022/2:3	..	..	Manned by Pointsman on duty.
22	Khushhal Kot-Pabbi ..	1022/14-15	2	8 a. m. to 8 p. m. and 8 pa.m. to 8 a.m.	
23	Ditto ..	1023/4-5	2	Ditto	
24	Ditto ..	1024/0 to 1024/24	..	..	Unmanned.
25	Ditto ..	1026/17-18	..	..	Do
26	Ditto ..	1027/1-2	..	..	Do.
27	Khushal-Kot-Pabbi ..	1028/2-3	.. 1	6 a. m. to 6 p. m.	
28	Ditto ..	1029/4-5	1	Ditto	
		1030/3-4	1	6 a. m. to	
29				6 p.m	
30	Ditto ..	1030/9-10	1	Ditto	
31	Pabbi Station ..	1031/2-3	2	8 a. m. to 8 p .m. and 8 p. m. to 8 a. m.	
32	Ditto ..	1032/2-3	1	6 p. m. to 6 p. m.	
33	Pabbi-Taru Jabba ..	1032/17-18	..	..	Unmanned.
34	Ditto ..	1033/5-6	..	..	Do.
35	Ditto ..	1033/19-20	1	6 p. m. to	
36				6 p. m.	

Serial No.	Station between which situated or station yards.	Mileage	No. of Gate Keepers.	Duty hours.	Remarks
37	Taru Jabba Nasarpur ...	1034/17-18	1	6 a.m. to 6 p.m.	
38	Ditto ...	1,035/6-7	1	Ditto	
39	Ditto ...	1035/23 to 1036/1	1	Ditto	
40	Ditto ...	1036/13-14	1	Ditto	
41	Ditto ...	1036/19-20	...	...	Unmanned.
42	Nasarpur Station ...	1037/18-19	1	6 a.m. to 6 p.m.	
43	Nasarpur-Peshawar City	1038/11-12	...	...	Unmanned.
44	Ditto ...	1039/1-2 ...	1	6 a.m. to 6 p.m	
45	Ditto ...	1039/16-17	1	Ditto	
46	Ditto ...	1040/7-8	1	Ditto	
47	Ditto ...	1041/7-8	1	Ditto	
48	Peshawar-City Station	142/25-26	2	8 a.m. to 8 p.m. and 8 p.m to 8 a.m.	
49	Peshawar City-Peshawar Cantt.	1043/10-11	2	8 a.m to 8 p.m. and 8 p.m. to 8 a.m.	
50	Ditto ...	1043/16-17	2	Ditto	

ANNEXURE 'B'

Serial No.	Date and Times	Nature of accident	Estimated damages caused to		Compensation	Financial loss suffered by Railways -Figures under Columns 4 and 6
			Railway	Public		
1	2	3	4	5	6	7
			Rs.	Rs.		Rs.
1	15th December 1955 at 20/22 hours	Collision between 2 Down. Khyber Mail and a country cart on levle crossing No. 143/Cunmanned from Mile 1041/7-8 between PeshawarCity and Nasarpur Stations due to negligence on the part of driver of the country cart.	*Nil*	Not known as no claim received.	*Nil* ..	*Nil*
2	19th December, 1955 at 13/40 hours	Collision between 34 Down, and a Military armoured Tank at unmannued level crossing No. 125 at mile 1021/7-8 between Khushhal and Nowshera due to negligence of tank crew, which resulted in damage to Railway property and also death of both the occupants of the Tank.	13,392	Not known as no claim received.	*Nil* ..	3,392
	5th September, 1960 at 21/40 hours.	Collision between Down special goods and motor truck No. FPP 4571 at manned level crossing No. 145 at Taru-Jabba due to negligence of truck driver and partly that of gate-man, which resulted in one occupant of the truck being killed and another being seriously injured	*Nil*	Rs. 22,000 as claimed).	Rs. 8,360·00 were paid as compensation which covered the cost of damage, etc., to the truck and the funeral expenses of the labourers who died in the accident. No compensation for the loss of life of the labourer has been paid as the legal beneficiaries have not yet preferred a claim against the Administration. The labourer who was injured in the accident has also not claimed any compensation.	Rs. 8,360 (accepted by claimant).

4	1st May, 1962, at 11/35 hours.	Collision between R-15 Up goods train and a Tonga at level crossing manned between 6 a. m. to 6p.m.) at mile 1035/23 between Pabbi and Nasarpur due to negligence of Tonga driver and of gate-man, resulting in one occupant of Tonga being killed and two being seriously injured.	*Nil*	Not known as no claim, received.	*Nil*	*Nil*
5	15th October, 1962, at 05/00 hours.	Collision between Downlight engine No. 2502 with bullock cart at level crossing (unmanned between 6 p.m. to 6 a.m.) at mile 1029/4-5 between Khushhal Kot and Pabbi due to negligence of cart driver.	*Nil*	Not known as no claim received.	*Nil* ..	*Nil*
6	5th November, 1962, at 10/45 hours.	Collision between 367-UP Parcel Express and a military vehicle at unmanned level crossing No. 120 at mile 1014/11-12 between Akora Khattak and Nowshera due to driver of military vehicles attempting to pass the level crossing in face of the approaching train which resulted in occupants of the truck being killed.	*Nil*	Rs. 36,000 (as claimed).	*Nil* as claimed repudiated ..	*Nil* as the claim repudiated.
7	17th September, 1963 at 167 hours.	Collision between 1-Up Khyber Mail and truck No. 5993 at level crossing No 143 (unmanned between 6 p.m. to 6 a.m.) at mile 10 34/17-18 between Pabbi and Nasarpur due to driver of truck attempting to cross the level crossing in face of the approaching train which resulted in one occupant of the truck being killed and 3 being injured.	*Nill*	Rs. 40,000 (as claimed).	*Nil* ..	Claim is under examination.

APPENDIX VI

(*Ref:* ADJOURNMENT MOTION BY RAO KHURSHID ALI KHAN REGARDING REFUSAL TO GIVE FACILITIES FOR LEGAL ADVICE')

1. Sadiq Hussain of Karachi.
2. Abdul Ghafoor Ahmed of Karachi.
3. Khurshid Ahmed of Karachi.
4. Mohammad Iqbal Hussain of Karachi.
5. Ch. Ghulam Mohammad of Karachi.
6. Mian Tufail Mohammad of Lahore.
7. Maulana Jan Mohammad of Hyderabad.
8. Mohammad Shaukat of Hyderabad.
9. Syed Wasi Mazhar of Hyderabad.
10. Mian Mohammad Ali of Sukkur.
11. Jan Mohammad Abbasi of Sukkur.
12. Ahmed Noor of Sukkur.
13. Ch. Nazir Ahmed of Multan.
14. Khan Mohammad Rabbani of Multan.
15. Syed Nasir Ahmed of Multan
16. Abdul Haq Allama of Multan.
17. Dr. Nazir Ahmed of Multan.
18. Mohammad Afzal of Badr of Multan.
19. Ch. Mohammad Aslam of Gujranwala.
20. Ch. Abdul Rehman of Montgomery.
21. Pir Mohammad Ashraf of Montgomery.
22. Syed Amiruddin of Bahawalpur.
23. Ch. Mohammad Ashraf Bajwa of Bahawalpur.
24. Dr. Mohammad Nazir Muslim of Rahimyar Khan.
25. Asad Gilani of Lyallpur.
26. Maulana Gulzar Ahmed of Lyallpur.
27. Hakim Abdul Rehman Hashmi of Lyallpur.
28. Hakim Mushtaq Ahmed of Lyallpur.
29. Khan Sardar Ali Khan of Peshawar.
30. Khan Fazle-Masud of Peshawar.
31. Khan Sher Ali Khan of Peshawar.
32. Maulana Mueenuddin of Dera Ismail Khan.
33. Qazi Dost Mohammad of Quetta.
34. Syed Gauhar Gilani of Karachi.
35. Maulvi Fateh Mohammad of Rawalpindi.
36. Syed Siddiqul Hassan Gilani of Rawalpindi.
37. Maulana Naeem Siddiqi of Lahore.

2929 PLA—535—21-6-66—SGPWP, Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Tuesday the 10th March 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 3-00 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(پ ۲۷ - س ۵۷ - ع ۱۹ - آیات ۲۲ تا ۲۵)

کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں آتی مگر قبل اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں۔ ایک کتاب میں مندرج ہے۔ اور یہ کام خدا کو آسان ہے تاکہ جو (چیزیں) تم سے چلی گئیں اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دے دیا اس پر اترایا نہ کرو اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل کی تلقین کریں اور جو شخص بھی روگردانی کرے گا تو اللہ بھی بے پرواہ ہے اور وہی سزاوار حمد و ستائش ہے۔ ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور (عدل کی) ترازو تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور فولاد پیدا کیا۔ اس میں (جنگ کے لحاظ سے) خطرہ بھی شدید ہے۔ اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ ان کو معلوم کرے جو لوگ بن دیکھے اللہ اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں۔ بے شک اللہ قوی (اور) غالب ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

Sardar Inayatur Rehman Abbasi: 2950 on his behalf, Sir.

QAIDABAD WOOLLEN MILLS

*2950. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Qaidabad Woollen Mills has been set up by the West Pakistan Industries Dovelopment Corporation, if so—

(*i*) the date on which the said Mills started functioning;

(*ii*) the total expenditure incurred thereon year-wise;

(*iii*) the total income accrued therefrom year-wise;

(*iv*) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff's year-wise; with scale of pay of each category of staff;

(*v*) the total profit or loss up to 31st March 1963 year-wise and reasons for variation; if any; and

(*vi*) the total investment made with details year-wise, up to 31st March 1963;

(*b*) whether Government will lay on the Table of the House copies of Yearly Balance Sheets of the said Industry?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): (*a*) Yes.

(*i*) June, 1956.

(*ii*)—

Year	Capital expenditure	Revenue expenses	Total
	Rs.	Rs.	Rs.
1956 ..	16,81,068	1,62,782	18,43,850
1957 ..	9,18,790	6,54,947	15,73,737
1958 ..	26,451	18,89,820	19,16,271
1959 ..	84,621	30,90,415	31,75,036
1960 ..	34,154	10,68,843	11,02,997
1961 ..	2,19,978	7,09,316	9,29,294

(iii)—

Year	*Income*
	Rs.
1956	..
1957	6,41,721
1958	19,87,705
1959	33,11,489
1960	9,96,404
1961	4,98,601

(iv)—

Year	*Total expenditure on pay and allowances.*
	Rs.
1956	43,860
1957	58,421
1958	52,978
1959	59,726
1960	39,056
1961	42,765

A statement showing pay-scales of each category of staff is being placed on the table of the House.

(v)—

Year	*Profit*	*Loss*
	Rs.	Rs.
1956	..	..
1957	..	13,226
1958	97,885	..
1959	2,21,074	..
1960	..	72,439
1961	..	2,10,715

The Mill was set up for the purpose of producing only barrack blankets to meet the Defence requirements. As long as orders were received from the Defecne the Mills showed profit. But as these orders ceased to come, the Mills had to be closed down. After remaining idle for about two years, a carpet manufacturing unit was installed at the Mills and since September 1962 it has been manufacturing carpets.

(vi)—

Year	Total investment		
	Government	P. I. D. C.	Others
	Rs.	Rs.	Rs.
1956	24,51,700	6,11,142	1,00,000 (TDA)
1957	6,13,300	..	..
1958	..	..	..
1959	..	..	..
1960	..	4,96,668	..
1961	..	6,27,833	..

(b) Copies of yearly balance sheets of Qaidabad Woollen Mills up to 1961 are placed on the Table of the House.

The information given above is only up to 1961 as subsequent accounts of Qaidabad Woollen Mills have not yet been finalised.

SCALES OF PAY OF EACH CATEGORY OF STAFF

(QAIDABAD WOOLLEN MILLS)

		Rs
1.	Manager ..	600—40—1,000—50—1,150 (Consolidated
2.	Mechanical Maintenance Supervisor.	500—25—750 (Consolidated).
3.	Assistant Sales Officer.	300—25—600 (Consolidated).
4.	Supervisor ..	400—25—600 (Consolidated).
5.	Assistant and Store-keepers.	160—10—250—15—500+allowances. (Consolidated).

		Rs.
6.	U. D. C. ..	85—6—115—EB—15/2—175—10—225.
7.	L. D. C. ..	60—4—100—EB—5—120 (Consolidated).
8.	Compounder and Electrician.	150—10—250 (Consolidated).
9.	Peons ..	33—½—37+allowances.
10.	Chowkidars ..	55—2—65 (Consolidated).
11.	Foreman ..	250—20—400 (Consolidated).
12.	Assistant Foreman..	160—10—250—400+allowances.
13.	Pipe Fitters and Carpenters.	6/4 per day
14.	Masons ..	6·00 per day.
15.	Turners ..	6·00 per day.
16.	Fitters Welders and Tailors.	5·00 per day.
17.	Sample Cutters, Balers Pickers, Coolies.	2·6 per day.
18.	Boilers and Switch Board Attendant and Tinsmith	3·0 per day.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس چھپے ہوئے جواب کے مطابق قائد آباد وولن ملز پر پی ۔ آئی ۔ ڈی سی نے کتنا سرمایہ لگایا ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ آپ جزو (۲) میں ملاحظہ کریں ۔ اس میں ۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۱ء تک کے اخراجات دئے گئے ہیں کیا آپ کو up-to-date چاہئیں ۔

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ جناب سپیکر ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اس کی تعمیر ۔ مشینری اور عمارت وغیرہ پر کتنا سرمایہ لگایا گیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ آپ دیکھئے ۱۹۶۱ء تک تو دیا ہوا ہے اگر آپ P. I. D. C. کا ۱۹۶۱ء تک مانگتے ہیں ۔ تو صفحہ نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیں ۔ وہاں دیا گیا ہے ۔ کہ

۱۹۵۶ء ۶,۱۱,۱۴۲ روپے

۱۹۶۱ء ۴,۹۶,۶۶۸ روپے

۱۹۶۰ء ۶,۲۷,۸۳۳ روپے

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - سال ۱۹۵۶ء کے تحت جو رقم درج ہے - اس سے میں اندازہ لگاتا ہوں کہ اس وولن ملز پر تقریبا چالیس لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں - اور ۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۱ء تک آمدنی اور نقصانات کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے - اس کے مطابق سات سالوں میں تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے منافع ہوا ہے - اور اتنا ہی نقصان ہوا ہے - تو کیا میں وزیر متعلقہ سے پوچھ سکتا ہوں - کہ اگر ایک صنعت پر حکومت کا چالیس لاکھ روپے خرچ ہوتا ہے اور سات سال کے بعد اس کا نتیجہ صفر ہے - تو کیا اس کو اس طرح جاری رکھنا قومی مفاد میں ہے -

وزیر قانون - آپ کو علم ہوگا - کہ یہ انڈسٹری صرف حکومت کی نہیں ہے آپ دیکھیں کہ اس میں حکومت کے حصص بھی ہیں - P. I. D. C. اور دوسرے لوگوں کے بھی Shares ہیں اگر یہ صرف ایک ہی آدمی کی ہوتی - تو اسے wind up کر سکتے تھے - لیکن اب ہم اس حالت میں اسے wnd up نہیں کر سکتے کیونکہ جب تک سب ہی حصہ داران نہ مانیں - اسے wind up نہیں کیا جا سکتا البتہ ہمیں یہ توقع ہے - کہ انشاء اللہ اس میں فائدہ ہوگا - اور ۶۳-۱۹۶۲ء میں جو کہ یہاں نہیں دیا گیا ہے - ممکن ہے - کہ اس میں نفع ہوا ہو - اور جیسا کہ آپ کو گمان ہے کہ اخراجات اور سرمائے کے مقابلے میں منافع کم ہے - تو میں سمجھتا ہوں - کہ انشاءاللہ یہ منافع بڑھیگا - اور فی الحال آپ کے سوال کے مطابق ہم اسے ختم نہیں کر سکتے -

مسٹر عبدالرازق خان - میں جناب وزیر سے مفروضی خزانے کے تحفظ کے لئے سوال کرتا ہوں - وہ یہ ہے کہ اگر جیسا کہ اس نقشے سے ظاہر ہے کہ سات سال میں چالیس لاکھ روپیہ لگا کر کچھ بھی نہیں کمایا اور اگر اس اتھارٹی کی جسے آپ نے تمام اختیارات دے رکھے ہیں یہ کارکردگی ہے تو کیا آپ اس امر کے متعلق نہیں سوچیں گے کہ ان اداروں کو جنہیں حکوت نے تمام تر اختیارات دے رکھے ہیں اور سرمایہ بھی دے رکھا ہے - انہیں ختم کر دیا جائے ؟

وزیر قانون ۔ میں پھر یہی عرض کروں گا کہ آپ صفحہ ۲ پر دیکھیں :۔

"The Mill was set up for the purpose of producing only barrack blankets to meet the Defence requirements. As long as orders were received from the Defence the Mill showed profit. But as these orders ceased to come, the Mill had to be closed down".

کچھ وقت کے لئے یہ بند بھی کر دی گئی تھی ۔

"After remaining idle for about two years, a carpet manufacturing unit was installed at the Mill and since September 1962 it has been manufacturing carpets.

تو میری عرض صرف یہ ہے کہ اب وہ غالیچے بنا رہے ہیں ۔ اور صرف پیسے کے لئے اور کمائی کے لئے ہی industries نہیں لگائی جاتی ۔ local labour اور جو مقامی باشندے ہوتے ہیں انہیں روزگار دینے کی consideration بھی ہوتی ہے ۔ بہر صورت جیسا کہ آپ فرماتے ہیں گورنمنٹ اس معاملہ کو دیکھے گی ۔ میں آپ کا کہنا محکمہ انڈسٹریز کو پہنچا دوں گا ۔ اور جو آپ کا مطالبہ اور آپ کا مشورہ ہے وہ بھی پہنچا دوں گا ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس اتھارٹی کو ختم کیا جائے اگر یہ نہیں ہو سکتا تو آیا یہ گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے کہ انڈسٹریز کو پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے ؟ کیا آپ اس امر کے متعلق سوچیں گے کہ اگر یہ ادارہ ختم نہیں ہو سکتا تو ایسی صنعتوں کو جن سے فائدہ نہیں ہوتا پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیا جائے ؟

وزیر قانون ۔ آپ اتفاق کریں گے کہ جو انڈسٹریز گورنمنٹ نہیں چلا سکتی وہ کونسا پرائیویٹ سیکٹر ہے جو انہیں چلائے گا ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ میں دو مثالیں پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker: To quote an instance is not a supplementary question.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آیا یہ درست ہے کہ لارنس پور وولن ملز جب گورنمنٹ کے

انتظام میں تھی تو نقصان دکھایا کرتی تھی اور جب پرائیویٹ سیکٹر میں چلی گئی تو اس نے چھ گنا زیادہ نفع دکھایا ؟

Mr. Speaker : The Member may give fresh notice for this question Next question.

MAPLE LEAF CEMENT FACTORY, DAUD KHEL.

*2951. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretrary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that West Pakistan Industries and Development Corporation has set up the Maple Leaf Cement Factory at Daud Khel, if so—

(*i*) the date on which it started functioning;

(*ii*) the total expenditure incurred thereon, year-wise;

(*iii*) the total income accrued therefrom, year-wise;

(*iv*) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff engaged in the said factory, year-wise along with the pay scale of each category of staff;

(*v*) the total profit or loss up to 31st March 1963; year-wise and reasons for variation if any;

(*vi*) the total investment made with details year-wise up to 31st March 1963;

(*b*) whether Government will lay on the table of the House copies of Yearly Balance Sheet of the said Industry ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) : Sir, the answer is a lengthy one and with your permission, I place it on the table of the House*.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ میں وزیر صاحب کی توجہ جواب کے صفحہ ۴ پر دلاتا ہوں جہاں تمام نقصان اور نفع کا حساب پیش کیا گیا ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے سات سال میں اس کارخانے نے ایک کروڑ روپیہ نقصان اٹھایا ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے ۔ دوسرا سوال یہ ہے ۔ کہ

Mr. Speaker : Let the Minister anwer this question first.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ میں total نہیں بتا سکتا ۔ اگر کیا جائے تو ممکن ہے ایک کروڑ ہو جائے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ میں اس کے متعلق بھی نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ اس پر ساڑھے چار کروڑ کا سرمایہ لگا ہے اور سات سال میں بجائے نفع کے ایک کروڑ کا نقصان

---

*Please see Appendix I at the end.

ہوا ہے - کیا آپ اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں دینے کے سوال پر غور کریں گے -

وزیر قانون - میں پھر وہی عرض کروں گا کہ اگر کوئی concern گورنمنٹ کے ہاتھ میں loss میں جا رہا ہے تو پرائیویٹ سیکٹر میں اس کو کوئی نہیں لے گا - ہم نے جواب میں بتایا ہے کہ نقصان کی وجہ کیا تھی اور اب تو ہم make up کر رہے ہیں - سیمنٹ کے متعلق اس ہاؤس میں debate بھی ہو چکی ہے - اس کی سپلائی ہم بہر صورت کریں گے چاہے نقصان ہو - ہم جو سیمنٹ ایسٹ پاکستان کو سپلائی کر رہے ہیں اس پر cost زیادہ آتی ہے لیکن وہاں سپلائی کرنا پڑتا ہے - بعض اوقات ایسے حالات ہو جاتے ہیں کہ گورنمنٹ کو Public utility concern کو نقصان میں بھی چلانا پڑتا ہے -

مسٹر عبی گوہر گھوڑو - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا گورنمنٹ کوئی ایسا کمیشن مقرر کرنے کے لئے تیار ہے جو یہ معلوم کرے کہ فیکٹریوں کے loss میں run کرنے کی وجوہات کیا ہیں - اور اس کے بعد جو افسر رشوت خور یا نا اہل ثابت ہوں ان کے خلاف action لینے کے لئے آپ تیار ہیں -

وزیر قانون - جو وجوہات دی گئی ہیں - ان سے ہمیں اطمینان ہے کہ کوئی خرابی نہیں ہے - کوئی irregularity نہیں ہے - اس لئے کوئی کمیشن مقرر کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر عبدالرازق خان - میں وزیر صاحب کی توجہ صفحہ ۶ پر مبذول کرانا چاہتا ہوں اس میں لکھا ہے -

"Main reasons for the losses—However, the main reason for the continuing losses of this factory is the high capital cost of the plant which was provided by Canada under Colombo Plan Aid. It was Rs. 4·12 lacs as compared to Rs. 1·80 lacs the cost of a similar plant installed at Hyderabad about the same time".

تو جناب اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ ہم اپنے وسائل سے ایک فیکٹری لگائیں تو اس پر ایک کروڑ اسی لاکھ خرچ ہوگا اور اگر غیر ملکی امداد سے جو ہمیں مل رہی ہے کینیڈا کی امداد سے وہی فیکٹری لگائیں تو چار کروڑ بارہ لاکھ خرچ

ہوتا ہے ۔ کیا وزیر صاحب اپنی اس پالیسی پر جو صنعتوں کے متعلق ہے دوبارہ غور کرنے کے لئے ماہرین کو بٹھائیں گے تاکہ وہ سوچ کر اس کا صحیح حل بتائیں ۔

وزیر قانون ۔ یہاں شاید کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے ۔ ہمیں کولمبو پلان کے ماتحت جو مشنیری ملی ہے اس کے لئے ہمیں cash نہیں دینا پڑا ۔ ہمیں اس کتاب میں مشنری کی جو قیمت بتائی گئی تھی وہ دکھانی پڑی ہے ۔ اب جو لاگت لگی تھی اس کے مطابق depreciation calculate کرنی پڑی ۔ ہم نے یہ دیکھا کہ depreciation زیادہ ہے کیونکہ قیمت جو بتائی گئی وہی کتاب میں ہے ۔ حیدر آباد میں جو فیکٹری لگائی گئی ہے اس کی قیمت وہی ہے جو خرچ کی گئی ہے ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ جو notional figures ہیں ۔ ان کو کم کر دیں تاکہ depreciation charges کم ہو جائیں ۔ پھر نفع زیادہ نظر آئے گا ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask if you are trying to get rid of this losing concern ?

Minister of Law : As I have already said, I do not accept that this is a losing concern. It is now making up. But assuming that it is a losing concern, Government has not got only to keep in mind the profits. It has got to keep other considerations in mind. One of them is the public utility concern. We have got to supply cement to the country and to that end we will run our show even if there is a loss.

سید حاذق علی شاہ ۔ statement میں جو list of staff دی گئی ہے کیا یہ صحیح ہے ۔ کیا اس کی ضرورت ہے یا اس میں پرائیویٹ سیکٹر میں جانے سے کمی واقع ہو سکتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کمی ہو سکتی ہے یا نہیں ۔ لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جو سٹاف دکھایا گیا ہے یہ ضروری ہوگا کیونکہ وہاں ہمارے experts ہیں ۔ کام کرنے والے ہیں ۔ responsible officials ہیں ۔ وہ اگر ضروری سمجھتے ہیں تو سٹاف رکھا جاتا ہے ۔ اگر ضرورت نہ ہو تو خواہ مخواہ سٹاف رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے وہ ضرورت سمجھتے ہیں تو سٹاف رکھا جاتا ہے ۔

سید حاذق علی شاہ ۔ جناب والا ۔ کیا عملے کی کمی بیشی دیکھنے کے لئے وہ کوئی علیحدہ عملہ لگانے کے لئے تیار ہیں تاکہ وہ اس امر کا پتہ چلائے کہ وہاں کوئی کمی ہے یا نہیں ۔ یہ ایک Autonomous Body ہے اور اس کی Top Heavy Administration ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر کی جو suggestion ہے ۔ اس کے متعلق میں اس وقت صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہم ان کی یہ بات محکمے تک پہنچا دیں گے اور ان کو یہ ہدایت بھی کر دیں گے کہ اگر واقعی کوئی زائد عملہ ہے تو اس پر بھی غور کریں ۔

BANNU WOOLLEN MILLS BANNU

*2952. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the West Pakistan Industries Development Corporation has set up Bannu Woollen Mills at Bannu, if so;

(*i*) the date on which the said mills started functioning;

(*ii*) the total expenditure incurred thereon year-wise;

(*iii*) the total income accrued therefrom year-wise;

(*iv*) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff engaged in the mills, year-wise with scale of pay of each category of staff;

(*v*) the total profit or loss upto 31st March 1963; year-wise and reasons for variations if any; and

(*vi*) the development made with details, year-wise upto 31st March 1963;

(*b*) whether Government will lay on the Table of the House copies of Yearly Balance Sheets of the said industry?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): (*a*) Yes.

(*i*) November, 1953.

(*ii*) Total expenditure:—

Year	Capital	Revenue	Total
1954	42,94,528	2,03,314	44,97,842
1955	4,55,692	8,36,358	12,91,048
1956	2,37,395	20,63,989	23,01,384

Year	Capital	Revenue	Total
1957	1,85,502	23,41,334	25,26,836
1958	9,389	27,07,882	27,17,271
1959	80,068	21,86,523	22,66,591
1960	90,248	32,04,389	32,94,637
1961	2,24,961	29,72,306	31,97,267
1962	42,149	28,29,609	28,71,759

(*iii*) *Income*

1954	..
1955	6,09,516
1956	24,61,389
1957	23,47,233
1958	25,95,059
1959	24,08,920
1960	37,94,019
1961	36,27,301
1962	30,48,309

(*iv*) Total expenditure on Pay and Allowances.

	Rs. A. P.
1954	1,07,226 4 6
1955	56,488 10 0
1956	1.49,758 3 7
1957	38,373 11 6
1958	15,783 4 0
1959	2,00,022 9 11
1960	62,330 5 0
1961	84,189 5 9
1962	1,08,436 13 0

(A statement showing pay scales of each category of staff is placed on the Table of the House.

(v)

	Profit	*Loss*
1954	..	..
1955	..	2,25,840
1956	3,97,400	..
1957	5,899	..
1958	..	1,12,823
1959	2,22,397	..
1960	5,89,630	..
1961	6,54,995	..
1962	2,18,700	..

The reasons for the losses are given in the statement 'A'.

(vi)

Year	*Government investment*
1953	21,56,348
1954	13,70,096
1955	..
1956	..
1957	2,48,000 Returned to Government.
1958	..
1959	1,66,910 Machinery supplied by Director-General Supply and Development.
1960	51,646

(b) Copies of Yearly Balance Sheets of Bannu Woollen Mills, Bannu, up to 1961-62 are placed on the Table of the House.

SCALES OF PAY OF EACH CATEGORY OF STAFF

1. Manager.. .. .. 600—40—1,000—50—1,150—(Cons.)
2. Supervisor .. .. 400—25—600.

3.	Assistant Sales Officer	.. 300—25—600 (cons.).
4.	Assistant and Storekeepers	.. 160—10—250—15—500 *plus* allowances
5.	Upper Divisional Clerk	.. 85—6—115/15/2—175—10—225+ allowances.
6.	Lower Divisional Clerk	.. 60—4—100/5—120.
7.	Compounder and Electrician	.. 150—10—250 (Cons.).
8.	Peons	.. 33—½—37+allowances.
9.	Chowkidars ..	.. 35—2—65 (Cons.).
10.	Foreman ..	.. 250—20—400 (Cons.).
11.	Assistant Foreman	.. 160—10—250—400 plus allowances.
12.	Pipe fitters and Carpenters	.. 6·25 per day.
13.	Masons	.. 6·00 per day.
14.	Turners	.. 6·50 per day.
15.	Fitters, Welders and Tailors	.. 5·00 per day.
16.	Sample cutters, Ballers, Pickers and coolliess.	2·50 per day.
17.	Boiler and Switch Board Attendants and Tin Smith.	3·00 per day.

STATEMENT 'A'

1. The original *proforma* had to be revised as the estimates given in it were not realistic.

2. Local wool is not suitable for making civilian cloth.

3. Most of the raw materials are imported and sent to Bannu from Karachi which increases the cost of material and the product then has come to the market again for sale.

4. Still in the case of such handicaps the mill has produced satisfactory results.

PAK DYES CHEMICAL FACTORY AT DAUD KHEL

*2953. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the West Pakistan Industries Development Corporation has set up Pak Dyes and Chemical Factory at Daud Khel, if so—

(*i*) the date on which it started functioning ;

(*ii*) the total expenditure incurred thereon yearwise ;

(*iii*) the total income accrued therefrom yearwise ;

(*iv*) the total expendiure incurred on pay and allowances of staff engaged in the said Factory yearwise alongwith the pay scale of each category of staff;

(*v*) the profit or loss up to 31st March, 1963 yearwise and reasons for variations, if any; and

(*vi*) the total investment made with details yearwise up to 31st March, 1963;

(*b*) whether Government will lay on the Table of the House copies of yearly Balance Sheets of the said Industry?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) ; (*a*) Yes.

(*i*) 1st July, 1959.

(*ii*)	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	58,57,664·97	61,14,858·30	61,88,343·55	64,69,270·28	64,66,083·82
ii)	21,533·50	16,38,030·12	3,09,693·06	22,38,598·07	28,15,347·11
iv)	39,267·31	1,66,280·63	1,43,214·00	1,56,903·82	87,155·60

A statement showing pay scales of each category of staff is being placed on the table of the House.

(*v*)	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63
	Loss	*Loss*	*Loss*	*Loss*	*Loss*
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	35,619·17	38,315·15	7,36,506·52	14,05,302·96	13,86,150·80

These losses are due to the introduction of automatic licencing scheme which enable the commercial importers to import dyestuff particularly of the type which were being manufactured at Pak Dye and Chemical Ltd. The factory could not sell its goods and remained partially closed till mid 1962. As such the losses were beyond the control of the factory management.

Since July, 1962 the factory is operating to its full capacity under Tarri Protection by way of protective duty granted by the Government with the result that the factory would be able to make a reasonable profit during the current year, which will enable the factory to reduce its losses of the past years.

(*vi*) as at (*ii*) above.

(*vii*) Copies of yearly balance sheets of Pak Dyes and Chemicals Factory, Daudkhel up to 31st March, 1963 are being placed on the Table of the House.

WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPEMENT CORPORATION PAK DYES AND CHEMICALS LTD., ISKANDARABAD

PAY SCALES OF PAK DYES EMPLOYEES

Category	*Scale of Pay*
Manager ..	Rs. 4,878 (Consolidated) to German Expert up to 31st August, 1962. Now replaced by a Pakistani Manager at a salary of Rs. 600 p.m. Acting Allowance of Rs. 150·00 p.m.
Accountant Incharge ..	Rs. 400—40—600—EB—50—1,150 (consolidated).
Assistant Chemical Engineer/Assistant Maint Engineer ..	Rs. 350—400—40—600 (consolidated.)
Assistant Administrative Officer ..	Rs. 300—25—600 (consolidated.)
Boiler Engineer/Boiler Supervisor	Rs. 300—20—600 (consolidated.)
Mechanical/Electrical Chargeman ..	Rs. 200—10—350
Office Assistant/Storekeeper/Stenographer ..	Rs. 160—10—250—15—400 *plus* D.A.
Security Inspector ..	Rs. 150—10—300 (consolidated).
U.D.C/Timekeeper/Accounts Clerk Grade I. ..	Rs. 85—6—115—15/2—175—10—225 *Plus* D. A.
L.D. C/Work Mistry ..	Rs. 60—4—100—5—120 *plus* D.A.
Packing Clerk ..	Rs. 7 per day.
Peons ...	Rs. 28—½—31 *plus* Allowances.
Subedar ..	Rs. 80—5—100 (consolidated.)
Drivers ..	Rs. 60—2—80 *plus* allowances.
Watchmen/Mali/Helper and Sweeper	Rs. 51—3—91 (consolidated.)
Ice Plant/Attendant/Boiler Attendant Carpenter/Weld r/Senior Production Worker/Mason/Motor meachanic, Filler/Work Mistry ..	Rs 130—6—202 (consolidated).
Fitter Grade I., Junior Producation Worker Grade I ..	Rs. 150—5—150 (consolidated.)
Fitter Grade II, Junior Production Worker Grade II/Head Mali ..	Rs. 80—4—120 (consolidated.)

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر کی توجہ ان کے جواب کے حصہ پنجم کی طرف دلاتا ہوں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ:-

۱۹۵۸—۵۹ء میں اس کارخانے نے ۳۵،۶۱۹ روپے کا نقصان اٹھایا۔

" ۳،۸۳۱۵ " " " " ۱۹۵۹—۶۰ء "

" ۵۳،۶۵۰۶ " " " " ۱۹۶۰—۶۱ء "

" ۱۳،۰،۵۳۰۲ " " " " ۱۹۶۱—۶۲ء "

" ۱۳،۳۴،۱۵۰ " " " " ۱۹۶۲—۶۳ء اور

تو ان اعداد و شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا اس فیکٹری کو محض نقصان کے لئے چلانا کوئی اچھی بات ہے۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ جناب والا ۔ میں مانتا ہوں کہ نقصان ہوا ہے ۔ لیکن معزز ممبر مہربانی فرما کر را اس کی وجوہات پر غور فرمائیں ۔

These losses are due to the introduction of automatic licensing scheme which enable the commercial importers to import dye stuff particularly of the type which were being manufactured at Pak Dye and Chemical Ltd. The factory could not sell its goods and remained partially closed till mid 1962. As such the losses were beyond the control of the factory management.

Since July 1962, the factory is operating to its full capacity under Tarrif Protection by way of protective duty granted by the Government with the result that the factory would be able to make a reasonable profit during the current year, which will enable the factory to reduce its losses of the past years.

تو یہ نقصان جو ہم نے دکھایا ہے ۔ صحیح ہے ۔ اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ کوئی نقصان نہ ہو گا ۔ بلکہ منافع ہو گا ۔ اور جو نقصان اب تک ہوا ہے ۔ وہ بھی پورا کر لیں گے ۔

ROSIN AND TURPENTINE FACTORY, HARIPUR HAZARA

***2954. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Rosin and Turpentine Factory established at Haripur Hazara is under the control of Provincial Government, if so—

(*i*) the date on which it started functioning;

(*ii*) the total expenditure incurred thereon yearwise;

(*iii*) the total income accrued there from yearwise;

(*iv*) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff engaged in the said Factory yearwise alongwith the pay scale of each category of staff;

(*v*) the total profit or loss upto 31st March 1963 yearwise and reasons for variations, if any;

(*vi*) the total investment made with details, yearwise, up to 31st March 1963;

(*b*) whether Government will lay on the Table of the House copies of yearly Balance of the said Industry ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) : (*a*) No, it is a public limited company in which the West Pakistan Government W.P.I.D.C. and Guest Agency Company Ltd., have shares worth Rs. 5 lacs and Rs. 2 lacs respectively.

(*i*) 28th April, 1958.

(*ii*)

	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63 (Provisional)
	1-7-58 to 30-6-59	1-7-59 to 30-6-60	1-7-60 to 30-6-61	1-7-61 to 30-6-62	1-7-62 to 31-3-63
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	24,06,857	33,73,057	36,09,594	41,30,636	16,20,417
(*ii*)	25,48,828	41,06,110	40,62,431	32,31,703	20,18,235
(*iv*)	1,50,847	2,04,071	1,65,205	1,79,785	1,59,471

(A statement showing pay scales of each category of staff is placed on the table of the House).

(*v*)

	Profit	*Profit*	*Profit*	*Profit*	*Profit*
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	1,41,971	7,33,053	4,52,387	8,38,933	3,97,818

The loss during the year 1961-62 has been due to—

(*a*) Hold up of stocks of raw rosin in Azad Kashmir forests which resulted in deterioration of rosin and thereby losses.

(*b*) Slump in sales o f finished products.

(*vi*) This is covered by my reply to (*a*) above.

(*b*) A copy of audited Balance Sheet for the year 1961-62 is placed on the Table of the House.

STATEMENT SHOWING THE PAY SCALES OF DIFFERENT CATEGORIES OF EMPLOYEES OF HARIPUR ROSIN AND TURPENTINE FACTORY LIMITED, HARIPUR

Serial No.	Post	No. of post sanctioned	Scale of pay	D. A.
				Rs.
1	Manager	1	750—50—900/75—1,050	17½%
2	Head Clerk ..	1	300—20—500 ..	17½%
3	Typists ..	1	60—4—100/5—120 ..	30
4	Clerks ..	2	60—4—100/5—120 ..	30
5	Orderly, Peon ..	2	28—1—32 ..	30
6	Chemist ..	1	250—15—400	17½ %
7	Head Distiller ..	1	250—25—300/25—400	16½%
8	Distillers ..	3	85—6—115 ..	30
9	Laboratory Attendants.	8	60—4—100/5—120 ..	30
10	Head Mistry ..	1	160—10—250/15—325	17%
11	Blacksmith ..	1	85—6—115 ..	17%
12	Carpenter ..	1	100—4—140 ..	Consolidated.
13	Fitter ..	1	60—4—100/5—120 ..	30
14	Welder ..	1	60—4—100/5—120 ..	30
15	Electrical Supervisor	1	160—10—250/15—325	17½%
16	Electrician ..	1	60—4—100/5—120	30
17	Head Storekeeper ..	1	200—20—300/25—450	17½%
18	Assistant Storekeepers.	5	60—4—100/5—120 ..	30
19	Assistant Storekeepers (P)	1	85—6—115 ..	30
20	Store Cooly ..	1	50—1—80 ..	Consolidated.
21	Drivers ..	2	60—2—80 ..	30
22	Cleaners ..	2	60—2—80 ..	Consolidated.
23	Gatekeepers and Cook.	4	38—1—45 ..	30
24	Chowikidars (Watchmen).	8	28—1—32 ..	30
25	Mali ..	1	50—1—80 ..	Consolidated.

Rate of Wages

		Rs.		Rs.	
1.	Mates	2·40	to	2·60	according to service.
2.	Skilled labour of plant and Rosin	2·00	to	2·15	Ditto.
3.	General	1·75	to	1·90	Ditto.
4.	Sweepers	2·00	to	--	Ditto.

DEVELOPMENT-*cum*-WEAVING CENTRE IN WEST PAKISTAN

*3535. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state (*i*) the number of Development-*cum*-Weaving Centres working at present under Small Industries Corporation in West Pakistan; (*ii*) the names of those centres, (*iii*) the number of those functioning in rented buildings available accommodation and monthly rent; and (*iv*) the number of trainees in each centre ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) ۔

	تعداد مراکز کرایہ کی عمارت میں کارگزاری مراکز کی تعداد	موجودہ گنجائش	ماھوار کرایہ	ہر مرکز میں زیر تربیت طلبا کی تعداد
(الف) ترقی دستکاری کے مراکز ۱۲ :—				
(۱) لاھور ..	۲۵ مراکز میں سے ۱۴ کرایہ کی عمارت میں ھیں ۔	۱۷ کمرے	۵۱۰ روپے	..
(۲) ملتان ..	۷ مراکز متروکہ جائداد میں کام کرتے ھیں اس لئے کوئی کرایہ ادا نہیں کیا جاتا ۔	۵ کمرے	۱۸۰ روپے	۱۰

تعداد مراکز	کرایہ کی عمارت میں کار گزاری مراکز کی تعداد	موجودہ گنجائش	ماہوار کرایہ	ہر مرکز میں زیر تربیت طلبا کی تعداد
(۳) بہاولپور . .	. .	ایک شیڈ ۶ کمرے	کوئی کرایہ ادا نہیں کیا جاتا ۔	۱۲
(۴) راولپنڈی .	. .	۳ کمرے	متروکہ جائیداد ہے کوئی کرایہ نہیں ادا کیا جاتا ۔	۶
(۵) مری	. . مراکز ابھی قائم کیا جا رہا ہے ۔	. .	۷۵ روپے	. .
(۶) پشاور	. .	. . ۶ کمرے ۔	سرکاری عمارت ہے کوئی کرایہ نہیں	۲۰
(۷) ڈی ۔ آئی. خاں	.	. ۶ کمرے ایک ہال	۸۰ روپے	۱۰
(۸) خیر پور . .	. .	۵ کمرے	سرکاری عمارت ہے کوئی کرایہ نہیں ادا کیا جاتا ۔	۶
(۹) ہالا . .	.	۶ کمرے ۔	۲۰۰ روپے	۱۰
(۱۰) کوئٹہ	. .	۴ کمرے ۔	۳۶۰ روپے	۱۰
(۱۱) قلات . .	. .	۶۴ کمرے ۔	۳۰۰ روپے	۱۰
(۱۲) لورالائی. .	. .	۵ کمرے ۔	۱۵۰ روپے	۱۱
(ب) قالین بافی کے مراکز ۸—				
(۱) لیہ	. .	. . ۶ کمرے ۔	۹۰ روپے	۱۰
(۲) بہاولپور.	. .	۶ کمرے ۲ برآمدے ایک ہال ۔	۱۵۰ روپے	۱۲

	تعداد مراکز کرایہ کی عمارت میں کارگزاری مراکز کی تعداد	موجودہ گنجائش	ماہوار کرایہ	ہر مرکز میں زیر تربیت طلبا کی تعداد
(۳) گوجرخاں	. .	۲ کمرے ایک جائداد وقف - برآمدہ ۲ شیڈ -		۱۲
(۴) پشاور	. .	۵ کمرے ۲ برآمدے -	۱۰۰ روپے	۳۰
(۵) بنوں	. . . .	گوردوارہ -	کوئی کرایہ نہیں ادا کیا جاتا -	۱۲
(۶) حیدرآباد	. .	۴ کمرے ایک شیڈ -	کوئی کرایہ نہیں ادا کیا جاتا -	۱۱
(۷) متھی	. . . .	۲ کمرے -	۴۰ روپے	۱۰
(۸) نوشکی	. . . .	۱۶ کمرے -	۲۰۰ روپے	۱۰
(ج) مرکز ترقی میٹنگ سازی -				
(۱) کوٹ ادو	. . . .	۴ کمرے ایک برآمدہ ۲ شید -	۵۰ روپے	۱۰
(د) مرکز اون بافی -				
(۱) مستنگ	. . . .	۷ کمرے -	۲۰۰ روپے	۶
(ہ) سفری جماعتیں -				
(۱) دلبندین - یہ سفری جماعتیں جگہ جگہ پھرتی رہتی ہیں - عام طور پر یونین کونسلیں انہیں جگہ مہیا کر دیتی ہیں -				۶
(۲) منگھو پیر		ایضاً		۶
(۳) شمس آباد		ایضاً		۶

SUGAR EXPERTS COMMITTEE

*3569. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Government appointed a Sugar Experts Committee in 1961-62 to select suitable sites for the setting up of a new Sugar Mill in Lower Sind area; if so, the date on which the said Committee submitted its report to the Government;

(b) whether any decision have been taken by the Government on the report of the said Committee; if not reason for the delay and whether it is a fact that the report of the Committee is being ignored;

(c) the number of Sugar Mills sanctioned or set up after the submission of the said report and the names of places where these have been set up and the names of promoters;

(d) reasons for ignoring Tharparker ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) -
(الف) مرکزی حکومت نے جولائی ۱۹۶۱ء میں زیریں علاقہ سندھ میں خاص طور پر اس احتمال کا لحاظ رکھتے ہوئے کہ گنے کی وسیع کاشت کے نتیجے میں اس علاقے میں سیم اور تھور کا اضافہ ہو جائے گا شکر سازی کے کارخانوں کا ایک مربوط سلسلہ قائم کرنے اور گنے کی کاشت کی توسیع کے سوال پر غور کرنے کی غرض سے شکر کی ماہر کمیٹی قائم کی تھی - اس کمیٹی نے جون ۱۹۶۲ء میں مرکزی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کی تھی -

(ب) کمیٹی کی رپورٹ پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے - مرکزی حکومت نے اپریل ۱۹۶۳ء میں مطبع سے کمیٹی کی رپورٹ کے مطبوعہ نسخے حاصل کرکے تبصرے کے لئے مختلف صوبائی محکموں ، مرکزی وزارتوں اور دیگر متعلقہ ذی مفاد شعبوں کو ارسال کئے گئے تھے - جملہ متعلقہ اداروں کی رائے ۱۵ جون ۱۹۶۳ء تک طلب کی گئی ہے جس کے بعد مرکزی حکومت کمیٹی کی پیش کردہ سفارشات کی روشنی میں سرکاری پالیسیوں کی تشکیل کی غرض سے جملہ متعلقہ اہل مفاد اداروں کی ایک مجلس مشاورات طلب کرے گی - کمیٹی کی رپورٹ کو نظر انداز نہیں کیا جا رہا ہے - ٹنڈو محمد خاں (ضلع حیدر آباد) میں سال ۱۹۶۰ء میں شکر سازی کے قائم کردہ ایک کارخانے کے علاوہ نواب شاہ میں ایک نیا کارخانہ پہلے ہی قائم کیا جا رہا ہے جو غالباً گنا

بیلنے کے آئندہ موسم میں پیداوار شروع کر دے گا مزید برآں پندرہ ہزار ٹن کی استعداد رکھنے والے شکر سازی کے دو اور کارخانوں کی منظوری دے دی گئی ہے جن میں سے ایک بدین میں مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے لئے ہو گا اور دوسرا ہالا میں - لہذا زیریں سندھ میں شکر سازی کے زائد کارخانوں کے قیام کا کام کافی سرگرمی سے جاری ہے -

میر حاجی محمد بخش تالپور - جناب والا - اس جواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیدر آباد میں دو شکر کے کارخانے ہیں جن میں سے ایک چل رہا ہے - تو کیا یہ جات حکومت کے علم میں ہے کہ تھرپارکر میں گنے کا زیر کاشت رقبہ حیدر آباد سے زیادہ ہے - اور ابھی تک وہاں کوئی کارخانہ نہیں لگایا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - اس کے لئے منظوری دے دی گئی ہے جب کوئی شخص خواہش ظاہر کرے گا - اسے لگانے کے لئے کہا جائے گا -

میر حاجی محمد بخش تالپور - جناب والا - اگر حکومت یہ کارخانہ نہ لگانا چاہے اور اس کی بجائے کوئی پرائیویٹ شخص لگانا چاہے تو کیا حکومت اس کی مدد کرے گی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت نے منظوری دے دی ہے - جب بھی کوئی شخص آگے آئے گا - اسے کارخانہ لگانے کے لئے کہا جائے گا -

---

MOKHAI SALT LAKE

*3644. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, please refer to the answer to my starred question No. 2515 given on the floor of the House on 15th April, 1963 and state, whether development of Mokhai Salt has been started, if not, reasons therefor the time by which the work on the development will be completed and whether Government would lay a copy of the scheme formulated for the purpose on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): No salt lake has yet been taken up for development. On the transfer of the subject of Mineral Development to the Provincial Government the W. P. I. D. C. has been made responsible for public sector mines and minerals, with effect from 1st July, 1962. A large number of salt lake are found in desert area of former Sind. The

W. P. I. D. C. has selected one of these lake *viz* Dilyar Lake for proper development during 1963-64, and a scheme for this purpose has been prepared. It requires study whether development of Mokhai Salt lake is economically feasible and should be undertaken in the public sector. There is no scheme at present for its development hence the question of completion of work on its development does not arise.

SCHEME OF "IRON-ORE SURVEY PROSPECTING, KALABAGH"

***4380. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 3,50,000 has been allocated in the budget for 1963-64 for the scheme of 'Iron-Ore Survey Prospecting, Kalabagh".

(*b*) whether any survey for iron and other minerals on the Mountains of Jangshahi and Karenjhar Range in Districts Thatta and Tharparkar, respectively has been carried out, if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) - (الف) ۱۹۶۳-۶۴ء کے میرانیے میں "کالا باغ - خام لوھے کا سروے اور تلاش" کے لئے ۳،۵۰،۰۰۰ روپے کی رقم مختص کی گئی ھے نہ کہ ۳،۴۰،۰۰۰ روپے -

(ب) کارنجھار رینج -

کارنجھار رینج میں نگر پارکر کے نزدیک سروے کا کام گذشتہ تین سال سے جاری ھے - ۱۹۵۵ء میں ایک ماھر ارضیات نے بھی اس جگہ کا معائنہ کیا - مندرجہ ذیل معدنیات اور عمارتی پتھر پائے گئے ھیں—

(۱) کھدائی پر ھلکی قسم کا لیٹرائٹی خام لوھا معمولی مقدار میں پایا گیا ھے -

(۲) تاھم اچھی قسم کی چینی مٹی پائی گئی ھے - جس کا نتیجہ ظاھری طور پر ۱،۵۰،۰۰۰ ٹن اور استخراجی طور پر ۲،۰۵،۰۰۰ ٹن ھے -

(۳) جھیلوں اور ساحل سمندر میں نمک اور لیورائٹوں کی تحقیق بھی کی گئی ھے -

(۴) ۴۰ مربع میل کے ایک علاقے میں گرنمائٹ کے وسیع ذخائر ہیں ۔ اس پر اچھی پالش آتی ہے اور یہ کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے ۔ یہ ایک اچھا عمارتی پتھر ہے لیکن نقل و حمل کی لاگت انتہائی زیادہ ہوگی ۔

جنگ شاہی کی پہاڑیاں ۔

اس علاقے میں ارضیاتی کام آزادی کے بعد سے ہو رہا ہے ۔ آزادی سے پہلے جیالوجیکل سروے آف انڈیا نے اس علاقے میں کام کیا ہے ۔ مندرجہ ذیل معدنیات پائی گئی ہیں —

(۱) سونا ہری کی تلیہٹیوں میں معمولی مقداروں میں لوہا پایا گیا ہے ۔ اسے اقتصادی طور پر منفعت بخش خیال نہیں کیا گیا ۔

(۲) سونا ہری کی تلیہٹیوں میں سرخ اوکر (لوہا ملی مٹی) بھی پائی گئی ہے ۔

(۳) میٹنگ اور جھمپیر کے ۳۰ مربع میل کے علاقے میں لگنائٹا کوئلہ پایا گیا ہے ۔ ذخائر ۱۷ ملین ٹن ہے ۔

(۴) سونا ہری کی تلیہٹیوں سے نویر جپسم پایا گیا ہے اور جھمپیر اور میٹنگ کے درمیان بس کی کان کنی کی جاتی ہے ۔

(۵) جنگ شاہی ریلوے سٹیشن کے قریب مشرق اور شمال کی طرف شیشہ ریت پائی گئی ہے ۔ اچھی اور ہلکی قسم کے ذخائر کے تخمینے بالترتیب ۶۵،۰۰۰ ٹن اور ۱۷۰،۰۰۰ ٹن ہیں اس کی کان کنی کی جا رہی ہے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ نگر پارکر کے نزدیک ڈیڑھ لاکھ

ٹن کے قریب اچھی قسم کی چینی مٹی کا ذخیرہ ملا ہے۔ کیا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے حکومت نے کوئی سکیم بنائی ہے۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھایا جائے گا۔ اور میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں۔ کہ کسی مفید چیز کو کسی صورت میں بھی چھوڑا نہ جائے گا۔

میر حاجی محمد بخش تالپور۔ جناب والا۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ایسی مٹی سارے مغربی پاکستان میں کسی جگہ نہیں پائی جاتی۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ اس کے متعلق اگر معزز ممبر الگ سوال پوچھیں کہ ایسی مٹی سارے مغربی پاکستان میں ہے یا نہیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

ESTABLISHMENT OF A SMALL INDUSTRIES INSTITUTE AT LAHORE

***4401. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an amount of Rs. 20 lacs has been allocated for establishment of a Central Small Industries Institute at Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, (*i*) the arrangements proposed to be made by the said Institution for giving training, (*ii*) the number of students to be trained there, (*iii*) the number of students to be taken from each division and region of the province and (*iv*) whether any seats are to be reserved for the back-ward and less developed areas like Quetta and Kalat Divisions, Cholistan, Thar Desert and Kohistan areas; if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ انسٹیٹیوٹ عملی نوعیت کی نہیں ہو گی کہ نئے اشخاص کو ٹیکنالوجی یا بزنس ایڈمنسٹریشن میں ڈگری یا ڈپلوما کورس مہیا کرے۔ اس کے بنیادی فرائض چھوٹی صنعتوں کے مسائل کا سروے اور مطالعہ کرنا ہوگے۔ تاہم شائد یہ موجودہ چھوٹی صنعتوں کے سرمایہ کاروں کے لئے حیدرآباد، سکھر، کوئٹہ اور پشاور جیسے نمایاں صنعتی مرکزوں میں قلیل المیعاد کورسوں کا انتظام کرے۔ ان حالات میں تربیت پانے والوں کے لئے ریجن یا

ڈویژن کی اساس سیٹیں منتخب کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

CLASS I AND CLASS II OFFICERS WORKING IN WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION

*4348. **Chaudh i Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the number of Class I and Class II Officers working in West Pakistan Industrial Development Corporation ;

(*b*) the number of officers amongst those mentioned in (*a*) above who belong to Bahawalpur Division ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) ۔ (الف) مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی ملازمتیں درجہ اول و دوم میں منقسم نہیں ہیں ۔ تاہم مذکورہ کارپوریشن کے صدر دفتر اور منصوبوں میں ۸۳۰ افسران برسرکار ہیں ۔

(ب) سات

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی ۔ جناب والا ۔ یہ جواب کچھ عجیب سا ہے کیا وہ سب کے سب درجہ اول کے ہیں ۔

جناب والا ۔ وہاں آٹھ سو کے قریب ملازمین کی تعداد ہے ۔ کیا وہ سب درجہ اول کے ہیں ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ جناب والا ۔ اس تعداد میں سب Grades کے ملازمین ہیں ۔ ان میں Class I ۔ Class II یا Class III سب شامل ہیں ۔ دراصل PIDC میں جتنے ملازمین ہیں ان میں Class I ۔ Class II اور Class III کا کوئی امتیاز نہیں ۔ سوال میں پوچھا گیا ہے ۔ Number of Class I and Class II Officers ۔ لہذا ہم نے تمام افسروں کی تعداد دے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ آیا وہاں سب Class I کے افسر ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وہاں یہ Class I یا Class II کی categories تو ہیں ہی نہیں ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - جناب وزیر ہمیں یہ بتائیں کہ وہاں یہ افسران کس کس category سے تعلق رکھتے ہیں - کیا ان کا Class IV - Class V یا Class VI یا کسی Special Class سے تعلق ہے -

وزیر قانون - جناب والا - معزز ممبر مہربانی فرما کر اس کے لئے الگ سوال کریں - اس سوال میں تو انہوں نے Number of Class I and Class II Officers پوچھا تھا جس کا ہم نے جواب دے دیا ہے - اگر معزز ممبر کوئی چیز دریافت کرنا چاہتے ہیں تو الگ سوال کریں - ہم اس کا جواب دے دیں گے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - آپ سوال ملاحظہ فرمائیں ، پوچھا یہ گیا ہے کہ وہاں Class I اور Class II کے کتنے افسر ہیں - جواب یہ دیا گیا ہے وہاں کوئی Classification نہیں - تو میں نے ضمنی سوال کے ذریعے یہ دریافت کیا ہے کہ یہ کس کلاس کے ہیں - اگر یہ Class I یا Class II کے نہیں تو پھر یہ کس کلاس کے ہیں -

وزیر قانون - جناب والا - یہ تو میں نے عرض کر دیا ہے - وہاں کوئی نہ کوئی Classification ضرور ہو گی - لیکن اس کے لئے آپ ایک علیحدہ سوال کا نوٹس دیں تو میں محکمہ سے پوچھ کر ممبر کو بتا دوں گا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - مہربانی کرکے آپ ایک الگ سوال کے لئے نوٹس نہ مانگیں - بلکہ اس پر دوبار غور کرکے مکمل جواب دے دیں -

وزیر قانون - آپ حکم دیں گے تو ہم جواب دے دیں گے -

Mr. Speaker : That was a supplementary question to question No. 4848. It should be answered on the next turn.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : The Minister has said that there are 835 officers....

Mr. Speaker : This question is going to be asked on the next turn.

SALE DEPOT OF THE GOVERNMENT WEAVING FACTORY, SHAHDARA AT ANARKALI, LAHORE

*5220. **Syed Safi-ud-Din** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Samad, was incharge of the Sales Depot of the Government Weaving Factory, Shahdara, at Anarakali, Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that the said person left Pakistan for U. K. without submitting the accounts of the said Sales Depot and handing over the respective stock registers to the authorities concerned, if so, the action taken by Government against him ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھایو) ۔

(الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ انہوں نے اپریل ۱۹۶۲ء میں گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ سنٹر شاھدرہ میں ویونگ ماسٹر کے عہدے سے استعفی دیا تھا ۔ ملازمت سے دست بردار ھوتے وقت یا سیلز ڈپو کے انچارج کی حیثیت سے ان کے ذمے کوئی رقم واجب نہیں تھی ۔ حکومت کو انکی بیرون ملک روانگی سے کوئی سروکار نہیں ۔

ARRANGEMENTS FOR FINDING WATER IN TAL AREA

*5286. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Director-General, Geological and Mineral Resources, Government of Pakistan, Quetta had made arrangements for finding water in Tal Area ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the results thereof ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo) : Sir, we have not yet received the reply. We will reply it on the next turn.

GOVERNMENT WEAVING FACTORY, SHAHDARA

*5309. **Qazi Muhammad Azam** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government Weaving Factory, Shahdara was established primarily for the purpose of manufacturing cloth required by various Government Departments ;

(*b*) whether it is a fact that instead of meeting the demands of Government Department, the said factory sells a major part of its manufacture to private firms without inviting tenders ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo) : No. The primary purpose was to impart practical and theoritical training in Textile Technology.

The products of the Centre are not sold by inviting tenders. The rates of the products are fixed in accordance with the Rules prescribed by the Government. The products are not supplied exclusively to a few firms. Any party can purchase the cloth manufactured at the Centre.

SETTING OF A JUTE MILL AT JARANWALA

*5312. **Khan Ahmad Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the experiment of Jute cultivation carried out in Tehsil Jaranwala has proved successful ;

(*b*) whether it is also a fact that the jute grown in Jaranwala is of longer staple and the height of the jute plant grown there is greater than that of the jute cultivated in East Pakistan ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether there is any proposal under the consideration of Government for setting up a Jute Mill, at Jaranwala ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo) : Yes, This would depend on various factors. However, quite an appreciable height has been attained by the crop sown. The staple length is equally good.

A proposal/proposals to set up a Jute Mills at Jaranwala or at any other suitable site in West Pakistan, received by the Provincial Government have since been referred to the Central Ministry of Industries, PICIC, IDB. Their decision is awaited.

ESTABLISHMENT OF A SUGAR MILL IN RECHNA DOAB AREA OF TEHSIL HAFIZABAD, DISTRICT GUJRANWALA

*5334. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state whether Government intend to establish a Sugar Mill in the Rechna Doab Area of Tehsil Hafizabad, District Gujranwala?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) - کھانڈ کا ایک کارخانہ ''راھوالی شوگر ملز'' راھوالی (رچنا دواب کے علاقے میں) پہلے ھی چل رھا ھے -

---

INDUSTRIALISATION OF KOHAT DISTRICT

*5340. **Syed Haziq Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the steps taken during the current year for the industrialisation of Kohat District ;

(*b*) whether any scheme is under the consideration of the Government to industrialize the said District, if so, details thereof ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): (*a*) A Textile Mill having 12500 spindles and 200 powerlooms has been set up at Kohat proper during the year, 1963 in the private sector. Foreign exchange was also provided to an ice Factory of Kohat for the import of machinery for its balancing.

In the Small Industries Sector, credit facility was extended to a washing soap manufacturing unit by the Small Industries Division of the West Pakistan Industrial Development Corporation.

(*b*) A scheme for sanctioning additional capacity to the textile mill mentioned at (*a*) above is under consideration. Another scheme for the establishment of a Cement Factory in Kohat district has been received and is under examination.

Government will duly consider, if any, feasible scheme for establishing any industrial unit in Kohat District is received in accordance with the provisions made in the Revised Industrial Investment Schedule.

سید حاذق علی شاہ ۔ آپ نے جواب (ب) میں فرمایا ہے کہ

A scheme for sanctioning additional capacity to Textile Mill mentioned at (a) above is under consideration.

میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا فیصلہ کب تک ہو جائے گا ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ یہ معاملہ under consideration ہے اس کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں کوئی date specify نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ ابھی وہ زیر غور ہے اس لئے کچھ نہیں بتا سکتا ۔

سید حاذق علی شاہ ۔ یہ بات تو بتا سکتے ہیں کہ کتنا عرصہ لگے گا ۔

Is it a State secret ?

Minister of Law : It is not a State secret.

میں اس لئے نہیں بتا سکتا کیونکہ ابھی زیر غور ہے ۔ جب اس کی consideration ختم ہوگی اس کے بعد بتا سکوں گا کہ اسے کتنا بڑھائیں گے ۔ کتنی addition کریں گے ۔ کب کریں گے اور ہمیں کہاں کرنا چاہئے ۔ جب تک معاملہ finalize نہ ہو جائے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ۔ اس لئے کہ آپ فرض کریں کہ ہم ۲۰۰۰ سپنڈل لگا دیں اور بعد میں کم ہو جائے اور میری بات جھوٹی ہو ۔ اس لئے جب تک یہ معاملہ زیر غور ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے ۔

سید حاذق علی شاہ ۔ کیا آپ اتنا بتا دیں گے کہ کب تک زیر غور رہے گا ۔ کیا آپ اس میں ذاتی دلچسپی لے کر اسے جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ جی ہاں ۔ جتنی جلدی سے جلدی ہو سکے گا ۔ ہم اسے مکمل کرانے کی کوشش کریں گے ۔

ماسٹر خان گل۔ جواب (ب) میں آپنے فرمایا ہے کہ کوہاٹ کے لئے سیمنٹ فیکٹری کا ایک منصوبہ آیا ہے کیا ہم توقع رکھ سکتے ہیں کہ اس پر غور کیا جائے گا ۔ اور خاص توجہ دینے کے انتظامات کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ ہم خاص الخاص توجہ دیں گے ۔

DISCOVERY OF VAST DEPOSITS OF MINERALS IN TANAWAL AREA OF HAZARA DISTRICT

***5351. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that vast deposits of minerals have been discovered in Tanawal Areas of Hazara District;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the names of such minerals and (*ii*) whether Government have taken and practical steps toward utilising them, if none, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo) : (*a*) The geological survey for the discovery of minerals in the subject of the Central Government. The requisite information is being obtained from the Survey Department Government of Pakistan.

(*b*) As stated in (*a*) above.

(*ii*) Government policy is to encourage the exploitation of mineral deposits by the private sector. Based on the findings of the prospecting operations of the private parties Government will provide all reasonable help to concessionaries in exploiting and utilizing minerals ochres in Tanawel area.

In this connection it may be stated that one party has already been granted a prospecting licence for ochres from 7th March 1963. Another application for prospecting is under consideration.

INDUSTRIES ESTABLISHED IN THE DISTRICT OF HAZARA

***5352. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state the number of Industries established in the District of Hazara since 1947, and whether the Government intend to establish any new Industry in the said District during the next two years?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahbcob Ali Bhayo) : (*a*) Seven sizeable industrial units have been established in Hazara district since 1947. Three more units are under installation in that district.

No scheme in the field of large medium industries in the public sector is under consideration of Government. However, Government will duly consider feasible schemes put up by private sector which are included in the Revised Investment Schedule.

In the Small Industries Sector, the West Pakistan Industrial Development Corporation have conducted a survey of socio-economic conditions and industrial potentials in Hazara district. The survey report has since been published and is under study with the Small Industries Div sion of the W.P.I.D.C. with a view to assessing the possibility of setting up of Small Industrial Units in public as well as private sector in the coming years.

ARREST OF S. FAQIR HUSSAIN SHAH, MANAGING PROPRIETOR, SHAHBAZ LTD., LAHORE

***5357. Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce please refer to part (*i*) of the answer to my Question No. 4285, given on the floor of the House by Parliamentary Secretary, Industries and Commere on 13th December 1963 and state :—

(*a*) whether it is a fact that S. Faqir Hussain Shah, Managing Proprietor, Shahbaz Ltd., Lahore, who has been declared as absconded by the Additional City Magistraie XV, Karachi, is residing along with his family in Bungalow No. 25, 'F' Block, A.R. Khan Road, Samanabad, Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that the said absconder is a retired Sub-Inspector of Police and originally belongs to Baddomalhi Town, Tehsil Narowal, District Sialkot, where he owns immovable property;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not, arresting him when he has been declared as absconder by the said Court?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): We are sorry we have not yet received the reply we shall reply on the next turn.

مسٹر عبدالرازق خان - اس کا جواب کب ملے گا -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - رازق صاحب کو اطمینان دلاتا ہوں کہ خاص کوشش کرکے اس کا جواب میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا -

---

COMPENSATION FOR LANDS ACQUIRED FOR ESTABLISHMENT OF SMALL SCALE INDUSTRY AT SIALKOT

***5381. Chaudhri Niamat Ullah**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) the date on which lands for the establishment of small scale Industry, were acquired at Sialkot ;

(*b*) whether it is a fact that compensation to the owners of the said lands have not so far been paid; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehbooh Ali Bhayo) : (*a*) The former West Pakistan Small Industries Co poration (now Small Industries Division of West Pakistan Industrial Development Corporation) took over the possession of 112 acres out of 133 acres of land acquired for the purpose on 11th June 1962.

(*b*) The above-mentioned organisation deposited a sum of Rs. 10 lacs during April/July, 1962 in the Government Treasury for payment to the owners of the land as compensation on the basis of the tentative assessment made by the local Revenue authorities. The award has, however, not been implemented because the amount assessed by the Collector in the award higher than the amount estimated and deposited. Provincial Government are considering filing an appeal against the award. The final award was only announced on the 23rd July 1963.

However, pending a decision on this reference, the Small Industries Division have already requested the Deputy Commissioner, Sialkot, to consider the feasibility of making payments of compensation to the land owners on the basis of tentative assessment.

FACTORIES SET SUP BY WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION IN MIANWALI DISTRICT

*5393. **Mr. Hamidullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state :—

(*a*) the number of factories set up by the West Pakistan Industrial Development Corporation in Mianwali District;

(*b*) the grade-wise number of employees and labourers working in each of the above said factories;

(*c*) the number of employees and labourers out of those mentioned in (*b*) above, who belong to Mianwali District;

(*d*) whether West Pakistan Industrial Development Corporation intend to set up any more factories in Mianwali?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) ۔ (الف) مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے ضلع میانوالی میں سات فیکٹریاں / کانیں قائم کی ھیں جو حسب ذیل ھیں :-

(۱) میپل لیف سیمنٹ فیکٹری لمیٹیڈ داؤد خیل ۔

(۲) پنسلین فیکٹری داؤد خیل ۔

(۳) پاک ڈائیز اینڈ کیمیکلز لیمٹیڈ داؤد خیل ۔

(۴) پاک امریکن فرٹیلائزز لیمٹیڈ داؤد خیل ۔

(۵) آئرن اور مائنز کالا باغ ۔

(۶) سالٹ مائنز کالا باغ ۔

(۷) مکڑوال کالیئریز ضلع میانوالی ۔

(ب) مذکورہ فیکٹریوں / کانوں میں اس وقت بر سرکار ملازمین اور مزدوروں کی تفصیلات پر مشتمل کیفیت نامے ایوان کے روبرو پیش ھیں ۔

(ج) میانوالی ضلع سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی پراجیکٹ وار تعداد حسب ذیل ھے :-

نام پراجیکٹ	ملازمین اور مزدوروں کی تعداد	میانوالی ضلع سے تعلق رکھنے والے ملازمین اور مزدوروں کی کل تعداد
میپل لیف سیمنٹ فیکٹری	۴۳۵	۲۴۲
پنسلین فیکٹری	۴۲۲	۲۵۰
پاک ڈائیز اینڈ کیمیکلز لیمیٹڈ	۱۴۸	۹۴
پاک امریکن فرٹیلائزرز لیمیٹڈ	۱۴۱۶	۷۶۸
آئرن اور سروے اینڈ پراسپکٹنگ	۲۰۷	۱۸۳
سالٹ مائنز	۶۴	۳۷
مکڑوال کالئیریز	۳۲۴۶	۲۲۱۶

(د) ضلع میانوالی میں مندرجہ ذیل توسیعی سکیمیں اور نئی فیکٹریاں قائم کئے جانے کی تجویز ہے ۔

(۱) میپل لیف سیمنٹ فیکٹری لیمیٹڈ داؤد خیل کی توسیع ۔

(۲) پنسلین فیکٹری داؤد خیل کی توسیع ۔

(۳) پاک امریکن فرٹیلائزرز لیمیٹڈ کی توسیع ۔

(۴) ٹارڈ سٹیلیشن پلانٹ (پاک امریکن فرٹیلائزرز لیمیٹڈ) داؤد خیل

(۵) وائٹ سیمنٹ پلانٹ داؤد خیل ۔

(۶) سٹریٹو مائیسن فیکٹری داؤد خیل ۔

مسٹر حمید اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں نے پوچھا ہے کہ مزدوروں اور ملازموں کی تعداد کیا ہے آپ نے مزدور بتائے ہیں ۔ ملازم آپ نے رکھے ہیں یا نہیں ۔

وزیر قانون ۔ میں نے دونوں کی تعداد اکٹھی دے دی ہے ۔

مسٹر حمید اللہ خاں ۔ کیا ملازموں کی تعداد کوئی نہیں ہے ۔ کیونکہ مزدور تو ٹوکری ڈھونے والے ہوتے ہیں ۔

ایک آواز ۔ آپ کا مطلب افسروں سے ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں عرض کروں میں حمید اللہ صاحب کا سوال سمجھ نہیں سکا میں معافی مانگتا ہوں اگلی دفعہ تفصیل وار جواب دے دوں گا ۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ پارٹ (سی) میں آپ نے پوچھا ہے ۔

The number of employees and labourers.

حمید اللہ صاحب کیا آپ یہ تفصیل علیحدہ علیحدہ چاہتے ہیں مزدوروں اور ملازموں کی ؟

مسٹر حمید اللہ خاں ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ مزدور تو Daily پاتے ہیں اور وہاں کے پڑھے لکھے تو انچارج فیکٹری ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ مزدور جو ہیں وہ بھی تو ملازم ہیں ۔

مسٹر حمید اللہ خان ۔ جو daily پاتے ہیں وہ مزدور ہیں جو لسٹ دی گئی ہے اس میں مزدور نہیں ہیں ۔

وزیر قانون ۔ معزز ممبر کو معلوم ہے کہ وہاں ۷ فیکٹریاں ہیں ۔

Mr. Speaker : This would be answered on the next turn.

MINERAL DEPOSITS DISCOVERED IN MIANWALI AREA

***5394. Mr. Hamidullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state :—

(*b*) the names of mineral deposits discovered in Mianwali area;

(*b*) whether Government intend to set up any factory in the above said area for utilising the above said minerals?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo) : (*a*) Coal, limestone, gypsum, fireclay, ballclay, ordinary red clay, glass sand, limonite, hematite, ochres alumshale and common salt are some of the minerals which have been discovered and worked in the district of Mianwali. Mineral oil seqpages have as well been noticed at various places in Mianwali District.

(*b*) The Gypsum Depots of Mianwali District are being utilised by the Pak American Fertiliser Factory, and Maple Leaf Cement Factory, Daudkhel.

The Maple Leaf Cement Factory is also utilising the local Coal, shale, limestone and gypsum for the manufacture of cement.

A private party has been permitted to set up a Silicasand Washing Plant at Daudkhel. A licence for the import of machinery has already been granted to them.

مسٹر حمید اللہ خاں - میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو آپ نے کوئلے کی کانیں دی ہیں وہ لاکھوں روپیہ ڈیلی کما رہے ہیں لیکن وہ پینے کا پانی تو دے دیں اور کوئلہ لے لیں -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - میں نے ابھی کہا ہے کہ وہاں کوئلہ ہے اور دوسری چیزیں ملی ہیں اور مل رہی ہیں تو حمید اللہ صاحب اور کیا چاہتے ہیں -

مسٹر حمید اللہ خاں - وہاں کوئلے کی کانیں مقامی آدمیوں کو نہیں دی گئی ہیں جن کی یہ ذاتی ملکیت ہے اور باہر کے آدمیوں کو دی گئی ہیں -

وزیر قانون - یہ تو سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا کوئی وہاں کے لوگ کارخانے لگانے کو تیار نہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کسی نے بھی انٹرسٹ نہیں لیا تو پھر ہم نے ان Minerals کو باہر کے لوگوں کو دے دیا اور کوئی بھی اس میں دلچسپی لے گا تو ہم اس کو دیئے دیں گے - جب میانوالی کے کسی آدمی نے بھی دلچسپی نہیں لی تو ہم نے دوسروں کو دے دیا -

مسٹر حمید اللہ خاں - آپ نے لاکھوں لائسنس دیئے ہیں لیکن باہر کے لوگوں کو دئیے ہیں -

وزیر قانون - روکڑی صاحب یہ غلام سرور اینڈ سنز وہاں کے نہیں ہیں -

مسٹر حمید اللہ خاں - وہاں کا ہے لیکن یہ حصہ دار ہے وہ ان کا نوکر ہے - اگر کسی جگہ آپ کا لڑکا ہو تو وہاں آپ کا نام نہیں ہو گا -

Minister of Law: Messrs Ghulam Sarwar and Son have been permitted to set up a Silicasand Washing Plant at Daudkhel and have been granted an import licence of the value of one lakh fifty thousand.

DEPOSITS OF CLAY AND COAL IN HILLY TRACK BETWEEN VILLAGES BORI KHEL AND NAMAL IN MIANWALI DISTRICT

*5395. **Mr. Hamid Ullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state :—

(*a*) the quantity of clay, used in pottery and coal deposits in the Hilly track between Villages Bori Khel and Namal in Mianwali District;

(*b*) whether Government intend to set up any factory in the above said area utilizing the above said clay and coal?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo); (*a*) There is no sizeable pottery unit in the Hilly track between Villages Bori Khel and Namal in Mianwali District. Therfore, the exact quantity of clay used in that area cannot be indicated.

As regards coal deposits, there is no production of Coal reported from that area uptil now.

(*b*) There is no scheme to set up pottery industry in the said area in the public sector. However, if any, private party comes up with a feasible scheme it could be favourably considered by Government.

ماسٹرخان گل ۔ حمید اللہ خاں کو یہ شکایت ہے کہ ہمیں کام کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا تو اس میں گنجائش ہے حمید اللہ خاں درخواست پیش کرتے تو حکومت ان کو کارخانے کی اجازت دیتی ۔

مسٹر حمید اللہ خاں روکڑی ۔ وہاں کے Proper لوگوں کو دیا جائے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ میں ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ اگر وہاں کوئی پرائیویٹ پارٹی کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ تو حکومت بے شک اس پر توجہ دے گی ۔

ماسٹر خان گل ۔ آپ انہیں کوئی پارٹی پیدا کر دیں ۔

مسٹر حمید اللہ خاں روکڑی ۔ اگر میں ایسی پارٹی پیدا کر دوں ۔ تو کیا آپ اس کو دے دیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جی ہاں ۔

LATE CRUSHING OF SUGARCANE BY PREMIER SUGAR MILL MARDAN

***5442. Malik Sarfraz Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that large quantity of Sugarcane was discarded by the Priemier Sugar Mill, Mardan, last year after declaring it useless and the same was auctioned for use as fuel;

(*b*) whether it is a fact that the abovesaid sugarcane became useless due to the late crushing of sugarcane in the said mill which resulted in a considerable loss to poor cultivators?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): (*a*) It is not a fact that large quantity of sugarcane was discarded by the Premier Sugar Mill, Mardan. The correct position in that out of 17,585,000 maunds of sugarcane offered to the Mill during the crushing season 1962-63 only 56,000 maunds of cane was rejected being of poor quality having 2.3% sugar contents only. The rejected sugarcane was auctioned under the order of the Cane Commissioner so as to recover transportation charges. This cane was not purchased by the Mill in the auction.

(*b*) It is not a fact that the aforesaid sugarcane become useless due to late crushing but it was due to the fact that it was badly damaged by the Frost and Pyrilla pest. The Mill started crushing on 1st December, 1963 immediately after the Government Policy regarding the fixation of prices of sugarcane was declared. The normal date of commencement of crushing is the middle of November, every year.

ملک سرفراز خاں - میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے - کہ اس کی وجہ یہ تھی - کہ اس گنے کو پائریلا برف باری نے کافی نقصان پہنچایا تھا - تو کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں - کہ ۱۵-۱-۶۴ سے پہلے سابق صوبہ سرحد کے ضلع مردان میں جتنا گنا شوگر ملز کو دیا جاتا رہا ہے - اس پر آج سے بیس سال پہلے کبھی برف باری ہوئی تھی - جس کی وجہ سے وہ گنا خراب ہوا ہے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - بیس سال پہلے کے متعلق میں کیا جواب دے سکتا ہوں -

ملک سرفراز خاں - میرا مطلب یہ ہے - کہ اس جواب میں دیا گیا ہے - کہ اس گنے کو برف باری کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے - کیا ایسا پہلے بھی کبھی ہوا تھا -

وزیر قانون - مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں برف باری ہوتی ہے - سندھ میں کسی وقت ہوتی ہے - پشاور میں کسی اور وقت ہوتی ہے - میں یہ تو تعین کر نہیں سکتا کہ کس تاریخ میں کہاں پڑتی ہے - البتہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ برف باری سردی کے موسم میں ہوتی ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا وزیر قانون صاحب بتائیں گے کہ جیسا کہ جزو (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے - کہ عام طور پر پندرہ نومبر سے crushing season شروع ہوتا ہے - لیکن اس وقت یکم دسمبر سے شروع ہوا ہے - تو کیا وجہ تھی اس کی یہ اس لئے تو نہیں کہ حکومت نے rates fix کرنے میں دیر لگائی تھی - تو اس وجہ سے crushing season دیر سے شروع ہوا ہے اور یہ دیر کیوں ہوئی ہے -

وزیر قانون ۔ میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ نیشکر کی قیمت مقرر کرنے کا تعلق محکمہ زراعت سے ہے ۔ آپ یہ سوال ان سے کریں تو آپ کو جواب دے دیں گے ۔

خانزادہ تاج محمد خاں ۔ معزز وزیر کا کہنا ہے کہ crushing کا تعلق نیشکر کی قیمت کے ساتھ ہے ۔ تو عرض یہ ہے کہ پنجاب میں تو اس کی قیمت پہلے ہی announce ہو گئی تھی ۔ یعنی پنجاب میں تو آپ نے ایک مہینہ پہلے ہی اس کی قیمت declare کر دی تھی ۔ لیکن آپ نے سابقہ صوبہ سرحد میں ایسا کیوں نہیں کیا ہے ۔ اگر آپ جواب نہیں دیتے ۔ تو اس کا جواب میں دے دوں گا ۔

Minister of Law: Sir, I regret I have not followed the question. I would request the member to kindly repeat his question in English so that I can understand him.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, the Minister has said that the reason for the late starting of the sugar mills in the Frontier was the non-fixation of the sugarcane price, which is not a fact. The sugarcane price had been fixed earlier and that enabled the rest of the Mills in West Pakistan to start crushing but the three mills in the Frontier could not start. It was not due to the reason of sugarcane price; it was due to the reason other than that. Those reasons should be brought out.

Minister of Law: Sir, according to the department the reason was the fixation of price at the date given in the reply. There is no other reason. Why it was fixed late, I have already submitted before the House that the fixation of price is the subject matter of Food Department, and this question, if it is put in the form of a supplementary question, can only be answered by that department. It will be passed on to them or the member may raise this question at an appropriate time when it will be answered by them on the date fixed for that department.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون صاحب فرماتے ہیں کہ نیشکر کی قیمت کے تعین کا جہاں تک تعلق ہے ۔ اس کا تعلق محکمہ زراعت سے ہے ۔ میں یہ مانتا ہوں ۔ لیکن جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے ۔ کہ قیمت مقرر کرنے میں دیر ہو گئی تھی ۔ اور اس لئے crushing s ason شروع ہونے میں بھی دیر ہو گئی تھی ۔ اور اگر میں آپ کو یہ بتاؤں ۔ کہ crushing season میں اس لئے دیر ہو گئی تھی ۔ کہ وہاں کے چینی کے کارخانوں کے ساتھ Discrimination برتی گئی تھی اور جو اجازت free sale of sugar کی دوسرے ملوں کو میسر تھی ۔ وہاں کے مل والوں کو نہیں تھی ۔ کیا ان معلومات

کے بعد آپ یہ فرمائیں گے - کہ جو معلومات آپ کے جواب میں ہم پہنچائی گئی ہیں - وہ صحیح نہیں ہیں-

وزیر قانون - آپ کی طرف سے جو معلومات میسر آئی ہیں وہ ہم نے معلوم کر لی ہیں - میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہیں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ جب تک وزیر زراعت ملک قادر بخش صاحب موجود نہ ہوں اور ہم تصویر کا دوسرا رخ نہ دیکھ لیں - ہم نہیں کہہ سکتے ہیں - کہ یہ صحیح ہے - یا غلط - اس کے بغیر ہم کس طرح فیصلہ دے سکتے ہیں -

خانزادہ تاج محمد خان - کیا آپ یقین دلاتے ہیں - کہ جب وہ ہاؤس میں آئیں گے - تو وہ ہمیں جواب بھی دے دیں گے -

وزیر قانون - مجھے امید ہے کہ ملک صاحب آپ کو مایوس نہیں کریں گے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - کیا وزیر قانون ملک صاحب کو لانے کا کوئی بندوبست کر سکتے ہیں -

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

DECLARATION OF RAHIMYAR KHAN AS AN INDUSTRIAL AREA

***5444. Mr. Muhammad Akbar Khan Kanjoon** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have declared Rahimyar Khan as an Industrial area ; if so, when;

(*b*) whether Government have taken any paractical steps in this behalf; if so, the details thereof and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): (*a*) Rahimyar Khan has not specifically been declared as industrial area by Industries Department. However, a scheme for setting up of an Industrial Estate for Medium and large scale industries has been sanctioned Administrative approval for this scheme was issued in October 1963.

(*b*) The total cost of the above mentioned scheme is Rs. 62·80 lac . This funds for the year 1963-64 amount to Rs. 8 lacs. The survey of suitable site is under way.

مسٹر محمد اکبر خان کانجو - Industrial Estate اور صنعتی علاقے میں کیا فرق ہے -

وزیر قانون - میں سمجھتا ہوں کہ فرق تو کوئی نہیں ہے - سوال یہ تھا - کہ کیا اس کو انڈسٹریل ایریا declare

کیا گیا ہے یا نہیں - تو جیسا کہ عرض کیا ہے کہ فنی اعتبار سے ان الفاظ میں کوئی فرق نہیں ہے اور ہم وہاں پر ایک Industrial Site بنا رہے ہیں - اس پر باسٹھ لاکھ سے اوپر سرمایہ خرچ ہو رہا ہے - اور ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے اس غرض سے آٹھ لاکھ روپے منظور کر دئیے گئے ہیں -

مسٹر محمد اکبر خاں کانجو - اس کی انتظامی منظوری اکتوبر ۱۹۶۳ء میں دی گئی ہے - اب ۱۹۶۴ء ہے لیکن اس کے لئے ابھی تک کسی خاص جگہ کا انتخاب نہیں ہو سکا - اس کی وجہ کیا ہے -

وزیر قانون - سوال جو کیا گیا ہے میری ناقص رائے میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا - ہم نے کہا ہے کہ اس کی منظوری دے دی گئی ہے - آپ کہتے ہیں کہ ابھی تک یہ کام کیوں نہیں ہوا -

Mr. Speaker : In part (b), he has said "whether Government have taken any practical steps in this behalf; if so, the details thereof and if not, reasons therefor?

Minister of Law : The practical step towards the implementation of this scheme is that rupees eight lakhs have been sanctioned for particular years. That is also a practical step. However, as I understand, the member wants exact details towards the implementation of this scheme and I will supply him the requisite information.

ماسٹر خان گل - یہ جو ۱۹۶۰ء میں منظوری وہاں دی جا چکی ہے اور اب ۱۹۶۴ء ہے تو چار سال میں اس کے لئے ایسا کوئی انتظام نہیں ہو سکا - اگر پہلے نہیں تھا تو اب تو کم از کم حکومت کو کچھ تو توجہ دینی چاہئے -

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

میاں محمد اکبر خاں کانجو - جناب اصل منصوبہ پر کل ارسٹھ لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ ہوگا - اور موجودہ سال کے لئے آٹھ لاکھ روپیہ مختص کیا گیا ہے - کیا ہم امید کریں کہ اس سال میں یہ آٹھ لاکھ ضرور خرچ ہو جائے گا یا lapse ہو جائے گا -

وزیر قانون - امید ہے کہ یہ آٹھ لاکھ ہم ضرور خرچ کر لیں گے -

INSTALLATION OF COLD STORAGE PLANT IN PESHAWAR DISTRICT

*5465. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a cold storage plant for Fruits and Potato Growing Areas, in Peshawar District, was sanctioned in 1960; if so, whether Foreign Exchange has been provided for import of the said plant;

(*b*) whether it is a fact that fruits and potatoes worth lacks of rupees are wasted every year in the said District due to non-availability of cold storage facilities if so, whether Government intend to look into the matter?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) - (الف) جی ھاں - ۱۹۶۰ء میں پشاور کے علاقے کے لئے ۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ ٹن کی استعداد کے دو کولڈ سٹوریج پلانٹ منظور کئے گئے تھے - ھر کولڈ سٹوریج کے لئے مشنیری درآمد کرنے کی غرض سے مطلوبہ زر مبادلہ جو ھر ایک کے لئے ۲ء۵ لاکھ روپے بنتا تھا بھی مختص کر دیا گیا تھا - تاھم ان فریقوں نے جن کے حق میں یہ یونٹ منظور کئے گئے تھے اس معاملے میں اس مرحلے پر مناسب دلچسپی نہیں لی - چنانچہ اس مقصد کے لئے مخصوص زر مبادلہ سوخت ھو گیا -

(ب) صنعت تجارت اور معدنی وسائل کے محکمے کو اس بارے میں کوئی رپورٹ موصول نہیں ھوئی ھے - تاھم یہاں یہ واضح کیا جا سکتا ھے - کہ اس وقت پشاور میں دو کولڈ سٹوریج موجود ھیں اور حال ھی میں ایک مزید کولڈ سٹوریج پشاور میں قائم کرنے کی منظوری دی گئی ھے -

Major Abdul Majid Khan : Parliamentary Secretary, Industries, has informed the House that foreign exchange was surrendered because the parties concerned did not take any interest in the matter, may I know as to why the Commissioner, Peshawar Division was not consulted for re-allotment of the foreign exchange because the provision of a cold storage was not meant to safeguard the interest of individuals but it was a part of the development to be carried on in Peshawar District.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - معزز ممبر کہتے ھیں کہ کمشنر صاحب پشاور کو کیوں consult نہیں کیا گیا - میری عرض یہ ھے کہ سوال یہ پوچھا گیا

تھا کہ foreign exchange اس Cold Storage unit کے لئے provide کی گئی اور اگر کی گئی تو کیا ہوا اس کا - انہیں ہم نے جواب دیا ہے کہ provide کی گئی - جس پارٹی کو لائسنس دیا گیا - اس نے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی - اس لئے lapse ہو گیا - اگر کوئی نئی پارٹی interest لینا چاہتی ہے -

Including the questioner. Surely his application will be considered by the Government.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: It has been said that the amount which was sanctioned for the development of a particular area was not utilized. Will the Minister be pleased to tell us whether the allocation was subsequently made to a man of the same area ?

Minister of Law: I require fresh notice because I can't answer this supplementary at this stage whether the foreign exchange which had lapsed has been utilized by a person of the same region or from outside.

مسٹر عبدالرازق خان - وہ دو parties جن کو foreign exchange الاٹ کیا تھا ان کے نام تو ذرا بتا دیجئے -

وزیر قانون - وہ parties یہ ہیں :—

(۱) میسرز ایبی کوآپریٹو مکٹی پریز سوسائٹی - ایبی - پشاور

(۲) پاکستان ریفریجریشن لیمٹیڈ - پشاور - آپ کی اطلاع کے لئے یہ پڑھ کر سناتا ہوں :—

A new cold storage has recently been sanctioned in favour of Messrs Azim Cold Storage for setting up in Peshawar. Necessary foreign exchange funds have been provided to them out of cash allocation sanctioned by Government of Pakistan for persons affected by the rupture of trade relations with Afghanistan.

In addition, another party has indicated that it is contemplating to set up a new cold storage at Peshawar by procurring the required machinery against Bonus Vouchers and the Industries Directorate has already issued necessary "No Objection" in this case. It is hoped that the proposed cold storages alongwith those in existence will meet the growing demand for such facilities in Peshawar.

Mr. Speaker: The Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Government Shahdara Weaving Factory

***5564. Mir Muhammad Murad Khan Jamali**: Will the Parliamentary Secretary Industries be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government Shahdara Weaving Factory purchased Bonus Vouchers for the import of raw silk from abroad; if so, the amount spent on purchase thereof during 1959, 1960 and 1961 ;

(*b*) the length of the cloth prepared from the said imported raw silk and the price of such cloth received by the Factory from the said sale during the above said period ;

(c) whether it is also a fact that the length of the cloth prepared from the said raw silk increases after undergoing process of bleaching, dying and calendering; if so, the increased length of the said cloth during 1959, 1960 and 1961, separately;

(d) whether it is also a fact that the details and record of increased cloth had been shown to the Excise Authorities for the year 1962 only if so, reasons for not showing the details for the year 1959, 1960-61?

(الف) - پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو)

جی نہیں -

(ب) بالا (الف) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ہے -

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا ہے -

MINING LEASES GRANTED BY GOVERNMENT UNDER PRESIDENT'S ORDER No. 8 OF 1961 (MINERALS ACQUISITION AND TRANSFER ORDER, 1961).

*5603. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Provincial Government have been benefited to a large extent through royalties by virtue of proviso No. 1 of President's Order No. 8 of 1961 (Minerals Acquisition and Transfer Order, 1961) promulgation on 15th May 1961; if so, the names and addresses of the parties from whom Government have realised the said royalities and to what extent;

(b) whether it is a fact that under proviso No.2 of the said Order the landlords enjoying Minerals rights have also been benefited to some extent; if so, the names and addresses of the said landlords and the extent of benefits accrued to them;

(c) the number of permits of sand, gravel and lime-stone issued by Government after the promulgation of the said Order in the Districts of Lahore, Multan and Hyderabad and Karachi;

(d) whether it is a fact that a circular was issued by the Secretary, Industries and Commerce, inviting applications for the grant of mining leases for sand, gravel and lime-stone after the promulgation of the said order; if so, the number of applications received and the number of Mining leases granted by the Government so far?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo):*

BROWN PACKING AND WRAPPING PAPER

*5700. **Mian Muhammad Akbar**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that brown packing and wrapping Paper has been declared by the Government as an essential article;

(b) whether it is a fact that the import of brown packing and wrapping Paper was banned two years ago to afford protection to the indigenous mills Messrs. Karanaphuli Paper Mills Ltd., East Pakistan;

(c) whether it is a fact that for the last 2 or 3 months the said Mill is not at all supplying the said paper to West Pakistan Markets including Karachi with the result that the price of the paper has shot up from

*Please see Appendix II at t l

Rs. 42 to Rs. 55 per ream of size 29—44/40 lbs. and even at this high price, the paper is not available in the Market ;

(*d*) whether it is a fact that on account of absolute scarcity of this packing and wrapping Paper, throusands of brown envelope makers have become jobless ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in affirmative, the steps Government intend to take in the matter ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھایو) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی ھاں صنعتی صارفین کو اس کی درآمد کی اجازت دیدی گئی تھی ۔

(ج) یہ درست ھے کہ کچھ عرصہ سے کاغذ سازی کے کار خانوں نے سالانہ صفائی کی غرض سے اور مزدوروں کی ھڑتال کی وجہ سے کارخانے بند رھنے کی بنا پر مغربی پاکستان کو مہیا ھونے والے کاغذ کے کوٹے میں کمی کر دی ۔

(د) یہ درست نہیں ھے کہ کاغذ کی شدید قلت ھے بلکہ کاغذ قدرے مہنگی قیمت پر بازار میں مل رھا ھے توقع ھے کہ صورت حال عنقریب معمول پر آجائیگی ۔

(د) یہ درست نہیں ھے کہ یہ قلت اس حد کو پہنچ گئی ھے کہ اس سے لفافہ سازوں کے کام میں تعطل پیدا ھو گیا ھے ۔

جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ھے کاغذ کی بہم رسانی کی حالت عنقریب بہتر ھو جائے گی لہذا حکومت کاغذ کی سپلائی اور تقسیم کے ضمن میں کوئی پابندی عائد کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

SUPPLY OF BIDI LEAVE TO SMALL INDUSTRIALISTS

***5701. Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that upto 5th June 1958, the Department of Industries used to distribute bidi leaves to small scale manufacturers after deducting 10% of the quota fixed for large scale manufacturers ;

(*b*) whether it is a fact that thereafter this work transferred to the Small Industries Corporation ;

(*c*) whether it is a fact that in 1962 the Provincial Government did not make any recommendation to the Central Government for reservation of 10% quota of bidi leaves for the small industrialists ;

(*d*) whether it is a fact that the small bidi industrialists were not supplied any quota of bidi leaves during 1962 and 1963 which caused great hardship to them ;

(*e*) whether it is a fact that the big industrialists are receiving their quota of bidi leave regularly ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative reasons for adopting discriminatory attitude towards the small industrialists by Government and whether Government intend to make suitable arrangements for regular supply of bidi leave to small industrialists also ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): (*a*) No. The Directorate of Industries used to distribute bidi leaves to the small scale manufacturers from a separate ceiling but no deduction was made from the entitlement of the large scale manufacturers.

(*b*) Yes, since 1960. The Small Industries Division of the WPIDC provided quota of bidi leaves to the small scale manufacturers from the allocation of foreign exchange made to it in every shipping period for import of raw material.

(*c*) As has been explained above, the Small Industries Corporation used to import necessary quantities of bidi leaves from its foreign exchange allocation. The question of recommending for reservation of 10 per cent quota of bidi leaves to small industrialists does not arise.

(*d*) No. The small bidi manufacturers were getting supplies of bidi leaves imported by the WPIDC during 1962 as well as the shipping period January June, 1963.

(*e*) Yes.

(*d*) The small scale bidi manufacturers did not get any supplies of bidi leaves during the shipping period July-December 1963 only, as the WPIDC were not permitted to import bidi leaves by the Central Government. The Provincial Government took up the matter with the Central Government pertaining to this omission to issue a licence for the small scale bidi manufacturers' requirements and on a strong recommendation being made by the Provincial Government the Central Government decided to make available a special allocation of Rs. 3 lacs to the WPIDC to meet the requirements of small scale industries including bidi leaves. The amount, however, has not so far been released for reasons not known to the Provincial Government. The Provincial Government have already taken up the matter with the Central Government requesting them to have the decision in question implemented without further delay. Furthermore, there is also a provision of foreign exchange with the WPIDC for supply of quota of bidi leaves to the small scale manufacturers for the shipping period Jan—June, 1964. No discriminatory treatment is being meted out to the small bidi manufacturers.

DATTA AND HAZARA BIDI FACTORY OF HAZARA DISTRICT

***5702. Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Datta and Hazara Bidi Factory is the only Bidi Manufacturing Factory in and around Hazara District ;

(*b*) whether the said Factory has been recommended for an import licence and whether the same has been issued to it so far ;

(*c*) whether it is a fact that no licence for bidi leave has been issued to any factory in former N.-W. F. P.;

(*d*) whether it is a fact that quite a large number of such licences have been issued in former Punjab and Sind areas;

(*e*) if answers to (*c*) and (*d*) above be in the affirmative, reasons for discrimination ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو) : ۔

(الف) میسرز دتہ اینڈ ہزارہ ضلع ہزارہ میں "بڈی" بنانے کی واحد یونٹ تھی لیکن اس کے مالک نے اسے لاہور منتقل کر لیا ہے ۔

(ب) بلا واسطہ اجارہ یابی کے لئے یہ یونٹ چیف کنٹرولر آف امپورٹز اینڈ ایکسپورٹز کے پاس درج شدہ نہیں ہے ۔تاہم یہ بیڈی کے پتوں کا کوٹا مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی چھوٹی صنعتوں کی ڈویژن سے لے رہی ہے ۔

(ج) بلا واسطہ اجازہ یابی فہرست پر چار یونٹیں تھی لیکن تین یونٹوں کے لائسنس بند کر دئیے گئے تھے کیونکہ پتہ چلا تھا کہ وہ درآمد کردہ خام مال کا جائز استعمال نہیں کر رہے تھے ۔

(د) جی ہاں ۔

(ح) مندرجہ بالا کے پیش نظر ان کے درمیان امتیاز کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ صوبے کے کسی حصہ میں واقع بڈی یونٹ جو بلاواسطہ اجارہ یابی کی مستحق ہو تو اس کو لائسنس جاری کرنے کے لئے پورا پورا غور کیا جاتا ہے ۔ چھوٹی یونٹوں کو چھوٹی صنعتوں کی ڈویژن بڈی کے پتوں کا کوٹا دلانے کا خیال رکھتی ہے ۔

INSTALLATION OF SUGAR MILLS IN JHANG DISTRICT

***5751. Sardar Ghulam Muhammad Shah**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) whetther it is a fact that in Jhang District especially in Chiniot Tehsil sugarcane crop is more successful than that of cotton;

(*b*) whether it is a fact that a Zamindar, namely, Kaley Khan of the above said area, was given a cash reward of Rs. 5,000 and a merit certificate for better produce of sugarcane;

(*c*) whether it is a fact that there is no sugar mills in the abovesaid area in spite of the fact that this area produce bumper sugarcane crop;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to sanction the installation of a sugar mill in the above-said area?

(الف) پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھایو)- یہ درست نہیں ہے۔

(ب) جی ہاں لیکن مخصوص طور پر گنے کی فصل اگانے کے لئے نہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں سفید شکر سازی کا کوئی کارخانہ نہیں ہے۔

(د) بالفعل ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

SETTING UP OF WOOD WORKS FACTORY AT HAVELIAN

*5773. **Mr. Sultan Muhammad Awan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government intend to set up a wood works factory at Havelian in District Hazara; if so, the time by which the said factory is expected to be established;

(*b*) whether the abovesaid factory will be exclusively a Government enterprise or its shares will be thrown open to the private persons as well?

(الف) پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھایو)- جی نہیں۔ تاہم ایک پرائیویٹ ادارے بنام ایبٹ وڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ایبٹ آباد کو حویلیاں کے مقام پر ایک وڈ ورکنگ یونٹ قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس یونٹ کی فیکٹری کی عمارت اب مکمل ہو چکی ہے۔ اور یونٹ نے کام شروع کر دیا ہے۔

(ب) محولہ بالا (الف) کے پیش‌نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ESTABLISHMENT OF A FLOUR MILLS IN HAZARA DISTRICT

*5779. **Mr. Sultan Muhammad Awan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state whether it is a fact that there is no flour mills in Hazara District if so, whether Government intend to establish a flour mills in the said District, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): It is correct that there is at present no flour mill in Hazara District, Government do not propose to set up a Flour Mill in this District in the public sector, as it is their general policy not to enter into fields where the private enterprise is active. As far the private sector, if any feasible scheme is received, it will be duly considered on merit.

RATE OF TAX HOLIDAY IN PESHAWAR REGION

*5903. **Major Abdul Majid Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the rate of tax holiday in Peshawar Region is the same as in Karachi;

(*b*) whether it is the policy of the Provincial Government to provide incentive to the investors in smaller units to speed up the development;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in affirmative, whether Government intend to revise the rate of tax holiday for smaller units?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): This is not correct. Peshawar Region consists of Dera Ismail Khan and Peshawar Division. The former is entitled to 8 years tax holiday. In the latter Division, excepting the Tehsils of Mardan and Nowshera, which are entitled to 4 years tax holidays and Peshawar Tehsil, which is entitled to 6 years tax holiday the entire area 8 years tax holiday for Indus enjoys.

(*b*) It is the policy of the Provincial Government to encourage development in the comparatively under-developed areas of the Province.

(*c*) The period of tax holiday for various regions has been laid down by the Central Government in accordance with the state of development of the area concerned. As already explained, a tax holiday given to most of the areas in the Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions is eight years which is the maximum period allowed. In case the question of re-examination of the period of the tax holidays comes up for Provincial Government's recommendation, the matter would in the normal way be again examined in the light of the circumstances pertaining to the areas in question including the tehsils of Mardan and Nowshera.

DEVELOPMENT OF HAND-LOOMS AND POWER-LOOMS INDUSTRIES IN THE PROVINCE

*5904. **Major Abdul Majid Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state the steps taken to speed up the development of hand-looms and power-looms industries in the Province during the last two years?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): In order to given an impetus to the hand-looms industry, the following special measures were adopted—

(*a*) Machinery and equipment (including dobbies, jacquards, etc.) costing Rs. 3,03,500 in foreign exchange, has been provided to the private sector.

(*b*) Light engineering units capable of producting dobbies and jacquards were encouraged. A sum of Rs. 96,050 has been provided as loan to hand-loom and power-loom units for the purchase of equipment needed for modernisation.

(*c*) Raw materials of the value of Rs. 12,00,000 have been imported and distributed among hand-loomers and powerloomers during the same period those materials include pure silk, cotton yarn of fine counts, art silk, dies and colours and handloom accessories.

(*d*) An agreement was signed with Mrs. Ceebs Industries, Limited, Ravi Road, Lahore on the basis of which the Industrial Development Bank of Pakistan provided to them foreign exchange for the import of machinery and equipment for establishing a sizing and warping plant at Lahore. The machinery has already been imported and installed. Two plants of the same type are now likely to be established in the Industrial Estate at Gujranwala. One of

these plants will provide sixizing and warping facilities to those units which produce art silk fabrics. It is proposed to instal more such plants at the different centres of hand-loom and powerloom industry in West Pakistan *viz.* Lyallpur, Jalalpur Jattan, Gujrat, Sialkot, Sukkur, Hyderabad, etc. Similar plants are being established in semi-public sector at Multan and Karachi which will go into operation shortly. Two service centres, one at Karach, and the other at Multan , are being established for technical and economical research.

(*e*) Considerable development has taken place in the field of power-loom industry. As a result thereof, cloth is available in sufficient quantity to meet local requirements as well as for export at reasonable prices. Similarly yarn, which is the basic raw material for this industry, is also freely available. However, power-loom industry is being afforded facilities of import of spares, sizing materials etc. which are not available in the country. For modernisation of this industry with a view to enable it to improve quality and finishing of its products power loom units have been provided facilities of import of balancing and modernisation machinery with a cash allocation of Rs. 10,61,300 during the last two years.

For the development of specialised textiles which has considerable export potential in addition to local demand, 12 units, with foreign exchange cash allocation of Rs. 6,50,000, were sanctioned during 1961-62. To further improve the efficiency of this Industry, six units have been granted import licences amounting to Rs. 5,09,600 for balancing and modernization machinery during the last two years. An import licence for Rs. 4,00,000 has also been granted to a party for the establishment of a common facility centre to cater for finishing requirements of smaller units.

OFFICERS HOLDING CLASS I AND CLASS II POSTS IN WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION.

***5954. Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the number of officers holding Class I and Class II posts in the West Pakistan Industrial Development Corporation ;

(*b*) the number and names of officers out of those mentioned in (*a*) above who belong to Bahawalpur Division along with the names of the places to which they belong ?

835. **Parliamentary Secretary** (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): (*a*)

(*b*) Their particulars are as under:—

(1) Muhammad Ajmal Khan, Bahawalpur City.

(2) Mr. Muhammad Nawaz Khan, Bahawalnagar.

(3) Mr. A. G. Gohar, Rahimyar Khan.

(4) Mr. Abdul Ghafoor, Liaqatpur.

(5) Mr. Asghar Hasan, Bahawalpur City.

(6) Mr. M. Shafi Sayal, Khanpur.

(7) Mr. Tamewali Asifullah, Bahawalpur City.

SETTING UP OF A SUGAR MILL IN MULTAN DISTRICT

*6019. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Parliamentary Secretary Industries be pleased to state—

(*a*) the tehsil wise area in Multan District brought under sugarcane cultivation during the years 1962-63 and 1963-64;

(*b*) the average produce of sugarcane in maunds per acre in the said District;

(*c*) whether Government intend to set up a sugar mill in the above said district?

(الف) پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھایو) ۔ مطلوبہ اطلاعات کا کیفیت نامہ ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔

(ب) ضلع ملتان میں فی ایکڑ چینی کی پیداوار کی اوسط ۳۰۰ سے ۴۰۰ من کے درمیان ہے ۔

(ج) فی الحال کوئی ایسی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

Name of Tehsil	1962-63	1963-64
	Acres	Acres
Multan*	9,500	7,600
Kabirwala	10,900	10,800
Khanewal	15,300	14,000
Lodhran	6,100	5,700
Ma'lsi	5,900	4,300
Shujabad	2,500	1,900
Vehari	14,200	14,100
Total ..	64,400	58,400

SETTING UP OF INDUSTRIES IN MAILSI, DISTRICT MULTAN

*6021. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** :Will the Parliamentary Secretary, Industries, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the District Council, Multan at its meeting held on 15th October 1963 passed a resolution recommending to Government to set up industries in Mailsi, District Multan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps Government have so far taken in this behalf;

(*c*) in case no action has so far been taken on the said resolution, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): (*a*) Yes. (*b*) & (*c*) The Deputy Commissioner, Multan, has asked the Chairman, Tehsil Council, Mailsi to intimate feasible projects that parties are willing to sponser so that could be examined on merits for reference to Government or the financial agencies for consideration.

SETTING OF TEXTILE MILLS AT MAILSI

*6022. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Tehsil Mailsi is a cotton growing area and the cotton grown in the said area is one of the best qualities of cotton produced in Pakistan;

(*b*) whether it is a fact that only four ginning mills are functioning at Mailsi at present;

(*c*) whether it is a fact that Tehsil Council, Mailsi passed a resolution demanding the setting up of textile mills at Mailsi and forwarded a copy thereof to District Council, Multan, which recommended the same to Government on 15th October 1963 for necessary action, if so, the steps so far taken by Government in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo):

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) It is correct that the Tehsil Council,Mailsi, passed a resolution demanding the setting up of Textile Mills at Mailsi, which was endorsed by the District Council, Multan. As Government's general policy is not to establish industries in the public sector in which private enterprise is active, (including textile mills) the Deputy Commissioner, Multan, has asked the Chairman, Tehsil Council, Mailsi to intimate the names of the parties willing to establish industrial units at Mailsi and the amount to be invested by them so that the matter can be referred to the Government for necessary action. In this connection, it may also be mentioned that five large textile mills already exist in Multan District.

ESTABLISHMENT OF A SUGAR MILL IN FORT ABBAS TEHSIL

*6112. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Industries, be pleased to state—

(*a*) the District-wise names of the places where "Industrial Units" have been established alongwith the names of the places declared as "Industrial Areas";

(*b*) whether the District of Bahawalnagar has been declared as an "Industrial Area".

(*c*) the names of the places where sugar mills have been set up after 1958 along with the names of places where sugar mills are proposed to be established;

(*d*) whether sugar mill has been set up or proposed to be set up in the District of Bahawalnagar;

(*e*) the criteria for the selection of sites for the establishment of sugar mills;

(*f*) whether it is a fact that sugar cane crop was grown last year in the Fort Abbas tehsil over an area of 29,000 acres;

(*g*) if answers to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to establish a sugar mill at a suitable place in the above named tehsil; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhavo): (*a*) A statement showing the number of registered industrial units in various Districts of West Pakistan has been placed on the table of the House. No particular place has been declared as 'Industrial Area'. However, some local bodies and other authorities may have earmarked certain areas for setting up industries and styled them as industrial areas. However, there are two Industrial Estates which have been set up at Karachi and Hyderabad. In addition, six new Industrial states have recently been sanctioned for Sukkur, Rahimyar Khan, Multan, Jhelum, Peshawar, Nowshera, Sargodha for locating big and medium size industries.

(*b*) In view of the (*a*) above, question does not arise.

(*c*) New sugar mills have been set up at Tando Muhammad Khan (Hyderabad District), Lyallpur, Khanpur (District Rahimyar Khan), Nawabshah since 1958.

As a result of the decision by the executive Committee of the National Economic Council, six new sugar mills were approved for the following Districts—

Lyallpur

Bahawalnagar

Sialkot,

Sargodha,

Darya Khan (Bhakar Tehsil),

Tharparkar.

These mills would be in addition to the two already sanctioned by the Central Government for Larkana and Shahdadpur in Sanghar District, as well as the two being set up by the West Pakistan Industrial Development Corporation at Bannu and Badin (Hyderabad District) and the one being sponsored for Peshawar District.

(*d*) The question of setting up of sugar mill in Bahawalnagar District and its exact location is under consideration of P. I. C. I. C. In consultation with Provincial Government in accordance with the decision by the Executive Committee of the National Economic Council.

(*e*) Abundant supply of sugarcane close to the mill, adequate communication facilities and other relevant factors are kept in view while considering the proposal for setting up of sugar mills.

(*f*) Yes.

(*g*) This question has already been explained at (*d*) above.

SCHEMES INCLUDED IN DEVELOPMENT PROGRAMME OF INDUSTRIES DEPARTMENT FOR IMPLEMENTATION IN FORMER N.-W.F.P

*6200. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the names of schemes included in the Development Programme of the Industries Department for implementation in the former N.-W. F. P., during 2nd Five Year Plan;

(*b*) the total estimated expenditure on the said schemes;

(*c*) the number and details of schemes, out of those mentioned in (*a*) above which have been implemented so far, and which are yet to be implemented;

(*d*) the names of the schemes out of those mentioned in (*a*) above which pertain to Kohat District ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): Reply is being collected and will be supplied on the next turn viz., the 20th of March, 1964.

SETTING UP OF A PAPER MILL AT MARDAN

*6226. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Industries be pleased to state whether it is a fact that Government have a scheme to set up a paper mill at Mardan if so, the date by which the work on the implementation of the said scheme will be started ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): A proposal for setting up a paper mill at Mardan in the private sector is under consideration. It is not possible at this stage to indicate the exacat date on which work on the project will be started.

NUMBER OF INDUSTRIAL UNITS ESTABLISHED IN TEHSIL MARDAN SINCE 1947.

*6227. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state:—

(*a*) the number of Industrial Units established in Tehsil Mardan since 1947;

(*b*) the number of Industrial Units established so far along with the number of those proposed to be established in Tehsil Swabi;

(*c*) the steps Government intend to take to industrialize Tehsil Swabi?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): (*a*) Four big units have been established in Tehsil Mardan.

(*b*) Messrs. Nawankali Co-operative Society have been permitted to set up a Tabacco Redrying Unit in Tehsil Swabi.

(*c*) It is for the private sector to put up feasible proposals which would be sympathetically considered by Government in respect of industries to be set up in tehsil Swabi. There is no proposal with Government to set up any industry in the public sector in Swabi tehsil at the present.

JOINT STOCK COMPANIES REGISTERED IN THE PROVINCE

*6238. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) the names, addresses and authorised capital of Joikt Stook Companies registered in 1963 in the Province;

(*b*) the kind of business under taken by each of the said companies?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): Reply is being collected and will be supplied on the next turn viz, the 20th March 1964.

ESTABLISHMENT OF SMALL INDUSTRIES IN DERA ISMAIL KHAN AND PESHAWAR DIVISIONS

*6330. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi**: Will the Parliamentary, Secretary Industries please refer to part (*b*) (*vi*) (*vii*) of the answer of my starred question No. 2621 given by Parliamentary Secretary, Planning and Development in the House on 15th April 1963 and state:—

(*a*) the time by which small industries are expected to be established in Dera Ismail Khan and Peshawar Division;

(*b*) the full particulars of the parties to whom 9 prospecting licences for minerals have been granted alongwith the names of places in the areas of Lora, Nara, Bakot and Boi in Tehsil Abbottabad where prospecting operations are being carried out?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): Reply is being collected will be supplied on the next turn, viz., the 20th of March 1964.

SURVEY REPORT SUBMITTED BY INDUSTRIES DEPARTMENT

*6335. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary, Industries, please refer to part (*d*) of the answer to my starred question No. 3441 given on the floor of the House on 28th June 1963 and state whether the Survey Reports have since been received; if so, the details of the Survey Report submitted by Industries Department in respect of backwards areas?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): Reply is being collected and will be supplied on the next turn viz., the 20th of March, 1964.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE: EDITORIAL COMMENTS OF THE DAILY 'KOHISTAN', LAHORE ON LACK OF QUORUM IN THE ASSEMBLY.

Mr. Speaker: Mr. Inayatur Rehman Abbasi wants to raise a question of privilege. He may ask for leave of the Assembly to raise it.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی - صدر گرامی - میری تحریک استحقاق بڑی اہم ہے اور اس ہاوس کے لئے . . .

Mr. Speaker: First ask for leave to move it.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی - moves کرنے کے لئے موڈ بنا رہا ہوں جناب میں ایک تحریک استحقاق ایوان کے سامنے پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کیونکہ روز نامہ کوھستان لاھور نے اپنی اشاعت مورخہ ٦ مارچ ١٩٦٤ء میں ایک اداریہ بعنوان ''اسمبلیوں کا وقار قائم کیجئے'' - تحریر کرکے مجھے اور اسمبلی کے ان اراکین کے حق کو مجروح کیا ہے جو اسمبلی کی کارروائی میں باقاعدہ حاضر رہے اور کبھی بھی ان کی وجہ سے اسمبلی کا کورم نہیں ٹوٹا - لہذا اس امر پر بحث کی جائے -

Mr. Speaker: Does the Member want to make a short statement.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی - صدر گرامی - میں اس ایوان کے ان اراکین میں سے ہوں جو اخبارات پر یا ان کی رائے پر کسی قسم کی پابندی کے قائل نہیں ہیں - لیکن صدر گرامی - اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات کا بھی حق رکھتا ہوں کہ اگر ہمارے وہ حقوق جو ہمیں آئینی طور پر حاصل ہیں یا ہمارے وہ استحقاق جن کا آئینی طور پر ہم حق رکھتے ہیں - کسی وقت بھی مجروح ہوں تو وہ آپ کے نوٹس میں لائے جائیں - اور آپ کی پوری توجہ اور اس ایوان کی پوری توجہ ان پر مبذول کرائی جائے -

جناب والا - اس میں شک نہیں کہ اگر اداریہ میں چند دیگر پہلوؤں پر بھی غور کیا جاتا اور چند دیگر پہلوؤں کو بھی سامنے رکھ کر اداریہ کو تحریر کیا جاتا تو میں اس ایوان کے ان ممبران میں سے ہوں جس نے ہر صبح آپ کے سامنے جب میں اس اسمبلی میں آیا تو میں نے ہمیشہ چلا چلا کر کہا کہ اس ایوان کا کورم پورا ہونا چاہئے تاکہ ایوان پوری طرح سے اپنی کارروائی جاری رکھ سکے - لیکن صدر گرامی - میرے اور میرے بھائیوں کے متعلق جنہوں نے اس ایوان کی تاریخ میں ہمیشہ آٹھ بجے سے قبل اس اسمبلی چیمبر کی سٹیرھیوں کو cross کیا اور اس ایوان میں آئے - میرے واجب الاحترام اداریہ لکھنے والے نے اتنا بھی نہ سوچا اور اتنا بھی محسوس نہ کیا کہ کم از کم اگر وہ ہمارا نام نہ لیتے - ہمیں point out نہ کرتے لیکن اتنا

اپنے اداریہ میں تحریر کر دیتے کہ اس ایوان میں ایسے اراکین بھی موجود ھیں اس ایوان میں ایسے اراکین کی اگر اکثریت نہیں تو اقلیت کی صورت میں وہ موجود ھیں جو اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کے لئے اس ایوان میں سب سے پہلے آئے ھیں - لیکن انہوں نے ایک ھی چھری سے سب کو ذبح کرنے کی کوشش کی ھے - اور میں آپ کو بتاؤں کہ میری توجہ اس اداریہ کی طرف میرے ایک ووٹر نے - جس کی میں یہاں نمائندگی کرتا ھوں دلائی اور مجھے اپنے وہ وعدے اور وہ تقریریں یاد دلائیں جو میں ایوان میں آنے سے پہلے اس کے سامنے عرض کر چکا تھا - اور اس کے سامنے عرض کرنے کے بعد میں نے اسے کہا تھا کہ میں اسی ایوان میں جا کر آپ کی نمائندگی کا حق کماحقہ ادا کروں گا -

مسٹر سپیکر - میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ میرا مقصد یہ نہیں کہ کسی مخصوص طبقہ کو یا کسی مخصوص اختیار کو یا کسی مخصوص رپورٹر کو نقصان پہنچے یا اس کی قلم کو discuss کرنا میرا مقصد نہیں ھے - نہ اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا ھے - بلکہ میں تو یہ کہتا ھوں کہ یہ لوگ یہاں اس لئے موجود ھیں کہ یہاں بیٹھ کے یہ ھماری باتوں کو سنیں - ھماری باتوں کو دیکھیں اور ان پر یہ وھی رائے زنی کریں جس رائے زنی کی اس ایوان کی اکثریت حامی ھو - اور یہ اکثریت اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ھے کہ جو کچھ کہہ رھے ھیں یہ صحیح ھے اور درست ھے -

صدر گرامی - میں یہاں پر آپ کی توجہ اس امر کی طرف بھی دلاتا ھوں . . . .

Mr. Speaker: It should be a short statement and not a lengthy speech.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی - تو پھر میں انہی الفاظ کے ساتھ اپنی گزارشات کو ختم کرتا ھوں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir my submission is this that if a member has raised a question which involves or is alleged to have involved a breach of privilege of the members of this House, I personally feel-and particularly when it refers to a paper-I personally feel that at least a case is made out for which we might make a reference to the

proper Committee to report the facts to the Assembly as to whether actually the paper has indulged in breaching the privilege or has made any such attempt or this is a fair comment for which the paper is entitled under the law of the land. I may further add, subject to correction, that I would very much like to be guided in my view by the Leader of the Opposition, who has got the privileges of the members of this House always dear to him.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ مجھے اپنے محترم دوست جناب عباسی صاحب اور ان دوستوں سے جو ان کے ہم خیال ہیں ۔ پوری پوری ہمدردی ہے ۔ کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس بد قسمت ملک میں اخبارات کا تو پہلے ہی گلہ گھونٹا جا چکا ہے ۔ اگر ہم ان چھوٹی چھوٹی pricks کے متعلق ۔ ۔ ۔

on a point of order sir.

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے ہی اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اخبارات کو پوری پوری اور انتہائی آزادی دینے کے حق میں ہیں ۔ لہذا جناب خواجہ صاحب اس بات پر روشنی ڈالیں کہ mis-reporting یا ایسی reporting جس سے ایک ممبر کے جذبات مجروح ہوں اور وہ اس ہاؤس کے اندر بیٹھا ہوا ہو ۔ کیا یہ درست ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرے دوست نے شاید point o rder تو کوئی rise نہیں کیا ۔ اور نہ ہی انہوں نے اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمایا ہے ۔

Mr. Speaker: That was not a point of order.

خواجہ محمد صفدر ۔ تو بہر حال جو کچھ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے ۔ میں نے سن لیا ہے ۔ لیکن میں پھر بھی عرض کروں گا کہ مجھے ان کے جذبات کا پورا احترام ہے ۔ اور مجھے ان سے پوری پوری ہمدردی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں ان کا ہمنوا نہیں ہونا چاہتا اور نہ ہی ہو سکتا ہوں اس لئے کہ جہاں پریس کی آزادی جیسا کہ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے ۔ بالکل مفقود ہے ۔ یہاں قانون پہلے ہی اس قدر اس قدر کڑا ہے اور ان کی گردن میں پہلے ہی اس قدر زبردست پھندا پڑا ہوا ہے کہ وہ پہلے ہی ہل نہیں سکتے ۔ اگر وہ بمشکل

کوئی بات کرتے بھی ہیں - تو اس پر ہم چین بجبین ہوں - میرے نزدیک مناسب نہیں - میری رائے میں پریس کو مکمل آزادی ہونی چاہئے - تاکہ اگر ہم یہاں کوئی غلط کام کرتے ہیں تو وہ پوری طرح اسے رپورٹ کریں - اور اگر ہم صحیح کام کر رہے ہیں تو بھی وہ صحیح رپورٹ کریں - اس موضوع پر صرف کوہستان نے ہی نہیں بلکہ دیگر موقر روزناموں نے بھی اپنے اداریوں اور نوٹوں کے ذریعے گزشتہ چند روز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے -

جناب والا - کیا آپ اس امر سے انکار کر سکتے ہ
کہ اس ایوان میں ایک دن میں چار چار بار کورم نہیں ٹوٹ
کیا آپ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ آج سے چند
یوم پہلے اسی ایوان میں گھنٹی بجنے کے پون گھنٹہ کے اندر
اندر کارروائی شروع نہ ہوتی تھی - اور کیا آپ اس بات
سے انکار کر سکتے ہیں کہ اس ایوان کا نصف وقت محض
کورم بنانے یا بگاڑنے میں صرف ہو جاتا ہے - جب ان باتوں
سے ہم انکار نہیں کر سکتے - تو پھر ہم اتنے touchy کیوں
ہو جاتے ہیں کہ اگر ہماری طرف کوئی اشارہ کرے کہ
ہم سے غلطی ہو رہی ہے - تو ہم کہیں کہ یہ ہمارا
privilege ہے - اس بنا پر کہ اس میں سب کا ذکر کر دیا
گیا ہے - تو کیا وہ عباسی صاحب کا نام خاص طور پر لکھتے -
اور اس طرح ہر ایک ممبر کو pick up کرتے - میرے نزدیک
یہ کوئی صحافت اور کوئی ادارت نہیں - انہوں نے ہمارا ایک
نقص بیان کیا ہے - جسے ہم قبول کرتے ہیں - اور میں
یہاں پر برملا کہتا ہوں کہ اس ایوان میں شاید ہی کوئی
صاحب ہوں جو یہ کہیں کہ میں غلط کہہ رہا ہوں - ہم
میں یہ نقص ہے - اور اس سلسلے میں بھی آپ اور میں شامل
ہیں - ہو سکتا ہے کہ ایک صاحب زیادہ وقت صرف کرتے
ہوں اور دوسرے صاحب کم کرتے ہوں - ان کا مطلب یہ نہیں
کہ ایک فہرست شائع ہو کہ فلاں صاحب تو حاضر ہیں اور
فلاں غیر حاضر -

تو جناب والا - میں اس Privilege Motion کی اس بنا پر مخالفت کرتا ہوں کہ باوجود ان تمام ہمدردیوں کے جو میرے دل میں اپنے دوست عباسی صاحب کے لئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت ایسا نہیں اور یہ دور جس میں سے ہم گزر رہے ہیں ایسا نہیں کہ جس میں ہم اپنی صحافت کا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دیں - ہمیں تو شکوہ ہے کہ ہماری حکومت تو پہلے ہی اس کا گلہ گھونٹ رہی ہے - تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کام میں ہم بھی اس کا ہاتھ بٹائیں - ممکن ہے کہ یہ آپ کے فرائض میں سے ہو - لیکن کم از کم میرے فرائض میں سے نہیں - مجھ پر اور میری طرف بیٹھنے والوں پر جو نکتہ چینی بھی ہو - ہم اسے welcome کریں گے -

آخر میں میں اپنے محترم دوست کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اسے press نہ کریں - اور اسے withdraw کر لیں کیونکہ اس کا بالآخر برا اثر ہو گا اور ہم اس سے دنیا کو کوئی بہتر تاثر نہ دے سکیں گے -

مسٹر سپیکر - عباسی صاحب - ایک تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس سے breach of privilege ہوا ہے - تو وہ کونسا privilege ہے ؟ دوسرے یہ کہ وہ کونسی mis-reporting ہے - جو انہوں نے کی ہے -

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی - صدر گرامی - اگر آپ اجازت دیں تو میں اس اخبار کا اداریہ پڑھ دوں -

Mr. Speaker : Only relevant portion.

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی - جناب والا - اس کی ابتدا میں یہ تحریر ہے -

''صوبائی اسمبلی کے سپیکر نے کورم کے بار بار ٹوٹ جانے کے روزمرہ کے تماشے پر جو سخت قدم اٹھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے - اس کا پہلے دن ایوان پر کچھ نہ کچھ اثر ہوا ہے''-

میں آپ کی توجہ اس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور mis-reporting بھی آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں -

جناب والا - جب سے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے - آپ نے اس ایوان میں دیکھا ہو گا کہ شروع کے Sessions میں اس ہاؤس کو بار بار محض کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے adjourn کرنا پڑا - تو جناب والا - آپ اس زمانے کو بھی سامنے رکھیں - اور جس دن یہ اداریہ تحریر کیا گیا - اور جس دن کورم ٹوٹنے کی طرف توجہ دلائی گئی - اس وقت پر بھی نظر رکھیں - چنانچہ ان دونوں صورتوں کے پیش نظر میں آپ کی وساطت سے اس چیز کو چیلنج کرتا ہوں کہ سارے دن کی کارروائی میں کورم ٹوٹنے اور بننے میں کبھی چھ سات منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگا - یہ تو جناب والا - ایک mis-reporting تھی -

دوسرے جو ہمارے privilege کی breach ہے -

مسٹر سپیکر - اس میں یہ کہیں درج نہیں کہ ایوان کا اتنا وقت ضائع ہوا یا اتنے منٹ ضائع ہوئے -

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی - جناب سپیکر - اسے پڑھنے کے بعد یا اس کے درمیانی حصے کو پڑھنے کے بعد ہمیشہ یہی اثر لیا جا سکتا ہے کہ ایوان کا کورم کبھی پورا ہوا ہی نہیں - یہ ہمیشہ ٹوٹتا رہتا ہے - اور اس کا وقت ضائع ہوتا رہتا ہے - تو اس طرح میں جو کچھ یہاں کرتا ہوں - یہ میرا حق ہے - میرے واجب الاحترام خواجہ صاحب کا جو میرے لئے انتہائی جائے ادب ہیں - یہ کہنا کہ ہم اخبارات کا گلا گھونٹنے کے حق میں ہیں - درست نہیں - ویسے اس مرحلہ پر خواجہ صاحب اس بات کو تسلیم کریں گے اور میں نہایت ادب سے اس بات کی معذرت کروں گا کہ خواجہ صاحب ان اراکین میں سے ہیں جو اسمبلی میں ہمیشہ دیر سے آتے ہیں - اور ہمیشہ پہلے چلے جاتے ہیں - مجھے اس واسطے بھی اپنے privilege کی breach کا خیال آیا - کہ جب میں نے یہ خبر پڑھی تو مجھے صدمہ ہوا اور وہ صدمہ بہت سخت صدمہ ہے - کیونکہ میں سب سے پہلے آتا ہوں اور سب سے آخر میں جاتا ہوں - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص یہ

کہنے کا حق نہیں رکھتا کہ اس ایوان میں کورم توڑنے یا اسے ختم کرنے میں میرا یا میرے ساتھیوں کا ہاتھ ہے ۔

Mr. Speaker: After the statement and appeal and the request of the Leader of the Opposition, does the member still press it?

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی ۔ جناب والا ۔ میں کم از کم اسے withdraw کرنا نہیں چاہتا ۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ — ۱) ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس ایوان کے privilege کا تعلق ہے ۔ میرے خیال میں ہم سے زیادہ zealous اور jealous کوئی شخص نہیں ہو سکتا ۔ اگر زیادہ سے زیادہ ہو گا بھی تو وہ ہمارے برابر ہی ہو سکتا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے privilege کو protect کرنے کے لئے ہمارے پاس آپ جیسی عظیم شخصیت موجود ہے ۔ کیونکہ جہاں کہیں کوئی breach of privilege ہو گی ۔ تو سب سے پہلے آپ کا قدم اٹھے گا ۔

جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہمیں public politics کے متعلق اس قدر touchy نہیں ہونا چاہئے ۔ ہمارے سب cards ہر وقت table پر ہیں ۔ اور ملک کے ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہماری اچھی چیز کو اچھا کہہ سکے ۔ اور کھلے طریقے سے کہہ سکے ۔ اور اسی طرح بری چیز کو برا کہہ سکے ۔

مجھے یاد ہے کہ اس ہاؤس میں دوسری پارٹی کی طرف سے برملا طور پر کہا گیا ہے کہ اس ہاؤس کے ممبران کیلئے یہ شرم کی بات ہے کہ اس ایوان کا کورم ٹوٹتا ہے اور بار بار ٹوٹتا ہے اور اس سلسلے میں گورنر صاحب کو Rules بنانا پڑے ۔ لیکن پھر بھی آپ کو ایک بار نہیں بلکہ پانچ چھ بار وزراء اور ممبران کی attention draw کرنا پڑی ۔ آپ کو بہت سی ترامیم کرنی پڑیں ۔ وارننگ بھی دی کہ فلاں تاریخ سے پورے نو بجے آئیں ۔ ۵ منٹ گھنٹیاں بجنے کے بعد ۱۰ منٹ تک اگر کورم پورا نہ ہوا تو ہاؤس کو adjourn کر دیا جائے گا ۔ لیکن اس کے باوجود کورم

پورا نہیں ہوتا - آپ نے بارہا محسوس کیا اور ہر ذریعہ سے کوشش کی گئی لیکن اس کو کسی فرد نے محسوس نہ کیا - یہ ہماری کوتاہی ہے اور ہم اس پر فخر نہیں کر سکتے - ہم یہاں پبلک کے نمائندے ہو کر آتے ہیں - اس صوبہ کے ۵ کروڑ افراد کے نمائندے بن کر آئے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کورم بار بار ٹوٹتا ہے اور کوئی اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتا - جب تک ہماری privilege define نہ ہو ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک کسی کو احساس نہیں ہو گا - اگر یہاں پریس جائز نکتہ چینی نہیں کرتا تو یقیناً یہ بھی اچھی بات نہیں -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جناب والا - ممکن ہے میری submission کے بعد مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہ پڑے - مجھے عباسی صاحب سے اس حد تک اتفاق ہے کہ ان کے جذبات مجروح ہو چکے ہیں کیونکہ ان میں اپنی ذمہ داری کا بہت احساس ہے - مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ کورم ٹوٹتا رہتا ہے - ان حالات میں جیسا کہ عباسی صاحب نے فرمایا ہے مجھے ان کی باتوں کا احترام ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمارے پاس محترم دوست کے جذبات اور حالات آ گئے ہیں اور ہم ان کا پورا پورا خیال رکھیں گے - مجھے یقین ہے کہ پریس والے اس بات کی احتیاط کریں گے کہ متضاد خیالات کا نوٹس نہ لیں -

Mr. Speaker: Does Mr. Abbasi press it?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): Before the question is decided I would like to make an appeal.

جناب والا - عرض یہ ہے کہ ہمیں حقیقت سے آشنا ہونا چاہئے - ہمیں حقیقت سے پیٹھ موڑ کر ڈر نہیں جانا چاہئے یہ الزام جو اس ہاؤس پر ہے وہ ٹھیک ہے کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہوتا - اور بار بار ٹوٹ جاتا ہے - یہ بھی حقیقت ہے کہ عباسی صاحب ان حضرات میں سے ہیں کہ جن کو کورم توڑنے والوں میں شمار نہیں کیا جا سکتا -

اگر یہ چیز زیر بحث لائی جائے تو پھر جناب اس کمیٹی کے سامنے یہ چیز بھی زیر بحث آئے گی کہ اکثر

ممبران یہاں آتے ہیں اور حاضری دے کر نکل جاتے ہیں یہ ہماری شان کے شایان نہیں - اس کمیٹی کے سامنے یہ پہلو بھی آئے گا - اور اس کو سب کچھ دیکھنا پڑے گا - عباسی صاحب کے دل میں جو بات ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں وہ بڑی اہم بات ہے - لیکن امید کرتا ہوں کہ وہ اس پر زور دے کر باقی ممبران کو ننگا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے -

Mr. Speaker: Does the Member press it ?

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی - میں press نہیں کرتا ہوں -

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - پوائنٹ آف آرڈر جو الفاظ عباسی صاحب نے قائد حزب مخالف کے لئے کہے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ الفاظ واپس لے لیں -

خواجہ محمد صفدر - مجھے ضرورت نہیں -

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی - میں نے کوئی ایسے الفاظ نہیں کہے - میرے دل میں خواجہ صاحب کا بڑا احترام ہے - میں ان کا ادب کرتا ہوں اور بڑا احترام کرتا ہوں - جس بات سے مجھے دکھ ہوا ہے وہ خود بھی جانتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے بالکل صحیح ہے -

خواجہ محمد صفدر - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں -

---

ADJOURNMENT MOTIONS

PRINCIPAL, MUNICIPAL DEGREE COLLEGE, OKARA.

Mr. Speaker: Now adjournment motions. The first one is from Rao Khurshid Ali Khan about the Degree College, Okara. This was deferred for today.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, this Motion No. 202 relates to certain statement of facts. The Minister unfortunately is still unwell and there is no departmental officer available to guide me on the factual aspects. If the Chair insists all that I can, with all respect say, is that I have yet to hear from the

Member as to how the decision of the Municipal Committee is *ultra vires* and how the responsibility of the Provincial Government is involved, assuming that the statement of fact, as has been stated, is correct.

Mr. Speaker: Yes, Rao Sahib.

راؤ خورشید علی خاں (منٹگمری-۳) — لا منسٹر صاحب نے *ultra vires* کے متعلق پوچھا ہے سو میں عرض کرتا ہوں کہ صورت حال یہ ہے کہ لوکل باڈیز جو انسٹی ٹیوشن قائم کرتی ہیں اس کے متعلق بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن یا یونیورسٹی کے قواعد کے تحت لوکل باڈیز ایک ایجوکیشن بورڈ یا ایک Autonomous Body بناتی ہے - یہ بات ضابطہ میں موجود ہے چنانچہ اس کی پابندی میں بورڈ بنا دیا گیا ہے اور بورڈ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ پرنسپل کی عمر چونکہ ۶۰ سال ہو چکی ہے اس واسطے ظاہر بات ہے کہ اسے ریٹائر کیا جائے یا اس کی سروسز کو terminate کر دیا جائے - ڈی ایم اس کا چیئرمین ہوتا ہے اس نے لوکل باڈیز کو convey کر دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوکل باڈیز نے اخبارات میں اشتہار دے دیا کہ نئے پرنسپل کی ضرورت ہے - جب یہ ساری باتیں ہو چکیں تو بعد میں معلوم ہوا کہ پرنسپل صاحب اور چیئرمین اوکاڑہ میونسپل کمیٹی کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا - پھر یہ کوشش کی گئی کہ ان کی سروسز کو terminate نہ کیا جائے - اس کے لئے کوئی device تلاش کرنی پڑی - تلاش بسیار کے بعد یہ device تلاش کی گئی کہ جب Autonomous Board بنایا گیا تھا اس وقت چونکہ اس کی منظوری نہیں مل سکی تھی اس واسطے جو کارروائی ہو چکی ہے وہ کالعدم ہے - اس لئے بورڈ کی عدم موجودگی میں اسے بالکل کافی سمجھا گیا - یہ معاملہ از سر نو میونسپل کمیٹی کے سامنے لایا گیا اور لوگوں کے سامنے اس غلط فہمی کو بیان کیا گیا - کہ بورڈ کی کارروائی سرسری تھی اس لئے اس کو کالعدم قرار دیا گیا - اور یہ کہ کمیٹی خود اس مسئلہ کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے یہی فیصلہ تھا اس لئے لا منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ *ultra vires* کس طرح ہے -

Mr. Speaker: How is the administrative responsibility of the Government involved?

راؤ خورشید علی خاں ۔ لوکل باڈیز اس منسٹری کے تحت ہے ۔ یہ اتنی بڑی بے ضابطگی کی گئی ہے کہ منسٹری کے نوٹس میں لانا اشد ضروری ہے ۔ تاکہ وہ اس کے مطابق کوئی مناسب کارروائی کرے ۔ اگر وہ کوئی دیکھ بھال نہیں کرتی تو پھر تو تمام لوکل باڈیز اتنی زیادہ خرابیاں اختیار کر لیں گی کہ منسٹری انہیں کنٹرول نہیں کر سکے گی اور گورنمنٹ بدنام ہو گی کیونکہ یہ میونسپل کمیٹی کا معاملہ ہے ۔

لیکن دراصل یہ حرف ہمارے بھائی ایجوکیشن منسٹر صاحب پر آتا ہے ۔ بہت سے حالات ایسے ہیں جو ان کو خود بھی معلوم ہیں وہ میرے ہی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں ان کی معلومات اس معاملے میں کچھ مجھ سے بھی زیادہ ہیں ۔ میرا ارادہ اس معاملے میں پراونشل گورنمنٹ کو censure کرنے کا نہیں میں محض توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ *Ultra Vires* ایکشن ہے خلاف قانون ہے ۔ خلاف ضابطہ ہے اور بالکل غلط طور پر ایک ناکارہ شخص کو دوبارہ رکھنے کی کوشش کیگئی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی میرے ذہن میں آیا ہے کہ ان کو دس سال کا extension دیا جا رہا ہے وہ ۶۰ سال کے ہو چکے ہیں

Mr. Speaker: Would the Education Minister like to say something on this point ?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)۔جناب والا ۔ میں صرف اس معاملے میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ میں یہ دیکھوں گا کہ کوئی بھی فیصلہ جو مفاد عامہ کے خلاف ہو وہ نہ کیا جائے اور پبلک کا مفاد اور ادارے کا مفاد ہر لحاظ سے ملحوظ رکھا جائے میں ان سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ بھی کہیں ایسا غلط ہوا ہے اس کو میں اجازت نہیں دوں گا ۔

Mr. Speaker: Does Rao Sahib still press it ?

راؤ خورشید علی خان ۔ جی نہیں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Mr. Speaker : Next motion is from Mian Abdul Latif.

میاں عبداللطیف۔ جناب پیسک ڈیماکریسی کے منسٹر بیمار ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ چونکہ وزیر صاحب بیمار ہیں ، اس لیے اس کو ملتوی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میمن صاحب پاشا صاحب شاید زیادہ دنوں کے بعد تشریف لا سکیں اس لئے اگر آپ ان Motions کے متعلق جو defer ہوئے ہیں Facts ascertain کر لیں ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ مجھے دو دن مل جائیں ۔ اس لئے کہ بی۔ڈی کا کوئی افسر نظر نہیں آ رہا ہے ۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) ۔ آئندہ ہفتہ کر دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ Monday کر دیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرا ایک ایڈجورنمنٹ موشن تھا وہ . . . .

Mr. Speaker: Does the Member still press it ?

میاں محمد اکبر ۔ جناب کل چھٹی تھی اور اس کو میرے حساب سے آج آنا چاہئے تھا لیکن اسے میں بہت ہی پبلک Importance کا حامل سمجھتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اس کے متعلق آج کچھ ہونا چاہئے ۔

Mr. Speaker: This is 208. This will be taken up on Monday. Next is 211 by Chaudhri Muhammad Ibrahim.

Minister of Law: It may also be taken up on Monday Sir.

Mr. Speaker: I think Chaudhri Sahib has no objection if it is taken up on Monday ?

Chaudhri Muhammad Ibrahim: No Sir.

REFUSAL BY LYALLPUR JAIL AUTHORITIES TO ALLOW FAMILY MEMBERS OF JAMAAT-I-ISLAMI DETENUS TO SEE THE LATTER IN JAIL.

Mr. Speaker: Next is No. 213. This adjournment motion was sought to be moved on 4th March but was deferred for today. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir the list of relatives and friends of these detenus had been received from the D. I. G. and the necessary sanction in respect of the relatives has already been issued. Sir it had been issued on the 7th of March. The D. I. G. has stated that the antecedents of friends are being ascertained and decision will be taken shortly. About the relatives, orders have been issued. Their names have been sanctioned and they are now free to interview the detenus in Lyallpur Jail or wherever they may be. Orders have been issued.

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب والا ۔ میری عرض کرنے کی غرض یہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ کو Censure کیا جائے ۔

میں نے جناب والا پہلے عرض کیا تھا کہ Detenu کی Initial Term دو مہینے کی ہے اور دو مہینے تک عزیزداروں سے ملاقات کا موقع اور اجازت نہیں دی گئی تو یہ چیز بہت ہی قابل اعتراض ہے میں Censure کرنے کی بجائے لا منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کی Initial Term دو مہینے کی ہو اس کو دو مہینے تک ملنے کی اجازت نہ ملے اس کا تو کچھ انتظام کرنا چاہئے - جناب سپیکر - اس زمانے میں عید مبارک کا تہوار بھی آیا اور ان کے بیوی بچوں کو موقع نہیں دیا گیا -

Mr. Speaker: Does Rao Sahib want to press it?

راؤ خورشید علی خان - کیا Press کرنا ہے -

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO PREPARE ELECTORAL ROLLS FOR BASIC DEMOCRACIES ELECTIONS—(contd).

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Mian Muhammad **Akbar** regarding preparation of electoral rolls. This was sought to be moved on 4th March, but was deferred for today

Memon Sahib, has not the position been clarified ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad **Varyal** Memon): Sir the position has been clarified and assurances have been given times out of number that the elections to Basic Democracies will be held under the Basic Democracies Order in time. The period fixed under the Basic Democracies Order is five years and these five years, according to my information, will expire in or about January or February 1965. The member is assured, and also this hon'ble House, that elections will be held according to the schedule. No matter if the electoral roll according to the member has not been prepared today, let him be assured that it will be prepared tomorrow. But elections I am sure will be held on time.

Mr. Speaker: I would like to point out to the Minister that the motion is that Government is not preparing the new electoral rolls.

Minister of Law: The new electoral rolls will be prepared. I might make it very clear. Certain misleading statements and news items have appeared in the press during the recent past calling upon the members or the persons who want to be enrolled as voters to pay Rs. 50, but I categorically state, with all the responsibility it involves, that these news items are incorrect. Those, who have cared to read the Basic Democracies Order, would see that every ward now is delimited. It does not remain as it was before when the elections were held in 1959, and fresh electoral rolls have got to be prepared. That is a statutory liability and responsibility of the Government. I again repeat that Government will be prepared to shoulder that responsibility fully and effectively, fairly and honestly in time.

Syed Zafar Ali Shah: Sir this is due to the fact that a gazette notification was issued in which it printed the previous rolls, which pointed out that

any man, who is not entered in the electoral roll, may get his name entrolled by personally applying to the Collector on payment of Rs. 50. So it is not the news item which has given this wrong impression.

Mr. Speaker: This is in respect of by-elections.

Syed Zafar Ali Shah: No Sir, It has come only recently in the gazette. The common sense will of course say that it relates to casual vacancies but Sir this fact remains that it has created this misunderstanding. We know that new electoral rolls will be prepared but this notification is the basis of this misunderstanding that has been created.

Mr. Speaker: Does Mian Akbar press his motion ?

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ ہر بری چیز کی ہمیں موجودہ حکومت سے توقع ہے اسی لئے الیکشن کے متعلق بھی انہیں نے دھاندلی روا رکھی ہے * X X X X X X وزرا - غلط ہے غلط ہے -

Opposition Members: Shame, shame.

Mr. Speaker: I am afraid Mian Sahib is not relevant. The adjournment motion is not in respect of preparation of wards. (*interruptions and noise*). Order please.

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): Point of order Sir. My friend has insulted the whole House by these insinuations. He should withdraw those words Sir.

Khawaja Muhammad Safdar: Not all.

اگر آپ یہ کہتے ہیں تو میں ثابت کروں گا -

Mian Muhammad Akbar: I have said that I am correct and I am not going to withdraw.

Mr. Speaker; Order please.

میاں صاحب جہاں تک آپ کے ان Remarks کا تعلق ہے -

Those remarks were uncalled for and the member should withdraw them.

میاں محمد اکبر - میں حلفیہ بیان کرتا ہوں - کہ میں نے جو کچھ کہا ہے - on the floor of the House

Mr. Speaker: I say the Member should withdraw those remarks.

Mian Muhammad Akbar: I won't withdraw.

Mr. Speaker: Those remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

Mian Muhammad Akbar: Now about the electoral rolls, Sir.

مجھے یہ خدشہ تھا کہ چونکہ یہ نئی نئی روایات قائم کر رہے ہیں - تو ہمیں خدشہ تھا کہ - - - - - -

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order.

Sir, if a member refuses to carry out your orders by saying that he does not withdraw his remarks then what is going to be the result and behaviour

*Expunged as ordered by the Speaker.

of the Members? What will be the result then a member gets up and says that he refuses to obey your orders ?

چودھری سعی محمد - پوائنٹ آف آرڈر میں جناب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ میاں صاحب فرما رہے ہیں کہ وارڈز M. P. A. S. اور گورنمنٹ پارٹی کے لوگوں کے گھروں میں بیٹھ کر بنائے جا رہے ہیں - لیکن ہمارے گاؤں کے متعلق خواب و خیال میں بھی نہیں تھا - اور چودھری محمد اقبال اور میں نے بذات خود حکومت سے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے لیکن حکومت نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم مداخلت نہیں کرنا چاہتے تو یہ کون سے ممبر ہیں جن کے گھروں میں بیٹھ کر وارڈ بن رہے ہیں - تاکہ ہم بھی گورنمنٹ سے کہہ سکیں -

Mr. Speaker: Does the member press the motion or not ?

Mian Muhammad Akbar: I am not going to press it but I want to say a few words.

ہمیں ہر مرحلے پر ہر بڑا قومی خدشہ ہے کہ - - - -

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order.

Sir, what is your ruling on the fact of his refusal to obey your orders?

Mr. Speaker: I have ordered expunction of those remarks from the proceedings.

REFUSAL BY LAHORE DISTRICT JAIL AUTHORITIES TO ALLOW RELATIONS OF JAMAAT-I-ISLAMI DETENUS TO INTERVIEW THE LATTER.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Rao Khurshid Ali Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by the high-handedness of the authorities concerned in not allowing any interview so far to the relatives and friends, lists of which were duly supplied by the detenues-Pir Muhammad Ashraf and Ch. Abdul Rehman of the defunct Jamaat-e-Islami, Okara now lodged in the District Jail of Lahore.

Copy of the list of names and relations of the above-mentioned relatives of the detenues is attached.*

Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The facts are denied. The requisite sanction in respect of interviews with the relatives of Mr. Pir Muhammad, detenue, was accorded on the 18th February 1964 and Ch. Abdur Rehman on the 22nd February 1964 to the Superintendent Jail, Montgomery. They have been transferred to Lahore Jail to appear before the Review Board and wherever they may be, whether in Lahore or elsewhere in West Pakistan, the interviews shall be granted to the relatives who, as I have respectfully submitted, have been granted permission for interview as per list supplied by the Member. I would, therefore, request the member that he may not press his motion. The needful, as he wanted by the Government to be done, has since been done.

*Please see Appendix II at the end.

راؤ خورشید علی خاں ۔ جناب والا ۔ میری اس تحریک التوا کے متعلق بھی وہی عرض ہے جو پہلی تحریک التوا کے متعلق تھی اب انہوں نے خود یہ فرمایا ہے ۔ کہ یکم مارچ کو اجازت ملی ہے ۔ ان کے قول کے مطابق ایک and they were arrested on the 6th of January. کو اٹھارہ کو اور دوسرے کو بائیس کو اجازت ملی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ اجازت محض کاغذی ہے ۔ اور اس کی اطلاع بعد میں منٹگمری کو پہنچی ہے اس کے متعلق ان کو خود گریبان میں منہ ڈالنا چاہیئے ۔

Mr. Speaker: Does the member press the motion ?

راؤخورشید علی خان ۔ جی نہیں ۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.
The House is adjourned for fifteen minutes for Asar Prayers.

(The Assembly then adjourned for 15 minutes.).

The Assembly met at 5-03 p.m. After Asar Prayers.

Mr. Speaker: In the chair.

Mian Muhammad Akbar: Mr. Speaker, I want to make a statement ?

Mr. Speaker: About what ?

Mian Muhammad Akbar: About withdrawing the remarks.

جناب والا ۔ میں اس بات کو maintain کرتا ہوں کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں وہ سو فیصدی درست ہیں ۔ لیکن آپ کے حکم کا احترام کرتے ہوئے اپنے الفاظ واپس لینا چاہتا ہوں ۔ محض اس لئے کہ میں اس ہاؤس کے decorum کو maintain کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker: Thank you Mian Akbar.

Now the next adjournment motion is from Mr. Nasrullah Khan Khattak. He is not present. The motion lapses.

REMOVAL OF A PORTRAIT OF QUAID-I-AZAM FROM A CONSPICUOUS PLACE IN AITCHISON COLLEGE, LAHORE.

Mr. Speaker: Next motion is from Mr. Iftikhar Ahmad Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the uncalled for and unfortunate action of Aitchison College authorities, Lahore, in removing the portrait of Quaid-e-Azam from a conspicuous place in the College. This action as indicated by a letter published in the daily Imroze, Lahore dated 6th March, 1964, has injured the feelings of the general public.

Voices: Shame, Shame.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا - اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ جہاں تک ان واقعات کا تعلق ہے - جو Adjournment Motion میں بیان کئے گئے ہیں - یہ درست نہیں - اصل واقعات یہ ہیں کہ قائداعظم کی تصویر پہلے dais کی بائیں طرف لگی ہوئی تھی - پرنسپل صاحب نے اس کی بجائے یہ مناسب سمجھا کہ اسے بائیں طرف کی بجائے دائیں طرف لگایا جائے - یہ جگہ پہلی جگہ سے زیادہ conspicuous ہے - یعنی اصل میں اس تصویر کو اپنی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ قائداعظم کی تصویر ایسی جگہ لگائی جائے جو سب سے زیادہ conspicuous ہو - چنانچہ اسے حال کے اس مقام سے ہٹا کر دائیں طرف لگایا گیا ہے - اور اسی منشا سے لگایا گیا ہے کہ تصویر زیادہ conspicuous جگہ پر ہو - اب واقعات کی اس تردید کے بعد میں عرض کرونگا کہ کسی مقام پر اور کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے Father of the Nation — حضرت قائداعظم کی شخصیت یا ان سے جو ہماری عقیدت ہے اسے کسی طرح بھی مجروح کرے لیکن چونکہ وقتاتی طور پر یہ درست نہیں ہے - اس لئے میں فاضل ممبر سے استدعا کرونگا کہ وہ اس motion کو press کوئی نہ کریں ویسے اگر کوئی بات ہو تو حکومت یا شخص بھی ایسے لوگوں یا شخص کے خلاف مناسب کارروائی کرنے سے نہیں ہچکچائینگے -

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی — میں قائد اعظم کی عزت کو سیاسی مسئلہ بنانے کی کوشش نہیں کرنا چاہتا لیکن بصد ادب یہ عرض کرونگا کہ اگر ہمارے محترم نوجوان وزیر صاحب نے اس جگہ کو خود دیکھا ہوتا اور دائیں بائیں کے فرق کو اپنے ذہن میں رکھ کر خود فیصلہ کیا ہوتا کہ واقعی پہلی جگہ اچھی نہ تھی اور ان کی یہ اطلاع اگر اپنی ذاتی information پر منحصر ہوتی تو مجھے اس Adjournment Motion کو واپس لینے میں کوئی تامل نہ ہوتا -

Mr. Speaker: But the Minister is making the statement with full responsibility.

مسٹر افتخار احمد خاں - لیکن چونکہ ان کی اطلاع دوسرے ذرائع سے آئی ہوئی ہے - اور شائد یہ وہی ذرائع ہوں جن کے متعلق یہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے ہی اسے اس جگہ سے ہٹایا ہو - اس لئے میں ایک تجویز کرتا ہوں وہ یہ کہ آپ اور وزیر تعلیم کل یا پرسوں جو وقت بھی آپ مناسب سمجھیں یا وزیر تعلیم اور Leader of the Opposition جا کر دیکھ لیں - کہ واقعی وہ جگہ مناسب تھی یا نہیں تو اس لئے مجھے شک ہوتا ہے - کہ جب پرانی حکومتوں کے دور میں وہ جگہ صحیح تصور کی جاتی رہی اور سولہ سال وہ تصویر اسی جگہ قائم رہی اور کسی نے اعتراض نہ کیا - تو اب اسے وہاں سے ہٹانے کی خاص وجہ کیا ہے -

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ news item اخبار میں چھپی تو کیا کالج کی authorities نے اس کی تردید کرنا مناسب نہ سمجھا .....

Mr. Speaker: The Minister is making a statement with full responsibility.

مسٹر افتخار احمد خاں - انہیں اسکی تردید کرنا چاہیے تھی - اور اس خبر میں صدر گرامی- میں عرض کرتا ہوں آپ جلدی نہ کریں - یہ قائد اعظم کا مسئلہ ہے - آپ محتاط رہیں -

دوسری بات جو اس news item میں چھپی یہ ہے کہ Jinnah Cap کو بھی اس کالج میں discourage کیا جا رہا ہے میری اس کالج سے کوئی امیدیں وابستہ نہیں - کیونکہ یہ وہ کالج ہے جس میں لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں - لیکن آج تک وہاں ایک شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے قوم کی قیادت کی ہو - یا جس میں کوئی qualities پیدا ہوئی ہوں - میرے نزدیک لاکھوں روپے خرچ کرنے کے بعد یہ سب a ge ہے - لیکن اس کے باوجود بھی وہاں اس طرح کی حرکت کہ Jinnah Cap کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جائے - اور ملک قادر بخش کی پگڑی کو بہتر سمجھا جائے - افسوس ناک بات ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں - - - -

Mr. Speaker: No comments and no personal remarks.

وزیر تعلیم - جناب والا - میرے فاضل دوست نے Jinnah Cap کا ذکر کیا ہے - جہاں تک میری سرکاری اطلاع کا تعلق ہے سرکاری ذرائع اس اطلاع کی تردید کرتے ہیں - اگر میرے فاضل دوست اس بات کو ثابت کردیں - . . . .

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جناب وزیر موصوف خود جا کر دیکھ لیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں Jinnah Cap کے متعلق عرض کر رہا ہوں - اگرچہ Adjournment Motion کے مطابق یہ بات بالکل relevant نہیں -

مسٹر سپیکر - آپ Jinnah Cap کے متعلق کچھ نہ فرمائیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - عرض یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس کے جواب میں میں یہ عرض کر دوں کہ سرکاری طور پر ہم اس اطلاع کی تردید کرتے ہیں - اگر میرے فاضل دوست یہ ثابت کردیں تو جس شخص نے ایسا کیا ہے - حکومت اس کے خلاف سخت کارروائی کریگی -

مسٹر سپیکر - جو سٹیٹمنٹ آپ نے دی ہے کیا اسکی Further verification کی ضرورت نہیں ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے - میں اسے صحیح سمجھتا ہوں - اور اس لئے میں نے پورے وثوق کے ساتھ اس ایوان میں عرض کردیا ہے - اس کے باوجود اگر جناب کا خیال ہو تو آپ تشریف لے جا کر دیکھ سکتے ہیں یا میں جاکر دیکھ لوں گا -

خواجہ محمد صفدر - میرے خیال میں صرف آپ ہی جا کر دیکھ لیں -

وزیر تعلیم - میں خود بھی دیکھ لوں گا -

Mr. Speaker : The motion is not pressed, I think.

مسٹر افتخار احمد خاں - وزیر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد کہ وہ خود جاکر دیکھ لیں گے - میں اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیتا -

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

میاں محمد اکبر - میں صرف ایک لفظ عرض کروں گا -

Mr. Speaker: The matter is over. Next motion.

میاں محمد اکبر - صرف ایک منٹ جناب -

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

Minister of Food: Sir, can he refuse the order of the Chair?

Mr. Speaker: No. Next motion.

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) - پوائنٹ آف آرڈر جناب -

خواجہ محمد صفدر - ملک صاحب غصہ میں نہ آئیں -

وزیر زراعت - میں ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کے وقار کو بڑھائیں - یہ کیا چیز ہے کہ نہ کوئی وقت ہے نہ موقع ہے اٹھ کر بولنا شروع کر دیتے ہیں - جب تحریک التوا کے متعلق فیصلہ ہی ہو چکا ہے تو پھر اس پر مزید کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے -

مسٹر افتخار احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - صدر گرامی - میں بھی ملک صاحب کی خدمت میں ہاتھ جوڑ کر عرض کروں گا کہ جب قائداعظم کی عزت کا سوال ہو تو وہ ناراض نہ ہوا کریں -

Mr. Speaker: This is no point of order. The member may please take his seat.

EXTENSION ORDERS IN THE DETENTION PERIOD OF MAULANA ABUL ALA MAUDOODI.

Mr. Speaker: Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the most unreasonable and unjustified for extension orders in the detention period of Maulana Abu-al-Ala Maudoodi, Amir of the Defunct Jamaat-e-Islami, Pakistan. These orders of the Government under a detestable imperialistic law have caused widespread resentment amongst the public of the Province.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Sir this is opposed on the ground that the matter is sub-judice and a habeas corpus petition has been filed, which has been admitted by the High Court for regular hearing. So the matter being sub-judice, it should not be discussed in the House.

خواجہ محمد صفدر - ہم تو extension order کی بات کر رہے ہیں -

Minister of Education: Extension is part of that.

Mr. Speaker: Khawaja Sahib, if it is held that the order passed against Maulana Abul Ala Maudoodi was *ulta vires*, then he would not be in jail.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ یہ مسئلہ کہ ان کی نظر بندی کی میعاد میں توسیع کر دی جائے sub judice نہیں ہے - البتہ یہ مسئلہ subjudice ہے کہ ابتدا میں ہی انہیں گرفتار کیوں کیا گیا - ان کی گرفتاری خلاف قانون ہے -

Mr. Speaker: That will automatically go.

خواجہ محمد صفدر - یہ بالکل ٹھیک ہے - لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ پہلی نظر بندی کی میعاد میں توسیع نہ ہو مگر یہاں تو دو مہینہ کی میعاد گزرنے کے بعد نظر بندی میں مزید توسیع کر دی گئی ہے -

Mr. Speaker: Can we discuss that ?

Minister of Education: Then the very basis goes.

خواجہ محمد صفدر - ہم اصل بات کو کسی طرح discuss نہیں کر سکتے البتہ extention کو زیر بحث لا سکتے ہیں - اس سلسلہ میں میں ایک رولنگ پیش کرتا ہوں جس میں extention کو چیلنج کیا گیا ہے - اس کے متعلق مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کی گئی تھی- اس پر اس وقت کے پریذیڈنٹ صاحب نے حکم دیا تھا کہ یہ in order ہے -

Mr. Speaker: Was the matter sub-judice in that case ?

خواجہ محمد صفدر - پہلے آرڈرز subjudice نہیں تھے - میں غلط نہیں کہنا چاہتا - اس کے لئے ۱۹۴۶ء کی Debates, Vol. I کے صفحہ ۱۳۶ کو ملاحظہ فرمائیں - اس میں لکھا ہے -

"We hoped that immediately on the termination of the war these detenus in India would be released or in any case that the orders would not be renewed. But in January they were due to be released and they have still not been released; and it appears that fresh orders have been issued for their detention. My submission is that Government should be censured for that; there is no emergency now and they should not be detained."

Mr. Speaker: Now the Education Minister has objected to this adjournment motion on the ground that the matter is subjudice and this authority I am afraid.....

خواجہ محمد صفدر - اگر میں اصل آرڈرز کے متعلق تحریک التوا پیش کرتا تو پھر ان کا اعتراض درست تھا - لیکن میں تو اس کو چیلنج نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر - لیکن حبس بے جا کی جب درخواست سنی جائے گی تو اس میں یہی allege کیا جائے گا کہ وہ شروع سے حبس بے جا میں رکھے گئے اور آج تک حبس بے جا میں ہیں اس لئے ان کو release کیا جائے -

خواجہ محمد صفدر - اگر آپ کی رائے یہ ہے تو I have to bow before your order. لیکن میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں - میں نے اصل آرڈر کو چیلنج نہیں کیا -

راؤ خورشید علی خاں - پوائنٹ آف آرڈر - حبس بے جا کی درخواست پہلے دائر ہو چکی ہے - extention بعد میں آئی ہے -

Mr. Speaker: Is it a point of order ?

Certainly - **راؤ خورشید علی خان**

Khawaja Muhammad Safdar: That is very strong point, Sir.

راؤ خورشید علی خاں - چونکہ یہ چیز پہلے دائر ہو چکی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب صرف extention کا مسئلہ زیر بحث آ سکتا ہے - ورنہ اسکا حوالہ دینا بے معنی بات ہے -

مسٹر سپیکر - لیکن اب درخواست میں یہ تو نہیں تھا کہ extention order سے پہلے وہ حبس بے جا میں تھے - Then the application becomes infructuous یعنی شروع سے لے کر جب ان کو گرفتار کیا گیا تھا - اور جب ان کو extention order دیا گیا اس وقت حبس بے جا تھے اور آج حبس بے جا میں ہیں یا نہیں - آپ کہہ رہے ہیں کہ آج کے متعلق اس میں کچھ ذکر نہیں کیا گیا -

راؤ خورشید علی خان - جناب والا ! میری تو یہ عرض ہے کہ یہ extention کا معاملہ ہے - جس وقت حبس بے جا کی درخواست دائر کی گئی اس وقت کسی کے ذہن میں گمان بھی نہیں تھا

بلکہ امکانات یہ نظر آتے تھے کہ extention نہیں ہو گی -
اب تو چونکہ حالات بدل چکے ہیں وہ معاملہ subjudice ہے
اور اسکا extention سے کوئی تعلق نہیں ہے -

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Sir, I think this adjournment motion poses one simple question, whether this extension constitutes the continuation of the earlier detention or not. If the answer is in the affirmative, then I am afraid the view advanced by the officiating Law Minister is correct.

Mr. Speaker: He is not the officiating Law Minister. He is the Minister of Education.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: He is a full-fledged Minister; I am conscious of that. But if he means to the contrary, that this detention is a new one, is a fresh one, is a detention which has nothing to do with the previous one, then in my opinion this adjournment motion is in order. So Sir.....

Mr. Speaker: But the words used in the adjournment motion are "uncalled for extension orders".

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Your honour has to see whether this extension gives life to the earlier one; is it a part of the earlier one? If it is a part of the earlier one, then of course the matter is subjudice, but it is an independent one.....

Mr. Speaker: Then the word "extension" should not have been used.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: It is for you Sir to decide. I am only pointing out without supporting this side or that side.

Mr. Speaker: As the matter is subjudice, the motion is ruled out of order.

DECISION OF GOVERNMENT TO EXTEND THE DETENTION PERIOD OF MIAN TUFAIL AHMAD AND OTHERS.

Mr. Speaker: Next motion is from Mr. Hamza. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the decision of the Government to extend the period of detention of Mian Tufail Muhammad and others of the defunct Jama-at-e-Islami under cover of an imperialistic regulation i.e., West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance. This has caused grave apprehensions in the minds of a large section of the people of the province about the Government's *bona fides* regarding administration of law and order and the fundamental rights given under the Constitution.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): It is opposed Sir on the same ground that the matter is subjudice.

Mr. Speaker: Is the habeas corpus petition pending in the High Court?

Minister of Education: Yes Sir. The matter is subjudice and it should be ruled out of order.

Mr. Speaker: Does the Member want to add anything?

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ
میں اس چیز کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ جو احکامات

جاری کئے گئے ہیں اس سے عام پبلک میں گورنمنٹ کے خلاف اضطراب ہے اور خصوصاً اسلئے کہ اختیارات کو ناجائز استعمال کیا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک اسکے subjudice ہونیکا تعلق ہے ۔ (ایڈ جورنمنٹ موشن) تحریک التوا سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ گورنمنٹ نے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے ۔ گورنمنٹ نے اس ایوان میں اور اس ایوان سے باہر ہمیشہ یہ وعدے وعید کئے کہ وہ ذاتیات کے تحت اپنے مخالفین کے خلاف اس قانون کو استعمال نہیں کریگی ۔

Mr. Speaker: The Member need not go into facts.

وزیر تعلیم ۔ یہ جناب والا ان واقعات میں جا رہے ہیں جو واقعات عدالت میں جا چکے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ دراصل مجھے ثابت کرنا ہے کہ رائج الوقت قوانین کے مطابق یہ Ext nd کیا گیا ہے یا نہیں ۔ میں تو محض اس چیز کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنے مخالفین کے خلاف . . . . . .

Mr. Speaker : As the matter is subjudice, the motion is ruled out of order.

Next motion is by Mr. Jatoi. As the member is not present, the motion lapses.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اب وقت کافی ہو چکا ہے اگر جناب مناسب سمجھیں تو ہاؤس سے پوچھ لیں کہ اب جو proper کارروائی ہے ۔

On the agenda, that may be taken up.

Mr. Speaker : Has the Leader of the Opposition any objection to that ?

Khawaja Muhammad Safdar : No objection.

اگر اور ہیں تو کل تک ملتوی کر دی جائیں ۔

Mr. Speaker : We will take up rest of the adjournment motions tomorrow.

Khawaja Muhammad Safdar : Point of order.

Mr. Speaker : There are two motions for the extension of time for presentation of reports of Standing Committees.

Khawaja Muhammad Safdar : This is a very important matter. It involves a very important law point and I think you will give me a patient hearing.

مسٹر سپیکر ۔ پہلے ہم انکو di pose of کر لیں ۔

Yes. Mr. Raziq.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS.

Mr. Abdur Raziq Khan: Sir, I move :

That the time for presentation of the Report by the Standing Committee on Education and Health on the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 6 of 1964) be extended up to 30th June, 1964.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the Report by the Standing Committee on Education and Health on the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964 (Bill No. 6 of 1964) be extended up to 30th June, 1964.

(*The motion was carried*).

Mr. Abdur Raziq Khan: Sir, I move :

That the time for presentation of the Report by the Standing Committee on Communication and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 87 of 1963) be extended up to 30th June, 1964.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the Report by the Standing Committee on Communication and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 87 of 1963) be extended up to 30th June, 1964

(*The motion was carried*).

POINT OF ORDER

WHETHER AN ADJOURNMENT MOTION COULD BE MOVED BY PROXY

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میری گزارش یہ ہے کہ چند روز ہوئے میر عبدالباقی بلوچ نے ایک تحریک التوا آپ کی خدمت میں روانہ کی تھی ۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں نے ایک چٹھی میں آپ کو اطلاع دی تھی کہ وہ مجھے اپنی جانب سے اس امر کا مختار مقرر کر رہے ہیں کہ میں وہ تحریک التوا اس ایوان میں پیش کردوں ۔ اس تحریک التوا کی ایک نقل اور ایک چٹھی مجھے بھی موصول ہوئی لیکن مجھے آج تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ ایڈجورنمنٹ موشن کیوں نہیں پیش کیا گیا ۔ چند روز ہوئے مجھے یہ پتہ چلا کہ آپ نے اس بناء پر کہ ایک Proxy کے ذریعے ایک ممبر کسی دوسرے ممبر کے بجائے تحریک التوا

اس ایوان میں پیش نہیں کر سکتا - اس کے لئے اپنی consent دینے سے انکار کر دیا اور اس معاملے کی اطلاع میر عبدالباقی بلوچ کو دے دی - میں نے پرسوں اترسوں اس چٹھی کو جناب کے دفتر سے حاصل کیا جو کہ اس وقت میرے سامنے ہے - جناب والا میرا contention یہ ہے کہ آپ از راہ کرم ان گزارشات کی روشنی میں جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - اپنی رولنگ پر نظر ثانی فرمائیں - جناب والا - قواعد و ضوابط کی رو سے - - - -

Minister of Education : Point of order.

Kh. Muhammad Safdar : I am already on a point of order and there cannot be a point of order on it.

میں جناب والا - یہ گزارش کر رہا تھا کہ آپ نے جو حکم صادر فرمایا ہے - اس پر ان گزارشات کے پیش نظر جو میں اب آپ کے سامنے پیش کرنیوالا ہوں - نظر ثانی فرمائیں - میرا پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ تحریک التوا ہمارے رواز اور ہمارے قواعد و ضوابط کی رو سے ایک موشن ہے - اسی طرح ایک ریزولیوشن بھی ایک substantive موشن ہے - اسی طرح اور بھی کئی قسم کے موشن ہمارے اس ایوان کے قواعد و ضوابط میں دئے گئے ہیں -

اب جناب والا - میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ ایڈجورنمنٹ موشن کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک موشن ہے اور ریزولیوشن بھی ایک موشن ہے - پچھلے زان آفیشل ڈے پر ہمارے دو معزز ممبران نے جو غیر حاضر تھے اور انہوں نے دو معزز ممبران کو اجازت دی کہ وہ چونکہ غیر حاضر رہیں گے - اسلئے ان کی جانب سے وہ ان کے ریزولیوشن کو پیش کریں گے اور اطلاع انہوں نے آپ کو بھی دے دی -

Mr. Speaker : And there is a specific provision for that.

خواجہ محمد صفدر - اب جناب دیکھنا یہ ہے کہ وہ اجازت تحریک التوا کو بھی دی جا سکتی ہے یا نہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ جناب یہ دونوں ایک ہی قسم کے موشن ہیں اور دونوں کا اسی لحاظ سے تعلق ہے کہ یہ بھی موشن

ہے اور وہ بھی موشن ہے اس میں کونی فرق نہیں ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ اسکے subject matter میٹر میں فرق ہو سکتا ہے اسکی wording میں فرق ہو سکتا ہے ۔ میں جناب آپ کی رولنگ کو چیلنج نہیں کر رہا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی رولنگ درست ہے لیکن میں اسکے ثبوت کے طور پر جناب والا آپ کی توجہ نیشنل اسمبلی کے ڈیبیٹ (آفیشل رپورٹ) مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء کی طرف دلاتا ہوں ۔ اسکا صفحہ ۴۴۹ ہے ۔ جناب والا ۔ صفحہ ۴۴۸—۴۴۹ میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ کیا ایڈجورنمنٹ موشن محرک کی غیر حاضری میں کسی دوسرے ممبر صاحب کی جانب سے پیش کیا جا سکتا ہے یا کوئی دوسرے معزز ممبر صاحب اسکو پیش کر سکتے ہیں تو جناب والا معزز سپیکر نے یہ فیصلہ دیا ۔

"I accept the position explained by the Honourable the other Deputy Speaker. An Adjournment Motion still remains a motion and in the absence of any definite bar to this, the Honourable Member will be able to delegate his authority to any other Member and authorise him to move it on his behalf".

یہ رولنگ ہے ۔ آنریبل ڈپٹی سپیکر چیمہ صاحب کی ۔ انہوں نے یہ رولنگ ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء کو دی ہوئی ہے ۔ میں آپ کی reference کے لئے اسے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ تو اس رولنگ کے پیش نظر اور میری وضاحت کے پیش نظر کہ یہ موشن ایک ایسے ہی موشن کی طرح ہے کہ جس کے ضمن میں ریزولیوشن بھی آتے ہیں ۔ اور ریزولیوشن کے متعلق ہمارے قواعد و ضوابط میں ہمیں باقاعدہ اجازت دی گئی ہے ۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ تحریک التوا کے ضمن میں اس لحاظ سے اتنی وضاحت نہیں ہے کہ آیا کسی شخص کو یہ اجازت دی جا سکتی ہے ۔ یا نہیں ۔ کہ وہ کسی دوسرے رکن کی جانب سے تحریک التوا کو پیش کرے ۔ لیکن قومی اسمبلی کے محترم ڈپٹی سپیکر نے جن کے رولنگ کا حوالہ میں نے ابھی آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے ۔ اپنی اس رولنگ میں فرمایا ہے ۔ کہ کوئی واضح قاعدہ اس امر کے خلاف نہیں ہے ۔ کہ وہ کسی دوسرے رکن کے ذریعے پیش ہو ۔ اس کی اجازت دیتا

ہوں ۔ ان گزارشات کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور پھر نہایت ادب سے درخواست کرونگا ۔ کہ آپ اپنی اس رولنگ کو دوبارہ دیکھیں ۔

Mr. Speaker: I am going to make the position clear.

جہانتک اس پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے ۔ جو آپ نے اٹھایا ہے ۔

I am always subject to correction and open to conviction.

ساری پوزیشن کو study کرنے کے بعد پھر میں اپنی رولنگ دونگا (نعرہ ہائے تحسین) ۔

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: You are becoming a great Speaker.

BILLS

THE WEST PAKISTAN NATIONAL CALAMITIES (PREVENTION AND RELIEF) (AMENDMENT) BILL, 1963.

(Resumption of discussion).

Mr. Speaker: The House will now resume discussion on the motion that the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill be taken into consideration at once.

Mr. Hamza may please resume his speech.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وقتی طور پر اس بل پر بحث و تمحیص ملتوی کر کے اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے اس ضمن میں میں مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں ۔ میرا یہ اندازہ ہے کہ جس قسم کی بد انتظام حکومت یہ ہے جو اپنے اختیارات کو بددیانتی سے استعمال کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ برے عناصر کی جس طرح سے حوصلہ افزائی کر رہی ہے ....

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب حمزہ نے حکومت کے خلاف ابھی ابھی جو کچھ کہا ہے ۔ ان میں ایک بددیانتی کا الزام بھی ہے ۔ میرے خیال میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جہاں تک اعتراض کرنے کا تعلق ہے ۔ جہانتک نکتہ چینی کرنے کا تعلق ہے اور جہانتک مخالفت کرنے کا تعلق ہے ۔ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اصولی طور پر مخالفت کریں ۔ بلکہ واشگاف

الفاظ میں کریں - لیکن اس قسم کے الزام لگانا اور اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے -

منسٹر سپیکر - حمزہ صاحب یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ اس قسم کے الفاظ استعمال کریں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں عرض کر رہا تھا کہ اتنے وسیع اختیارات کے ہوتے ہوئے بھی ملک میں امن و امان کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے ان اختیارات میں زمین کی تقسیم اور منصوبہ بندی کے اختیارات شامل ہیں - یہ میری ذاتی رائے ہے اور میری اس رائے سے ملک کی آبادی کی اکثریت متفق ہے - کہ ہماری حکومت زمین کی تقسیم ناانصافی سے کرتی رہی ہے .....

میاں محمد شریف - پوائنٹ آف آرڈر - یہ بحث National calamity پر ہو رہی ہے یا زمین کی تقسیم پر -

This is most irrelevant.

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب - آپ اس بل پر پہلے بھی بول چکے ہیں - اس لئے آپ relevant ہو کر مختصر الفاظ میں اپنی تقریر ختم کیجئے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - حکومت کی policies اتنی خطرناک ہیں - میرے نزدیک

Famine, Flood, locust or any other pest or hailstorm, fire, epidemic or any other calamity سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں -

میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام ناگہانی مصائب اور آفات کے مقابلے میں یہ حکومت سب سے زیادہ خطرناک ناگہانی calamities آفت ہے - یہ ایسی حکومت ہے - جو بذات خود لا رہی ہے - اس لئے کسی calamity کو رفع کرنے کی نہ تو توقع ہے اور نہ ہی امکان -

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) - جناب سپیکر - کیا یہ تقریر سننے کے قابل ہے -

Mr. Speaker: Mr. Hamza may please take his seat.

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکریٹری) ۔ جناب سپیکر ۔ ویسٹ پاکستان National Calamities Act ۱۹۵۸ء کا جو ترمیمی ایکٹ ہم پیش کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اتنی بے ضرر سی ترمیمات کی گئی ہیں اور امید تھی کہ یہ ایوان اس کو بخوشی قبول کر لیتا لیکن مجھے نہایت افسوس ہے کہ اتنے بے ضرر بل کے متعلق اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیمی بل جو ہے ۔ یہ نہ صرف عوام کے لئے مفید ہے بلکہ اس کی انتہائی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس کو فوری طور پر بروئے کار لا کر ایک ایسا اقدام کیا جائے ۔ کہ جس سے صوبے کے عوام صحیح استفادہ کر سکیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک Calamities کا تعلق ہے ۔ اس میں سیلاب ، قحط ، ٹڈی دل ، فصلوں کے کیڑے مکوڑے وغیرہ ژالہ باری ، آگ ، وبائی امراض اور اس کے علاوہ زلزلہ وغیرہ کے متعلق بھی اور ملک کی باہر کی سرحدوں پر حملہ آوروں کی صورت میں سڑکوں ، ذرائع آمدورفت کی تباہی اس calamities میں آ سکتی ہیں تو جناب سپیکر ۔ میں ان calamities کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ۔ پہلی قسم یہ ہے ۔ کہ اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں ۔ جو آفات سماوی سے تعلق رکھتی ہوں ۔ مثلاً فصلوں کے کیڑے مکوڑے اور سیلاب اور اس کی روک تھام کے لئے بندوں کی تعمیر اور اس قسم کی جو چیزیں ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو آفات سماوی نہیں کہا جا سکتا ۔ بلکہ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جنکےلئے یہ ضروری ہے کہ ان کو بروئے کار لانے کے لئے اور ان پر عمل کرنے کے لئے ہمارے صوبے کو فائدہ ہو سکتا ہے اور اس سے ہمارے عوام کی اچھی طریقہ سے ان کی خدمت گی جا سکتی ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سلسلے میں اگر جیسا کہ اس بل میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ اس میں سوائے اس کے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ایک ریلیف کمشنر کو ہم مستقل طور پر مقرر کریں جس کی منظوری کے لئے یہ بل لا رہے ہیں ۔ اس کے سوا اس میں اور کوئی

ایسی چیز نہیں ہے جس پر difference of opinion ہو سکے - جہاں تک ریلیف کمشنر کا تعلق ہے اس سلسلے میں یہ عرض کرونگا کہ اس بل میں اس کو مستقل طور پر لانے کی اس لئے ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ بسا اوقات ایسی چیزیں ہوتی ہیں - مثلاً سیلابوں کے دوران - بند بنانے کے سلسلے میں - سڑکوں کی تعمیر کو اپنانے کے لئے ایسی چیزیں ہوتی ہیں - جن میں منصوبہ بندی اور پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے اور بغیر پلاننگ کے اور بغیر منصوبہ بندی کے اگر کوئی بھی کام کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں وہ ایسے ہی ہوگا جیسے

A blind man groping in the darkness.

جیسے ایک اندھا آدمی اندھیرے میں کچھ تلاش کرتا ہو - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا - منصوبہ بندی کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے - کہ مستقل طور پر ایک ریلیف کمشنر ہوتا تاکہ وہ بعض آنے والے حضرات کے پیش نظر . . . . . (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Mr. Khalid-bin-Jaffer should please hear Mian Muhammad Sharif more attentively.

میاں محمد شریف - وہ آنے والے حضرات کے لئے ایسی سکیمیں مرتب کر سکے - ایسے منصوبے بنا سکے - ایسی تجاویز مرتب کر سکے تاکہ آئندہ پیش آنے والے خطرات کے پیش نظر ان سکیموں کو بروئے کار لا کر صوبہ میں متاثر ہونے والے علاقہ کو بچایا جا سکے -

جناب صدر - اس کے علاوہ ریلیف کمشنر کے مستقل ہونے کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ فرض کر لیجئے کہ سرحدات کا معاملہ ہے - خدا نخواستہ جیسا کہ ایوان کے اراکین کو معلوم ہے - سرحدوں پر چھیڑ خانی جاری ہے اگر سرحدوں پر بسنے والے لوگوں کو تکلیف ہو - وہاں کوئی acquisition کر لی جائے تو اس وقت اگر مستقل ریلیف کمشنر ہوگا تو وہ وہاں کے لوگوں کو compensation دے گا - جناب والا ! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب عارضی ریلیف کمشنر مقرر ہوتا ہے تو لوگوں کی زمینیں acquire کرنے کے بعد اور پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے بعد compensation نہیں

دی جاتی اور سالہا سال تک لوگ زمیندار اور مالکان اس کے پیچھے پھرتے رہتے ہیں ۔ اگر ایک مستقل افسر ریلیف کے لئے مقرر کر دیا جائے اور اس پر تمام ذمہ دا ریاں ڈال دی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام اور حکومت اور معزز اراکین اس کو پکڑ سکینگے ۔ اس کو ذمہ دار گردن سکینگے کہ زمینداروں کو compensation کیوں نہیں ادا کی گئی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ریلیف کمشنر کا تقرر مستقل طور پر ہونا چاہئیے تاکہ وہ حکومت کے سامنے اور عوام کے اور موجودہ اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہو ۔ لیکن پرانے ایکٹ میں صرف یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ جب کبھی آسمانی آفات آئیں تو عارضی طور پر ریلیف کمشنر مقرر کر دیا جائے اور اس کے بعد جب وہ آفات دور ہو جائیں تو ریلیف کمشنر کا عہدہ بھی ختم ہو جائے تو میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ ایک صرف اتنی ہی قابل اعتراض بات اس بل میں موجود ہے ۔ جس کے متعلق معزز اراکین اعتراض کرینگے کہ مستقل ریلیف کمشنر نہیں ہونا چاہئیے ۔

اب جہانتک finances کا تعلق ہے ۔ جیسا کہ وزیر مال نے کہا ہے اس میں کوئی فالتو روپے کے خرچ کا معاملہ نہیں ہے ۔ ایک ایسے افسر کو جو پہلے ہی کام کر رہا ہے ۔ یہ اختیارات سونپ دیئے جائینگے اور کوئی financial implication اس میں نہیں ہے اور نہ کوئی روپیہ کا فالتو خرچ ہوتا ہے ۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ یہ ترمیمی بل ایک بے ضرر سا حل ہے ۔ یہ لوگوں کی بھلائی کے لئے ہے ۔ عوام کے فائدے کے لئے ہے ۔ اس میں خواہ مخواہ ترمیمات پیش کر کے ایوان کا وقت ضائع نہ کیا جائے اور اس کو accept کر کے لوگوں کو فائدہ پہنچایا جائے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomroo (Jacobabad I):Mr . Speaker, Sir, this National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill which ordinarily should not have taken a total of more than half an hour of this House has, I think, taken more time than it should have.

Sir, it is a very simple Bill aiming at giving powers and giving effect to certain things in case of calamities. This Bill from the very statement of objects and reasons shows that it is a very informal Bill and deals firstly with extending its jurisdiction upto Karachi which formerly was not part of West Pakistan and secondly provides and arms the Government with powers to deal

with calamities and empowers the Relief Commissioner to take steps to prevent as much harm as possible in case of calamities. That is the main objective. But the Opposition insists on raising objections. Do they want that when the calamity comes and does as much harm as possible to the area concerned then alone the Government or the Relief Commissioner should wake up and be armed with powers to deal with the situation ?

Sir, this Bill only seeks to create a plan to deal with the situation when we are threatened by some calamity or there is a likelihood of a calamity. The Relief Commissioner who, as we know, is a very Senior Officer and he is being empowered and in certain cases being authorised to delegate that power (that also) to a Gazetted Officer to be able to deal in advance and take precautionary measures in respect of a calamity which is to come. That also is being objected to. After all (and there is no doubt about it) an Opposition is welcome provided it is healthy and not merely for the sake of opposition and waste of time. (hear, hear).. (interruptions.) After all what is in this Bill.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : And we should not support simply for the sake of supporting. ('interruptions')

Mr. Speaker : Order, order.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : Therefore, Sir, this Bill which I think they will very conscientiously appreciate and acclaim in their hearts though outwardly they are not supporting it for the sake of opposition-in itself is nothing but in the interest of the Province.....

راؤ خورشید علی خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - ہاؤس کا decorum قائم رکھنے کی طرف جناب بار بار توجہ دلاتے ہیں اور منسٹر صاحبان بھی توجہ دلاتے ہیں - یہ اچھی بات ہے - ہم بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ decorum کو قائم رکھا جائے - جناب سپیکر - ابھی حمزہ صاحب نے ایک لفظ ''بددیانتی'' کا استعمال کیا تھا حالانکہ اس سے unparliamentary language ان کی مراد سیاسی بددیانتی تھی اور یہ کوئی نہیں تھی - لیکن ہاؤس کے decorum کے لئے آپ نے اسے withdraw کروایا - اب میرے محترم بھائی صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم تمام کے تمام ہاؤس کا وقت ضائع کرتے ہیں - اب میں کیا کہوں - انہیں خود ہی سوچنا چاہئے -

Mr. Speaker: This is no point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : If my friend has any objection to that I have no hesitation in withdrawing it. I may state that I also want the decorum of the House to be maintained.

I was saying, Sir, that at least in their heart of hearts they will appreciate that the Bill brought by the Government is in the interest of the Province and I hope that they would be good enough to come forward to support it.

Mian Abdul Latif : The moment we are convinced we shall support it.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : Sir, this Bill, as would appear from the Statement of Objects and Reasons, is a formal Bill empowering the Relief Commissioner to act and prepare a plan to meet the calamities that may come. This

Bill is in the interest of the people of the Province and it should, therefore, be passed and passed as quickly as possible and should be supported by my friends from the Opposition.

Syed Ahmed Saeed Kirmani (Lahore V) : Sir, I have three main objections with regared to this Bill.

The first one is that the word 'calamity' has not been defined in the Bill. The word 'calamity' should have been defined in the Principal Act itself. But when this Amending Bill was brought we entertained a hope that the Government Bill would remove this lacuna and would try to define this mischievous word 'calamity'.

Now Sir kindly appreciate that in clause 4 it is written—

"For section 3 of the Principal Act, the following section shall be substituted, namely :—

(3) Whenever the Province or any part thereof is affected or threatened by flood, famine, locust or any other pest, hailstorm, fire, epidemic or any other calamity, which. in the opinion of Government, warrants action under this Act....."

Now Sir your honour is well aware that this province is governed by bureaucracy. In this province the officers have already many powers, and Sir to leave such important words indefinite and ambiguous is nothing but an indirect attempt to enlarge their powers. Sir what can prevent the Government from declaring a particular political activity as a national calamity. Nothing can prevent them keeping in view the words of the amending Bill. Well, they have used the words flood, famine, locust, pests, hailstorm, fire, epidemic and after that any other calamity. Now Sir these are the known calamities, well understood by the people, but cleverly enough they have introduced the words "any other calamity" i the opinion of the Government. This means that the intentions of the Government are not above doubt. It means that they want to give more and more po ers to their officers, and you know Sir we have seen in the past that there are ..w

Minister of Revenue : Point of order Sir. Will my friend refer to any clause in which we want to give political power to any ?

Mr. Speaker : He is referring to the amendment of section 3.

Minister of Law : Giving more powers for political activities, is there any section in this bill ?

Mr. Speaker : He is objecting to giving more powers to the officers.

Minister of Revenue : For carrying on political activities, he means to say.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : He only wants that the officers pounce upon the poor people more vigorously. I cannot agree with him. Now Sir, he has interruped me unnecessarily.

Minister of Revenue : I am very sorry.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : That is alright. I was only pointing out that where was the wisdom on the part of the Government in not defining these words, particularly the word "calamity", if there is any other form of calamity besides the one enumerated in the Bill. The Government should have mentioned that also. But since no such other calamity is mentioned, the fear that we on this side of the House are entertaining is that they may include the activity of any respectable person, whom they think as undersirable, as calamity.

Mr. Speaker : In that case the powers of the Relief Commissioner. will be used.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : He is after all an agency under the Constitution. He would be an officer who would be carrying out the wishes and

the desires of the Government, and if he doesn't then he knows the result. So Sir, I hope the Government would be good enough in future to bring in an amendement d fining the word "calamity" so that no mischievous interpretation is attached to that word.

Secondly, Sir, previously under the principal Act whenever the calamity occurred in any part of the province, the office of the Relief Commissioner came into existence. The moment the calamity disappeared or it was over-powered or it was controlled, the office of the Relief Commissioner was also abolished. By this amending Bill, the Government is trying to impose on the province a permanent Relief Commissioner. It appears that there is some person in view of the Government, whom they want to accommodate. Otherwise if in the past this experiment has worked well, if in the past the temporarily appointed Relief Commissioner delivered the goods properly, then of course the same experience would be repeated, and the same officer should again be appointed for that limited purpose. But we notice here that a clever attempt has been made without mentioning specifically, to appoint a permanent officer as a Relief Commissioner. We have already a large number of officers and Commissioners. People want their number to be reduced and to be reduced considerably. The poor man cannot bear the burden of their heavy salaries. Unfortunately by this Bill the Relief Commissioner's Office has been made permanent.

Then Sir, thirdly, in clause 5, in sub-section (*ii*) of section (2)—

"Government may confer on the Relief Commissioner for the whole or any part of the province—

(*ii*) powers under such other laws as Government may consider necessary for carrying out the purpose of this Act".

I can understand that the Government thought fit to confer the powers of a Magistrate of the First Class under section 144 of the Cr. P.C. Those powers are necessary. We do not object to them. But to confer powers on the Relief Commissioner, which powers are available to other officers under other laws, is not understandable. Sir to grant unlimited powers to officers is never liked in any civilised country. The powers should not only be limited ones, but they should also be well defined ones. For the smooth working of an Act and for bringing about results, and yield really good results, it is necessary that the laws, that the powers should be written and those written powers should be well defined and unambiguous ones. Here we notice that the powers available under other laws are also made available to the Relief Commissioner. And other laws include the Safety Laws; the other laws include the well known Jirga Laws, what we call the Criminal Law Amendment Act; and you know Sir, that the powers under those Acts are really such powers which never fell to the fortune of the kings in the past In this advanced age, in this age of political consciousness, in this age of democracy, we cannot be a party to a measure which gives powers, which were not even enjoyed by the Moghul Emperors.

Mr Speaker: We are not discussing those laws.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Kindly appreciate that the words used there are such:

"Government may confer on the Relief Commissioner for the whole or any part of the province—

(*ii*) powers under such other laws as Government may consider necessary".

Again they have not taken us into confidence.

Minister of Revenue: Control calamities.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: So Sir this bill contains words which are undefined and it would have been much better if these terms has been defined. It would have been in the fitness of things if the Relief Commissioner had not been made a permanent functionary of the Government; it would have been much better if the powers given to the Commissioner had been as little and as defined

as possible. But unfortunately we find that unlimited powers are given, and we know by experience that whosoever, has been given unlimited powers he has unduly misused those powers.

Mr. Speaker: Now I put the amendment.

The question is—;

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 20th March, 1964.

(The motion was lost).

Next amendment is by Messrs Hamza, Akbar, Latif, Saadi, Iftikhar, Mahammad Ibrahim and Allah Dad Khan. As this is a similar motion, it is ruled out of order.

Next amendment is from Kh. Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: I don't move it.

Mr. Speaker: Mian Muhammad Akbar, Mr. Hamza, Mian Abdul Latif to please move the motion.

Mian Abdul Latif: Sir, I move:

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be referred to a Select Committee with instructions to report by 20th March, 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is :

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be referred to a Select Committee with instructions to report by 20th March 1964.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ-۱) ۔ کسی ملک میں وبا پڑ جائے یا کوئی آفت نازل ہو جائے تو یہ ایک قومی المیہ ہوتا ہے ۔ اس کو meet کرنے کے لئے اس کا سد باب کرنے کے لئے یا اس کے نقصان دہ نتائج کو meet کرنے کے لئے جو تدابیر مناسب موقع کے مطابق اور ضرورت کے مطابق کی جانی چاہئیں ۔ اس کے لئے اس side سے ضرور تائید ہو گی اگر موقع اور ضرورت کے مطابق کوئی کام ہو گا اور صوبہ کے مفاد میں ہو تو اس طرف سے تائید ہو گی ۔ نیز یہ ضروری ہے کہ اس کے مضر اثرات نہ ہوں ۔ جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے آج یہاں آنے سے پہلے مجھے کچھ شبہات اور شکوک تھے ۔ یقین نہیں تھا ۔ لیکن یہاں میرے کان میں آواز آتی تھی ۔ کہ ان کی نیت یہ ہے کہ وہ ایک permanent officer کی جگہ creat کرنا چاہتے ہیں لیکن میرا خیال تھا کہ قومی المیہ کے سلسلے میں کسی کے دل میں اتنی گری ہوئی چیز نہیں ہو سکتی

یہ غلط ہے کہ وہ کسی کو accommodate کرنا چاہتے ہیں - لیکن میاں صاحب کی تقریر سننے کے بعد میرے خدشات صحیح ثابت ہوئے کاش وہ خود ہی کہہ دیتے کہ اصل بات کیا ہے - ہماری ایسی نیت نہیں ہم ایک پیسہ بھی ضائع نہیں کریں گے -

میاں محمد شریف - پوائنٹ آف آرڈر - میں نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ کوئی financial implication نہیں اور کوئی نئی آسامی create نہیں کی جائے گی - اس لئے روپیہ کے اخراجات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

میاں عبداللطیف - کیا اسے کوئی الاؤنس بھی نہیں دیا جائے گا -

میاں محمد شریف - میں نے واضح الفاظ میں یہ کہہ دیا ہے کہ اس میں کوئی financial implication نہیں ہو گی -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

میاں عبداللطیف - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے خدشات صحیح ثابت ہوئے - اب جہاں تک اس بل کا تعلق ہے - اس میں دو تین چیزیں ایسی ہیں - جو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور یہ دونوں ہی غلط ہیں - میں وزیر متعلقہ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا اور گزارش کروں گا کہ وہ اس پر غور کریں اور ممکن ہو سکے تو اسے reconsider کر لیں - سب سے پہلے دفعہ ۳ میں ترمیم کی ہے - انہوں نے بڑی کاوش اور محنت سے اس میں یہ ترمیم کی ہے - کہ جہاں لفظ صوبہ مغربی پاکستان لکھا تھا اب انہوں نے بڑا تیر مارا مغربی پاکستان نکال کر نصف page اس کے لئے بھر دیا - میں پوچھتا ہوں کہ اس ترمیم کی ضرورت کیسے اور کیوں پیش آئی - کہ لفظ West Pakistan نکالنے کے لئے اس سیکشن کی ترمیم کی جائے اس سے بھلا اس side کو کیا تکلیف ہوئی یا نکال کر آپ کو کیا فائدہ پہنچا - گویا بالکل unnecessary وقت ضائع

کیا گیا - ہم تو نہیں کر رہے یہ آپ ہی کی طرف سے ہو رہا ہے - پھر دفعہ ۳ (الف) میں ایزاد کی ہے -

"3-A. (1) Government may, by notification, appoint a Relief Commissioner for the Province".

بڑی عمدہ چیز ہے - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ پہلے پوزیشن کیا تھی اور اب کیا ہے - پہلے یہ تھی -

"While issuing a notification the Government shall.....

سارے پروگرام کو ایک فقرہ میں بدل دیا ہے - پہلے یہ تھا کہ ملک میں وبا آئی یا کوئی Hailstorm آگیا پھر حکومت نے کسی خاص علاقہ کو Affected Area قرار دے دیا - قانون حکومت کو مجبور کرتا ہے - پابند کرتا ہے ، آرڈر Relief Commissioner shall be appointed دیتا ہے -

shall کو اڑا کر اب may کر دیا ہے - اب سارے صوبہ میں calamity ہوئی یا نہ ہوئی یہ ضروری ہو گیا کہ ایک ریلیف کمشنر مقرر کیا جائے - اگرچہ ضروری نہیں - دوسری طرف صوبہ میں calamity تو آ گئی - تکلیف یا کوئی وبا نازل ہو گئی - پھر یہ حکومت کی مرضی ہے کہ اشد ضرورت کے وقت کسی ریلیف کمشنر کو مقرر نہ کرے گویا حالات کے مطابق جب ضروری ہو تو پھر may ہے - کرے یا نہ کرے اگر حالات نہیں ہیں یعنی ملک میں calamity نہیں - اللہ کا شکر ہے سب کچھ ٹھیک ہے پھر کئی طریقوں سے اسے ضروری کر دیا گیا - یہ ایک بے تدبیری ہے اور اس کے لئے ہم سے کہا جاتا ہے کہ ایک ننھا سا معصوم بل ہے اس پر بحث کرنا یا مخالفت کرنا محض مخالفت برائے مخالفت ہے ہم ان کی بے تدبیری کو سمجھنے سے قاصر ہیں - اگر صوبہ پر کوئی آفت آتی ہے تو مطالبہ کرتے ہیں - کہ ریلیف کمشنر مقرر کیا جائے لیکن اگر صوبہ میں کوئی آفت نہ آئے اور امن ہو تو اس وقت یہ مطالبہ کیوں کرتے کہ صوبہ پر بوجھ ڈالا جائے اور اس مالت میں

بھی کمشنر مقرر کیا جائے ۔ اس کے بعد سبکشن ٦ میں یہ لکھا ہے :—

"Provided further that the powers conferred by clauses (*a*), (*f*), (*g*) and (*h*) of this sub-section shall be exercised by the Relief Commissioner only within the area or areas declared as calamity-affected under section 3".

عالی جاہ ۔ اگر اسے پڑھا نہ جائے تو یہ بڑی معصوم سی چیز ہے اور اگر پڑھا جائے تو اس میں یہ دقتیں موجود ہوتی ہیں ۔ اس میں جناب یہ ہے کہ بعض بعض جگہ جب بیماری پڑتی ہے تو گاؤں کے گاؤں بیمار ہوتے ہیں ۔ بے شمار اموات واقع ہوتی ہیں ۔ وہاں نہ ان کے لئے کوئی علاج کرنے والا ہوتا ہے ۔ اگر علاج کرنے والا ہو اور وہ مر جائیں تو ان کو اٹھانے والا نہیں ہوتا اور نہ دفن کرنے والا ہوتا ہے ۔ اس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ ایسے علاقے سے جہاں یہ وبا نہیں لوگوں کو لایا جائے ۔ مزدور transport کئے جائیں ۔ اور اس علاقے میں پہنچائے جائیں جہاں یہ وبا موجود ہے ۔ تاکہ وہ لوگوں کی لاشوں کو اٹھا بھی سکیں ۔ سیلاب سے مکان گر جائیں تو ملبہ کو اٹھا بھی سکیں ۔ لاشوں کو نکال بھی سکیں اور دفن بھی کر سکیں ۔ لیکن اب ریلیف کمشنر کے لئے کیا حکم دیا ہے کہ ضرورت تو بڑی سخت ہے ان لوگوں کی Affected Area میں ۔ لیکن ان بیمار لوگوں میں سے ہی آدمیوں کو conscript کر سکتے ہیں ۔ تندرست علاقہ سے ایک آدمی کو بھرتی نہیں کر سکتے ۔

(میرے بھائی شاید سمجھتے ہوں کہ میں نے غلط بات کہہ دی ہے)

پھر یہ آپ کا قانون ہے ۔ جو آج ہمیں دے رہے ہیں ۔ کہ Calamity Affected Area کے اندر سے ہی آپ لیبر conscript کر سکتے ہیں ۔ باہر سے نہیں لا سکتے ۔ اگر میرے فاضل بھائی کو اس کی سمجھ نہیں تو پھر اس بل کو درست کیجئے اور لکھئے کہ ریلیف کمشنر کو اس مقصد کے لئے باہر سے لیبر حاصل کرنے کے اختیار ہوں گے کہ وہ ان لوگوں کی امداد کے لئے جہاں لیبر نہیں مل سکتی جہاں تکلیف زیادہ ہے لوگ بیمار ہیں یا سیلاب کے بعد تکلیف ہو گئی ہے ۔

لیبر کی زیادہ فروخت ہے - وہاں مہیا نہیں ہو سکتی - اس کے لئے خواہ پشاور سے لانی پڑے خواہ کوئٹہ سے لانی پڑے آپ کو وہاں سے لانی ہوں گی -

لیکن اس موجودہ تجویز کے ماتحت جہاں لاشیں زیادہ ہوں وہیں سے آپ کو مزدور بھی ڈھونڈنا پڑیں گے - تو ان چیزوں میں بےترتیبی اور بےضابطگی کو مانتے ہوئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو اگر باہر نہ بھیجئے تو اپنے ہی دوستوں کو اکٹھا کر لیجئے تاکہ وہ ان چیزوں پر غور کر لیں -

جناب والا - جہاں تک ریلیف کمشنر کے اختیارات کا تعلق ہے - یہاں اسے سے ایچ تک پاورز دئے گئے ہیں - اگر ریلیف کمشنر کو اس سے بھی زیادہ پاور دینے کی ضرورت ہو تو میں اس کے لئے تیار ہوں اور اس پر دونوں ہاتھوں سے دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں - لیکن یہ جو بےترتیبیاں اور بےترکیبیاں اور غلط چیزیں ہیں - آپ ان کو نکال دیں - ان کو درست کر لیں تو میں آپ کو مبارکباد دوں گا -

مسٹر عبدالرازق خان (مردان -۳) - جناب سپیکر - نیشنل calamity کو ختم کرنے کے لئے یا اس کا سد باب کرنے کے لئے یہ جو ترمیمی بل اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے - میرا خیال تھا کہ یہ نہائت مفید ہے اور معزز میاں صاحب جنہوں نے ابھی ابھی اس کے خلاف تقریر فرمائی ہے - اور یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یہ ایک سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے - میرا خیال تھا کہ وہ اس کی حمائت کریں گے -

جناب والا - اس سے پہلے نیشنل calamities کی روک تھام کے لئے گورنمنٹ کے پاس جو اختیارات تھے یا جو ذرائع وہ استعمال کرتی تھی - وہ یہ تھے کہ جہاں کہیں وہ وبا آئے یا کہیں کوئی calamity آئے وہاں کسی کمشنر کو مقرر کردے ایسے ہنگامی حالات میں اس کمشنر کو اس وقت وہ تمام کارروائی کرنا پڑتی تھی - جس کے سوچ بچار کے لئے اس

کو اس سے پہلے کافی وقت درکار ہوتا تھا ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ یہ کام جس کمشنر کے حوالے کیا جاتا تھا ۔ اس کمشنر کے پاس اس کے لئے کچھ مشینری استعمال کرنے کے لئے نہیں ہوتی تھی اور اس کی منظوری کے لئے اس نے پہلے سے سوچا ہی نہیں ہوتا تھا اس وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اس علاقہ کے لوگوں کو سہولتیں بہم پہونچانے میں کافی دقتیں پیش آتی تھیں ۔ میرے خیال میں اس ترمیم کے بعد وہ تمام تکالیف دور ہو جائیں گی ۔ اب صوبے میں ایک کمشنر مقرر کیا جائے گا ۔ وہ یقیناً وہی افسر ہو گا ۔ جو اس وقت اور عہدوں پر کام کرتا ہو گا ۔ اس کے اوپر کسی قسم کے مزید اخراجات نہیں کئے جائیں گے ۔ جیسا کہ وہ اس بل سے ظاہر ہے ۔ اس کے علاوہ وہ اپنے ماتحت ضلعوں میں ڈویژن میں اور تحصیلوں میں چھوٹے ریلیف کمشنر مقرر کرے گا اور ہر علاقہ کے کمشنر کو یہ خیال ہو گا کہ اب اگر کوئی وبا آئی تو یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اس سے نجات دلائیں گے ۔ تو یقینی طور پر وہ اس کی نظر میں ہو گا اور وہ زیادہ بہتر طریقہ پر پہلے سے سوچ سمجھ کر منصوبہ کے تحت اس آفت سے چھڑانے کی کوشش کریگا ۔ میرے خیال میں اس امنڈمنٹ میں یہ جو اختیار دئے جانے کا تعلق ہے ۔ اس سے بھی زیادہ اختیار ہونا چاہئے اس سلسلے میں میں ایک واقعہ پیش کرونگا ۔ جہانگیرہ کے مقام پر دریائے کابل میں Flood آیا ۔ دریا پر ۳۰ کشتیوں کا ایک پل بنا ہوا تھا ۔ جب وہ کشتیاں بہنے لگیں تو وہاں جو ایس ۔ ڈی ۔ او تھے لوگوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ ان ملاحوں کو ۱۰۰ روپے کشتی دے دیں تو یہ کشتیاں بچ جائیں گی انکے پاس اتنا تو پیسہ نہیں تھا اور وہاں کوئی اتنا ذمہ دار آفیسر بھی نہیں تھا جس سے اجازت لیکر پیسہ لے لیتے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کشتیوں کے بہہ جانے سے گورنمنٹ کو تین لاکھ کا نقصان اٹھانا پڑا ۔

میرے خیال میں جو وبا آئے اور جو آفیسر اس پر تعینات کیا جائے اس کو پورے پورے اختیارات ملنے چاہئیں

اور اس آفیسر پر مکمل اعتماد کیا جائے - میں اس کی مکمل طور پر تائید کرتا ہوں اور میاں صاحب سے عرض کرونگا کہ وہ اس کو طول دینے کی کوشش نہ فرمائیں -

مسٹر سپیکر - چودھری محمد ابراھیم صاحب کیا آپ دوسری امنڈمنٹ پر بولنا چاھتے ھیں -

چودھری محمد ابراھیم - جی ھاں -

مسٹر سپیکر - ھاؤس کی کارروائی نماز مغرب ادا کرنے کی غرض سے ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کیجاتی ھے -

(اس مرحلہ پر تقریر کی کارروائی نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ھو گئی)

The Assembly met at 6-35 p. m. after Maghreb prayers.
Mr. Speaker in the Chair.

Mr. Speaker : Yes Chaudhri Muhammad Ibrahim.

Chaudhri Muhammad Ibrahim : Mr. Speaker Sir . . . . .

Mr. Ali Gohar Khuhro : Sir the House is not in quorum.

Mr. Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). Order please. The House is now in quorum. Yes Chaudhri Sahib.

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ - ۳) - صاحب صدر - یہ جو بل لایا جارھا ھے اس کا مقصد، ان مسودات قانون کے مقاصد کی طرح جو عام طور پر یہاں لائے جاتے ھیں، بظاھر خوش آئند ھے - مگر عملاً ان کے ذریعے پاکستان کو ایک مستقل مصیبتوں کی آماجگاہ بنائے رکھا جائے گا جو شخص ریلیف کمشنر مقرر کیا جائے گا وہ دعائیں مانگا کرے گا کہ یااللہ یہاں کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ھی رھے تاکہ اس کے عہدے کو استقلال حاصل رھے - اس سے پہلے جو اصل ایکٹ ھے اس میں بڑی کافی گنجائش رکھی گئی تھی کہ جہاں کوئی ھنگامی مصیبت نازل ھو وھاں اس مصیبت کے مداوا کے لئے حکومت ایسے اختیارات کو استعمال کر سکتی ھے - اب جو مستقل آدمی رکھا جائے گا وہ آخر اسی قسم کے انسان میں سے ھوگا جن سے ھمیں ھر روز سابقہ پڑتا ھے اور ھم جانتے ھیں اور خصوصیت کے ساتھ ھمارے وہ لوگ جو کہ آئے دن

سیلاب کی زد میں رہتے ہیں، خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک مصیبت سیلاب کی ہوتی ہے اور اس پر یہ ایک اور مصیبت افسران کی آجاتی ہے۔

مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ وہ لوگ جنہیں ان افسران سے سابقہ پڑتا ہے اور مصیبت کے ایام میں پڑتا ہے وہ بزبان حال پکار پکار کر کہتے ہیں کہ ہمیں ان دوستوں سے بچاؤ۔

صاحب صدر۔ اس ایوان میں ذکر آگیا ہے ان اختیارات کا جو کہ ریلیف کمشنر کو اصل ایکٹ کی رو سے دئیے گئے تھے۔ وہ بہت وسیع اختیارات ہیں۔ شاید بہت کم حضرات نے ان اختیارات کا مطالعہ کیا ہو۔ برٹش پارلیمنٹ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔

The British Parliament can do anything except change the sex of a person.

ان اختیارات کو دیکھ کر یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید برٹش پارلیمنٹ کو بھی وہ اختیارات حاصل نہیں ہیں جو اس ریلیف کمشنر کو دیئے گئے ہیں اور جنہیں اب مستقل طور پر ایک فرد واحد کے سپرد کیا جانا مطلوب ہے۔

وہ اختیارات جو اس وقت Relief Commissioner کو حاصل ہیں۔ ان میں سے دفعہ ۴ کے تحت میں کچھ اختیارات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انہیں یہ اختیارات ہونگے۔

"The Relief Commissioner shall have power within the calamity affected area :—
(a) to evacuate or segregate population;

ان سب لوگوں کو خارج البلد کر دینگے۔

(b) to requisition bull-dozers, tractors, motor vehicles, carts, carriages, boats and other means of transport by air, land or water and beasts of burden;

کسی کے پاس کسی قسم کی جائیداد بھی ہو اس پر بھی وہ قبضہ کر سکتے ہیں۔

(c) to require the residents to declare surplus stocks of food, fodder, fire-wood, clothing and beddings and to requisition all or any of these articles;

یہیں بس نہیں کی بلکہ ان کے خوراک کے ذخیرے چارے کے ذخیرے اور ایندھن کے ذخیرے حتی کہ ان کے پارچات اور beddings تک پر قبضہ کر سکتے ھیں ۔

(*d*) to requisition building materials;
(*e*) to requisition any building or land;

پھر ان کے مکانات کا مسالا جو کسی نے خریدا ھوا ھو

(*f*) to demolish any building or structure;

اسے گرا سکتے ھیں اور اسے تباہ کر سکتے ھوں

(*g*) to conscript labour;

بیگار میں جن لوگوں کو چاھیں ۔ پکڑ سکتے ھیں ۔

(*h*) to direct any person to abstain from a certain act or to take certain order with regard to certain property in his possession or under his management.

صاحب صدر ۔ میں ان حضرات سے یہ پوچھتا ھوں کہ جس شخص کو یہ اختیارات حاصل ھوں ۔ آپ کو یاد ھوگا ۔ لارڈ ایکٹن کا ایک مقولہ ھے ۔

"Power corrupts and absolute power corrupts absolutely".

یہ absolute power حاصل کر کے کیا یہاں کوئی شہنشاھیت قائم کرنا مقصود ھے بہر حال وہ ایک فرد ھی ھو گا اور انہیں افراد میں سے ھو گا اور فرد واحد ھو گا عین ممکن ھے کہ وہ بیٹھا یہ سوچتا رھے کہ اب کس علاقے کو آفت زدہ قرار دینا ھے اور اسی طرح وہ کسی علاقے پر آفت برپا کر سکتا ھے ۔ تو اسی طرح آسمانی آفت ھی کوئی آفت نہیں ھو سکتی ۔ بلکہ وہ اپنے طور پر کسی علاقے کو آفت زدہ قرار دے سکتا ھے ۔

صاحب صدر ۔ یہیں بس نہیں کی ۔ بلکہ اس کے ساتھ ھی ایک فقرہ یاد رکھنے کے قابل ھے ۔

"The Relief Commissioner may in addition to any other action prescribed by or under this Act. . . . . "

تو اس قانون میں دئے گئے اختیارات کے علاوہ بھی ان کو اختیارات دئے گئے ھیں ۔

". . . . use or cause to be used such force as may, in his opinion, be reasonably necessary for securing compliance with or giving effect to or preventing any contravention of an order passed or for the effective exercise of a power exercisable under this Act".

تو صاحب صدر - اس کو ان قوانین کے تحت اور ان کے علاوہ باقی رائج الوقت قوانین کے تحت بھی مزید اختیارات دئے گئے ھیں - جن کے تحت وہ جس قدر چاھے تشدد کر سکتا ھے - ان گذارشات کے ساتھ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاھتا ھوں کہ اس طرح مستقل طور پر ایک سفید یا سیاہ ھاتھی باندھ دیا جائیگا - جس کا کام صرف یہ ھوگا کہ وہ قوم کو آفت میں مبتلا کرتا رھے اور پھر یہیں تک اکتفا نہیں کی - بلکہ صاحب صدر - اس کی رو سے عام عدالتوں کو اس کے تحت آنے والے تمام معاملات کے سلسلے میں بیدخل کر دیا گیا ھے - وہ کسی معاملے میں دخل نہیں دے سکتیں - ان حالات کے تحت آپ خود ھی خیال فرمائیں کہ وہ انسان جو ھم میں سے ھی ھو - ان اختیارات کو رکھتے ھوئے اس کا دماغ چل نہ جائیگا - یہ اختیارات رکھتے ھوئے اگر اسے عارضی طور پر یہ معلوم ھو کہ آج میں Relief Commissioner ھوں تو کل میں الگ ھو کر کسی دوسری جگہ جا سکتا ھوں - تو وہ اور بات ھے - لیکن مستقل طور پر ایسے بے حساب اختیارات کی یہ سہ آتشہ شراب پلا دینا حقیقت میں کوئی معقول بات نہیں -

جناب والا - ایک یہ مصیبت اور پھر اس پر ایک دوسری مصیبت کہ اسے مستقل کر دینا یقیناً اس طریق کار کی کوئی حمایت نہیں کر سکتا - ضرورت اس بات کی ھے کہ ان اسباب کا کھوج لگایا جائے جن کی وجہ سے آئے دن یہ آفتیں آتی رھتی ھیں - مجھے فارسی اشعار کے دو تیز مصرعے یاد آگئے ھیں - وہ میں پیش کرتا ھوں -

ھر بلائے کہ از سما باشد
آسمان سے جو بلا بھی اترتی ھے
گرچہ بر دیگران قضا باشد

اگر وہ دوسروں کے لئے مقدر ھی ھو -

چوں بنزدیک مے رسد پرسد
خانہ انوری کجا باشد

خواہ کسی اور کے مقدر میں ہو تو بھی ہمارا گھر پوچھ کر یہاں آ جاتی ہے ۔

آخر آپ کے regime سے یہی توقع ہے ۔ میں بڑی متانت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ ہماری موجودہ حکومت جس کے ساتھ ہمارا تعلق ہے ، کے نزدیک صرف روپیہ خرچ کرنا ہی ایک مقصد رہ گیا ہے ۔ اگر ان کو کوئی مسئلہ پیش آ جائے تو اس کیلئے نئے عہدیدار مقرر کرنے کے سلسلے میں دوست نوازیاں اور nepotism شروع ہو جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ اس طرح قوم کا روپیہ خرچ کرنے سے ہرگز قومی مسائل اور مصیبتوں کو حل نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ جو کام ایک دیانتدار اہلکار سے لے سکتے ہیں ۔ وہی کام آپ سو بددیانت اہلکاروں کو جمع کر کے نہیں لے سکتے ۔ اس لئے کوشش کیجیئے کہ آپ کا اہلکاروں کا کوئی معیار مقرر ہو ۔ ان کے Persons ان کی صلاحیتوں اور ان کے کردار کو جاننے کی کوشش کیجیئے ۔ اگر Relief Commissioner کے پاس عارضی طور پر کوئی اختیارات ہونگے تو وہ انہیں دیانتداری سے استعمال کرنے کی کوشش کریگا ۔ جس سے عوام الناس کو بھی فائدہ پہنچیگا اور اگر آپ اس طرح عہدے پر عہدے بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کئے چلے جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اس طرح سے تو کوئی مسئلہ حل ہونے سے رہا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) ۔ on a point of information جناب والا ۔ میں چودھری صاحب کی اطلاع کیلئے عرض کردوں کہ یہ ایک بڑا مشہور مقولہ ہے جو کہ صحیح ہے کوئی منصوبہ ہو انگریز ایک سال پہلے سوچتا تھا ۔ ہندو چھ ماہ پہلے ۔ مسلمان عین وقت پر اور سکھ بعد میں سوچتا تھا ۔

Mr. Speaker : This is no point of information.

چودھری محمد ابراہیم ۔ صاحب صدر ۔ میں اس سلسلے میں ہی نہیں بلکہ ان تمام مسائل اور ان تمام

مصیبتوں کے سلسلے میں جنہوں نے بد قسمتی سے ہمارے ملک میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں - کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - اور آج قاری صاحب نے جو آیات تلاوت کی تھیں ان کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں فرمایا گیا ہے -

مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا

اور ایک دوسری جگہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے -

مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

یہ گوے بے وجہ نہیں پڑتے - یہ مصیبتیں یوں ہی نہیں آ جایا کرتیں کہ انسان اچھے اعمال کر رہا ہو اور صحیح راستے پر چل رہا ہو - تو خواہ مخواہ ان پر گوے برسنے لگیں - یہ نہیں ہوتا - آج ہمارے اعمال ہی ایسے ہیں جن کا ہماری مصیبتوں میں بہت بڑا حصہ ہے - تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ جب پومپیائی کی تباہی ہوئی - تو وہاں سے لے کر آج تک تاریخ ہمیں بتاتی چلی آئی ہے کہ یہ درحقیقت ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے - کسی نے کہا ہے -

There are no punishments and no rewards but only consequences.

یہ نتائج ہیں - یونہی کسی پر مصیبت نہیں آتی اور نہ ہی کسی پر نوازشیں کی جاتی ہے - قدرت کا حساب بڑے صحیح پیمانے اور صحیح طریقے سے چل رہا ہے -

PO'NT OF ORDER

RE : THE BILL BEING IN CONTRAVENTION OF ARTICLES 47 AND 89 OF THE CONSTITUTION.

خواجہ محمد صفدر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میری رائے میں ہمارا موجودہ بل آئین کی دفعہ ۴۷ اور ۸۹ کی خلاف ورزی کرتا ہے - اس میں واضح طور درج ہے کہ گورنمنٹ کسی صاحبکو ریلیف کمشنر مقرر کرے گی ریلیف کمشنر کو لازمی طور پر کوئی معاوضہ یا الاؤنس دیا جائے گا - بلا معاوضہ یا بلا کسی الاؤنس کے کوئی افسر کام نہیں کرتا اور نہ ہی گورنمنٹ بلامعاوضہ اس سے کام کرواتی ہے - اس طرح میری رائے میں جیسا کہ آرٹیکل ۴۷ (بی) میں درج ہے -

"(b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below:—

(iii) The imposition of a charge upon the Central Consolidated Fund, or the abolition or alteration of any such charge;

(iv) The custody of the Central Consolidated Fund, the payment of moneys into or the issue of moneys from, that Fund;

(v) The custody, receipt or issue of any other moneys of the Central Government".

جہاں تک مجھے معلوم ہے اس بل کے لئے گورنر صاحب کی اجازت حاصل نہیں کی گئی - اس لئے یہ Money Bill اس ایوان میں پیش نہیں ہو سکتا -

مسٹر سپیکر - اس بل میں ریلیف کمشنر کی appointmen کے لئے کوئی provision نہیں اور نہ ہی ایک علیحدہ افسر مقرر کیا جائے گا -

Any officer can be appointed as Relief Commissioner in addition to hist own duties.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - وہ *ex-officio* ہوگا -

خواجہ محمد صفدر - کیا ان کو کوئی الاؤنس نہیں دیا جائگا -

وزیر مال - وہ بطور *ex-officio* کام کرے گا -

خواجہ محمد صفدر - کیا ریلیف کمشنر کوئی T.A. & D.A. نہیں لے گا -

Minister of Revenue: He will be *ex-officio*. There will be no special allowance for it.

خواجہ محمد صفدر - آپ ذرا یہ واضح کر دیں -

Minister of Revenue: No, Sir. He will be *ex-officio*. A member of the Board of Revenue is appointed Relief Commissioner for the whole of the province. As a member of the Revenue Board he is entitled to Travelling allowance and Daily Allowance wherever he goes.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, the constitutional point raised by the Leader of the Opposition refers to money bills. This is not a money bill nor does it make any proviso for expenditure from the Fund referred to. This is a question of empowering an officer who has already got powers and the Member of the Board of Revenue already is empowered as Relief Commissioner. The question here is merely of duration and the area in which he has to work. It is not a question of creating a new appointment. It is not a question of spending any money for which ordinarily money bills are put before us. This is merely a bill to seek powers and not to incur any expenditure. As already pointed out, othere is already a Relief Commissioner and there is no question of incurring any further expenditure. Therefore, the constitutional point raised by the Leader of the Opposition is not correct.

Mr. Speaker: As stated by the Minister of Revenue, the Relief Commissioner may be appointed in addition to his own duties and he would be appointed as an *ex-officio* and as such, I do not think that the provisions of Article '47, referred to by the Leader of the Opposition, are attracted. The point of order is, therefore, ruled out of order.

BILLS—(*contd.*)

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan, National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be referred to a Select Committee with instructions to report by 20th March, 1964.

(*The motion was lost*).

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker: The House will now consider the Bill clause by clause.

CLAUSE 2.

Mr. Speaker: The question is:

That clause 2 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

CLAUSE 3.

Mr. Speaker Khawaja Sahib to move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move —

That clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be deleted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be deleted.

Minister of Revenue: I oppose it.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - اس بل پر ابتدا میں بحث کرتے ہوئے میں نے جن خیالات و جذبات کا اظہار کیا تھا انہی خیالات اور جذبات کے تحت میں نے یہ ترمیم پیش کی تھی - میری پختہ رائے ہے کہ

اس صوبہ میں مستقل طور پر ریلیف کمشنر کا عہدہ پیدا
کرنے کی ضرورت نہیں ہے - خان پیر محمد خان صاحب
نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے
Statement of Objects and Reasons میں فرمایا ہے - میرے خیال
میں وہ درست نہیں - کہ کسی افسر کو ریلیف کمشنر
مقرر کرنا صوبہ پر ایک بار اور بوجھ ہوگا اور اس
محترم افسر پر بھی جس کو additional اور زائد duties
دی جائیں گی بوجھ ہوگا - کیا اس کے پاس پہلے
اتنا کام نہیں کہ اب اور ذمہ داریاں ڈالی جا رہی ہیں
کیا اس پر پہلے اتنی ذمہ داریاں نہیں ہیں کہ وہ
تمام وقت وہاں مشغول رہ سکے - اس کے لئے بطور
ex-officio کام کرنے کی اور ذمہ داری بڑھا دی جائے
جہاں تک خان پیر محمد خان صاحب سے فرمایا ہے معلوم
ہوتا ہے کہ ریونیو بورڈ کے کسی ممبر کو مقرر
کیا جائے گا یا کیا جا چکا ہے - میرے خیال میں ابھی
مقرر کیا جائے گا - اس لیے معلوم ہوتا ہے
ریونیو بورڈ کے پاس اتنا کام نہیں اور یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ ریونیو بورڈ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے پاس
کما حقہ کام نہیں — اس سے ہمیں یہ شک پیدا ہو گیا ہے
چونکہ ریونیو بورڈ کے پاس زیادہ کام نہیں اس کو مزید
کام تفویض کیا جا رہا ہے یہ ایک ایسی بات ہے ایک ایسا مسئلہ
ہے جو اس وقت زیر بحث نہیں کہ آیا ریونیو بورڈ کے پاس
کام ہے یا نہیں - حالانکہ اس کے پاس پہلے ہی جو کام
ہے وہ ختم نہیں ہو سکا اس کو مزید کام کیوں دیا جا رہا
ہے میرے نقطہ نظر سے یہ بات ضروری ہے جس کے لئے میں نے
تین ترامیم پیش کی ہیں - کلاز نمبر ۲ میں جو ترمیم تھی
وہ درست تھی اسی لئے ہم نے اس کی مخالفت نہیں کی
اور وہ منظور ہو گئی ہے - باقی ترامیم کی ضرورت نہیں اس
لئے ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اب جو نئے سرے سے
تقرری کی جا رہی ہے یہ درست نہیں ناجائز ہے - ضرورت
اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جب پہلے خدانخواستہ آفت

آجائے کوئی Calamity affected Area مقرر ہو جائے تو پھر ریلیف کمشنر مقرر کیا جائے یہی درست ہے اور بجا ہے۔

Mr. Speaker : The question is:

That clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue be deleted.

(*The motion was lost*).

Mr. Speaker : The question is:

That Clause 3 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

CLAUSE 4

Mr. Speaker : Caluse 4.

Khawaja Muhammad Safdar : I move.....

Mr. Speaker : If the member is moving for the total deletion of the clause he need not move his amendment. He can make a speech straightaway.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) — یہاں جناب میں اس کلاز کو move نہیں کرونگا — اس کی مخالفت کرونگا ۔ یہ کلاز جو اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں اسکی مخالفت میں یہ عرض کرونگا — جیسا میں نے ابھی آپ کی خدمت میں اور ایوان کی خدمت میں پیش کیا ہے ۔ در اصل جو سکیم اس مسودہ قانون کے تحت ہے میں ذاتی طور پر اس کا مخالف ہوں اور اس کی بناء پر چاہتا ہوں کہ تیسرا کلاز حذف ہو جائے یہ پاس نہ ہو اور اس کا original کلاز قائم رہے ۔

3 (1) Whenever the province of West Pakistan or any part thereof is affected or threatened by flood, famine, locust or any other pest, hailstorm, fire epidemic or any other calamity which, in the opinion of the Government warrants action under this Act, the Government may, by notification declare the whole or any part of the Province, as the case may be, as calamity-affected area.

Then, Sir, sub-section (2).

(2) While issuing a notification under sub-section (1) the Government shall, by notification, appoint a Relief Commissioner for the calamity-affected area.

انہوں نے جو ترمیم اس صورت میں پیش کی ہے

وہ یہ ہے ۔

For section 3 of the Principal Act, the following section shall be substituted, namely:—

"(3) whenever the Province or any part thereof is affected or threatened by flood, famine, locust or any other pest, hails form, fire, epidemic or any other calamity, which in the opinion of Government, warrants action under this act, Government may, by notification, declare the whole or any part of the Province, as the case may be, as calamity-affected area".

وہی الفاظ ہیں جو اس کے ہیں لیکن جناب آگے چل کر اس میں فرق پڑتا ہے کمشنر کا دوسرا حصہ ہے اور علیحدہ سیکشن بنتا ہے - میں اس کے لئے مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Speaker : I shall have to allow Mr. Soomroo first to move his Motion. There is a notice of an amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Where is that ? We have not got that. (*interruptions*).

Mr. Speaker : It has already been circulated. Mr. Soomroo may please move his Amendment because that seeks to substitute the clause itself.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : I move :

That in clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the proposed section 3 of the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958, the following be substituted, namely :—

"3. Whenever the Government is of the opinion that a situation has arisen, which warrants action under this Act, it may, by notification, declare the whole or any part of the Province, as the case may be, as calamity-affected area."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is:

That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the proposed section 3 of the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958, the following be substituted, namely: —

"3. Whenever the Government is of the opinion that a situation has arisen, which warrants action under this Act, it may, by notification, declare the whole or any part of the Province, as the case may be, as calamity-affected area."

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I oppose it.

Mr. Ahmed Mian Soomroo (Jacobabad-1) : Sir, I moved this Amendment only with a view that the Statement of Objects and Reasons in the Bill shows that this Bill has been brought with the object of empowering the Relief Commissioner to act not only when the Province is affected or threatened to be affected by a calamity but to enable him to take precautionary measures to prevent such a calamity and, therefore, Section 3 (as it is worded in the Amending Bill) also authorises the Government to declare the area as calamity affected only when the part of the Province concerned is affected actually or threatened to be affected. Therefore, the powers which are sought to be given by this Act to the Relief Commissioner earlier than that, could be given when the Section is amended and whenever Government is of the opinion that a situation has arisen to empower the Relief Commissioner by declaring the area as calamity affected. It is with this view that I have moved this Amendment.

Minister of Revenue : I think the purpose is served by the very clause if my friend reads it :

"4(3) Whenever the Province or any part thereof is affected or threatened by flood; famine, locust or any other pest, hailstorm, fire, epidemic or any other calamity which, in the opinion of Government, warrants action under this Act, Government may, by notification, declare the whole or any part of the Province, as the case may be, as calamity affected area".

The Member's amendment is covered by this clause. Rather this is more exhaustive.

Mr. Speaker: Does the Member want to press it ?

Mr. Ahmed Mian Soomroo : I don't press it but I just wanted to point out, as the statement of Objects and Reasons would show, that it is the intention to arm the officers with the requisite powers before there occurs a calamity and this amendment authorizes them to assume those powers before the calamity occurs. That is my opinion. But if the Minister thinks otherwise and does not wish to accept my amendment I do not press it.

Mr. Speaker: The amendment is not pressed.

Next Amendment is from Mr. Hamza. The Amendment of the Member contains sarcastic remark s and, therefore, it is ruled out of order.

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : He may be allow. ed.

Mr. Speaker: No; no, I have ruled it out of order.

Mr. Hamza: Is it sarcastic ?

Mr. Speaker: Yes.

مسٹر حمزہ۔اس سے زیادہ حقیقت اور کیا ہو سکتی ہے۔.....

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

Mr. Speaker: The question is :

That clause 4. .....

Khawaja Muhammad Safdar : Just one minute, Sir. I have to move an amendment.

Mr. Speaker: Yes.

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to move :

That in Clause 4 the bracket around the figure '3' be omitted.

یہ جناب آپ دیکھیں گے اصل کے ساتھ ملانے کے بعد کہ یہ Sub-stitution ہے Section 3 کا لہذا یہ Sub-Section (3) نہیں بلکہ Section 3 ہے

(**Voices from Treasury Benches** :۔ وہ ہم مانتے ہیں)

Minister of Revenue: I accept it.

Mr. Speaker: I think there is no opposition to this Amendment. (Voices No, no.)

The quesion is :

That in clause 4 the bracket around the figure '3' be omitted.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker: The question is :

That clause 4 as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Clause 5

Mr. Speaker: Clause 5.

Does Khawaja Sahib want to speak ?

Khawaja Muhammad Safdar: No Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 5 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Clause 6

Mr. Speaker : Clause 6.

Does Khawaja Sahib want to speak ?

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

Mr. Speaker : The question is

That clause 6 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Clause 7

Mr. Speaker: Clause 7.

Khawaja Sahib to move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

I move :

That in clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, in proposed sub-section (1) of section 7 of the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958, the words or" authority" occurring in line 6, be delated.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Commitet on Revenue, in proposed sub-section (1) of section 7 of the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act 1958, the words "an authority" occurring in line 6, be deleted.

Minister of Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - میں نے اس لفظ کو حذف کرنے کے لئے اس لئے ترمیم پیش کی ہے کہ اگر اس سیکشن کا متن دیکھا جائے - تو یہ تو درست ہے کہ -

".....as may be specified in the order, also be exercised by such officer or authority,...."

تو اگر کسی افسر کے ذمہ کوئی فرض عائد کیا جائے گا - تو وہ بات تو سمجھ میں آ سکتی ہے - لیکن لفظ ''اتھارٹی'' سے کوئی بات نہیں سمجھ سکتا - شاید یہ میرے ذھن کی کم رسائی ہو - لیکن میں نے General Clauses Act میں بھی دیکھا ہے - تو وہاں بھی ''اتھارٹی'' define نہیں ہے - اس لئے بھی میں معلوم نہیں کر سکا - کہ اس ''اتھارٹی'' کے لفظ کو کیوں رکھا گیا ہے -

Minister of Revenue: Does the member mean to say that the officer is sufficient and not below the gazetted officer ?

Khawaja Muhammad Safdar: Exactly.

Minister of Revenue: After hearing him Sir, let the words "or authority be removed.

خواجہ محمد صفدر - شکریہ جناب - میری گزارش یہی

یہی ہے -

Mr. Speaker: The question is :

That in clause 7 of the bill as recommended by the Standing Committee on Revenue, in proposed sub-section (I) of section 7 of the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958, the words "or authority" occurring in line 6, be deleted.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker: The question is:

That clause 7, as amended, stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Preamble

Mr. Speaker: The question is:

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(*The motion was carried*).

Clause 1.

Mr. Speaker: Khawaja Sahib may please move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I move:

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figures '1963', occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figures '1964', occurring at the end of line, 2, the figures "1964" be substituted.

Minister of Revenue: Sir we thank Khawaja Sahib for this amendment, but because this bill was introduced in 1963, that is why 1963 appears here.

Mian Abdul Latif: No explanation is needed.

Mr. Speaker: The question is:

That in clause I of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figures '1963', occurring at the end of line, 2, the figures "1964" be substituted.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker: The notice of the amendment was given by Mr. Ahmed Mian Soomro and he is not present.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir he is very much present in the House, but he is not in his seat.

Mr. Speaker: He can only be recognized when he is in his seat.

Now the question is:

That the Short Title, as amended, be the Short Title of the Bill.

(*The motion was carried*).

Minister of Revenue: I move Sir;

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1964 be passed.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1964 be passed.

I think there is no opposition to this motion.

Khawaja Muhammad Safdar: There is opposition but we do not want to prolong it.

Minister of Revenue: Should I give a reply to this ?

Khawaja Muhammad Safdar: Surely.

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1964 be passed.

(*The motion was carried*)

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - گزارش ہے - کہ Economic Development Seminar کا افتتاح صدر پاکستان کل دس بجے صبح یونیورسٹی ہال میں کر رہے ہیں - ہمارے ممبر صاحبان کی بھی خواہش ہے - کہ وہ اس سیمینار کو سنیں اور خواجہ صاحب کی بھی خواہش ہے کہ وہ بھی اسے سنیں - اس لئے میری درخواست ہے کہ ہمارا اجلاس کل صبح کی بجائے ساڑھے تین بجے شام کو بلایا جائے -

خواجہ محمد صفدر - مجھے اپنے ملک کی اقتصادی ترقی سے سخت دلچسپی ہے اور میری خواہش ہے - کہ اس کے مختلف پہلوؤں پر جو فاضل مقررین تقریریں کریں گے وہ سنوں - اس لئے اگر کل کا اجلاس نماز عصر کے بعد بلایا جائے تو اس طرح ہمارے دو breaks نہ ہوں گے - اس لئے اگر ہم چار بجے اکٹھے ہوں تو بہتر ہے -

Minister of Finance: Alright Sir. We meet from 4-00 p.m. to 8-00 p.m.

Mr. Speaker: We will meet tomorrow from 4-00 p.m. to 8-00 p.m.

Minister of Revenue: Sir I will only present the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill 1963, and the remaining portion I am not pressing today.

THE WEST PAKISTAN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE BETTERMENT TAX BILL 1963 (*Standing Committee Report presented*)

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): With your permission I beg to present the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill 1963 stands presented.

Minister of Revenue: Sir, I am not pressing the remaining portion of the motion today.

خواجہ محمد صفدر - ہمیں دو ایک دن پہلے نوٹس دے دیجئے -

وزیر مال - reasonable نوٹس دوں گا اور مواد بھی فراہم کروں گا -

خواجہ محمد صفدر - اگر آپ مواد بھی ساتھ ہی دے دیں تو ہم مشکور ہوں گے -

---

THE WEST PAKISTAN FIREWOOD AND CHARCOAL (RESTRICTION) BILL 1963

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): Sir I beg to present the Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963, stands Presented.

Minister of Food and Agriculture: Sir I beg to move—

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill, 1963 as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be taken into consideration at once.

Mian Abdul Latif: Opposed Sir.

Mr. Speaker: Yes Khawaja Sahib may move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I move:

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April, 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April, 1964.

Minister of Food and Agriculture: Opposed Sir.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ-۱) - جناب سپیکر - میں نے اس معزز ایوان کے سامنے پہلے بھی گزارش کی ہے - کہ کوئی بھی بل اگر صوبے کے لئے، صوبے کے کسی حصہ کے لئے یا صوبے کی آبادی کے لئے مفید ہو تو ہم اس کی تائید کریں گے - لیکن جب کسی بل کو کوئی صاحب کسی Mad moments

میں تیار کریں ۔ اور اسے اس ہاؤس پر inflict کیا جائے تو سوائے اس کے کہ ہم اس بات پر مجبور ہوں ۔ کہ اس کی شدید مخالفت کریں ۔ ہمارے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں ہوتا ۔

یہ ایک مثالی بل ہے ۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تسوید غلط کی گئی ہے ۔ جو ان کے اغراض ہیں ۔ یہ ان کے خلاف ہے ۔ صوبہ کے عوام کی ضروریات کے خلاف ہے ۔ اور سوائے اس کے کہ میں یہ کہوں کہ یہ ایک mad piece of legislation ہے اور کچھ نہیں ہے ۔ اس میں جناب ملاحظہ فرمائیں دفعہ ۲ ۔ اس میں فیکٹری کی definition ہے ۔

"Factory means any premises including the precincts thereof where any process is being carried on with the aid of power".

Factories Act اس صوبہ میں رائج ہے ۔ اس میں فیکٹری defined ہے ۔ اس definition میں بڑے بڑے صنعتی ادارے آتے ہیں یہاں بجلی کی بے پناہ طاقت خرچ ہوتی ہے اور اس کی بجائے اگر لکڑی خرچ کی جائے تو بے شمار لکڑی خرچ ہو سکتی ہے ۔ کوئلہ کے استعمال کی اجازت دی جائے تو بے شمار کوئلہ صرف ہو گا ۔ لیکن میرے فاضل بھائی نے وہ definition اس ایکٹ کی acquire دے نہیں کی adopt نہیں کی ۔ یہاں ایک نئی definition دی گئی ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ وہ ادارہ جس میں کسی غرض کے لئے ، کسی process کے لئے power استعمال ہوتی ہے ۔ اس قانون کی غرض کے لئے وہ فیکٹری تصور ہوگا ۔ جناب من ۔ آپ کو یہ پتہ ہے کہ بعض جگہ محض چاقو اور چھریاں تیز کی جاتی ہیں ۔ وہاں بھی بجلی ہی استعمال ہوتی ہے کسی جگہ محض ایک چکی چلائی جاتی ہے ۔ وہاں بھی power استعمال ہوتی ہے ۔ کسی جگہ دھان صاف کئے جاتے ہیں ۔ وہاں بھی power استعمال ہوتی ہے ۔ کہیں جناب چارہ کاٹا جاتا ہے power کے ساتھ ۔ وہاں بھی power استعمال ہوتی ہے ۔ تو اس قانون کی اغراض سے آپ کا یہ مطلب بالکل نہیں ۔ میں یہ جانتا ہوں ۔ میرے فاضل بھائی بڑے دانش مند آدمی ہیں ۔ ان کا خیال نہیں تھا ۔ ان کا ارادہ یہ نہیں تھا کہ دنیا میں کوئلہ کا استعمال بند کر دینا ہے ۔ ان کا ناطقہ بند کر دینا ہے ۔ ان کی روٹی بند کر دینی ہے ۔ ان کی ضروریات بند

کر دیتی ۔ ہے ان کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا لیکن غلطی سے غور نہیں کیا ۔ لیکن بن کیا رہا ہے ۔ میں اپنے بھائی کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ وہ کونسی جگہ ہے جس کے لئے آپ اس کو لگانا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ کا یہ مطلب ہے تو جس جگہ جس دکان میں چارہ کاٹنے کے لئے بجلی استعمال ہوتی ہے ، دو ہارس پاور کی ، کیا اسے بھی آپ اس فیکٹری کی definition سے باہر نکال سکتے۔ ہیں وہ بالکل نکل نہیں سکتی ۔ اگر ان کا ارادہ بھی ہو تو جب تک اس میں ترمیم نہ کریں نکل نہیں سکتی ۔ جہاں چاقو چھریاں تیز ہوتے ہیں ۔ جہاں دھان صاف کیا جاتا ہے ۔ وہ تو جناب فیکٹری ہے اس قانون کے ماتحت فیکٹری تو جناب بنالیں لیکن حکم کیا ہوتا ہے کہ اس فیکٹری کی premises میں کوئلہ نہیں جلایا جا سکتا ۔ اگر ملک صاحب وہاں چلے جائیں اور انہیں حقہ کی ضرورت محسوس ہو تو کوئلہ ان کے حقے کی چلم پر استعمال نہیں ہو سکتا ۔

وزیر برقیات (ملک قادر بخش) ۔ یہ تو میرے فائدے کے لئے ہے ۔

میاں عبداللطیف— یہ قانون جناب نے بنا دیا ہے کہ اس کے premises میں اس فیکٹری کے owners یا وہاں کا کوئی مزدور یا وہاں پر کوئی کاھک آیا ہوا وہاں لکڑی جلا نہیں سکتا ۔ تو کیا یہ قانون ہے جس کے لئے آپ ہماری امداد چاہتے ہیں ۔ اس ہاؤس کی امداد چاہتے ہیں ۔ میں بار بار اپنے آپ کو مجبور کرتا ہوں کہ میں یہ کہوں کہ ملک صاحب کی یہ نیت کبھی نہیں ہو سکتی اور یہ پارٹی اس قسم کا بیہودہ قانون کبھی پاس نہیں کرے گی اگر آپ یہ کہیں کہ جس غرض کے لئے power استعمال کی جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر برقیات ۔ on a point of information Sir بیہودہ الفاظ اس ہاؤس میں کہنا یا بیہودہ تقریر کرنا کیا یہ جائز ہے ؟

مسٹر سپیکر — ملک صاحب ۔ کسی ممبر یا ہاؤس کے لئے تو استعمال نہیں ہو سکتے ۔ البتہ قانون کے لئے استعمال کئے گئے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں ۔

وزیر برقیات - بیہودہ تقریر ہو سکتی ہے جناب -

Mr. Speaker: In that case it would be attributed to a person.

خواجہ محمد صفدر - وہ تو کہہ رہے ہیں کہ It is a mad piece of legislation وہ تو اس کو یہ کہہ رہے ہیں -

وزیر برقیات — لیکن اس کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں دانشمند ہوں (قہقہہ) -

میاں عبداللطیف — تو جناب میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اگر ان کا یہ مطلب ہو کہ جس طریقے سے power استعمال کی جاتی ہے power حاصل کرنے کے لئے جہاں بجلی استعمال ہوتی ہے وہاں coal استعمال نہیں ہوگا یا لکڑی استعمال نہیں ہوگی اس غرض کے لئے - مثلاً کسی کارخانے میں boiler ہے - اس boiler میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ کوئلہ استعمال نہیں ہو گا - لکڑی استعمال نہیں ہو گی - یا کہیں کچھ پکانے کے لئے power استعمال ہوتی ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہاں لکڑی استعمال نہیں ہو گی - کوئلہ استعمال نہیں ہوگا - لیکن یہ متم ظریفی ہے کہ ایک آدمی دھان صاف کرتا ہے - اس کے مکان میں ایک دھان پھٹکنے کی مشین ہے - آپ کہتے ہیں کہ روٹی نہیں پکا سکتا وہ -

وزیر برقیات — یہ جناب repetition ہے -

میاں عبداللطیف — جہاں دھان صاف کئے جاتے ہیں وہاں آپ نے روٹی پکانی بند کر دی - وہاں آپ نے حقہ پینا بند کر دیا - (قطع کلامیاں) یہ جناب جو میں گزارش کر رہا ہوں یہ ہنسی کی بات نہیں ہے - ملک صاحب مت ہنسیں - آپ صوبہ پر ایک عذاب نازل کر رہے ہیں - ایک مصیبت نازل کر رہے ہیں -

Mr. Speaker: Please address the Chair.

میاں عبداللطیف — میری گزارش یہ تھی کہ ملک صاحب فیکٹری کی وہی definition دیدیں جو کہ Factories Act میں درج ہے اور اس میں یہ qualification دیدیں کہ فیکٹری کی power پیدا کرنے کے لئے generate power کرنے کے لئے یا

heat حاصل کرنے کے لئے کوئلہ استعمال نہیں ہوگا - موجودہ حالت میں اس گھر میں اس premises میں کسی غرض کے لئے لکڑی یا کوئلہ استعمال نہیں ہو سکتا - جناب قانون کی شدت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں اس گھر میں جہاں مونجی کی مشین لگی ہوئی ہے - کوئلہ جلا لیں لکڑی جلا لیں تو اسکو قید ہو گی - جرمانہ بھی ہو گا اور یہ جرم پولیس کی cognizance کے لائق ہو گا - اسکو کوئی بھی پولیس کا سپاہی پکڑ سکتا ہے تو قانون آپ اتنا شدید بناتے ہیں - آپ اس کو جیسے میں نے پہلے عرض کی تھی 'باھودہ' بنائیں - ''بے ھودہ'' نہ بنائیں (قہقہہ) -

Mr. Speaker: Mian Sahib, what is ''باھودہ''

میاں عبداللطیف — جناب جو بیہودہ کا الٹ ہو (قہقہہ) انہوں نے جناب اس کی اجازت دی ہے کلاز ۳ میں :—

"Provided that the prohibition contained in this section shall not apply to—

(i) any fire place for burning of earthen wares;

(ii) any brick kiln or lime kiln worked for the preparation of bricks or lime for the personal use of the proprietor of of such kiln."

یہاں انہوں نے دو exceptions تو کر دی ہیں لیکن جو پہلے میں نے enumerate کی ہیں ان کے لئے آپ کی طرف سے کوئی exception نہیں ہے اس کے بعد جناب - آپ فرماتے ہیں کہ ایسے cases میں :—

"No suit, prosecution or other legal proceedings shall lie against any officer for anything which is in good faith done or intended to be done in pursuance of any provision of this Act, or the rules made thereunder."

گویا ادھر اسکو cognizable بنا دیا - پولیس کو اختیارات دیدئیے - وہ کتنی ہی سختی کر لیں - کتنا ہی malafide use کر لیں - دوسری طرف اسکے لئے عدالتوں کے رستے بند ہیں - عدالتوں کی جاوہ جوئی بند ہے - کوئی suit نہیں ہوگا - کوئی proceedings نہیں ہونگی -

ایسی حالت میں یہ التماس کروں گا کہ یہ بل کسی سیلیکٹ کمیٹی میں جائے تاکہ وہ اسکی بیہودگیاں جو ہیں انکو رفع کرے -

Mr. Speaker: Not "Select Committee". The motion is for eliciting public opinion.

The question is:

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April, 1964.

(The motion was lost).

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

(The motion was carried).

It is 7-30 p.m. now. There is one announcement.

یہاں باہو محمد رفیق صاحب نے فرمایا تھا کہ سیمینار کے کارڈ نہیں پہنچے - یہ کارڈ تقسیم کر دیئے گئے ہیں - آپ اپنی seats دیکھ لیں - اگر کسی ممبر صاحب کو کارڈ نہیں ملا تو انکی اطلاع کے لئے یہ عرض کردوں کہ وہاں شیخ صاحب موجود ہوں گے اور ممبران کو without cards admission مل جائے گی -

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 11th March, 1964, at 4.00 p. m.

(The Assembly then adjourned till 4.00 p. m. on Wednesday, the 11th March, **1964**).

APPENDIX I

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 2951)

(*a*) Yes.
(*i*) 1st January 1956.
(*ii*) and (*iii*)—

Year	*Total Expenditure (Revenue)* Rs.	*Total Income* Rs.
1955-56 ..	2,92,742.03	Sale- Trial period 1st January 1956 to 31st March 1956).
1956-57 ..	75,60,775·48	61,14,588·16
1957-58 ..	98,58,025·88	96,78,623·22
(15 months) ..	1,29,15,606·58	1,27,47,447·75
1959-60 ..	1,14,87,770·25	1,03,74,320·33
1960-61 ..	1,17,88,485·86	1,02,43,516·42
1961-62	1,92,71,492·76	1,66,25,457·73
1962-63 upto 31st March 1963) Estimated.	1,68,76,090·72	1,64,45,742·55

Year	*Total expenditure incurred on pay and allowances* Rs.
1955-56	1,20,625·44
1956-57	7,37,780·06
1957-58	6,23,336·07
1958-59 (15 months)	8,56,139·31
1959-60	9,32,963·30
1960-61	10,21,958·81
1961-62	9,46,248·62
1962-63 .. .. (up to march 1963) (Estimated).	7,82,475·17

A statement showing pay scales of each category of staff is enclosed.

(*v*)

Year	*Loss* Rs.
1955-56	2,92,742·03
1956-57	14,46,188·18
1957-58	1,79,402·66
1958-59 (15 months)	1,68,158·83
1959-60	11,13,449·9
1960-61	(15,44;969·44)
..	2,58,882·58
1961-62	(26,46,025·63)
..	1,66,569·72
1962-63 (up to March 1963) (Estimated)	4,30,348·57

Note—The balance sheet for the year 1956-57 showed profit of Rs. 14,69,678,90 which was subject to provision of depreciation. After adjustment of the same in next year's balance sheet, there was not loss of Rs. 14,46,188.18 as shown above.

Expenses for the year, 1959-60 adjusted in 1960-61 and of 1960-61 adjusted in 1961-62. The figures for 1961-62 and 1962-63 (up to March 1963) as from un-audited balance sheet.

(2) Reason for variations are as follows :—

1955-56—This was the year in which the factory went into production and was mainly trial period. The total expenditure of Rs. 2,92,742.03 was, therefore, treated as loss.

1956-57—As it was the first year and production was not in accordance with the rated capacity and heavy loss of Rs. 14,46,188·18 was incurred.

1957-58 and 1958-59—The losses in these two years amounting to Rs. 1,79,402·66 and Rs. 1,68,158·83 were much lower as compared to earlier years. during these years, only one kiln was in production.

1959-60—The 2nd kiln was started during this year. As its fixed expenses (*viz.*, depreciation, etc.) were fully charged but production was not to the full capacity, the loss during this year, Rs. 11,13,449.92, increa sed considerably.

1960-61—The losses during the year, Rs. 18,03,85.0, further increased for the same season as in 1959-60

1961-62—Rs. 26,46,025.03—One of the two kilns remained closed for a few months during this year and therefore production was much lower which resulted in the loss of Rs. 28,12,594.75. Further, heavy loss was incurred on shipment of cement to East Pakistan at a sale price which was much lower than the production cost.

1962-63—The production during the current year is expected to be more than the rated capacity and, therefore, it is expected that the figure of loss will be reduced considerably.

Main reasons for the losses—However, the main reason for the continuing losses of this factory is the high capital cost of the plant which was provided by Canada under Colombo Plan Aid. It was Rs. 4.12 lacs as compared to Rs. 1·80 lacs the cost of a similar plant installed at Hyderabad about the same time. Higher capital cost means higher depreciation charges and, therefore, higher production costs. As the sale price of cement had to be fixed in competition with other cement industries, there were continuing and persistent losses. The question of writing down the capital cost is under consideration of the Government and when that cost is placed on a realistic figure, the losses will dis-appear and the factory will start making profits.

(*a*) A statement showing investment with details year-wise placed on the Table of the House.

(*b*) Copies of yearly Balance Sheets of Maple Leaf Cement Factory, Daudkhel up to 30th June 1961 are placed on the Table of the House.

APPENDIX I

West Pakistan Industrial Development Corporation

MAPLE LEAF CEMENT FACTORY, ISKANDARABAD

ADMINISTRATION/ACCOUNTS

	Name of post	*Pay Scale* Rs.	*Number of posts*
1.	Manager ..	1,500—100—2,000 ..	1
1.	Administrative Officer ..	600—40—1,000—50—1,150 ..	1
2.	Accountant Incharge ..	350—25—500 ..	..
1.	Assistant Accountants ..	.. ..	2
2.	Commercial Assistant ..	.. ..	1
3.	Personal Assistant to Manager	.. ..	1
4.	Purchase Assistant ..	160—10—250/15—400 ..	1
1.	Accountant Assistants ..	.. ..	6
2.	Cashier ..	.. ..	1
3.	Investment Assistant ..	.. ..	1
4.	Ch. Time-keeper ..	.. ..	1
5.	Establishment Assistant ..	.. ..	1
6.	Stenographers ..	85—6—115/7½—175—10—225	1
1.	Accounts Clerks (Accounts)	.. ..	3
2.	Typist ..	.. ..	1
3.	S. T. K ..	60—225	
1.	Clerks (Administration) ..	.. .	
2.	Typist	28—½—32	
1.	Peon	350—25—500 ..	
1.	Assistant Store Officer ..	STORES DEPARTMENT ..	1
1.	Assistant Store-Keeper ..	160—10—250—15—400 ..	1
1.	Store Clerk	60—225 ..	1
1.	Coal Assistant ..	80—5—150 ..	1
1.	Petrol Clerk ..	60—4—100—5—120 ..	1
Seinor Helpers ..		35—1—50 ..	4
Helker		28-½-32 ..	

LABOUR WELFARE DEPARTMENT

Name of post	*Pay scale*	*Number of posts*
	Rs.	
Labour Officer ..	350—25—600 ..	1
Canteen Supervisor ..	85—225 ..	1
Cooks ..	35—1—50 ..	3
Bearers	28—½—32 ..	4
	SECURITY	
Security Inspector ..	160—10—250—15—400 ..	1
Sub-Inspectors ..	100—5—150 ..	2
Assistant Inspector ..	60—2—80 ..	1
Gateman ..	35—1—50 ..	4
Chowkidars ..	28—½—32 ..	24
	SANITATION	
Jamadar ..	60—2—80 ..	1
Helpers ..	28—½—32 ..	15
Sweepers ..	..	8
	MEDICAL	
Dispensers ..	100—7½—190 ..	4
	SELLING AND DISTRIBUTION	
Assistant Commercial Officer	300—25—500 ..	1
Loading Supervisor ..	100—7½—190 ..	1
Assistant Loading Supervisor.	80—5—150 ..	1
Clerks ..	60—225 ..	3
Telly Clerks ..	60—120 ..	4
Loco Driver ..	80—5—150 ..	

	Name of post	*Pay Scale*	*Number of posts*
		Rs.	
1.	Quarry Manager	350—15—410 ..	1
2.	Pack House Foreman ..	150—10—350 ..	1
1.	Assistant Foreman (Quarry) ..	.. ..	2
2.	Miller (Raw Mill)	.. ..	4
3.	Miller (Cement Mill) ..	.. ..	4
4.	Burner	.. ..	4
5.	Supervisor (Packing) ..	.. ..	1
1.	Shovel Attendants ..	100—7½—190 ..	4
2.	Wash Mill Attendant ..	.. ..	1
3.	Assistant Burners	.. ..	4
4.	Packer Attendant	.. ..	1
5.	Shovel Attendants (Clay) ..	.. ..	2
	H. Mill Attendant ..	.. ..	2
1.	.. ..	.. ..	1
2.	General Assistants ..	80—5—150 ..	3
3.	Slurry Attendants	.. ..	4
4.	General Assistants (Kiln) ..	.. ..	4
5.	Packer Assistants ..	.. ..	6
1.	General Helper (W/Mill) ..	60—2—80 ..	1
2.	General Helpers (R/Mill) ..	.. ..	6
3.	General Helpers (Kiln) ..	.. ..	4
4.	General Helpers (C/Mill) ..	.. ..	6
5.	General Helpers (Crusher) ..	.. ..	2
1.	Quarry Clerks	60—4—80/85—6—115—EB—15/2—175—EB—10—225	2
1.	Burners	300—25—600 ..	2
1.	Chief Burner	300—20—600 ..	1
1.	Sr. Helpers (Quarry) ..	35—1—50 ..	3
2.	Ditto (R/Mill)	.. ..	2
3.	Ditto (Slurry) ..	.. ..	4
4.	Ditto (Kiln) ..	.. ..	4
5.	Ditto (C/Mill) ..	.. ..	2
6.	Ditto (Packing) ..	.. ..	17
7.	Ditto (Clay) ..	.. ..	1
8.	Ditto (Crusher) ..	.. ..	4
1.	Helpers (Kiln)	28—½—32 ..	3

	Name of post	*Pay scale*	*Number of posts*
		MECHANICAL ENGINEERING	
		Rs.	
1.	Chief Engineer	1,500—100—2,000	1
2.	Mechanical Engineer	600—40—1,000/5—1,150	1
3.	General Foreman	300—20—600	1
4.	Mechanical Draftsman	160—10—250/15—400	1
5.	Head Khalasis	100—7½—190	2
6.	General Helpers	60—2—80	17
7.	General Attendants	100—7½—190	4
8.	General Assistants	80—5—150	4
		CIVIL ENGINEERING	
1.	Overseer	150—10—350	1
2.	General Attendants	100—7½—190	2
3.	Masons	100—7½—190	4
4.	General Assistant	80—5—150	1
5.	General Helpers	60—2—80	2
6.	Helpers	28—½—32	16
		ELECTRICAL DEPARTMENT	
1.	Electrical Engineer	600—40—1,000—50—1,150	1
2.	Assistant Electrical Engineer	400—40—800	1
3.	Foremen	300—20—600	1
4.	Assistant Foreman	150—10—350	2
5.	Electrictians	100—7½—190	
6.	Fitter	Ditto	1
7.	Armature Winder	Ditto	1
8.	Instt. Dech.	Ditto	1
9.	Cable Jointer	Ditto	1
10.	General Assistants	80—5—150	
11.	General Helpers	60—2—80	4
12.	Senior Helpers	35—1—50	2
13.	Clerk	60—225	1
		ELECTRICAL DEPARTMENT	
1.	Foreman	350—15—410	1
2.	Assistant Foremen	150—10—350	2
3.	Clerk	60—4—80/85—6—11/52—175—10—225	1
4.	Tool Room Clerks	60—4—100/5—120	2
5.	Turners	100—7½—190	2
6.	Welders	Ditto	5
7.	Carpenters	Ditto	3
8.	Black Smith	Ditto	3

ELECTRICAL DEPARTMENT—*concld.*

	Name of post	*Pay scale*	*Number of posts*
		Rs.	
9.	General Helpers	.. 60—2—80	.. 12
10.	Fitters	.. 80—5—150	.. 6
11.	Senior Helpers	.. 35—1—50	.. 4
12.	Pattern Maker	.. 10—7½—190	.. 1
13.	Moulders	.. Ditto	.. 2
14.	Sweeper	.. 28—½—32	.. 1
		TRANSPORT	
1.	Foreman	.. 350—15—400	.. 1
2.	Assistant Foreman	.. 150—10—350	.. 1
3.	Clerk	.. 60—4—80/85—6—115/15/2—175/10—225.	.. 1
4.	Mechanics	.. 100—7½—190	.. 5
5.	General Assistants	.. 80—5—150	.. 2
6.	General Helpers	.. 60—2—80	.. 2
7.	Helpers	.. 35—1—50	.. 7
8.	Tractor Assistants	.. 80—5—150	.. 4
9.	Drivers	.. 60—2—80	.. 8
10.	Dumper Attendents	.. 100—7½—190	.. 13
		POWER HOUSE	
1.	Assistant Superintendent	.. 400—40—800	.. 1
2.	Shift Engineers	.. 250—25—500/35—570	.. 4
3.	Boiler Attendants	.. 185—15—350	.. 4
4.	Turbine Attendants	.. 100—7½—190	.. 4
5.	S. Board Operators	.. 100—7½—190	.. 4
6.	Aux. Attendants	.. 100—7½—190	.. 4
7.	Jamadar	.. 100—7½—190	.. 1
8.	Fitters	.. 109—7—190	.. 4

POWER HOUSE—*concld.*

Name of post	*Pay Scale*	*Number of posts*
	Rs.	
9. Clerk	.. 60—4—80/85—6—115—15/2—175—10—225	1
10. Laboratory Assistant	.. 80—5—150 ..	1
11. General Helpers	.. 60—2—80 ..	8
12. Senior Helpers	.. 35—1—50 ..	8
	OVERHEAD CRANE	
. Crane Assistants	.. 80—5—150 ..	5
2. Senior Helpers	.. 35—1—50 ..	2
	LABORATORY	
1. C.P.C. Engineer	.. 600—40—1,000/50—1,150 ..	1
2. Chemist	.. 600—40—1,000/50—1,150	1
3. Assistant Chief Engineer	.. 400—40—800 ..	1
4. Shift Chemists	.. 250—25—500—35/780—45—800	3
5. Laboratory Assistant	.. 100—7½—190 ..	1
6. Head Gauger	.. 100—7½—190 ..	1
7. Assistant Gaugers	.. 60—2—80 ..	5
8. Laboratory Assistants	.. 80—5—150 ..	5
9. Senior Helpers	.. 35—1—50 ..	
10. Log Book Clerk	.. 85—6—115—15/2—175—10—225.	1

APPENDIX II

(REF. STARRED QUESTION No. 5603)

(*a*) The Provincial Government under proviso No. 1 of the Presidential Order is entitled to receive payments of rents, royalties and other dues in respect of leases granted by landlords having mineral rights in areas to which the Presidential Order applied provided such leases were granted or contracts made, during the period from 7th October 1958 to 14th May 1961. However, no case came to the notice of the Directorate of Mineral Development to which Proviso No. 1 could be applied. Hence Government did not realise any royalty on this account.

(*b*) Yes. Under Proviso No. 2 of Presidential Order No. 8 of 1961, the landlords enjoying mineral rights have been benefitted to the extent that they shall continue to receive payments of rents, royalties, fees provided they granted lease to any party before the 7th day of October, 1958 or the agreement or contract was made before that date. The names of the parties to whom benefit under Proviso No. 2 of the Presidential Order No. 8 has accrued are as under:—

(1) Khan Muhammad Aslam Khan (the late).
(2) Khan Nasim Khan, son of Khan Muhammad Aslam Khan (both of Raj Dwari Area of Hazara District.
(3) Fazal Haq, son of Gohar Eiman;
(4) Kain, son of Dostia;
(5) Taoos Khan, son of Shahbaz Khan;
(6) Ahmad, son of Rehmat Ullah;
(7) Naeem Shah, son of Mohroom;
(8) Nadir, son of Ghani;
(9) Muhammad Sharif, son of Abdul Rehman;
(10) Dilawar Khan, son of Ziarat Noor;
(11) Ghappa, son of Dardar Khan;
(12) Taj, son of Ghulam Nabi;
(13) Amanullah Khan, son of Hajoon Khan;
(14) Nawab Sir Major Muhammad Farid Khan;
(15) Khan Muhammad Ayub Khan, son of Roshan;

all the persons from Serial No. 3 to Serial No. 15 are residents of Allai Area of District Hazara.

Under Proviso No. 2 of the Presidential Order the question of monetary payments is an exclusive matter between the lessee and the landlords. As such the extent of benefit accrued to the above parties is not known to the Directorate of Mineral Development.

(*c*) Until June, 1965, neither the Government nor the Directorate of Mineral Development, has issued any permit for sand, gravel and limestone in the Districts of Lahore, Multan, Hyderabad and Karachi. Short term permits for removal of these minerals have, however, been issued by the Deputy Commissioners, Hyderabad and Karachi. The latter has also auctioned the rights for removal of sand, bajri from the Malir River Bed and realised Rs. 8,93,000 as auctioned money. The particulars of the permits issued by the Deputy Commissioner, Hyderabad, are shown in the statement of Annexure 'B'.

(*d*) No such circular was issued by the Secretary, to Govrnent of West Pakistan, Industries, Commerce and Mineral Resources Department after the promulgation of presidential Order No. 8 of 1961. However, the Government while delegation the powers for issue of short term permits to the Deputy Commissioners and Political Agents have in their Circulars state dthat where the parties are interested in obtaining long term leases, they shall apply to the Directorate of Mineral Development.

ANNEXURE A

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN DIRECTORATE OF MINERAL DEVELOPMENT

11—LYTTON ROAD, LAHORE

CONCESSIONS GRANTED IN THE DISTRICT OF HYDERABAD

Serial No.	Name and full address of the party carrying out mining operations with their principal place of business	SITUATION AND SIZE OF THE AREA			Name and address of party granting the lease or concessions or making agreement or contract.	Nature of rights of the party grauting the concession (entries of the record of rights)	Period term for which lease agreement or contract is made	Concessions	Quantities won during 17th May 1961 to 31st December 1961 and during, 1962-63.	Rates of Rent and Royalty with terms and conditions of payments made under section.
		Name of revenue Estate, Tehsil, District Agency	Survey details Khasra Nos., etc.	Total area in acres						
		(a)	(b)	(c)			(a)	(b)	*Tons*	
1	Allah Ditta, Contractor, Hyderabad.	Met Khan, District Hyderabad	Gunjo Takka.	..	Additional Deputy Commissioner, Hyderabad.	..	3 months	Stones	420	37 Ps. per ton.
2	Abdul Hamid, son of Muhammad Bux Baladi, resident of Husri, Hyderabad.	Ditto	Ditto	..	Ditto	..	6 months	Stones and Bajri.	500	Ditto.
3	Ch. Fazal Muhammad Arain, Contractor, Latifabad, Hyderabad.	Ditto	Ditto	..	Ditto		Ditto	Ditto	5,000	Ditto.

4	Messrs Muhammad Khan and Anwar Khan, Contractors, Hyderabad.	Ditto	Ditto	..	Ditto	..	3 months	Ditto	1,000	Ditto.
5	Jeewan Shah, Co. Shah Mekai, Hyderabad.	Ditto	Ditto	..	Ditto	..	h	o	5,000	Ditto.
6	S. Yar Muhammad Shah, Contractor, Hyderabad.	Ditto	Ditto	..	Ditto	..	3 months	Ditt c	1,000	Ditto.

Remarks—No rent is being charged at present. Only royalty is being recovered.

2080 FLA—135—16-4-66—SGPWP Lahore

APPENDIX III

(Ref: Adjournment motion from Rao Khurshid Ali Khan regarding Refusal by Lahore District Jail Authorities to allow relatives of Jaamat-i-Islami detenus to interview the latter).

LIST OF RELATIVES OF DETENUS

Name of detenus	*Name of relatives*	*Relation*	*Remarks*
Pir M. Ashraf	Muhammad Hussain.	Brother-in-law	Previously lodged in Montgonery Jail.
	Sh. Manzoor Ahmad.	Ditto.	
	Zakariyya Begum ..	Sister ..	2. Lists supplied on 10-10-64.
	Muhammad Arif ..	Brother ..	
	Khurshid Begum	Sister-in-law ..	
Ch. Abdul Rehman	Muhammad Aslam	Son ..	2. Lists supplied on 10-10-64.
	Muhammad Muslim	Son ..	Ditto.
	Fatima Bibi ..	Wife ..	
	Manzoor Akhter ..	Daughter-in-law	
	Abdul Ghani ..	Brother	
	Abdul Rahim ..	Ditto	
	Abdul Haq ..	Ditto	
	Abdul Qayyum ..	Ditto	
	Muhammad Salim	Grand son.	
	Muhammad Akram.	Son-in-law	
	Bashir Ahmad ..	Ditto.	

3930 P. L. A. 535 8 4-66 S. G. P., W. P., Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Wednesday, the 11th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 4 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ
الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ
اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○

پ ۲۲ — س ۳۶ — ع ۱۸ — آیات ۱ تا ۱۱

یاسین— قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے— (اے محمد ص) بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو - سیدھے راستے پر ہو - یہ غلبہ رکھنے والے رحم کرنے والے نے نازل کیا ہے - تاکہ ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کردو وہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں - ان میں سے اکثر پر بات پوری ہوچکی ہے وہ ایمان نہیں لائینگے- ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پھنسے ہوئے ہیں تو ان کے سر اونچے ہوگئے ہیں - اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے پھر ان پر پردہ ڈال دیا پس وہ دیکھ بھی نہیں سکتے - تم ان کو نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائینگے - تم صرف اس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت مانے اور خدا سے غائبانہ ڈرے سو اس کو بخشش اور کریمانہ اجر کی خوشخبری سنادو -

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Mir Haji Muhammad Bux Talpur.

CULTURAL CENTRES AT THE SHRINE OF SHAH ABDUL LATIF BHITAI

*3721. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the former Government of Sind had sanctioned a sum of Rs. 35 lakhs for setting up a Cultural centre at the Shrine of Shah Abdul Latif Bhitai, the spiritual poet of Sind;

(*b*) the amount spent by the Government for the said purpose uptil now;

(*c*) whether it is a fact that instead of allocating Rs. 35 lakhs at one time Government have been allocating smaller amounts from year to year; if so, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) No.

(*b*) Rs. 17,65,990 for building only.

(*c*) The question of 35 lacs does not arise in view of (a) above. The work has been divided into phases and the amount is being provided accordingly.

میر حاجی محمد بخش تالپور— میں نے جو Original کوئسچین بھیجا تھا وہ یہ نہیں تھا ۔ میں نے یہ کوئسچین کیا تھا کہ ۳۵ — لاکھ روپے کی رقم کا ایک منصوبہ منظور ہوا تھا تو کیا آپ کے علم میں ہے کہ ایسا کوئی منصوبہ گورنمنٹ نے منظور کیا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری— اسکے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ پیرزادہ عبدالستار صاحب جو کہ اسوقت سندھ کے چیف منسٹر تھے انہوں نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے نام سے ایک رقم اس ادارے کیلئے منظور کی تھی لیکن بعد میں وہ رقم کیبینٹ نے منظور نہیں کی ۔ اب پراونشل گورنمنٹ نے Integration کے بعد وہ رقم خرچ کردی ۔

The West Pakistan Government is also getting a plan of estimates for the construction work prepared by the Public Works Department which originally estimated an expenditure of Rs. 24 lakhs.

تو اس لحاظ سے ہمارا خیال ہے کہ رقم بہت صحیح ہے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور — میری عرض یہ تھی کہ آپ نے جو مدد دی ہے کیا وہ آپ بند کردیں گے یا اسکو جاری رکھیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری– بند کرنیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — وہ جو پروگرام ہے اسکے مطابق کام ہوگا۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: We want an assurance that the programme will be carried out.

وزیر تعلیم — جو پروگرام ابھی پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے عرض کیا ہے وہ Carryout کیا جائیگا اور اگر آپ تفصیل چاہیں تو۔

It is quite a lengthy paper, I can read it out. But if you want any more information on the point, you can come to me and we will discuss it.

INTRODUCTION OF COMPULSORY IN EDUCATION FORMER SIND

***4236. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the system of compulsory educattion has been introduced in the former Sind Province; the names of the Talukas of Tharparkar District, where compulsory education has been introduced along with the date of its introduction there;

(*b*) whether it is a fact that if a person fails to send his children to a primary School, a case is registered against him, if so, the number of cases registered in each taluka of Tharparkar District in each month from 1959-60 to 1963-64;

(*c*) the enrolment and attendance in each school of each taluka of the said District for each month where compulsory education has been introduced from 1957-59 to 1963-64;

(*d*) whether it is a fact that attendance and enrolment in the School of Taluka Nagarparkar is poor because the District Inspector of School, Tharparkar does not go on tour in the said taluka for months together and the cases registered against the parents disposed of in time due to the non-availability of a Magistrate there;

(*e*) whether it is a fact that District Education Committee, Tharparkar decided that such cases should be disposed of by the Head Munshi of Taluka Nagarparkar; if so, whether it is a fact that due to the quick disposal of the above mentioned cases by the Head Munshi of Taluka Nagarparkar, the number of students in the schools of the said Taluka has increased?

پارلیمنٹری سیکریٹری (خان ملنگ خان) — اس سوال کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جتنی فائل ہے اس اصل سوال کا جواب ہے اگر آپ سوال کا جواب پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وقت ضائع کرنے اور پیسہ ضائع کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اسکی نقول بھی کرلی جائیں تو وہ تین دن میں مکمل نہیں ہوسکتیں۔ لیکن اگر حاجی صاحب فرمائیں تو .....

مسٹر سپیکر – خان ملنگ خان آپ اپنے الفاظ استعمال نہ کیا کیجئے۔ کہ " وقت ضائع کرنے کے مترادف ہوگا"

خان ملنگ خان- میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔ میرا مطلب تھا کہ وقت زیادہ لگتا ہے ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور- اب میں اس کے متعلق کیا عرض کر سکتا ہوں ۔ آپ مجھے جواب دکھائیں ۔ تو اسکے بعد ہی میں اس پر ضمنی سوال کر سکتا ہوں ۔

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) – آپ کی اجازت سے میں عرض کرونگا کہ جس چیز کے متعلق پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے بات کی ہے وہ دراصل دو چیزیں ہیں ۔ انہوں نے خود مانا ہے مثلاً حاضریاں۔ میں خود عرض دیتا ہوں ۔

The enrolment and attendence in each school of such Taluka of the Sind District for each month where compulsory education has been introduced from 1957-58 to 1963-64.

Enrolements یعنی اس میں بچوں کی حاضریاں لگی ہوئی ہیں۔ یا انکی وغیرہ لی گئی ہیں ۔

SCHOLARSHIPS TO STUDENTS BELONGING TO SCHEDULED CASTES

***4294. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that a sum of Rs. 18,700 has been allocated in the budget for 1963-64 for awarding scholarships to the students belonging to the scheduled castes; if so, the procedure for awarding such scholarships, the designation of the Officer entrusted with the work, and the time by which the said scholarships will be given?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): The total provision for the year 1963-64 for the award of scholarships to the scheduled castes, Christian and Buddihist students is Rs. 56,200. It was in the year 1962-63 that a sum of Rs. 18,700 was specially earmarked for the scheduled caste students. Out of this Rs. 11,500 was distributed to the students of this community.

This year all the Regional Directors are asked to inform all the heads of the various institutions to send in the applications for the award of scholarships. Applications have since been invited, the last date for which is fixed the 30th November. Necessary press note in this respect is also issued. These applications will be examined by the Board constituted for this purpose. The decision will be taken on merit and sanction will be issued by the Officer Incharge, Scholarships, Education Department, Lahore who is also to act as the Secretary of the Board. The award of these scholarships is expected to be finalised shortly.

حاجی میر محمد بخش تالپور— آپ نے فرمایا ہے کہ یہ مختلف اداروں کے سر براہ ہیں - تو اسکے کیا معنی ہیں -

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— اس میں تعلیمی ادارے اور ایڈوائیز شامل ہیں -

Education Adviser Joint Secretary, Director Education Lahore Region or his nominee Director Education Rawalpindi Division or his representative, Director Education Peshawar Division or his representative, Director Educaton Karachi Region or his representative, Prof. E. J. Sinclair Miss Mangat Rai.

حاجی میر محمد بخش تالپور — اس میں شیڈول کاسٹ کا بھی کوئی نمائندہ ہے - میرا مطلب ہندو سے نہیں ہے -

وزیرتعلیم — صرف دو ممبران ای - جی سنکلیئر اور کنیئرڈ کالج کی پرنسپل مس پی منکت رائے نامزد ممبران ہیں- باقی ممبران ex-officio ہیں -

حاجی میر محمد بخش تالپور — کیا آپ اس بورڈ میں آئندہ کوئی نمائندہ شیڈول کاسٹ کا بھی لینے پر غور کرینگے ؟

وزیر تعلیم — میں اس سال تو اسکے متعلق کوئی وعدہ نہیں کر سکتا ہوں - البتہ آئندہ سال کے لئے کوشش کرونگا -

---

SELECTION GRADE POSTS SANCTIONED FOR GRADUATE TEACHERS

*4296. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education, please, refer to the answer to my Starred Question No. 3193 given on the floor of the House on 13th July 1963 and state:—

(a) the region-wise number of selection grade posts sanctioned for graduate teachers in West Pakistan;

(b) whether it is a fact that some of the posts mentioned in (a) above are still lying vacant; if so, reasons thereof;

(c) whether selection grade has been given to under-graduate teachers; if so, the number of the recipients; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) The region-wise number of selection grade posts sanctioned for graduate teachers in West Pakistan is given below:—

(1) Hyderabad	...	...	69
(2) Lahore	...	...	
(3) Rawalpindi	...	...	75

(4) Peshawar	...	...	69
(5) Quetta	...	...	51
(6) Karachi	...	...	65

(b) Except the Hyderabad where only 53 selection grade posts (out of 69) have been filled up no selection grade post is lying vacant anywhere else. The remaining 16 selection grade posts of Hyderabad will be filled very shortly.

(c) Under-graduate teachers are not given selection grade meant for trained graduate teachers. There is a separate selection grade for under graduate teachers Junior English Teachers.

However the number of selection grades awarded to the under-graduate teachers in different region is as under:—

(1) Peshawar	...	...	26
(2) Quetta	...	...	9
(3) Karachi	...	...	29
(4) Lahore	...	...	
(5) Rawalpindi	...	...	12
(6) Hyderabad			(Information is being collected).

PENSION TO RETIRED PRIMARY SCHOOL, TEACHERS

***4330. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number and names of retired Primary School Teachers male and female in Hyderabad and Tharparkar District respectively who have not yet been granted pension; and the date of retirement of each;

(b) the authority responsible for the delay in granting pension to the said retired employees and the steps the Government intend to take to expedite the grant of pension to them?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) and (b) A statement showing the requisite information is placed on the table. †

حاجی میر محمد بخش تالپور — اسکا جواب مجھے نہیں دیا گیا ہے۔ اس پر ضمنی کیسے کرونگا۔

مسٹر سپیکر — کس کا جواب نہیں دیا گیا۔

حاجی میر محمد بخش تالپور — اس سوال نمبر ۴۳۳۰ کا۔

†Please See Appendix 1 at the end.

وزیرتعلیم — جواب تو دیا گیا تھا ۔ اگر آپ کو نہیں پہنچ سکا ۔ تو میں آپکو ابھی دیدونگا ۔ کیونکہ مجھے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ تمام جوابات دیدئے گئے ہیں ۔ اگر آپ کہیں تو ابھی آپ کو دیدیتا ہوں ۔

Mr. Speaker: The Minister may supply him a copy.

GOVERNMENT GIRLS PRIMARY SCHOOL, NANAR, DISTRICT SIALKOT

***4391. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the class-wise enrolment in the Government Girls Primary School, Nanar, District Sialkot along with the date of the establishment of the school;

(b) whether it is a fact that the District Council, Sialkot recommended the up-grading of the said school to middle standard in 1962;

(c) whether it is a fact that the up-grading of the said school has been under the consideration of the Education Department since long;

(d) if answers to (b) and (c) above be in the affirmative, the date by which final decision in the matter is to be taken?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) The class-wise enrolment of the Government Girls Primary School, Nanar (Sialkot) is as under:—

Name of Class	*Enrolment*
I	43
II	18
III	24
IV	12
V	14
Total	111

The school was established on 1st August 1952.

(b) Yes, the District Council, Sialkot, did recommend its up-gradation, but at the time of final selection made in the Directorate of Public Instruction, West Pakistan, and the Directorate of Education, Lahore, the school could not be selected on merit.

(c) Yes.

(d) The up-gradation of this school to the Middle standard will be considered with the other proposal for 1964-65.

EXPENDITURE ON (*i*) SUPERVISORY STAFF, (*ii*) RESEARCH STAFF, (*iii*) CLERICAL STAFF AND (*iv*) TEACHING STAFF IN GOVERNMENT COLLEGES AND SCHOOLS

***4392. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the total amount allocated in budgets for expenditure during 1963-64 and 1945-46 on (*i*) Supervisory Staff, (*ii*) Research Staff, (*iii*) Clerical Staff, and (*iv*) Teaching Staff in Government Colleges, Schools in the Province;

(b) the number of candidates separately under-training, during 1963-64, for the various training courses, arranged by the Education Department along with the expenditure involved in each case?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) The allocations made in the Budgets of 1963-64 and 1945-46 are as under:

	1963-64	1945-46
	Rs.	Rs.
(*i*) Supervisory Staff	60,97,607	14,96,775
(*ii*) Research Staff	67,250	..
(*iii*) Clerical Staff	22,85,960	2,06,376
(*iv*) Teaching Staff	7,00,42,318	51,22,900

(b) The number of candidates separately under-training, during 1963-64 for various Training Courses, arranged by the Education Department is as below:—

	Rs.
Med/B. Ed.	1,132
C.T.	1,192
S.V.	972
J.V./P.T.C.	7,168
O.T.	40
Total ..	10,504

The total expenditure for the Training Courses mentioned above is Rs. 76,38,459. The allotment of funds (for staff, contingencies, etc.) is made institution-wise and not for individual courses separately.

RECOGNIZED TECHNICAL INSTITUTIONS IN SIALKOT DISTRICT

***4493. Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) the names of recognised Technical institutions in Sialkot District;

(c) the number of candidates who qualified in each of the above said courses during the 1962-63 session;

(d) the number among those mentioned in (c) above who have secured jobs under (i) WAPDA, and (ii) private concerns;

(e) the number of candidates who qualified during the 1962-63 from the recognised technical institutions of Lahore with their qualifications?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Government Polytechnic Institute, Sialkot.

(b) (i) Electrical Technology Courses;

(ii) Mechanical Technology Course;

(iii) Automobile Technology Course.

(c) Candidates who qualified during 1962-63 from Government Polytechnic Institute, Sialkot are:—

(i) Electrical Technology	...	...	35
(ii) Mechanical Technology	...	...	22
(iii) Automobile Technology	...	...	25

(d) The result for the year 1962-63 was declared by the Bureau of Examinations few months ago. For the placement of the students who are running a placement and follow-up service in all the major Polytechnies in the country. In the short span of a few months which have elapsed since the students graduated, it is very hard to know how many of them have either been absorbed in (1) WAPDA or (2) in private concerns. It would be possible for this Department to furnish complete information in this respect after few months, when more details of their employment are received by our follow-up sections. Many students send information very late, after their employment and some give no information at all.

(e) Candidates who qualified during 1962-63 from the Government Polytechnic Institute, Lahore are:—

(i) Electrical Technology	...	...	56
(ii) Mechanical Technology	...	...	89
(iii) Radio Technology	...	...	11

MIDDLE SCHOOL ESTABLISHED ON EXPERIMENTAL BASIS IN CHAK NO. 227/9R, TEHSIL FORT ABBAS, DISTRICT BAHAWALNAGAR

*4580. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a Middle School established on experimental basis has been functioning in Chak No. 227/9R, Tehsil Fort Abbas, District Bahawalnagar, since 1st May 1952, although the funds and the staff provided for the said school are for the Lower Middle Standard;

(b) whether it is a fact that the number of students on roll in the above-mentioned School is 300, the largest in any Middle School in the District;

(c) whether it is also a fact that the above said school is showing cent per cent pass results in Vernacular Final Examination each year;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for which the said school is not being provided funds and staff meant for Middle School?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes.

(b) No, it is not a fact. Its enrolment stands at 257, and not at 300. It is not the largest middle school in the district.

(c) Yes, the result of the school has been more than 94% for the last four years.

(d) The up-gradation of this school to the middle standard was considered, when the Annual Development Programme for 1963-64 was prepared, but it could not be selected as only three primary schools were to be up-graded in the district.

UPGRADING OF THE GOVERNMENT HIGH SCHOOL, HAROONABAD TO AN INTERMEDIATE COLLEGE.

*4611. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Education be pleased to state whether there is any scheme for providing educational facilities in Bahawalnagar district and upgrading the Government High School, Haroonabad to an Intermediate College during the current financial year?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): Bahawalpur Division and for that matter Bahawalnagar district has been figuring prominently in the developmental schemes of the education development.

2. As Chistian which is only 25 miles from Haroonabad already has an Intermediate College, the Government has not considered it feasiable to upgrade the Government High School at Haroonabad to the Intermediate level.

3. However, the Government Intermediate College at Bahawalnagar has been up-graded to the Degree level during the year 1963-64.

چودھری محمد علی — ایسے منصوبے ضلع بہاول نگر میں کون کون سے ہیں جن سے یہ ضلع پیش پیش ہے ؟

Mr. Speaker: This is a fresh question.

STUDENT TO BE SENT FOR STUDY ABROAD FROM BAHAWALPUR DIVISION

*4633. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Education be pleased to state, whether Government intend to send any student from Bahawalpur Division abroad for higher education during this financial year, if so, (i) the names of the students selected for the purpose, (ii) the amount of the scholarship proposed to be paid to each of them and the time by which they will be sent abroad?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : It may be pointed out that there is no Provincial Overseas Scholarship Scheme for students. The offers of training facilities from various foreign aid giving agencies are received through the Government of Pakistan, Ministry of Education and Information (Education Division) which are meant for serving personnel candidates of the Education Department. Hence the question of sending any student from Bahawalpur Division abroad for higher education during this year does not arise.

ACADEMIC QUALIFICATIONS OF PERSONS SERVING ON GOVERNING BODIES OF JINNAH ISLAMIA COLLEGE AND MURRAY COLLEGE, SIALKOT

*4811. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(*a*) the names of persons with their academic qualifications serving on the governing bodies of the Jinnah Islamia College and Murray College, Sialkot;

(*b*) the year-wise Government grants to the said Colleges since 1948 for building and maintenance?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) The names of persons with their academic qualifications serving on the Government Bodies:-

Serial No.	*Name*	*Qualifications*
	(*i*) Jinnah Islamia College:—	
1	Kh. Hakim Din	.. Under Matric.
2	Khan Malik Asmat Ullah Khan	.. B.A., LL.B.

3	Kh. Muhammad Iqbal	.. M.A.,B.Sc. B.T.
4	Master Allah Ditta	.. B.A., S.A.V.
5	Kh. Muhammad Jamil	.. B.A.
6	Dr. Abdul Karim Malik	.. L.S.M.F.
7	Malik Muhammad Iqbal	.. B.A.
8	Mr. Muhammad Shafi Rashid	.. B.A.
9	Malik Ahmed Nawaz	.. Graduate.
10	Ch. Muhammad Jamil	.. Under-Graduate
11	Mirza Abdul Ghani	.. Under-Graduate
12	Mr. Ali Shabir	.. Under-Graduate
13	Sh. Muhammad Abdullah	.. Matric.
14	Mirza Muhammad Bashir	.. Matric.
15	Mir Abdul Latif	.. Under Graduate
16	Sh. Ghulam Mustafa	.. Matirc.
17	Capt. Muhammad Yusaf	.. Under-Graduate-Retired Capt.
18	Mir Muhammad Younas	.. No qualification.
19	Sufi Ghulam Haider	.. No qualification.
20	Ch. Muhammad Bashir	.. No qualification.
21	Hafiz Muhammad Sadiq	.. No qualification.
22	Kh. Ghulam Qadir	.. No qualification.
23	Malik Sardar Ali	.. Under Matric.
24	Agha Mumtaz Ahmad Khan	.. Under Matric
25	Mr. M. K. Naim, Principal, Jinnah Islamia College, Sialkot.	M.Sc. (Alig.)

(*ii*) *Murray College, Sialkot*:—

1	Rev. W.G. Young	.. M.A., B.D.
2	Prof. R.C. Thomas	.. M.Sc.
3	Dr. F.S. Khair Ullah	.. M.A., Ph. D.
4	Miss E.M. Scott, Principal	.. M.A.
5	Mr. Jacob S. Khan	.. B.A. B.T.
6	Mr. Feroze Din Malik	.. B.A., B.T.

7	Mr. C.J. Gill	.. B.A. B.T.
8	Prof. V.K. Mall	.. M.A., B. Litt.
9	Miss Mangat Rai	.. M.A.
10	Prof. E.J. Sinclair	.. M.A.
11	Mr. P.N. Joshua	.. M.A., LL.B.
12	Mr. Sardar Khan	B.A., B.T.
13	Rev. Dr. W.A. Zoerner	.. M.A., D.D.
14	Rev. Inyat Masih	.. M.D., B.D.
15	Rt. Rev. L.H. Woolmer	.. M.A.
16	Rev. K.M. Anderson	M.A., B.D.
17	Mr. C.H. Steenwinkel ..	.. M.A.
18	Mr. Lal Moti Lall	.. M.A., M. E.d.
19	Mr. K.G. Old	.. Engineer.

(*b*) Year-wise Government Grant to the two Colleges since 1948 for Building and Maintenance:

Year	*Buildings*	*Maintenance*
(*i*) *Jinnah Islamia College, Sialkot*—	Rs.	Rs.
1947-48 ..	..	
1948-49 ..	..	..
1949-50 ..	..	..
1950-51 ..	..	..
1951-52 ..	..	..
1952-53 ..	..	..
1953-54 ..	..	..
1954-55 ..	55,000	5,000
1955-56 ..	..	5,000
1956-57 ..	..	5,000
1957-58 ..	..	18,000

		Rs.	Rs.
1958-59	..	..	20,750
1959-60	..	25,000	24,500
1960-61	..	66,000	24,300
1961-62	..	34,000	31,000
1962-63	..	1,00,000	25,000
1963-64	..	..	15,000

(ii) *Murray College, Sialkot*		Rs.	Rs.		
1947-48	..	..			
1948-49	..	..	7,333	8	0
1949-50	..	..	8,666	9	3
1950-51	..	..	8,000	0	0
1951-52	..	..	8,000	0	0
1952-53	..	..	12,000	0	0
1953-54	..	..	12,000	0	0
1954-55	..	..	12,000	0	0
1955-56	..	..	12,000	0	0
1956-57	..	..	12,000		
1957-58	..	..	25,000		
1958-59	..	..	25,000		
1959-60	..	33,000	25,000		
1960-61	..	55,000	25,000		
1961-62	..	..	25,000		
1962-63	..	..	25,000		

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Sir in the answer from serial No. 18 to 22 in the list, it is written 'No qualification. What does it mean I would like to know because they are professors of colleges and teachers of schools, and they must have some qualifications?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — وہ پروفیسر نہیں ہیں۔ یہ تو ہیں۔

"Names of persons with their academic qualifications serving on the Governing Bodies."

Governing Body پر جتنے آدمی ہیں انکی qualifications دی گئی ہیں۔ انکی qualifications ڈگری کے لحاظ سے کوئی نہیں۔

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: I thought it was for professors.

Minister of Education: That is not so.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Thank you.

VARIATIONS IN RESULTS INTERMEDIATE EXAMINATION DECLARED BY BOARD OF SECONDARY EDUCATION

***4812. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that the result of the candidate with Roll No. 31438, who appeared in the Intermediate Examination, held in 1963 was declared by the Board of Secondary Education, Lahore, in the first instance as "Result later" then in the second instance as "to reappear in Civics" then in the third instance as "Passed with 418 marks"; if so, the reasons for such variations on different occasion?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): The correct position about the result of the candidate with Roll No. 31438 who appeared in the Intermediate examination held in 1963 is as under:—

Mr. Muhammad Ijaz, Roll No. 31438 was a candidate for the Intermediate (Annual) Examination, 1963. As he had failed in Civics Paper I in the 11th class examination held in 1962, he was required to appear in that paper with other papers of the 12th class but he did not appear in Civics Paper I. While declaring the result, this candidate was put in the list of those candidates whose result was to be declared later. On scrutiny it was found that the candidate was actually absent and did not appear in that paper. He was therefore, asked to re-appear in that paper (Civics Paper I) in the Supplementary Examination, 1963, but instead of reappearing in the subject he represented that his marks in papers I, even if he had failed therein may be counted with the result of the 12th class examination. His request being according to rules was accepted and by combining the marks in Civics Paper I of the 11th class (in which he had failed) and those of paper II of the 12th class examination, he was declared successful with 418 marks.

OPENING OF A SCHOOL IN VILLAGE NAQQI, ILAQA DOABA OF PESHAWAR DISTRICT

*4874. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that village Naqqi, Ilaqa Doaba of Peshawar District has a population of 3,000;

(b) whether it is a fact that there is not even a primary school in the said village;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open a school in the abovesaid village?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) No, it is not a fact. The population of the village is 1,521 only.

(b) Yes, but there is a primary school at Kharakki at a distance of 4 furlongs which caters to the needs of this village also.

(c) No such proposal is under the consideration of Government.

Major Abdul Majid Khan: Inspite of the fact that Naqqi is a thickly populated village, the demand for a primary school has been turned down. May I know as to what other factors are required for opening just a primary school in a village?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) —جناب والا - جس طرح جواب سے ظاہر ہے وہاں پرائمری سکول نہ کھولنے کی وجہ یہ نہیں کہ آبادی تین ہزار افراد پر مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ چار فرلانگ پر ایک دوسرا سکول ہے اور وہ اس قدر قریب ہے کہ وہ اس کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر فاضل ممبر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ سکول اس گاؤں کی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہے تو اس معاملہ پر غور کیا جا سکتا ہے۔

میجر عبدالمجید خان - مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ وہ سکول ضروریات کے لئے کافی نہیں ہے۔

وزیر تعلیم- نہیں ہے تو ہم اس پر پوری ہمدردی سے غور کریں گے۔

COMPLAINT AGAINST INSPECTRESS OF SCHOOLS, DISTRICT BAHAWALNAGAR

*5062. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is a general complaint that whenever the Inspectors of Schools, District Bahawalnagar goes for inspection of any girls schools, she takes her young peon along with her into the school premises and that sometimes her Head Clerk too is accompanied by her during such inspection;

(b) whether it is a fact that the last visit of the said Inspectress to the Girls Middle School, Fort Abbas during the May or June, 1963 the Headmistress of the school protested to her against the entry of her young peon into the school premises, whereupon the said Inspectress flared up and remarked in authoritative tones that her peon cannot be prevented from entering the school premises;

(c) whether it is a fact that the said Headmistress who belongs to a Syed family tendered her resignation in protest against the behaviour of the said Inspectress and the resignation was forthwith accepted by her;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken by Government in the mater?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) No. There is no general complaint of this nature. It was only once that the Head Clerk visited the Girls Schools to facilitate the disbursement of salaries to teachers. The District Inspectress was immediately instructed to stop this practice and instead send the salaries by Money Order.

(b) Yes. Peons are permitted to accompany the inspecting ladies as a measure of safety for them. The peon of the District Inspectress of Schools, Bahawalnagar was allowed to enter the school premises only after the school had closed for the day and not during school hours.

(c) No. This is not a fact. The District Inspectress of Schools visited the school at Fort Abbas to look into some complaints made by the staff against the Headmistress. It seems that the Headmistress tendered her resignation to escape the enquiry.

(d) Under the West Pakistan Primary Education Ordinance of 1962, the Headmistress may appeal to the Chairman of the District Primary Education Committee who is competent to decide such cases.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — وزیر تعلیم براہ مہربانی اس سوال پر غور فرمائیں ۔ جناب والا ۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بطور Protest استانیوں نے Resign کیا ہے ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ جب وہ کہتے ہیں کہ کوئی عام شکایت نہیں ہے تو یہ کیسے معلوم ہوا کہ ہیڈ کلرک وہاں تنخواہیں تقسیم کرنے کے لئے گیا تھا ؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — جناب والا - جس سوال کا یہ جواب ہے وہ سوال یہ ہے :—

"(a) whether it is a fact that there is a general complaint that whenever the Inspectress of Schools, District Bahawalnagar goes for inspection of any girls schools, she takes her young peon along with her into the school premises and that sometimes her Head Clerk too is accompanied by her during such inspection."

اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ عام شکایت نہیں ہے بلکہ ایک دفعہ ہیڈ کلرک گیا اور اس کے متعلق بھی یہ ہدایت جاری کردی گئی ہے کہ آئندہ ایسی صورت نہ ہو۔ اور دوسرا جو کہ چپڑاسی کا معاملہ ہے، اس کے بارے میں عرض کروں گا کہ یہ ٹھیک ہے کہ وہ گیا تھا لیکن ہماری اطلاع کے مطابق سکول کے اوقات کے بعد گیا تھا - آپ نے جس طرح فرمایا ہے میں خاص طور پر توجہ کروں گا - اور اگر آپ کی مراد واضح ہو جائے تو زیادہ مناسب ہوگا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— میری مراد یہ ہے کہ (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے لیڈی انسپکٹرس ایک چپڑاسی کو ہر جگہ لے جا سکتی ہیں - دوسرے یہ کہا گیا ہے کہ وہ سکول ٹائم کے بعد سکول کے اندر چپڑاسی کو ساتھ لے کر گئی تھی - جناب والا - یہ بالکل غلط ہے - وہ سکول ٹائم کے اندر گئی تھی اور اس وقت چپڑاسی کو اپنے ساتھ رکھا تھا -

کیا وزیر صاحب اپنی تسلی کے لئے اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر تعلیم— اگر یہ درست ثابت ہوا تو پوری کارروائی کی جائیگی

SCALE OF PAY OF CONFIRMED PHYSICAL SUPERVISOR IN FORMER N.W.F.P.

***5078. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the scale of pay of confirmed Physical Superisors in the former N.W.F.P. was Rs. 100—10—300 prior to integration;

(b) whether it is a fact that Physical Supervisors in other regions of the Province have been designated as A.D. Ist. (P.T.) and their scale of pay was Rs. 130—10—300 which has been consolidated since 1st December, 1962, as Rs. 225—15—450, and a selection grade has also been prescribed;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for differential treatment meted out the employees of the same category serving under Education Department in different Regions in the matter of pay scales, etc;

(d) whether it is a fact that prior to 14th October, 1955, the scale of Drill Masters working under Physical Supervisors in the former N.W.F.P. was Rs. 40—2—80 which was revised by the Government after 14th October, 1955 to Rs. 150—10—250 and it was concolidated to Rs. 215—15—350 with effect from 1st December, 1962;

(e) whether Government intend to enhance the pay scales of the said confirmed Physical Supervisors and to allow them the benefits of the revised scales with effect from 14th October, 1955 and 1st December, 1962?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان) ۔ (الف)— جی ہاں۔

(ب) لاہور اور راولپنڈی کے ریجنوں کے ضلع ہیڈ کوارٹروں میں ضلع انسپکٹران سکول (پی ٹی) مامور ہیں اور نارمل سکولوں میں جسمانی تربیتی سپروائزر منتخب ہیں ۔ شمال مغربی صوبہ سرحد کے ریجن کے ضلع ہیڈ کوارٹروں میں مددگاران سکول (پی ٹی) ضلع کی خدمات بھی مہیا کی گئی ہیں ۔ حیدرآباد کراچی اور کوئٹہ کے ریجنوں میں جسمانی تربیت کے لئے کوئی سپروائزر اور مددگار انسپکٹر سکول (پی ٹی) ضلع موجود نہیں ہیں ۔

(ج) ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے قبل ملازمت میں داخل ہونے والے جسمانی سپروائزروں کی تنخواہوں کے پیمانہ جات کی نظرثانی کا سوال زیر غور ہے۔

(د) سابق شمال مغربی صوبہ سرحد میں ہر سر خدمت ڈرل ماسٹروں کی تنخواہ کے پیمانے جو ۴۰-۲-۸۰ روپے تھا ۔ نظرثانی کرکے اسے ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے ۶۰-۴-۱۰۰ / ۱۰۰-۷-۱۴۰ روپے (اہل ڈپلوما کے لئے) اور ۲۰۵-۲-۸۰ دوسروں کے لئے کردیا گیا ہے نیز ۱۵ فیصد اسامیوں کیلئے ۱۵۰-۱۰-۲۵۰ روپے منتخبہ گریڈ مقرر کیا گیا ہے اسے مجموعی پیمانے کی

شکل دے کر ۱۱۰-۵-۱۸۰-۲۱۵ روپے (اعلیٰ ڈپلوما کیلئے) اور ۹۰-۳-۱۲۵ روپے دوسروں کیلئے کردیا ہے۔ نیز ۱۵ فیصد اسامیوں کیلئے ۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کا منتخبہ گریڈ مقرر کیا گیا ہے۔

(ہ) یہ معاملہ زیر غور ہے۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: May I ask from the Minister of Education why there is no arrangement for Instructors in physical training in Hyderabad and Khairpur Division?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — جناب والا۔ وہاں Physical Training کا انتظام ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں جنہیں ADIS کہا جاتا ہے۔ وہاں انہیں اس کی بجائے Drill Instructor کہا جاتا ہے۔ ویسے وہاں اس کے متعلق انتظام تو ہے۔ تاہم میں اس کے متعلق تفصیل دیکھ لونگا۔

مسٹر عبدالرازق خان—جناب والا۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم فرمائینگے کہ میرے سوال کے حصہ (ج) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جہانتک Pay Scales کی Revision کا تعلق ہے۔ وہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ع سے دینے کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہ Revise کردی گئی ہے؟ ان کا مسئلہ اب تک زیر غور کیوں ہے؟ یہ کب تک ہوجائیگا؟

وزیر تعلیم — جناب والا۔ میں معزز ممبر کے سوال کا جواب اس وقت ''ہاں،، یا ''نہ،، میں نہیں دے سکتا۔ اس کے متعلق میں پوری واقفیت حاصل کرنے کے بعد کچھ عرض کرسکتا ہوں۔

COMPULSORY BOARD EXAMINATION FOR 8TH CLASS STUDENTS OF THE PROVINCE.

***508. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that it is compulsory for the students of 8th Class studying in the middle schools of the Province to appear in the

examination conducted by the Education Department but optional for the students studying in High Schools;

(b) whether it is a fact that in the former N.W.F.P. every student of VIII class has to appear in the examination conducted by the Education Department whether he was studying in a middle school or a righ school;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to introduce the system formerly practised in the former N.W.F.P. in the whole of the Province of West Pakistan?

Parliamentray Secretary (Khan Malang Khan) : The following answer is proposed :—

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) The Government have no intention to introduce the system practised in the former N.W.F.P. The compulsory Middle Standard Examination for all boys and girls of VIII Class was prevalent only in the Peshawar Region, i.e., a small area. Now with effect from 1964 in all the Regions the Examination would be compulsory for the boys and girls of all the Middle Schools and optional for the boys and girls of High Schools.

مسٹر عبدالرازق خان- جناب والا- پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ھے کہ سابق صوبہ سرحد ایک چھوٹا سا علاقہ ھے- وھاں آٹھویں جماعت کے امتحان کا جو اب طریقہ اس وقت جاری ھے- ھم اسے سارے صوبے پر حاوی نہیں کرسکتے - میں دریافت کرنا چاھتا ھوں- کیا وہ سارے صوبے والا طریقہ وھاں جاری کرینگے ؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— جناب- والا - اس سوال کا جو جواب دیا گیا ھے- اس سے پشاور کو چھوٹا کہنے سے یہ مراد نہیں کہ اس کی اھمیت میں کسی طرح مداخلت کی کوشش کی گئی ھے- ویسے یہ بات جواب میں بالکل واضح کردی گئی ھے - کہ جہاں یہ صورت تھی - اسے بدل کر وھی کر رھے ھیں جو باقی سارے صوبے میں ھے-

---

FIXING SENIORITY OF THE *S.V.* TEACHERS ON REGIONAL BASIS

***5085. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in Peshawar Region the seniority of Drawing Master, Drill Master, J.A.V. and B.T. Teachers is fixed on Regional basis while that of S.V. teacher is fixed on the district basis;

(b) whether it is a fact that the transfers of S.V. teachers in the said Region are made on regional basis;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to issue orders for fixing the seniority of the S.V. teachers on Regional and not on district basis?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes.

(b) No. Inter-district transfers are made only either on teachers own request or as a punitive measure.

(c) No; because they are recruited locally for serving in the district. Any change in the cadre will be a hardship.

GRANTING SELECTION GRADES TO S. V. TEACHERS

*5086. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that S.V. teachers of Peshawar District who passed their S.V. Examination in 1948, have been granted selection grade since 1955, but this concession has not been given to such S.V. teachers serving in other District of the Region; if so, reasons thereof;

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : Yes. The selection grades to S.V. teachers are being awarded strictly on the basis of seniority. As the S.V. teachers are on district cadre, the seniority has been fixed in the district to which they belong. Thus there is no special concession to S.V. teachers serving in Peshawar district.

مسٹر عبدالرازق خان- جناب والا۔ میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ممکن ہے وہ درست ہو۔ سوال یہ ہے۔

"Whether it is a fact that S.V. Teachers of Peshawar District who passed their S.V. Examination in 1948, have been granted selection grade since 1955, but this concession has not been given to such S.V. teachers serving in other Districts of the Region; if so, reasons therefor."

تو فرماتے ہیں کہ ہم نے جو رعایت ضلع پشاور کو دی ہے۔ وہ کوئی خاص رعایت نہیں بلکہ سب کیلئے ایک جیسی ہے۔ کیا یہ درست ہے ؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جی ہاں— اگر معزز ممبر توجہ فرمائیں تو جواب بالکل واضح ہے۔

جہاں تک اس گریڈ کا تعلق ہے۔ یہ ضلع کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ Seniority کی بنیاد پر بھی دیا جاتا ہے۔ اتفاق ایسا ہوا

ھے کہ جہاں تک ضلع پشاور کا تعلق ھے ۔ ممکن ھے وھاں S. V. کی آسامیاں زیادہ ھوگئی ھوں - جس وجہ سے ان لوگوں کو وہ گریڈ مل گیا ھو ۔

'They have been granted selection grade since 1955...".

ورنہ یہ concession کی بات نہیں ۔ بلکہ Vacancy موجود ھونے کی بات ھے - چونکہ وھاں موجود تھیں - اس لئے اس ضلع کے اساتذہ کو وہ گریڈ مل گیا - لیکن جہاں تک باقی ضلعوں کے اساتذہ کا تعلق ھے - انہیں اپنے ضلع کے دیگر اساتذہ کے ساتھ Compete کرنا ھے ۔ نہ کہ ضلع پشاور والوں کے ساتھ - یہ چیز جواب میں بالکل واضح ھے ۔ اگر آپ غور کرینگے تو آپ کو اس کا جواب مل جائیگا ۔

NUMBER OF POLYTECHNIC INSTITUTES IN WEST PAKISTAN

***5088. Major Abdul Majid Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the total number of Polytechnic Institutes in West Pakistan along with their location and the number of seats available in each of them;

(b) whether the seats in the said institutes have been reserved for every Region of West Pakistan, if so, the full details thereof?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) Nine Polytechnic Institutes. The location is indicated by their names. The detailed number of seats with spilt up of various technologies is given in the attached *pro-forma.*

(b) Yes in certain cases. The full details is in the remarks column of the attached *pro forma.*

PROFORMA

	Civil.	Machine Shop.	Metallery.	Foundary.	Electrical.	Mechanical.	Auto.	Air Conditioning.	Drafting Design.	Radio Electronic.	Textile.	Metal Work.	Wood Work.	Fine Arts.	Act at Crafts.	Power.			Total.	Remarks.
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21
Bahawalpur ..	..	..	..	..	40	40	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	80	On all-West Pakistan basis.
Hyderabad ..	54	..	..	..	45	45	45	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	180	5 per cent of the total seat for Quetta and Kalat; 50 per cent for Hyderabad and Kalat Division.
Lahore ..	..	..	..	..	80	80	2	20	30	30	..	..	..	..	..	..	..	..	260	5 per cent of 180 seats for Azad Kashmir and under-developed areas.
Lyallpur ..	..	..	..	..	25	..	..	..	..	..	40	25	25	25	5	..	..	..	125	All-West Pakistan basis.
Karachi ..	40	..	..	..	40	40	40	..	..	40	..	..	..	..	..	40	..	..	280	Only five seats for Azad Kashmir.
Khairpur ..	..	..	..	..	50	50	..	..	..	..	..	..	..	..	..	40	..	..	100	50 per cent for Quetta, and Kalat Khairpur Division.
Rasul ..	210	...	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	210	48 seats for Peshawar at Tribal areas, 10 seats for extra curriculars
Rawalpindi ..	..	35	35	35	70	..	35	35	35	35	..	..	..	..	..	..	..	..	315	2 seats for Quetta and Kalat Division, 10 seats for Wah Ordinance Factory., 20 for Azad Kashmir Northern Area.
Sialkot ..	..	..	..	..	50	50	50	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	150	10 seats for Azad Kashmir Southern Area.
Peshawar ..	..	..	..	..	40	40	40	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	...	120	50 percent for Peshawar and Dera-Ismail Khan Divisions; 11 seats for Tribal Area, 4 seats for Azad Kashmir and Division.

POLYTECHNIC INSTITUTE, LAHORE.

*5089. **Major Abdul Majid Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that 80 seats are reserved for the children of Railways employees in the Government Ploytechnic Institute, Lahore;

(b) whether the students selected for admission to the said Institute this year will get the usual scholarships;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government would place on the table of the House a copy of the list of the selectees showing their full adresses Region-wise?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The Zonal-wise distribution of these 80 seats is as under:*

(1) Peshawar and Dera Ismail Khan	... ...	Two.
(2) Tribal Areas and Frontier States	... ...	Nil.
(3) Lahore, Rawalpindi, Sargodha, Multan and Bahawalpur Divisions	...	78
(4) Khairpur and Hyderabad Divisions	...	Nil.
(5) Quetta Kalat and Lasbela	...	Nil.
(6) Karachi	... ...	Nil.

بابو محمد رفیق — جناب والا۔ کیا جناب وزیر از راہ کرم فرمائینگے کہ انہوں نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ یہ seats لاہور کیلئے ہیں۔ اور باقی ڈویژنوں کو بھی آپ حصہ دیتے ہیں۔ لیکن کوئٹہ قلات ڈویژن کیلئے بالکل NIL ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — جناب والا۔ اس کے متعلق میرا جواب یہ ہے کہ ریلوے کی طرف سے جو لوگ recommend کرکے بھیجے جاتے ہیں۔ ان کو لیا جاتا ہے۔

دوسرے میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کیلئے عرض کردوں کہ اس بارے میں یعنی ان Polytechnic Institutes کیلئے ایک uniform پالیسی

*For 'list of candidates with addresses' please see Appendix II at the end.

بنانے کی غرض سے ایک تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ وہ جب finally approve ہوجائیگی تو ہم ان کو اطلاع دے سکینگے کہ کیا صورت ہے۔ بہرحال یہ جو ریلوے کا معاملہ ہے۔ ریلوے ڈیپارٹمنٹ ہمیں جو recommend کرکے بھیجتا ہے۔ ان کو ہمیں لینا پڑتا ہے۔

بابو محمد رفیق— جناب والا۔ پھر ریلوے والوں سے پوچھا جائے کہ انہوں نے جو recommendations کی ہیں۔ ان میں کوئٹہ قلات اور دوسرے ڈویژنوں کے لوگوں کو کیوں recommend نہیں کیا گیا۔ صرف پنجاب کی کیوں کی ہیں۔ یہاں دو نشستیں ڈیرہ اسماعیل خان کیلئے ہیں۔ مغربی پاکستان کی باقی ڈویژنوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تو کیا آپ ان سے پوچھینگے ؟ یا کوئی اور محکمہ پوچھے گا؟ آخر اس کے متعلق کون پوچھے گا؟

وزیر تعلیم— جناب والا۔ اس کے متعلق تفصیلی جواب تو ریلوے والے ہی دے سکتے ہیں۔ لیکن یوں معلوم ہوتا کہ region-wise یا علاقائی لحاظ سے بھی وہ ان معاملات کو زیر غور رکھتے ہونگے۔ اگر میرے فاضل دوست کہیں تو میں پوچھکر بتا سکتا ہوں۔

جہانتک پالیسی کا تعلق ہے۔ ہم اسے revise کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر میرے فاضل دوست اس کا انتظار کرلیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

مسٹر محمد قاسم سیلہ— جناب والا — کیا ان کیلئے سرگودھا کی کوئی درخواست نہ تھی ؟

وزیر تعلیم— جناب والا — معزز ممبر نے غالباً سوال دیکھا نہیں۔ اس میں سرگودھا کا نام ہے تو سہی۔

مسٹر محمد قاسم سیلہ— کیا سرگودھا کے صرف دو تین آدمی ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی نہیں آتا؟

وزیرتعلیم—جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کردوں کہ لاہور ۔ راولپنڈی ۔ سرگودھا ۔ ملتان اور بہاولپور ڈویژنوں کیلئے یہ سب اکٹھے کرکے ۸ے ہیں ۔ یہ تعداد ان سب ڈویژنوں کیلئے ہے ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی—جناب والا ۔ کیا ریلوے والوں کو خیرپور اور حیدرآباد کے ساتھ عداوت ہے ؟

Mr. Speaker: That is for the Railway Department to answer.

وزیرتعلیم— جناب والا ۔ یہ سوال تو ریلوے والوں سے ہی پوچھا جاسکتا ہے ۔ بہر حال جو لوگ recommend ہوکر آئے ہیں ۔ ہم نے انہیں accept کرلیا ہے ۔

RAISING OF PRIMARY SCHOOL AT MANERIPAYAN, TEHSIL SAWABI TO MIDDLE STANDARD

***5203. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of students in the Primary School at Maneripayan, Tehsil Sawabi on the 15th November, 1963;

(b) whether Government intend to raise the standard of the said school to middle standard during the Financial year 1964-65?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان)— میں یہ گذارش کرونگا کہ تھوڑی دیر پہلے جب وزیر صاحب سوالات کے جوابات پر غور کررہے تھے تو اس وقت انہوں نے سکول کے درجہ کو بڑھانے کے متعلق ارشادات کئے تھے ۔

IMPLEMENTATION OF PROVISION OF THE WEST PAKISTAN PRIMARY EDUCATION ORDINANCE, 1962

***5216. Master Khan Gul:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether the provisions of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962, are being implemented;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative; whether it is a fact that the present staff in the office of District Inspectors is insufficient to cope with the increased work;

(c) whether it is a fact that an Advisory Committee comprising high officials was constituted in May—April, 1962 to make recommendations for the implementation of the aforesaid Ordinance, if so, the recommendations made by the said committee and the time by which action is likely to be taken thereon?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes.

(b) Yes, in some districts the staff is inadequate.

(c) No advisory Committee was set-up in April, May, 1962 to make recommendations for the implementations of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962. Instead, some officers of the Education Department prepared financial statements of the District Primary Education Committees. The question of giving the time, by which the sanction is likely to be taken, does not arise.

ماسٹر خان گل — (ب) کے جواب میں آپ نے اعتراف کیا ہے کہ ڈی آئی کے دفتر میں کام زیادہ ہوگیا ہے۔ اور آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ سٹاف ناکافی ہے۔ کیا آپ اسے تسلی بخش کرنے کے لئے سٹاف کو بڑھانے کی کوشش کرینگے؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو):۔ ہم اس پر غور کرنے کو تیار ہیں۔ مالی وسائل کے مطابق جہاں ضروری ہوگا غور کیا جائیگا اور زیادہ سٹاف دیا جائے گا۔

STRENGTH OF STAFF EMPLOYED IN THE OFFICE OF THE DIVISIONAL, INSPECTOR OF SCHOOLS AT PESHAWAR

***5217. Master Khan Gul:** Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the number of schools run by Government in Peshawar Division are as follows:—

High Schools	...	90
Training Schools	...	2
Middle Schools	...	136
Primary Schools	...	1,528

(b) whether it is a fact that there is only one Divisional Inspector posted at Peshawar for visiting all these schools;

(c) whether it is a fact that the strength of staff employed in the office of the aforesaid Inspector is as follows:—

Superintendent	...	1
Senior Clerk	...	1
Steno-typist	...	1
Junior Clerks	...	2

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether the said staff is sufficient to cope with the work entrusted to the Inspector of Schools.

(e) whether it is a fact that the following posts have been sanctioned for the newly created office of the Inspector of Schools, Sargodha Division:—

Assistant	...	1
Senior Clerks	...	4
Junior Clerks	...	6
Auditor	...	1
Stenographer	...	1

(f) whether it is a fact that the number of Government Schools in Peshawar Division is more than double the number of such schools in Sargodha Division, if so, the reasons for which proportionately less staff has been provided for Peshawar Division ?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) The number of Government Schools both for boys and girls in Peshawar Division is given below:—

		Boys	*Girls*
High Schools	...	91	11
Training Schools	...	2	1
Middle Schools	...	197	41
Primary Schools	...	1,528	650

(b) Yes, it is a fact that there is one Divisional Inspector of Schools in Peshawar Division but he is not the only officer who alone has to visit all the Boys Schools. but he is assisted by two Deputy Inspectors of Schools, four District Inspectors of Schools and twenty-nine Assistant District Inspectors of Schools in Peshawar Division.

(c) The Ministerial strength of the office of the Divisional Inspector of Schools, Peshawar Division is as under:—

One Assistant.

One Steno-typist.

One Senior Clerk.

Two Junior Clerks.

(d) The staff sanctioned for the office of the Divisional Inspector of Schools for Peshawar Division is competent enough to cope up with the work but as marked progress has been made in the field of education the work in the Divisional Office has increased and it is felt that the staff has overworked.

(e) Yes.

(f) The reply is in the negative because on account of the provincialization of Primary Education several Schools in Sargodha Division have become Government Institutions and the total number of Schools in Sargodha Division is greater than the number of Government Schools in Peshawar Division. However, the question of reviewing the position of staff at Divisional and District levels is under Government's consideration. Additional staff where found expedient would be provided.

ماسٹر خان گل – کیا وزیر متعلقہ ارشاد فرمائیں گے کہ باوجود اس امر کے کہ سرگودھا ڈویژن بعد میں بنا تھا اور پشاور پہلے بنا تھا سرگودھا کے دفتر میں کلرکوں کی تعداد زیادہ ہے پشاور میں کم ہے۔ یہ اتنا بڑا فرق کیوں ہے؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— اس کےمتعلق عرض ہے کہ اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تھی اس نے سفارش کی تھی کہ کہاں کتنے سٹاف کی ضرورت ہے۔ یہاں یہ کہنا مناسب نہیں کہ سرگودھا بعد میں بنا تھا اس لئے کام کم ہے۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے علاقوں میں فرق ہے۔ پنجاب کے مقابلہ میں وہاں تعلیم کم تھی۔ اس کے علاوہ یہاں زیادہ تر پرائمری سکول لوکل باڈیز کے پاس تھے۔ جب سے گورنمنٹ کی تحویل میں یہ کام آگیا ہے سرگودھا میں کام زیادہ ہوگیا ہے۔ مالی وسائل کے پیش نظر ضرورت ہوئی تو ہم اس پر غور کرینگے کہ اگر پشاور میں سٹاف کی کمی ہے تو اسے دور کیا جائیگا۔

ماسٹر خان گل — کیا چھوٹے علاقوں کی اہمیت کم تھی۔

وزیر تعلیم— نہیں یہ بات نہیں۔ یہاں اہمیت کے کم ہونے کا سوال نہیں۔ یہاں کام کا سوال ہے۔ جتنا کام ہوگا اس کے مطابق ہی سٹاف لگایا جائے گا۔ جہاں تک سرگودھا ڈویژن کے کام کا تعلق ہے اگر معزز ممبر میرے پاس تشریف لائیں تو میں ثابت کردونگا کہ سرگودھا ڈویژن کا کام کسی طرح بھی پشاور سے کم نہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے پنجاب میں پرائمری سکول لوکل باڈیز کے پاس تھے لیکن بعد میں یہ کام گورنمنٹ کی تحویل میں آگیا۔ پشاور کے سکول پہلے ہی گورنمنٹ کے پاس تھے۔ معلوم نہیں کس وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے۔

POST OF SUPERINTENDENTS IN THE OFFICE OF DIRECTOR OF EDUCATION, PESHAWAR REGION

***5218. Master Khan Gul:** Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there are only 6 Superintendents in the office of the Director of Education, Peshawar Region, whereas the number of Superintendents in the Regional Offices at Hyderabad, Karachi, Quetta, Lahore and Rawalpindi is 11, 4, 5, 12 and 6, respectively;

(b) whether it is a fact that the Regional Office at Rawalpindi was opened in 1962, whereas the Regional Office at Peshawar is 50 years old;

(c) whether it is a fact that the number of Government Schools in Peshawar Region is higher than at in Lahore or Rawalpindi Regions;

(d) if answers to (a) and (c) above be in the affirmative, reasons for lesser number of posts of Superintendents in Peshawar Region and whether Government intend to remove this disparity?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The reply is in the negative because on account of the provincialization of Primary Education thousands of schools in Lahore and Rawalpindi Regions have become Government Institutions and the total number of schools in Lahore or Rawalpindi Regions greater than the Government Schools in Peshawar Region.

(d) The ministerial staff in various Regions was sanctioned in consideration of the entire workload and in view of the requirements placed by the departmental representative and in pursuance of the recommendations of the Reorganisation Committee. The number of Government Schools in a particular region is not the only basis to determine the number of posts of Superintendents. However, Government is alive to consider the question of increase of the existing number of staff, if full justification is supplied by the Regional Director.

ماسٹر خان گل – پشاور ڈویژن سے ایک تجویز بھی گئی تھی کہ وھاں مزید سپرنٹنڈنٹ دئے جائیں ۔ اس کا پتہ نہیں چلا کہ کیا فیصلہ کیا گیا ۔

وزیر تعلیم – (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ وہ ہم دیکھ لینگے۔

ماسٹر خان گل – یہ جو آپ نے جواب میں فرمایا ھے کہ غور کر رہے ھیں کیا یہ ٹھیک ھے ؟

وزیر تعلیم – جی ھاں ۔ جب آپ ان کا جواز پیش کرینگے تو یقیناً غور کرنے کے لئے تیار ھیں ۔

CONSTRUCTION OF 6 PRIMARY SCHOOLS IN QUETTA DIVISION.

***5234. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(a) Whether it is a fact that a sum of Rs. 1.74 lakhs was allocated for the construction of 6 primary schools in Quetta Division during the 2nd Five-Year Plan Period;

(b) whether it is also a fact that a sum of Rs. 95 lakhs was provided in the Budget for the year 1963-64 for the construction of primary schools in Quetta Division, if so, the amount spent so far on the construction of these schools month-wise, and if nothing has so far been spent, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. Four Primary Schools Building at Barshose, Pir Allezai, Quetta Pishin District, Khan Metharzai. Zhob District and Barkhan, Loralai District have not been taken in hand as contractors demand higher rates because of the high cost of transportation of material to Kahan. The six buildings proposed at Ahmedabad, Nasirabad Sub Division have since been transferred to Khairpur Division. The expenditure is not incurred month-wise. The up-to-date total expenditure on these building is Rs. 1,04,000.

دراصل یہ سوال پی ڈبلیو ڈی سے کرنا چاھئے تھا معلوم نہیں کس وجہ سے محکمہ تعلیم سے پوچھا گیا ھے۔

بابو محمد رفیق – آپ کو معلوم ھے کہ آپ پیسہ allocate کرتے ھیں۔ پی ڈبلیو ڈی نہیں کرتا ۔

اب آپ ارشاد فرمائیں کہ اس میں آپ نے کیا کیا ھے ۔ چار سکولوں کی بلڈنگ کے لئے کچھ نہیں کرسکے ۔ آپ نے پیسہ provide کیا ھے جب

کروڑوں روپیہ کی constructions ہورہی ہیں تو کیا وجہ ہے ان چار سکولوں کے لئے کچھ نہیں ہوسکا۔ اور آپ کہتے ہیں کہ ان کے ریٹ high ہیں وہاں ہائی سکول بنا۔ اریگیشن اور ایگریکلچر کے محکموں کی عمارتیں بنی ہیں صرف ان سکولوں کی عمارتیں نہیں بن سکیں۔ آپ کا جواب غلط ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری— آپ نے ماہوار پراگرس کے خرچ کے متعلق پوچھا ہے اس کے لئے میں عرض کرونگا کہ یہ خرچ پی ڈبلیو ڈی کرتا ہے۔ وہی اسٹیمیٹ بناتا ہے۔ ٹھیکیداروں کے ٹنڈرز Highest ہوتے ہیں وہ خرچ کو پورا نہیں کرسکتے۔ اور مطالبہ کرتے ہیں کہ جو رقم دی گئی ہے وہ ان ٹنڈرز کے مطابق کم ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ یا تو مزید روپیہ دیا جائے یا وہ کم ریٹ پر کام کرنا منظور کرلیں۔ یہ ایک ٹیکنیکل سوال ہے۔

بابو محمد رفیق— جب آپ پیسہ دیتے ہیں تو پھر یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ یہ کام کرائیں کم ہونے کی صورت میں کیا اس ڈیپارٹمنٹ نے اور پیسہ مانگا ہے۔ تاکہ وہ سکول تعمیر کریں۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— یہ ٹھیک ہے کہ محکمہ تعلیم پی ڈبلیو ڈی کو روپیہ دیتا ہے اور وہ اس کام کو کراتا ہے۔ جب کسی کام کے لئے sanction ہوجاتی ہے اس کے بعد ٹنڈرز بلائے جاتے ہیں لیکن اس کام کو کرنے کے لئے کوئی ٹھیکیدار تیار نہیں۔ یہ اطلاع محکمہ پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے دی گئی ہے۔ اگر یہ اطلاع غلط ہے۔ تو مناسب یہ ہوگا کہ دوبارہ سوال بھیجا جائے تاکہ اس کو check up کیا جاسکے۔ رقم تو موجود ہے اگر فاضل ممبر اپنی کوشش سے کوئی ٹھیکیدار پیدا کردیں تو ہم یہ کام کرانے کو تیار ہیں۔

بابو محمد رفیق— جواب سراسر غلط ہے۔ انہیں شرحات پر ہائی سکول اریگیشن کے کام اور محکمہ ایگریکلچر کے گودام وغیرہ کے کام ہو رہے ہیں چونکہ وہ کام نہیں کرسکے اس لئے محض ٹرخانے کے لئے ایک بہانہ بنا دیا ہے آپ ان کو کہیں کہ اس کام کو push on کریں۔

میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ lump sum خرچ کبھی نہیں ہوتا۔ ہمیشہ month-wise آتا ہے اب یہ جواب بھی غلط ہے اس کا میں کیا کروں۔

وزیر تعلیم۔ اس کا جواب محکمہ پی ڈبلیو ڈی نے دیا ہے اور یہ جو اطلاع دی گئی ہے کہ موجودہ ریٹ پر کوئی ٹنڈر دینے کو تیار نہیں اگر معزز ممبر ثابت کردیں کہ فلاں اشخاص اس ریٹ پر ٹنڈرز دینے کو تیار تھے۔ لیکن پی ڈبلیو ڈی نے لینے سے انکا کردیا تو یقیناً ہم مناسب کارروائی کرینگے۔

CONSTRUCTION OF GIRLS SCHOOL AT QUETTA

***5235. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a sum of Rs. 50,00,000 was provided in the current year's budget for the construction of the building of Girls School at Quetta, if so, the date on which the construction work was started, the date of its completion and the month-wise expenditure thereon up to date;

(b) in case the work on the construction of the said building has not so far been started, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes. The work was started on 12th April 1962 and completed on 18th September 1963. The month-wise expenditure is given below :—

June, 1962	...	...	...	3,600
July, 1962	...	...	...	1,500
August, 1962	...	...	...	14,000
September, 1962	...	...	...	3,000
November, 1962	...	...	...	7,000
May, 1963	...	...	...	11,000
September, 1963	...	...	...	26,000

(b) Does not arise.

OPENING OF PRIMARY SCHOOLS IN WEST PAKISTAN

*5236. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government had decided to open Primary Schools for 12 lakhs children in West Pakistan at an estimated cost of Rs. 6.48 lakhs;

(b) whether it is a fact that a sum of Rs. 89 lakhs, out of the amount mentioned in (a) above was required to be spent in this connection during the 2nd Plan Period;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, the year-wise amount spent so far under the above said scheme and the amount earmarked for Quetta Division along with the up-to-date expenditure incurred and the number of Primary Schools opened in the said Division?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) Yes, it was planned to provide facilities of primary education upto the 5th class for 12 lacs additional children during 1960-1965.

(b) No, this amount of 89 lacs is much less than the amount that is needed for 12 lacs additional children during the 2nd Plan Period. It was estimated to be Rs. 928.7 lacs.

(c) The required information is as follows:—

Year	Amount earmarked for Quetta Division	Amount spent	No. of primary school opened proposed
	Rs.	Rs.	
1960-61	1.98,6000	98,600	75 opened.
1961-62	3,00,000	3,00,000	50 opened.
1962-63	5,07,000	5,07,000	93 opened.
**1963-64	6,48,000	The amount expended will be known by the end of the year.	160 schools will be opened shortly. The recurring expenditure is being provided.

** During the 1963-64 a sum of Rs. 6,48,000 has been provided for school buildings and equipment only/ recurring expenditure is yet to be provided.

بابو محمد رفیق — ۱۹۶۰—۱۹۶۱ء میں ایک لاکھ ۹۸ ہزار ۴ سو کی رقم provide کیگئی تھی جس میں سے ۹۸ ہزار ۶ سو خرچ ہوئی باقی رقم کہاں اور کیوں خرچ نہیں کیگئی -

Parliamentary Secretary

"Quetta Division has been getting due share. Its special areas received building grants as well for schools to be opened in its special areas during the current year. A sum of Rs. 6,48,000/- has been provided for buildings.....'interruptions'

According to the 2nd Five year Development Plan 7,500 teachers were to be provided during 1963-64. But F.D. expressed its inability to provide the full expenditure of Rs. ninety six lakhs. It advised that half the expenditure should be provided by the Local Bodies. But the Local Bodies said that it was beyond their financial ability to meet the huge expenditure. Consequently no funds were provided in the current year's Budget for the teachers salaries. 160 schools allotted to the Quetta Division will be opened when the necessary funds become available. The question is under the consideration of Government. In a meeting held on 8th February 1962 it was decided that the F.D. will provide funds for five thousand teachers.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — ان کے سوال کا جواب میں عرض کردوں اور وہ یہ ہے کہ یہ ۶۰—۶۱ء پہلا سال تھا اور فنڈز کی allocations میں دیر ہوگئی تھی اس وجہ سے وہ روپیہ مصرف میں نہیں لایا جاسکا -

بابو محمد رفیق — ۶۳-۶۴ء کے لئے ۶-لاکھ ۴۸-ہزار- روپیہ رکھا گیا ہے- جہاں تک میری معلومات ہیں اس میں سے بہت کم خرچ ہوا ہے - بہرحال میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤنگا کہ ہمیں یہاں پیسہ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تم کو کروڑوں روپیہ دیا جاتا ہے تو جتنا ہمیں ملتا ہے وہ خرچ نہیں ہوتا ہے-

وزیر تعلیم — میں کوشش کرونگا کہ اس معاملے کو Expedite کیا جائے -

---

IMPROVEMENT OF PRIMARY SCHOOLS IN BACKWARD AREAS OF WEST PAKISTAN

*5237. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government had decided to improve 1,600 existing Primary Schools in backward areas of the Province at an estimated cost of Rs. 5.60 lakhs during the 2nd Five-Year Plan Period; if so, the amount allocated to Quetta Division out of the said amount and the number of primary schools improved in the said Division;

(b) in case no such school has been improved so far another Division, whether Government intend to allocate due share to this Division during the remaining period of the Plan Period for the purpose?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Yes. The Quetta Division was allocated a sum of Rs. 66,850 for the improvement of 191 Primary Schools.

(b) Does not arise. As Kalat Division was allocated a sum of Rs. 73.500 for the improvement of 210 Primary Schools.

بابو محمد رفیق — یہ جو مختص کیا گیا ہے کیا وہ خرچ کیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — جی ہاں صرف نہ ہے کہ ۳۵۰ — روپے فی سکول منظور کیا گیا تھا ۔

for the purchase of furniture and teaching aids for the existing primary schools. This amount has helped to make up the deficiency of furniture, teaching aids and library books for 191 schools.

ESTABLISHMENT OF SIX POLYTECHNIC INSTITUTIONS IN WEST PAKISTAN

***5268. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a sum of Rs. 118 lakhs was provided for the establishment of six New Polytechnic Institutes in West Pakistan during the 2nd Five-Year Plan; if so, the names of the places where these institutes have been or proposed to be set up along with the estimated cost of each;

(b) whether any of the said institutes has been proposed to be opened in Quetta Division; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) Six additional Polytechnic Institutes are to be constructed in West Pakistan during the IInd Plan Period. The estimated cost during the year 1963-64 is Rs. 19 lakhs. Total cost being 26 lakhs. Each Institute will finally cost Rs. 36 Lakhs. These are proposed to be opened at:—

(i) Quetta.
(ii) Larkana.
(iii) Abbotabad.
(iv) Dera Ismail Khan.
(v) Leiah.

(b) A Polytechnic will be established at Quetta as well under the Scheme.

بابو محمد رفیق – کیا یہ بات آپ بتا سکتے ہیں کہ کب تک تعمیر ہوجائیگا ؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)– آپ ایسا سوال فرما رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی شخص کیلئے کل کے متعلق وثوق سے کہنا ممکن نہیں ہے لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جلد سے جلد ہوجائیگا ۔

بابو محمد رفیق – کیا Next five year plan تک ہوجائیگا؟

وزیر تعلیم – انشااللہ کوشش کیجائیگی کہ جسطرح بھی ممکن ہو انتظام ہو ۔ اور اسوقت کے حالات کے مطابق جلد سے جلد کوشش کیجائیگی ۔

REINSTATEMENT OF MST. REHMAN JAN, PEON IN GOVERNMENT GIRLS HIGH SCHOOL, MANSEHRA.

***5303. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that one Mst. Rehman Jan, served in Government Girls High School, Mansehra, as peon for eleven years;

(b) whether it is a fact that during the current year the said peon has been removed from service without any notice and an other woman has been appointed in her place;

(c) If answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for her removal from service without notice and whether Government intend to reinstate her?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) No.

(b) Does not arise.

(c) Does not arise.

TREATING FAZIL PASS AS FULLFLEDGED F. A. IN PESHAWAR UNIVERSITY

***5371. Master Khan Gul:** Will the Minister of Education, be pleased to state whether it is a fact that in the former N.W.F.P. the person who hold Fazil Certificates in any of the Oriental languages and pass F.A. in English only are not treated at par unlike those who pass B.A. in this way with those who qualify in the said examination in full subject, if so, reasons therefor and the steps Government intend to remove this distinction?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : The following answers is proposed:—

Yes: The candidates who pass with F.A. English only after passing the Honours Examination in any oriental language are considered to have

passed the F.A. Examination in two subject only whereas there are five subjects in which a candidate must pass to get F.A. (full subjects). Hence there appears to be no justification to treat F.A. (English only) at par with F.A. (Full subjects).

In view of the above no action by the Government is needed.

SCHOOL TEACHERS SENT TO UNITED KINGDOM FOR ADVANCE TRAINING.

***5410. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) the number of school teachers sent to United Kingdom for advanced training under Commonwealth Education Scheme, during 1960-61;

(b) the expenditure incurred by the Government on their training and use made of this advanced training?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) or

(b) Rs. 44,290.

Services of these teachers are being utilized in the subjects of their training in different schools with satisfactory results.

INCREASE IN THE NUMBER OF THE TEACHERS IN THE PRIMARY SCHOOLS AT SARAI ALAMGIR KARYALI, ETC.

***5416. Chaudhri Gul Nawaz Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the class-wise number of students in the Primary Schools at Sarai Alamgir, Karyali, Mandi Jattan, Gotaryala, Dak Chabban and Langharyal along with the number of sections of each class and the total strength of teachers in each of the said schools;

(b) whether it is a fact that the present number of teachers in each of the above-mentioned schools is not proportionate to the number of students, if so, reasons therefor, the Officer responsible for this state of affairs and the time by which the deficiency will be made up?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) The class-wise number of students in the Primary Schools at Sarai Alamgir, Karyali, Mandi Jattan, Gotaryala, Dak Chabban and Langharyal, the number of sections of each class and the number of teachers in each of the said school are given in the attached statement.

(b) Yes, the number of teachers in five of these schools is not proportionate to the number of students. These schools were, prior to 1st July 1962 maintained by the District Council, Gujrat, who received 60% grant-in-aid for these schools. Since the provincialization of primary education, the Officers concerned have taken the necessary steps to remove the shortage of teachers. Adequate staff will be provided to these schools when additional posts of teachers needed for the expasion of primary education have been sanctioned.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF STUDENTS, SECTIONS AND TEACHERS IN THE FIVE PRIMARY SCHOOLS OF GUJRAT DISTRICT.

Serial No.	Name of Primary School	Graded or C.P.C.	Class-wise enrolment						Sections					Total No. of teachers working at present	Whether it is a fact that the present No. of teachers is not proportionate to the No. of students.	Reasons for shortage of Teachers
			I	II	III	IV	V	Total	I	II	III	VI	V			
1	2	3	4						5					6	7	8
1	Sarai Alamgir	Graded	136	135	132	107	124	635	3	2	2	2	2	11	Yes.	Additional posts needed during 1963-64 have not yet been provided.
2	Qasba Karyali	Do.	50	41	34	45	26	196	1	1	1	1	1	4	Yes.	
3	Mandi Jattan	Do.	11	21	14	18	17	81	1	1	1	1	1	1	Yes.	
4	Goteryala	Do.	30	26	30	25	24	135	1	1	1	1	1	2	Yes.	
5	Dak Chabban	Do.	28	35	34	22	24	143	1	1	1	1	1	2	Yes.	
6	Langharyal	Do.	31	50	35	25	19	160	1	1	1	1	1	4	No.	

چودھری گل نواز — کیا میں یہ معلوم کرسکتا ہوں کہ دو سال سے بچوں کی تعلیم میں نقصان پہنچ رہا ہے ۔ آپ کب تک مزید اساتذہ انہیں دینگے؟

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا۔ چونکہ پرائمری تعلیم کی توسیع کے لئے اساتذہ کی آسامیاں پچھلے سال منظور نہیں ہوئیں ۔ تو اب یہ جونہی منظور ہوجائینگی ۔ یہ کوشش کی جائیگی کہ ان کی ضروریات کے مطابق ان آسامیوں کے منظور ہو جانے کے فوری بعد انکی تعداد پوری کر دی جائے ۔

چودھری گل نواز— کیا اس عرصہ میں بچوں کو تعلیمی نقصان نہ ہوگا ۔ یہ منظوری کب تک ہوگی ۔ ہمیں کوئی Definite date بتائیں ۔

وزیر تعلیم— تاریخ بتانے سے تو نقصان پورا نہ ہوگا ۔ میں نے یہ عرض کردیا ہے کہ بچوں کی تعداد کی مناسبت سے اساتذہ کی تعداد کم ہے۔ جونہی ان کے لئے آسامیوں کی منظوری مل گئی ہم کوشش کرینگے کہ جلد سے جلد یہ کمی پوری کردی جائے ۔

EDUCATIONAL DEVELOPMENT IN THE AREAS OF LORAH, NARAH, BOI AND BAKOT.

***5450. Sardar Inyat-ur-Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Education please refer to the answer to my starred question No. 4460 given by the Minister of Basic Democracies and Local Government on the floor of the House on 2nd December 1963 and state :—

(a) whether the amount of extra Octori duty collected by Municipal Committees have been received by the Education Department, if so, the member in which these amounts are proposed to be spent it.

(b) This was done for the whole of West Pakistan. The question of discrimination in the case of former N.W.F.P., therefore, does not along with the names of places in the said areas where the said amount arise.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا ۔ اسکے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ اس سوال کا جواب زیر غور ہے اور کچھ اطلاعات منگوائی جا رہی ہیں ۔ اور اگلی مرتبہ میں اسکا جواب دیدونگا ۔ میرے خیال میں جب آپکے سوال کا جواب دیدوں تو آپ پھر ضمنی سوال پوچھ لیں ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— جناب والا۔ میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ محکمہ تعلیم کے ذمے میرے بہت سے سوالات رھتے ھیں۔ اور جن کے متعلق یہ کہا گیا ھے کہ اطلاع موصول نہیں ھوئی۔ اس لئے میری گذارش ھے کہ آپ اسطرف اپنی خصوصی توجہ دیں ۔

وزیر تعلیم— معزز ممبر کو یاد ھوگا کہ میں نے آتے ھی انہیں عرض کر دیا تھا ۔ اور میں کوشش کرونگا ۔ کہ ان کے پرانے قرضے بھی چکا دئے جائیں ۔

CLASS II SCALES TO HEADMASTERS IN FORMER N.W.F.P.

***5467. Master Khan Gul:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that in the former N.W.F.P., lecturers have been granted class II scales with effect from 14th October 1955, but the Head masters have been granted class II scales with effect from 24th August 1959;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons for this discrimination?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): (a) Yes.

(b) This was done for the whole of West Pakistan. The question of discrimination in the case of former N.-W.F.P., therefore, does not **arise.**

ماسٹر خان گل— یہ تو میں سمجھتا ھوں کہ جواب غلط ھے۔ اس لئے کہ سندھ میں ۱۹۵۵ع سے گریڈ II دیا گیا ھے ۔ اور پنجاب میں بھی جنکو گریڈ II ملا ھے۔ انکو مل گیا ھے۔ لیکن جنکو نہیں ملا انکو پچاس روپے الاؤنس ملا ھے۔ لیکن سابق صوبہ سرحد میں یعنی پشاور ریجن میں نہ تو گریڈ II دیا گیا ھے اور نہ انکو پچاس روپے الاؤنس ھی ملا ھے۔ اس لئے معلوم ھوتا ھے کہ یہ جواب غلط دیا گیا ھے ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — یہ حقیقت نہیں ھے بلکہ صورت حال یہ ھے کہ جن لیکچراروں کو گریڈ دئے گئے ھیں وہ الگ ھیں اور ھیڈ ماسٹروں کو گریڈ وغیرہ دئے گئے ھیں ۔ انکی صورت پنجاب اور صوبہ سرحد میں ایک ھی ھے۔ میں تھوڑا سا حصہ آپکو پڑھکر سناتا ھوں۔

"The pay scales of lecturers as gazetted officers were revised by Government with effect from 14th October 1955 in the general revision of pay scales for gazetted officers for all government servants in West Pakistan. The posts of Headmasters in the subordinate service of West Pakistan were upgraded to class II from 24th August 1959."

تو یہ صورت سارے مغربی پاکستان میں ہے ۔ اور اگر اسکے علاوہ جناب ماسٹر صاحب کے ذہن میں کوئی اطلاع ہے۔ تو وہ میرے پاس تشریف لے آئیں ۔

ماسٹر خان گل– بہرحال آپکے تسلی بخش جواب کے بعد میں آپ سے ضرور ملونگا ۔ کیونکہ یہ معاملہ چل رہا ہے اور ابھی تک حل نہیں ہو سکا ہے ۔ شاید آپ اسکو حل کر سکیں ۔

EXPANSION OF THE BUILDING OF GOVERNMENT HIGH SCHOOL, CHARSADDA

***5485. Major Abdul Majid Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state, whether it is a fact that the accommodation in the Government High School, Charsadda, District Peshawar is insufficient, if so, whether Government intend to expand the building of the said school?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : Yes. The accommodation in Government High School, Charsadda, District Peshawar is not quite sufficient and additions to the existing building will be considered in the Annual Development Programme for 1964-65.

SCALE OF PAY OF THE TEACHERS HOLDING M. ED., DEGREES

***5495. Mirza Mazhar Hussain:** Will the minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the teachers holding M. Ed. Degrees are given higher scale of pay than that of the teachers holding B.T. or B.Ed. Degrees; if so, the scale prescribed for each;

(b) whether it is a fact that last year no age limit was prescribed for admission to J.V. Class; if so, whether it is a fact that certain lady teachers who passed J. V. Examination last year were not given jobs in Government Schools owing to being over-age; if so, reasons therefor and the officer responsible for this state of affairs?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (a) No, it is not a fact. There is no separate and higher scale for M. Ed. The scale prescribed for trained graduates is Rs. 220—15—310/15—400, with Selection Grade of Rs. 325—20—525 for 15% of the posts less any promotion posts reserved for them. An M. Ed. gets for advance increments in this scale if he is B. Ed./B.T.

(b) Last year the Lahore, Rawalpindi, Peshawar, Quetta and Hyderabad Regions did prescribe an age limit for admission to the J. V. Class. No such age limits was, however, prescribed by the Director of Education, Karachi. The teachers are trained for both Government and non-Government schools. The Government does not undertake to employ all the teachers who are trained in a particular year unless they were already Government Servants when they entered the training institutions. Overage teachers are not employed in Government Schools unless the condition pertaining to age-limit has been waived. In the circumstances, the question of fixing responsibility on any officer does not arise.

Mr. Speaker: The Question Hour is now over.

مسٹر سلطان محمد اعوان— پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا سوالات کی آجکی فہرست میں میرے بھی سوالات ہیں - لیکن انکا جواب نہیں دیا جا سکا - اس لئے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آئندہ کے لئے یہ انتظام کریں کہ جو سوالات جواب دینے سے رہ گئے ہوں - انکی باری پر وہ پہلے لے لئے جائیں - اور دوسرے سوالات بعد میں لئے جائیں -

پارلیمنٹری سیکریٹری (خان ملنگ خان)— جتنے سوالات ہیں انکے جوابات متعلقہ ممبر صاحبان کو پہنچ گئے ہیں - اور وہ Table پر بھی رکھ دئے گئے ہیں - اگر اسکے باوجود بھی کسی ممبر صاحب کی تسلی نہیں ہوئی تو وہ وزیر صاحب سے مل لیں یا پھر مجھے ہی مل لیں -

Mr. Speaker: Under the rules these questions cannot be repeated.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — اور جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا .....

پارلیمنٹری سیکریٹری— انکی کاپیاں ہم نے میز پر رکھ دی ہیں -

وزیر تعلیم— انکے متعلق میں نے پہلے ہی عرض کردیا ہے کہ انکے جوابات دے دئے جائینگے -

مسٹر سلطان محمد اعوان— یہ سب Lapse ہوجاتے ہیں - کم از کم انکا ریکارڈ تو ہونا چاہئے-

Mr. Speaker: I have already said that I am helpless in this matter. There are rules on the subject and we have to follow them.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

BUILDING OF EDUCATION DEPARTMENT

***5500. Syed Haziq Ali Shah:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government provides funds for the maintenance and annual repair of the buildings, of the Education Department; if so, the yearwise amount provided for the said purpose for the building of each school in each district of Peshawar Division during the last three years along with the amount actually spent on each year;

(b) in case there has been any variation in the fund provided and the actual amount spent in respect of any school building in any year; reasons thereof and the authority responsible for the variation?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— (الف) جی ہاں۔ پشاور ڈویژن کے ضلع وار ہر سکول کے لئے مالی سالوں ۶۱-۱۹۶۰ع اور ۶۳-۱۹۶۲ کے دوران مخصوص کی گئی رقم اور اس رقم کی تفصیل جو ہر سال ہر سکول پر صحیح معنوں میں صرف کی گئی، مع اس رقوم کے مابین فرق کی وجوہات کے منسلک ہے۔ *

(ب) منظور شدہ اور اصل صرف شدہ رقموں میں کوئی خاص فرق موجود نہیں۔ چنانچہ اس فرق کے ضمن میں کسی عہدیدار کی ذمہ داری کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

PAY SCALE OF PRIMARY SCHOOL TEACHERS IN FORMER SIND AREA

***5509. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the pay scales of S.V. & J.V. qualified teachers separately;

(b) whether it is a fact that the Primary School Teachers in former Sind are allowed the pay scale admissible to J.V. quilified teachers, while in the former Punjab and Frontier they are allowed the pay scale prescribed for S.V. qualified teachers;

(c) whether it is a fact that Director of Education (Southern Region) had recommended that pay scale of S.V. qualified teachers be given to Primary School Teachers of former Sind area.

(d) if answers to (b) & (c) above in the affirmative reasons for not giving the pay scales of S.V. qualified teachers to primary school teachers of the former Sind so far, and whether Government intend to given the said pay scale to the said teachers, if so, when; if not, reasons therefore?

*Please see Appendix III at the end.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(a) The scales of the S.V. and J.V. qualified teachers as prescribed, *vide* Notification No. F.D.-PC(I)-51/63, dated 12th June, 1963, are given below:—

J. V. Teachers: Rs. 100-4-140/5-175 (for Matriculates/Junior Vernacular Teachers Examination passed or having any equivalent Teachers training qualification).

Two advance increments for Matric J.V.

Selection Grade Rs. 125-10-225 (for Matric J. V. only) for 15% of the posts of each district cadre.

S. V. Teachers: Rs. 115-5-180/7-215 (for ordinary S.V. teachers Trained Oriental Teachers).

Three advance increments for Matric S. V.

Five advance increments to F.A./F.Sc. with S. V. or Hons. in Persian/Arabic/Urdu with S. V.

Selection Grade Rs. 215-15-350 for 15% of the posts less any promotion posts reserved for them.

(b) No, it is not a fact. The J. V. teachers are given the scales prescribed for J.V. teachers and the S.V. teachers, the scales prescribed for S.V. teachers.

(c) The Director of Education, Hyderabad, had recommended that the teachers possessing Primary School Leaving Certificate with 2 years' training should be given the pay scales of S. V. teachers. This recommendation has been accepted.

(d) The teachers having undergone one year's training twice, after passing the Primary School Leaving Certificate Examination have been declared to be equal to the S. V. teachers for purposes of pay scales.

MAINTENANCE AND EXPANSION OF MIDDLE AND HIGH SCHOOL IN KOHAT DISTRICT

***5514. Syed Haziq Ali Shah:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that no amount was spent either on the maintenance and expansion or on upgrading of Middle and High School in Kohat District of Peshawar Division during the years 1960-61, 1961-62 and 1962-63;

(b) whether it is a fact that an amount of Rs. 6,03,000 was spent for the above purpose on the school in the three remaining Districts of Peshawar Division, namely, Peshawar, Mardan and Hazara, during the above said period;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative; reasons therefor, and the names of the officers on whose recommendation and by whom the above said funds were allocated and spent?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) No. A sum of Rs. 1,94,950 was spent on the maintenance, expansion, upgrading of Middle and High schools in Kohat District during the years, 1960-61, 1961-62, and 1962-63.

(b) No. A sum of Rs. 12,98,199 was spent for the above purpose on the Schools in the remaining Districts of Peshawar Division, during the above said period.

(c) In view of (a) and (b), the question does not arise. The proposals are prepared on the recommendations of the Inspectors, District Inspectors, Inspectresses and Headmasters/Headmistresses of High Schools. Progresses recommended by the Divisional Councils.

CANE AND CHICK WORK DONE BY GOVERNMENT INSTITUTE FOR BLIND INSIDE SHERANWALA GATE, LAHORE.

***5520. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a workshop is functioning in the Government Institute for the Blind, inside Sheranwala Gate, Lahore, where cane and chick work is being done by Blind;

(b) whether it is a fact that former Punjab Government made it obligatory upon all Government Offices in Lahore to indent for cane and chick work on the said Institute,—*vide* letter No. 4755 and 144/98123, dated 13th November 1944;

(c) whether it is a fact that Secretary to Government, West Pakistan, Industries and Commerce Department.—*vide* his letter No. IX-64/60, dated 27th June, 1961, relaxed the conditions mentioned in (b) above and allowed Government Offices situated in Lahore to entrust the cane and chick work also to private firms after inviting quotations;

(d) whether it is a fact that the said order has adversely affected the said Institute and the Blind are deprived of their only means of livelihood;

(e) if answers to (b) to (d) above be in the affirmative, reasons thereof and whether Government intend to make it obligatory again upon the Government Offices in Lahore to indent cane and chick work to the said Institute; if not, reasons therefor?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں - سابقہ پنجاب گورنمنٹ نے اس انسٹی ٹیوٹ کے نام کا صرف اضافہ کیا تھا کہ یہ ادارہ بید و چک کے کام کیلئے چیلوں کے علاوہ سپلائی کا ذریعہ ہو گا۔

(ج) جی نہیں - گورنمنٹ کی چٹھی مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۶۱ کا اطلاق اندھوں کی انسٹی ٹیوٹ پر نہیں ہوتا اور اس میں جاری کردہ ہدایات اس انسٹی ٹیوٹ یا اس قسم کا مال تیار کرنے والے دوسرے کسی سٹور پر حاوی نہیں ہیں -

(د-و-ر) ج کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا -

SCHOOL FOR EDUCATION OF BLIND CHILDREN

***5521. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that there is no school for the education of Blind children in the Province; if so, reasons therefor and whether Government intend to open schools for the education of blind children?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

First Part—No.

Second Part—Does not arise.

MIDDLE SCHOOLS, HIGH SCHOOLS AND COLLEGES FUNCTIONING IN LODHRAN AND MAILSI TEHSILS.

***5544. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of Middle Schools, High Schools and Colleges functioning in Lodhran and Mailsi Tehsils of District Multan;

(b) the expenditure incurred on the construction of the said educational intitutions;

(c) whether Government intend to open a College at the headquarters of each of the said tehsils?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(a) The number of Middle Schools, High Schools and Colleges functioning in Lodhran and Mailsi Tehsils of District are as under:—

	MIDDLE SCHOOLS		HIGH SCHOOLS		COLLEGES	
	Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls
Lodhran Tehsil ...	8	1	5	1	..	..
Mailsi Tehsil	6		2	..	..	..

(*b*) The following expenditure has been incurred on the construction of these educational institutions.

	Middle Schools		High Schools		Colleges	
	Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls
	Rs.	Rs	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Lodhran Tehsil ..	63,000	Nil	29,889	20,112	..	..
Mailsi Tehsil	Nil	Nil	20,000	Nil.	Nil	Nil

Middle School functioning in Tiba Sultanpur Town, District Multan

***5547. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that only one Middle School is functioning in Tiba Sultanpur Town of District Multan;

(b) whether it is a fact that the said town is surrounded by 40-50 villages and Chaks and the total population of the said town including its suburban villages comes to 30 to 40 thousand;

(c) whether it is a fact that the said town itself has a population of five thousand;

(d) whether it is a fact that the status of the said middle school has not been raised to that of a high school desire persistent demand of the people of the said areas;

(e) if answers to (a) to (d) above be in the affirmative whether Government intend to raise status of the said school to that of a high schools, if so, when?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) The status of the said Middle School has not so far been raised to that of a High School standard, but the matter is under consideration of Government.

(e) The case of this school is being considered alongwith others for inclusion in the Annual Development Programme, 1964-65.

HIGH SCHOOL, MAILSI CITY

***5548. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the total and class-wise number of students studying in the High School, Mailsi City (District Multan);

(b) the area of playground in the said school;

(c) the total number of rooms in the said school, alongwith the area over which the building of the said schools is constructed;

(d) the total number of library books in the said school, and the kind of sports goods available there;

(e) whether the existing school building, playground and the sports goods are sufficient to meet the requirements of the students of the said school; if not, the steps the Education Department and the Town Committee, Mailsi have adopted in this respect and the total amounts provided by the said Committee and the District Council concerned to the said school, alongwith the nature of other aid provided by the said Committee and the Council to improve the condition;

(f) whether Government intend to upgrade the said school to the level of an Intermediate College?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) The total and class-wise number of students studying in High School, Mailsi (Multan) is as under:—

VI	114
VII	92
VIII	79
IX	62
X	54
Total	401

(b) No playground is attached to the school.

(c) The total number of rooms is 13. The area of the school building is 4,782 square feet.

(d) There are 2,841 books in the school library and nomal sports material also exists in the school.

(e) Schools building, library books and sports material are sufficient for the present needs of the school but this institution has no playgrounds. District Council, Multan has been moved to provide playgrounds for the school. The District Council is Depending Rs. 40,000 per annum on this institution. Town Committee, Malisi is contributing Rs. 1,000 per annum and Government grant-in-aid amounts to Rs. 6,000 per annum.

(f) At present there is no proposal to upgrade High School, Mailsi City to the level of an Intermediate College.

GOVERNMENT GIRLS HIGH SCHOOL IN MAILSI TOWN

***5549. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Minister of Education be pleased to state whether any Government Girls High School is functioning in Mailsi Town of Multan District whose population is about 20 thousands; if not, whether the Government intend to include a scheme for opening a girls school in the said town in the Third Five Year Plan?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): There is not Government Girls High Schools in Mailsi, District Multan. The outlines of the Third Five-Year Plan are being worked out and proposal for opening a Girls High School in Mailsi in the Third Five-Year Plan will be considered on merit along with other areas of a similar nature.

RAISING OF STATUS OF PRIMARY SCHOOL OF CHAK No. 110/W.B., TEHSIL MAILSI TO A MIDDLE SCHOOL

***5550. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the resident of Chak No. 110/W. B. (Tehsil Mailsi, District Multan) constructed a building on self-help basis for a school on the assurance given by the Education Department that the Primary School functioning there will be raised to the standard of a Middle School during 1962-63;

(b) whether it is also a fact that no steps have so far been taken to implement the said assurance; if so, reasons therefor and whether Government intend to raise the status of this said school to that of a Middle School?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes. The residents of Chak No. 110/W.B. (Tehsil Mailsi, District Multan) constructed four additional Katcha rooms of their own accord. No assurance was given to them.

(b) The enrolment of all the five classes of primary school Chak No. 110/W.B. is 70 only. The enrolment is too meagre to upgrade it. No steps have, therefore, been taken so far.

GOVERNMENT SCHOOLS OF ENGINEERING, RASUL.

***5560. Mr. Hamza:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of non-gazetted posts of Instructors in Government School of Engineering, Rasul which have been upgraded to Gazetted Class II posts alongwith the names of the previous incumbents of the non-gazetted posts of Instructors;

(b) whether it is a fact that the said school imparts education in the following courses :—

(i) Overseers Grade 'A';

(ii) Overseers Grade 'B';

(iii) Draftsmen;

(iv) Surveyors;

(v) Road Inspectors; and

(vi) Overseers qualified in special one year course;

(c) whether qualified Overseer or a Draftsman or a Road Inspector is eligible for appointment as Inspector in an Engineering Institute;

(d) whether it is a fact that Government have decided to make direct recruitment to Class II vacant posts in the school mentioned in (a) above and according to the advertisement the candidates should be qualified from Engineering School, Rasul;

(d) whether it is a fact that the present incumbents of the non-gazetted post of Instructors in the said school are being promotions to Class II posts despite the fact that they have been holding these posts for the last 15 to 20 years and by virtue of their long teaching experience are more suitable than the unexperienced new-comers, if so, whether Government intend to give them promotion instead to making direct recruitment;

(f) whether it is a fact that one Mr. Ghulam Nabi, an incumbent of a non-gazetted post of Instructor was promoted to the Gazetted post of Lecturer in the above mentioned school, if so, reasons for not promoting the other non-gazetted Instructors of the same school to Class II posts?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Prior to the up-gradation of Government School of Engineering, Rasul to the level of other Polytechnic Institutes in West Pakistan, 16 posts of non-gazetted Instructors existed on the cadre of this Institution. These posts were not up-graded but were abolished and were replaced by the new sanction as per Government of West Pakistan, Education Department No. S.O. Poly-II/62-1-69, dated 4th August 1962. However, a list of the non-gazetted posts of Instructors existing just before the creation of the new posts according to the old sanction is given in the atached Appendix **'A'**.

(b) Presently this Institution does not impart education in any of these courses as the new three years course of diploma in Civil Technology has been introduced from the session 1962-63. However, in the past this Institution has been running these courses which were terminated on the dates shown against each. These dates show the year in which the last class graduated out in the respective course:—

(1) *Overseer, Grade 'A' and* (2) *Overseer, Grade 'B'*—These were not separate courses but grades of the Overseers were given on the marks obtained in the examination. The last class graduated in June, 1963.

(3) *Draftsmen*—The separate Draftsmen course run in this Institution was abolished in 1953 and last batch graduated in 1956. The two courses *viz.*, Draftsman and Overseer were amalgamated in 1953.

(4) *Surveyor*—The last batch qualified in 1956.

(5) *Road Inspector*—The last batch qualified 1953.

(6) *Overseers qualified in special one year's course*—This course was only administered for a period of one year with effect from 1st September, 1953.

(c) A qualified Overseer or a Draftsman was considered eligible for appointment against a non-gazetted post of Instructor prior to the up-gradation of this Institution. However, no provision for a Road Inspector to be appointed against a non-gazetted post of Instructor existed in the previous rules. As regards recruitment to the newly created posts according to the up-gade level, an Overseer or a Draftsman qualified from Rasul is considered eligible for recruitment against the post of a junior Instructor which is a non-gazetted post. Also qualified Overseer or a Draftsman from this Institution with at least 5 years of experience has been considered eligible for appointment against a gazetted post of Instructor.

(d) No such decision has been taken by the Government to fill up all the Class II vacant posts in this Institution by direct recruitment. However, it may be mentioned that the policy for direct recruitment or filling up the posts by promotion is to be mentioned in the Service Rules which are under preparation and have not been finalized so far. The total number of Class II posts sanctioned for this Institution is 13 and only requisitions for 9 such posts is, at present, with the West Pakistan Public Service Commission to fill up through unitial recruitment. Eight persons were appointed against three posts purely as a stop-gap measure. However, their appointments to Class II have not been substantiated and they have applied to the West Pakistan Public Service Commission against the advertised posts. The remaining 4 posts are thus vacant but against one of these posts a person presently working against the Senior Instructor's post holds lien. As regards qualifications for recruitment to the gazetted Class II posts of Instructors appearing in the advertisements of the West Pakistan Public Service Commission, Rasul qualified, with 5 years experience is one of the qualifications. The qualifications as advertised by the West Pakistan Public Service Commission, — *vide* then No. 5-B/63 and No. 20-B-(63) are as under—

(i) B.Sc. Civil Engineering or Diploma of a recognized Polytechnic or Technical Institute preferably with Technical Teacher's Diploma. Five years experience for Diploma holders,

OR

(ii) an Armament Artificers Certificate of the relevant branch from the Army or an equivalent proficiency certificate from other service with at least 15 year's service of which 5 years should be in the rank of J.C.O/W. O.,

OR

(iii) candidate qualified from Rasul with A. M. I. E. Pakistan also eligible, and

(iv) candidates qualified from Engineering School, Rasul, with 5 years experience are also eligible for the post.

(e) As mentioned in part (*d*), the Service Rules for recruitments to Class II posts have not yet been finalized by the Government which will contain the method of recruitment. These rules have been framed by Education Department and are under active consideration of Services and General Administration Department.

(f) No person by the name of Mr. Ghulam Nabi was promoted to a gazetted post of Lecturer. In fact no person of this name has ever been on the list of staff of this Institution.

The increase over the last year (1963-64) provision item enemurated above.

ANNEXTURE 'A'

LIST SHOWING THE NON-GAZETTED POSTS SANCTIONED ON PERMANENT BASIS ON THE CADRE OF GOVERNMENT SCHOOL OF ENGINEERING, RASUL, PRIOR TO THE UP-GRADING

Serial No.	Designation	No. of posts	Name of incumbents	Remarks
1.	Senior Surveying Instructor.	1	Mr. Muhammad Ramzan	Overseers on deputation from the West Pakistan Building and Roads Department. Subsequently reverted back to their parent deprtment.
2.	Assistant Surveying Instructors.	2	Mr. Saeed Akhtar .. Mr. Nasrullah Khan ..	
3.	Senior Drawing Instuctor.	1	Malik Muhammad Afzal	..
4.	Assistant Drawing Instrucotr (Senior-Grade).	2	Mr. Abdur Rehman	Over seer on deputation from the West Pakistan Building and Roads Department. Subsequently reverted back to his Department.

Serial No.	Designation	No. of posts	Name of incumbents	Remarks
			Mr. Bashir Ahmad ..	..
5.	Assistant Drawing Instructor (Junior-Grade).	3	Mr. Manzoor Elahi ..	..
			Mr. Asghar Ali ..	Overseer on deputation from the West Pakistan Buildings and Roads Department. Subsequently reverted back to his parent department.
			Mr. Shamas-ul-Haq ..	Draftsman on deputation from the West Pakistan Buildings and Roads Department. Subsequently reverted back to his parent department.
6.	Carpentry Instructor ..	1	Asghar A. S. Jan ..	..
7.	Senior Physical Training Instructor.	1	Mr. M. Z. Aleem ..	..
8.	Junior Physical Training Instructor.	1	Subedar Ghulam Rasul ..	..
9.	Physic Instructor ..	1	Mr. A. R. Nisar ..	..
10.	Senior Mathematics Instructor.	1	Mr. A. R. Mirza ..	..
11.	Field Works Engineering Instructor.	1	Major Ahmad Din ..	..
12.	Assistant Field Works Engineering Instructor.	1	Jamadar Ghulam Sarwar	..
	Total ..	16		

DELAY IN ISSUANCE OF POSTING ORDERS OF RAVI SHANKAR, TEACHER, MIDDLE SCHOOL, DOLAT LEGHARI, DISTRICT THARPARKAR.

***5591. Sardar Khalid Umar:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that one Ravi Shankar, son of Bul Chand, Teacher, Middle School, Dolat Leghari, District Tharparkar, was on medical leave in the month of November, 1963;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the date on which Mr. Ravi Shankar reported for duty and given posting order;

(c) whether there was any abnormal delay in the issuance of his posting order; if so, thereof?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) No. Mr. Ravi Shankar, son of Bul Chand, Teacher, Middle School, Dolat Leghari District Tharparkar has been absent from duty without application since 21st August, 1963.

(b) Mr. Shankar has not reported for duty yet.

(c) In view of (a) and (b) above the question does not arise.

PRIMARY TEACHERS IN THARPARKAR DISTRICT.

***5592. Sardar Khalid Umar:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of posts of Primary Teachers filled in Tharparkar District after August, 1963 alongwith the qualifications of the candidates appointed;

(b) whether it is a fact that candidates possessing Primary School Leaving Certificates have been appointed ignoring candidates possessing Matric certificates, if so, reason therefor;

(c) the number of applications for appointment as primary teachers lying pending with the Inspector of Schools, Tharparkar District;

(d) the number of applicants out of those mentioned in (c) above who possess qualifications of either Matric, or Primary School Leaving Certificate (Sindhi) or both separately?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) as Primary Teachers in Tharparkar District after August, 1963. The qualifications are as under:—

Number of candidates appointed.	*Qualifications of the candidates.*
13	... Primary School Leaving Certificate.
8	... Matric with Primary School Leaving Certificate.
2	... Matric only.

(b) Yes, in addition to the educational qualification the followings points in the recruitment of Primary Teacher are to be kept in view:—

Tharparkar is a vast district having natural Ragions vis., Nara, Thar and Parkar. This is an unattractive area. The general tendency of candidates is that they do not like to work in another natural region or the Taluka of the district. The minimum qualification prescribed for appointment of Primary Teachers is Primary School Leaving Certificate. For Muslim candidates ability to read the Holy Quran and the knowledge of basic principles of Islam is necessary. Primary Teachers are to be given the facility of being posted at or near their home under the rules. The candidates possessing prescribed qualifications are given preference to better qualified candidates of the other parts of the District.

(c) 833 applications.

(d) The number of the applicants according to qualifications is as under :—

(1) Matriculates	... 10
(2) Matric with Primary School Leaving Certificate	... 48
(3) Primary School Leaving Certificate	... 775

QUALIFICATIONS PRESCRIBED FOR RECRUITMENT OF A.D. IS. IN HYDERABAD DIVISION.

*5593. **Sardar Khalid Umar:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the qualifications prescribed for the recruitment of A.D. Is in Hyderabad Division;

(b) the number of A.D. Is appointed in Hyderabad Division after August 1963, along with their qualifications;

(c) whether it is a fact that certain A.D. Is have been appointed who do not possess the prescribed qualifications;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, reasons thereof?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) B.A., B.Sc. and B. Ed. from a recognised University or equivalent qualification.

(b) 33 Graduates have been appointed so far in Hyderabad Division out of whom 2 are trained graduates.

(c) Yes.

(d) In view of the fact that Hyderabad Region economically and educationally backward, no young graduate prefers to do B.T./B. Ed. at his own expense with a view to get employment in the Education Department as a trained graduate. In view of this, trained graduates are not available for appointment as A.D. Is. As such un-trained graduates are appointed as A.D. Is in the. first instance and then they are deputed for training while in service.

TAKING OVER OF MIDDLE SCHOOLS IN FORMER SIND BY GOVERNMENT

*5594. **Sardar Khalid Umar:** Will the Minister of Eduation be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Middle Schools in the former Sind area have been taken over by Government; if so, (i) the date of taking over, (ii) the competent authority for appointment, posting and transfers of the staff in the said schools and (iii) whether the cadre of the staff have been changed to that of Government Schools level; if not reasons therefor?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Yes, it is a fact that the District Council and twon Committee middle schools have been provincialized:—

(i) With effect from 1st July, 1962.

(ii) The District Inspector/District Inspectress of Schools are the competent authority for appointments, posting and transfers, etc.

(iii) Yes, the teachers who were previously the employees of the Local Bodies are now Government servants.

PRIMARY, MIDDLE AND HIGH SCHOOLS AND COLLEGES IN D. G. KHAN DISTRICT

*5629. **Mr. Muhammad Ramzan Khan Drishak:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of Primary, Middle and High Schools and Colleges in D. G. Khan District;

(b) whether Government intend to open an Intermediate College at Rajanpur and High Schools at Kot Mithan and Choti Zairin?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) The number of Primary, Middle and High Schools and Colleges in D.G. Khan District is given below:—

	Colleges	High Schools	Middle Schools	primary Schools
Male	1	11	8	534
Female		2	6	181
Total ..	1	13	64	715

(b) There is no proposal to open an Intermediate College at Rajanpur but proposal to upgrade the Middle School at Mithankot to High standard and to open a new Government High School at Choti Zairin is being considered for Annual Development Programme 1964-65. Final decision will be taken on the merit of each case.

CENTRAL GOVERNMENT COLLEGE, NAZIMABAD, KARACHI.

*5631. **Mr. Iftikhar Ahmed Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Central Government College, Nazimabad, Karachi now Government College, Nazimabad, Karachi, was established in October, 1956;

(b) the scale of pay of Lecturers serving in the Education Department on January, 1963, alongwith the cadre to which they belonged;

(c) whether the staff of the Central Government College, Nazimabad, Karachi, was temporary at the time of its transfer to West Pakistan, if so, whether it has now been made permanent;

(d) the terms and conditions on which the institutions were transferred to the Provincial Government;

(e) whether it is a fact that Senior Lecturers in the scale of Rs. 200—20—750 of the said College have been integrated with the Professors in the West Pakistan Education Junior Class I Service in the scale of Rs. 300—20—850;

(f) whether it is a fact that Lecturers holding permanent posts in the West Pakistan, Education Service, Class II in the scale of Rs. 200—20—750, who are senior to and more qualified than the Senior Lecturers of the Central Government College, Nazimabad, Karachi, have been ignored;

(a) whether it is a fact that the Senior Lecturers of other centrally administered Colleges of Karachi have also been designed as Professor in West Pakistan Education Junior Class I Service, thus superseding the more senior Lecturers in the provincially administered College;

(h) if answers to (e) to (g) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government intend to take to safeguard the interest of Lecturers in West Pakistan Education Class II Service?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— (الف) جی ہاں۔

(ب) کوئی ترقیاں نہیں دی گئیں بلکہ سنٹرل گورنمنٹ کالج ناظم آباد کراچی میں سینئر لیکچراروں کی آسامیوں کا نام تبدیل کر کے جونیئر پروفیسر درجہ اول رکھ دیا گیا ہے۔ لہذا سینئر آدمیوں کو نظر انداز کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) کوئی ترقیاں نہیں دی گئیں بلکہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کراچی اور گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ کالج کراچی میں سینئر لیکچراروں کی آسامیوں کا نام تبدیل کر کے جونیئر پروفیسر درجہ اول رکھ دیا گیا ہے۔ لہذا کسی کی حق تلفی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ب اور ج میں دیئے ہوئے جوابات کے پیش نظر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

CONSTRUCTION OF BUILDING FOR MIDDLE SCHOOL UTLA (GADOON AREA FOR MARDAN).

*5637. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Educatoin be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that no amount has been provided for the construction of building for Middle School, Utla (Gadoon Area of Mardan), although the said school is functioning as Middle School since last serveral years;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to provide substantial amount for the building of the said Middle School during the financial year 1964-65; if not, reasons thereof?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes, no provision has been made for the construction of a building for the Middle School, Utla Gadoon, Area of Mardan.

(b) Neither the District Council, Mardan nor the District Inspector of Schools, Mardan, included the school in the recommendations for A.D.P., 1964-65. Efforts will, however be made to include the school in the 3rd Five-Year Plan, providtd the District and Divisional Councils recommended it.

ABBOTTABAD PUBLIC SCHOOL

***5698. Mian Muhammad Akbar:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that all the students of Abbottabad Public School are compulsorily required to live in the school hostel although some of them belong to Abbottabad proper;

(b) whether it is a fact that the said students are charged full boarding and lodging fees during vacations although they do not live in the hostel during the period;

(c) whether it is a fact that the said school remains closed for vacations in the summer as well, when the weather in Abbottabad is pleasant.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — (الف) اس سے قبل ایبٹ آباد پبلک اسکول کے تمام طلباء کیلئے بورڈنگ ہاؤس میں رہنا لازمی تھا۔ لیکن اب اس سکول کی مجلس منتظمہ (بورڈ آف گورنرز) نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تعلیمی سال (یکم اپریل ۱۹۲۴ع) سے کل طلباء کا ۱۰ فیصد داخلہ مقامی طلباء کیلئے کیا جائے۔ جن کیلئے بورڈنگ ہاؤس میں رہنا لازم نہ ہوگا۔

(ب) طلباء سے پورے سال کا خرچ مجموعی طور پر (رہائش و خوراک) وصول کیا جاتا ہے۔ اس میں مدرسے کی فیس۔ خرچ خوراک و رہائش۔ قیمت کتب سٹیشنری سامان کھیل وغیرہ جملہ مصارف شامل ہیں۔ فیس سالانہ حساب سے مقرر کی جاتی ہے اور اس میں چھٹیوں کے عرصے کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(ج) سکول میں تین ماہ کی حسب ذیل چھٹیاں ہوتی ہیں۔

۱۔ موسم گرما ..... ایک ماہ۔

۲۔ موسم سرما ..... دو ماہ۔

CLOSURE OF A GIRL SCHOOL IN VILLAGE KHIARI, TALUKA CHACHRO, DISTRICT THARPARKAR.

***5745. Sardar Khalid Umer:** Will the Minister of Education, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that people of Village Khiari, Taluka Chachro, District, Tharparkar have demanded the closure of the Girls School in the said village;

(b) whether it is a fact that the Member of the Basic Democracy from that area also supported this request;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reason for not closing the school so far?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes, an application bearing the thumb impression of three persons demanded the closure of the School at Khairi.

(b) Yes, Mr. Jumo, son of Jalal, Member Union Council, Mithirio Charan is one of the three persons whose thumb impressions appear on the application. The application is also endorsed by Mr. Lachman Singh, M.P.A.. Chachero, recommending that the school may be transferred to his Village, Thakur Akhji.

(c) The matter is under consideration.

UPGRADING OF MIDDLE SCHOOL OF RAJOA AND BHAWANA, TEHSIL CHINIOT

***5748. Sardar Ghulam Muhammad Shah:** Will the Minister of Education be pleased to state whether Government intend to upgrade the Middle Schools of Rajoa and Bhawana, Tehsil Chiniot, District Jhang, which are functioning successfully since a long time to High Schools?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Upgradation of Middle Schools Rajoa and Bhawana, District Jhang will be considered on merit along with others for inclusion in the Annual Development Programme, 1964-65. It will, however, not be possible to include two schools of one District under this Scheme in view of the limited facilities available during the next financial year.

OPENING OF HIGH SCHOOL IN BARANA

***5749. Sardar Ghulam Muhammad Shah :** Will the Minister of Education, be pleased to state whether it is a fact that there is not a single High School in the area under the jurisdiction of Police Station of Barana, if so, whether Government intend to open a High School in the above said area?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): It is a fact that there is no High School in the area under the jurisdiction of Police Station, Barana. At present there is no proposal to open a High School in the above said area as District Council High School, Sillanwali is catering to the needs of this area. There is a Middle School already functioning at Barana. Its upgradation to high standard will be considered during the Third Five-Year Plan.

RAISING STANDARD OF PRIMARY SCHOOL AT VILLAGE PALODAND IN TEHSIL SAWABI TO MIDDLE SCHOOL

*5763. **Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a Government Primary School is functioning at Village Palodand in Tehsil Sawabi;

(b) whether it is a fact that the people of the said village have offered a piece of land for the construction of a building for a Middle School in the said village.

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to raise the standard of the said Primary School to a Middle School; if not, reasons thereof?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes. A Primary School is functioning at Palodand in Tehsil Sawabi.

(b) No.

(c) No. It has not been recommended by the District and Divisional Council for upgradation to the middle standard.

UPGRADING OF MIDDLE AND PRIMARY SCHOOLS IN HAZARA DISTRICT

*5771. **Mr. Sultan Muhammad Awan:** Will the Minister of Education be pleased to state the names of middle and primary schools in Hazara District which have been recommended to be upgraded during the next fiscal year?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The Director of Education, Peshawar Region has recommended the following schools for upgradation during the year 1964-65:—

(*a*) *Primary to Middle*—

(1) Government Primary School, Giddarpur.

(2) Government Primary School, Nang.

(3) Government Girls Primary School, Khanpur.

(*b*) *Middle to High*—Nil.

The recommendations of the Director of Education will be considered in the light of the needs of different areas and the facilities available during the next yare according to the Annual Development Programme.

Hazara District has been receiving quota in the Development Programme in the first 4 years of the Second Plan. The following number of Schools have been sanctioned for upgradation from Primary to Middle Standard during these years:—

1960-61	...	5
1961-62	...	4
1962-63	...	10
1963-64	...	7
Total	...	26

The following number of Middle Schools have been sanctioned for up gradation to high standard during the same period:—

1960-61	...	1
1961-62	...	...
1962-63	...	...
1963-64	...	3
Total	...	4

Besides, this, construction of double section High School at Khanaspur (Hazara District) has also been sanctioned during the year 1963-64.

ACCOUNTS OFFICERS IN THE EDUCATION DEPARTMENT

*5814. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will he Minister of Education on be pleased to state :—

(*a*) the number of posts of Accounts Officers in the Education Department and the names of offices, where in such posts exist along with the names of persons appointed against each of the said post;

(b) the prescribed qualifications, for requirements to the above said posts;

(*c*) whether the Accounts Officers in the above said Department posses the requisite qualifications; if not, reasons for their appointment and whether Government intend to appoint only qualified Accounts Officers against the above said posts?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :— (*a*) No post of Accounts Officers exists in the Education Department. However, there are six posts of Assistant Accounts Officers one for each Regional Directorate of Education. The names of the offices and present incumbents of the posts are:—

	Offices	*Name of Assistant Accounts Officers*
1.	Directorate of Education, Hyderabad Region.	Mr. Muhammad Moosa Memon.
2.	Directorate of Education, Lahore Region.	Rana Ahmad Din.
3.	Directorate of Education, Peshawar Region.	Mr. Muhammad Nasir-ud-Din.
4.	Directorate of Education, Rawalpindi Region.	Post vacant
5.	Directorate of Education, Karachi Region.	Qazi Irshad Hussain.
6.	Directorate of Education, Quetta Region.	Mr. Abdul Rashid Khan.

(*b*) (*i*) Matric from a recognised University or Board, and
(*ii*) Subordinate Accounts Service Examination.

(*c*) No. Till the finalisation of draft Recruitment Rules in respect of these posts, the present incumbents who are well-versed in accounts and budget atters, have been appointed in consultation with the West Pakistan Public Service Commission on purely temporary basis. The Services Rules about the recruitment of Assistant Accounts Officers could may be finalised by the end of the year 1962. Under these rules, the posts are to be filled by initial recruitment on the recommendations of the Commission. Accordingly, steps are now being taken for securing the recommendations of the Commission for filling up these posts inregular basis.

CONSTRUCTION OF GOVERNMENT HIGH SCHOOL KHARIAN

***5840. Chaudhri Gul Nawaz Khan:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that only a portion of the building of Government High School, Kharian has been constructed;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the date of the completion of the constructed portion of the building of the said school; reasons for not constructing the remaining portion thereof and the action Government have taken against the officials responsible for the delay in its completion;

(c) the time by which Government intend to complete the building of the above said school?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) It is a fact that only a portion of the building of Government High School, Kharian has been constructed.

(b) The existing building was constructed in 1951-52. The reason for not constructing the remaining portion is the inability of the District Board

Gujrat to abide by its commitments given at the time of provincialization of the school. No officer of the Education Department is responsible for the non-completion of the building and hence question of taking action does not arise.

(c) There is no provision for the construction of new buildings for existing Government High Schools in the Second Five-Year Plan. Efforts are being made to have such provision include in the Third Five-Year Plan and construction of building of Government High School, Kharian will be considered if such a scheme is approved in the next plan.

OPENING OF HIGH SCHOOLS IN BHAKKAR TEHSIL

*5846. **Khan Aman Ullah Khan Shahani:** Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(a) the population and total area of Bhakkar Tehsil in Mianwali District;

(b) whether it is a fact that there is only one Government High School in the whole of the said tahsil despite the fact that it has more population and is larger in area than any other tehsil of the Province ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open more High Schools in the above tehsil?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) The population of Bhakkar Tehsil in Mianwali District is 336,334 and the area is 2,009,066 acres.

(b) No, there are two Government High Schools at Bhakkar, one for boys and one for girls. Besides these institutions 4 local body high schools are also functioning in this Tehsil.

(c) In view of (b) above there is no proposal to open more High Schools in the above tehsil during the Second Plan period. Needs of this area will, however, be considered during the Third Five-Year Plan.

PAYMENT OF DUES TO TEACHERS TRAINING COLLEGE FOR MEN IN HYDERABAD

*5863. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the difference of old and new pay scales for the period from December 1962 to March 1963 has not yet been paid to the teachers of the Training College for Men in Hyderabad;

(b) whether it is a fact that the Travelling Allowance Bills of the said teachers in connection with Election and Census Work and Urdu Refresher Courses have also not yet been paid to them;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to expedite the payment of the above dues?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) :— (الف) ان اساتذہ نے جو ٹریننگ کالج (مردانہ) حیدرآباد میں تعلیمی سال ۶۳ — ۶۲ میں زیر تربیت تھے - مارچ ۶۳ میں اپنا تربیتی کورس مکمل کرلیا تھا - اور وہ ۳۱-۳-۶۳ سے فارغ کردیئے گئے تھے- تاکہ وہ اپنی ان اسامیون پر جہاں سے وہ تربیت کے لئے مامور کئے گئے تھے - اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوسکیں - اس نئی اور پرانی تنخواہ کا فرق ۳۱-۳-۶۳ سے پہلے ادا نہیں ہوسکا - کیونکہ گورنمنٹ احکام برائے ایزادی تنخواہ اس تاریخ کے لئے بعد جاری ہوئے -

(ب) زیر تربیت اساتذہ ٹریننگ کالج (مردانہ) حیدرآباد سے دوران تربیت بسلسلہ الیکشن مردم شماری یا اردو ریفریشر کورس کوئی کام نہیں لیا گیا -

(ج) نئی اور پرانی تنخواہ کے فرق کے لئے متعلقہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس سے صورت حال کا جائزہ لیا جارہا ہے - اور ایسے اقدامات کئے جارہے ہیں کہ فرق (بقایا جات) انہیں ادا کردیا جائے بشرطیکہ وہ اس کے مستحق ثابت ہوئے - اس طرح اس امر کی بھی چھان بین کی جارہی ہے کہ آیا ان تربیت یافتہ اصحاب نے سلسلہ الیکشن مردم شماری یا اردو ریفریشر کورس کسی اور وقت کوئی کام کیا ہے - اس صورت میں اگر ان کا حق ہوا تو انہیں سفر خرچ وغیرہ دیا جائے گا -

---

UPGRADING OF GOVERNMENT MIDDLE SCHOOL, BATGRAM TO A HIGH SCHOOL

***5867. Mr. Abdul Rehman:** Will the Minister of Education be please to state:—

(a) whether it is a fact that funds were allocated in the last years budget for upgrading Government Middle School, Batgram to a High School;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said School has not been upgraded uptil now and no headmaster has been posted there;

(c) whether it is a fact that the amounts earmarked in the budget for the backward areas of the former, N.-W.F.P. are usually not spent for want of administrative approval by the Department, concerned and ultimately they are surrendered and the projects remain incomplete;

(d) if answers to (b) and (c) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government intend to take in this behalf?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) :— (الف) جی ہاں۔ گذشتہ سال کے بجٹ میں مڈل سکول بائا گرام کو ہائی کا درجہ دینے کیلئے صرف عمارت کیلئے روپیہ رکھا گیا تھا۔

(ب) سٹاف کی تقرری کیلئے منظوری گذشتہ دنوں میں جاری کی گئی ہے اور ہیڈ ماسٹر کی تقرری بھی ہوچکی ہے۔

(ج۔ و۔د) الف۔ اور ب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

REPAIR OF THE BUILDING OF THE GIRLS HIGH SCHOOL, SHAKARGARH

***5899. Major Abdul Majid Khan:** Will the Minister of Education please refer to answer to my starred question No. 3685 given on the floor of the House on 20th July, 1963 and state the steps taken by Government to shift the Girls High School, Shakargarh, Sialkot District to another building?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): No suitable building to serve the purpose of a High School is at present available at Shakargarh to enable the Department to shift Government Girls High School from the present building. It is proposed to include construction of a new building in the Third Five-Year Plan. About 4 acres of land are being acquired through the Tehsildar, Shakargarh and the Deputy Commissioner, Sialkot for this purpose.

OPENING OF A DEGREE COLLEGE IN GUJRANWALA

***5927. Chaudhri Saifullah Khan Tarar:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is no Government Degree College in the whole of Gujranwala District;

(b) whether it is a fact that Gujranwala City is a thickly populated city having a population of 3 lakhs;

(c) whether it is a fact that Government have opened Degree Colleges in other cities of the Province having less population than the city of Gujranwala;

(d) the number of students studying in Government Intermediate College, Gujranwala and in inter classes of Islamia College, Gujranwala;

(e) whether Government are aware of the fact that Islamia College, Gujranwala is not sufficient to meet the educational needs of the city;

(f) whether it is a fact that certain representations have been made by the residents of Gujranwala city for the opening of a Government Degree College in the city;

(g) whether Government intend to open a Degree College in the above-mentioned city during the next fiscal year?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) :— (الف) جی نہیں۔ گوجرانوالہ میں لڑکیوں کے لئے سرکاری ڈگری کالج ہے اگرچہ لڑکوں کے لئے نہیں۔ البتہ وہاں لڑکوں کے لئے اسلامیہ ڈگری کالج ہے جسے حکومت کافی گرانٹ دیتی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ۱۹۶۱ع کی مردم شماری کے مطابق گوجرانوالہ کی آبادی ایک لاکھ چھیانوے ہزار ایک سو چون ہے۔ تین لاکھ نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں۔ کیونکہ کالج کھولنے کے سلسلے میں محض اس جگہ کی آبادی ہی کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ اس جگہ کسی دوسرے پرائیویٹ کالج کی موجودگی اور علاقے کی پس ماندگی اور اس کے دور افتادہ ہونے پر بھی غور کیا جاتا ہے۔ حکومت کی طرف سے اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کو انٹرمیڈیٹ اور ڈگری جماعتوں کو علیحدہ کرنے اور دیگر سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے چار لاکھ کی گرانٹ دی گئی ہے چونکہ انٹر اور ڈگری کی علیحدگی کی تجویز ملتوی ہوگئی ہے اس لئے اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کو چار لاکھ کی یہ گرانٹ سائنس کی تجربہ گاہوں کی تعمیر اور سائنس کے سامان کی خرید وغیرہ پر صرف کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے تاکہ اس کالج میں زیادہ طلبا داخل کئے جا سکیں۔

(د) گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج گوجرانوالہ میں طلبا کی تعداد ۹۰۰ ہے اور اسلامیہ کالج کی انٹرمیڈیٹ جماعتوں میں ۵۵۰ ہے۔

(ہ) جی ہاں۔

(و) جی ہاں۔

(ز) جی نہیں۔ کیونکہ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں منصوبہ بندی کمیشن کی نئے ڈگری کالجوں کی مقرر کردہ تعداد پوری ہوچکی ہے۔ اب اس مسئلہ پر تیسرے پنج سالہ منصوبے کے تحت غور ہوسکتا ہے۔

OPENING OF A GOVERNMENT COLLEGE AT HAFIZABAD

***5940. Chaudhri Saifullah Khan Tarar:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Municipal Committee, Hafizabad offered to provide 20 acres of land and to pay a lump sum of Rs. 2 lacs and a further sum of Rs. 20,000 every year for the opening and maintenance of a College by Government at Hafizabad;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that Government refused to accept the said offer; if so, reasons therefor?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) (الف) :- جی ہاں۔

(ب)۔ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں انٹر میڈیٹ کالجوں کی منصوبہ بندی کمیشن کی مقرر کردہ تعداد تقریباً ختم ہوچکی ہے۔ حافظ آباد میں کالج کے اجراء کے سوال پر دیگر ایسی تجاویز کے ساتھ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران غور کیا جائیگا

APPOINTMENT OF FEMALE TEACHERS AGAINST LEAVE VACANCIES IN GOVERNMENT GIRLS PRIMARY AND MIDDLE SCHOOLS IN JHELUM DISTRICT

***5998. Mirza Mazhar Hussain:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that no substitute are appointed in Government Girls Primary and Middle Schools in Jhelum District in place of female teachers granted maternity leave on medical grounds to the extent of three months and six months in some cases;

(b) whether it is a fact that substitutes in the said leave vacancies were appointed when the said schools were under the control of the District Council, Jhelum;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not appointing subsititutes by the Education Department in the said schools;

(d) whether it is a fact that about two hundred J. V. trained teachresses of Jhelum District are without employment since April, 1963 due to the reasons stated in (a) above; if so, the steps Government intend to take in this behalf;

(e) whether it is a fact that the peons attached to Assistant District inspectresses of Schools in Jhelum District have been withdrawn; if so, the arrangements made for the security and convenience of Lady Assistant District Inspectresses during their tour to far flung rural areas?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(a)Yes, no substitutes are appointed for female teachers on maternity leave in the Jhelum District.

(b) As a general rule, no substitutes were appointed in the said leave vacancies when these schools were under the control of the District

Council, Jhelum. However, in ecrtain special cases such appointments were made.

(c) The main reason for not appointing any substitute in such cases is the limited budgetary provisions.

(d) Yes. 200 trained female teachers have been without jobs since April, 1963. But it is not entirely due to the reason stated in (a) above. The main reason is that no schools have been opened this years so far. However, new schools are going to be opened from Ist March, 1964 and most of these candidates will be absorbed.

(e) Yes, the peons attached to the Assistant District Inspectresses have been withdrawn under the general economy drive in respect of Class IV Servants. Efforts are being made to provide peons to the female inspecting officers for security and convenience.

OPENING OF NEW PRIMARY SCHOOLS IN HAZARA DISTRICT

***5999. Mr. Sultan Muhammad Awan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that recommendations were made by the District Inspector of Schools, Hazara for upgrading 55 Primary Schools of the said District to the standard of Middle Schools, during the year 1964-65;

(b) whether it is a fact that the opening of only nine Primary and two Middle Schools in the said District during the said period has been sanctioned; if so, reasons there for;

(c) whether it is a fact that all the 9 Primarp Schools have been sanctioned for Gallies and the merged areas of the said district;

(d) the number of new High Schools to be opened in Peshawar Division during the said period;

(e) reasons for not opening any new Primary, Middle or High Schools in the said District?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes.

(b) No, the sanctions are yet to be issued. The decision remained pending for the ways and means position of the funds was being examined. Now the funds have been provided and the sanctions are being issued.

(c) No, the sanctions are yet to be issued.

(d) The matter is under consideration.

(e) Selections as to where primary, middle and High Schools will be opened during 1964-65 are being made. The requirements of the district and the merged area will be kept in view. We shall finalize the selection and issue of sanctions within a fortnight.

OPENING NEW PRIMARY SCHOOLS IN HAZARA DISTRICT

***6000. Mr. Sultan Muhammad Awan:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that no new Primary School has been opened in Hazara District during the current financial year;

(b) whether it is a fact that recommendations were made by the District Inspector of Schools, Hazara to Government for the opening of 150 new Primary Schools in the said area;

(c) if answers to (a) above (b) above be in the affirmative, (i) reasons for not opening even a single Primary School in the said area during the said period (ii) reasons for ignoring the recommendations of the District Inspector of Schools in this respect, and (iii) the division wise number of new Primary Schools opened throughout the Province during the year 1963-64?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):
(a) Yes.
(b) Yes.
(c) (i) According to the target, set of for the Second 5—Years Development Plan, 7,500 teachers were to be provided for new schools to be opened during 1963-64. This would have meant a recurring and progressive expenditure of about Rs. one crore per year. Unfortunately the ways and means position of the funds did not allow this and the matter remained under scrutiny of the concerned Departments like Finance and Basic Democracies. Only recently the Finance Department has agreed to provide funds for 5,000 teachers during 1963-64 instead of 7,500.

(ii) The recommendations of the District Inspector have not been ignored. The District will get new schools from 1st March 1964.

(iii) No schools have so far been opened in the Province during 1963-64 for the reasons given in (i) above. The new schools will be sanctioned within a fornight.

ARABIC TEACHERS OF HYDERABAD REGION

***6028. Rais Allan Khan Leghari:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Arabic teachers of Hyderabad Region, who have completed 14-15 years of services have not yet been confirmed;

(b) whether it is a fact that the said Arabic teachers are not entitled to pension;

(c) whether it is a fact that the services of all employees of local bodies have been made pensionable;

(d) whether it is a fact that the said Arabic teachers have not been allowed any selection grade;

(e) whether it is a fact that no increments have been granted to the said Arabic teachers since 1955;

(f) if answers to (a) to (e) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to redress the grievances of the said Arabic teachers?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes.

(b) The Arabic Teachers are entitled to pension.

(c) The teachers serving in the local body schools of Hyderabad Region are not entitled to pension. They get the benefit of Provident Fund.

(d) Yes, but the matter is under consideration.

(e) No complaint to this effect has been received by the District of Education. However, the matter is being looked into.

(f) The Government will certainly redress the genuine grievances, if any.

IRREGULARITIES COMMITTED IN THE MUSEUM BY CURATOR AND OTHER OFFICIALS

***6001. Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that petition was sent by Mr. Nisar Ahmad, Gallery Assistant, Lahore Museum to Governor of West Pakistan on 18th July 1963, against the irregularities committed in the Meseum by the curator and other officials;

(b) if answer to (a) be in the affirmative, the action taken by Govern ment in the matter and if no action has been taken reasons therefor?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو):- (الف) — جی ہاں

(ب) کیوریٹر کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کرائی گئی تھیں چونکہ ان الزامات کی نوعیت ایسی نہ تھی کہ یہ سخت اقدام کا موجب بن سکتے اس لئے اس سلسلہ میں تحقیقات ترک کردی گئیں۔ تاہم عجائب گھر کی انتظامیہ کے بارے میں مزید جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔

ABOLITION OF POSTS OF PEONS BY EDUCATION DEPARTMENT IN ITS FEMALE SECTION

***6013. Begum Mumtaz Safdar:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Education Department has abolished all the posts of peons in the female section of its offices;

(b) whether Government is aware of the fact that in the absence of the peons the female officers have to face several difficulties in discharging their duties, and particularly the District Inspectresses of Schools and Assistant District Inspectresses of Schools find it hard to carry out inspection tours of the schools functioning in the rural areas;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the Government intend to remove the difficulties of the above said staff by reviving the posts of peons?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) All the posts of Peons in Female Section of Education Department have not been abolished but posts of Peons attached to Assistant District Inspectresses of Schools have been abolished as the result of Re-organization of Class IV Establishment.

(b) Yes. It is correct only in the case of Assistant District Inspectresses.

(c) Realizing the difficulties, the matter was taken up with the Finance Department which agreed in principle to the provision of Peons to Assistant District Inspectresses (Women) but as it involved departure from the Policy laid down by Services and General Administration Department, advised that clearance in the first instance should be obtained from Services and General Administration Department have been moved for concurrence. It is hoped that the concurrence of Services and General Administration Department will be at hand very soon to provide a peon to each Assistant District Inspectress.

PRIMARY SCHOOLS

***6049. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Education be pleased to state:

(a) the number of Primary Schools in West Pakistan;

(b) the number of Primary Schools out of those mentioned in (a) above where separate teachers have been appointed for imparting religious education;

(c) the time by which the Government intend to appoint Theology teachers in the remaining schools?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — (الف) مغربی پاکستان میں ۲۸۳۳۱ پرائمری سکول ہیں۔

(ب) مذہبی تعلیم کے لئے علیحدہ، پورے وقت کے لئے اور سکول اوقات کے ایک حصے کے لئے ۸۷۳ سکولوں میں استاد مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکولوں کے لئے علیحدہ دینیات کے اساتذہ مہیا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی عام اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ دوسرے مضامین نصاب کی طرح اس مضمون کو بھی پڑھائیں۔

TAKING OVER OF HIGH SCHOOLS BY GOVERNMENT

***6050. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the public has demanded that all the High Schools in the Province should be taken over by Government;

(b) the number of High Schools which are not under the control of Government and whether Government intend to take them over, if so, the time by which these will be taken over?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) There is a demand from the local body teachers and some sections of the public that the local body schools should be taken over by the Government.

(b) There are 888 non-Government high schools in the Province. The Government does not intend to take over the privately managed and the municipal high schools. It is considering the possibility of taking over the high schools maintained by the District Council and Town Committees only. But there are financial difficulties, for the provincialization will require the Provincial Exchequer Government to expend about Rs. one Crore more every year.

OPENING OF AN INTERMEDIATE COLLEGE AT HAROONABAD

***6113. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is no Intermediate College at Haroonabad, which is one of the important commercial Markets of the Province having a population of 40,000;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to open an Intermediate College at Haroonabad during the next academic year?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— (الف) جی ہاں ۔ لیکن مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق ہارون آباد کی آبادی تقریباً پچیس ہزار ہے ۔ چالیس ہزار نہیں ہے ۔

(ب) ۔ جی نہیں۔ کیونکہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے لئے منصوبہ بندی کمیشن کی مقرر کردہ حد پوری ہوچکی ہے ۔ ہارون آباد میں کالج کھولنے کی تجویز پر دیگر ایسی تجاویز کے ساتھ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران غور کیا جائیگا اور فیصلہ پر نظر استحقاق کیا جائیگا ۔

CONSTRUCTION OF BUILDINGS FOR GOVERNMENT PRIMARY SCHOOL FOR BOYS AND GOVERNMENT MIDDLE SCHOOL FOR GIRLS AT JALALPUR PIRWALA DISTRICT MULTAN

***6215. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that buildings for Government Primary Schools for Boys and Government Middle School for Girls are under construction at Jalalpur Piryala, District Multan;

(b) whether it is also a fact that according to the approved plan each of the said buildings will consist of six rooms;

(c) whether it is also a fact that the rooms of the said under construction school buildings are not inter-connected to facilities entry from one room to the other if so, reasons therefor;

(d) whether it is a also fact that no boundary wall been sanctioned for the said primary school for boys; if so, reasons therefor?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ ابتدا میں یہ خیال نہ تھا کہ مدرسے کے کمروں کے درمیان کوئی ذریعہ آمدورفت ہو۔ کیونکہ سکول کے کمروں کے درمیان باہمی تعلق کا نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ تاہم مقامی یونین کونسل کے ایما پر افسران نے سکول کے کمروں کے درمیان آمدورفت کی صورت پیدا کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

(د) جی ہاں۔ مہیا کردہ رقم پرائمری سکول کے ارد گرد کی دیوار بنانے کے لئے کافی نہ تھی۔

CONSTRUCTION OF A NEW BUILDING FOR GOVERNMENT HIGH SCHOOL JALALPUR PIRWALA, DISTRICT MULTAN

***6219. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government, *vide* their letter No. 19.2/ Education (62) 5 6107 dated 18th August 1963 sanctioned the construction of a new building for Government High School, Jalalpur, Pirwala, District Multan at a cost of Rs. four lacs;

(b) whether it is also a fact that a piece of land comprising 15 acres on Shujabad Road near the said town has been earmarked for the purpose;

(c) whether it is a fact that the Divisional Council, Multan has also recommended to the Government to construct a new building for the said school;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, the time by which the said building will be constructed?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — (الف) جی نہیں۔

(ب) محکمہ تعلیم نے سکول کی عمارت کیلئے کوئی زمین مخصوص نہیں کی اور نہ ہی کوئی زمین اس مطلب کے لئے محکمہ ھذا کے قبضہ میں ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) فی الحال جلالپور پیروالہ میں عمارت بنانے کے لئے روپیہ موجود نہیں ہے۔

OPENING OF HIGH SCHOOL IN THE AREA OF QADIRABAD POLICE STATION

***6271. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of middle and high schools separately in Tehsil Phalia, District Gujrat;

(b) whether it is a fact that there is no High School in the area of Qadir Abad Police Station which is 25 miles in length has a population of one lacs people;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open either new high school or to upgrade the existing Middle School (English type) to a high school in the said area during the current year?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — (الف) تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں مڈل و ہائی مدارس کی تعداد درج ذیل ہے :-

	طلباء		طالبات	
	گورنمنٹ لوکل باڈی	پرائیویٹ	گورنمنٹ لوکل باڈی	پرائیویٹ
ہائی	۲ ۶	۶	۲ ۱	—
مڈل	۲۳ —	۱	۲ —	—
	(ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن کمیٹی)		(ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن کمیٹی)	

(ب) جی ہاں۔

(ج) مندرجہ بالا علاقہ میں دوران سال ہائی سکول کھولنے یا کسی مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کی تجویز نہیں ہے۔

GOVERNMENT GIRLS MIDDLE SCHOOL, MAINGRI, TEHSIL SHAKARGARH

***6277. Chaudhri Abdul Rahim:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the building for Government Girls Middle, School, Maingri, Tehsil Shakargarh is being constructed under Social Welfare Programme;

(b) whether it is a fact that construction work of two rooms of the said school building has been stopped due to paucity of fund;

(c) whether it is a fact that no provision has been made for the construction of a boundary wall of the said school;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to provide more funds in the budget for the year 1964-65 complete the construction of the said school building including the boundary wall; if so, the amount proposed to be allocated for the said purpose?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) اس معاملہ پر کہ روپیہ کیوں فراہم نہیں کیا گیا توجہ دی جارہی ہے۔

دو کمروں کو مکمل کرنے کیلئے ۱۷ ہزار روپیہ درکار ہے۔ ابتدا میں چار دیواری کیلئے روپیہ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ اس معاملہ پر غور ہو رہا ہے۔

GRANT OF SPECIAL PAY RS. 50 TO THE HEADMASTERS OF FORMER N.W.F.P.

***6283. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Education, please refer to the answer to my starred question No. 1936 given on the floor of the House on 15th March, 1963 and state whether the special pay of Rs. 50 has since been sanctioned to the Headmasters of the former N.W.F.P. with effect from 14th October 1955; if not, reasons therefor and the time by which a final decision will be taken in the matter?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — جی نہیں -

حکومت مغربی پاکستان ان حقوق کی حفاظت کی ضامن نہیں جو قیام مغربی پاکستان سے پہلے سابق صوبہ سرحد کے ہیڈ ماسٹروں کو حاصل نہ تھے - دریں حالات حکومت صوبہ سرحد کے ہیڈ ماسٹروں کو پچاس روپیہ کی سپیشل تنخواہ بجائے ۲۴-۸-۵۹ کے (جس تاریخ سے ہیڈ ماسٹروں کو کلاس دوم میں ترقی دی گئی) مورخہ ۱۴-۱۰-۱۹۵۵ سے دینے سے معذور ہے -

---

GRANT OF SELECTION GRADE TO MATRIC J.A.V. TEACHERS

***6284. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Education, please, refer to the answer to my starred question No. 1937 on the floor of the House on 15th March 1963 and state whether Government have since decided to grant selection grade to Matric J.A.V. teachers with effect from 14th October, 1955; a final decision will be taken in the matter?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The Government has not agreed to the grant of the selection grade is prescribed for F.A.C.T. teachers to the Matric, J.A.V. teachers from 14th October, 1955 because of their holding low academic qualifications.

DISTRICT EDUCATION COMMITTEE HAZARA

***6320. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the date on which the District Education Committee, Hazara was constituted;

(b) the names of the members of the said Committee and the work done by it so far?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)— (الف) ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن کمیٹی ہزارہ ۱۵-۱۲-۶۳ کو معرض وجود میں آئی -

(ب) مذکورہ کمیٹی کے ممبران کے نام درج ذیل ہیں :-

۱- ڈپٹی کمشنر (بلحاظ عہدہ)

۲- ڈسٹرکٹ انسپکٹر (بلحاظ عہدہ)

۳- ڈسٹرکٹ انسپکٹریس (بلحاظ عہدہ)

۴- مسٹر جمال خان چیئرمین یونین کونسل ہل کوٹ۔

۵- ایس شمس العمر چیئرمین یونین کونسل جھنگی۔

۶- مسٹر ایم جہانداد خان چیئرمین یونین کونسل کاکول۔

مغربی پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈیننس ۱۹۶۲ کی رو سے ضلعی پرائمری ایجوکیشن کمیٹی ان امور میں حکومت کو مشورہ اور امداد دیتی ہے :-

(ا) گورنمنٹ پرائمری سکولوں کے لئے اہتمام و انتظام (آٹھویں جماعت تک)

(ب) تعلیمی سروے اور تعلیمی پلان کے بارے میں اقدام اور نفاذ۔

(ج) پرائمری تعلیم کی ترقی کے لئے ایسے اقدامات جو ضروری سمجھے جائیں۔

ہزارہ کی ایجوکیشن کمیٹی ان امور سے متعلقہ فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

GRADUATE TEACHERS IN GOVT. SERVICE IN HYDERABAD DIVISION EXEMPTED FROM PASSING THE B.T. EXAMINATION.

***146. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the number of graduate teachers in Government service in Hyderabad Division who have been exempted from passing the B.T. Examination;

(b) whether the pay scale admissible to trained graduate teachers is also admissible to the above-mentioned teachers; if not the benefit they are to get such exemption?

Minister of Education (Mr. Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(a) 3

(b) *First Part* Yes.

Second Part Does not arise.

CENTRE FOR THE PRIMARY SCHOOL LEAVING CERTIFICATE EXAMINATION AT MITHI TOWN IN THARPARKAR DISTRICT.

*149. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Centre for the Primary School Leaving Certificate Examination at Mithi Town in Tharparkar district has been closed. If so, reasons therefor and the date on which said town was first made a centre for the said examination;

(b) whether it is a fact that the above-mentioned town has been made a sub-Centre for the Matric Examination this year?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) No. It is not a fact.

(b) Yes. Not a sub-centre, but a fulfledged centre.

SELECTION GRADE TO PRIMARY SCHOOL TEACHERS OF HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISION.

*152. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 5 per cent of the posts in selection grade of Primary School teachers have been reserved for these teachers of Hyderabad and Khairpur Divisions who are teaching in Primary Schools;

(b) the total number of Primary School teachers in Hyderabad and Khairpur Division at present, alongwith the number of those who were given selection grade during 1962-63;

(c) in case no selection grade was given to the above said teachers during the above said period; reasons therefor?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) The number of Selection Grade posts of the Junior Vernacular Teachers, working in the primary schools is 15% and not 5%. These are District Cadre posts and their number is determined for each district separately.

(b) The number of primary school teachers in the Hyderabad and Khairpur Divisions is 12 459. No selection grades were given anywhere during 1962-63. However, information about Dadu is yet awaited.

(c) The reasons why the Selection Grades have not yet been given are being ascertained. But most of the District Inspectors have stated that their seniority lists are not up to date.

SUPERVISION OF SCHOOLS IN WHICH [redacted]E OF COMPULSORY EDUCATION HAS BEEN INTRODUCED TO CHAIR[redacted]UNION COUNCILS CONCERNED.

*153. **Mir Haji Muhammad Bux [redacted]ur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Gov[redacted]nment have entrusted the Supervision of these schools in Hyderabad Division and particularly in Taluka Nagarparkar in which the scheme of compulsory education has been introduced the Chairman, Union Councils concerned intsead of to school Attendance Officers;

(b) Whether it is a fact that Mr. Krishan Lal, Head Munshi of Taluka Nagarparkar dismissed certain cases regarding contravention of compulsory education scheme sent up by the Attendance Officer, Mr. Abdul Samad on the ground that the said cases had not been sent up by the Chairman, Union Council concerned;

(c) whether it is a fact that the Chairman, Union Councils Concerned do not take any interest in the affairs of the above-mentioned schools as a result of which the attendance in the said schools had decreased;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in this behalf?

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes. Under section 19 of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962 the Local Councils in the Province have been made the School Attendance Authority and are empowered to supervise compulsory primary education schemes in force.

(b) Yes, some such cases were dismissed by the Head Munshi and III Class Magistrate on the ground that the cases had not been sent by the Chairman of the Union Council concerned.

(c) Yes.

(d) The District Inspector of Schools, Tharparkar has issued instructions to the Attendance Assistants to report the absentees to the Chairman of the Union Councils concerned so as to enable them to take necessary action against the parents of the defaulters under rules.

PAYMENTS OF RENTS OF PRIMARY SCHOOL IN HYDERABAD DIVISION.

*161. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some Primary Schools opened after 1960 in Hyderabad Division are housed in rented buildings;

(b) whether it is also a fact that Government have, often failed to make prompt payment of the rents of the buildings rented for the above said schools;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to ensure regular payment of rents of the said buildings?

Minister of Education (Mia[illegible]ammad Yasin Khan Wattoo): (a) Yes.

(b) No.

(c) Question does not a[illegible].

ANNOUNCEMENT

RE: INVITATION TO THE PRESIDENT OF IRAQ TO ADDRESS THE ASSEMBLY.

Mr. Speaker: Now there is an announcement.

I am glad to inform the House that the invitation which the House was pleased to extend to General Aref, the President of Iraq, to address the House during his visit to Lahore has been accepted and the President of Iraq will be addressing the Assembly at 11.35 a.m. on 24th March 1964. The question for consideration now is whether we should hold a special sitting on the 24th March 1964 for the purpose of hearing the address of the President of Iraq and not hold the normal sitting on that day for the transaction of the business of the Assembly or that we start the regular meeting at 9 a.m. and adjourn at 11.30 a.m. at which hour the special sitting should commence in connection with the visit of the President of Iraq. After the President of Iraq has left the special sitting should terminate and the usual sitting should commence against and the business of the day transacted in the normal manner. In this matter I shall be guided by the sense of the House and it is for the Leader of the House and the Leader of the Opposition to all tell me what they would like to be done.

وزیر خزانہ (شیخ مسعودصادق) — میرےخیال میں اس دن خاص اجلاس ہونا چاھئے۔ اور اس میں عام کاروبار نہیں ہونا چاھئے۔ کیونکہ وہ Head of the State ہیں۔ اسلئے انکے اعزاز میں خاص اجلاس ھی ہونا چاھئے۔ اگر ھاؤس کی مرضی ہو۔ تو ھم اپنے دوسرے کاموں کے لئے شام کو اجلاس بلا لینگے۔ لیکن انکے لئے خاص اجلاس ھی طلب کرنا چاھئے۔

خواجہ محمد صفدر —مجھے اس سے اتفاق ہے۔

Mr. Speaker: It is the sense of the House that we should hold a special sitting and, therefore, on 24th of March there would be a special sitting for that purpose.

Mr. Muhammad Ibrahim Barq: And there would be no sitting in the evening.

وزیرخزانہ—کیوں نہیں۔ خاص اجلاس صبح کو کر لینگے۔ اور دوسرا کام شام کو کرلینگے۔

Mr. Speaker: That is up to the House.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - مجھے اس بات سے پورا اتفاق ہے۔کہ ہم شام کو اپنا عام کاروبار کریں۔ اس میں ایسی کوئی قباحت نہیں ہے۔ کہ صبح کو معزز مہمان کے اعزاز میں خاص اجلاس کیا جائے - اور شام کو ہم اپنا عام کاروبار کریں۔

Mr. Speaker: What hour would the Minister propose, 3 p.m. or 4 p.m.?
Minister of Finance: From 4-00 p.m. to 8-00 p.m. we would meet.
Mr. Speaker: The normal sitting would commence from.

QUESTION OF PRIVILEGE.

RE: REFUSAL OF A MEMBER TO OBEY THE ORDER OF THE SPEAKER.

Mr. Speaker: Now there is a question of privilege sought to be raised by Mr. Ahmad Mian Soomro. He may ask for leave to raise it.

Mr. Ahmad Mian Soomro: I ask for leave to raise a question of a breach of the privilege of the Assembly caused by the refusal of Mian Muhammad Akbar to obey the Speaker of the Assembly, when he was called upon to withdraw certain objectionable remarks passed by him (Mian Muhammad Akbar) in the course of the proceedings of the Assembly on 10th March, 1964.

Mr. Speaker: Does the Member know that Mian Akbar withdrew his remarks.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I would submit that when he was asked to withdraw those remarks, upto the time the House adjourned, he refused to carry out your orders. If this is the state to which this House is going to be reduced what will be the result. It is an insult to the House. You are in the Chair to maintain the dignity and decorum of the House.

Mr. Speaker: I would like to ask the member one question. What privilege of the House has been breached?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it is not a breach of privilege to disobey your orders?

Mr. Speaker: So far as the maintenance of decorum in the House is concerned, the Speaker has got sufficient powers and the ruiing of the Speaker is final on that point.

Mr. Ahmed Mian Soomro: This means that after he refused to carry out your orders, no privilege has been breached. If members are allowed to refuse to obey the orders of the Chair then what will be the position of this House? I am sure you will not tolerate that. The dignity of the House demands that your orders must be carried out whether they are right or wrong.

Mr. Speaker : I quite agree. I think you were not present in the House when Mian Akbar withdrew his remarks afterwards before the session of the Assembly concluded.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)— جناب والا ۔ اگر آپ satisfied ہیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن سمرو صاحب بھی ٹھیک فرما رہے ہیں۔ obey اسی وقت کرنا چاہیئے تھا۔ دو گھنٹے کے بعد with draw کرلیں تو یہ تو مناسب نہیں ہے۔

Mr. Speaker: After the withdrawal of remarks by Mian Muhammad Akbar, I think, I was personally satisfied. I think, the Member should not press his motion.

Minister of Finance : When Mr. Speaker is satisfied, I think, the Member should not press his motion.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I do not press.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ADJOURNMENT MOTIONS.

FINANCIAL LOSS TO SHARE HOLDERS OF THAL INDUSTRIES CORPORATION—(*contd.*)

Mr. Speaker : Now we move on to adjournment motions.

Motion No. 220 is by Mr. Khalid Umar regarding Thal Industries Corporation and Malik Sahib had to answer it. As the House will recall, this motion was sought to be moved on 6th March, but was deferred for today.

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : This is a matter in which the Government is not a party at all. TIC is a private firm registered under the Companies Law. There is a dispute between the shareholders of the Company and there cannot possibly be any failure on the part of the Government to interfere in the affairs of a private company.

Khawaja Muhammad Safdar: What is the name of the company?

Minister of Food and Agriculture : T.I.C.

However, Sir, I may say that out of so many co-sharers. TDA is also a co-sharer. This action of the Land Commission, whatever, it was, in the form of an order was taken in the month of October, 1962 and still the correspondence is going on between the President of the Co-Sharers' Association and TIC. I have contacted that private company and they say that the matter is with them. What the co-sharers demand.....

Mr. Speaker : Then it will lead us to the discussion of facts.

Minister of Food and Agriculture : Sir, my objection is that Government is not a party to it. This is a private company, number one. Number two, the matter is not of recent occurrence. It took place in 1962 because the order of the Land Commission, good or bad, was passed in October 1962. Therefore, it is not of recent occurrence.

Mr. Speaker : Did Sardar Khalid Umar give a notice of question regarding this matter on 10th January.

Sardar Khalid Umar : On the 4th I gave notice of an adjournment motion.

Mr. Speaker : The notice of the question was given by the member on the 10th January. How is it of recent occurrence?

Sardar Khalid Umar : Because it was in the paper of 4th.

Mr. Speaker : But the member came to know of it on 10th January.

Sardar Khalid Umar : I came to know the whole story on the 4th. So, I thought this was of recent occurrence and, therefore, I brought a motion before the House.

Mr. Speaker : Can the Member tell me as to how the administrative responsibility of the Provincial Government is involved?

Sardar Khalid Umar : It is a dispute between the TIC and the TDA. T.D.A. being a Government corporated body, the Government comes in. So, I think, it is the duty of the Provincial Government.....

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ parties دو ہیں۔ ایک طرف جیسا کہ ملک قادربخش صاحب نے فرمایا ہے۔ T.I.C. اور دوسری طرف T.D.A ہے۔ جناب وزیر صاحب کو اچھی طرح علم ہے کہ یہ ایسی body ہے جس کو گورنمنٹ کنٹرول کرتی ہے۔ اور یہ بات بھی ان کے علم میں ہوگی کہ پہلے ۱۹۵۹ اور ۱۹۶۲ میں دوبارہ لینڈ کمیشن نے اس کا فیصلہ کیا تھا۔

مسٹر سپیکر— ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ اس کو کنٹرول نہیں کرتی۔ That is the correct view

مسٹر حمزہ — ٹی۔ ڈی۔ اے Semi Government body ہے۔

Minister of Food and Agriculture: The position is that there are more than 700 co-sharers of this T.I.C. One of the co-sharers is also the T.D.A., which, I admit, is a Government body. T.D.A. is also one of the Directors as some other co-sharers of the company are the Directors and whatever loss is suffered by the company is the loss of the T.D.A. and whatever is the gain if T.I.C. is the gain of T.D.A. since they are co-sharers in that. Therefore, so far as T.I.C. is concerned, it is a private concern.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر - اس میں جو تنازع کی بنیاد ہے یا تحریک التوا پیش کرنے کی وجہ جواز یہ ہے کہ ٹی - ڈی - اے نے لینڈ کمیشن کے احکامات پر آج تک عمل نہیں کیا۔ لینڈ کمیشن گورنمنٹ کا ایک انتہائی اہم محکمہ ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ ٹی - ڈی - اے بھی Government controlled باڈی ہے - میں ٹی - ڈی - اے کی annual meeting کی کارروائی کے extracts پڑھکر سناتا ہوں۔ وہ محکمہ بذات خود تسلیم کرتا ہے۔

مسٹر سپیکر — یہ recent کیسے ہے ؟ یہ بتائیے - The Member is going into facts

مسٹر حمزہ- اس میں شک نہیں ہے کہ یہ بہت دیرینہ معاملہ ہے لیکن آپ اس چیز کو تسلیم کریں گے کہ جہاں تک اس ہاؤس کا تعلق یا میرا تعلق ہے، مجھے اس معاملہ کا اس دن پتہ چلا جس دن اسکی اشاعت روزنامہ ' امروز ' میں ہوئی۔

Mr. Speaker: The matter is not of recent occurrence. Moreover, the administrative responsibility of the Provincial Government is not involved. Therefore, the motion is ruled out of order.

GOVERNMENT'S DISREGARD OF PUBLIC DEMAND FOR BRINGING THE CASES OF MAULANA MAUDOODI AND OTHER DETENUS BEFORE A COURT OF LAW

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan.

The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the widespread resentment caused by the un-democratic action of the Government in disregarding the demond of the public in general for bringing the cases of Syed Abul Aala Maudoodi, Amir Jamaat-e-Islami (defunct) and other detenus of the defunct Jammat-e-Islami Pakistan before a regular court of law for proving to the hilt the wild charges levelled against them.

وزیر تعلیم (میاں محمد یامین خان وٹو)— جناب والا - میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں۔ پہلے تو واضح بات نہیں کی گئی ہے۔ کہ Specific matter کیا ہے۔ اور recent کے متعلق یہ ہے کہ اس کو خاصا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ جو کچھ کارروائی اس سلسلہ میں کی گئی ہے وہ ۱۹۶۰ Maintenance of public order ordinance کے تحت کی گئی ہے اور Review Board کے سامنے جس میں ایک جج ہائیکورٹ اور ہوم سیکرٹری تھے، یہ معاملہ آچکا ہے۔ انہوں نے اسے consider کیا ہے اور ان کی recommendation پر یہ ساری چیز ہوئی ہے۔ اب فیصلہ ہائی کورٹ میں چیلنج ہوا ہے اور ایک writ اس سلسلہ میں pending ہے۔ اور یہ matter اس وقت Sub judice ہے۔ اس لئے اس معاملہ پر غور کرنا قانون کے مطابق ٹھیک نہیں ہے۔

Mr. Speaker: But this thing is not sub-judice whether they should be tried in a regular court of law or before a Tribunal.

وزیر تعلیم - جناب والا - جب یہ بات وہاں زیر غور آئی کہ ان کا Maintenance of Public Order Ordinance کے تحت گرفتار کیا جانا جائز ہے یا ناجائز - تو اس کا جواز جس صورت میں بھی دیکھا جائیگا۔ وہ ساری بات اس میں آجاتی ہے۔ اور یہ جب ساری کارروائی قانون کے مطابق ہو رہی ہے تو پھر اس مرحلے پر اس کے متعلق کسی لحاظ سے کوئی demand لانا قانونی طور پر جائز نہ ہوگا۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) جناب والا۔ وزیر تعلیم صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کا اطلاق اس تحریک التوا پر قطعاً،، نہیں ہوتا جیسا کہ آپ نے نہایت عمدگی سے Point out کیا ہے۔ مسئلہ یہ نہیں کہ انہیں detain کیوں کیا گیا ہے۔ مسئلہ تو سیدھا سا ہے کہ حکومت قانون کے تحت دو طریقے اختیار کر سکتی تھی ایک تو انہیں یا Maintenance of Public Order Ordinance کے تحت detain کر سکتی تھی۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن preferably پبلک کا مطالبہ یہ ہے کہ ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور ان کے خلاف جو الزامات ہیں وہ انہیں عدالت میں پیش کر کے ان کے خلاف ثابت کئے جائیں۔ تاکہ ہمیں بھی

معلوم ہو کہ جو الزامات گورنمنٹ نے لگائے ہیں— وہ درست ہوسکتے ہیں یا نہیں؟ اور ہم بھی انہیں اسی طرح condemn کریں جس طرح گورنمنٹ کر رہی ہے—

Mr. Speaker : Under the law is it obligatory on the Government to pursue a particular course of action and try him in a court of law?

Khawaja Muhammad Safdar : It is not obligatory. I do not say so.

Mr. Speaker : Then the Government has exercised its discretion.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا— میں یہ تسلیم کرتا ہوں— لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس discretion کے استعمال میں انہیں پبلک کے جذبات کا خیال رکھنا ہوتا ہے یا نہیں؟

وزیر مال جناب والا— میں ان سے issue join کرتا ہوں— عرض یہ ہے کہ پبلک کا یہ کہنا ہے کہ جو action لیا گیا ہے وہ ٹھیک ہے- That should-be pursued.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا - میں نے حکومت کی discretion کو چیلنج نہیں کیا - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جب ایک شخص کے متعلق حکومت کو کوئی شکایات پیدا ہوئی ہیں تو ان کو رفع کرنے کیلئے دنیا بھر کا مسلمہ اصول یہ ہے -

He should be tried in a regular Court of Law.

دنیا کی اس مسلمہ اور جمہوری روایت کو نظر انداز کرتے ہوئے . . . .

وزیر تعلیم — On a point of order sir جناب والا - میں یہ عرض کردوں -

Rao Khurshid Ali Khan : I am on my legs Sir.

Mr. Speaker : He is on a Point of Order.

وزیر تعلیم— On a point of order sir جناب والا - اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے یہ کارروائی under a specific law کی ہے -

Those particular proceedings under that particular Act have been challenged in the High Court and the matter is *sub-judice.*

اس لئے ہم جو چیز ابھی discuss کرینگے - یعنی یہ کہ حکومت نے جو اقدام کیا ہے - وہ ایک مخصوص قانون کے تحت کیا ہے - اور اس کے بارے میں ہائی کورٹ میں Writ petition دائر ہوچکی ہے -

اب انہیں اس بات پر اعتراض ہے کہ اس سلسلے میں فلاں ایکٹ کے تحت کارروائی کیوں کی گئی ہے - اس کی بجائے فلاں قانون کے تحت ہونی چاہیئے تھی - اس Adjournment Motion کا یہی منشاء ہے - تو جب وہ کارروائی پہلے ہی ہائی کورٹ میں چیلنج ہوچکی ہے - تو اب یہ ممکن بلکہ مناسب نہیں کہ اس Adjournment Motion کی صورت میں اس معاملہ کو علیحدہ رکھکر بحث کی جا سکے - اس لئے جناب والا - چونکہ معاملہ Sub-Judice ہے اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں - اس لئے اس کی اجازت نہ دی جائے -

Khawaja Muhammad Safdar: The matter is not sub-judice.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا - میں اپنے فاضل دوست میاں وٹو صاحب سے اس معاملے میں پورا اتفاق کرتا ہوں کہ Maintenance of Public Order Ordinance -

Mr. Speaker: Government exercised its discretion.

راؤ خورشید علی خان — جناب میں اسے چیلنج نہیں کرتا -

Mr. Speaker: So the member admits that the Government had the discretion.

Rao Khurshid Ali Khan: It has. But I am not criticising the discretion as such. But on the other hand I am asking for the adjournment of this House, for what purpose? Widespread resentment caused by the undemocratic action of the Government, not that it is *sub-judice.*

تو پھر جناب والا - میں آپ کی خدمت میں یہی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا Isnot one of the petitioners in that petition اس لئے

یہ اعتراض بالکل بے معنی ہے کہ یہ معاملہ Sub-Judice ہے۔ اور Sub-Judice معاملہ ہے کیا ؟ کہ Whether the Maintenance of Public Order Ordinance is ultra vires or not.

Mr. Speaker: Yes please take your seat.

راؤ خورشید علی خان — لیکن جناب میں نے تو یہاں اس بات کو touch بھی نہیں کیا۔ میں تو undemocratic action کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

It has been laid down in May's Parliamentary Practice, at page 307 that exercise of discretion under the statutory power is a matter of ordinary administration of law. As is evident from the assertions of Rao Khurshid Ali Khan, the Government had the discretion to adopt a particular course, either to try Maulana Maudoodi in a court of law or try him before a Tribunal. As they had exercised their discretion, I think, the action had been taken under the ordinary administration of law. The motion is, therefore, ruled out of order.

PUTTING OF HAND-CUFFS ON CHAUDHRI SULTAN AHMAD OF GUJRAT.

Mr. Speaker: Next motion is also from Rao Khurshid Ali Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definit matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused by the high-handness of the authorities in putting handcuffs on Chaudhri Sultan Ahmed of Gujrat, a detenu and member of the Majlis-e-Shoora of the defunct Jamaat-eIslami Pakistan, while he was recently shifted from Gujrat to the district jail, Campbellpur.

راؤ صاحب آپ کا مطلب ہے کہ ان کو hand cuff نہ کرتے۔ کیا یہ ضروری تھا کہ ان کو hand cuff نہ کیا جاتا ؟

راؤ خورشید علی خان—جناب والا۔ اس کے متعلق جو discretionary powers ہیں۔ وہ اس قسم کی ہیں کہ ایک شخص اگر معزز ہے۔ educated ہے۔ cultured ہے۔ اور شرافت کے لحاظ سے مشہور ہے۔ اس کا پیشہ شریفانہ ہے۔ سوسائٹی میں وہ ایک معزز مقام کا مالک بھی ہے۔ اور اس کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ وہ راہ فرار اختیار کریگا۔ اس پر ہتھکڑیاں ڈالنا اس کی انتہائی تذلیل ہے۔

وزیر تعلیم— جناب والا - اگر جناب مجھے اجازت دیں تو میں عرض کردوں - واقعاتی طور پر راؤ صاحب کا یہ فرمانا کہ انہیں hand cuff کیا گیا - درست نہیں ہے - ان کو hand cuff نہیں کیا گیا -

Rao Khurshid Ali Khan: I challenge it.

Mr. Speaker: Has the Member any proof? What is the proof?

Rao Khurshid Ali Khan: Yes, Sir.

I challenge it ایک تو یہ کہ میں حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ وہ لوگ جو گجرات کے رہنے والے ہیں - جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے - کہ جب ان کو گجرات جیل سے نکالا گیا تو انہیں ہتھکڑیاں پہنائی گئی تھیں- جب انہیں سٹیشن پر لے جایا گیا تو اس وقت بھی ہتھکڑیاں موجود تھیں-

مسٹر سپیکر— آپ صرف چودھری سلطان احمد کےمتعلق فرمائیں - کیا انہیں ہتھکڑی لگائی تھی اور یہ information جو وزیر تعلیم صاحب نے دی ہے - یہ بالکل غلط ہے ؟

Rao Khurshid Ali Khan: It is totally wrong.

Mr. Speaker: Any proof?

راؤ خورشید علی خان— جناب proof یہ ہے کہ ایک تو میں بحیثیت ایک ذمہ دار آدمی کے on the floor of this August House یہ حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ جن دوستوں نے مجھے یہ information دی ہے-

Mr. Speaker: Then the Member has no direct knowledge.

راؤ خورشید علی خان— جناب والا - جن لوگوں نے چودھری سلطان احمد کو ہتھکڑی لگے ہوئے دیکھا ہے - میں ان کو آپ کے سامنے بطور evidence پیش کرسکتا ہوں اس سے بڑی اور کیا شہادت ہوسکتی ہے -

مسٹر سپیکر — ان کو وہاں سے کونسی تاریخ لے جایا گیا تھا ؟

راؤ خورشید علی خان – جناب جب انہیں کیمبلپور لے جایا گیا۔ میرا خیال ہے۔

I am not definite about that particular date.

Mr. Speaker: This motion is vague and indefinite. It is ruled out of order.

راؤ خورشید علی خان – سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

Mr. Speaker: The member should have full facts with him.

After all, that is not a routine thing. This should not be a routine matter.

Next motion.

NON-PAYMENT OF BUS FARE OF MAULANA GULZAR AHMAD BY GOVT. OFFICIALS.

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused by the failure of the Government officials to pay the fare of the bus which carried Maulana Gulzar Ahmed, a detenu and a member of Majlis-e- Shoora (and other detenues of the defunct Jamaat-e-Islami, Pakistan) from Dipalpur to the district Jail, Lyallpur, thereby putting the said Maulana Sahib to great shame and mental torture on account of the repeated demands by the conductor of the bus to pay the fare.

خواجہ محمد صفدر – یہ تو ہوتا ہی ہے پولیس والے ایسا کیا ہی کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: This is too trivial a matter and not of public importance. The Motion is ruled out of orded.

NOMINATION OF THE PROVINCIAL HOME SECRETARY AS A MEMBER OF THE BOARD CONSTITUTED TO REVIEW THE CASE OF MAULANA MAUDOODI.

Mr. Speaker: Next motion is again from Rao Khurshid Ali Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the widespread resentment caused by the nomination of the Provincial Home Secretary as one of the two Members of the Board recently constituted to review the case of the Maulana Abul Aala Maudoodi, Amir, Jamaat-e-Islami, Pakistan (defunt) and others now detained in the District Jail, Lahore, thereby amalgamating the functions of the prosecutor and the functions of a Judge in one and the same person resulting in miscarriage of justice.

راؤ صاحب– یہ بورڈ کب constitute ہوا تھا ؟

راؤ خورشید علی خان– پانچ یا چھ تاریخ کو اس کی hearing ختم ہوگئی تھی۔

مسٹر سپیکر– کب constitute ہوا تھا ؟

Rao Khurshid Ali Khan: Within those two or three days.

Mr. Speaker: That means the 2nd or 3rd of March.

اور نوٹس کب دیا تھا۔

راؤ خورشید علی خان– میں نے ۸ کو نوٹس دیا تھا۔

Mr. Speaker: It must have been constituted on the second or third.

Rao Khurshid Ali Khan: It continued upto the 6th.

Mr. Speaker: The member gave notice on the 10th. Notice was received on the 10th.

راؤ خورشید علی خان– ممکن ہے۔

Mr. Speaker: When did the hearing conclude.

راؤ خورشید علی خان –چھ تاریخ کو۔

اس سلسلہ میں ایک شعر عرض کرونگا۔

وہی قاتل وہی شاہد وہی منصف ٹھہرے

اقربا میری کریں خون کا دعویٰ کس پر

Mr. Speaker: The matter proposed to be discussed was not raised at the earliest opportunity.

It is, therefore, ruled out of order.

DETENTION OF MAULANA ABUL AALA MAUDOODI WITHOUT TRAIL

Mr. Speaker: Next motion is :

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : On a point of Order. I think there is a provision in the bye-laws.

Rule out of order adjournment motions کہ دس سے زیادہ جسکی he should be debarred for ever to bring adjournment ہوجائیں motions.

Mr. Speaker : There is no such Rule.

راؤ خورشید علی‌خان– کیا وزیر صاحب کو دس کی گنتی بھی نہیں آتی ہے ؟

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused by creating a feeling of disgust and hatred in the minds of the general public against the Provincial Government by its action putting behind the bars Maulana Syed Abul A'ala Maudoodi, Amir of the defunct Jamaat-e-Islami, Pakistan, without trial thereby giving a justified impression that the Government has totally failed to face the lawful, democratic and healthy criticism of one of the most well organised parties in the country, belonging to the opposition, in the political field at least. We have disposed of an adjournment motion by Khawaja Safdar on this point. That was ruled out on the ground that the matter is sub-judice.

راؤ خورشید علي خان– یہ تو بالکل مختلف ہے۔

وزیر تعلیم (میاں محمدیاسین خان وٹو)–مولانا کو گرفتار ہوئے عرصہ گذر گیا ہے۔ اور اتنے عرصہ کے بعد یہ تحریک پیش کررہے ہیں۔

Rao Khurshid Ali Khan : The Minister is adding insult to injury.

وزیر تعلیم – آپ کو کسی قانون کے مطابق ہی تحریک التوا پیش کرنی ہے۔

راؤ خورشید علی خان– حکومت کے خلاف عوام کے دلوں میں disgust اور hatred کے جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔

وزیر زراعت– نہیں پیدا ہوئے۔

راؤ خورشید علی خان— وہ کس وجہ سے پیدا ہوئے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ حکومت نے آپوزیشن کی ایک پارٹی کو میدان سے ہٹانے کے لئے اور میدان صاف کرنے کے لئے ایسا کیا ہے۔

Mr. Speaker: The matter is sub-judice. The Motion is ruled out of order.

ORDERS OF EXTERMENT OF MAULANA ABDUR RAHIM AND PROFESSOR GHULAM AZAM.

Mr. Speaker: The question is.....

راؤ خورشید علی خان— اب تو میں آخری لبوں پر ہوں۔

جناب والا — اس ملک میں جمہوریت کا خون ہورہا ہے۔ آپ ہی ہماری مدد کریں۔

This Adjournment motion is not yet the tenth.

دس نمبر تو ملک صاحب پر آئیگا۔

Mr. Speaker: Order please. Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused due to the unwise and indiscreet action of the West Pakistan Government in recently passing arbitrary orders of externment on Maulana Abdur Rahim and Professor Ghulam Azam, both belonging to East Pakistan thereby creating hurdles in the growth of political parties commanding equal confidence in both the wings of our homeland.

Have any orders been passed by the Government?

وزیرتعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جی ہاں۔ Review Board کی سفارش پر دونوں صاحبان کو بھیجا گیا تھا۔ فاضل ممبر نے اپنی تحریک التوا میں یہ بیان نہیں کیا کہ یہ واقعات کس روز کے ہیں۔

مسٹرسپیکر— کونسی تاریخ کو یہ آرڈرز پاس ہوئے۔

وزیر تعلیم— میں اس وقت تو عرض نہیں کرسکتا - میرے پاس صرف یہ اطلاع ہے کہ بورڈ کی سفارش پر کیا گیا ہے - ویسے انہوں نے admit کرلیا ہے کہ حال ہی میں بورڈ کی سفارش پر کیا ہے - اور بورڈ نے قانون کے مطابق اپنے قانونی فرائض کی ادائیگی میں سفارش کی ہے اور حکومت نے اسے تسلیم کردیا -

Mr. Speaker: I hold the Motion in order.

علامہ رحمت اللہ ارشد— دیکھ لیجئے ملک صاحب -

ہم گرتے پڑتے اٹھتے بیٹھتے ایک تو in order کراہی گئے -

Mr. Speaker: Now I would request those Members who are in favour of leave being granted to rise in their places.

(As less than twetny-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused.)

EXTENSION IN THE TERM OF DETENTION OF MAULANA MAUDOODI AND OTHERS.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan Wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the wide spread resentment caused by the recent action of the Government in extending the term of detention of Syed Abul A'ala Maudoodi, Amir of the defunct Jamaat-e-Islami, Pakistan and others wtihout taking he general public into confidence by not placing before the public the written reply of the Maulana and others, to the charges levelled against them before the Board recently constituted by the Government to review the cases of these detenus now lodged in the District Jail, Lahore.

In view of my ruling on adjournment motion No. 231, this motion is also ruled out of order as it is on the same subject.

STATE CEMETRIES FOR THE BURIAL OF DISTINGUISHED PERSONS OF THE STATE

Mr. Speaker: Next Motion is of Mr. Iftikhar Ahmed Khan.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا— کافی وقت ہو چکا ہے باقی کل تک کیلئے ملتوی کردئے جائیں -

Mr. Speaker: Let us dispose of this adjournment motion.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely the situation created by the decision of the West Pakistan Government in ordering the construction of three State cemetries at Karachi, Lahore and Rawalpindi, for the burial of distinguished persons of the State. This annoucenment of policy is bound to create a sense of discrimination among or the citizens of the province. It is also against the tenets of Islam and fundamental rights guaranteed by the Constitution. This decision is contained in the news item published in the Pakistan Times of Lahore, dated 10th March, 1964.

وزیرتعلیم — جناب والا۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ Ascertain کسی اور دن کیلئے ملتوی کردیا جائے کیونکہ اسکے لئے واقعات کئے جارہے ہیں۔

Mr. Speaker: I think Nawabzada Sahib, will have no objection if it is deferred to some other day.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: No, Sir.

Mr. Speaker: Then we will take it up on Friday.

میاں محمد اکبر — جناب والا میرا ایڈ جرنمنٹ موشن آج تھا۔ میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کونسی تاریخ کو آئیگا کیونکہ میں اس دن حاضر ہونا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: That is about Kashmir I think.

Mian Muhammad Akbar: Yes Sir.

Mr. Speaker: Is the Member coming tomorrow?

Mian Muhammad Akbar: Yes Sir.

Mr. Speaker: Would the Member be present on Friday also?

Mian Muhammad Akbar: If you can give a definite date, I will be present Sir.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Mr. Speaker Sir, there is another adjournment motion of mine the arrest of Nawabzada Nasrullah Khan. Can that be postponed for the day after or taken up today because I am going out tomorrow at 10 O'Clock.

Mr. Speaker: We will take it up on Friday.

BILLS.

THE WEST PAKISTAN FIRE WOOD AND CHARCOAL (RESTRICTION) BILL, 1963.
(Resumption of discussion.)

Mr. Speaker: Now we will take the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963, clause by clause.

Clause 2.

Mr. Speaker: There is a notice of amendment by Khawaja Muhammad Safdar, Mian Muhammad Akbar, and others. Is Mian Akbar, moving the amendment?

Mian Muhammad Akbar: Sir I beg to move:

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (a) the following be substituted, namely:—

"(a) 'factory' has the meaning assigned to it in the Factories Act, 1934;"

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is
That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (a) the following be sustituted, namely:—

"(a) 'factory' has the meaning assigned to it in the Factories Act, 1934;"

Minister of Food and Agriculture: Opposed Sir.

میاں محمد اکبر (گجرات۔۱)— جناب والا۔ ''فیکٹری'' کی تعریف جو اس بل میں دی گئی ہے وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

(a) "factory" means any premises including the precincts thereof where any process is being carried on with the aid of power;

اور ''پاور'' کو سب کلاز (ای) میں یوں define کیا گیا ہے۔

"Power" means electrical energy and any other form of energy which is mechanically transmitted and is not generated by human or animal agency.

جناب والا۔ جو سب کلازز میں نے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس بل کی رو سے جس پر ہم اب بحث کر رہے ہیں کوئی سا بھی ادارہ جسمیں کہ بجلی کی طاقت یا انجن کی طاقت سے کوئی بھی کام ہورہا ہو وہ فیکٹری کی تعریف میں آجاتا ہے اس میں کوئی تخصیص نہیں کی گئی کہ کم سے کم کتنے مزدور اس میں کام

کر رہے ہیں یا کتنے ہارس پاور کا میٹر لگا ہوا ہے تو چھوٹے سے چھوٹا کارخانہ اور ورکشاپ جسمیں مرمت وغیرہ کا کام ہو رہا ہو وہ بھی اس تعریف میں آجاتا ہے۔ مثلاً ہمارے ورکشاپ ہوتے ہیں جہاں کہ مرمت کا کام ہوتا ہے وہاں اکثر خراد وغیرہ لگائے ہوتے ہیں اور بجلی کا کام ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح مشینیں ہوتی ہیں جن میں مختلف نوعیت کا مرمت کا کام ہوتا ہے تو اسمیں کوئلہ جلانے کی ضرورت پڑتی ہے تو اگر اس بل کی رو سے ہم فیکٹری کی تعریف مان لیں تو لازم آتا ہے کہ کوئی بھی چھوٹی سی چھوٹی فیکٹری یا کوئی چھوٹی سی چھوٹی ورکشاپ جہاں خراد لگی ہوئی ہو اسمیں کوئلہ جلانےکی ممانعت ہے۔ تو جناب والا۔ بڑی بڑی فیکٹریاں ان کو تو باقاعدہ پرمٹ ملتے ہیں Soft Coke کے اور Hard Coke کے لیکن جو چھوٹے یونٹ ہیں جہاں لوگ ایسے کام کرتے ہوں ان کو پرمٹ کی سہولتیں نہیں ہیں۔ وہاں مثال کے طور پر لکڑی یا لکڑی کا کوئلہ جلانا پڑتا ہے۔

جناب والا۔ میں گذارش یہ کر رہا تھا کہ بڑی بڑی فیکٹریوں کو تو پرمٹ باقاعدہ ملے ہوئے ہیں اور وہ Soft Coke اور Hard Coke درآمد کر رہے ہیں لیکن یہ چھوٹی ورکشاپ کو یہ سہولتیں نہیں ہیں تو لازمی طور پر وہ لکڑی یا لکڑی کا کوئلہ جلاتے ہیں اگر یہ بل پاس ہوجائے اور لکڑی یا لکڑی کا کوئلہ جلانے پر پابندی عائد کردی جائے تو ان چھوٹے کارخانوں اور ورکشاپ کا کام یکسر بند ہوجائیگا کیونکہ ان کو درآمدی پرمٹ نہیں مل رہے ہیں اور ملکی کوئلہ میں یہ دقت ہے کہ اس سے یہ بھٹیاں نہیں جلائی جاسکتیں کیونکہ اس میں سے جو دھواں نکلتا ہے وہ Process کرکے نہیں نکالا جاتا۔ ہمارے یہاں Soft Coke اور Hard Coke کے پلانٹ نہیں لگے ہیں تو اس طرح جتنا بھی کوئلہ ہے وہ عام بھٹیوں میں نہیں .ل سکتا اور اگر ملکی یا دیسی کوئلہ ہو بھی تو اس لئے ان بھٹیوں میں نہیں جل سکتا کہ اس میں سب سے زیادہ دقت یہ ہے کہ چھوٹے یونٹ کے لئے جہاں کم مزدور کام کر رہے ہوں وہاں کوئلہ ایک ویگن لوڈ سے بڑی مقدار میں حاصل نہیں ہوسکتا۔ تو بعض چھوٹے چھوٹے

یونٹ اور ورکشاپ اتنے خرچے کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ کہ وہ Wagon load میں کوئلہ خرید سکیں۔ اور ممکن ہے کہ ایک ویگن لوڈ بھی انکی تمام سال کی ضرورت سے بھی زیادہ ہو۔ اس لئے ان کے بند ہونے کا اندیشہ ہے۔

دوسری تکلیف یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے یونٹ اور ورکشاپ کو اس وقت کوئلہ بہت ہی مہنگے داموں دستیاب ہو رہا ہے۔ کوئٹہ میں اسوقت کوئلے کی قیمت اسی روپے فی ٹن ہے۔ جو کہ عام حالات میں پینتالیس روپے فی ٹن بکتا ہے۔ اور اگر لکڑی کے کوئلے اور لکڑی پر پابندی لگا دی جائے۔ تو چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں اور ورکشاپ بھی لکڑیاں اور لکڑی کا کوئلہ نہیں جلا سکیں گے۔ تو لامحالہ وہ بھی پتھر کا کوئلہ استعمال کریں گے۔ ایک تو میں نے یہ گذارش کی ہے۔ کہ پتھر کا کوئلہ ایک Wagon load سے کم نہیں مل سکتا۔ اور یہ خرچہ عام چھوٹے کارخانوں کے لئے بہت بڑا خرچہ ہے۔ جو کہ وہ برداشت نہیں کرسکتے۔ اسکے علاوہ اسوقت کوئلے کی قیمت بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اور یہ فی‌الحال اسی روپے فی ٹن بک رہا ہے۔ لیکن ووچر چالیس پچاس روپے فی ٹن کے حساب سے بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے عام چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں اور ورکشاپ والوں کے لئے یہ ناممکن ہوگا۔ کہ وہ پتھر کا کوئلہ خرید کر اپنے بھٹیوں میں جلا سکیں۔ اسکے علاوہ ایک اور مشکل جو پیش آئیگی۔ اگر لکڑی یا لکڑی کے کوئلے کی یکسر ممانعت کردی جائے۔ تو پتھر کے کوئلے کی کھپت مزید بڑھ جائے گی۔ جس سے مجھے خدشہ ہے۔ کہ یہ کوئلہ میں مزید مہنگا ہوجائے گا۔ اس وقت اسی روپے فی ٹن ہے۔ اور اس بل کے پاس ہوجانے سے اس کی قیمت سو روپے سے بھی بڑھ جائیگی۔ تو یہ دقتیں ہیں۔ جو چھوٹے کارخانہ داروں کو پیش آئینگی۔ اس لئے میں نے یہ گذارش کی ہے۔ کہ فیکٹریوں کی جو تعریف اس بل میں کی گئی ہے۔ اس سے کسی چھوٹے یونٹ کو نہ تو کوئی رعایت دی گئی ہے۔ نہ انکو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ فیکٹری ایکٹ میں فیکٹری کی جو تعریف درج ہے۔ اس میں مزدوروں کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ کہ کم از کم بیس مزدور

ہوں - تو اسکو فیکٹری تصور کیا جاتا ہے - لیکن اس وقت جو بل زیر بحث ہے - اگر ایک مزدور نے یا ایک مستری نے خود ایک خراد لگائی ہوئی ہو - اور اگر انکے ہتھیار کند ہو جاتے ہیں - اور اگر انہیں تیز کرنے کے لئے لکڑی کے کوئلے کی ضرورت ہوتی ہے - تو اسکو بھی یہ ممانعت ہوگی - کہ وہ اسکو نہ جلائے - اسکو بھی پتھر کا کوئلہ خریدنا پڑیگا - جو ہمارے بازار میں پرچون نہیں ملتا - اور اس بات سے ملک صاحب بھی اتفاق کریں گے - کہ وہ کوئلہ اور دوسری quarries سے منگوانا پڑتا ہے - اور وہ بھی ویگن لوڈ میں - جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے - کہ یہ چھوٹے کارخانہ داروں اور عام مستریوں کے لئے ممکن نہ ہوگا - تو جناب والا - اگر فیکٹریوں کی یہ تعریف ہی رکھنی ہے - جو اس بل میں ہے - کہ انہیں لکڑی اور لکڑی کا کوئلہ جلانے کی ممانعت ہو - تو ملک صاحب اس کے ساتھ ہی یہ انتظام بھی فرمادیں - کہ Soft Coke یا Hard Coke کے پرمٹ انہیں انکی ضرورت کے مطابق مل سکیں - اگر اس میں یہ انتظام کر بھی دیا جائے - تو اس سے ایک الجھن اور ایک دقت یہ بھی پیدا ہوگی - کہ جو برآمدی کوئلہ ہے - اسکی کھپت بہت بڑھ جائیگی - اور یہ درآمدی کوئلہ ہم بھارت سے بہت زیادہ زر مبادلہ خرچ کرکے درآمد کر رہے ہیں - اسی طرح اگر ہم چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں کو Soft Coke کا پرمٹ دیدیں - تو ایک مشکل تو انکی حل ہو جائیگی - کہ بھٹیوں کے لئے ایندھن مل جائیگا - لیکن اس سے ہمارے قیمتی زر مبادلے کا خرچ بڑھ جائیگا - جبکہ ہمارے پاس پہلے ہی زر مبادلہ کی کمی ہے - اس لئے لکڑی اور لکڑی کے کوئلے جلانے پر خواہ مخواہ ممانعت کرکے زر مبادلہ کو یونہی ضائع نہیں کرنا چاہیئے - اور نہ اس تکلیف کو اور زیادہ بڑھانا چاہیئے -

Mr. Ali Gohar Khuhro : There is no quorum in the House.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*) Yes, the House, is not in quorum. Let the bells he rung. (*Quorum bells were rung*). The House is in quorum. Yes, Saadi Sahib.

امیر حبیب اللہ خان سعدی(لائلپور-۷) — صاحب صدر - یہ ترمیمی مسؤدہ جو ایوان میں لایا گیا ہے- میں سمجھتا ہوں کہ بظاہر اس کی ضرورت ہے- اور جنگلات کی لکڑی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے یہ ضروری بھی ہے - لیکن اس میں جو بالکل واضح دقت اس صوبے میں رہنے والے اکثر دیہات میں پیش آئے گی اس کی طرف مجھے پہلے میاں محمد اکبر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے- کہ فیکٹری کی تعریف چھوٹی ورکشاپ پر بھی صادق آئے گی- تو اس سلسلے میں میں یہ گذارش کروں گا- کہ دیہات کے معمولی کاریگر جن کو ہر موقع پر تھوڑی مقدار میں زرعی آلات بنانے اور ان کی مرمت کرنے میں کوئلے کی ضرورت پیش آتی ہے- اور وہ دوسرا کوئلہ استعمال نہیں کر سکتے - اور نہ ان کو وہ سہولتیں حاصل ہیں- کہ وہ پتھر کا کوئلہ حاصل کر سکیں - میرا خیال ہے کہ محترم وزیر زراعت ان کی دقتوں کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں -

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) — مجھے ہے-

امیر حبیب اللہ خان سعدی— تو میں ان سے یہ گذارش کروں گا کہ یا تو اس تعریف میں ایسی ترمیم کریں- کہ وہ چھوٹے چھوٹے دیہاتی کاریگر خوامخواہ پولیس کی دستبرد میں نہ آ سکیں-

وزیر زراعت- نہیں آئیں گے -

Mian Muhammad Akbar: Then accept the amendment.

Minister of Agriculture: Please read it again.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—تو اس میں مجھے سب سے بڑی دقت یہ نظر آتی ہے - کہ دیہات میں رشوت کا ایک اور بازار کھل جائے گا- وہ بیچارے پہلے ہی ایک معصوم اور بے زبان مخلوق ہیں -

وزیر زراعت- آپ کی طرح ؟

اسیر حبیب‌اللہ خان سعدی — کاش کہ وہ میری طرح ہوتے تو یہاں نقشہ کچھ بدلا ہوتا۔

وزیر زراعت — لیکن پھر بھی آپ (وزیر) نہ ہوتے۔

اسیر حبیب اللہ خان سعدی — صاحب صدر۔ یہ معاملہ نہایت متانت سے سوچنے کا ہے۔ اور اس میں میاں محمد اکبر صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ نہایت موزوں ہے۔ اور میں محترم وزیر اور حکومت سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ اس ترمیم کو منظور کر لیں گے۔

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ۔ ۳) — جناب صدر۔ حضرت شیخ سعدی نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ ایک لومڑی بڑی سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں بھاگی چلی جا رہی تھی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ آخر کیا مصیبت پڑی ہے کہ اس طرح سے بھاگی جا رہی ہو۔ اس نے کہا کہ اونٹوں کو بیگار میں پکڑ رہے ہیں۔ پوچھنے والے نے کہا کہ تو تو اونٹ نہیں ہے۔ تجھے کیا فکر ہے؟ وہ کہنے لگی کہ یہ لوگ کچھ ایسے ہیں کہ کہہ دیں گے ''این ہم بچہ شتر است،، جن لوگوں کے ہاتھوں میں آپ قانون دے رہے ہیں وہ بھی کچھ اس قسم کے لوگ ہیں کہ اگر روٹی پکانے کے لئے لکڑی جلائی جا رہی ہوگی تو وہ کہہ دیں گے 'این ہم بچہ فیکٹری است، (قہقہہ) (قطع کلامیاں) مجھے وزیر زراعت سے ہمدردی ہے کہ ان کے حقہ کے لئے بعض وقت لکڑی جلانے کی اجازت نہیں مل سکے گی۔ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔

جناب صدر۔ یہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس میں میرا بھی نام ہے، یہ ترمیم درحقیقت اس بات کے حق میں ہے کہ اس سے پہلے 'فیکٹری، کے لفظ کی جو تعریف ہوتی رہی ہے اور اس کے نام کا جو تصور ہوتا تھا کہ فیکٹری یہ چیز ہے، وہ پہلے سے قانون میں موجود ہے۔ آپ یہ نئی تعریف کیوں گھڑ رہے ہیں۔ اس سے ان عوام کے لئے جو دیہات میں بس رہے ہیں، بڑی دقت پیدا ہو جائے گی۔ صاحب صدر۔ میں چاہتا ہوں کہ ملک صاحب اور ان کے مشیر اس بارے میں ضرور غور کر لیں اور فیکٹری کی وہی تعریف کردیں جو اس سے پہلے قانون میں موجود ہے۔

Mr. Speaker: The question is:

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture for sub-clause (a) the following be substituted:—

"(a) 'factory' has the meaning assigned to it in the Factories Act, 1934."

(The motion was lost.)

میاں محمد اکبر— جناب والا۔ ابھی ملک صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر اس کو غور سے پڑھا جائے تو بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اگر وہ خود کچھ ارشاد فرمادیں تو شاید ہماری سمجھ میں بات آ جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ اس میں کون سی اچھی بات ہے۔ کیا ملک صاحب ہم پر یہ مہربانی فرمائیں گے کہ وہ ایک دو منٹ کے لئے ہاؤس کو address کریں۔ اور بتائیں کہ فیکٹری کی نئی تعریف رکھنے سے کیا فائدہ ہے؟

وزیر زراعت وبرقیات (ملک قادر بخش)— جناب ایک ہی ترمیم پر چھ چھ حضرات بولتے ہیں۔ اور یہ ان کا حق ہے۔ لیکن میں ایک ہی دفعہ جواب دوں گا۔

Mr. Speaker: The question is:

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

CLAUSE 3.

Mr. Speaker: Mr. Abdur Raziq Khan has given notices of some amendments today. I know I have got sufficient powers to allow them. But there is one thing nnd that is that in future he should give notice in time that is, two clear days notice before he wants to move the amendments, so that they may be circulated among the members in time. He may now move his amendment.

Mr. Abdur Raziq Khan: Sir, I beg to move:

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture in the first proviso, after paras 1 and 2, the following new para be added, namely:—

"(iii) the use of firewood for any domestic purposes."

Minister of Agriculture and Revenue: Sir, I accept this amendment.

Mr. Speaker: The question is:

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee or Food and Agriculture, in the first proviso, after paras (i) and (ii). the following new para be added, namely:—

"(iii) the use of firewood for any domestic purposes."

(The motion was carried).

میاں محمد اکبر- جناب والا- جس طرح بغیر سوچے سمجھے یہ بل بنایا گیا ہے- اسی طرح بغیر سوچے سمجھے ترمیمات لائی جا رہی ہیں-

Mr. Abdur Raziq Khan: Sir, I beg to move:

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in the second proviso the word "such", occurring at the end of line 1, be deleted.

Ministre of Agriculture and Power Sir, I accept tthis amendment.

Mr. Speaker: The question is:

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in the second proviso the word "such", occurring at the end of line 1, be deleted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The question is.....

Mian Muhammad Akbar: Sir, before you put the question, I want to oppose clause 3. It reads as follows:—

"Government may, by notification, declare that in such area and after such date as may be specified in the notification."

Mr. Ahmed Mian Somroo: This is not Clause 3 which he is reading. It is something different.

Mian Muhammad Akbar: Mr. Soomro should have patience to hear other people as well. We hear him very patiently when he speaks sense.

A Voice: Does'nt he speak sense?

Mian Muhammad Akbar: No he does not speak sense at all.

Mr. Speaker: No personal remarks. The member should please withdraw.

Mian Muhammad Akbar: I withdraw, is he pleased by that?

Mr. Speaker: He may proceed with his speech.

Mian Muhammad Akbar: Yes Sir.

"It shall be unlawful to burn firewood or charcoal in any factory, brick kiln, lime kiln, or such other fire places or class of fire places as may be specified by Government by notification.

میں جناب اتنا ہی پڑھتا ہوں ۔ اس پر مجھے بڑا سخت اعتراض ہے۔ اس میں ترمیم کر کے ملک صاحب نے اپنا حقہ تو بچا لیا ہے جس کی انہیں فکر تھی۔ لیکن بہت سی ایسی چیزیں جو اس ملک کی معیشت کے لئے اشد ضروری ہیں۔ ان کی ملک صاحب نے قطعاً پروا نہیں کی ۔ اسی ضمن میں جو چیز ہمیں سب سے بری طرح hit کر رہی ہے میں اس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں ۔

Mr. Ahmed Mian Soomroo: On a point of order. Can Malik Sahib's hooqa be referred to in this Bill?

خواجہ محمد صفدر- اس میں برائی کیا ہے جناب۔

مسٹر سپیکر- برائی یہی ہے۔

We should be all serious about the discussion.

Mian Muhammad Akbar: Malik Sahib himself referred to his 'hooqa'.

Mr. Speaker: No mention about that.

میاں محمد اکبر- تو جناب والا ۔ یہاں Brick Kiln کے لئے بھی لکڑی جلانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں میں جناب والا۔ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ عام طور پر بھٹوں میں پتھر کا کوئلہ جلایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے۔ لکڑی کیوں ضروری ہے۔ وہ اس لئے ضروری ہے کہ پتھر کا کوئلہ ایک خاص درجہ حرارت پر جلتا ہے۔ بھٹے میں جب تک وہ درجہ حرارت حاصل نہ کر لیا جائے۔ پتھر کا کوئلہ کبھی آگ نہیں پکڑتا۔ اور اگر وہ درجہ حرارت حاصل ہو جانے سے پہلے ہم کوئلہ جھونکتے رہیں گے تو وہ سارے کا سارا کوئلہ نیچے بیٹھ جائے گا۔ اور ضائع ہو جائے گا۔ اور اسے آگ نہیں لگی گے۔

اگر جناب یہ پابندی عائد کردی گئی کہ آئندہ اینٹوں کے بھٹوں میں لکڑی کا استعمال بالکل ممنوع ہے۔ تو میرے خیال میں یہ حکم اس حکم کے مترادف ہے کہ آئندہ اینٹوں کے تمام بھٹے یکسر بند کر دئے جائیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بھی عرض کیا ہے۔ پتھر کا کوئلہ لکڑی جلائے بغیر آگ نہیں پکڑ سکتا۔ اور اس کے علاوہ ہمارے پاس دیگر ذرائع موجود نہیں جن سے ہم اینٹیں پکا سکیں۔ ابھی تک ہمارے پاس۔— (قطع کلامیاں شور) جناب والا۔ یہ ہاؤس in order ہو لے تو میں عرض کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Order! Order!

میاں محمد اکبر۔ تو جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر یہ بل پاس ہو جائے اور اس کی رو سے اینٹوں کے بھٹوں میں لکڑی چلانا بالکل ممنوع قرار دیدیا جائے۔ جیسا کہ اس بل کا مقصد ہے۔ تو یہ اس بات کے مترادف ہے کہ اینٹوں کے بھٹے بند کر دئے جائیں۔ کیونکہ ہمارے پاس لکڑی اور پتھر کے کوئلے کے اور کوئی چیز تو ہے نہیں جس سے اینٹیں پکائی جا سکیں۔ ابھی تک ہمارے پاس ایسے automatic plants بھی نہیں جو بجلی کے ذریعے اینٹیں پکا سکیں۔ اور نہ ہمارے ہاں skilled labour ہے جو ان میں کام کر سکے۔

تو جناب والا۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ اگر یہ کلاس جس طرح یہ پیش کی گئی ہے۔ پاس کردی جائے تو اس کا اینٹوں کے بھٹوں پر بہت برا اثر پڑیگا۔ ور اس پر مزید میں جناب کی خدمت میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اگر اینٹیں بننا بند ہوگئیں تو ہمارے بہت سے ترقیاتی منصوبے بند ہوجائینگے۔ کیونکہ تعمیراتی کاموں میں اینٹ ایک بنیادی Material ہے۔ تو میں جیسا کہ گذارش کررہا تھا۔ یہ بل بغیر سوچے سمجھے لایا گیا ہے۔ اور اس کی Implications پر۔ یعنی یہ کہ یہ کونسی الجھنیں پیدا کریگا۔ کما حقہ غور نہیں کیا گیا۔

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): To save time, with Your permission, I would make a submission. It is not a point of order.

Sir, my friend s presuming that every class of wood has been prohibited and nobody will be allowed to hurn any wood altogether. That is not the case. 'Wood' has been defined. 'Fire-wood' has been defined in Clause 2: (b).

"Fire-wood includes any kind of wood used for burning a fire, but does not include shrubs, loppings of trees not exceeding six inches in girth, or the stumps of trees".

I knew what my friends is saying and rightly he is saying that a certain amount of wood is required, a certain quantity of wood is required *("interruptions)*.

چودھری عبدالرحیم— اس سے فرق کیا پڑتا ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت— جناب والا - چودھری عبدالرحیم صاحب کو یہ بل پھر پڑھنا چاھئے- ھوسکتا ہے کہ وہ پڑھکر نہ آئے ھوں- نیچے کچھ اور بھی لکھا ھوا ہے یعنی ھم کسی کلاس کو کسی چیز کی اجازت دے سکتے ھیں جس کیلئے ھم Rules بنائینگے - It is Unnecessary اگر بولنا ھی ہے تو I am at his disposal -

مسٹر سپیکر— میاں اکبر صاحب - کیا آپ نے تقریر ختم کرلی ہے - آپ اور کتنا وقت لینگے ؟

میاں محمد اکبر— جناب جب تک میں Relevant ھوں- I can resume my seat Sir after prayers -

مسٹر سپیکر— اب ھاؤس کی کارروائی بیس منٹ کیلئے نماز مغرب ادا کرنے کیلئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر اسمبلی کا اجلاس بیس منٹ کے لئے ملتوی ھوگیا)

(اسمبلی کا اجلاس زیرصدارت مسٹر سپیکر چھ بج کر اڑتیس منٹ پر دوبارہ منعقد ھوا)

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)— میں آپ کو یقین دلاتا ھوں کہ آپ کو تکالیف نہیں ھونگی -

میاں محمد اکبر— ملک صاحب آپ میری گذارشات سن لیں- عوام کو اس بل کے پاس ھوجانے سے جو عملی مشکلات پیش آئیں گی میں وہ گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کررھا ھوں اگر وہ دور کردی جائیں تو ھمیں کوئی اعتراض نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر— بالکل ٹھیک ہے ۔

میاں محمد اکبر ہم— Constructionproposal دے رہے ہیں ۔

وزیر زراعت— اگر بولنے کا شوق ہے تو بیشک بولئے ۔

میاں محمد اکبر— جناب والا۔ محترم ملک صاحب نے فرمایا تھا کہ Firewood کی تعریف کردیگئی ہے۔ اور اسمیں Firewood کو مستثنیٰ قرار دے دیا ہے اس بل کی رو سے اب میں جناب والا۔ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

"Fire-wood includes any kind of wood used for burning a fire, but does not include shrubs, loppings of trees not exceeding six inches in girth, or the stumps of trees".

جناب والا ۔ fire wood کی اس تعریف سے یہ کوشش کی گئی ہے ۔ کہ کچھ لکڑی ایسی دستیاب ہوسکے ۔ جو کہ پابندی سے مستثنیٰ ہو ۔ اور اسکو وقتی طور پر استعمال میں لا یا جا سکے ۔ لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ۔ کہ ایندھن کی یہ جو قسمیں مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں ۔ یہ بھٹے والوں کے کسی کام کی نہیں ہیں ۔ اس میں تین اقسام بتائی گئی ہیں ۔ ایک تو ہے۔ Shrubs یعنی جھاڑیاں ۔ تو یہ بھٹے والوں کے کسی کام نہیں آسکتیں ۔ اسکے بعد "Loppings of trees not exceeding Six inches in girth" ہیں ۔ اور مجھے افسوس ہے ۔ کہ یہ جو چھ انچ Girth کی Loppings ہونگی ۔ یہ بھی بھٹے والوں کے کام نہیں آسکیں گی ۔ کیونکہ بھٹوں میں ایک خاص درجۂ حرارت حاصل کرنے کے لئے لکڑی جلائی جاتی ہے ۔ اور میں یہ بھی گذارش کردوں ۔ کہ بھٹے میں ایک خاص قسم کی ہی لکڑی جلائی جاتی ہے۔ جو زیادہ Temprature دے۔ جو زیادہ "تاؤ" دے ۔ وہی لکڑی جلائی جاتی ہے ۔ عام لکڑی مثلاً شہتوت یا دھریک کی جو لکڑی ہے ۔ وہ انکے لئے بیکار ہوتی ہے ۔ اس میں کیکر جلایا جاتا ہے جسے پختہ لکڑی بھی کہتے ہیں ۔ یہ لکڑی بھٹے کے کام آسکتی ہے ۔ یہ جو جھاڑیاں ہیں ۔ یا 'Lopping of trees not exceeding Six inches in girth' ہیں ۔ اس مقصد کے لئے بالکل بیکار ہیں ۔ اور انکو مستثنیٰ قرار

دینے سے بھٹے والوں کا مقصد کسی طور پر بھی پورا نہیں ہوسکتا ہے ۔ اسکے علاوہ جو ایک رعایت دی گئی ہے ۔ وہ ہے " Stumps of trees " یعنی درختوں کے سونڈ یا جڑیں ۔ تو یہ بھٹے والوں کے کام نہیں آسکتی ہیں ۔ کیونکہ جب انکو ایندھن کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پھاڑا جائے ۔ تو اُن میں سے ایک بھی لکڑی سیدھی دستیاب نہیں ہوسکتی ۔ تمام کی تمام لکڑیاں ٹیڑھی میڑھی ہونگی ۔ کسی Shape یا سائیز کی نہیں ہونگی ۔ اسی طرح جب بھٹے میں آگ جلائی جاتی ہے ۔ تو اس میں کچی اینٹیں ہوتی ہیں ۔ اور اسکے اوپر لکڑیاں ڈالنے کے لئے ایک خاص سائیز کا دھانہ یا منہ بنایا جاتا ہے ۔ تو اگر یہ جڑیں یا سونڈ اس دھانے میں ڈالے جائینگے ۔ تو اسکا منہ یا دھانہ جو اس غرض کے لئے بنایا گیا ہے ۔ اسکو توڑ دینگے ۔ اور نیچے جا کر کچی اینٹوں کو بھی بیاہ کر دینگے تو یہ بل بنانے والوں نے اپنے زعم میں یہ رعایت دی ہے ۔ کہ اس قسم کی لکڑی بھٹے والے استعمال کر سکیں ۔ لیکن میرے خیال میں یہ بھٹے والوں کا مقصد پورا نہیں کرسکتے ۔ اور اُن بھٹوں میں نہ تو جھاڑیاں اور نہ ہی چھ انچ girth والی Loppings ہی جل سکتی ہیں ۔ جیسا کہ میں نے ابھی ابھی عرض کیا ہے ۔ کہ ایک پختہ لکڑی یا ایک خاص قسم کی لکڑی یا ایک "کیکر" "پھلائی" وغیرہ کہ جن میں حرارت زیادہ ہوتی ہے ۔ ان میں جل سکتے ہیں ۔ اس لئے میں نے Fire wood کے متعلق جو گذارشات آپکی خدمت میں کی ہیں ۔ اُن سے وہ عملی دشواریاں حل نہیں ہوسکتی ۔ جناب والا ۔ اسکے علاوہ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے ۔ کہ بھٹہ جل رہا ہے ۔ کام شروع ہے ۔ لیکن بعض اوقات ناقص کوئلے کی وجہ سے یعنی اگر کوئلہ ٹھیک نہیں آیا ہے ۔ جسکی Cholorfic Value ٹھیک نہیں ہے ۔ تو اس سے بھی اتفاقاً آگ مدھم ہو جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کررہا تھا ۔ کہ بعض اوقات جب بھٹے کی آگ روشن ہو ۔ اور کام بالکل ٹھیک طرح سے چل رہا ہے ۔ تو ناقص کوئلے کی وجہ سے بھٹے کا درجہ حرارت گر جاتا ہے ۔ تو اسکے لئے یعنی حرارت کو پھر ایک خاص سطح پر لانے کے لئے فوری طور پر پھر لکڑی جلانی پڑتی ہے ۔ اگر یہ Restriction ہو ۔ کہ یا تو چھ انچ سے کم Girth

کی لکڑی تلاش کرو۔ یا Stumps تلاش کرو۔ تو مجھے یہ اندیشہ ہے ۔ اور میرا یہ اندیشہ قوی ہے ۔ کہ عراق سے تریاق لانے تک سانپ کا ڈسا ہوا یا کٹا ہوا ۔ آدمی مر جائیگا ۔ کیونکہ جب تک ایک بھٹے والا یہ تلاش کریگا ۔ کہ پانچ سو یا ہزار من Stumps مل سکیں ۔ اور انہیں پھر سے اپنے سائیز کے مطابق پھاڑ سکیں ۔ تو یہ مشکل بات ہے ۔ اور اتنے میں بھٹے کی آگ بالکل بجھ جائیگی۔ اس لئے میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ آپ میری یہ ترمیم منظور فرمالیں .....

وزیر زراعت و جنگلات — کونسی ترمیم ؟

میاں محمد اکبر—میں یہ ترمیم ابھی تیار کرسکتا ہوں۔ اگر Brick kilns کو اس کلاز سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ کیونکہ اگر وہ کوئی خاص Area بھی Specify نہ کریں۔ اور اسے مستثنیٰ قرار دیدیں۔ کہ وہاں پر یہ بل نافذ نہ ہوگا ۔ تو یہ بھٹہ مغربی پاکستان کے کسی حصہ میں بھی ہو ۔ تو اسکو روشن کرنے کے لئے اسکی Initial Burning کے لئے اور آگ کے دوران میں بھی جب کہ آگ جاری ہو۔ اور وہ مدھم پڑجائے ۔ تو بھی لکڑی کے ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اگر کسی خاص علاقے کو مستثنیٰ قرار دے بھی دیا جائے ۔ تو اس سے مقصد پورا نہیں ہوسکتا ۔ اس کے بعد اگر یہ کہا جائے ۔ کہ وہ کسی اور طریقے سے آگ جلائیں ۔ یعنی مٹی کے تیل ، ڈیزل یا Crude oil سے آگ جلائیں ۔ تو وہ بھی میں اپنے تجربے کی بناء پر اور بھٹوں کے مالکان کے تجربات کی بناء پر یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اس کام کے لئے کوئی بھی تیل بھٹے میں کام نہیں آسکتا ۔ اور اسی طرح Initial Burning میں یا جب آگ مدھم ہوگئی ہے۔ اسوقت کسی قسم کا تیل یعنی ڈیزل آئیل ۔ مٹی کا تیل ۔ Fuel oil جو بھی تیل ہیں ۔ وہ کسی قسم کا کام نہیں دے سکتے ہیں ۔ اس لئے بھی ہمیں ہر وقت لکڑی کے ایندھن کی ضرورت ہوگی ۔ اس لئے میں جناب ملک صاحب کی خدمت عالیہ میں یہ گذارش کرونگا ۔ کہ Brick kilns کو اس کلاز سے مستثنیٰ قرار دیدیں ۔ کیونکہ اس طرح سے بھٹوں کے بالکل بند ہوجانے کا احتمال ہے ۔ اور اسکے علاوہ اس قانون کے غلط استعمال ہونے کا بھی بہت قوی امکان ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That clause 3 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mian Muhammad Akbar : What is that assurance which Malik Sahib was going to give?

Minister of Agriculture : I will.

Clause 4.

Mr. Speaker : Khwaja Sahib may please move his amendment to clause 4.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :—

That for cause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted; namely:—

"4. Any person who contravenes the provisions of section 3 or such of the rules made under this Act, as may be specified, shall be punished with fine which may extend to five hundred rupees."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is:—

That for clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted, namely :—

"4. Any person who contravenes the provisions of section 3 or such of the rules made under this Act, as may be specified, shall be punished with fine which may extend to five hundred rupees."

Minister of Agriculture : I oppose it. But I would request Khawaja Sahib to please read the amendment which is coming from Mr. Abdur Raziq Khan. That is for simple imprisonment which may extend to thirty days or with fine which may extend to Rs. 500 or with both, because there may be some serious cases.

Khawaja Muhammad Safdar : Where is that amendment ?

Mr. Speaker : He has given notice of this amendment today.

Minister of Agriculture : That is very reasonable, if he is in a mood to listen to reasons.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱-) — جناب والا- اس کے متعلق میں صرف اسی قدر گذارش کرونگا - کہ کسی امتناعی قانون کے بناتے وقت ہمارے ذہن میں یہ بات بڑی واضح ہونی چاہئیے - کہ ہم جس چیز کے استعمال سے عوام کو منع کررہے ہیں - کیا اس کے لئے ہم نے کوئی بدل تجویز کیا ہے-

کیا اس چیز کے لئے اس ملک اور علاقے میں کوئی بدل موجود ہے۔ اگر ہے۔ تو پھر یقیناً اس مفید چیز کے استعمال سے لوگوں کو روک دینا چاہیئے۔ جو اپنے غلط استعمال سے اس مفید چیز کو ضائع کررہے ہیں۔

جناب والا۔ مجھے اس بل کے اصول سے مکمل طور پر اتفاق ہے۔ میں یہ جلتا ہوں۔ کہ اس ملک کے جنگلات جو کہ اس ملک کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ وہ بری طرح سے ہم پامال کررہے ہیں۔ انکو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ضائع کررہے ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ ہمارے پاس جلانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور کوئی بدل موجود نہیں ہے۔ اس لئے ہم مجبوراً اپنے جنگلات کو جلا کر ختم کررہے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی بدل ہو تو ہمیں اس لکڑی اور لکڑی کے کوئلہ پر پابندی ضرور لگانی چاہیئے۔ لیکن جیسا کہ اس سے پیشتر اس ایوان کے بہت سے معزز اراکین نے اس بات کی طرف آپ کی اور اس ایوان کے معزز اراکین کی توجہ دلائی ہے۔ بعض صورتوں میں ہمیں اگر لکڑی جلانے سے منع کردیا جائے اور ہمارے پاس یا استعمال کنندگان کے پاس کوئی بدل موجود نہ ہو اور ہمیں یہ دلیل قبول بھی ہو کہ اس کا بدل موجود نہیں ہے۔ تو اس صورت میں ہمارے لئے درست اور مناسب نہیں ہے کہ ہم سخت اور کڑی سزائیں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے تجویز کریں۔ میں اس نقطہ نظر سے یہ تبدیلی لانا چاہتا ہوں۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی محترم عبدالرازق خان صاحب کے ذریعہ ایک تجویز لائی گئی ہے۔ اگرچہ وہ پوری طرح میری اس ترمیم سے مطابقت نہیں کھاتی۔ لیکن اصولی طور پر انہوں نے اس اصول کو تسلیم کرلیا ہے۔ تو میں ان گذارشات کے بعد یہ عرض کرونگا کہ چونکہ ہم ایک ایسا امتناعی قانون بنارہے ہیں جس کے ذریعہ ہم لوگوں کو ایسی اشیاء کے استعمال سے روک رہے ہیں جنکا بدل ہمیں میسر نہیں ہے۔ اس لئے میں درخواست کرونگا کہ ملک صاحب اس پر غور کریں کہ بجائے تیس دن قید کی سزا کے صرف جرمانے کی شکل میں سزا رہنے دی جائے۔ یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ بہر حال یہ ان کی صوابدید پر ہے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ صرف جرمانے کی سزا ہونی چاہیئے۔ اور وہ بھی قلیل رقم کی صورت میں۔ اور قید کی سزا نہیں ہونی چاہیئے۔

Mr. Speaker: The question is:—

That for clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted, namely:—

"4. Any person who contravenes the provisions of section 3 or such of the rules made under this Act, as may be specified, shall be punished with fine which may extend to five hundred rupees."

The motion was lost.

Mr. Speaker:—Mr. Abdur Raziq Khan may now move his amendment.

Mr. Abdur Raziq Khan: Sir, I beg to move :

That for clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture. the following be substituted. namely:—

"Any person who contravenes the provisions of Section 3 or such of the rules made under this Act, as may. be specified, shall be punished with simple imprisonment which may extend to thirty days or with a fine may extend to five hundred rupees or with both.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:—

That for clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture. the following be substituted. namely:—

"Any person who contravenes the provisions of Section 3 or such of the rules made under this Act, as may be specified, shall be punished with simple imprisonment which may extend to thirty days or with a fine may extend to five hundred rupees or with both.

There is an Amendment to this Amendment.

Yes, Mr. Soomroo.

Mr. Ahmed Mian Soomroo: I move :—

That in the Amendment proposed by Mr. Raziq after the word 'specified' the following be substituted :

".....and shall be liable to simple imprisonment for a term which may extend upto thirty days or to a fine upto Rs. 500/- or with both."

Mr. Speaker: Amendment to Amendment moved is:—

That in the Amendment proposed by Mr. Raziq after the word 'specified' the following be substituted :

".....and shall be liable to simple imprisonment for a term which may extend upto thirty days or to a fine upto Rs. 500/- or with both.'

(Voices-Not opposed)

Mr. Speaker: The question is :

That in the Amendment proposed by Mr. Raziq after the word 'specified' the following be substituted :

"..... ..and shall be liable to simple imprisonment for a term which may extend upto thirty days or to a fine upto Rs. 500/- or with both."

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 4 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi took the Chair)

Clause 5.

Mr. Senior Deputy Speaker : Clause 5. Khawaja Sahib may please move his amendment to clause 5.

Khawaja Muhammad Safdar : I move :

That for clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted, namely :—

"5. Notwithstanding anything in the Code of Criminal Procedure, 1908, an offence punishable under this Act shall be non-cognizable and bailable within the meaning of the said Code."

Mr. Senior Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :—

That for clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted, namely :—

"5. Notwithstanding anything in the Code of Criminal Procedure, 1908, an offence punishable under this Act shall be non-cognizable and bailable within the meaning of the said Code."

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) — جناب والا - میرا خیال ہے کہ میں جب اپنا مافی الضمیر ملک صاحب کی خدمت میں پیش کرونگا تو وہ یقیناً مجھ سے اتفاق کرینگے - کہ یہ ترمیم ضروری ہے -

میں ملک صاحب کی توجہ ان ترمیمات کی طرف دلاتا ہوں جو کلاز 6 اور 7 میں ان کی پارٹی کی جانب سے اور گورنمنٹ کی جانب سے جناب عبدالرازق خاں صاحب کے ذریعہ سے پیش ہوئی ہیں - میں اس لئے توجہ دلا رہا ہوں - کہ اگر یہ کلاس پاس ہوجائے تو پھر ان ترمیمات کا ، جو اگلی کلاز میں لائی جارہی ہیں ، کوئی فائدہ نہیں ہوگا

وزیر زراعت — وہ دیکھا جائے گا -

خواجہ محمد صفدر — میں اس کو ویسے بھی oppose کرنے والا تھا - کلاز 6 اور 7 میں جو ترمیمات محترم عبدالرازق خاں صاحب کی طرف سے تجویز ہوئی ہیں اگر وہ قبول کرلی جائیں . . .

وزیر زراعت- ان کے ساتھ سمرو صاحب کی ترمیمات بھی پڑھیں -

خواجہ محمد صفدر - بات یہ ہے کہ ساری کی ساری ترمیمات ہمیں ابھی مل رہی ہیں -

وزیر زراعت - آپ کی بھی تو ابھی آئی ہیں -

خواجہ محمد صفدر- میں نے تو اس لئے ابھی دی ہیں کہ آپ کی ابھی آئی ہیں - ورنہ میں نے تو دس دن پہلے کی دی ہوئی ہیں -

جناب والا - یہ عبدالرازق خان صاحب نے کلاز نمبر ٦ میں دی ہے- چونکہ یہ اس مسئلے کے متعلق ہے اس لئے میں عرض کرتاہوں - اس کا انہوں نے آج ہی نوٹس دیا ہے- ان کی ترمیم یہ ہے:—

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (1) the following be substituted; namely :—

"(1) Any Forest Officer may, after getting a warrant from a Magistrate, arrest any person who has committed an offence under this Act or the rules made thereunder; and may seize the firewood and charcoal in respect of which the offence has been committed."

تو جناب والا - اس ترمیم کے ذریعے میری اطلاع کے مطابق جو کچھ مجھے بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جناب وزیر متعلقہ نے اسے قبول کرلیا ہوا ہے- اس لئے کہ یہ ان کی مرضی اور منشاء سے دیا گیا ہے-

Minister of Food and Agriculture: Subject to further amendment from Mr. Soomro, and then it will be "Any Forest Officer,, specially empowered in this behalf,".

یہ اضافہ ہوجائیگا - اس کے بعد آپ دیکھیں -

خواجہ محمد صفدر- جناب یہ کس کلاز میں ہے؟

وزیر خوراک و زراعت - جناب والا - یہ کلاز نمبر ٦ میں ہے جو مسٹر عبدالرازق خان نے دی ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: Mr. Soomro may please give a copy of that.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir I had given a copy. Obviously it has not been circulated because Khawaja Safdar does not know it. Sir

that would be an amendment to the amendment, of which I had given a copy. It may be circulated now so that he may also know.

Mr. Senior Deputy Speaker: If he had got a copy, he would have been in a better postion to explain his point of view.

خواجہ محمد صفدر- جناب والا - کلاز نمبر ۵ میں یہ ہے-

Mr. Senior Deputy Speaker: Khawaja Sahib. why have you put this: "Notwithstanding anything in the Code of Criminal Procedure," when you want to make it non-cognizable?

وزیرخوراک و زراعت - جناب والا - سمرو صاحب خواجہ صاحب کو ایک کاپی دیدیں - پھر ہم یہ واپس لے لینگے -

خواجہ محمد صفدر- جناب والا- جناب ملک صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس صورت میں غالباً میری ترمیم کی ضرورت نہیں پڑیگی- میں نے سمرو صاحب کی ترمیم میں دیکھا ہے- اور اس میں صرف ایک لفظ کا اضافہ ہے- میں اس ترمیم کا خیر مقدم کرتا ہوں - لیکن میرے نقطۂ نظر سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -

جناب والا - میں اسے explain کرتاہوں - دراصل substitution کی ضرورت اس لئے پیش آئی - اگر محض deletion کے لئے ترمیم دوں - تو—

Mr. Senior Deputy Speaker: You can oppose the clause.

خواجہ محمد صفدر- جناب والا - میں دوسری صورت کو ہی بہتر سمجھتاہوں - میں اس کی مخالفت کرتاہوں - میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا - بلکہ اس کلاز کی مخالفت کرتا ہوں - اس میں جو سکیم بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ پانچ سو روپے جرمانہ اور ۳۰ دن کی سزا رکھی گئی ہے- یعنی جس ترمیم کو ابھی ہم نے قبول کیا ہے- وہ اگر کسی جرم کے لئے ہو تو وہ Cr. P. C. کے مطابق non-cognisable ہے اور bailable ہے- اسی کلاز نمبر ۵ کو رکھنے سے غالباً پہلے ملک قادر بخش صاحب کا منشاء یہ تھا کہ یہ cognisable رہے- لیکن جب میں محترم عبدالرازق خان صاحب کی ترمیم پڑھتا ہوں - تو اس میں وہ کہتے ہیں کہ بغیر وارنٹ حاصل کئے کوئی Forest Officer بھی اسے گرفتار نہیں کرسکتا - تو اس لئے جہاں یہ رعایت دی گئی ہے کہ ایک Forest Officer جو specially empowered ہو

جیسے کہ محترم سمرو صاحب نے کہا ہے - جبتک ایسی صورت نہ ہو کہ وہ کسی مجسٹریٹ سے وارنٹ حاصل نہ کرے- اسے گرفتار نہیں کرسکتا - اس طرح میں چاہتا ہوں کہ کوئی پولیس افسر اسے cognisable ہونے کی وجہ سے گرفتار نہ کرسکے - تو یہ ہے میرا point - کیونکہ cognisable کی جو تعریف Cr. P. C. میں دی ہوئی ہے- اس کے متعلق بھی میں عرض کرتا ہوں - اب آپ Cr. P. C. کا Section 54 دیکھیں -

Any Police Officer may, without an order from a Magistrate and without a warrant, arrest any person who has been concerned in any cognizable offence."

تو جناب یہ Cr. P. C. کا section 54 ہمیں بتاتا ہے کہ جب کبھی کسی جگہ cognisable offence ہوا ہو تو اس کے متعلق اگر کسی پولیس افسر یا پولیس کے کسی ملازم کو پتہ چل جائے تو وہ اس ملزم کو جس نے جرم کیا ہو بغیر وارنٹ کے گرفتار کرسکتا ہے -

اب جناب میں آپ کی خدمت میں cognisable کی تعریف پیش کرتا ہوں - اور یہ واضح کرتا ہوں کہ کونسے جرائم cognisable ہیں -

Non-cognizable offence means an offence, and a non-cognizable case is a case in which a Police Officer may not arrest without warrant.

بہرحال یہ آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ ایک فاضل وکیل ہیں - تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک Forest Officer جس کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ اسے by Notification خاص طور سے فلاں فلاں قسم کی powers دی جائینگی جن کی رو سے اسے اختیار ہوگا کہ وہ لوگوں کو وارنٹ حاصل کرنے کے بعد گرفتار کرسکتا ہے- اور میجسٹریٹ سے وارنٹ اسی صورت میں حاصل کرسکتا ہے جب اسے معلوم ہو کہ فلاں جگہ یہ جرم ہو رہا ہے - ایک Forest Officer کو جو غالباً Gazetted Officer ہوگا اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ میجسٹریٹ سے وارنٹ حاصل کرے- وہاں تو یہ پابندی ہے- اور یہاں یہ حالت ہے کہ اس جرم کو اس طرح cognizable بنا کر ایک foot constable کو بھی یہ اختیار دے رہے ہیں کہ اگر کسی جگہ لکڑی جلائی جا رہی ہو تو متعلقہ شخص کو گرفتار کرے؟ اگرچہ وہ bailable ہے اور آگے دیا ہوا ہے کہ وہ اس کا مچلکہ لے کر اسے رہا کر سکتا ہے- لیکن بہرصورت

وہ گرفتاری تو عمل میں آجائیگی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک طرف تو ہم عوام کی آزادی کو اس حد تک ملحوظ رکھتے ہیں کہ ایک Gazetted Officer کو اس وقت یہ اختیار ہوگا جب صوبائی حکومت اسے خاص طور پر یہ دیگی۔ اور پھر بھی وہ وارنٹ حاصل کرنے کے بعد گرفتار کر سکے گا۔ لیکن ایک foot constable جو بیچارہ دو دو روپے اور روپے روپے کی رشوت کیلئے ہر روز دھکے کھاتا نظر آتا ہے۔ اس کو یہ اختیار ہے کہ وہ بغیر وارنٹ حاصل کئے گرفتار کر سکتا ہے۔ اس لئے جناب میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ یہ دراصل contradictory ہے اور اس میں متضاد چیزیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک بڑے افسر کو تو میجسٹریٹ کے پاس جانا پڑتا ہے اور پولیس کے ایک چھوٹے سے اہلکار کو نہیں جانا پڑتا۔ یہی تضاد ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور اسی بناء پر میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Are you pressing your amendment?

Khawaja Muhammad Safdar : I am not pressing my amendment but I am opposing the original.

Mr. Senior Deputy Speaker : You should ask for leave for withdrawal.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg leave of this House to withdraw my amendment.

Mr. Senior Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his amendment?

(The amendment was by leave withdrawn)

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Soomro, have you got an amendment to this clause?

Mr. Ahmed Mian Soomro : I have an amendment in clause 6 Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: I put the original clause. The question is:—

CLAUSE 5 STAND PART OF THE BILL.

(The motion was carried)

CLAUSE 6

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to move.

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (1) the following be substituted, namely:—

"(1) Any forest officer may, after getting a warrant from a Magistrate, arrest any person who has committed an offence under this Act, or the rules made thereunder and may seize the firewood and charcoal in respect of which the offence has been committed."

وزیر زراعت و جنگلات—خواجہ صاحب کی جو ترمیم ہے کہ Any Officer Forest میں اسے oppose کرتا ہوں اس کی جگہ یہ ہونا چاہئے۔

"Any Forest Officer specially empowered.'

خواجہ محمد صفدر— میں ان کی ترمیم accept کرتا ہوں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Khawaja Sahib need not move his amendment.

Mr. Senior Deputy Speaker: Khawaja Sahib, you are not moving your motion.

Khawaja Muhammad Safdar: I have already moved it. I can withdraw it with the permission of the House.

اگر وزیر جنگلات صاحب مجھ سے اتفاق فرماتے ہیں تو میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ اسے press کروں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Has khawaja Muhammad Safdar leave of the House to withdraw his motion ?

(*The amendment was by leave withdrawn*).

Mian Muhammad Akbar: Point or order.

Sir, I have not been supplied with a copy of the amendment to be moved by Mr. Soomro. I wanted to speak on that amendment but I am very much handicapped due to the non availability of the amendment.

because I don't know actually what the amendment is.

Mr. Senior Deputy Speaker: I think, the Member should consult Mr. Soomro.

Mr. Abdur Raziq Khan to move his amendment.

Mr. Abdur Raziq Khan: Sir, I move.

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (1) the following be substituted; namely:—

"(1) Any Forest Officer may, after getting a warrant from a Magistrate, arrest any person who has committed an offence under this Act or the rules made thereunder; and may seize the firewood and charcoal in respect of which the offence has been committed."

Mr. Senior Deputy Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:—

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (1) the following be substituted, namely:—

"(1) Any Forest Officer may, after getting a warrant from a Magistrate, arrest any person who has committed an offence under this Act, or the rules made thereunder; and may seize the firewood and charcoal in erspect of which the offence has been committed."

Now there is an amendment to this amendment. Yes, Mr. Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I move:—

That in the amendment proposed to Clause 6 of the Bill by Mr. Abdur Raziq Khan the following amendment be carried:—

"After the words 'Forest Officer' occurring in line 1, insert a 'comma' and thereafter insert words "Specially empowered by Government in this behalf."

Mr. Senior Deputy Speaker: Clause under consideration, amendment to the amendment moved is:—

That in the amendment proposed to Clause 6 of the Bill by Mr. Abdur Raziq Khan the following amendment be carried:—

"After the words 'Forest Officer' occurring in line 1, insert a 'comma' and thereafter insert words "Specially empowered by Government in this behalf."

Is there any objection to it?

Voices-No.

I will put the amended amendment again.
The question is—

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, for sub-clause (1) the following be substituted, namely:—

"(1) Any Forest Officer, specially empowered by Government in this behalf, may after getting a warrant from a Magistrate, arrest any person who has committed an offence under this Act or the rules made thereunder; and may seize the firewood and charcoal in respect of which the offence has been committed."

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is :—

That Clause 6, as amended, Stand Part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 7.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I am not moving my amendment but I will oppose the clause as a whole.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I beg to move:—

That is clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture,

(i) a comma be placed after the word "is" occurring in line 1;

(ii) a comma be placed after the word "faith" occurring in line 3.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is :—

That is clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture,

(i) a comma be placed after the word "is" occurring in line 1;

(ii) a comma be placed after the word "faith" occurring in line 3.

(The motion was carried.)

That clause 7 as amended stand part of the Bill.

That clause 7 as amended stand part of the Bill.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, it is opposed.

Minister of Agriculture: Why ?

خواجہ محمد صفدر— ابھی عرض کرتا ہوں۔

میاں محمد اکبر— جناب والا۔ اس کلاز کی رو سے .....

Mr. Senior Deputy Speaker: Mian Akbar, you did not raise any objection when the amendment was put. Can you speak now?

Mian Muhammad Akbar: If you permit me, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes, you can.

Mian Muhammad Akbar: Clause 7 says :—

"No suit, prosecution or other legal proceedings shall lie against any officer for anything which is in good faith done or intended to be done in pursuance of any provisions of this Act or the rules made thereunder."

جناب والا۔ چونکہ یہ بل جس پر ہم بحث کر رہے ہیں ایک ایسا بل ہے کہ اس پر صحیح طور پر عمل کرنا میرے خیال میں ممکن نہیں۔ یہ ایک ناممکن العمل بل ہے۔ جیسا کہ میں نے اس سے پیشتر گذارش کی ہے کہ اگر کسی نے گھر ہی میں ایک خراد لگالی ہے اور وہ بجلی کی طاقت سے چلتی ہے یا کسی ایک کاریگر نے اپنے گھر میں چھوٹا سا انجن لگاکر اپنا کام شروع کیا ہے اور اسے اپنے ہتھیار تیز کرنے کےلئے آگ جلانے کی ضرورت پڑتی ہے اور بدقسمتی سے لکڑی یا لکڑی کا کوئلہ جلا لیا جاتا ہے تو اس بل کی رو سے وہ دھر لیا جائیگا۔ چونکہ افسروں کا Discretion ہے اور اس سیکشن کی رو سے ان کو بری الذمہ قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ جو چاہیں عمل کریں کسی کو گرفتار کرلیں کسی کو ذلیل کریں کسی کا نقصان کریں اگر وہ اتنا کہدیں کہ انہیں نے Good faith میں کیا ہے تو ان پر کوئی کارروائی عمل میں نہیں آسکتی۔

جناب والا۔ اس کلاز کے پاس ہوجانے سے عوام کی مشکلات دہ چند ہوجائیں گے اور انکے لئے اس بل پر جیسا کہ میں نے گذارش کی ہے عمل کرنا ناممکن ہے اور عام آفیسرز اس کلاز کی آڑ لیتے ہوئے لوگوں کو پریشان کریں گے اس لئے میں اس کلاز کی مخالفت کرتا ہوں کہ یہ پاس نہ ہونی چاہئے۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)— جناب یہ بات ہم دیکھتے ہیں کہ اس صوبے کی وزارت اکثر جو قانون تشکیل کرتی ہے تو وہ یہ کوشش کرتی ہے کہ اس میں ایک ایسے کلاز کو جو اس وقت زیر بحث ہے ضرور رکھ لیا جائے تاکہ عدالتوں کے اختیارات کو جس حد تک بھی محدود کیا جاسکے کیا جائے۔ مجھے اس اصول سے اتفاق نہیں میں اسے غیر ضروری سمجھتا ہوں اور میں اسے قوم و ملک کیلئے مضر سمجھتا ہوں کہ عدالتوں کے اختیارات کو محدود کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ محترم قادربخش صاحب کو بھی اس سے اتفاق ہوگا کہ ہمیں اپنی ان عدالتوں پر جو اس ملک میں قانون کے ذریعہ وجود میں لائی گئی ہیں پورا پورا اعتماد ہونا چاہئے کہ جو ہمارے قوانین Interpret کرتی ہیں اور انکے مطالب و معانی اپنے فیصلوں میں بیان کرتی ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کے کلازوں سے، جو کثر آپکے مشاہدے میں آئے ہونگے کہ ان بلوں میں لائے جاتے ہیں، ہم ان عدالتوں پر جو Constitution کے ذریعہ وجود میں لائی گئی ہیں عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو کھلی چھٹی دینے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ ہمارے ادنیٰ قسم کے ملازم ہیں ان کو ہم اپنی عدالتوں کے حد اختیار سے باہر لیجانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب اس کے الفاظ بالکل واضح ہیں مجھے اسکی Details میں جانے کی ضرورت نہیں ہے بس اتنا ہی عرض کرونگا کہ ہمارے حکام خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے انصاف اور جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عدالتوں کے ماتحت ہوں اور عدالتوں کے اوپر نہ جائیں۔ کیونکہ اسی کلاز سے وہ تمام لوگ خواہ وہ پولیس کانسٹیبل ہو، کیونکہ قانوناً Cognizable offence اور قابل دست اندازی پولیس قرار دے دیا گیا ہے۔ اسلئے خواہ ایک پولیس کانسٹیبل یا ایک فارسٹ آفیسر جس کو یہ اختیارات دئے گئے ہیں وہ مجھے اگر میں اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہوں تو گرفتار کر سکتا ہے یہ ٹھیک ہے کہ بعد میں ضمانت لی جاسکتی ہے لیکن ایک شریف آدمی ذلیل و رسوا تو ہوگا خواہ وہ بد دیانتی کی بناء پر یا In good faith۔ لیکن ملک صاحب کو معلوم ہے کہ In good faith یا Bad faith ثابت کرنا کسقدر مشکل ہے اور کتنی رکاوٹ ہے۔ اس لئے میں

گذارش کرونگا کہ اسکو نکال دیا جائے جو آدمی Good faith میں کام کریگا عدالتیں اس کو Protcet کرینگی لیکن جو آدمی بد نیتی کیو.ہ سے کسی سے دشمنی کیوجہ سے اس قانون سے ذاتی فائدہ اٹھائے گا اس کے لئے کیا ہوگا۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)— ۳۵ سالہ وکالت میں میں نے بیسیوں وار درجنوں ملازمین سرکار کو جیل میں جاتے دیکھا ہے جنہوں نے ایمانداری سے گرفتار نہیں کیا تھا۔ خواجہ صاحب Bad faith ثابت کرنا ایک آسان چیز ہے۔ میں آپ کو Damages کے علاوہ سول سوٹ بھی بتا سکتا ہوں۔ اور عدالتوں میں ان کو سزا ہوتے ہوئے Cases میں گن کر بتاؤں گا۔ جو Bad faith میں ہو تو کوئی عدالت اسکو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتی لیکن Good faith کو Protect کرنے کیلئے آپ نے بھی مانا ہے اور میں بھی مانتا ہوں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad-I) : Sir, Section 7 is a matter ordinarily of principle which is accepted in all laws. Even otherwise any act done by a public servant in the lawful discharge of his duties and in good faith is protected. So is the case with this Act. I see nothing particularly objectionable. It is just to clarify the position which has already been provided. This is a matter of principle in every law which the Leader of the Opposition knows very well. There is nothing in this which is objectionable. It is just to give protection to a public servant for an act done in good faith.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:—

That clause 7 as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Clause 8.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:—

That clause 8 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Preamble.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱)— Opposed Sir

جناب والا - اس بل کی تیسری خواندگی کے موقع پر میں دو تین منٹوں میں جناب محترم ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں اس بل کے متعلق چند گذارشات کرنا چاہتا ہوں -

وزیر جنگلات— کچھ تعریف بھی کردیں -

خواجہ محمد صفدر— میں پہلے تعریف ہی کرونگا - مجھے اس امر کا پورا پورا احساس ہے- کہ جنگلات ہمارے ملک کی دولت ہیں- نہ صرف یہ کہ جنگلات کی کثرت ملک میں لکڑی اور ایندھن کی بہتات پیدا کرتی ہے- بلکہ موسمیات کے ماہر بتاتے ہیں کہ ان سے آب و ہوا میں بھی تبدیلی آتی ہے- اور بارش بھی زیادہ ہونے کا موجب ہوتے ہیں- اگر جنگلات کم ہوں تو بارش بھی کم ہوتی ہے- میں ان وجوہات کی بناء پر ملک میں زیادہ سے زیادہ جنگلات دیکھنے کا متمنی ہوں- یہاں سیرگاہیں ہوں- اور شکارگاہیں ہوں- اور جن لوگوں کو سہولتیں اور فرصت کے لمحات میسر ہیں- وہ ان سے استفادہ کر سکیں- لہذا ہم اس قسم کے پابندی کے قوانین نہ بنائیں- کہ وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں - ہم چارکول نہیں بنا سکتے- اگر آپ موسم گرما میں کسی ایسی سڑک سے موٹر یا لاری میں گذر رہے ہیں- کہ جہاں تھوڑا بہت جنگل ہو تو آپ کو یکلخت خنکی محسوس ہوتی ہے- لیکن اس مخصوص جگہ سے آگے پیچھے آب و ہوا کو گرم محسوس کرتے ہیں- تو کئی وجوہات کی بناء پر جنگلات کا ہونا ناگزیر اور ازحد ضروری ہے - اور یہ اچھی بات ہے کہ ہم ان امور کو مدنظر رکھ کر جنگلات لگائیں- اس لئے اگر و مطالبہ نہ بھی کرتے تو بھی ہم اس سے اتفاق کرتے - مجھے اس کے مقصد سے اتفاق ہے- لیکن اسکے لئے جو طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے اس سے اختلاف ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Tthe Member can say all these things is the Third Reading. This is the Preamble.

خواجہ محمد صفدر— Preamble for my inattention, Sir کے متعلق تھا- مجھے افسوس ہے-

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :—

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

SHORT TITLE

The question is:

That the Short Title be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : I move.

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1964 be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved.

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1964 be passed.

میاں محمد اکبر (گجرات۔۱) :— Opposed Sir

جناب والا۔ جہاں مجھے اصولی طور پر اس بات سے اتفاق ہے۔ کہ ہم اپنے جنگلات کی دولت کا تحفظ کریں۔ اور مجھ سے پیشتر میرے قائد محترم خواجہ محمد صفدر صاحب نے جنگلات سے بہت سے فوائد گنوائے ہیں۔ نکے علاوہ میں ایک اور فائدہ بھی جناب والا۔ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر جنگلات ہوں گے۔ تو ہمارے وزیر جنگلات بھی ہوں گے۔ اگر جنگلات زیادہ ہوں گے تو تبھی ہمیں اتنے قابل اور بزرگ وزیر جنگلات ملیں گے۔ اس لئے اصولی طور پر میں اس بل کی حمایت کرتا ہوں۔ کہ ہمیں ایسا قانون ضرور پاس کر لینا چاہئے۔ کہ جس سے وہ ہماری اس گھٹتی ہوئی دولت کا تحفظ کر سکیں۔ لیکن جس طریقے سے یہ بل اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں۔ اور جس جلد بازی سے اس بل کو بغیر اس کے عواقب و نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ بہت قابل نفرین اور قابل افسوس ہے۔

جناب والا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ اس سے عوام کو بہت سی مشکلات درپیش آئیں گی۔ چھوٹے چھوٹے کاریگر اور ہمارے مستری وغیرہ جو دیہاتوں میں کام کرتے ہیں۔ وہ بیچارے ہر

وقت پریشان رھیں گے - اور ان کے سروں پر قانون کی یہ تلوار ھر وقت لٹکتی رھیگی - اور وہ ھراساں و پریشان رھیں گے - کہ کسی وقت بھی پولیس کا کوئی افسر فٹ کانسٹیبل سے لیکر S. H. O. تک یا اس سے بھی بڑے عہدے والا افسر کسی کو بھی ناکردہ گناہ میں گرفتار کر سکتا ھے - جناب والا - اس بل سے، اس کی دفعات سے، اس کی Mischief سے بچنا کسی بھی شخص کے لئے ممکن نہیں ھے - کیونکہ اس میں ایسی دفعات رکھ دی گئی ھیں - کہ جن سے کوئی بھی انسان اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا - اس کے علاوہ ھماری اینٹوں کے بھٹے جو ھماری ترقی پذیر معشیت میں بہت اھم کردار سر انجام دے رھے ھیں - اس قانون کے پاس ھو جانے کے بعد میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ھوں - کہ وہ تمام کے تمام بند ھو جائیں گے - یا پھر ان بھٹوں کے مالک اور ان بھٹوں کے چلانے والے ھر وقت قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے لئے تیار رھیں گے - کیونکہ ھمارے ھاں بھٹوں میں پتھر کا کوئلہ جلایا جاتا ھے - اور پتھر کا کوئلہ جلانے کے لئے یہ مسلمہ امر ھے - اور سب ھی جانتے ھیں کہ پتھر کے کوئلے کو تب تک آگ نہیں دی جا سکتی ھے - جب تک کہ اس میں ابتدائی طور پر لکڑی نہ جلائی جائے - لیکن اب اس میں ھر قسم کے ایندھن کے جلانے کی ممانعت کردی گئی ھے - سوائے تین قسم کے ایندھن کے - اور میں افسوس کے ساتھ کہہ سکتا ھوں کہ وہ تینوں اقسام ایندھن کے طور پر قابل استعمال نہیں ھیں - تو اس طرح سے ھمارے بھٹے اینٹیں بنانا بند کردیں گے - اور ھمیں خطرہ ھے اور میں نے پہلے بھی اس کی طرف نشاندھی کردی ھے - کہ ھمارے بھٹوں کے بند ھو جانے سے تمام ترقیاتی کاموں کے بند ھو جانے کا خطرہ ھوگا - کیونکہ وہ اتنی حیثیت نہیں رکھتے کہ پتھر کا کوئلہ منگوا سکیں - اس طرح جب ھمیں اینٹیں میسر نہیں آئیں گی - تو ھمارے بہت سے تعمیری کام بند ھو جائیں گے -

اس کے علاوہ میں جناب والا - کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ اس میں ایک پرووِیژن ھے - کہ حکومت اپنے کسی حکم یا رول کے ذریعے سے کسی علاقے کو اس بل کی دفعات سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ھے -

یعنی کسی علاقے میں یہ Ban اٹھا لی جائے گی کہ وھاں لکڑی یا لکڑی کا کوئلہ جلایا جائے۔ جب کہ اسی صوبے کے دوسرے حصوں میں یہ پابندی بدستور رھیگی۔

میں جناب والا۔ کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ ایک ادھورا سا قانون ھے کیونکہ یہ ممکن ھی نہیں کہ اگر صوبے کے کسی ایک حصہ میں پابندی نہ ھو اور کسی دوسرے حصے میں پابندی ھو تو اس بل کا جو بنیادی مقصد ھے کہ لکڑی اور لکڑی کا کوئلہ جلایا جائے، وہ مقصد حاصل ھو سکے۔ کیونکہ اس بل میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ھے جو لکڑی یا لکڑی کے کوئلے کی ٹرانسپورٹ یا نقل و عمل پر پابندی لگاتی ھو۔ اگر ایک علاقہ میں پابندی ھے کہ وھاں لکڑی یا لکڑی کا کوئلہ نہ جلایا جائے اور کوئی دوسرا علاقہ ایسی پابندی سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ھے تو اس علاقہ کی لکڑی اور لکڑی کا کوئلہ کہ جہاں پابندی ھے، ایسے علاقہ میں ٹرانسپورٹ کر دیا جائے گا جہاں یہ پابندی نہیں ھوگی۔ تو اس طرح سے وہ مقصد جسے ھم پورا کرنا چاھتے ھیں کبھی پورا نہیں ھو سکے گا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ھے یہ بل بہت جلدی میں draft کیا گیا ھے اور اس پر صحیح طور سے غور نہیں کیا گیا ھے۔ وہ اگر اس کو پاس بھی کر لیں تو جس مقصد کے لئے یہ بیان کیا جاتا ھے کہ یہ پاس کیا جا رھا ھے وہ کبھی پورا نہیں ھوگا۔ اس لئے میں ملک صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس بل کو واپس لے لیں۔ اس کو صحیح طور پر draft کریں یا کروائیں۔ جو مشکلات ھم نے بیان کی ھیں۔ جو عملی دشواریاں عرض کی ھیں کہ پیش آئیں گی اور جو ھماری معیشت پر بری طرح سے اثر انداز ھوں گی، ان تمام کو مدنظر رکھتے ھوئے اس پر دوبارہ غور کریں۔ ھم اس کے اصول سے چونکہ اتفاق کرتے ھیں، اس لئے ھم اسے welcome کریں گے اگر یہ قانون صحیح طور پر draft کیا جائے۔ اس کی وہ خامیاں نکال دی جائیں جن کی ھم نے نشاندھی کروائی ھے اور جن کے متعلق ملک صاحب نے بھی فرمایا ھے کہ یہ عملی دشواریاں پیش آئیں گی۔

Minister of Food: The question be now put Sir.

Khawaja Muhammad Safdar: Why is the Minister in a hurry Sir? Roa Khurshid Ali Khan wants to speak.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری۔ ۳)— جناب والا۔ میں صرف اتنی گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس بل کے مقاصد سے کوئی زیادہ اختلاف کئے بغیر صرف اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کم از کم Rule making کے وقت اگر ان مقاصد کا لحاظ رکھا جائے تو اس میں جو نقائص پوشیدہ ہو سکتے ہیں ان کی تلافی ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایک بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں اینٹوں کی مہنگائی کا پہلے ہی پرابلم موجود ہے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ پختہ مکانات بنانے میں لوگوں کو بڑی دقتیں پیش ہوتی ہیں۔ اب اگر بھٹے والوں کے راستے میں مزید دقتیں یا رکاوٹیں پیش کر دی جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اینٹوں کی مہنگائی کا جو پرابلم پہلے ہی موجود ہے۔ مکانات کی قلت کا جو پرابلم پہلے ہی موجود ہے، ہماری یہ لیجسلیشن ہماری ان Problems کو بری طرح سے متاثر کرے گی۔

جناب والا۔ ایک خطرہ جو اس میں پوشیدہ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ ماحول میں اس وقت بڑا ڈر محسوس ہوتا ہے جس وقت جناب سپیکر۔ ہمیں یہ محسوس ہو کہ اب مزید اختیارات حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اور ہمارے معاشرے کا وہ طبقہ جو قانون کے غلط استعمال سے بچا ہوا تھا، وہ بھی اس لیجسلیشن کی زد میں آ رہا ہے۔ تو اس سے بڑی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ مثلاً میں وضاحت کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بھٹے والا جب اپنے بھٹے کو جاری کرنے کے لئے، آغاز کار کے طور پر کچھ لکڑی استعمال کرنے پر مجبور ہے۔ اب اس کے لئے یہ طے کردیا گیا ہے کہ چھ انچ سے سوا چھ انچ موٹائی ہوگی تو جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ (قطع کلامیاں) جناب والا۔ میں اس ہاؤس کے decorum کو بگاڑنے کی بات نہیں کرتا۔ I am serious۔ اس میں یہ مقرر کردیا گیا ہے کہ لکڑی کی موٹائی چھ انچ سے زیادہ اگر بڑھ گئی تو The offence is cognizable پولیس اسے پکڑ لے گی۔ اب یہ بات کہ bailable ہے۔

عملاً جناب سپیکر۔ You also being a lawyer ہمارا یہ تلخ تجربہ ہے کہ bail جب پیش کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ قابل قبول نہیں ہے۔ تو bailable ہونے کے باوجود شریف آدمی کو بٹھا لیا ہے اور اسے بے عزت کیا جاتا ہے۔ بہرحال میں زیادہ تفاصیل میں نہیں جاؤں گا۔ صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہرحال Misuse ہو سکتا ہے۔ بھٹے والے اور دوسرے متعلقہ لوگ جو اس گئے گذرے ماحول میں بھی آزادیٔ تنقید کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں، ان کے راستے میں یہ رکاوٹ پیدا کی جاسکتی ہے کہ مثلاً کسی مخصوص area میں اس کے نفاذ کی نوٹیفیکیشن کردی جاتی ہے اور . . . .

چودھری سلطان محمود — اور آپوزیشن؟

راؤخورشیدعلی‌خان — You fill in the blanks.

بہر حال میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدا کیلئے جو لیجسلیشن آپ لا رہے ہیں، اس کا غلط استعمال نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو ہمیں اس پر زیادہ لمبے چوڑے اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن موجودہ ماحول میں خطرات یہ ہیں کہ ایک اچھی چیز کو بعض دفعہ اتنا غلط استعمال کیا جاتا ہے کہ اسکی اچھائی کم ہوجاتی ہے اور اس کے مقاصد حاصل نہیں ہوتے۔ اس کے تدارک کی ایک شکل جناب سپیکر -یہ ہوسکتی ہے کہ اگر کوئی شخص اس لیجسلیشن کے ذریعہ جس کو اختیارات حاصل ہوتے ہیں، ان کا غلط استعمال کرے تو law میں یہ provision ہونی چاہیئے کہ متعلقہ شخص عدالتوں سے رجوع کرسکے۔ اب یہاں تو سختیاں رکھ دیتے ہیں اور جب اس کے نقائص کھلتے ہیں اور لوگوں کو انصاف حاصل کرنے کے لئے Courts کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو Courts کی Jurisdiction کو debar کردیا جاتا ہے۔ یہ چیز جناب سپیکر۔ بڑی ناقابل برداشت ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک law کی implementation میں اس قسم کی دقتیں پیش آسکتی ہیں۔ اس میں غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ ایک

شخص اسکی implementation میں good faith کے ساتھ bad faith کا اظہار بھی کرے۔ اور جناب سپیکر۔ good faith اور bad faith میں فرق اتنا باریک ہے کہ دراصل اس کے باریک ہونے کی وجہ سے مثلاً یہ صورت ہوجاتی ہے کہ جو لوگ bad faith میں بھی implementation کرتے ہیں، ان کو بھی Haul up نہیں کیا جاسکتا۔ اور لوگوں پر وہ جو ظلم ڈھاتے ہیں اختیارات کے غلط استعمال کی وجہ سے، اس کا کوئی تدارک نہیں ہوسکتا۔ ایک تو میں اس طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ Courts کی jurisdiction کو debar کرنے کی بات بڑی نا قابل برداشت ہے۔ اور جو شخص اس قسم کی غلط کار روائی کا مرتکب ہوتا ہے اسے indemnification کی protection دینے کی بجائے Courts کے حوالے کرنا چاہیئے۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Don't repeat the same point. Has the member finished?

راؤ خورشید علی خان — میں دیکھ لیتا ہوں کہ کوئی اور بات ہے یا نہیں۔

وزیر زراعت- مجھے بھی پانچ منٹ دیں تو آپ کے فائدے میں ہوگا۔

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر — راجہ اللہ داد خاں۔

راجہ اللہ داد خان(راولپنڈی - ۱) — محترم صدر۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ۱۹۴۷ کے بعد آج تک جو کچھ جنگلات کا حشر ہوا ہے، وہ سب پر عیاں ہے۔ میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ۷۰ فیصدی جنگلات محکمۂ جنگلات نے لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ reserve forests میں سے یا دوسرے سرکاری جنگلوں سے guards کی باقاعدہ رقم مقرر ہے جو گدھی کا بوجھ لے جائیگا وہ اتنے روپے دے گا۔ جو اونٹ کا بوجھ لے جائیگا وہ اتنے روپے دے گا۔ تو ان چیزوں کی رکاوٹ کیلئے میں آپ کی وساطت سے حکومت کی اور وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے وہ ایک 'Helicopter، Chief Conservator کو سپلائی کریں اور خود بھی گاہے گاہے ان رقبوں

اور ان forests کا دورہ کیا کریں۔ وہ دیکھینگے کہ کیا حشر ہو رہا ہے۔ یہ بہت ضروری اور اہم ہے۔

میاں محمد شریف— اس حشر کو ختم کرنے کے لئے یہ قانون بنایا جارہا ہے۔

راجہ اللہدادخان— میں تو آپ کے حق میں بات کر رہا ہوں۔ اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہمیں جو خامیاں نظر آئیں وہ ہم ظاہر کریں۔ اور یہی مناسب بات بھی ہے۔ عوام کیلئے یہاں آ کر صرف قانون بنا دینا ہی کافی نہیں۔ قانون کا احترام ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کوئی ایسا سخت قانون بنائینگے جس کا توڑنا ہر حالت میں لازم ہو تو مجبوراً اس ملک کا غریب شہری اسے توڑیگا۔ لہذا اب آپ کا فرض ہے کہ آپ قانون ایسا بنائیں جس پر عمل کرنا آسان ہو۔ یعنی وہ قانون workable ہو۔

حضور والا — مجھے یہ بات راولپنڈی میں دیکھنے میں آئی ہے کہ وہاں فوج کو ہزاروں بلکہ لاکھوں من لکڑی supply کی جاتی ہے۔ تو میں اس امر کی طرف جناب وزیر صاحب کی توجہ دلاتا ہوں کہ اس زمانے میں جب کہ گیس اور دوسرے تیل وغیرہ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ فوجوں کو لکڑی کم از کم استعمال کرنی چاہیئے۔ کیونکہ باقی پبلک لاکھوں کی تعداد میں شہروں میں آ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے شہروں کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اسلئے شہروں میں جہاں لکڑی کے بغیر گذر اوقات نہیں ہو سکتا اسکی مانگ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسوقت راولپنڈی میں لکڑی چار روپے من کے حساب سے بک رہی ہے۔ اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی اسکی قیمت میں خاصا اضافہ ہوگیا ہے۔ تو جناب اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔ یہاں میں یہ بات واضح کردوں کہ میں صحت مندانہ تنقید کا حامی ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ حکومت کے کاروبار کو بہتر بنانے کیلئے ایسی تنقید ہونی چاہیئے۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ ہمارے وزرا کو بھی گاہے گاہے کم از کم ہفتے میں ایک بار سیر کے طور پر helicopter جنگلوں کے اوپر چکر لگانے چاہیئیں۔ ایک

دو جگہ اترنا چاہیئے ۔ اس کا یقینی طور پر یہ اثر ہوگا کہ جو لوگ ناجائز طور پر چوری کرتے ہونگے انہیں ڈر ہوگا کہ اگر وزیر صاحب کسی وقت آجائیں اور ہمیں جنگل میں پکڑ لیں۔ تو ہمارا تو کوئی ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے چیف کنسرویٹر اور دوسرے افسران بعض مشکل مقامات پر جاہی نہیں سکتے ۔ لہذا اس وقت جنگلوں کی باگ ڈور گارڈوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جسے چاہیں اور جو چاہیں دیدیں۔ آج کل صورت حال یہ ہے کہ چیف کنسرویٹر یا وزیر صاحب پکی سڑک پر جاتے ہیں۔ بنگلے پر بیٹھتے ہیں۔ وہاں دو چار باتیں کرتے ہیں اور باتیں کر کے واپس آجاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جب تک قصہ زمین برسر زمین نہ ہوگا آپ جنگلات سے کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ اگر ہمارے وزیر صاحب اس طرح چکر لگائینگے تو لاکھوں روپے جو یونہی ضائع ہوجاتے ہیں۔ بچ جائینگے۔ تو گویا محکمہ جنگلات کے افسروں اور خاص طور پر وزیر جنگلات کیلئے helicopter ضروری ہے۔ اس کے ذریعے وہ سندھ بھی دیکھ آئینگے ۔ Murree Hills بھی دیکھ آئینگے۔ اور جب ان کا helicopter اڑتا پھریگا تو اس سے یقیناً بہت فائدہ ہوگا۔

جناب والا ۔ اس وقت فوج میں جلانے کی لکڑی بہت زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ ویسے راولپنڈی میں گیس بھی پہنچ چکی ہے۔ جو استعمال میں آرہی ہے بعض جگہ Diesel Oil بھی جلایا جاتا ہے ایسی صورت میں فوج میں لکڑی کے استعمال میں کمی کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ وہاں پتھر کا کوئلہ یعنی Soft Coke بھی supply ہوسکتا ہے۔ اور اس سے بھی کام چل سکتا ہے۔ وہ قدرے سستا بھی رہتا ہے۔ اور اس سے لکڑی کا استعمال بھی کم ہوسکتا ہے ۔

جناب والا۔ بھٹوں کے متعلق میں واضح کردوں کہ اس وقت راولپنڈی ڈویژن میں جتنے عوام کے بھٹے ہیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ان کی تعداد بہت کم ہے۔ کیونکہ وہاں Capital اور Satellite Town زیر تعمیر ہیں۔ اور دیگر سرکاری عمارتیں بھی بن رہی ہیں۔ ان کیلئے اینٹوں کا ہونا اشد ضروری ہے راولپنڈی میں اینٹوں کا بھاؤ اس وقت ۶۰ روپے ہزار تک پہنچ چکا ہے۔ اس علاقے میں اینٹوں کے بھٹے چھ ماہ سے زیادہ نہیں چل سکتے۔ وہاں ہر season

میں نئی آگ لگانی پڑتی ہے۔ شروع میں ایک بھٹے کو آگ لگانے کیلئے کم از کم دو سو من لکڑی اشد ضروری ہوتی ہے۔ یہ میرے ذاتی تجربے کی بات ہے کیونکہ میں خود بھٹہ چلاتا رہا ہوں۔ تو میرے خیال میں ملک صاحب کو کم از کم اس کیلئے ضرور provision رکھنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ شروع آگ جب تک صحیح temperature حاصل نہ کرلے کوئلے کو آگ لگ نہیں سکتی۔ لہذا انہیں فی بھٹہ دو سو من لکڑی منظور کرنی چاہیئے۔ اس سے سرکاری کام میں بھی رکاوٹ نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی دوسری چیز میں رکاوٹ کا سوال پیدا ہوگا۔

وزیر خوراک و زراعت— جناب والا۔ میں ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس بل پر نکتہ چینی کرتی رہے۔ مجھے اس نکتہ چینی پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگرچہ وہ قدرے irrelevant تھی۔ تاہم میں ایک بات کے متعلق جو ہمارے علم میں ہے۔ یقین دہانی کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ بھٹے شروع کرنے سے قبل کچھ لکڑی ضروری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جہاں لکڑی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس قانون میں بہت سی احتیاطیں رکھی ہیں۔ تاکہ ہم by order اور by Notification لوگوں کی تکالیف رفع کر سکیں۔ اور اس قانون کی ایسی شکل نہ رہے جس سے عوام کو فائدے کی بجائے harass کیا جائے۔ اس کے متعلق میں پھر ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963, be passed.

(The motion was carried)

Minister of Food and Agriculture: I beg to present the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: There is an objection that only the Minister concerned or the Parliamentary Secretary of that Department can present the Report of the Standing Committee.

Minister of Food and Agriculture: Which is that rule?

Mr. Senior Deputy Speaker: Rule 121.

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 12th March, 1964. at 9.00 A.M.

(The Assembly then adjourned till 9.00 *a.m. on Thursday, the* 12*th March,* 1964).

APPENDIX I

(Ref. Starred Question No. 4330)

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF TEACHERS WHO HAVE BEEN RETIRED BUT THEY HAVE NOT BEEN SANCTIONED PENSION SO FAR

Serial No.	Name of the primary teacher.	Date of retirement.	Reasons as to why pension has not been sanctioned so far.
1	2	3	4
	Hyderabad Region.		
1	Late Mr. Ghulam Muhammad son of Ahmed Khan Akhound.	20-6-1960	The papers are in the final stage. The marks of identification of the widow of the deceased have been called for. As soon as the same are received they will be forwarded to the Comptroller S. A Karachi for issuing G.P.O.
2	Late Mr. Allah Dino Abdul Hassan.	25-11-1956	The papers are in the final stage. The Comptroller has called for a list of survival members of the deceased. As soon as the same are received from the heirs of deceased they will be forwarded to the Comptroller, S.A.W.P. Karachi for issuing G.P.O.
3	Late Mr. Dodo Khan son of Allahdino.	2-8-1962	The anticipatory pension/Gratuity has already been sanctioned to the widow of the deceased and the regular pension papers have been prepared and sent to the Comptroller S.A. Karachi.
4	Late Haji Gul Muhammad son of Wali Muhammad Sheikh.	28-1-1959	The pension papers have been sent to th Comptroller S.A.W.P. Karachi for finalizing the same. Moreover the widow of deceased has been asked to furnish the declaration in order to sanction the anticipatory pension/gratuity to her. As soon as the declaration is received from her, she will be granted anticipatory pension.
5	Late Mr. Muhammad Juman son of Hamzo Khan.	29-7-1960	The heirs of the deceased have recently produced the heirship certificate. His pension papers are under preparation and will be sent to the Comptroller Karachi shortly. The anticipatory pension papers are also being prepared.
6	Abdul Ali Alu Khan ..	19-8-1962	His pension papers are under preparation and will shortly be sent to the Comptroller S. A. Karachi. The anticipatory pension gratuity papers have also been prepared and as soon as the declaration already sent to the widow of deceased is received, the same will be sanctioned.
7	Late Mr. Ghulam Muhammad s/o Muhammad	14.5.1956	The heirs of the deceased have not produced the heirship certificate from the Mukhtiarkar. They have again been directed in the matter.

APPENDIX I

(Ref. Starred Question No. 4330)

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF TEACHERS WHO HAVE BEEN RETIRED BUT THEY HAVE NOT BEEN SANCTIONED PENSION SO FAR

Serial No.	Name of the primary teacher.	Date of retirement.	Reasons as to why pension has not been sanctioned so far.
1	2	3	4
	Hyderabad Region		
8	Late Mr. Noor Muhammad son of Muhammad Ismail.	6-10-1950	Anticipatory pension/gratuity has already been sanctioned to the widow of the deceased and the regular pension/gratuity papers have been sent to the Comptroller for finalization.
9	Allahdino Ali Muhammad ..	1-1-1957	These cases have not been finalized due to the question of waiving of excess amount drawn by the pensioners on account of wrong fixation of his pay with the Government.
10	Muhammad Uris Khamiso ..	1-1-1957	These cases have not been finalized due to the question of waiving of excess amount drawn by the pensioners on account of wrong fixation of his pay with the Government.
11	Muhammad Ibrahim Abdul Razzak.	1-9-1957	These cases have not been finalized due to the question of waiving of excess amount drawn by the pensioners on account of wrong fixation of his pay with the Government.
12	Muhammad Ramzan Muhammad Umer.	13-10-1958	The matter could not be finalized due to wrong fixation of pay on 1st September, 1952 by the Comptroller S. A. Karachi. The pay fixation statement has already been sent to the Comptroller for re-fixation of his pay but the same is still pending with that office though many reminders have been issued by this office.
13	Bikhumal Sissmal ..	20-11-1947	The case is pending with the Comptroller S.A.W.P. Karachi on account of transfer of claim to India.
14	Rizkullah Izzatullah ..	31-12-1961	The case is pending with Government. The question of payment of salary for the period from 2nd June, 1954 to 8th August, 1957 is under consideration with Government.
15	Ahmed Khan Khuda Bux ..	10-1-1961	Some information from the heirs of the deceased are still wanting. Hence the delay in preparing his pension papers.
16	Rasool Bux Muhammad Saleh.	16-2-1961	Pension papers are under correspondence with the Comptroller S.A.W.P., Karachi. He expired on 16th February, 1961.

APPENDIX

(Ref. Starred Question No. 4330)

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF TEACHERS WHO HAVE BEEN RETIRED BUT THEY HAVE NOT BEEN SANCTIONED PENSION SO FAR

Serial No.	Name of the primary teacher.	Date of retirement.	Reasons as to why pension has not been sanctioned so far.
1	2	3	4
		Hyderabad Region.	
17	Muhammad Siddique Abu Talib.	31-3-1962	Necessary documents are required from legal heir of deceased pensioner letter has been issued to his brother for producing heirship certificate.
18	Guhram Khan Haji Haroon..	13-7-1962	Some information from the heirs of the deceased is still wanting, hence delay in preparing his pension papers.
19	Muhammad Saleh ..	13-5-1958	Comptroller S.A.W.P. Karachi is being expedited in the matter.
		Tharparkar District.	
20	Mr. Allahando ..	8-12-1952	Comptroller Southern Area West Pakistan Karachi has been expedited.
21	Ahmad Khan ..	31-12-1959	Comptroller, Southern Area West Pakistan, Karachi has been expedited.
22	Noor Muhammad ..	11-1-1962	Comptroller, Southern Area West Pakistan Karachi has been expedited.
23	Mehar Chand ..	1-3-1959	His pension case has not been finalized as his pay has yet not been fixed by the Comptroller, Southern Area West Pakistan, Karachi. He is being expedited.
24	Zainab Sultana ..	21-1-1960	Comptroller, Southern Area West Pakistan Karachi is being expedited in the matter.

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 5089)

LIST OF RAILWAY NOMINEES ADMITTED DURING THE SESSION 1963-64 IN THE FIRST YEAR OF GOVERNMENT POLYTECHNIC INSTITUTE, LAHORE

RAWALPINDI, LAHORE, SARGODHA, MULTAN AND BAHAWALPUR Divisions

Serial No.	Name of student	Father's name	Address
1	Khalilur Rehman	.. Faiz Rasul	... Railway Road, Railway Quarters, Lahore.
2	Muhammad Ali	.. Fazal Muhammad	... Chak No. 13768, P.O. same District Lyallpur.
3	Ahmad Nisar Butt	.. Muhammad Rafi Butt	.. Mohalla Bakhtawala Station Buttwali, Gujranwala.
4	Muhammad Javaid	.. Sh. Ahmad Ali	.. Kot Radha Kishan, Pak Bazar, H. No. 64. District Lahore
5	Muhammad Sarwar	.. Ch. Mehtab	... Old Water Tank, No. 33/15, Locoabad, Lahore.
6	Munir Ahmad Bhatti	.. M. Allah Ditta	... H. No. 19, Mushtaq Station No. 66, Baghbanpura.
7	Gulzar Hussain Khan	.. Muhammad Hussain Khan.	73, Kacha Ravi Road, Kasurpura, Lahore.
8	Usman Ghani	.. Abdul Ghani	... Village Cohawa, Post Office Model Town, Lahore.
9	Ahsanul Haque Parvez	.. Hafiz Ahmad	... C/o Hafiz Ahmad, Ticket No. 7116, Shop No. 39-B, Well. Shop, Lahore.
10	Muhammad Salehman Razi.	Muhammad Ashraf Malik.	St. No. 3, Kasurpura, R avi Road, Lahore.
11	Ijaz Ahmad Qureshi	.. Muhammad Yasin	... House No. 20, Main Bazar, Tajpura, Lahore.
12	Ferozul Hasan Qadri	.. Mahmood Hasan	... H. No. 80819, Washing Line, Jacob Road, Lahore.
13	Muhammad Jamil Malik	.. Nawazish Ali Malik	... 28, Nisbat Road, St. No. 101, Lahore.
14	Shabbir Ahmad	.. Siddiq Ahmad	... House No. 65, St. No. 65, Old Bharampura, Lahore.
15	Muhammad Javid	.. Mazharuddin	... House No. 54-B, Shah Hussain Wali St., inside Mochi Gate, Lahore.
16	Muhammad Yasin	.. Mian Usman Din	.. House No. 20, Asif Street No. 35, Baghbanpura, Lahore.
17	Abdul Bassy Qureshi	.. Khurshid Ahmad	.. House No. 29, Kucha Sh. Ali Bakhsh, Chahmiran, Lahore
18	Muhammad Razaq	.. Chiragh Din	... Feroze Street No. 141, House No. 16, Baghbanpura, Lahore.

Serial No.	Name of students	Father's name	Address
19	Muhammad Riaz Akhtar..	Ali Muhammad	.. Chak No. 398/GB., Toba Tek Singh, District Lyallpur.
20	Muhammad Iqbal	.. Sardar Ahmad	.. New Bazar, Gujranwala.
21	Zaffar Iqbal	.. Iqbal Muhammad	.. Chief Goods Clerk, Khanpur, P. W. R.
22	Muhammad Rafi	.. Muhammad Sharif	.. Q. No. 15, Lane No. 401, Loco Engine Shed, Lahore.
23	Fayaz Rehman	.. Fazalur Rehman	.. House No. 15, Street, No. 44 Dharampura, Lahore.
24	Anis Altaf	.. Altaf Hussain	.. Balochi, Gate, Wazirabad.
25	Rafiq Ahmad	.. Maroo	.. House No. 106 Islampura, Lyallpur.
26	Naseem-ud-Din Zubair	.. Allah-ud-Din	.. Shad Bagh 218, Lahore.
27	Abdull Qadus	.. Abdul Ghani	. House No. 3 Sultanpura, Lahore.
28	Muhammad Ashraf	.. Mahmood Akhtar	Ganj Mandi, Gujranwala.
29	Afzal Ahmed	.. Nazir Ahmed	.. Loco Engine Shed, Lahore
30	Qardab Ali	.. Muhamad Siddiq	.. Bagbanpura, Lahore
31	Muhammad Iqbal Ghori	Muhammad Shisi	.. Kocha Muhammad, Faiz Bagh Lahore.
32	Muhammad Iqbal	.. Allah Rakha	.. Railway Quarters, No. 34-C Sheikhupura.
33	Muhammad Azeem	.. M. Mobin	.. Charampura, Lahore
34	Hassrat Hussain	.. Muhammad Ismail	.. Railway Power, House, Mughal pura, Lahore.
35	Muhammad Faiz Masood..	Murad Bakhsh	.. Loco Shed Khanewal
36	Akhtar Khan	.. Abdul Rahim Khan	.. Peon to Deputy Chief Engineer Signal Shop, Lahore
37	Naseer-ud-Din	.. Hafiz-ud-Din	.. Ghari Shahu, Lahore.
38	Riaz-ul-Haq	.. Iqbal Muhammad	.. 69, Ram Gali, Lahore
39	Rashid Ahmed	.. Chanan Khan	.. Kachi Abadi, Arifwala, District, Montgomery.
40	Hamid Pervez	.. Rehmat Ullah	.. Outside Haram Gate, Lahore
41	Muhammad Rafiq Khan	.. Abdul Aziz	.. 163-Westendgs Road, Rawalpindi
42	Muhammad Saeed	.. Muhammad Ramzan	.. Baharat Nagar, Lahore.
43	Khaliq-ur-Rehman	.. Sardar Ali	.. Baghbanpura, Lahore

Serial No.	Name of students	Father's name	Address
44	Manzoor Ahmed	... Muhammad Ibrahim	... Railawy Station Montgomery
45	Muhammad Iqbal	.. Muhammad Bakhsh	.. Sardar Bazar, Lahore
46	Shaukat Farooq	... Muhammad Sharif	... Rajputan Street, Kashmiri gate Lahore.
47	Muhammad Rashid	... Abdul Aziz	.. Salamatpura, Lahore
48	Muhammad Farooq Chughtai	... Sher Muhammad Chughtai	.. Bazar Hakiman, Lahore
49	Manzoor Ahmed	.. Ehsan-ul-Haq	.. Dharampura, Lahore
50	Khuda Bakhsh	... Allah Bakhsh	... Farooq Gunj. Lahore
51	Muhammad Anees	... Sharfi Ahmed	.. Engine Shed, Lahore
52	Sabir Hussain	.. Abdul Ghafoor	... Monghalpura. Lahore
53	Shaukat Ali	... Karam Din	... Loco Shed. Lahore
54	Muhammad Akram	... Inayat Khan	... Jaranwala, Lyallpur
55	Mumtaz Ahmed	Muhammad Mukhtar	... Gari Shahu, Lahore
56	Ali Arif Zaidi	... Mumtaz Hussain Zaidi	.. Sheranwala Gate, Lahore
57	Javad Ahmad	... Muhammad Yousaf	... Dharampura, Lahore
58	Muhammad Akram	... Rahim Bux	.. Bagh Gul Begum, Mozang, Lahore.
59	Muhammad Haroon Qammar	Noor Muhammad	... 45, O,T. Road, Lahore
60	Muhammad Amir Khan	... Feteh Muhammad	... Kundian, District Mianwali
61	Shafiq Muhammad	... Ilam Din	... Sahalamar Town, Baghbanpura, Lahore
62	Shahid Rashid	... Muhammad Ismail	... Dharampura, Lahore
63	Abdul Ghafoor	... Ghulam Akbar	... Ratta Amrat, Rawalpindi
64	Mahmood Nawaz	Ch. Atta Muhammad	... Railway Station Dunga Bunga District Bahawalnagar.
65	Tariq Ali Bukhari	... Bashir Ahmad	... Moghalpura, Lahore
66	Muhammad Akram	... Barkat Ali	... Baghbanpura, Lahore
67	Muhammad Naseer	... Abdul Ghani	... Gari Shahu, Lahore
68	Islam Ahmed Khan	... Dost Muhammad	... Railway Power House, Kundian , District Mianwali
69	Muhammad Iqbal	... Muhammad Din	... Booking Clerk, II Peshawar Cantt.

APPENDIX

Serial No.	Name of students	Father's name	Address
70	Muhammad Shafi	.. Malik Muhammad Ali	... P.B. Chala, District Jhang.
71	Atiq Ahmed	... Aftab Ahmad	... 99-B, Sattelite Town, Rawalpindi.
72	Muhammad Riaz	... Muhammad Shafi	... Loco Inspector-I, Multan.
73	Muhammad Khurshid	.. Allah Rakha	.. Railway Station Gamber, Tehsil Okara, District Montgomery.
74	Muhammad Saleem	... Faqir Muhammad	.. Bungalow 29, Mayo Garden, Lahore
75	Sher Afghan Khan	... Meer Hassain Khan	.. Baza Chick Centre, Peshawar Cantt.
76	Syed Munawar	.. S. Abdur Reahim	... Block No. 58 Mayo Road, Lahore.
77	Muhammad Sharif	... Nawab Beg	Moghal Engineering Workshop near Ice Factory, Sialkot.
78	Saleem Hussain	... Sultan Ali	... House No. 3. Street No. 4, Naulakha Park, Lahore
79	Muhammad Rafiq	... Muhammad Siddique	... Beriwala Chauk, Sialkot.
80	Muhammad Abdul Latif	... Muhammad Abdullah	... Gang Moghalpura, Lahore

APPENDIX III
(Ref: Starred Question No. 5500)
ABBOTABAD B&R DIVISION P.W.D ABBOTTABAD

Sr. No.	Name of School.	1960-61 Allott:	1960-61 Expdr:	1961-62 Allott:	1961-62 Expdr:	1962-63 Allott:	1962-63 Expdr:	REMARKS.
1	G.M.S. Girls Kunj Abad	500	586	..	...	..	..	
2	G.M.S. Naza abad	1000	1070	3000	3900	3500	4,800	
3	G.M.S. for Boys A' Abad	2000	2540	1500	1500	1500	2,700	1960-61 The excess of Rs. 31,820/- is due to the fact that the demand based on sanctioned demand M&R Estimates was not alloted to expenditure. Booked as per provision adopted in various budget returns. Full position also explained in appropriation accounts.
4	G.P.S. Chamba	500	500	...	...	...	..	
5	G.P.S. Havelian	2500	3500	...	...	...	8,000	
6	G.H.S. Havelian	3000	3900	..	..	..	5,080	
7	G.Degree College A' Abad	8000	8900	8000	8400	6000	..	
8	G.H.S. Nawansher	3000	3900	2000	2080	3000		
9	G.H.S. Nathiagali	1000	1500	1000	1050	...		
10	G.P.S. Bagnetaur	1300	1800	...	...	...		
11	Precadet College H/Abdal	12000	16000	...	...	...		
12	A.V.S. A' Abad	2500	2800	...	...	...		
13	G.P.S. Chamba	800	1000	900	1890	...		
14	G.H.S. Haripur No.1	2500	2500	3000	3900	17775	1,7804	1961-62
15	G.H.S. No. 2 Haripur	2500	3000	1000	3850	8600	8,608	
16	G.M.S. Havelian	1500	1700	..	..	..	..	The excess of Rs. 13,782/- over all is due to the fact that less allottment received against the demand of AM&R estimates which could not be avoided in this connection kindly refer to para 5-7 (III) of B&R Code
17	G.H.S. Ghazi	1200	1275	3000	3700	8000	7,982	
18	G.H.S. Turbela	1000	2080	..	..	7000	7,000	
19	G.H.S. Lalegali	800	1000	...	..	3000	3,012	

20 L.M.S. Kalabat	...	800	1000	..	...	—	..	
21 L.M.S. Serai Niamat Khan	...	400	500	...	...	55	75	
22 L.M.A. Kelenger	...	500	500	...	...	1000	1000	
23 G.P.S. Turbela	...	1000	1000	...	...	173	179	
24 G.P.S. Dabri	...	800	1000	...	...	—		
25 G.P.S. Alim Khan	...	800	1000	...	—	—		
26 G.P.S. Pind Hashma Khan	...	900	1080	...	...	—	...	1962-63
27 G.H.S. C. Pur	...	2500	5000	..	...	—	...	
28 G.G.H.S. Pur	...	3000	6000	...	...	—	..	The excess of Rs. 9,750;- is due to the fact that the demand which was based on M&R estimates which was not received in full Hence excesses.
29 G.H.S. T. Gang	...	2800	4500	...	...	—	..	
30 G.G.H.S. Tuba Gang		3000	4500	...	...	—	—	
31 G.H.S. Hazro	...	3000	5500	...	...	—	—	
32 G.H.S. Hassanabdal	...	3000	6000	...	...	...	—	
33 D.B.S. Abbotabad	...	500	1500	...	...	—		
34 G.H.S. Serai Salah	...	1044	1133	3000	3900	—		
35 Inter College Haripur	...	2500	3000	...	...	—		
36 G.H.S. Havelian	...	1,800	2,000	3,000	3,500	...	...	
37 G.M.S. Pindi gheb		1,500	2,500	...	...	...	...	
38 G.H.S. Paniaa	...	1,500	1,700	2,000	2,500	5616,	56,10	
39 G.M.S. Kaketri	...	1.000	1,200	1,000	1,500	1,500	3,200	
40 G.P.S. Haripur	...	1,000	1,000	1,500	1,800	1,500	2,000	
41 G. College for Women Abbotabad		3,000	3,500	...	...	...	...	
42 G.M.S. Dhamtaur	...	...	...	800	900	...	...	
43 G. H. S. NO. 1 Abboabad	...	...	...	3,000	3,088	...	...	

APPENDIX —III
(Ref: Starred Question No. 5500)
ABBOTABAD B&R DIVISION P.W.D ABBOTTABAD.

Sr. No.	Name of Schools.	1960-61 Allott	1960-61 Expdr:	1961-62 Allott:	1961-62 Expdr:	1962-63 Allott:	1962-63 Expdr:	Reasons for Variation	REMARKS.
44	D. IS. Office Abbotabad	... .		2,000	2,500	1,990	4,470		
45	G.H.S. No. 1 Abbtoabad	.. ..		3,000	3,480	3,000	4,490		
46	G.H.S. Abbotabad	... .		3,000	3,070	...	...		
47	Technical M. School Abbtoabad	... .		4,000	4,400	3,000	3,995		
48	G.H.S. Nawansher	... .		3,000	3,800	..	..		
49	D.I.S. Office	... .		2,000	2,400	..	..		
50	G.H.S. Bangnotur	.. .. ..		900	1000	..	..		
51	G.M.S. Damtaur	.. ..		500	500	...	...		
52	G.G.H.S. Haripur	.. ..		1,500	1,700	2,560	2,562		
53	G.P.S. Banda Pir Khan	... .		944	1,000	1,000	2,200		
54	G.H.S. Kotnijibullah	... .		2,000	2,100	5,000	5,000		
55	G.M.S. Rajoya	... .		1,000	1,800	..	...		
56	G.M.S. Kokal Barrian	.. ..		1,000	1,050	..	..		
57	G.P.S. Gadda	.. ..		1,300	1,370	1,400	2,995		
58	G.P.S. Sheikhul Bandi	... .		1,900	2,000	..	...		
59	G.P.S. Jaral	... .		1,000	1,093	1,100	1,627		
60	G.M.S. Bandi Dhodian	... ...		..	..	2,020	2,300		
61	G.P.S. Mahar Kalan	... .		...	..	1,200	2,400		
62	G.H.S. Kalabat	... ...		..	..	3,000	3,013		
63	G.H.S. Khanpur	... .		..	..	700	1,705		

64 G.H.S. Sari	...	...	...	...	..	1,000	968
65 P.S. Kariplian	...	..	..	..	..	100	140
66 D.S. Debri	..	..	...	..	..	90	110
67 P.S. Lalegali	..	..	..	..	..	70	100
68 P.S. Mankrai	...	..	...	...	..	75	105
69 G. Training School Maripur	..	...	..	..	..	4,800	4,801
70 G.M.S. Lora	..	..	..	..	..	6,500	6,488
71 G.H.S. Bhera	..	..	..	..	..	1,000	1,002
72 G.M.S. Khal	...	...	..	..	..	1,000	997
73 G.G.M.S. Abbotabad	..	..	..	...	..	1,000	1,000
74 G.G.M.S. Kotnijibullah	...	..	..	...	..	1,000	1,000
75 G.G.M.S. Serai Salah	..	..	..	...	...	1,500	1,499
76 G.P.S. Kalenger	...	...	...	...	...	3,500	3,488
77 G.P.S. T. Alekar	...	...	...	...	...	2,000	2,000
78 G.P.S. Haripur	...	...	...	...	..	2,800	2,766
79 G.P.S. Kukamong	...	...	...	...	..	2,500	2,500
80 G.P.S. Bagra	...	...	...	...	...	2,000	1,999
81 G.P.S. Baldher	...	...	...	...	...	8,000	8,000
82 G.P. Phalla	...	...	...	...	...	7,700	700
83 G.G.H.S Abbotabad	...	...	...	...	...	3,000	3,520
84 G.P.S. Abbotabad	...	...	...	...	...	1,000	2,577
85 G.H.S. Nathiagali	...	...	...	...	...	587	587
86 G.H.S. Sherwan	..	...	...	...	...	3,300	4,297
Total	...	83,944	1,15,764	68,744	82,526	1,33,401	1,43,151

MANSEHRA B & R. DIVISION P. W. D. MANSHERA

Serial No.	No. of School.	1960-61		1961-62		1962-63		Remarks
		Allott.	Expdr.	Allott.	Expdr.	Allott.	Expdr.	
1	G.M.S. Baffa	.. 1,136	1,136	829	829	663	663	
2	G.H.S. Mansehra	.. 1,872	1,872	248	248	..	..	
3	G.G.H.S. Mansehra.	... 1,001	1,001	783	783	1,635	1,635	
4	G.M.S. for Girls at Baffa	... 122	122	768	768	531	531	
5	G.P. Girls at Man.	.. 107	70	..	..	523	423	
6	G.M.S. Gandian	.. 107	107	..	..	553	553	
7	G.L.M.S. Bardi Dhundi	.. 25	25	1,848	1,848	..	..	
8	G.P.S. Mansehra.	.. 326	326	..	..	..	..	
9	G.P.S. at Shinkiari	... 38	38	..	..	..	..	
10	G.P.S. at Baffa.	... ...	1,122	..	...	304	304	
11	G.M.S. Attarshinsha	... 447	1,400	1,400	1,400	...	...	
12	G. College at Mansehra.	... ...	...	694	694	...	...	
13	G.P.S. at Ghitta Batia	... ..	...	600	600	...	...	
14	G.P.S. at Behali	... ...	...	1,027	1,027	..	..	
15	G.M.S. Data	... ...	...	...	..	401	401	
16	G.M.S. Dhodial	... ...	...	...	..	278	278	

K. V.—SUB-DIVISION.								
1	G.H.S. Balakot.	—	2,800	3,895	1,000	1,095	300	570
2	G.P.S. Balakot.	—	100	126	300	330	150	206
3	G.M.S. Jarreed	—	200	306	200	300	150	300
4	G.M.S.G. Habibullah	—	350	750	900	993	200	800
5	G.M.S. Kaghan	—	660	1,148	798	869	210	655
OGHI—SUB-DIVISION.								
1	G.M.S. Bherkud	..	358	358	263	263	100	180
2	G.P.S. Battagram	..	500	630	237	590	200	386
3	G.P.S. Shergarh	..	..	..	..	..	98	98
4	G.P.S. Lagrian	..	100	175	96	96	100	243
5	G.P.S. Darband	—	300	522	100	298	200	392
6	G.P.S. G. Amb.	..	300	463	200	548	188	288
7	G.M. Darband	..	200	390	896	896	200	335
8	G. P. Oghi	..	200	420	300	601	397	437
9	G.P. Shamdhara	..	80	92	97	97	92	92
10	I.M. Batta	..	90	84	84	84	80	80
11	M.S. Khaki ..	..	100	179	132	132	76	76
12	S herpur	..	200	297	297	297	100	197
13	G.M. S. Battal. ..	..	627	925	400	690	300	578
14	G.M.S. Oghai	—	3,000	3,001	2,926	2,974	3,432	2,432
15	G.P.S. Shamlai —	—	...	573	..	433	309	309

The expenditure booked in excess is due to the fact that the item of the works were very essential to be carried out and were unavoidable. In a case the same were omitted the damages to the bldgs: would have been occured

MANSEHRA B & R. DIVISION P. W. D. MANSHERA

Serial No.	No. of School.	1960-61		1961-62		1962-63		Remarks
		Allott.	Expdr.	Allott.	Expdr.	Allott.	Expdr.	
16	G.P.S. Lesol.	488	488	503	503	503	502	
17	G.P.S. Thakot	512	512	668	668	337	340	
	NOWSHERA B AND R DIVISION P.W.D. NOWSHERA.							
1	Government H. S. Mardan ..	645	643	645	642	645	645	
2	P.S. for Boys at Mardan ..	28	28	28	27	28	29	
3	A. Inf Schools Office	95	93	95	94	95	94	
4	Akbar Memorial College Mardan	7,750	7,748	7,750	7,751	7,750	7,750	
5	M.S. for Boys Mardan ..	824	823	824	822	824	825	
6	P.S. for Girls Mardan	393	390	393	391	393	392	
7	M. School Takkar ..	153	152	153	153	153	151	
8	M.S. Teru	131	130	131	131	131	132	
9	L.M.S. Mayar	28	27	28	27	28	28	
10	P.S. Ghaladher	41	41	41	40	41	42	
11	P.S. School Takhthhai	82	80	82	81	82	81	
12	P.S. Jalala	25	24	25	25	25	24	
13	G.H.S. Katlang	130	131	1,130	129	130	1,302	
14	L.M. School Katlang	112	110	112	110	112	112	
15	M.S. of -Manga Dargai ..	533	530	533	532	533	530	

16	P.S. Rashaki	389	390	389	388	389	390
17	P.S. at Swaldher	48	47	48	48	48	47
18	P.S. Jamal Garhi	41	41	41	40	41	40
19	L.M. S. Gujrat	307	309	307	308	307	310
20	M.S. Garhi Kapura	817	816	817	818	817	819
21	G.H.S. Rustam	612	610	612	611	612	612
22	M.S. Risalpur.	289	290	289	290	289	289
23	P.S. Adina	52	51	52	50	52	51
24	L.M.S. Ismaila	110	110	110	109	110	109
25	G.M.S.S.Wabi	640	641	640	642	640	640
26	H.G.H.S. Topi	298	300	298	299	298	295
27	M.S. Zaida	173	170	173	171	173	172
28	M.S. Marghuz	165	164	165	163	165	164
29	P. School Kotab	38	37	38	37	38	38
30	P.S. Baja	30	29	30	30	30	29
31	P.S. Kalabat.	28	28	28	27	28	28
32	L.M.S. Mamki	29	28	29	28	29	26
33	L.M.S. Lahore	70	69	70	69	70	68
34	G.H.S. School Nawankilli ..	222	221	222	220	222	222
35	P.S. Bisak.	429	430	429	428	429	430
36	P.S. Gandaf.	444	443	444	440	444	442
37	P.S. Grade II Swabi	627	625	627	625	627	626
38	L.M. Yar Hussain	58	57	58	56	58	57

MANSEHRA B & R. DIVISION P. W. D. MANSHERA

Serial No.	No. of School.	1960-61		1961-62		1962-63	
		Allott.	Expdr.	Allott.	Expdr.	Allott.	Expdr.
39	L.M.S. Dhebian	52	50	52	51	52	51
40	M.S. Tordhar	130	129	130	129	130	131
41	P.S. at	73	72	73	70	73	70
42	G.H.S. Charsadda Old	329	328	329	327	329	330
43	G.H.S. Charsaddda New ...	893	890	893	891	893	891
44	M. Sfor Girls at Charsadda ...	287	283	287	285	287	285
45	P.S. for boys at Charsadda ..	196	195	196	194	196	195
46	L.M. S at Prang	285	284	285	284	285	285
47	Old School at Rajja	37	35	37	36	37	35
48	M.S. Umarzai	356	355	356	354	356	355
49	G.P. for Girls Odio	375	374	375	374	375	372
50	M.S at Umarzai	267	265	267	266	267	268
51	L,M.S. Turangzai	172	170	172	171	172	172
52	L.M.S. Gulbela	91	91	91	90	91	90
53	L.M. S. Ambadher	93	91	93	92	93	93
54	P.S. Mirzadher	45	45	45	44	45	43
55	P.S. at Sowahian	60	60	60	59	60	61
56	P.S. at Abazai	62	61	62	60	62	61
57	P.S. Tanqi	65	64	65	66	65	65

58	G.H. School at Tanqi	423	422	423	425	423	424
59	G.H. Nowshera Kaben	605	606	605	604	605	604
60	M.S. at Pirpai	296	295	296	294	296	295
61	L.M. S. at Tarujabba	77	75	77	76	77	76
62	P.S. Pabbi New	412	410	412	411	412	410
63	P.S. at Amankot	46	145	46	45	46	45
64	G.H. Dag. Ismail Khel	113	112	113	110	113	112
65	G.H.S. Pabbi	475	474	475	476	475	475
66	G.H. S. Ziarat Kaka Sahib	652	650	652	651	652	640
67	G.H.S. Akora Khattak	732	730	732	730	632	731
68	P.S. at Ziarat at Kaka Sahib	247	246	247	246	247	245
69	G.M.S. Shaidu	176	175	176	175	175	175
70	L.M. S. Mandoori	238	235	238	235	238	240
71	P.S. Khairabad	81	80	81	80	81	80
72	P.S. Badrashi	186	185	186	185	186	186
73	P.S. Jabbi	101	100	101	100	101	101
74	Islamia M. School Nowsher	1,167	1,165	1,167	1,165	1,167	1,167
75	Islamia M. School No. 2 Nowsher	1,030	1,031	1,030	1,029	1,030	1,028
76	P.S. Gulabad	13	12	13	12	13	12

STATEMENT SHOWING BUILDINGS-WISE EXPENDITURE BOOKED ON EDUCATIONAL BUILDING UNDER THE HEAD 50-CIVIL WORKS PROVINCIAL (VOTED) DURING 1960-61, 1961-62 & 1962-63.

Sr. No.	Name of Schools.	1960-61 Allott	1960-61 Expdr:	1961-62 Allott:	1961-62 Expdr:	1962-63 Allott:	1962-63 Expdr:	Reasons for Variation	REMARKS.
	MALAKAND B AND R DIVISION								
1	High School at Lund Khawar ..	610	619	600	625	600	439		
2	Primary School at Kati Gari ..	50	49	50	50	50	33		
3	Primary School at Jalala. ..	41	26	40	27	41	10		
4	Primary School at Hathian. ..	415	417	437	420	521	298		
	Total Malakand Division ...	1,116	1,111	1,127	1,212	1,212	7,90		
	PESHAWAR CONSTN: DIVISION								
1	Government Middle School Sahabkadar					415	415		
2	Government High School Charsadda					2,203	2,183		
3	Government Primary School Babra					1,296	1,291		
4	Government Middle School Prang					956	956		
5	Government Intermediate College at Charsadda					1,771	1,765		
6	Government High School Tangi					2851	2841		
7	Government Middle School Mettas MughalKhel					239	239		
8	Government High School Nahaqi					1169	1169		
9	Gvernment Middle School Charsadda					859	859		

10	Government Girls High School Charsadda	2145	2145
11	Government High School Turangzai	945	945
12	Government Middle Schools Turangzai	852	852
13	Government Girls Primary School Turangzai	850	850
14	Government Girls Middle School Umerazi	852	850
15	Government High School Ambedher	296	296
16	Government High School Utmanzi	430	430
17	Government Middle School Gulbela	150	150
18	Government Milddle Schools Abazai	150	150
	Total Peshawar Constn: Division	18419	18388

E. AND M. DIVISION.

1	A.M. and R to I/Wiring in all Education Buildings at Peshawar (Detailed by Schools can not be furnished as the A. M. & R. Estaimate is framed and sanctioned collectively).	8060	7525	The reasons furnished by the Xen E and M. Divn. are not convencing and he is being requested to furnish Cogent Reasons for saving.

STATEMENT SHOWING WORKWISED DETAILS OF EXPDR: INCURRED ON THE MAINTENANCE AND REPAIRS OF EDUCATION BUILDINGS DURING THE YEAR 1960-61 IN RESPECT PESHAWAR BUILDINGS DIVISION.

Serial No.	Name of work.	Allott. Dg. the year.	Expdr. Incurred.	Variation.	Reasons.
1	M & R (ordy.)				
	A. M. & R. (O) to all Edu: Building in Civil Station No. 2 S/Divn: Peshawar ..		39,694		
2	A.M. & R. (O) to all Edu: Building and Road S/Divn. ..	48,942	2,381		
3	A. M. & R. To I/wiring in Edu: Bldgs. ..		7,003		
	Total M. & R. (Ordy.)..	48,942	49,078	136	Triffling.
	Special Repairs.				
4	S.R. to Lower Middle School Ganj. Gate ..	800	797		
5	S.R. to Govt. Primary School Jogivera ..	500	517		
6	S.R. to Govt. Primary Civil Qtrs..	370	370		
7	S.R. to Govt. Primary Karim Pura.	500	493		
8	S.R. to Govt. Lower Middle School Nankpura ..	400	426		
9	S.R. to Lower Govt. Frontier College for Women Psr. ..	4,000	3,976		
10	S.R. to Govt. Pry: School Shakhian	800	798		
11	S.R. to Govt. Pry: School Ander Sher. ..	600	603		
12	S.R. to Govt. Pry. School Ganj Mondy ..	2,500	2,460		
	Total Spl: repairs. ..	10,470	10,438	(—)32	
	Grand total dg. 1960-61 ..	59,412	59,516	(+)104	

STATEMENT SHOWING WORKWISED DETAILS OF EXPDR. INCURRED ON THE MAINTENANCE OF AND REPAIRS OF EDUCATION BUILDINGS DURING THE YEAR 1961-62 IN RESPECT OF PESHAWAR BUILDINGS DIVISION.

Serial No.	Name of work.	Allott. dg. the year.	Expdr. incurred.	Vari-ation.	Reasons.
1	61-62 M & R (ORDY.)				
1	A.M. & R. to all Edu: Bldgs. in Civil Sub-Division No. 2 ..	33,862	36,612		The excess due to non allott. of funds as per A.M. & R (O) Estimates.
2	A. M. & R. to all Edu. Bldgs. and Road Sub-Division ..	1,940	1,938		
	Total M & R. (O) ..	35,892	38,551	(+)2,749	
	Special Repairs.				
3	Spl. Repairs to G.H. School Badaber ..	4,200	4,201		
4	Spl. Repairs No. I Peshawar ..	470	469		
5	Spl. Tech. No. I Peshawar ..	1,740	1,732		
6	Spl Lady Grifth High School Peshawar	3,941	3,942		
	Total Special Repairs ..	10,351	10,344	(–)7	Triffling.
	Grand Total ..	46,153	48,895	(+)2,742	Triffling.

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE EDUCATION BUILDINGS DURING 1960-61 INRESPECT OF KOHAT B AND R DIVISION

Serial No.	Name of Schools	Allotment.	Expenditure.	Variation.	Reasons.
		L.S. 21560			
1	Government Girls High Schools Kohat.		300		
2	Old Islamia High Schools Now Pry: School		2050		
3	Government High School No. 2 Kohat		1030		
4	Government High Schools No. 1 Kohat.		965		
5	Tehsil Primary School Kohat ...		115		
6	Government High School No. 3. Kohat		615		
7	A.V. Middle School Muhammad Zai		18		
8	Sangarh Government Girls High School Kohat.		295		
9	Defunct Hindu Girls School Kohat.		665		
10	New Middle School Belitang ...		310		
11	A.V. Middle School Gumbat- ...		485		
12	Do. Togh Bla ...		220		
13	Do. Bilitang		380		
14	Do. Kot		122		
15	Do. Khushal Garh		24		
16	Do. Chorlaki		120		
17	Do. Sheikhan		122		
18	Do. Dhoda		80		
19	Do. Manduri ...		168		
20	Government High School Lachi ...		431		
21	A.V. Middle School Sumari Bala..		117		
22	Do. Surgul		122		
23	Do. Barh		128		
24	Primary School Dermalak ...		125		
25	Do. Khadar Khel ...		126		
26	Do. Sher Kot		125		

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE EDUCATION BUILDINGS DURING 1960-61 INRESPECT OF KOHAT B AND R DIVISION

Serial No.	Name of Schools	Allotment.	Expenditure.	Variation	Reasons.
27	Do. Nasrat Kehl ..		140		
28	Do. Khadazai ..		330		
29	Expenditure. On Government College Kohat		6397		
30	Government High School Dam Killi		137		
31	Government Middle School B. Khel		77		
32	Government Middle School Warrenal atember.		607		
33	Government Middle School Bab ..		159		
34	Government High School Karak		410		
35	Do. Teri		272		
36	Government Girls PrimarySchool Teri		269		
37	Government High School Shakadara		546		
38	Government Primary School Shawaki		57		
39	Government Middle School Dand Sagri		119		
40	Government Primary School Nandaraka		38		
41	Do. Shewaki ..		96		
42	Do. Middle School Chowkara.		46		
	Total	21560	18966	2594	

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE INCURRED ON EDUCATION BUILDING DURING 1961-62 IN RESPECT OF KOHAT B. ANDR. DIVISION.

Serial No.	Name of School	Allottment	Expenditure	Variation	Reasons.
		Rs. 21073			
1	Government Girls School Kohat		311		
2	Old Islamia High School (Now Pry School for Girls Kohat) ..		2077		
3	Government High School No. 2 Kohat		1032		
4	Government High School No. 3		617		
5	Government High School No. 1 Kohat		966		
6	Tehsil Primary School Kohat ..		116		
7	A.W. Middle School Muhammad Zai		120		
8	Sangher Girls Schools Kohat ..		300		
9	Defunct Hindu Girls School Kohat		665		
10	New Middle School Bilitandg ..		310		
11	Primary School Shahpur ...		120		
12	A.W. Middle School Jabbar ..		120		
13	Do. Gumbat ...		482		
14	Do. Tongh Bala ...		414		
15	Do. Kot		125		
16	Do. Khushalagarh ...		25		
17	Do. Dhoda		130		
18	Do. Mandoori ...		165		
19	Government High School Lachi ..		430		
20	A.V. Middle School Sumari Bala		117		
21	Do. Soorgul		122		
22	Do. Barh		140		
23	Primary School Darmalak ...		125		
24	Primary School Khandarkhel ...		126		
25	Primary School Sherkot		126		
26	Primary School Nasrat Khel ...		140		
27	Primary School Khade azaia ...		230		
28	Expenditure on Government. College Kohat		8817		

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE INCURRED ON EDUCATON BUILDINGS DURING 1960-61 IN RESPECT OF KOHAT B AND R DIVISION

Serial No.	Name of Schools	Allotment.	Expenditure.	Variation	Reasons.
29	Government Lower Middle. School Bahadur Khel ..		154		
30	Government High School Latember.		128		
31	Government Middle School Mita Khel		338		
32	Government High School Karak		428		
33	Do. .. Dam Killi		158		
34	Government Primary School Makori		31		
35	Government High School Shakardarara		472		
36	Government Middle School Dand Sagri		152		
37	Government Girls Primary School Teri		114		
38	Government High School Teri ..		315		
39	Government Primary School Nandraka		43		
40	Do. Shewaki ..		58		
41	Government High School Thatti ..		128		
42	Government High School Land Kamar		168		
43	Government Middle School Warana Katamber		109		
44	Government Primary School Khel Titer Khel.		24		
45	Do. Baghara ..		24		
46	Government Middle School Chowkara.		79		
	Total ..	21073	21488	415	

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE INCURRED ON EDUCATION BUILDINGS DURING 1962-63 ON KHOAT B AND R DIVISION.

Serial No.	Name of School	Allotment.	Expenditure.	Variation	Reasons.
		32426			
1	Government Girls High School Kohat		290		
2	Old Islamia High School (Now Pry. for Girls at Kohat) ...		2055		
3	Government High School No. 2 Kohat.		1032		
4	Government High School No. 1 Kohat		966		
5	Teshsil Primary School Kohat ...		116		
6	Government High School No. 3 Kohat		617		
7	A.V. Middle School Muhammad Zai		119		
8	Defunct Hindu Girls School Kohat		664		
9	Sangerh Girls School Kohat ...		296		
10	New Middle School Bilitang ...		311		
11	Primary School Shahpur ...		121		
12	A.V. Middle School Jabbar ...		121		
13	Do. Gumbat ...		482		
14	Do. Togh Bala ...		314		
15	Do. Bilitang		380		
16	Do. .. Kot. ...		122		
17	Do. Kuhshalagarh ...		124		
18	Do. Chorlaki ...		121		
19	Do. Sheikhan... ...		122		
20	Do. Dhoda		29		
21	Do. Mandoori ...		167		
22	Government High School Lachi ..		413		
23	A.V. Middle School Bala ...		117		
24	Do. Soorgul		122		
25	Do. Barh		138		
26	Primary School Daramalak ...		125		
27	Primary School Khadarkhel ...		126		
28	Do. Sher Kot ...		125		

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE INCURRED ON EDUCATION BUILDINGS DURING 1962-63 IN RESPECT OF KOHAT B AND R, DIVISION

Serial No.	Name of Schools	Allot-ment.	Expend-iture.	Varia-tion	Reasons.
29	Do. Nasrat Kehl ..		39		
30	Do. Khadezia ...		326		
31	Expendiuture . On Government College Kohat		18013		
32	Government Middle School Mita -Khel.		573		
33	Government High School Latamber		374		
34	Do. Dam Killi		379		
35	Do. Karak		522		
36	Government High School Teri ...		455		
37	Government Girls Primary School Teri		265		
38	Government High School Shaker dara		524		
39	Government Middle School Khur-ram		162		
40	Government Middle School Warana Latamber.		139		
41	Government High School Land ... Kamar		244		
42	Government Primary School Chowkara		130		
43	Government Primary School Boghara		121		
44	Government School Thatti Nasrat-til.		266		
	Total ..	32426	32385	41	Triffling.

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE ON EDUCATION BUILDING DURING, 1961-62 and 1962-63 IN RESPECT ON KOHAT B AND R CONSTRUCTION DIVISION

	Budget Head and name of work.	Allotment.	Expenditure.	Variation.	Reasons.
1961-62.					
	50-C.W.P. (V)				
1	AM and R to Education Building inHangu Sub-Division ..	1968	1962	—6	Triffling.
2	Special Repairs to Government Middle School Torawari ..	300	301	+1	Do.
3	Special Repairs to Government Middle School, Gurguri ..	1000	995	—5	Do.
4	Special Repairs to Primary School, Thall	2000	2006	+6	Do.
1962-63					
1	A O M and R Educations Building in Hangu Sub-Division ...	2131	2140	+9	Do.
2	Speicial Repairs to Government Middle School, Ibrahimzai ...	4800	4810	+10	Do.
3	Reconstruction damaged wall of Government High School, Ibrahim Zai	2000	2019	+19	Do.
4	Special Reparis to Government High School,Hangu	4300	4303	—3	Do.
5	Special Repairs to roof walls of Usterzai	2000	1992	—8	Do.
6	Special Reparis to roof room verandah wall of store room in GHS Usterzai	3000	3005	+5	Do.
7	Special Reparis to wall joinery re-roofing of one class room in G. M.S. Karachi	2500	2518	+18	Do.
8	Special Reparis to Government Middle School, Karachi ...	2500	2503	+3	Do.
9	Special reparis to joinery and P. C.C. Flood damaged C/Wall painting joinery in M. School Darsamand.	1500	1499	—1	Do.
10	S.R. to Government Middle, School, Darsamand.	1000	998	—2	Do.
11	S.R. to Government Pry, Kachari.	1750	1759	+9	Do.
12	S.R. to Government Middle School Lohdhi Khel.	3500	3490	—10	Do.
31	S.R. to G.M.S. Raisan	700	696	—4	Do.

STATEMENT SHOWING ALLOTMENT AND ACTUAL EXPENDITURE EDUCATION BUILDINGS DURING 1960-61 IN RESPECT OF KOHAT B AND R DIVISION

Serial No.	Name of Schools	Allot-ment.	Expend-iture,	Varia-tion.	Reasons.
14	S.R. to S. G.P. Marai	8000	2996	—4	Do.
15	S.R. to G.H.S. Hangu ..	3000	2993	+7	Do.
16	S R. to walls joinery, repg. Middle	3500	3506	—6	Do.
17	S.R. to C/Wall, Joinery, roof of G.M.S. Samana	2000	2000	—	Do.
18	S.R. To G.H.S. Thall	560	502	—58	Do.
19	S.R. to P.S. Gurguri	1000	1000	—	Do.
20	S.R. to Middle School Torawai ..	500	501	+1	Do.
21	S.R. to Government Pry, School Thall	6350	6350	—	Do.
	Total ..	51581	51580	—11	Do.

KARACHI: PRINTED AT THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS.

600—6-65—IV

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Thursday, the 12th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يَذَّكَّرُ
اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ
وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا
الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○
لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ
اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○

پ ۳ — س ۲ — ع ۵ — آیات ۲۶۹ تا ۲۷۲

وہ جسے چاھتا ھے دانائی عطا کردیتا ھے اور جسکو دانائی ملگئی بیشک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو عقل و بصیرت رکھنے والے ھی حاصل کرتے ھیں - اور دیکھو نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی قسم سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا خدا کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاھو تو یہ بات اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ھے اور ھاں حق کو چھپانے والوں کا کوئی مددگار نہیں ھے - اگر تم کھلے طور پر نیک کاموں پر خرچ کرو تو یہ بھی اچھی بات ھے اگر پوشید رکھو اور حاجت مندوں کو دے دو تو اس میں تمہارے لئے بہتری ھے - یہ تمہاری برائیوں کو تم سے دور کردیگی اور جو کچھ بھی تم کرتے ھو اللہ ھر بات کی خبر رکھنے والا ھے - (اے پیغمبر) تم پر کچھ اس بات کی ذمہ داری نہیں کہ لوگ ھدایت قبول ھی کرلیں یہ کام اللہ کا ھے کہ جسے چاھے راہ پر لگادے پس جو کچھ بھی تم خرچ کروگے تو اس کا فائدہ خود تم ھی کو ھوگا اور تمہارا خرچ کرنا اس غرض کے لئے ھے کہ اللہ کی خوشنودی کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ تم خرچ کروگےتو اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا - تمہاری حق‌تلفی نہیں کی جائے گی -

Chaudhri Muhammad Ibrahim : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. *(Count was taken).*

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

Quorum bells were rung for five minutes.

Mr. Speaker : Five minutes have passed and the House is still not in quorum. Let the names of the Members present be recorded.

*(The names of the Members present were recorded)**

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : And the doors closed.

Mian Muhammad Akbar : The doors should be closed. (Interruptions).

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi : What about doors?

Mr. Speaker : No Rule about that.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I would suggest that the names of the Minister should also be noted.

Minister of Agriculture : We are not included in the quorum.

بیگم جہاں آرا شاہنواز — صدر محترم۔ اس سارے Session میں کسی دن بھی مجھے ۔ ۴۸ ۔ یا پچاس آدمیوں سے زیادہ نظر نہیں آئے ۔ اسپر کوئی Action لینا چاہئے ۔

Mr. Speaker : What action could be taken under the Rules? (Interruptions) Order, please. The House is in quorum.

ANNOUCEMENT

RE : JAMAAT-I-ISLAMI DETENUS

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I would make one announcement with your permission.

The Government has decided to give Class I to the five detenus of Jamaat-e-Islami. They are:—

1. Mr. Fazlur Rehman.
2. Mr. Naeem Siddiqi.
3. Mr. Tufail Ahmad.
4. Prof. Khurshid Ahmad.
5. Mr. Ghafoor Ahmad.

*For names of Members present, please see Appendix I at the end.

With regard to the rest orders have been issued that all of them must get cots.

I may also submit that I have now honoured my commitment which I gave to this House that within the next two weeks I will bring the Privileges Bill before the Assembly I have given the Draft Bill to the Assembly Secretariat

(hear, hear)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

ISSUANCE OF MOTOR LICENCES AT QUETTA.

***5713. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that formerly licences for driving motor vehicles were issued by the Police at Quetta;

(b) whether it is a fact that applications for grant of such licences are now sent to Lahore Police for certain purposes;

(c) whether it is a fact that due to the above said procedure, people are experiencing great difficultsy considerable delay is caused by it;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, the action Government intend to take to remove the difficulty of the people?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری منظور حسین)— (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں - نئے پروفیشنل لائسنسوں اور مثنیٰ پروفیشنل لائسنسوں کی منظوری کے لئے موصول شدہ درخواستیں درخواست گذاروں کے سابقہ حالات دریافت کرنے کی غرض سے سنٹرل ڈرائیونگ لائسنسز ریکارڈ آفس لاہور کو بھیجی جاتی ہیں -

(ج) جی نہیں - یہ درخواستیں بھی تحقیقات کے فوراً بعد واپس بھیج دی جاتی ہیں -

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا -

بابو محمد رفیق— کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آپ کے پاس انکا سابقہ ریکارڈ کیا ہوتا ہے - جب یہ صدیوں سے کام چلا رہے ہیں اور ایک ایک لائسنس کیلئے ہمارے آدمیوں کو کوئٹہ سے یہاں آنا پڑتا ہے تو آپ کے پاس انکا کیا ریکارڈ ہے -

وزیرقانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — بابو صاحب عرض یہ ہے کہ بعض حالات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کا لائسنس کسی جرم میں Conviction کے بعد عدالت کی طرف سے Cancel یا Impound ہوجاتا ہے تو پھر وہ آدمی درخواست دیتا ہے کہ وہ گم ہوگیا ہے اور اس سے فیس لیکر دوسرا دیدیا جائے تو یہ ساری انفارمیشن سنٹرل Place میں Collect ہوتی ہے اور اسی لئے ہمیں سنٹرل آفس کو Consult کرنا پڑتا ہے کہ آیا کسی کے خلاف کوئی ایسی بات تو نہیں ہے جسکی وجہ سے انکا لائسنس Cancel ہوا کیوں کہ اسکے بعد دوبارہ ہم اسکو Renew کرکے نہیں دیں گے اسلئے عرض ہے کہ سنٹرل آفس کو Consult کرنا ضروری ہے اور ہمیں کرنا پڑتا ہے لیکن ہم یہ ہدایت کرتے ہیں کہ جتنا جلد ہوسکے یہ بیچ کی کارروائی ختم ہوجائے پھر ہم لائسنس جاری کردیتے ہیں۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Is it a fact that professional licences from all divisions are sent to Lahore for enquiry?

Minister of Law: Yes Sir.

ماسٹر خان گل— یہ تو شاد و نادر ہی کسی ایسے Case میں ہوگا۔ کہ کسی خاص آدمی کا جرم ہو۔ اور وہ غلطی سے ہوجائے۔ لیکن عام لوگوں کو یہ تکلیف اس لئے دی جارہی ہے۔ کہ کسی آدمی پر شبہ ہوسکتا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ حکومت ان لوگوں کے ریکارڈ اس علاقے میں بھیج دے تا کہ اگر کوئی گڑ بڑ کی بات ہو۔ تو وہاں کوئٹہ کا دفتر اسکا انتظام کرے۔

وزیرقانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—ہمیں وقت پر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس علاقہ کا ہے۔ اور وہ جھوٹا اور غلط علاقے کا نام بتاکر غلط علاقے میں اپنا ریکارڈ بھیج دیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اسکے متعلق Verify نہیں کرسکینگے۔ اس لئے سارے مغربی پاکستان کی اطلاعات ایک ہی مرکزی دفتر میں جمع ہوتی ہیں۔ اسکو وہاں Verify کرنا پڑتا ہے۔ اسکے بعد ہی کچھ ہوسکتا ہے۔

مسٹر عبدالرازق خان— جناب سپیکر۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اسکو اس لئے لاہور کے مرکزی دفتر میں بھیجتے ہیں ۔ کہ اگر کسی شخص کو سزا وغیرہ ہوتی ہے۔ تو وہ کوئی Forgery وغیرہ کرکے یا کسی اور طریقے سے اس علاقے میں لائسنس لے لیگا ۔ اس لئے وہ ریکارڈ مرکزی دفتر میں رکھتے ہیں ۔ تو کیا میں وزیر صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کرسکتا ہوں ۔ کہ جب ایک لائسنس کسی کارروائی کیلئے کوئٹہ سے لاہور بھیجا جائیگا ۔ تو اس میں یقیناً بہت زیادہ وقت صرف ہوگا ۔ تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا ۔ کہ وہیں کوئٹہ میں اسے لائسنس دیا جائے ۔ اور اسکی اطلاع مرکزی دفتر میں دیدی جائے ۔ اگر مرکزی دفتر نے اسکے ڈرائیونگ لائسنس پر کوئی اعتراض کیا ۔ تو پھر آپ اسکو Cancel کرسکتے ہیں ۔ تو کیا یہ نظام بہتر نہ ہوگا ۔

وزیر قانون— میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام نہیں دیگا۔ کیونکہ لائسنس دینے کے بعد یہ تسلی نہیں ہوتی ۔ کہ وہ اس علاقے میں رہیگا ۔ جس علاقے کیلئے کہ لائسنس دیا گیا ہے ۔ وہ کسی اور جگہ چلا جائیگا ۔ تو اس طرح اسکو تلاش کرنا مشکل ہوجائیگا ۔ ہم اسکو کہاں جاکر ڈھونڈیں گے ۔ ہمیں یہ کرنا پڑیگا ۔ کہ سارے مغربی پاکستان میں اسکی اطلاع دینا پڑیگی کہ یہ لائسنس کسی کے نام پر جاری ہوا ہے ۔ آپ اسکی تلاش کریں ۔ اور اسکو Verify کرکے Cancel کردیں تو اسکے متعلق سارے صوبے میں بڑی لمبی inquiry کرنی پڑیگی ۔

بابو محمد رفیق—یہاں پر انکوائری کا سوال نہیں ہے۔ جب لائسنس تجدید کے لئے آئے ۔ تو اسوقت آپ کرسکتے ہیں ۔ وہ بیچارے سات سو میل سے آکر یہاں تین تین اور چھ چھ مہینے دھکے کھاتے رہتے ہیں ۔ بیٹھے رہتے ہیں ۔ اسکا آپ کے پاس کیا علاج ہے ۔ کیا ون یونٹ کا مطلب یہی ہے ۔ کہ وہ بیچارے چھ چھ اور آٹھ آٹھ مہینے تک یہاں دھکے کھاتے رہیں ۔ اور انکو لائسنس نہ ملے ۔ کیا ون یونٹ اس لئے بنایا گیا ہے ۔ کہ لوگوں کو تکلیف ہو ۔ یا سہولت ہو ۔ آپ انکی تکلیف زیادہ کرنا چاہتے

ھیں ۔ اسکے لئے کوئی راستہ سوچیں ۔ انھیں سخت تکلیف ھے ۔ اس لئے میں یہ گذارش کرتاھوں ۔ کہ آپ اس مسئلے کا کوئی حل سوچیں ۔ تا کہ ھماری تکلیف رفع ھو ۔ آپ اسے کم کرنے کی بجائے بڑھا رھے ھیں ۔ آپ ان بیچاروں کی تکلیف کم کرنے کے متعلق کوئی راستہ سوچیں۔ اس لئے میں مودبانہ گذارش کرونگا۔ کہ کوئی ایسا راستہ سوچیں ۔ کہ ان لوگوں کو ڈرائیونگ لائسنس وھاں ملیں ۔ اور ھمیں سہولت ھو۔

Mr. Speaker: That is a suggestion for action and not a supplementary question.

مسٹر عبدالرازق خان— کیامیں وزیر صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کرسکتاھوں ۔ کہ وہ کوئٹہ کے لوگوں کی تکالیف کم کرنے کے لئے کوئی ایسا انتظام کرینگے ۔ کہ کوئٹہ کے لوگوں کو وھیں لائسنس جاری ھوں ۔ اور انکو لاھور نہ آنا پڑے ۔

وزیرقانون— میں صرف اتنا کہہ سکتاھوں۔ کہ معزز ممبران کی جو تجاویز ھمیں آج ملی ھیں ۔ ھم ان پر دوبارہ غور کریں گے ۔ اور جہانتک بھی ھوسکے ۔ ھم یہ دیکھینگے ۔ کہ ھمارے عوام کی وہ تکالیف جو یہاں ھمارے سامنے پیش کی گئی ھیں ۔ وہ کم سے کم ھوجائیں ۔ یہ ھمارا فرض ھے ۔ اور میں آپکو یقین دلاتا ھوں ۔ کہ ھم یہ تکلیف کم کریں گے ۔

INSPECTION OF TRANSPORT VEHICLES AT QUETTA

***5714. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to sate:—

(a) whether it is a fact that the Transport vehicles have to be brought for inspection and fitness to Quetta from flung areas, even from a distance of 300 miles after every six months;

(b) whether it is a fact that the transporters of the respective areas have to face great inconvenience and incur heavy expenses in bringing these vehicles to Quetta from such long distance;

(c) whether there is any proposal under the consideration of Government to post Motor Vehicle Inspectors at each District Head-quarters or to authorise one of the District Officers to inspect the vehicles; if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری منظور حسین)- (الف) جی نہیں- موٹر گاڑیوں کا معائنہ کرنے والا افسر ڈویژن کے تمام اہم مراکز کا بذات خود دورہ کرتا ہے اور موقع پر گاڑیوں کا معائنہ کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنے دورے کا پروگرام جاری کرتا ہے جو کافی عرصہ پہلے شائع ہو جاتا ہے۔

(ب) جی نہیں۔ تاہم جہاں کہیں گاڑی کا مالک اصلی مرکز پر گاڑی پیش نہ کرسکے تو اسے سند اہلیت حاصل کرنے کے لئے کسی اور مرکز میں پیش کرنا پڑتا ہے۔

ایسی مثالیں بہت ہی محدود ہوتی ہیں اور مالکوں کے اپنے قصور کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جو گاڑیوں کو وقت پر اصل مرکز میں پیش نہیں کرسکتے۔

(ج) جی نہیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir actually it is not a fact that they issue programmes sufficiently in advance. Will Government kindly consider fixing certain dates for certain districts for the Motor Vehicle Inspectors for inspection of the vehicles of those districts?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The question of fixing particular dates in a week for particular districts really will not carry the matter far, as the member seems to suppose. As has been answered, the programme is fixed in advance and is sent in advance to the places concerned which the Inspector concerned in likely to visit. It is upto the transporters or those who are interested in his programme to meet him and keep their vehicles ready for inspection. If there is any default on the part of the Inspector after the vehicle is produced before him for inspection, then of course the responsibility the Government will come in and we will surely see that it is remedied, but where the default is on the part of the transporter himself the owner of the vehicle then sure enough the Inspector cannot be expected to cater to his needs or his convenience, according to his choice. Then he will have to take the trouble of going over to the Inspector whether he may be. But the programme is issued in advance and I don't think there is any difficulty or inconvenience in the way of the persons to produce their vehicles before the Inspectors concerned.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Is the programme sent to the various vehicle owners it is published in the papers?

Minister of Law: It is published in the papers. It is sent to the respective Government offices, and those who are interested, I assure the member, that people do come to know about the programme. There has been no complaint on this score that the people do not know about the programme.

Haji Gul Hassan Mangi: Is the Minister aware of the fact that there is no programme issued by the Vehicle Inspector?

Minister of Law: We have said that the programme is being issued, and has always been issued by the Inspectors, whenever they have visited any place. If the members has got any instance within his knowledge, he may please bring it to our notice and we shall see that action is taken.

بابو محمد رفیق— کیا وزیر صاحب یہ بتلائیں گے۔ کہ جو پروگرام شایع کیا جاتا ہے۔ اسکی پابندی بھی کی جاتی ہے۔ آپ یہ یقین دھانی کراتے ہیں کہ کوئی پروگرام بنا کر آپ کے انسپکٹر نے اسے cancel نہیں کیا۔ اور لوگوں نے دھکے نہیں کھائے ہیں۔ آپ اس ہاؤس میں یہ یقین دھانی کردیں گے۔ کہ جو پروگرام بنتے ہیں۔ ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جو پروگرام بناتے ہیں۔ اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اور اس طرح لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

Minister of Law: I have said that the programme is being carried out. If cent per cent meticulous adherence is not being observed, it is on account of reasons beyond the control of the Inspectors. But ordnnarily we presume that Inspectors do keep up the schedule of the time table, which they issue. As I have said, if any instance is within the knowledge of the member, he may please bring it to the notice of the authorities concerned and action will be taken, and we will see that the Inspectors do adhere to the programme issued by them meticulously, honestly and faithfully.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Let me tell the Minister that instead of asking us to quote an instance where the programme is not published, I would like to know whether in the Khairpur Division he could quote a single instance where any programme is published in any paper?

Minister of Law: We would request the member to put in a fresh question so that we collect all the necessary material to convince him that it has been published. The member I suppose may be having persons in his own district who are transport owners, and if there is any instance within his knowledge, he could bring it to our notice. None of the members is able to quote any instance against the Inspector. I would say it is generalization and according to the Evidence Act, we must presume that all official acts are lawfully performed.

Haji Gul Hassan Mangi: I may inform the Minister that in Hyderabad and Khairpur Divisions no Vehicle Inspector issues any programme. This fact can be ascertained from the Member, Board of Revenue, Mr. Niaz Ahmed, who is sitting here, and this complaint has been made to so many officers.

Mr. Speaker: This is not a supplementary question.

SHIFTING OF ACADEMY ESTABLISHED AT QUETTA FOR THE TRAINING OF KHATEEBS TO BAHAWALPUR.

***5731. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state whether it is a fact that the Academy established at Quetta for the training of Khateebs has been shifted to Bahawalpur, if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain): Yes, the reasons are given below:—

The "Academy" had to be developed into a "Jamia" and at Quetta suitable buildings and necessary arrangements for Jamia were not possible, without heavy additional expenditure, and long delay over construction. So the institution was shifted to Bahawalpur and housed in the magnificent building of Jamia Abbasia and other buildings which were made available without additional expenditure by the Education Department, West Pakistan.

بابو محمد رفیق—کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ اکیڈیمی پہلے کہاں پر تھی جو نئی بلڈنگ کی ضرورت پڑ گئی ہے؟

وزیرقانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — وہ تو آپ نے خود ہی سوال کیا ہے۔

"Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state whether it is a fact that the Academy established at Quetta.....". It has been admitted in the question that there was an academy at Quetta for the training of Khateebs and it has been shifted to Bahawalpur and the reply is that 'yes' it has been shifted to Bahawalpur'.

بابو محمد رفیق— آپ نے کہا ہے کہ بلڈنگ کا مسئلہ تھا۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ بلڈنگ تو وہاں پہلے ہی موجود تھی۔ آیا وہ گر گئی ہے؟ کوئی زلزلہ آیا ہے؟ یا کرایہ کی تھی جو گورنمنٹ کو کرایہ دینا پڑتا تھا اور اس کا نقصان ہو رہا تھا؟

وزیرقانون– جو بلڈنگ تھی اس کو جامعہ کی صورت میں لانے کے لئے جس خرچ کی ضرورت تھی۔ وہ ہم نے سمجھا کہ کوئٹہ میں ہم نہیں کرسکتے۔ اس لئے بہاولپور میں لے آئے ہیں جہاں پہلے جامعہ تھا۔ آخر خطیبوں کو پڑھانا ہی تو ہے۔ کوئٹہ میں پڑیں یا بہاولپور میں پڑھیں۔ اس میں کیا فرق پڑتا ہے۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Is this one Jamia at Bahawalpur going to serve the needs of entire West Pakistan or do you intend to set up separate Jamias in the Province?

Minister of Law: The department is convinced that this Jamia at Bahawalpur is able to cater to the needs of the whole Province adequately. If any instance comes to the notice of Government or if any representation is made that it is not able to cater to the needs of the Province effectively and sufficiently, the Department will surely look into this and set up these Jamias elsewhere as far as possible.

Haji Gul Hassan Manghi: The institutions are to be opened according to need and for this purpose there was an institution established at Quetta and it has been shifted simply because the building accommodation was not there. If this thing continues and the Minister thinks that only on this ground one institution is to be shifted to another.....

Minister of Law: I am sorry, I have not been able to understand the question of the Member.

Haji Gul Hassan Manghi: The institutions are to be opened according to need of the Region and subsequently they are shifted from one region to another only on the ground that building accommodation was not available. Is this justified.

Minister of Law: It is fully justified. The need of training Khateebs is not the pecularity of any single unit or region but it is the need of the Province as a whole and any institution in the Province can serve the purpose whereever it may be.

USE OF INTOXICATING DRUGS IN THARPARKAR DISTRICT.

***5833. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state:—

(a) the number of Licence-holders in Tharparkar District dealing in intoxicating drugs during the years 1910, 1920, 1930, 1940, 1950, 1960, 1961, 1962 and 1963 alongwith the total consumption of the said drugs in the said District during each of the said year;

(b) the number and names of the Licence-holders who have been granted licences to deal in the said drugs in the said District during the current year;

(c) whether Government intend to put curbs on the use of intoxicating drugs; if so, the steps intended to be taken in this behalf?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ)—

(الف) جواب ایوان کے میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) تین لائسنسدار ہیں جن کے نام میسرز میز الدین عبداللہ خان، تعلقہ میرپور خاص۔ میسرز موتی رام نارائن داس، تعلقہ امرکوٹ اور میسرز علاؤالدین مل جی مل تعلقہ مٹھی ہیں۔

(ج) منشیات کی خرید و فروخت پر پہلے سے ہی پابندیاں ہیں۔

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF LICENCE-HOLDERS IN THARPARKAR DISTRICT DEALING IN INTOXICATING DRUGS DURING THE YEARS 1910, 1920, 1930, 1940, 1950, 1960, 1961, 1962 AND 1963 ALONGWITH THE TOTAL CONSUMPTION OF EACH DRUG IN THE THARPARKAR DISTRICT.

(CONSUMPTION IS SHOWN IN SEERS).

	BHANG.		CHARAS.		GANJA.	
Year	No. of shops.	Consumption	No. of shops.	Consumption	No. of shops.	Consumption.
1910 ..	22	4,144	35	1,314	1	24
1920 ..	22	4,253	1	332	22	266
1930 ..	16	1,948	1	489	18	24
1940 ..	27	2,916	Consumption of Charas was totally prohibited from 1st October, 1939.		27	426
1950 ..	18	709	Ditto		Consumption of Ganja was totally prohibited from 1st April, 1964.	
1960 ..	14	1,104	Ditto		Ditto.	
1961 ..	14	1,100	Ditto.		Ditto	
1962 ..	14	1,075	Ditto.		Ditto	
1963 ...	14	1,100	Ditto		Ditto.	

حاجی میر محمد بخش تالپور— حصہ (ب) کے جواب میں تین نام بتائے گئے ہیں ان میں سے ایک نام علاؤالدین مل جی مل ہے۔ یہ ایک ہی نام ہے یا دو آدمیوں کے نام ہیں؟

پارلیمنٹری سیکریٹری- ناموں سے پہلے میسرز لکھا ہوا ہے۔ یہ فرم کا نام ہے۔

Mr. Speaker: Next question. What is the position about the Parliamentary Secretary, Auqaf Is there anybody to answer this question

Khawaja Muhammad Safdar: I think he has been removed.

Parliamentary Secretary: He is on leave due to illness.

Mr. Speaker: Then some new arrangements should have been made for answering the questions today.

خواجہ محمد صفدر—Nobody Knows- بات یہ ہے کہ بغیر تیاری کے میرے دوست تشریف لے آتے ہیں۔

وزیرقانون— تیاری ہے۔

خواجہ محمد صفدر— ابھی آپ نے فائل یہاں سے لی ہے۔تیاری کیسے ہے؟

مسٹرسپیکر— اگر ایک پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب غیر حاضر ہوں تو یہ انتظام ہونا چاہئے کہ ان کی بجائے کوئی دوسرے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سوالات کا جواب دیں۔ اور ضمنی سوالات کے لئے تیار رہیں۔

Minister of Law: Sir, I am ready to answer any supplementaries. whenever I am not ready I have always made a respectful submission to the House to condone my default. When we entered the House today we found that the Parliamentary Secretary concerned was not coming due to illness.

POINT OF ORDER.

Haji Gul Hassan Manghi: Sir, yesterday, there was a privilege motion from Mr. Abbassi that Members were mostly absent from the House. Today, you will observe that all the Ministers and most of the Parliamentary Secretaries are absent.

Mr. Speaker: Not all the Ministers.

Haji Gul Hassan Manghi: Yes, except one Minister. May I know why the Parliamentary Secretary concerned has not been prepared to reply to the questions? They have not even cared to make alternative arrangement.

Mr. Speaker: Mr. Manzoor is replying on behalf of the Parliamentary Secretary, Auqaf.

INCLUSION OF SAJJADANASHIN IN AUQAF COMMITTEE

*5968. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state whether it is a fact that Sajjadanashin of a Waqaf Property taken over by the Auqaf Department is not included in Auqaf Committee constituted by the Auqaf Department for the administration of such property; if so, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری(چودھری منظور حسین) — مغربی پاکستان میں وقف املاک سے متعلق آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کی شرائط کے تابع کسی ایسی وقف املاک پر جنہیں محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لیا ہو۔ مذہبی روحانی ثقافتی اور دیگر فرائض و رسوم کی بجا آوری اور انکے انتظام و انصرام پر ناظم اعلیٰ اوقاف کو اختیارات نگرانی حاصل ہیں۔

عام طور پر سابق سجادہ نشین مجالس امور مذہبیہ میں شامل نہیں کئے جاتے۔ کیونکہ انمیں سے اکثر کے متعلق یہ امکان پایا جاتا ہے۔ کہ وہ مغربی پاکستان وقف املاک آرڈیننس پر پوری طرح عملدرآمد کرنے میں محکمہ اوقاف سے تعاون نہیں کریں گے۔ بہر حال بعض صورتوں میں جہاں سابق سجادہ نشین صاحب مزار کے براہ راست جانشین ہیں اور آرڈیننس پر عملدرآمد کے سلسلے میں محکمہ سے تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور اسکے علاوہ موزوں بھی ہیں۔ انہیں مجالس امور مذہبیہ میں بطور ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

WAQAF PROPERTIES TAKEN OVER BY AUQAF DEPARTMENT IN BAHAWALPUR DIVISION.

*5969. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state:—

(a) (i) the number of waqaf properties so far taken over by the Auqaf Department in Bahawalpur Division; (ii) the total amount of income accrued from the said properties so far alongwith expenditure incurred thereon;

(b) the number of person employed in the Auqaf Department in the above said Division alongwith their designations and scale of pay?

پالیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) — الف (۱) ۵۶

(۲) آمدنی تیرہ لاکھ ترپانسی ہزار چارسو تہتر روپے اکیس پیسے۔

خرچ۔ آٹھ لاکھ اکتر ہزار نو سو اٹھتر روپے اکتر پیسے۔

اس میں جامعہ اسلامیہ پر ۱۹۶۳-۶۴ع کے دوران پانچ لاکھ اکیس ہزار روپیہ کا اندازہ خرچ بھی شامل ہے۔

ب۔ بہاولپور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے جملہ ملازمین کی کل تعداد کے دو گوشوارے پیش خدمت ہیں۔*

AMOUNT SPENT ON DEVELOPMENT SCHEMES IN EACH DIVISION OF THE PROVINCE DURING PERIOD FROM 1961 TO 31ST DECEMBER 1963.

***5970. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(a) the amount spent on development schemes in each Division of the Province during the period from 1961 to 31st December, 1963;

(b) in case there is any disperity in the amount so spent in each division; reasons therefore;

(c) whether it is a fact that Bahawalpur Division was not given its due share in the allocation of funds for development schemes, during 1963-64; if so, whether Government intend to make up this deficiency during the next fiscal year?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)— ابھی تک معلومات مکمل نہیں ہوسکیں۔ اسلئے آئندہ باری پر جواب دیدیا جائے گا۔

Mr. Speaker: On the next turn?

Parliamentary Secretary: I will try.

چودھری محمد علی— میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے اجلاس میں رمضان شریف سے پہلے بھی یہی جواب آیا تھا۔ دو اڑھائی مہینے گذر چکے ہیں اور تفاصیل ابھی تک نہیں منگوا سکے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری— تمام Divisions سے معلومات اکٹھی کرنی تھیں۔ دو تین Divisions سے ابھی تک معلومات نہیں آئیں۔

---

*Please see Appendix II at the end.

Mr. Speaker : Is the Parliamentary Secretary sure that he will answer this question on the next turn?

پالیمنٹری سیکرٹری— میں وعدہ تو نہیں کرسکتا۔ کوشش کی جارہی ہے۔ معلومات آگئیں تو پیش کردی جائیں گی۔

خواجہ محمد صفدر— آپ کو کتنا وقت درکار ہے؟ پانچ مہینے۔ چھہ مہینے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری— بہت لمبا سوال ہے ۔ بہر حال جواب جلدی دیدیا جائیگا۔

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary should see that this question is answered on the next turn.

Parliamentary Secretary : Alright, Sir.

NAMES OF TRANSPORT COMPANIES OPERATING IN SIALKOT DISTRICT.

*5975. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Transport, be pleased to state:—

(a) the names of Transport Companies operating in Silkot District alongwith the routes for which permits are held by each of them;

(b) the amount of road tax realised from each of the said companies by Government during financial year 1962-63;

(c) the names of routes on which single Transport Companies have the monoply alongwith the names of the said companies;

(d) the reasons for not introducing G.T.S. on the routes mentioned in (c) above;

(e) the amount of gross income earned by the G.T.S. during 1962-63, alongwith the amount of expenditure incurred by the said service on the following items during the said year:—

(i) pay, etc., of staff (ii) cost of new buses, (iii) repairs to old buses, (iv) stationery, (v) public amenities, (vi) Miscellaneous, (vii) fuel, etc., (viii) workshops, and (ix) buildings and offices;

(f) the net income of the G.T.S. during the above-mentioned year?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain): (a) The names of Transport Companies operating in Sialkot District alongwith the route permits held by them are detailed below:—

Serial No.	Name of the Company.	Name of the Routes.	No. of B Part held.
1	Jammu and Kashmir Transport Association	1. Local Bus within Sialkot City to Railway Station and Cantonment.	One
2	The District Transport Co-operative ..	1. Ditto	One
		2. Narowal-Dadu Chak ..	Two
		3. Narowal-Darman	Two
		4. Sialkot-Zaffarwal *via* Shakargarh.	Two
		5. Sialkot-Zaffarwal *via* Narowal	Two
		7. Sialkot-Raya-Badomalli ..	One
		8. Sialkot-Sankhatra	One
		9. Sialkot-Charwah-Lukhanwal	One
		10. Sialkot-Narowal	Three
		11. Sialkot-Kalaswala	One
		12. Sialkot-Pasrur	Four
3	Farid Transport Co., Gujranwala ..	1. Sialkot-Pasrur	One
4	Hussain Transport Co., Regd. Sialkot ..	1. Sialkot-Pasrur	One
5	New Public Roadways Transport Company Sialkot.	1. Sialkot-Daska *via* Sambrial ..	One

(b) Transport Department is not concerned as realization of road-tax is the subject of the Excise and Taxation Department.

(c) The names of the routes on which single Transport Companies have monopoly are given below:—

Serial No.	Name of the Transport Co.	Name of the Route.	No. B. Part held.
1	The District Transport Co-operative Society Ltd., Lahore.	1. Narowal-Dadu Chak ..	2
		2. Narowal-Darman	2
		3. Sialkot-Zaffarwal *via* Shakargarh.	2
		4. Sialkot-Zaffarwal *via* Narowal	2
		5. Sialkot-Bherowal	1
		6. Sialkot-Raya-Badomalli ..	1
		7. Sialkot-Sankhatra	1
		8. Sialkot-Charwah-Lukhanwala	1
		9. Sialkot-Narowal	3
		10. Sialkot-Kalaswala	1
2	New Public Road way Transport Co., Regd. Sialkot.	1. Sialkot-Daska *via* Sambrial ...	1

(d) The Road Transport Corporation (G.T.S.) was not in a position to undertake operation on new routes in Sialkot area because of shortage of buses.

(e) Gross income earned by Road Transport Corporaton (Gujranwala Transport Service) during 1962-63 amounted to Rs. 525.62 lacs. The amount of expenditure incurred during this year was Rs. 454.16 lacs on the following items:—

	Figures in lacs of Rs.
(*i*) (Met out of	55.60
(*ii*) Cost of New Buses capital account)	109.67
(*iii*) Repairs to old buses	109.67
(*vi*) Printing and Stationery	5.90
(*v*) Public amenities	20.49
Rs. 8.97 lacs for provision s of shelters, retiring rooms, drink-water facilities, to tourists and excursionists, etc., and Rs. 11.52 lacs for development of roads). ..	*Figures in lacs of* Rs.
(*vi*) Miscellaneous	2.94
(*vii*) Fuel and Lubricants	59.32
(*viii*) and (*ix*) Workshop, Buildings and office (Maintenance)	1.43
(*x*) Expenditure not covered by above items (Rs. 125.46 lacs on Depreciation and interest charges, Rs. 6.16 lacs on contingent expenses, and Rs. 29.47 lacs on Road Taxes).	161.09
Grand Total	454.16

(f) Net income of Road Transport Corporation (G.T.S.) for the year 1962-63 is Rs. 71.46 lacs

چودھری محمد ابراھیم— جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب کو شاید خود علم نہیں ۔ کیا وہ بتائینگے کہ جو Route permits یہاں دئے گئے ہیں ۔ ان کے علاوہ بھی وہاں کوئی بسیں چل رہی ہیں ۔ مجھے معلوم ہے کہ کم از کم وہ Route permits جو وہاں دئے گئے ہیں ۔ ان میں وہ شامل نہیں ۔ مثلاً سیالکوٹ سے کوٹلی لوھاراں ۔ اور سیالکوٹ سے گوندل تک ۔ یہ بسیں تو چل رہی ہیں لیکن ان کا ذکر اس جواب میں نہیں آیا ۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ Route permits کے بغیر چل رہی ہیں ۔ کیا ان کے پاس Route permits ہیں؟

وزیرقانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — جناب والا۔ جہاں تک authorised Route permits کا تعلق ہے۔ وہ تو یہی ہیں جو ہم نے اس فہرست میں دئے ہیں ۔ اگر ان کے علاوہ غیر قانونی طور پر کوئی بسیں چلا رہا ہے تو جہانتک محکمے کا تعلق ہے ۔ اسے اس کے متعلق کوئی علم نہیں ۔ اگر معزز ممبر کے علم میں ایسی کوئی بات ہو تو وہ مہربانی فرماکر ہمیں بتائیں ۔

چودھری محمدابراھیم— جناب والا۔ میں نےوزیر قانون صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ سیالکوٹ سے کوٹلی لوہاراں اور سیالکوٹ سے گوندل تک بسیں میرے علم کے مطابق چل رہی ہیں ۔ ان کا ذکر یہاں نہیں ہے ۔ اس لئے ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جائیں ۔

وزیر قانون— جناب ہم کرلیں گے ۔

Khanzada Taj Muhammad: Has the Government issued a policy letter saying that route permits will only be given to people who can form companies?

Minister of law: The question is absolutely a new one. It does not arise out of the answer. I, therefore, claim notice.

Mr. Speaker: The member may give fresh notice.

چودھری محمدابراھیم— جناب والا۔ اس جواب سے ظاہر ہے کہ سارے ضلع سیالکوٹ میں ۲۱ Route permits صرف ایک کمپنی کو بطور Monopoly دے دئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ صرف چار Route permits ہیں جو دیگر چار کمپنیوں کو دئے گئے ہیں ۔ یہ ایک ایک Route permit فی کمپنی کی Favourtism آخر کس بنا پر کی گئی ہے ؟

وزیرقانون— جناب والا۔ چودھری صاحب جس چیز کو Favourtism کہتے ہیں ۔ ہم اسے Efficiency کہتے ہیں ۔ اگر کوئی ٹرانسپورٹ سروس بلکل Efficiently چل رہی ہے اور اس کے خلاف کوئی شکایت نہیں ۔ اور اس زمانے کی ضروریات کے مطابق پبلک بسوں میں جو بھی سہولتیں ہونی چاھیئیں ۔ مہیا کرتی ہیں۔ تو ایسی کمپنیوں کو اگر سارے Route permits بھی دیدئے جائیں تو بھی کوئی اعتراض نہ ہونا چاھیئے ۔

Khanzada Taj Muhammad Khan: I see from the list that Campbellpur district has been very unfortunate in getting a lot of permits. Will the Minister say to whom these permits are given?

پارلیمنٹری سیکریٹری — جناب والا۔ کیمبل پور کا تو یہاں کوئی سوال ہی نہیں ۔ یہ سوال تو ضلع سیالکوٹ کے متعلق ہے ۔ جس کا جواب دیدیا گیا ہے ۔ خانزادہ صاحب کو غالباً غلطی لگی ہے ۔

Mr. Speaker: This is absolutely a new question.

چودھری محمد ابراھیم— صاحب صدر ۔ جہاں ایک کمپنی کو Mono Poly دیدی جائے ۔ وہاں سہولت اور آسائش کا سوال ہی کیا رہ جاتا ہے ۔ کیا وزیر قانون اس بات کی یقین دھانی کرائینگے کہ اگر وہاں اور کمپنیاں بسیں Ply کرنا چاہیں تو انہیں بھی Route permits کی سہولتیں دی جائینگی؟

وزیر قانون — جناب والا۔ عرض یہ ہے کہ حکومت کے Level پر ہم کوئی ایسی Commitment نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ R.T.A. ایک Statutary Body ہے اور اس کی Statutary powers ہیں ۔ اس کے اوپر ایک Appellate Authority ہے ۔ لہذا ہم حکومت کے Level پر انہیں کوئی direction نہیں دے سکتے ۔

It is entirely concerned with the R.T.A. in their discretion if they feel they can have one or more than one or anybody or any association or any firm, they are well within their rights to do that. The Government, I am sorry, cannot interfere with their discretion.

NUMBER OF ROAD ACCIDENTS IN LAHORE DIVISION.

***5976. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state:—

(a) the year-wise number of road accidents in Lahore Division from 1960 to 1963 alongwith the number of (i) deaths, (ii) serious injuries, and (iii) minor injuries caused in the said accidents;

(b) the year-wise number of the persons prosecuted for the said accidents and the number of those convicted during the said years alongwith the nature of penalties awarded by Court in such cases;

(c) the steps so far taken or intended to be taken by Government to ward off road accidents?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری منظور حسین) — (الف)

سال	سڑکوں کے حادثات کی کل تعداد	اموات	افراد جنہیں ضربات شدید لگیں	افراد جنہیں ضربات خفیف لگیں
۱۹۶۰	۴۲۱	۱۰۷	۱۲۳	۲۲۳
۱۹۶۱	۵۷۰	۱۶۵	۱۵۳	۲۳۸
۱۹۶۲	۶۶۳	۱۵۴	۱۷۰	۲۳۹
۱۹۶۳	۶۱۳	۱۸۶	۲۰۹	۳۲۸

(ب)

سال	افراد جنکے خلاف مقدمات درج کئے گئے	افراد جنہیں مجرم قرار دیا گیا	ان مقدمات میں دی گئی سزاؤں کی نوعیت
۱۹۶۰	۳۰۵	۱۶۴	مجرم اشخاص کو بیس روپے سے لیکر ایک ہزار روپے تک جرمانہ ایک ماہ سے ڈھائی سال تک سزائے قید دی گئی۔
۱۹۶۱	۳۳۸	۱۸۶	
۱۹۶۲	۴۳۲	۲۲۹	
۱۹۶۳	۴۱۰	۳۰۴	

(ج) (۱) حادثات کی روک تھام کے لئے ضروری اقدام کے لئے مناسب ہدایات ایگزیکٹو اور دیگر متعلقہ محکمہ جات کو جاری کردی گئی ہیں۔

(۲) شاہراؤں پر جانچ پڑتال کے لئے گشت زیادہ کردی گئی ہے۔

(۳) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز جو روٹ پرمٹس معطل یا منسوخ کرنے کی مجاز ہیں، کو خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کی ہدایات کردی۔

(۴) تیز رفتاری کی چیکنگ اکثر اوقات کی جاتی ہے۔

(۵) ڈرائیونگ کا معیار بلند کرنے کے لئے موٹر وہیکل ایگزامنروں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ ڈرائیونگ کا امتحان سختی سے لیں

اور موٹر وھیکل ایگزامینر کے پاس کردہ امیدواروں میں سے بعض کا سیکریٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز دوبارہ خود ٹسٹ لیتے ھیں۔

(۶) عوام میں ٹریفک کا شعور پیدا کرنے کے لئے اکثر ھفتہ ٹریفک منائے جاتے ھیں ۔

(۷) حادثات سب کمیٹیاں اور ٹریفک سب کمیٹیاں ضلعی اور ڈویژنل سطح پر قائم کی جارھی ھیں ۔ وہ اپنے حلقہ اختیارات کے اندر انسدادی تدابیر اور تعزیدی کی ذمہ وار ھوں گی ۔

(۸) راہ چلنے والوں کی آسانی کے لئے پاکستان ھائی وے کوڈ کا اردو میں ترجمہ کیا جا چکا ھے اسے عنقریب ھی شایع کر دیا جائے گا ۔

(۹) تمام کلاس ۱ افسران کو ٹریفک کی بے ضابطگیوں کے متعلق اطلاع کرنے کے لئے کتب شکایات مہیا کردی گئی ھیں ۔

(۱۰) موٹر وھیکل ایگزامینر کو بہتر طور پر ڈرائیونگ کا امتحان لینے کے لئے پورٹو کلینک مہیا کی گئی ھیں ۔

(۱۱) ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی لا تعداد گاڑیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے خاص سٹیج کیرج پرمٹس جاری کئے گئے ھیں ۔

(۱۲) سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کی ھدایات جاری کردی ھیں کہ روٹ پرمٹ جاری کرنے سے پہلے مناسب سروے کر لیا جائے ۔

(۱۳) یہ تجویز زیر غور ھیں کہ تمام بسوں اور ٹرکوں میں ٹیکو گراف کی تنصیب لازمی قرار دیدی جائے تاکہ رفتار کا مکمل اور قابل اعتماد ریکارڈ رکھا جا سکے ۔

چودھری محمد ابراھیم— جناب والا۔ جواب سے ظاھر ھے کہ حادثات کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رھی ھے ۔ گذشتہ سال ۱۹۶۳ع میں یہ ۶۱۳ تھی ۔ جن میں ۱۸۶ اموات ھوئیں۔ ۲۵۹ ضربات شدید اور ۳۶۱ ضربات خفیف آئیں ۔ اس صورت حال کے پیش نظر کیا حکومت ٹیکیسوں ۔ ٹرکوں اور بسوں کو مجبور کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کہ وہ ایسے میٹر استعمال کریں جن کو ٹیکو میٹر کہتے ھیں ۔ اور جو حادثات کے وقت یہ بتا سکتے ھیں کہ اس ٹیکسی یا ٹرک کس رفتار پر جا رھے تھے ؟

وزیرقانون (مسٹر غلام نبی محمد ورہال میمن) — جناب والا۔ جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ھے کہ accidents بڑھتے جا رھے ھیں ۔ یہ درست ھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا چاھئے کہ ھماری آبادی بھی بڑھتی جا رھی ھے ۔ لھذا یہ لازم ھے کہ اموات اور accidents بھی proportionately اس کے مطابق ھوں ۔

جہانتک ان کے روکنے کا سوال ھے۔ چودھری صاحب نے جو تجویز پیش کی ھے ۔ محکمے نے وہ آلہ منگایا اور اس کو ٹیسٹ کر کے دیکھا ھے ۔ جس سے یہ دیکھنے میں آیا ھے کہ اگر اس میں چھوٹی سی تیلی رکھدی جائے تو اس کو tamper کیا جا سکتا ھے۔ تو اس سے ظاھر ھے کہ جس مقصد کیلئے ھم اس آلے کو استعمال کرنا چاھتے ھیں ۔ اس میں ھم کامیاب نہیں ھو سکتے ۔

اس کے بعد اب ایک اور آلہ نکلا ھے ۔ محکمہ کوشش کر رھا ھے کہ وہ منگا کر ٹیسٹ کریں ۔ اگر ھماری Transport Services نے اسے بھی ناکام نہ بنا دیا تو میں سمجھتا ھوں کہ یہ تجویز کامیاب ھوجائیگی ۔

لیکن جہانتک حکومت کا تعلق ھے وہ چودھری صاحب کی تجویز سے اتفاق کرتی ھے کہ حتی الوسع accidents میں کمی ھونی چاھئے اور اگر ممکن ھو تو بالکل ھی نہ ھونے چاھئیں ۔ تو اس سلسلے میں میں یہ عرض کردوں کہ محکمہ ھر Scientific چیز اور طریقے سے کوشش کر رھا ھے کہ accidents پر قابو پانے کیلئے ایسی چیزیں استعمال کی جائیں ۔

میاں محمد اکبر– جناب والا - اس سوال کے جواب کی شق نمبر ۱۱ میں یہ کہا گیا ہے کہ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی لا تعداد گاڑیوں کو کنٹرول کرنے کیلئے خاص Carriage permits جاری کئے گئے ہیں - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ لاریوں اور بسوں کی تعداد کو کنٹرول کرنا چاہتی ہے- کیا میں وزیر متعلقہ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ آیا ان کا یہ طریق کار اس لحاظ سے inconsistent نہیں کہ پرانی کمپنیوں کی تعداد تو محدود کردی گئی ہے - اور نئی کمپنیوں کو بے تحاشا Route Permits جاری کئے جا رہے ہیں -

وزیر قانون– جناب والا- میں معزز ممبر کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ اس معاملے میں میں ان سے اتفاق نہیں کرتا - وہ اپنی رائے رکھتے ہیں اور ہم اپنی رائے رکھتے ہیں -

میاں محمد اکبر – جناب والا - میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ جناب وزیر کا جواب قطعاً غلط ہے -

---

PRESENT STRENGTH OF INFORMATION DEPARTMENT IN EACH DISTRICT OF HYDERABAD DIVISION

***6032. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Information** be pleased to state:—

(a) the present strength of Information Department in each District of Hyderabad Division alongwith the number of Government vehicles provided to them;

(b) whether it is a fact that Mobile Cinemas of the above said Department hold exhibitions at different places in the province; if so, (i) the purpose of such exhibitions, (ii) the number of exhibitions arranged by the above-mentioned Cinemas in Hyderabad Divisions during the years 1961, 1962 and 1963 together with the names of the places where and the period for which the exhibitions were held in the said Division;

(c) the number and the category of the Officers of Information Department who visited Thar Desert alongwith the names of the places in the said area visited by them and the duration of their stay at each place?

Parliamentary Secretary: (Raja Muhammad Ashraf) : (a) There in no district staff in the Hyderabad Division. The only Office is that of the Re-

gional Director of Information with headquarters at Hyderabad. The strength of the Regional Directorate is:--

Director	1
Assistant Director	1
Information Officers	2
Assistant Information Officers	2
Superintendent	1
Assistant	1
Head Translator	1
Translators	2
Technical Assistant	1
Senior Clerks	3
Junior Clerks	5
Stenographer	1
Steno-typist	1
Operator	1
Photographer	1
Librarian	1
Driver	2
Daftri	2
Peons	6

There is one staff car and one mobile cinema van.

(b)Yes.

(i) The purpose of such exhibitions is to inform the public, largely in the rural areas, of the programmes and achievements of Government in the fields of development carried out in the interested and to provide them with a basis for confidence and interest in the activities of other parts of the Province.

(ii) A Mobile Cinema Unit was set up in Hyderabad in September 1962. During this period the following number of shows was arranged:--

1962	30
1963	120
Total	150

These shows were held at the following places: Badin, Talhar, Tando Bagho, Matli, Hando Ghulam Ali, Tando Muhammad Khan, Hyderabad Jhurk,Thatta, Gojo, Gharo, Jati, Sujawal, Mirpur Bathoro, Bulri, Tando Jam, Nasur Pur, Tando Allahyar, Bhitshah, Tando Adam, Hala, Khipro, Peromal, Jamnido, Khadahro, Shahpur, Sanghar, Sinjhoro, Jhole, Mirpurkhas, Kadan, Khalifo Qasim, Pungario, Tando Qasir, Vessro, Pirpithoro, Acri, Shah Shadipali, Lal, Shaho, Ghot, Kechela, Jhudo, Nov Jo Kot, Haji Bakhsah Ali Shah, Samman Joghat, Kubri, Mirwan, Tando Jan Muhammad, James Abad, Jhilory, Hoosri, Matiari, Aderolal, Chachro, Kotri, Jamshoro, Hitri, Cattle Colon Hyderabad, Latifabad and Cadet College, Petaro.

One show was given at each place. The duration in each case each time was one evening.

(c) The Director of Information has visited Umor Kot in the Thar Desert twice each time for one day.

Haji Mir Muhammad Bux Talpur: Is it a fact that Umar Kot is not in that desert division?

Parliamentary Secretary: It may not be in the desert division, but it is in the desert as far as this Department is concerned.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Umar Kot is not a desert division but a part of Umar Kot is admittedly desert; although not technically included in desert division which is a division for the purpose of revenue, yet in common parlance we can say that since a major part of Umar Kot is itself a desert, nothing but sand, it can be called a desert.

حاجی میر محمد بخش تالپور — جناب والا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ عمر کوٹ بالکل ریگستان کے کنارے پر واقع ہے ۔ اور اس سے ریگستان کے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے؟

پارلیمنٹری سیکریٹری— جناب والا۔ عمر کوٹ کے چاروں طرف ریگستان ہے ۔ یہ last town ہے ۔ اور بڑا شہر ہے ۔ جہاں سے یہ arrang ہو سکتی تھی ۔ باقی سب چھوٹی چھوٹی جگہیں ہیں ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور— آپ نے فرمایا ہے کہ Mobile, cinema Unit/desert میں نہیں گئی کیا آپ اس پر غور کریں گے؟

وزیر قانون — ضرور غور کریں گے ۔ اگر ابھی تک نہیں گئی تو ہم دیکھیں گے کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔

NUMBER OF 'WEEKLIES' AND 'MONTHLIES' PUBLISHED IN EACH DISTRICT OF HYDERABAD DIVISION

*6033. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Information be pleased to state:—

(a) (i) the number of 'Dalies', 'Weeklies' and 'Monthlies' published in each District of Hyderabad Division alongwith the names of languages in which they are published, (ii) the circulation of each of the said publications and (iii) the source through which the circulation of the publication has been ascertained by Government;

(b) whether it is a fact that certain Newspapers and Magazines, out of those mentioned in (a) above, are not given Government advertisement, if so, reasons thereof alongwith with the number of such News papers and Magazines;

(c) the number of declarations for new newspapers lying pending with the Director of Information, Hyderabad and the Secretary, Information Department for approval alongwith the dates of receipts of such declarations and reasons for not disposing of them so far?

پارلیمنٹری سیکرٹری (راجہ محمد اشرف خاں) — (الف) ۱۔ اس سوال کا جواب اس فہرست میں موجود ہے جو ایوان کے روبرو پیش ہے۔

۲۔ مفاد عامہ کے پیش نظر تعداد اشاعت نہیں بتائی جاسکتی۔

۳۔ تعداد اشاعت کی تصدیق ان سرٹیفکیٹوں سے کی جاتی ہے۔ جو اخبارات چارٹرڈ (رجسٹرڈ) اکاؤنٹنٹوں سے لیکر مہیا کرتے ہیں۔ یا بذریعہ گنتی جو محکمہ کے افسران آن چھاپہ خانوں میں جہاں سے اخبارات چھپتے ہیں خود جاکر کرتے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ یہ امر واقعی ہے کہ کچھ اخبارات کو سرکاری اشتہارات نہیں دیئے جاتے۔ اسکی وجوہات یہ ہیں کہ اخبارات سرکاری اشتہارات حاصل کرنے کی شرائط پوری نہیں کرتے۔ یا تو انہوں نے اشتہارات کیلئے منظور شدہ فہرست میں اندراج کیلئے درخواست نہیں دی ہوتی یا ابھی آنکی اشاعت شروع ہوئی ۶ مہینے مکمل نہیں ہوئے ہوتے یا آنکی تعداد اشاعت کم از کم مطلوبہ تعداد تک نہیں پہنچتی ایسے اخبارات کی تعداد ۱۸ ہے۔

(ج) ڈائریکٹر اطلاعات حیدرآباد کے پاس کوئی نیا ڈیکلریشن رکا نہیں پڑا ہے۔ سیکرٹری اطلاعات کے دفتر میں ۹ نئے ڈیکلریشن زیر غور ہیں۔ انکی تفصیل اس فہرست میں درج ہے جو ایوان کے روبرو پیش کردی گئی ہے۔*

REVISION OF PAY SCALES OF CLASS IV EMPLOYEES OF THE BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***6110. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that pay scales of Class IV employees of the Buildings and Roads Department were revised in June, 1961;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the present and old pay-scales of Baildars of the said Department posted in Bahawalpur Division;

(c) in case the pay scales of the said Baildars have not been revised, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)— اس سوال کا تعلق محکمہ تعمیرات سے ہے اسلئے انکو منتقل کردیا ہے۔

ROUTE PERMITS

***6163. Khawaja Muhammad Safdar:** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state:—

(a) the number of route permits issued by each Regional Transport Authority in the Province, since July, 1962 indicating the names of roads for which the same have been issued;

(b) the names and addresses of the companies and the persons to whom the said route permits have been issued;

(c) in cases where route permits have been issued to companies, the date of registration of such companies and the names and addresses of the share holders?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) — (الف) مطلوبہ معلومات منسلکہ گوشوارہ میں درج ہیں۔*

(ب) حسب بالا ''الف،،

---

*Please see Appendix III and IV at the end.

(ج) یہ معلومات جو کہ بہت ضخیم ہیں فوری طور پر دستیاب نہیں ہوسکتیں۔

میاں محمد اکبر— کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ راولپنڈی ریجن میں روٹ پرمٹ کی تعداد نا مکمل ہے اور عارضی روٹ پرمٹ کی تعداد نہیں بتائی گئی۔ کیا وہ اس میں شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی گذارش کرونگا کہ وزیر صاحب پہلے میرے سوال کو سن لیں سمجھ لیں اور پھر غور کرکے اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— ہم معزز ممبر کے سوال کو سن کر سمجھ کر اور اس پر غور کرکے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے جو جواب دیا ہے وہ صحیح ہے اگر ممبر نہیں سمجھ سکے تو ان کی بدقسمتی ہے۔ اس میں ہمارا قصور نہیں۔ محکمہ کی طرف سے ہمیں جو تفصیلات ملی ہیں وہ ہم نے دے دی ہیں۔ اگر ممبر صاحب کے علم میں ہو کہ کوئی روٹ پرمٹ اس میں درج نہیں کیا گیا تو مہربانی سے ہمیں بتادیں۔

مسٹر سپیکر— معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ عارضی روٹ پرمٹ اس میں شامل ہیں یا نہیں۔

Minister of Law: Sir, the Secretary, Transport informs me that temporary route permits are not included.

میاں محمد اکبر— میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا جان بوجھ کر عارضی روٹ پرمٹ کو فہرست سے حذف کیا گیا ہے۔

جب لاہور ریجن کے تمام کے تمام اس فہرست میں ہیں تو راولپنڈی کے کیوں نہیں۔

Mr. Speaker: He wants to know whether the Minister has intentionally withheld the information.

Minister of Law: On my part I can say that it has not been intentionally withheld.

میاں محمد اکبر—لاهور ریجن کے تمام عارضی روٹ پرمٹ لسٹ میں دلے گئے هیں میں یه پوچھنا چاهتا هوں که راولپنڈی ریجن کے عارضی روٹ پرمٹ کو فهرست میں کیوں نهیں دیا گیا۔ اس کی کیاوجه هے؟

وزیر قانون—اس کے متعلق عرض کردیا هے۔

خواجه محمد صفدر— تیاری کا یه حال هے۔

پارلیمنٹری سیکریٹری— یه تو الف لیلیٰ کی کهانی هے۔

خواجه محمد صفدر— یه آپ کا کچا چٹھا هے۔ لوگوں کے ایمان خریدنے کے لئے روٹ پرمٹ دئے گئے هیں۔

وزیر قانون—میں لیڈر آف آپوزیشن کی خدمت میں گذارش کروں گا که وه ناراض نه هوں هم سے بھی غلطی هوسکتی هے اور وه بھی غلطی کرسکتے هیں۔ اگر وه مهربانی فرماکر یاد کرینگے تو ان کو معلوم هوگا که اس هاؤس میں وه ایک ترمیم لائے تھے حالانکه وه وکیل هیں۔

.....which was inconsistent with the Criminal Law Procedure Code and had to be modified. Nobody is perfect. I am not perfect. Khawaja Sahib may be. The information about the temporary route permits of Rawalpindi Division, as I have said, has not been included for the simple reason that every effort was made to collect the information. Information relating to Lahore Division only could be made available and information about Rawalpindi has not been made available. We will surely make it available to the Member. On that score, instead of keeping back the reply we thought it wise to give the available information to the Member and the remaining information will be supplied to him. It is official record and nothing can possibly be suppressed.

میاں محمد اکبر—کیا یه حقیقت نهیں که ٹیمپرری روٹ پرمٹ اور پرمانٹ روٹ پرمٹ دونوں قسم کے ایک هی دفتر سے issue هوتے هیں پھر کیا وجه هے که ایک هی دفتر سے آپ کے پاس پرمانٹ روٹ پرمٹ کی لسٹ پهنچ گئی هے لیکن ٹیمپرری روٹ پرمٹ کی فهرست نهیں پهنچی۔

وزیر قانون— ٹھیک هے ایک هی دفتر سے دونوں قسم کے روٹ پرمٹ جاری هوتے هیں مگر صرف پرمانٹ روٹ پرمٹ کی لسٹ آگئی هے اور دوسری

نہیں پہنچی ۔ اس کا میں جواب نہیں دے سکتا ۔ بہرحال ہم نے ان کو لکھا ہے اور اس کا جواب پوچھا ہے اگر ان سے کوئی کوتاہی ہوئی ہوگی تو ہم ضرور دیکھیں گے کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Is it a fact that in many cases the permits holders themselves do not own vehicles but they take them on lease and hire them?

Minister of Law: There is nothing within our knowledge. It may be within the knowledge of the Member himself.

مسٹر علی گوہر کھوڑو — اس سوال کے حصہ (سی) کا جواب نہیں دیا گیا اس کے reasons کیا ہیں ۔

(c) in cases where route permits have been issued to companies, the date of registration of such companies and the names and addresses of the share holders?

Answer to that has not been given.

Minister of Law: True.

Mr. Ali Gohar Khuhro: Reasons?

Minister of Law: Information is being collected. From the very nature of the question itself you will realise that this requires very careful tabulation of the information collected. From some sources information has been received from others it has not been received. It will surely be placed before the House.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I had put a question that the permits holders did not have vehicles of their own but they were given them to other people and in return getting money for it. Will the Government assure us that in such cases the permit will be withdrawn and it will be issued to those people only who own vehicles either under a Limited Company or in their personal capacity?

Minister of Law: Surely. The assurance is given to the Member unhesitatingly that if any such case is brought to the notice of the Government appropriate action will be taken.

میاں محمد اکبر — جناب والا کیا یہ حقیقت نہیں کہ کچھ individuals اور کمپنیوں کے نام اس لئے نہیں بتائے گئے کیونکہ

''ان میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں،،

وزیر قانون– جو details دی گئی ہیں ان میں کوئی پردہ نشین نہیں۔

Nothing as I have said could be suppressed. It is a matter of official record.

خواجہ محمد صفدر – اس سے یہ مراد لیجائے کہ نامکمل ہے اور آئندہ انفارمیشن دیجائیگی۔

Minister of Law : Sure.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir on a point of personal explanation.

جناب والا– مجھے یہ دعویٰ نہیں کہ میں منزہ عن الخطا ہوں مجھ سے غلطیاں ہوتی ہیں میں اس بات کو مانتا ہوں اور میں ایوان کے سامنے یہ کہنے میں جھجھکتا نہیں ہوں۔ میری مراد اسوقت یہ تھی کہ ہر روز ہم یہ دیکھتے ہیں سوالات کے متعلق وزیر صاحبان اور معزز پارلیمنٹری سکریٹری صاحبان تیار ہوکر نہیں آتے ہیں اور یہ کہ ہمارے پارلیمنٹری سکریٹری صاحبان آفیشل گیلری کیطرف بھاگیں یہ ڈیکورم کے خلاف ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ سیکریٹری صاحب Chit supply کرتے ہیں یہ نہیں ہوتا کہ وہاں جاکر گفتگو کریں۔ دوسرے جو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے غلطی کی تھی میں اسے قبول کرتا ہوں میں نے ان رولز کے خلاف ایک منٹ دیا تھا اور میں نے اسکو واپس لے لیا۔ لیکن کرمنل پروسیجر کوڈ کے متعلق میں نے غلطی نہیں کی تھی جیسا آپ نے فرمایا ہے۔

میاں محمد اکبر– یہ سوال بڑا اہم ہے اور اسکے سپلیمنٹریز کا جو جواب دیا گیا ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے سپلیمنٹری سے سپلیمنٹری arise ہوتا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک سپلیمنٹری پوچھنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker : Now the Question Hour is over.

مسٹر حمزہ– جب سوال ۹۔ بجکر ۱۰ ۔ منٹ پر شروع ہوئے تھے۔

مسٹر سپیکر– کوئسچین Hour رولز کے مطابق first Hour and we should end at 10-00. That is the correct position. ہوتا ہے۔

مسٹر حمزہ - مگر اتنا عرصہ کورم نہیں ہوا -

Mr. Speaker: That is not to be deducted. That is upto the members to form the quorum. If they are serious about their questions, they should attend the Assembly punctually at 9.00 a.m.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ .....

Mr. Speaker: The House is not adjourned, and if the house is not adjourned, then that time will be included in that.

مسٹر حمزہ - اتنا عرصہ سوالات .....

Mr. Speaker: That is strictly according to parliamentary practice. Can the member quote any instance, any precedent?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر میں مودبانہ عرض کرونگا کہ آپ غلط قسم کے Precedents نہ قائم کیجئے - کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ۹- بجے sitting شروع ہوئی-

مسٹر سپیکر - جب پوائنٹ آؤٹ کیا جاتا ہے کہ کورم نہیں تو گھنٹی بجائی جاتی ہے -

Otherwise we are meeting from 9-00 a.m. and the question Hour will conclude at 10-00 a.m.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: With your kind permission. I am not going to put any question, but it is a request. I had raised a question but since the question hour is over, I would no ptress for that, but it was a matter of policy between the former Frontier Province and the rest of West Pakistan. Since it is a matter of policy and discrimination, I would like the Minister to atleast enlighten this House regarding the continued discrimination that is going on, and if so, for how long will it go on.

Mr. Speaker: Please put a question about that.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: He has no answer to that

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

POSTS OF ADDITIONAL PUBLIC PROSECUTORS

***6168. Mr. Iftikhar Ahmad Khann:** Will the Minister of Law be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that several posts of Additional Public

Prosecutors are lying vacant in the Province for the last several months;

(b) whether it is a fact that interviews were held for filling up the said vacancies several months ago;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not filling the said vacancies and announcing the results of those interviews so far?

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—(الف) جی۔ہاں ۔ عرصہ تین ماہ کا ہوا کہ ایسی آٹھ آسامیاں بوجہ آٹھ سرکاری وکلاء کے بطور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج منتخب وتعنیات ہونے کے خالی ہوئی تھیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ سرکاری وکلاء کے عارضی طور پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج منتخب ہونے کے بعد انٹرویو لئے گئے تھے ۔

(ج) چونکہ مجوزہ نئے سرکاری وکلاء اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سیشن جج کی آسامیاں بیک وقت ختم ہونگی ۔ اسلئے ھائی کورٹ مغربی پاکستان سے دریافت کیا گیا ھے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سیشن ججوں کی میعاد ملازمت کتنی ہوگی یہ مناسب نہیں سمجھا جاتا کہ نئے ایڈیشنل سرکاری وکیلوں کو تھوڑے عرصہ کیلئے لگایا جائے اور بعد میں جب ایڈیشنل سیشن جج اپنی اصلی سرکاری وکلا کی آسامیوں پر واپس آئیں تو انہیں ملازمت سے سبکدوش کردیا جائے ۔ حکومت کی پالیسی یہ ھے کہ نئے سرکاری وکلاء کی ملازمت کو برقرار رکھا جائے اور حکومت یہ نہیں چاھتی کہ ملازمت میں داخل ہونے کے تھوڑے عرصے ھی بعد وہ پھر بیکار ہوجائیں ۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کی میعاد ملازمت کے متعلق تحقیق کرنے کے بعد مناسب وقت میں سرکاری وکلاء کی تعنیاتی کردی جائیگی ۔ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ سرکاری مقدمات کی پیروی خوش اسلوبی سے ہوتی رہے ۔ معمولی وقت کیلئے کچھ وکلاء کو ڈپٹی کمشنر صاحبان کے زیر دفعہ (۲) ۴۹۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری عارضی طور پر سرکاری وکلاء کے فرائض انجام دینے کیلئے تعینات کیا ھے ۔

ISSUANCE OF PERMITS FOR THE USE OF LIQUOR

*6181. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that permits for the use of liquor are issued to only those Muslims in the Province who produce medical certificates to this effect:—

(b) whether Government are aware of the fact that liquor is being used in large quantity in the Province by Muslims without obtaining requisite permits;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmation, the action Government intend to take to check this evil?

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق)— (الف)جی ہاں۔ لیکن یہ قانون صرف شمالی زون میں نافذ ہے جنوبی زون میں ایسی پابندی نہیں ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) صرف (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

SCALES OF PAY OF VERNACULAR CLERKS IN IRRIGATION DEPARTMENT

*6197. **Rai Mansab Ali Khan Kharal:** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is much difference between pre-integration pay scales and integrated pay scales of 1959 of Vernacular Clerks in Irrigation Department in former Punjab Area;

(b) whether it is a fact that the options for integrated scales of pay were not taken from the said officials;

(c) whether it is also a fact that the integrated pay scales of 1959 were not allowed to the said clerks;

(d) whether it is a fact that the new consolidated pay scales of the said clerks are based on the integrated pay scales if so, reasons thereof and whether Government intend to amend the scales of the said officials; so, when?

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — (الف) محکمہ آبپاشی میں ورنیکلر کلرکوں کے لئے قبل انضمام اور انضمامی پیمانہ ہائے تنخواہ حسب ذیل ہیں :—

	قبل انضمام پیمانہ تنخواہ	انضمامی پیمانہ تنخواہ :-
ورنیکلر کلرک/منشی	۵۰-۴-۹۰/۵-۱۰۰ جمع ۱۰/- روپے خصوصی تنخواہ	۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۲۰
	(شمال مغربی سرحدی صوبہ)	
	۷۵-۶-۱۰۰/۷-۱۷۵	
	(پنجاب)	
	ندارد (بہاول پور)	
	ندارد (سندھ)	

(ب) ورنیکلر کلرک کے لئے پیمانہ تنخواہ کا اعلان ۳۰ مئی ۱۹۰۹ء کو مغربی پاکستان (غیر جریدی) سول ملازمتوں کی تنخواہ پر نظر ثانی کے قواعد ۱۹۰۹ میں کیا گیا تھا۔ ان قواعد کے قاعدہ نمبر ۸ کے تحت متعلقہ ملازمین کو نوٹیفکیشن جاری ہونے کی تاریخ سے چار ماہ کے اندر اندر مقرر کردہ پیمانہ ہائے تنخواہ کے انتخاب کا اختیار استعمال کرنا تھا۔ اگر کوئی سرکاری ملازم مقررہ مدت کے اندر یہ انتخاب نہیں کر سکا تو یہ فرض کر لیا گیا کہ قواعد کے تحت اس نے موجودہ سکیل کا انتخاب کیا ہے۔ اس لئے قیاس ہے کہ ورنیکلر کلرکوں نے انتخاب اختیار کیا جیسے کہ قواعد کے تحت ضروری ہے۔

(ج) ان ملازمین کے معاملے میں جنہوں نے انضمامی پیمانہ ہائے تنخواہ کا انتخاب کیا۔ دفاتر کے سربراہوں کو اختیار دے دیا گیا کہ وہ مقرر کردہ پیمانہ ہائے تنخواہ میں ان کی تنخواہ کا

تعیین کریں جو آڈٹ کی تصدیق کے تابع ہو گی ۔ اس لئے قیاس ہے کہ متعلقہ دفاتر کے سربراہوں نے انضمامی پیمانہ ہائے تنخواہ میں ورنیکلر کلرکوں کی تنخواہیں متعین کی تھیں ۔

مندرجہ بالا دو نکات کے بارے میں واقعی صورت حال کی تصدیق مغربی پاکستان میں محکمہ آبپاشی کے ڈویژنل دفاتر سے کرنی پڑے گی تاہم حکومت یہ محسوس کرتی ہے ۔ کہ ان معلومات کی فراہمی سے کوئی مفید مقصد حاصل نہ ہو گا تاوقتیکہ معزز رکن اس نکتے پر اصرار نہ کریں ۔

(د) ورنیکلر کلرک کی آسامی کے مجموعی پیمانہ تنخواہ میں ترمیم کر کے اسے ۱۲۵-۵-۱۳۵/۷-۲۱۵ کردیا گیا ہے ۔

PAY SCALES OF ASSISTANT VERNACULAR CLERKS.

*6198. **Rai Mansab Ali Khan Kharal:** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the consolidated pay scale of Assistant Vernacular Clerks is Rs. 115—5 175;

(b) whether it is a fact that said clerks continue to draw pay in the same scale even after promotion as Vernacular Clerk although the nature of duty is different and the responsibility of the said officials increases;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons therefor, and whether Government intend to increase the pay scale of Vernacular Clerks, if so, when, if not, reasons therefor;

(d) whether it is also a fact that consolidated scale of pay has not been given to Assistant Clerks; if so, reasons therefor and whether Government intend to prescribe new scale for the said post, if so, when, if not, reasons therefore ?

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ورنیکلر کلرک کی آسامی کے مجموعی پیمانہ تنخواہ کی ترمیم سے یعنی ۱۲۵-۵-۱۳۵/۷-۲۱۵ روپے سے اس نقص کا ازالہ کردیا گیا ہے ۔

(د) اسسٹنٹ کلرک کی آسامی کے لئے مجموعی پیمانہ تنخواہ ۱۲۰-۵-۱۴۵/۷-۲۱۰ روپے مع ۱۰ روپے خاص تنخواہ منظور کر دیا گیا ہے۔

SHRINE OF HAZRAT PIR SULTAN AHMED QATTAL SITUATED IN JALALPUR PIRWALA, DISTRICT MULTAN

***6214. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Parliamentary Secretary, Auqaf, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Shrine of Hazrat Pir Sultan Ahmed Qattal situated in Jalalpur Pirwala, District Multan, was taken over by Auqaf Department on 30th August, 1962;

(b) Whether it is fact that property attached to the said Shrine consisting of some houses and agricultural land of about 20 squares was also taken over by the said Department;

(c) whether it is a fact that the Auqaf Department has to bear all the expenses incurred on the performance of usual rituals and on the payment of balances to servants of the said Dargah;

(d) whether it is a fact that the Auqaf Department has not so far paid the expenses incurred on the performance of usual religious ceremonies and has discharged the Khadim of Mosque attached to the Shrine and the Moharer-e-Auqaf concerned;

(e) whether it is a fact that despite the repeated demands by the Auqaf Committee, the Auqaf Department is reluctant to pay the said expenses which amount to about Rs. 5,000 annually;

(f) if answers to (c) to (e) above be in the affirmative, reasons therefore?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ملک جہانگیر خاں) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) و (ذ) جی نہیں۔ خادم مسجد اور محرر کی آسامیاں محکمہ مالیات کی سفارش پر تخفیف میں لائی گئی تھیں۔ محکمہ اوقاف مذہبی رسومات کی ادائیگی اور مزار سے متعلق دوسرے انتظامی امور کے سلسلہ میں ۳۵۰۰/- روپیہ سالانہ آمدنی کے مقابلہ ۳۶۶۰/- روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ مسجد کے خادم کی آسامی کی بحالی کا سوال بھی زیر غور ہے

(ر) مندرجہ بالا جوابات ''ج،، تا ''ذ،، کے پیش نظر سوال کا یہ حصہ پیدا نہیں ہوتا۔

SCHOLARSHIPS SANCTIONED BY AUQAF DEPARTMENT FOR THE STUDENTS OF MAKHDOOM SHARIF

***6220. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Auqaf Department have sanctioned a number of scholarships out of the income accruing from the Makhdoom Sharif Shrine, District Multan, for the students of Makhdoom Sharif for higher studies;

(b) whether it is a fact that many poor and deserving students of the said area studying in different high schools have not been granted any scholarship, by the Auqaf Department, if so, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ملک جہانگیر خاں)— (الف) جی نہیں۔

(ب) جواب (الف) کے پیش نظر سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

PROVISIONS FOR MORE BUSES ON JALALPUR PIRWALA AND MULTAN ROUTE.

***6221. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Parliamentary Secretary, Transport, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the only means of Communications between Jalalpur Pirwala and Multan is bus service for which route-permits were originally issued to the following:—

(i) Wahid Bus Transport	6
(ii) Government Transport Service	2
(iii) Afzal Transport Service	2
(iv) New Pakistan Transport Service	2

(b) whether it is also a fact that two permits of Afzal Transport Service and New Pakistan Service and 4 permits of Wahid Bus Transport have recently been cancelled;

(c) whether it is also a fact that the remaining 4 route permits cannot meet the heavy demand of 600 passengers who travel daily on this route;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative whether the Government intend to reconsider the matter and provide more buses on this route?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) — (الف) جی ہاں۔ ماسوائے اس کے کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس روٹ پرمٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) فی الحال یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ افضل ٹرانسپورٹ کمپنی اور واحد بس و میلسی ٹرانسپورٹ کمپنی نے حکم امتناعی حاصل کر لیا ہے۔ اور حسب سابق اپنی گاڑیاں چلا رہی ہیں۔

(د) اس مرحلہ پر یہ سوال بھی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ معاملہ زیر غور عدالت ہے۔

WAQF PROPERTIES TAKEN OVER BY AUQAF DEPARTMENT FROM PRIVATE MANAGEMENTS IN LAHORE DIVISION.

*6235. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Auqaf, be pleased to state:—

(a) the District-wise names of Waqf Properties taken over by Auqaf Department from private managements in the Lahore Division;

(b) the year-wise income accrued from each of the said property since taken over;

(c) the year-wise expenditure from the said funds together with the items of expenditure;

(d) the cadre-wise staff in-charge of the said management in the said Division together with their scales of pay and rates of different allowances admissible to them?

FOR ANSWER PLEASE SEE APPENDIX V AT THE END

REPAIRS TO BADSHAHI MOSQUE, LAHORE.

*6236. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf, be pleased to state:—

(a) the date on which the repairs to the Badshahi Mosque, Lahore, started in the first instance;

(b) the year-wise expenditure incurred thereon since the said date;

(c) the sources for which the amount spent on the said repairs were obtained?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ملک جہانگیر خاں) — (الف) بادشاهی مسجد کی مرمت سنه ۱۹۳۹ میں شروع هوئی تهی۔

(ب) گوشواره ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) مسجد کی مرمت پر اخراجات ان جمع شده رقوم میں سے کئے گئے تھے۔ کہ جو سیس ٹیکس کی صورت میں مسلمان زمینداروں سے بشرح دوپائی فی روپیه وصول کی گئی تھیں۔ بعد ازاں یه ٹیکس ربیع سال سنه ۱۹۶۰ سے مالیه پر اور شهری غیر منقوله جائیداد کے ٹیکس پر یکم اکتوبر سنه ۱۹۵۹ سے بڑھا کر تین پائی فی روپیه کے حساب سے کر دیا گیا ہے۔

STATEMENT SHOWING THE YEAR-WISE EXPENDITURE ON REPAIRS RENOVATION ETC. INCURRED ON THE BADSHAHI MASJID LAHORE SINCE 1939.

year.	*Expenditure.* Rs. Paisa
1939-51-52	22,26,848.17
52-53	352.00
53-54	1,370.62
54-55	229.69
55-56	4,52,880.97
56-57	2,15,873.91
57-58	21,517.59
58-59	11,69,371.32
59-60	8,03,435.73
Total from 1939 to 1960 ..	48,91,880.00
60-61	5,19,493.49
61-62	91,980.51
62-63	40,679.21
63-64 (upto January 1964)	25,538.30
Grand Total ..	55,69,571.51

FILMS AND DOCUMENTARIES PRODUCED BY DIFFERENT DEPARTMENTS.

***6240. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Information be pleased to state:—

(a) the names of films and documentaries produced during 1963 by different Departments of the Provincial Government;

(b) the subject matter of each of the above films and documentaries along with the cost thereof;

(c) the names of places and occasions on which the said films, etc., were shown to the general public?

وزیر اطلاعات (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — (الف) و (ب) محکمہ اطلاعات مغربی پاکستان نے سال ۱۹۶۳ میں جو دستاویزی اور دیگر فلمیں تیار کی ہیں ان کے نام موضوع اور لاگت حسب ذیل ہیں :-

نمبر شمار	فلم کا نام	موضوع	لاگت
۱-	ایوبیہ	دلکش ایوبیہ کا مجوزہ خاکہ اور اسکے ترقیاتی وسائل پر دستاویزی اور فیچر فلم (اردو)۔	-/۱۴,۸۷۵ روپے
۲-	ساتویں میڈیکل کانفرنس	پاکستان میں طب اور صحت عامہ کے شعبوں میں ترقی کی رفتار (اردو۔سندھی ۔ پشتو)۔	-/۳۲۵۰ روپے
۳-	بنیادی جمہوریتوں کا کنونشن	حیدرآباد ڈویژن میں بنیادی جمہوریتوں کی ثقافتی معاشرتی اور اقتصادی میدان میں نمایاں ترقی (اردو۔ سندھی)۔	-/۴۹۵۰ روپے
۴-	جمہوریت کا احیاء	مغربی پاکستان میں جمہوریت کا احیاء (اردو ۔ سندھی ۔ پشتو)۔	-/۶۳۰۰ روپے
۵-	سرہ خلہ بند	آرمی انجینئرنگ کور کا فن تعمیر جس نے کوئٹہ کے نزدیک تقریباً آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک بند تعمیر کیا (اردو)۔	-/۹۴۵۰ روپے

نمبر شمار	فلم کا نام	موضوع	لاگت
٦-	مسکن	کھاریاں میں فوج کے انجینئروں اور جوانوں نے اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت فوجی جوانوں اور نان کمشنڈ افسروں کے لئے کوارٹر تعمیر کئے - (اردو)-	-/٦٠٧٥ روپے
٧-	سرکاری نظم ونسق کا قومی ادارہ (نیپا)	سرکاری نظم و نسق کے قومی ادارے کی سرگرمیاں (اردو)-	-/٣٧٢٥ روپے

(ج) یہ فلمیں صوبہ بھر کے سنیما گھروں میں دکھائی گئی ہیں - ان سینماؤں کے علاوہ جن جگہوں میں ان فلموں کی نمائش کی گئی ان کی ناموں کی فہرست ایوان میں میز پر رکھدی گئی ہے - یہ فلمیں کسی خاص موقع پر نہیں دکھائی جاتیں بلکہ سال بھر جس میں بعض میلے اور نمائشیں بھی واقع ہوتی ہیں دکھائی جاتی ہیں -

---

MISTAKES IN THE PRINTING OF THE HOLY QURAN.

***6275. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Information, be pleased to state:—

(a) whether Government have made any arrangements for ensuring correct printing of the Holy Quran by different publishing firms;

(b) if answer to (a) be in the negative, whether the Government is aware of the fact that the Holy Quran printed by various firms contain printing mistakes as a result of which the meaning of the words changes;

(c) if answer to (b) be in the affirmative, the steps Government intend to take in the matter?

وزیر اطلاعات (مسٹر غلام نبی محمد وربال میمن) — (الف) اس بارے میں حکومت نے اب تک کوئی انتظام نہیں کیا ہے یہ سوال صرف محکمہ اطلاعات سے ہی متعلق نہیں تاہم حکومت اس عوامی خواہش میں کہ قرآن پاک کی صحیح طباعت ہو برابر کی شریک ہے اور اس بارے میں حکومت اسلام کے جید علماء سے مشورہ کریگی تاکہ کلام پاک کی صحیح طباعت کرانے کے لئے موزون ترین طریقہ اختیار کیا جا سکے -

(ب) حکومت کے علم میں اب تک ایسی کوئی فروگذاشت نہیں آئی-

(ج) جیسا کہ متذکرہ (الف) میں

ACTION TAKEN AGAINST NEWS-PAPERS AND PERIODICALS UNDER WEST PAKISTAN PRESS AND PUBLICATION ORDINANCE, 1963.

***6326. Mr. Hamza:** Will the Minister of Information be pleased to state the names of news-papers and periodicals against which action has been taken under the West Pakistan Press and Publication Ordinance 1963 since its promulgation along with the reasons for taking such action in each case?

وزیر اطلاعات— (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— ایوان کے روبرو پیش کردہ فہرست میں اس سوال کا جواب مل جائے گا۔

مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کے تحت اخبارات و جرائد کے خلاف کارروائی

(۱) اردو ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور ماہ اکتوبر ۱۹۶۲ع	یکم جنوری ۱۹۶۴ سے چھ ماہ کے لئے زیر دفعہ ۲۷ آرڈیننس اشاعت بالا کردی گئی۔	ایسے قابل اعتراض مواد کی اشاعت جس پر جزو آئی ضمن ۱ دفعہ ۲۴ آرڈیننس کا اطلاق ہوتا تھا۔
(۲) اردو ماہنامہ نصرت لاہور ماہ اگست ۱۹۶۲ع	زیر دفعہ ۳۹ آرڈیننس بحق سرکار ضبط کیا گیا۔	صفحات ۸۶ و ۸۵ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۲ و ۹۳ اور ۹۸ پر قابل اعتراض مواد کی اشاعت جس پر جزو س اور الف ضمن ۱ دفعہ ۲۴ آرڈیننس کا اطلاق ہوتا تھا۔
(۳) اردو ماہنامہ اسرار حکمت لاہور کا جنتری نمبر اور مفید عالم جنتری جو کہ اس جریدہ کی طبع کردہ تھی۔	زیر دفعہ ۳۹ آرڈیننس بحق سرکار ضبط کر لی گئی۔	صفحہ ۸ پر قابل اعتراض مواد کی اشاعت جو جزو آئی ضمن ۱ دفعہ ۲۴ آرڈیننس کے تحت خلاف ورزی پر معمول تھا۔
(۴) مفید عالم جنتری شائع کردہ منجانب شیخ غلام حسین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور۔	ایضاً	ایضاً

(۵) اردو ہفت روزہ المنبر لائلپور مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء۔	زیردفعہ ۲۷ آرڈیننس ۲۳ جنوری ۱۹۶۴ سے چھ ماہ کے لئے اشاعت بند کردی گئی۔	ایسے قابل اعتراض مواد کی اشاعت جس کی زد جزو جے ضمن نمبر ۱ دفعہ ۲۴ پر پڑتی تھی۔
(۶) اردو ماہنامہ ہلال پاکستان لاہور مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء۔	زیردفعہ ۲۷ آرڈیننس مبلغ ۱۰,۰۰۰ روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔	ایسے قابل اعتراض مواد کی اشاعت جس کی زد جزو جے اور آئی ضمن ۱ دفعہ ۲۴ پر پڑتی تھی۔
(۷) انگریزی روزنامہ انڈس ٹائمز حیدرآباد مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۳۔	ایضاً	ایسے قابل اعتراض مواد کی اشاعت جسکی زد جزو جے اور آئی ضمن ۱ دفعہ ۲۴ پر پڑتی تھی۔
(۸) اردو ہفت روزہ نقیب حیدرآباد۔	زیر دفعہ ۶۱ ماخوذ کیا گیا۔	برائے عدم ترسیل شمارہ جات۔
(۹) اردو ماہنامہ گلنار لاہور۔	ایضاً	برائے عدم ترسیل شمارہ جات ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۳ء۔
(۱۰) اردو پندرہ روزہ البصیر لائلپور۔	ایضاً	برائے عدم ترسیل شمارہ جات شائع کردہ بعد ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء۔
(۱۱) اردو ماہنامہ اسوزش لاہور۔	ایضاً	برائے عدم ترسیل شمارہ جات۔
(۱۲) اردو ماہنامہ مشیرالاطبا—لاہور۔	ایضاً	برائے عدم ترسیل شمارہ جات برائے دسمبر ۱۹۶۲ء۔
(۱۳) ہفت روزہ رقاصہ ملتان۔	زیردفعہ ۳۵ آرڈیننس ماخوذ کیا گیا۔	ناقص پرنٹ لائن چھاپنے کی بنا پر۔

(۱۴) اردو هفت روزه نقیب حیدرآباد۔	زیر دفعه ۹(۳) مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کے تحت کالعدم هوگیا۔	برائے عدم تواتر طباعت شماره جات از ۲۹ اگست ۱۹۶۲ لغایت ۸ اکتوبر ۱۹۶۳۔
(۱۵) اردو هفت روزه سبرنگ حیدرآباد۔	زیر دفعه ۹(۳) مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کے تحت کالعدم هوگیا۔	۱۴ مارچ ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۱۶) سندهی اردو انگریزی هفت روزه لطیف لاڑکانه۔	ایضاً	۱۴ اگست ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۱۷) اردو هفت روزه الصنعت لاهور۔	ایضاً	۱۹۶۳ کے دوران کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۱۸) اردو ماهنامه اسرارانجوم لاهور۔	ایضاً	۱۹ جولائی ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۱۹) اردو روزنامه آفاق لائلپور ایڈیشن۔	ایضاً	۱۸ نومبر ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۰) اردو ماهنامه احوال لاهور۔	ایضاً	۲۳ جون ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۱) اردو ماهنامه افرشیا—لاهور۔	ایضاً	اپریل ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۲) اردو انگریزی ششماهی البشیر چنیوٹ۔	ایضاً	دسمبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۳) انگریزی اردو سهماهی النخیل ملتان۔	ایضاً	جنوری ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔

(۲۴) انگریزی اردو ماهنامه ایماء سیالکوٹ۔	ایضاً	جون ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۵) انگریزی اردو سه ماهی فاران لاهور۔	زیر دفعه ۹(۳)مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ع کے تحت کالعدم هوگیا۔	مئی ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۶) اردو سه روزه مقام گوجرانواله۔	ایضا	۷ اگست ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۷) اردو روزنامه هلال پاکستان سرگودها۔	ایضاً	۱۱ دسمبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۸) اردو ماهنامه همارا وطن لائلپور۔	ایضاً	نومبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۲۹) اردو ماهنامه امتحانی دنیا لاهور۔	ایضاً	اگست ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۳۰) اردو ماهنامه عرفان لاهور۔	ایضاً	اپریل ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۳۱) اردو انگریزی سه ماهی علم و دانش لاهور۔	ایضاً	۱۹۶۳ کے دوران کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۳۲) اردو ماهنامه جهنکار لاهور۔	ایضاً	جون ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نہیں هوا۔
(۳۳) اردو هفت روزه خودی جهلم۔	ایضا	۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ لغایت ۲۴ ستمبر ۶۳ و ۸ اکتوبر لغایت ۱۸ اکتوبر کوئی پرچه شائع نہیں هوا
(۳۴) انگریزی اردو ششماهی جهلم — جهلم۔	ایضاً	دسمبر ۱۹۶۲ کے بعد شائع نہیں هوا۔

(۳۵) اردو ماهنامه خوراک لاهور۔	زیر دفعه ۹(۳) مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کے تحت کالعدم هو گیا۔	جنوری ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۳۶) اردو هفت روزه کوه نور لاهور۔	ایضاً	۲۳ دسمبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۳۷) اردو دو ماهی مقبول ملتان۔	ایضاً	اکتوبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۳۸) اردو ششماهی نوید صبح سرگودها۔	ایضاً	۲۶ فروری ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۳۹) انگریزی سه ماهی اورینٹ لٹریری راولپنڈی۔	ایضاً	آئٹم شماره کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۰) اردو ماهنامه رنگ زمانه لاهور۔	ایضاً	ستمبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۱) اردو ماهنامه روشنی لاهور۔	ایضاً	اگست ۱۹۶۲ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۲) اردو هفت روزه سفیر گوجرانواله۔	ایضاً	۳۰ نومبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۳) اردو ماهنامه شعاع امید لاهور۔	ایضاً	اگست ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۴) اردو ماهنامه تدریس گجرات۔	ایضاً	جولائی ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۵) اردو ماهنامه تدریس لائلپور۔	ایضاً	ایضاً

(۴۶) اردو هفت روزه عروج جهنگ۔	زیردفعه ۹(۳) مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ء کے تحت کالعدم هوگیا۔	مدت طباعت کی تبدیلی۔
(۴۷) اردو ماهنامه اسلوب لاهور۔	ایضاً	ستمبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۸) اردو ماهنامه زمیندار لاهور۔	ایضاً	۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۴۹) اردو ماهنامه تشکیل پشاور۔	زیردفعه ۵ ۲آرڈیننس کالعدم هوگیا۔	طباعت غیر متواتر۔
(۵۰) اردو پشتو هفت روزه صحت پشاور۔	ایضاً	غیر متواتر طباعت و تبدیلی مدت اشاعت۔
(۵۱) انگریزی هفت روزه پکٹوریل راولپنڈی۔	ایضاً	غیر متواتر اشاعت۔
(۵۲) اردو هفت روزه تیر و نشتر لاهور۔	ایضاً	تبدیلی مدت اشاعت۔
(۵۳) انگریزی ماهنامه وائس گجرات۔	ایضاً	ایضاً
(۵۴) اردو هفت روزه ضرب مجاهد سرگودها۔	ایضاً	غیر متواتر اشاعت۔
(۵۵) اردو هفت روزه زراعت نامه لاهور۔	ایضاً	تبدیلی مدت اشاعت۔
(۵۶) اردو هفت روزه جدید کشمیر راولپنڈی۔	زیردفعه ۱۰ آرڈیننس کالعدم هوگیا۔	تبدیلی مدت اشاعت۔
(۵۷) اردو ماهنامه طاهر منٹگمری۔	زیردفعه ۹(۳)آرڈیننس کالعدم هوگیا۔	دسمبر ۱۹۶۳ کے بعد کوئی شماره شائع نهیں هوا۔
(۵۸) انگریزی سه ماهی نسپاٹریشن لاهور۔	ایضاً	مارچ ۱۹۶۳ کے بعد شائع نهیں هوا۔

SUSPENSION OF DECLARATION OF WEEKLY 'ALMINBER', LYALLPUR.

*6380. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Information be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the declaration of the weekly 'Alminber', Lyallpur has been suspended for a period of six months for publishing an objectionable article:

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the date on which the article mentioned in (a) above was published in the said weekly along with the date on which the printer and publisher of the said weekly was given show cause notice under the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963?

وزیر اطلاعات (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) —

(الف) جی ہاں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ہفت روزہ ''المنبر،، لائل پور کا ڈکلریشن چھہ ماہ کی مدت کے لئے معطل کردیا گیا ہے۔

(ب) مضمون رسالے کی ۱۴ ستمبر ۱۹۶۳ کی اشاعت میں شایع ہوا تھا۔ پرنٹرپبلشر کو اظہار وجوہ کا نوٹس ۲۵-۱۱-۱۹۶۳ کو جاری کیا گیا تھا۔

EXCISE STAFF POSTED TO EVERY DISTILLERY AND CHEMICAL WORKS IN THE PROVINCE.

*6399. **Mr. Taj Muhammad Khanzada:** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Excise Staff is posted to every Distillery and Chemical Works in the Province;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that the expenditure incurred on the above said staff in the Distilleries and the Chemical Works situated in the former N.W.F.P. area is recovered from the management of the Distilleries and Chemical Works concerned but no such recovery is made from the Distilleries and Chemical Works situated in the former Punjab area;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons for this differential treatment and whether Government intend to remove this disparity?

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق) —

(الف) جی ہاں۔

(ب) سابقہ صوبہ سرحد کے قواعد کے تحت اس عملہ آبکاری کی تنخواہیں جو ڈسٹیلری اور کیمیکل ورکس میں متعین ہیں۔ ان کے مالکان سے لی جاتی ہیں۔ لیکن سابقہ پنجاب اور بعض دیگر علاقوں میں ڈسٹیلری کے عملہ کی تنخواہیں مالکان سے وصول نہیں کی جاتیں۔ اگرچہ یہ غلط ہے کہ پنجاب میں کیمیکل ورکس کے آبکاری کے عملہ کی تنخواہیں کارخانوں کے مالکان سے نہیں لی جاتیں۔

(ج) ابھی تک پرانے قواعد نافذ ہیں۔ قواعد میں یکسانیت پیدا کرنے کی ترمیم زیر غور ہے۔ توقع ہے کہ لائسنسوں کی تجدید کے موقع پر اس بارے ترمیم شدہ شرائط عائد کی جاسکیں گی۔

SANCTION OF SPECIAL ALLOWANCE FOR THE GOVERNMENT SERVANTS SERVING IN DERA GHAZI KHAN DISTRICT.

*6404. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak :** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Dera Ghazi Khan District is a less developed area;

(b) whether it is a fact that no Government servant willingly goes to the above said District due to lack of travelling facilities in the said area;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to sanction any special allowance for the Government servants serving in the above said District?

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) —

(الف) جی ہاں۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ENHANCEMENT OF PAY SCALES OF BALUCH LEVY AND B.M.P. IN DERA GHAZI KHAN

*6405. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak :** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(a) whether Government have enchanced the pay scales of all Government servants in each Government Department by consolidating the pay and allowances previously drawn by them;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the pay scales of the staff of Baluch Levy and B.M.P. in Dera Ghazi Khan have also been like-wise enhanced;

(c) if answer to (a) above be in the negative; reasons therefor?

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq): (a) Government have enhanced and consolidated the pay scales of the bulk of the non-gazetted posts in the Provincial Government. In a few cases, enhancement and consolidation are under active consideration and appropriate orders will issue very shortly.

(b) No.

(c) The matter is under consideration.

ADJOURNMENT MOTIONS

INEFFICIENCY AND NEGLIGENCE OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE.

Mr. Speaker: Now we take up adjournment motions. First is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the inefficiency and palpable negligence on the part of the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, as a result whereof the Examination in Arithmatic, Domestic Arithmatic and Household Accounts Paper A of the Secondary School (old Syllabus) Examination held on Saturday the 7th March, 1964, had to be cancelled and a re-examination to be notified to be held on 17th March 1964 as reported in the Daily Pakistan Times of Sunday the 8th March, 1964. Thousands of girl candidates are thus being penalised for the culpable negligence of the authorities responsible for such hopeless inefficiency with resultant incalculable loss of time and money of the parents of the affected girl candidates, most of whom have to be away from home to sit at the examination centres being manipulated with such utter lack of responsibility on the part of the said Board. This has naturally caused grave concern to all sections of the Society.

Chaudhri Sahib, adjournment motions should not contain arguments.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Alright Sir

Mr. Ali Gohar Khuhro: Sir the House is not in quorum.

Mr. Speaker: The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung) Order please, the House is now in quorum.

Minister of Law: Sir the Education Minister is not in attendance.

POINT OF ORDER.

WHETHER THE ASSEMBLY SHOULD BE ADJOURNED WHEN IT IS NOT IN QUORUM.

میاں محمد اکبر — پوائنٹ آف آرڈر جناب۔ جناب والا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب ہاؤس میں کورم نہیں ہے تو کیا آپ پر لازم نہیں ہے کہ آپ ہاؤس کو Adjourn کردیں ابھی صبح جناب والا۔ نے یہ فرمایا تھا کہ ۵ منٹ گذر گئے ہیں اور ہاؤس کورم میں نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Has the member read rule 154?

Mian Muhammad Akbar: I will seek your guidance Sir.

Mr. Speaker: Under rule 154, if at any time during a sitting of the Assembly the attention of the Speaker is drawn to the fact that the House is not in quorum, then the bells will be rung for five minutes, and if after the said period there is still no quorum then the House will be adjourned for fifteen minutes, and if still there is no quorum, it will be adjourned for the next day.

Mian Muhammad Akbar: Sir in the morning there was no quorum for fifteen minutes and still the House was not adjourned.

Mr. Speaker: As soon as somebody pointed out to me that there was no quorum in the House, I ordered for a count.

Mian Muhammad Akbar: No Sir. The fact is that the bells were ringing continuously for fifteen minutes and your honour was fully in the know of the fact that the House was not in quorum.

Mr. Speaker: As soon as I entered the House, the bells stopped ringing.

Mian Muhammad Akbar: No Sir. This also is not a fact. The bells continued ringing and you were in the Chair. The bells kept ringing

for 15 minutes and then your honour was pleased to announce that the House was still not in quorum, and that there should be a count. My point of order is that the House should have been adjourned after that announcement.

Mr. Speaker: So far as lack of quorum is concerned, the Members should always invite the attention of the Speaker to that fact.

Mian Muhammad Akbar: But my point is that when the Speaker is already in the know of the fact there is no need of it to point out. The ringing of bells is a clear sign that the House is not in quorum and there is no necessity in bringing this point to your notice.

مسٹر سپیکر – اکبر صاحب۔ آپ ہاؤس میں کس وقت تشریف لائے تھے؟

میاں محمد اکبر – جناب والا۔ نو بجنے میں پانچ منٹ تھے جب میں آیا ہوں۔ لیکن تلاوت کے بعد آیا ہوں۔

مسٹر سپیکر – تو پوزیشن یہ ہے کہ تلاوت ختم ہونے کے بعد جب یہ Point out کیا گیا تھا۔ کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ تو Bells ring کی گئیں۔ اوراس کے بعد پانچ منٹ تک گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ پانچ منٹ کے بعدانہیں بند کردیا گیا۔ اور Count لی گئی۔ تو اسکے بعد معلوم ہوا۔ کہ ہاؤس کورم میں ہے۔

میاں محمد اکبر – جناب والا۔ کیا یہ ضروری ہے۔ کہ اگر پانچ منٹ گذر جائیں۔ اور کورم نہ ہو۔ تو پھر بھی Count لی جائے۔ اور جناب یہ کس Rule کے تحت ہے۔

Mr. Speaker: After recording the names.

میاں محمد اکبر – اس وقت ہاؤس adjourn ہوجاناچاہئے تھا۔ آپ کا یہ حکم ہونا چاہئے تھا۔ کہ چونکہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ اس لئے اسے adjourn کیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: But to take count after the adjournment is impossible. The member's point of order is is ruled out.

مسٹر حمزہ – پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر— رول نمبر ۱۵۴ میں یہ دیا گیا ہے۔ کہ اسمبلی کی نشست جاری ہو۔ اور آپ کو یہ بتایا جائے۔ کہ ہاؤس کورم میں نہیں ہے۔ تو اس کے بعد آپ مقرر کردہ طریقہ کار پر عملدرآمد کریں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب صبح آپ تشریف لائے تو اس وقت ایوان میں کورم تھا ہی نہیں۔ لہذا ہم یہ قطعاً نہیں کہہ سکتے۔ کہ sitting جاری تھی۔ لیکن آپکو Relevant Rule 154 پڑھکر سناتا ہوں :۔

"If at any time during a sitting of the Assembly the attention of the Speaker is drawn to the fact that less than forty Members are present.....".

حقیقت یہ ہے کہ جب آپ یہاں تشریف لائے اسوقت ہاؤس میں چالیس ممبر موجود نہیں تھے۔

Mr. Speaker : Please read rule No. 18.

مسٹر حمزہ— ٹھیک ہے اس میں یہ دیا گیا ہے کہ اوقات کار سپیکر متعین کرینگے۔ مقررہ وقت پر ہاؤس کی کارروائی شروع ہوگی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: That is 9 a.m.

مسٹر حمزہ— لیکن اسکے ساتھ ساتھ شرط یہ ہے کہ کارروائی اس وقت جاری ہوگی۔ کہ جب ہاؤس میں کورم ہو۔ اسکا تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ جب ہاؤس میں کوئی ممبر بھی موجود نہ ہو۔ اور آپ ہاؤس میں تشریف لاکر کہہ دینگے۔ کہ کارروائی شروع ہوگئی ہے۔

مسٹر سپیکر— حمزہ صاحب۔ کارروائی نو بجے شروع ہوگی۔ اسکے بعد جب سپیکر کی attention اس طرف draw ہو۔ کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے تو کورم کے لئے پانچ منٹ تک Bells ring کی جائینگی۔ اور اگر اسکے بعد بھی اگر کورم نہ ہوا۔ تو Count لینے کے بعد ہاؤس کو پندرہ منٹ کے لئے adjourn کردیا جائے گا۔ اور اگر اس پندرہ منٹ کے بعد بھی کورم نہ ہو۔ تو پھر اسکے بعد دن کے لئے ہاؤس کو adjourn کردیا جائے گا۔

مسٹر حمزہ— حقیقت یہ ہے۔ کہ کم از کم اسکی کوئی sensible interpretation ہونی چاہیئے۔ اور اس امر کو آپ بھی تسلیم کریں میں انتہائی

ادب کے ساتھ عرض کرتاھوں۔ کہ بحیثیت سپیکر آپکا مرتبہ بہت بلند ھے ۔ آپ اس چیز کو مدنظر رکھیں۔ کہ آپ جو فیصلہ کرتے ھیں۔ وہ ریکارڈ میں آیا ھے ۔ اور آئیندہ ھم ان کو بطور مثال پیش کرسکتے ھیں جب آپ ھاؤس میں تشریف لائے تھے ۔ تو اس وقت ھاؤس میں کورم نہیں تھا۔ اور جبتک کہ ھاؤس میں کورم نہ ھو۔ تب تک یہ قطعاً نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس ایوان کی کارروائی جاری ھے۔

مسٹر سپیکر— آپ اگر یہ اعتراض کر رھے ھیں۔ کہ نو بجے ھاؤس کی کارروائی شروع نہیں ھوسکتی۔ تو اسکے متعلق پوزیشن یہ ھے۔ جس وقت کے لئے سپیکر ھاؤس کو adjourn کرے۔ میں نے آج صبح نو بجے کے لئے ھاؤس adjourn کیا تھا۔ میں نو ھی بجے آؤنگا اور جب مجھے point out کیا جائیگا۔

That the House is not in quorum, then I will ask that the bells be rung and will wait for five minutes. That is the correct position.

Mr. Ahmad Mian Soomro: Article 110 of the Constitution says that the Speaker shall adjourn the House if less than forty Members are present till such time when they are forty. If forty members were present in the House and you started the proceedings what is the harm in it? What is wrong? The Constitution says—"If at any time during a meeting of an Assembly, the attention of the person presiding at the meeting is drawn to the fact that less than forty members are present, it shall be the duty of the person presiding either to adjourn the meeting, or to suspend the meeting until forty members are present".

Mr. Speaker: But his point is that the sitting cannot commence unless there are forty members and I should see personally whether forty members are present or not.

Mr. Ahmad Mian Soomro: It obviously means that if the sitting is started and it is pointed out to you that forty members are not present, then the meeting is only to be suspended.....

مسٹر سپیکر—حمزہ صاحب۔ ھمیشہ Parliamentary practice بھی یہی رھی ھے ۔ کہ سپیکر کو کہا جاتا ھے۔ کہ کورم نہیں ھے۔

That there is no quorum and the members always point out that there is no quorum in the House.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر۔ عام طور پر اس ایوان کا یہ طریق کار رہا ہے۔ کہ جب ہاؤس میں کورم ہوتا ہے۔ تو سیکرٹری صاحب سپیکر کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہاؤس کورم میں ہے۔ اس کے بعد آپ یہاں تشریف لاتے ہیں۔ رولز بے جان ہیں۔ لیکن ہم نے عمل کرکے ان میں روح ڈالنی ہے۔

Mr. Speaker: I beg to differ with the Member on this point. I am proceeding according to rules. The point of order is ruled out.

مسٹر حمزہ— میں آپکو یقین سے بتا سکتا ہوں۔ کہ جس وقت آپ تشریف لائے تھے۔ ہاؤس میں کورم نہیں تھا۔

Mr. Speaker: I have already said that it is not obligatory for the Speaker to count personally as to how many members are present in the House. This is for the Members to point out that the House is not in quorum.

Mian Muhammad Akbar: I will draw your attention to rule 154 of the Rules of Procedure.

> "If at any time during a sitting of the Assembly the attention of the Speaker is drawn to the fact that less than forty members are present, he shall adjourn the Assemoly for fifteen minutes.....".

My submission is that when the Speaker comes to know that the House is not in quorum it is obligatory upon him that he shall adjourn the House for fifteen minutes.....

Minister of Law: This has been amended.

Mian Muhammad Akbar:.....and after a fresh count being taken if it is found that there is still no quorum, he shall adjourn the Assembly till the next working day.

Mr. Ahmad Mian Soomro: He is reading a rule which has been amended.

Mian Muhammad Akbar: This has not been amended.

Mr. Speaker: This has been amended. The member should read the amended rule.

Minister of Law: May I submit a few words on this point?

Mr. Speaker: No. I don't think that is necessary.

Yes, is Mr. Khanzada, on a point of order?

Mr. Taj Muhammad Khanzada: On a point of ruling, Sir.

Mr. Speaker: There is no point of ruling.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: It is regarding the quorum.

Sir, if the House is not in quorum and your honour decided to come here at the time of the commencement of the work for the next day, is it in order that the proceedings of the Assembly should go on?

Mr. Speaker: Unless somebody points out that the House is not in quorum I will not adjourn the House.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: In other words you can start the proceedings at the scheduled time irrespective of the number of members present in the House. Suppose there was nobody at 9 A.M. in the House. still you would come in and start the proceedings?

Mr. Speaker: If there is no one in the House?

Mr. Taj Muhammad Khanzada: If there are two members present in the House?

Mr. Speaker: Yes, I will come in the House and if my attention is drawn to the fact that less than.....

Mr. Taj Muhammad Khanzada: If the attention is not drawn, you should yourself see that the House is not in quorum?

Mr. Speaker: There are the rules. Get them amended.

Mian Muhammad Akbar: If there is nobody, will the benches speak and bring that to your notice that the House is not in quorum.

Mr. Speaker: No, that is not the position. If none is present in the House, then automatically there will be no meeting.

مسٹر حمزہ— پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ رول نمبر 30 میں یہ واضح طور پر دیا گیا ہے کہ وقفہ سوالات ایک گھنٹہ ہوگا ۔ جناب سپیکر ۔ آج صورت حال یہ تھی کہ آپ اس ایوان میں بنفس نفیس موجود تھے اور کورم کی نہ ہونے کی بناء پر گھنٹیاں بج رہی تھیں ۔ اور آپ نے وہ تمام وقفہ جس کے دوران گھنٹیاں بجتی رہیں ، وقفہ سوالات میں شامل کردیا ۔ یہ گھنٹیاں بجنا اس چیز کا بین ثبوت تھا کہ ایوان میں کورم نہیں تھا ۔ اور آپ کی توجہ دلوانا تو ایک طرف گھنٹیاں اونچی اونچی بج رہی تھیں اور لوگوں کو بھی بتارہی تھیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر- آپ کو معلوم نہیں ہے کہ گھنٹیاں کیوں بج رہی تھیں ؟ آپ نو بجے تشریف لائے تھے- پوزیشن یہ تھی کہ جب اس کے متعلق میری توجہ دلائی گئی تو اس کے بعد گھنٹیاں بجنی شروع ہوئیں-

مسٹر حمزہ- جتنا عرصہ گھنٹیاں بجتی رہی ہیں، آپ اس عرصے کو نہیں گن سکتے-

Mr. Speaker : I had not adjourned the House. I have already given my ruling on that.

ADJOURNMENT MOTIONS—(*contd.*)

Mr. Speaker: Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I submit that this adjournment motion relates to the Education Department, and the Minister of Education is not here. I would request that it may be held up till tomorrow.

(A VOICE: He is out of Lahore and is not likely to return by tomorrow).

Mr. Speaker: Let us take it on Monday.

Khwaja Muhammad Safdar: Monday and Tuesday are non-official days.

تو یہ درخواست کرونگا کہ یا تو یہ Wednesday پر رکھ لیا جائے یا پھر کل-

Minister of Law: Even otherwise on Monday and Tuesday we will have adjournment motions.

خواجہ محمد صفدر- ہاں ہاں وہ تو ہونگے لیکن سارے ہی نہ اس دن اکٹھے ہوجائیں-

Minister of Law: I wholeheartedly fall in line with the Leader of the Opposition. I will even agree to the suspension of question hour and adjournment motions. I even agree to that. On the two private members' days I have no objection if we do not take up adjournment motions.

Mr. Speaker: This will be taken up on Wednesday.

FAILURE OF GOVT. TO PROVIDE SECURITY OF LIFE FOR ITS EMPLOYEES.

Mr. Speaker : Chaudhri Muhammad Ibrahim in his next motion wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to provide even elementary conditions of security for the life of its own employees chargd with the custody of its own money, as desclosed by the harrowing murder in broad day light of Mr. Nazir Ahmed, Sub-Post Master of the Multan Cantt. Post Office who was carrying Rs. 4,500.00 to deposit the same with G.P.O. Multan, as reported in the daily Pakistan Times of 8th March 1964. This has naturally caused grave concern about the situation of Law and Order to all peace-loving sections of the people, particularly Government servants handling public funds.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I have not been able to collect the facts from Multan about this alleged incident. I would, therefore, request the House, the Speaker and Members to agree to this motion being taken up on some other day.

Mr. Speaker : So it is deferred for Wednesday.

INEFFICIENCY AND NEGLIGENCE ON THE PART OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE.

Mr. Speaker : Chaudhri Muhammad Ibrahim wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the inefficiency and palpable negligence on the part of the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, as a result where of English Question paper (A) was distributed irregularly to candidates of S. S. Examination of different Examination Centres for the forenoon and afternoon shifts as reported in the Daily Mashriq of today (10th March 1964). This has resulted in unnecessary hardship to the candidates, besides spotlighting the extremely inefficient handling of a most important aspect of Education-Examination-on the part of the authorities responsible for it.

Minister of Law : Sir, it may also be held up till Wednesday as it relates to the Education Department. The same is the case with the next motion No. 238. It may also be postponed.

Mr. Speaker : This is postponed for Wednesday.

INEFFICIENCY AND PALPABLE ENGLIGENCE OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE.

Mr. Speaker : In his next motion, Chaudhri Muhammad Ibrahim wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the inefficiency and

palpable negligence on the part of the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, as a result whereof the number of question papers supplied to the S.S. Examination Candidates taking Examination at the Mohini Road High School Examination Centre was too short of the required number to be supplied to all the candidates at that Centre and copies of the said paper had to be written by hand before the same could be attempted by the candidates. This natuarlly resulted in waste of time and unnecessary trouble to the candidates no less than to the superisory staff. The matter was reported in the Daily Mashriq of to-day (10th March, 1964).

This will also be taken up on Wednesday.

FAILURE OF GOVERNMENT IN MAKING EQUITABLE DISTRIBUTION OF LAND AMONGST THE CULTIVATOR CLASS OF THE PROVINCE.

Mr. Speaker: Next motion is from Amir Habib Ullah Khan Saadi. The member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to dissuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government in making equitable distribution of land amongst the cultivator class of the Province so as to provide each cultivator an economic holding for his subsistence and thereby enabling them to contribute to the over-all increase in food production as is evident from a report appeared in the "Nawa-i-Waqt" Lahore (8th March, 1964.) as well as its editorial comments dated 9th of March, 1964 that a serious restlessness is prevailing amongst the cultivators of the Province and a delegation comprising a hundred cultivators has come to the Provincial Capital to ventilate their grievances in this respect.

مسٹر سپیکر— Distribution of land کا جہاں تک تعلق ہے ، یہ recent کیسے ہے ؟

امیر حبیب اللہ خان سعدی— recent اس طرح ہے کہ ان کاشتکاروں کو حال ہی میں بیدخلی کے نوٹس ملے ہیں ۔ اور اس لئے یہ وفد مختلف جگہوں سے لاہور آیا ہے ۔ یہ واقعہ ۷ مارچ کا ہے اور اسی کے متعلق یہ خبر ہے ۔

مسٹر سپیکر—تقسیم اراضی کب ہوئی تھی جسکو آپ غیر منصفانہ فرماتے ہیں ؟

امیر حبیب اللہ خان سعدی— جب انکو بیدخلی کا نوٹس دیا گیا تو ان کو معلوم ہوا کہ انہیں بیدخل کیا جارہا ہے ۔

مسٹرسپیکر– تقسیم اراضی کب ہوئی ؟ اور بیدخلی کب ہوئی ؟

امیرحبیب اللہخان سعدی– حال ہی میں ہوئی ہے۔ دو ہفتے ہوئے ہیں۔

Mr. Speaker : I am sorry to say that the matter is not of recent occurrence and the motion is ruled out of order.

Next Motion No. 240 is from Rao Khurshid Ali Khan. I think it is a repetition of a previous motion which we have already disposed of. Leave was refused by the House. So this motion is ruled out of order.

STUDENTS OF QUETTA STUDYING IN LIAQAT MEDICAL COLLEGE, HYDERABAD

Mr. Speaker : Babu Muhammad Rafiq wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent public assurance and the failure of the Government in this behalf, namely, students of Quetta studying in Liaqat Medical College Hyderabad are not allowed to take annual or supplementary examinations which has created great resentment and restlessness among the concerned public, as per telegram received on 9th March, 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the case relates to the Health Department and Begum Sahiba has just now sent on this slip to me saying that she is unwell and she has asked me to request you to kindly withhold it over till Wednesday.

مسٹرسپیکر– بابو صاحب ۔ آپ کو اس میں اعتراض تو نہیں ؟

بابو محمد رفیق– جناب والا ۔ کیا بیگم صاحبہ ابھی بیمار ہیں۔ اگر بیمار ہیں تو ٹھیک ہے ۔ پھر سہی۔

Mr. Speaker: This will be taken up on Monday.

PUBLICATION OF AN ARTICLE ABOUT QUAID-I-AZAM IN THE "ATLANTIC MONTHLY" OF AMERICA.

Mr. Speaker : Next motion is also from Babu Muhammad Rafiq. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the publication of an article about Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah in an American Magazine named "Atlantic Monthly". The magazine has published such a matter against Pakistan and the Father of the nation which has created great resentment and restlessness among Pakistanis, as per news in Daily "Kohistan" dated 11th March, 1964.

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, yesterday I had gone through the whole article and I agree with the Member. Since this is a magazine which is imported in this country from outside under the Central Government's orders the Provincial Government cannot take action without consulting the Centre. I have already got into touch with the Centre (yesterday) and on receiving concurrence from the Central Government I assure the House that I shall ban this magazine.

Mr. Speaker: Does the member press it?

بابو محمد رفیق — جناب‌والا - میں اسے Press تو نہیں کرتا - میرے خیال میں اسے آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ قائد اعظم کو شیطان کے لقب سے تعبیر کیا ہے - اس لئے .....

Mr. Speaker: The member need not repeat it. Does he press it?

Babu Muhammad Rafiq: No Sir.

Mr. Speaker: Not pressed.

INDIAN GOVERNMENT'S ATTEMPT TO INTEGRATE OCCUPIED KASHMIR IN THE INDIAN UNION.

Mr. Speaker: Next motion is from Mian Muhammad Akbar. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unholy attempt of integrating the Occupied Kashmir in the Indian Union by the Indian Government through the introduction of a Bill in the so-called Assembly of the Occupied Kashmir. This unlawful, illegal and the most unwarranted attempt by the Indian usurpers has caused widespread resentment amongst the public of West Pakistan.

Mian Sahib, how is the administrative responsibility of the Provincial Government involved in this matter?

میاں محمد اکبر — جناب‌والا - مجھے یہ تسلیم ہے کہ اس میں ہماری حکومت کی کوئی Administrative rosponsibility نہیں ہے - لیکن جناب والا - میں اپنی Adjournment Motion کے ذریعے اپنی حکومت کی خدمت میں ان جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو بھارت کی اس مذموم کوشش کے بعد ہمارے عوام میں پائے جاتے ہیں - ان کے جذبات اس کی وجہ سے بہت مشتعل ہیں -

Mr. Speaker : But if there is no administrative responsibility of the Provincial Government involved?

میاں محمد اکبر— جناب والا - ہم یہ تو کرسکتے ہیں کہ اپنی حکومت کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ اپنی مرکزی حکومت کی توجہ عوام کے جذبات کی طرف دلائے - اور انہیں اس چیز پر ابھارے کہ وہ کشمیر کے معاملے میں سخت اقدام کریں - کیونکہ کشمیر کے حصول کے بغیر پاکستان نامکمل ہے -

Mr. Speaker: The member may put up a resolution on that subject.

Mian Muhammad Akbar: If you kindly allow me I will put a resolution.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I will have no objection to have such a resolution being debated here. The House fully knows my views about it. I know that the whole country is at one with the sentiments expressed by the Member. I would, therefore, suggest that the Leader of the House and the Leader of the Opposition in consultation may fix any date for debating the issue and we would be happy to have this opportunity to say what we have in our minds.

میاں محمد اکبر— جناب والا- ٹھیک ہے - مجھے مکمل طور پر اتفاق ہے- جو دن بھی Leader of the House اور Leader of the Opposition مقرر کریں - میں اس دن اپنا ریزولیوشن پیش کردونگا -

Mr. Speaker: Does the member press the Motion?

Mian Muhammad Akbar: No Sir.

Md. Speaker: The motion is not pressed

DETERIORATING LAW AND ORDER SITUATION IN MIANWALI DISTRICT.

Mr. Speaker: Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the harassment caused in Mianwali District due to the deteriorating law and order situation in the District as revealed by the news item in the daily "Nawa-e-Waqt" Lahore, dated 11th March 1964. The situation is all the more embarrassing in view of the lofty arguments advanced by the Government in support of the imposition of the Criminal Law Amendment Act, 1963; that it will definitely improve the law and order situation.

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I oppose this Motion. A mere news item in any Paper does not really make the situation worse or the position of law and order situation in any part of the Province unsatisfactory. This House would recall and the Chair would kindly remember that we have actually said that the situation (from the view-point of the figures) is not alarming. On the contrary the crime is on the decrease.

My submission is that this news item without emphasizing or giving details of the actual crime committed or without saying how that alarming situation has been created and on what account it has been created will carry us not for far. No details have been given. It is too vague a motion which could be thought of, discussed or remedied. Therefore I oppose the Motion on the ground that a mere news item will carry us not far. The crime situation in the District and elsewhere is quite satisfactory. No incident is cited. It is too vague and indefinite.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ جس ضمن میں میں نے یہ تحریک التواء پیش کی۔ وہ یہ ہے کہ جب اس ایوان میں Criminal Law Amendment Bill پر بحث ہورہی تھی۔ تو اس اکسیر اعظم کو اپنانے کیلئے ایک ہی وجہ بیان کی گئی تھی۔ وہ یہ کہ اس ملک میں جرائم اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جبتک مجرموں کو سخت نہ دی جائینگی اور جب تک اس قسم کے جابرانہ قوانین نہ بنائے جائینگے۔ جرائم میں کمی واقع نہیں ہوسکتی۔

مسٹر سپیکر — مسٹر حمزہ آپ یہ فرمائیں کہ How is it a single specific matter of recent occurance ?

مسٹر حمزہ — بہت اچھا جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ جہانتک جرائم کا تعلق ہے یہ چیز آپ کے نوٹس میں لائی جاچکی ہے۔ اور آپ نے عملی زندگی میں بھی دیکھا ہوگا کہ پولیس اپنی خاص پالیسی کے تحت چھوٹی موٹی چوری چکاری کی وارداتوں کی تعداد بہت کم رکھتی ہے۔ اور ان کو درج نہیں کرتی۔ اب ہمارے پاس ملک میں امن وامان کی صورت حال (Law and order کی situation) کا پتہ چلانے کا ایک ہی Berometer ہے کہ کسی علاقے میں سال بھر میں ڈکیتی اور قتل کی کتنی وارداتیں ہوئیں۔

جناب سپیکر — آپ کو اس چیز کا بھی احساس ہوگا کہ میاں والی کے ضلع کو موجودہ عہد حکومت میں ایک اہم درجہ حاصل ہے ۔ اب یہ انتہائی اہم درجہ حاصل ہونے کے باوجود اگر وہاں صورت حال یہ ہو جیسے کہ اس News Item میں بتائی گئی ہے ۔

"ضلع میاں والی میں جرائم کی رفتار میں اضافہ ہورہا ہے ۔ ضلع میانوالی میں پہلے دو مہینوں جنوری اور فروری ۱۹۶۴ع کے دوران گیارہ قتل ہوچکے ہیں جبکہ جنوری فروری ۱۹۶۳ع میں نو قتل ہوئے ۔ اسی طرح نقب زنی کی وارداتیں پہلے دو مہینوں میں چودہ ہوئیں جبکہ پچھلے سال ان ہی دو مہینوں میں گیارہ وارداتیں ہوئیں ۔

جناب سپیکر — یہ News item ایک ایسی صورت حال کو عیان کرتا ہے ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ضلع کی آبادی انتہائی خوف و ہراس کا شکار ہوگئی ہے ۔ جب گورنمنٹ کے بنیادی فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرے تو اس قسم کے واضح اختیارات حاصل کرنے کے باوجود ——————

Mr. Speaker: The member is discussing the merits of the motion.

سسٹر حمزہ— جناب سپیکر۔ میری عرض یہ ہے کہ .....(قطع کلامیاں)

سسٹر حمیداللہ خان (پنجابی)— جناب والا ۔ ضلع میانوالی میں پہلے بہت زیادہ جرائم ہوتے تھے ۔ لیکن اب کم ہوگئے ہیں ۔

x x x x x x x x x x*

اب تو خاصی کمی ہوچکی ہے ۔ (شور اور قطع کلا میاں) ۔

Mr. Spetaker: Mr. Hamidullah Khan may please withdraw his words.

(Interruptions)

Order, order. The member may please take his seat.

(Order could not be restored and both the Members continued to shout at each other)

Mr. Speaker: Both the Members should withdraw from the House.

*Expunged as ordered by the Speaker.

(*Interruptions*)

Mr. Hamza I say you should withdraw from the House.

Please withdraw. And the words used by both Members are expunged from the proceedings of the Assembly.

The Motion does not relate to a single specific matter of recent occurrence and is, therefore, ruled out of order.

اسیر حبیب اللہ خان سعدی – صاحب صدر۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ناخوشگوار واقعہ یہاں آپ کی آنکھوں کے سامنے پیش آیا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس کی ابتدا کس نے کی۔ اس لئے آپ کو دونوں احباب کو ایک Level پر treat نہیں کرنا چاہئے۔ مگر آپ دونوں کو ایک جیسا سمجھ رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر – سعدی صاحب جو ناخوشگوار واقعہ یہاں پیش آیا ہے اس کے متعلق جو میں نے فیصلہ کیا ہے وہ صحیح ہے۔

That was the proper action and this is no point of order. The member may please take his seat.

Next motion of Mr. Saadi. I had withheld my consent and I think the member has receive a copy of my ruling on that.

FAILURE OF GOVERNMENT IN RELEASING FUNDS FOR THE MANAGEMENT OF MAKATIB IN BAHAWALPUR DIVISION.

Mr. Speaker: Next motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad.

The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government in releasing the funds allocated in the budget 1962-63 for the management of the Makatibs in Bahawalpur Division, as a result of which salaries have not been paid to thousands of teachers and that their dependents are facing financial difficulties.

Minister of Law: This pertains to the Education Minister.

مسٹر سپیکر – اگر اسے بدھ کے روز take up کرلیا جائے تو کیا آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد- جی نہیں -

Mr. Speaker: The Minister of Education is not here, so it is deferred for Wednesday.

Next motion is from Mr. Mohsin Siddiqi and the next from Mr. Gul Muhammad. Both of them are not present and their motions lapse.

STOPPAGE OF WATER IN BAHAWAL CANAL, BAHAWALPUR.

Mr. Speaker. Next motion is from Allama Rehm Ullah Arshad. The member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the stoppage of supply of water in Bhawal Canal, Bahawalpur, as a result of which acute scarcity of drinking water is being faced in sub-tehsil Yazman area and that the local residents are forced, to abandon their native places and migrate to other places alongwith their families and cattle causing serious restlessness and alarm among them.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan: Sir it is opposed. This is not admissible under the rules. But time should be given for finding out facts regarding the factual position.

Mr. Speaker: Memon Sahib, we are deferring too many adjournment motions on different days and I think that only in exceptional cricumstances should we defer the motions. and we should try to dispose them off as soon as possible.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I would agree with the chair. I am on my part doing my best. I don't request the Chair for adjournment unless there are compelling reasons, that is to say on which information is not received. Unfortunately today my colleagues are not available in the House, and as I have already submitted, some of them are not well, and we have really been put in this difficult position. I entirely agree with the Chair and I realize the position. We do take notice of the Chair's observation and I will convey your ruling that in case it becomes imperative for them to be absent they may, otherwise they should be present in the House.

علامہ رحمت اللہ ارشد- تحریک التوا پیش کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جائے کہ سنگین صورت حال پیدا ہوگئی ہے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگ اپنے اہل و عیال اور مویشی لے کر دوسرے مقامات پر منتقل ہو رہے ہیں - اگر اور دو چار روز کے لئے ملتوی ہوگیا تو صورت حال اور سنگین ہوجائے گی - اگر کل ہوجائے تو ٹھیک ہے -

Minister of Revenue: We will find the facts tomorrow Sir and let it be taken up tomorrow.

Mr. Speaker: This motion will be taken up tomorrow.

Mr. Ali Gohar Khuhro: Sir the House is not in quorum.

Mr. Speaker: The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*)

Order please. The House is in quorum now.

EXTERNMENT ORDERS IN RESPECT OF MAULANA ABDUR RAHIM AND PROFESSOR GHULAM AZAM.

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan regarding externment orders passed by the Government in respect of Maulana Abdur Rahim and Professor Ghulam Azam.

Minister of Law: I think this had been disposed of yesterday.

Mr. Speaker: This is about the same subject, which we have already disposed of.

راؤ خورشید علی خان— میں نے اپنی تحریک میں اس چیز کا ذکر کیا ہے کہ ان کو Extern اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ

Their activities were prejudicial to public safety and maintenance of public order. When the party to which these leaders belong has been declared unlawful, the party is not in existence.

اس کے بعد کوئی الزام ان کے خلاف باقی نہیں رہا ۔

Mr. Speaker: Substantially the matter is same. Leave has already been refused by the House.

راؤ خورشید علی خان— جو کچھ آپ فرمائیں گے ہمیں اس سے قطعی انکار نہیں ہوگا ۔ میں صرف اس امر کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان پر تمام الزامات کی بنیاد یہ تھی ۔

They belong to such and such party whose activities were prejudicial to public safety and public order. That party is not in existence.

Mr. Speaker: The matter is identical; leave has already been refused by the House; the motion is ruled out of order.

EXTENSION IN THE PERIOD OF DETENTION OF MAULANA MAUDOODI.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the uncalled for, unwarranted and illegal action of the Provincial Government in recently extending the period of detention of Maulana Syed Abul A'ala Maududi, Amir of the defunct Jamaat-i-Islami Pakistan (now detained in District Jail, Lahore) despite the fact that the Jamaat-i-Islami was no more in existence and the chages against him entirely depended on the sole assumption by the Government that the Maulana being Amir of that Jamaat, his activities were likely to prove prejudicial to public safety and maintenance of public order.

That is only an argument. Rao Sahib has only added an agrument to his previous motion.

راؤ خورشید علی خان:- یہ جناب بالکل مختلف ہے اس حیثیت سے جیسا کہ میں نے پہلے ایڈجرنمنٹ موشن کے سلسلے میں عرض کیا ہے کہ ان پر پرسنل نیچر کا قطعی الزام نہیں ہے سارے الزامات یہ ہیں کہ چونکہ تمہارا تعلق جماعت اسلامی سے تھا تو میں مودبانہ گذارش کرونگا کہ جب جماعت اسلامی موجود ہی نہیں ہے اسپر Ban ہے تو اب یہ الزام کیسے باقی رکھا جا رہا ہے۔

Mr. Speaker: Practically a similar motion has been ruled out of order. So, this motion is also ruled out.

DEROGATORY TREATMENT METED OUT TO JAMAAT-I-ISLAMI DETENUES.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused due to the derogatory and discriminatory treatment meted out to the Jamaat-i-Islami detenues—Pir Mohammad Ashraf and Ch. Abdul Rehman of Montgomery Jail Class II (now temporarily lodged in the District Jail, Lahore), by not providing them with cots and other furniture even though the ordinary 'B' Class prisoners were supplied with the same.

I think Mr. Memon's statement covers it.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi **Muhammad** Varyal Memon): I had made that statement and probably the Member was not present in the House I have already announced in this House that Messrs. Naim Siddiqi, Tufail Muhammad, Professor Khurshid Ahmed and Ghafoor Ahmed have been given Class 1 and orders have been issued that all other detenues should be given cots irrespective of the class assigned to them under the rules. Whosoever has been denied a cot under **the rules, will now be supplied** with a cot, rules notwithstanding.

Rao Kurshid Ali Khan: I don't press.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

Next motion No. 253, by Rao Khurshid, need not be pressed because Mian Tufail has been given Class I.

Rao Khurshid Ali Khan: I don't press.

Mr. Speaker: This motion is also not pressed.

DENIAL OF FACILITIES FOR SAYING JUMA PRAYERS WITH CONGREGATION TO DETENUS IN LYALLPUR JAIL

Mr. Speaker: In his next motion, Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the widespread resentment caused by not allowing Maulana Gulzar Ahmed and other detenus of the defunct Jamaate-eIslami Pakistan while detained in Lyallpur Jail (now lodged in District Jail, Lahore) the facilities of saying their Juma Prayers alongwith the Juma congregation held in the precincts of the Jail.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): will verify the facts. I don't think the Government or, as a matter of fact, any subordinate authority will be un-reasonable in not permitting these gentlemen to offer their Juma Prayers in congregation unless there are very compelling reasons with the authority to do so. I submit that I will verify the facts and hope I will come up to the expectations of the member. Therefore, he should not press it.

Rao Khurshid Ali Khan: Not pressed.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

Rao Khurshid Ali Khan: I do not press my next motion, i.e., No. 2557.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

راؤ خورشید علی خان— اسمیں جناب والا ایک لسٹ Attach کردی گئی ہے جنکو انہوں نے اس کا شکریہ لیکن اسمیں آپ دیکھیں کہ ڈبل گریجویٹ۔ Lawyers,Doctors اور Businessmen جو دو دو ہزار روپے مہینہ earn کرتے ہیں

People earning rupees two thousand a month have not been awarded A class. I request that they should have been considered.

Minister of Law : I can only say this that the inquiries are afoot and with the utmost despatch a decision will be taken in respect of all the detenues in the Jail. At the present moment I am not in a position to make a commitment one way or the other but I assure the Member that a very sympathetic view will be taken in respect of all the detenues.

Rao Khurshid Ali Khan : I don't press the motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

EXEMPTION OF M/S KAISAR ENGINEERS FROM THE PROVISIONS OF FACTORIES ACT.

Mr. Speaker : Next motion is from Mr. Hamza. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused among the labourers in particular and the public in general due to the cruel anti-labour and inhuman order issued by the Government on 13th February 1964 exempting M/S Kaiser Engineers (Pakistan) incorporated, Shorkot Road, District Jhang, Contractors of the Trimu-Sidhnai Link Project from the provisions of the Factories Act which is likely to badly affect the progress of work on this one of the most important Projects of Indus Basin replacement works.

Minister of Labour and Cooperation (Syed Ahmad Nawaz Shah Gardezi: Opposed.

جناب والا۔ ایک تو یہ واقعہ Recent occurrence نہیں ہے کیونکہ اسکو تقریباً ایک ماہ گذر چکا ہے اور اس کے علاوہ جہاں تک اس آرڈر کا تعلق ہے یہ صرف Kaiser انجینیرز کیلئے خصوصی طور پر نہیں کیا گیا ہے بلکہ جتنے Dams بن رہے ہیں سب کیلئے کیا گیا ہے اسکی وجوہات یہ ہیں کہ ٹیکنیکل Terms کے تحت انکو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور سوال یہ تھا کہ مقررہ وقت پر شاید کام ختم نہ ہوسکے چنانچہ اس چیز کو دور کرنے کیلئے اور Progress اچھی کرنے کے لئے یہ Action لیا گیا ۔

مسٹر سپیکر — حمزہ صاحب یہ فرمائیں کہ یہ Recent Occurrence کیسے ہوا ۔ کیونکہ آرڈر تو ۱۳—۲—۶۴ کو ہوئے ۔

مسٹر حمزہ — میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ یہ جو کمپنی ہے اسنے ایک سرکلر کے ذریعہ ان ملازموں کو جنکے

ساتھ اس کمپنی نے بذات خود مئی سنہ ۱۹۶۳ میں ایک معاہدہ کیا تھا یہ اطلاع دی اور یہ اطلاع مارچ کے مہینے میں دی گئی کہ گورنمنٹ نے فیکٹری ایکٹ کی رو سے فیصلہ کیا ہے کہ فیکٹری ایکٹ کی دفعات کا اطلاق اس کمپنی پر نہیں ہوگا جناب سپیکر۔ ان لوگوں کو جب پتہ چلا تو انکی طرف سے پچھلی رات جب میں سونے ہی والا تھا مجھے ایک اپیل Cyclo style Form میں جو تمام ممبران صوبائی اسمبلی کے نام ہے موصول ہوئی -

مسٹر سپیکر— انہیں کب پتہ چلا ؟

مسٹر حمزہ— انہیں مارچ کے مہینے میں پتا چلا -

مسٹر سپیکر— کوئی خاص تاریخ ہے ؟

مسٹر حمزہ— یہ تاریخ ۳ مارچ سنہ ۱۹۶۴ع ہے -

اور آپ کو اس چیزکا بھی احساس ہوگا یہ مزدور ایسی جگہ کام کرتے ہیں کہ جو عام آبادی سے کافی دور ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ مزدور اتنے منظم نہیں ہیں کہ فوری طور پر اس قسم کے احکامات وصول ہوتے ہی کوئی موثر اور فوری کارروائی کرسکیں - جناب سپیکر۔ دوسرا اعتراض جو جناب وزیر صاحب نے کیا ہے - یہ ہے کہ ہمنے یہ مراعات اسلئے انہیں دیں تاکہ مقررہ وقت پر کام مکمل کر سکیں - میں انکی خدمت میں مودبانہ عرض کرونگا .....

وزیر امداد باھمی— جناب یہ مراعات نہیں ہیں انکی ورکنگ Conditions میں کوئی فرق نہیں آیا اور صرف ورک شاپ کیلئے ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ صرف ۲ — پرسنٹ ٹوٹل لیبر کا ہے جنکے اوپر یہ Apply کرتے ہیں اور اسطرح انہیں Over Working کا پیسہ بھی ملیگا لیکن صورت یہ ہے اور ہمارے قانون میں یہ ہے کہ بہت سے سٹیٹ منٹ بناکر بھیجنا پڑتے ہیں اور اسکے ساتھ جو چیز فیکٹری ایکٹ کے تحت ہے وہ Certain Hours مقرر ہوتے ہیں اس سے وہ زیادہ سال میں نہیں کرسکتے انکی

ورکنگ Conditions یہی رہیں گی صرف Emergency Conditions میں گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وہ ایسا کرسکتے ہیں ایمرجنسی میں قوم اور وہ ملک کے فائدہ کیلئے کیا گیا ہے اور اس سے مزدوروں کوکوئی تکلیف نہیں ہے۔

مسٹرحمزہ –جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے میں جیسا عرض کر چکاہوں کہ اس کمپنی نے بذات خود بغیر کسی مجبوری کے پچھلے سال مزدوروں کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ اور وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ انکی Working Condition پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ انہوں نے تمام مزدوروں کو یہ اطلاع دی ہے کہ .....

"With the issue of West Pakistan Labour Department Notification No..... (so and so) all the operations under the Trimmu-Sidhnai link project of K.E.P.I. Shorkot Road. District Jhang, have been exempted from all the provisions of the Factories Act until the various constructional operations of the project are completed."

جناب سپیکر – ان کو یہ جو اطلاع دی گئی ہے۔ اسمیں ان تمام تحفظات کا جو وزیر صاحب نے بیان کئے ہیں قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپکو علم ہے کہ مزدوروں کے حقوق پہلے ہی بہت محدود ہیں۔

مسٹرسپیکر– گورنمنٹ نے کوئی ultra vires کام نہیں کیا ہے۔ حکومت نے کوئی خلاف قانون Action تو نہیں لیا ہے اور یہ Ordinary Administration of law کے تحت نہیں ہے۔

مسٹر حمزہ– Ordinary Administration of law کے پہلو کو چھوڑ کر آپ دیکھیں کہ مزدور جو کہ پہلے ہی ایک پسماندہ اور پسا ہوا طبقہ ہے۔

At their cost they are going to oblige a foreign company which is going to execute certain plans in the country. You can do injustice to those people who are rich, who have got vast resources at their disposal. But you know that the labourers are getting very meagre income from their employers and the working conditions are, to say the least, horrible. And now when these people are going to exempt the employers from the operation of Factories Act, that means that you are not going to ameliorate the conditions of the working people in this country. If even this Act is not going to be enforced over there, what is the justification for it after all.

اسکے ساتھ ساتھ میں نے یہ عرض کیا ہے۔ کہ یہ اس چیز کا بین ثبوت ہے کہ اس ملک میں unions کے اندر کوئی جان نہیں ہے۔ اگر کوئی جان ہوتی تو گورنمنٹ اس قسم کی یکطرفہ کارروائی قطعاً نہ کرتی۔ اور اس قانون کی رو سے مزدوروں کے جو تھوڑے بہت تحفظات ہیں۔ ان سے انہیں محروم نہ کرتی۔

خواجہ محمد صفدر — جناب والا — جناب وزیر صاحب کی طرف سے اور آپکی جانب سے اس تحریک التوا پر دو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جناب وزیر صاحب نے یہ اعتراض فرمایا ہے کہ یہ حکم جو کہ صوبائی حکومت نے جاری کیا تھا۔ وہ پچھلے ماہ میں جاری ہوا تھا۔ یہ Recent نہیں ہے۔ یہ قریب الوقت وقوعہ نہیں ہے۔ اور جناب نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ Ordinary Administration of Law کے تحت نہیں آتا۔ تو میں اسکے متعلق اپنی گذارشات کرونگا۔

جہانتک جناب وزیر صاحب کے سوال کا تعلق ہے یا اعتراض کا تعلق ہے تو اس میں شک نہیں کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے تو یہ درست ہوگا کہ مغربی پاکستان کی حکومت کا یہ حکم کہ فیکٹری ایکٹ کا اطلاق Kaiser کمپنی اور انکے مزدوروں پر نہیں ہوگا۔ وہ یقیناً کیا ہوگا۔ اور انکو کمپنی نے تین مارچ کو اطلاع دی۔ کل رات کافی دیر ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ تقریباً گیارہ بجے کے قریب وقت تھا کہ ایک نوجوان میرے پاس آیا اور اس نے یہ چٹھی مجھے دی تھی اور غالباً حمزہ صاحب کو بھی اسی وقت دی ہوگی۔ تو جہانتک Recent کا تعلق ہے۔ یہ اطلاع گورنمنٹ نے کب Kaiser کمپنی کو دی ہے۔ دیکھنا یہ ہے With due diligence ہم روزانہ اخباروں میں پڑھتے ہیں۔

مسٹر سپیکر — اخباروں میں یہ خبر نہیں چھپی۔

خواجہ محمد صفدر — ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ ہمیں یہ اطلاع کب ملی ہے۔ تو اس کے متعلق میں نے عرض کردیا ہے کہ ہمیں یہ اطلاع رات کو گیارہ بجے ملی ہے۔ جہانتک ہمارا تعلق ہے۔ اور جہانتک آپکا

ارشاد ہے کہ یہ Ordinary Administration of law سے تعلق رکھتا ہے۔ تو اسکے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ اس سے پہلے بھی اس Point پر ایک دو بار بحث ہو چکی ہے کہ Ordinary Administration of law سے یہ مراد ہے کہ عدلیہ کے جو قوانین ہیں ۔ اور انکو جب بروئے کار لایا جائے تو وہ Ordinary Administration of law کے تحت آئیگا ۔ مثال کے طور پر Criminal Procedure Act کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت اگر ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کوئی حکم جاری کرے تو وہ Ordinary Administration of law کے تحت آئیگا۔ لیکن Extra time یا ہماری صوبائی حکومت کی جو انتظامیہ ہے اگر وہ کوئی حکم جاری کریگی تو وہ Ordinary Administration of law کے تحت نہیں آئیگا ۔ اس لئے ہمیں یہ Distinction کرنی ہوگی ۔ .....

سپیکر – خواہ وہ حکم کسی معمولی سے معمولی واقعہ کے متعلق ہو ۔

خواجہ محمد صفدر – اگر معمولی واقعہ ہو۔ تواسکی عوامی اہمیت دیکھنی ہوگی ۔ لیکن حکومت کا حکم کسی نہ کسی قانون کے تحت تو ہوتا ہی ہے ۔ اس لئے وہ Ordinary Administration of law کے تحت ہی آتا ہے ۔ تو اسکا یہ مطلب نہ ہوگا کہ انتظامیہ کے وہ تمام احکام جو کہ بذات خود کسی نہ کسی قانون کے تحت آتے ہیں ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ انکے احکام کسی نہ کسی قانون کے بغیر ہو ہی نہیں سکتے لیکن وہ تمام کے تمام احکام تحریک التوا کے ذریعے ایوان میں زیر بحث آسکتے ہیں ۔ لیکن عدالت کی طرف سے جو قانون بروئے کار لایا گیا ہو انکو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker: Under the Factories Act, Government has got the power to issue this order.

Khawaja Muhammad Safdar: I do agree that Government has got the power to exempt certain industries or organizations or factories from the operations of the Factories Act. I do agree.

لیکن سوال یہ ہے کہ آیا یہ Justifiable ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا ہوتا ہے اور اسی لئے یہ تحریک التوا لائی گئی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اسکے

متعلق میں مزید Rulings بھی آپکی خدمت میں پیش کرسکتا ہوں کہ یہ Ordinary Administration of law کے تحت نہیں آتے ہیں - اس لئے میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ یہ اعتراض اس تحریک التوا پر وارد نہیں ہوتا - اور جہانتک Facts کا تعلق ہے میرا خیال ہے- کہ میں حقائق میں نہ جاؤں لیکن یہ ضرور عرض کردوں کہ اس کمپنی کے ساتھ مزدوروں کی انجمن کے جو معاہدات ہوئے تھے اگر اس پر اسکا اثر نہ پڑتا تو وہ آدھی رات کو لوگوں کے دروازے نہ کھٹکھٹاتے پھرتے - میں تو یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ہمارے ملک میں جو غیر ملکی کمپنیاں کاروبار کر رہی ہیں وہ دونوں ہاتھوں سے بلکہ چاروں ہاتھوں سے نہ صرف یہ کہ حکومت کو لوٹ رہی ہیں بلکہ ہمارے مزدوروں کو بھی لوٹ رہی ہیں اور انکو ہمارے قانون کے تحت جو مراعات ملنی چاہئیں وہ بھی انہیں نہیں دی جا رہی ہیں - اس لئے میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ آپ اسکو فی الحال Rule out نہ کریں - اور اسکو defer کردیں - میں اسکےمتعلق کل مزید تیاری کرکے آؤنگا اور آپکی خدمت میں اس بارے میں اپنی گذارشات پیش کرونگا کہ یہ Ordinary Administration of law نہیں ہے -

Mr. Speaker: This motion will be taken up on Friday i.e. tomorrow.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORT

Mr. Speaker: Babu Muhammad Rafiq.

Babu Muhammad Rafiq: Sir, I move:—

That the time for presentation of the Report of Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Public Morale Bill 1963, Bill No. 64 of 1963, be extended upto 30th June, 1964.

Mr. Speaker: The question is:

That the time for presentation of the Report of Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Public Morale Bill 1963, Bill No. 64 of 1963, be extended upto 30th June, 1964.

(The motion was carried).

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker: Let there be a count. *(Count was taken).*

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung.) The House is now in quorum.

THE PAKISTAN MEMORIAL CESS (WEST PAKISTAN) BILL, 1964

Mr. Speaker: Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I beg to introduce the Pakistan Memorial Cess (West Pakistan) Bill 1964.

Mr. Speaker: The Pakistan Memorial Cess (West Pakistan) Bill, 1964 stands introduced.

THE WEST PAKISTAN YOUTHFUL OFFENDERS BILL 1964

Mr. Speaker: Minister of Law to introduce the Next Bill.

Minister of Law: I beg to introduce the West Pakistan Youthful Offenders Bill 1964.

Mr. Speaker: The West Pakistan Youthful Offenders Bill 1964 stands introduced.

THE PROVINCIAI ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN PRIVILEGES BILL 1964

Mr. Speaker: Yes, Mr. Memon.

Minister of Law: I beg to introduce the Provincial Assembly of West Pakistan Privileges Bill 1964.

Mr. Speaker: The Provincial Assembly of West Pakistan Privileges Bill 1964 stands introduced.

THE WEST PAKISTAN MOTOR VEHICLES TAXATION (AMENDMENT) BILL 1963

Mr. Speaker: Next Bill.

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh): Sir I present at the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker: The report of the standing Committee of Revenue on the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Parliamentary Secretary: I beg to move:

That the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed. First, point of order.

Mr. Speaker: What is the point of order?

POINT OF ORDER

THE BILL BEING A MONEY BILL, WHETHER IT HAD THE RECOMMENDATION OF THE GOVERNOR OR NOT

خواجہ محمد صفدر – پوائنٹ آف آرڈر عرض کرتا ہوں۔ جناب والا۔ میں آئین کی دفعہ 47 (b) آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔

(b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below:—

(i) The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax:—

جناب والا۔ مسودہ قانون جو کہ اسوقت اس ایوان میں زیر غور ہے، اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس سے یا تو کوئی ٹیکس لگے گا یا ٹیکس میں تبدیلی ہوگی۔ یا ٹیکس میں کمی ہوگی یا ٹیکس میں زیادتی ہوگی۔ مجھے اس امر کا اعتراف ہے کہ Sind Motor Vehicles Taxation Act کو West Pakistan Motor Vehicles Taxation Act 1958 کرنے کے بعد repeal کا اطلاق کراچی کے علاقہ پر کرنے سے کراچی میں بسنے والوں پر ٹیکسوں میں کمی آجائے گی۔ میں اسے اچھا سمجھتا ہوں اور جب موقع آئیگا تو میں اس کے متعلق اپنی گذارشات وزراء صاحبان اور اس ایوان کی خدمت میں پیش کروں گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آیا یہ Money Bill ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کیا گورنر صاحب کی رضامندی، انکی اجازت، انکی سفارش آرٹیکل 47 (read with Article 89) کے ماتحت حاصل کی گئی ہے؟ اگر نہیں کی گئی تو میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ یہ بل پیش نہیں ہوسکتا۔ اگر کی گئی ہے تو پھر میرا اعتراض درست نہیں۔ بہرحال چونکہ میں ناواقف ہوں، اس لئے مجھے پہلے یہ بتادیا جائے کہ یہ اجازت حاصل کرلی گئی ہے یا نہیں۔

Mr. Speaker: I have to ascertain facts and, therefore, I have sent for the file.

Khawaja Sahib, may now please move his Amendment.

خواجہ محمد صفدر–جب کاغذات آجائیں گے تو اس کے بعد اسے لے لیں گے۔

Mr. Ahmed Mian Soomroo: Sir, we have first to see whether the Bill is in order. The question of moving an Amendment would arise later.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Let us see whether the consent of the Governor is there. It may not be taken as a disrespect to the Governor and disrespect to the Constitution.

Mr. Speaker: I may point out one thing that not a single representative from the Department concerned is in the Official Gallery.

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): That is what I was enquiring. Now that the Bill has been taken into consideration at least somebody from the Revenue Department should have been here to deal with excise and taxation matters. They should have been here. With your permission I will send for them.

خواجہ محمد صفدر–ان کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر– میں نے تو اس لئے point out کیا ہے کہ اگر کسی اس قسم کی information کی ضرورت ہو تو....

Minister of Revenue: That is what I wanted to know from the Parliamentary Secretary whether their representative is here. We will look into it that they are present in future (*A short pause*). On a point of order. Sir, just to avoid delay and save time I will move another Motion and in the meantime we can discuss that motion.

Mr. Speaker: We may take it up tomorrow after that Bill.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Then the objection is carried that there was no sanction.

Mr. Speaker: We will consult the file and then we will take it up.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan. The file has already come.

خواجہ محمد صفدر– فائل تو میرے خیال میں آگیا ہے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Let me make the position clear. The Constitutional or legal objection may be there. But if there is any Constitutional objection which must prevail it shall prevail. I assure you about that. The file is here. But the previous recommendation of the Governor, if any, needed under Article 47 may be on

the official file with the Revenue Department. The question is that the permission or recommendation of the Governor should be available when the Bill is introduced. It may be on the file of the Revenue Department. It will be as good as a recommendation here. Therefore, my submission is—as has been suggested by my worthy colleague—that we may defer the consideration of the objection you have raised and in the meanwhile devote our time to the other Bills.

خواجہ محمد صفدر— مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

The West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker: Next Bill.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, I present the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Mr. Speaker: Motion moved is:

'That the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

Minister of Revenue: Sir, I may be allowed to make a short speech as to show why this Amendment is being introduced.

Mr. Speaker: Yes please.

وزیر مال—جناب سپیکر۔ اس بل کے ذریعے ہم Consolidation of Holdings Ordinance, 1960 کی دفعہ ۱۱ میں ترمیم کر رہے ہیں۔ اور ترمیم اس غرض سے کر رہے ہیں کہ Limitation Act کی دفعہ ۵ کے تحت جہاں اور عدالتوں کو time extend کرنے کی discretion حاصل ہے۔ وہاں اب اپیل وغیرہ کے متعلق ان افسروں کو جو اپیل یا revision سنتے ہیں۔ وہی اختیار حاصل ہوگا۔ اور دفعہ ۱۱ کے تحت یہ ۶۰ دن ہیں۔ میں دفعہ ۱۱ مختصراً عرض کرتا ہوں۔

"Any person aggrieved by an order of the Consolidation Officer confirming the scheme may, within sixty days from the date of the order, prefer an appeal to the Collector."

جب ایک Consolidation Officer کوئی سکیم confirm کرتا ہے تو اس کیلئے یہ obligatory ہے کہ ہر شخص کو اس بات کا علم ہو کہ یہ سکیم confirm ہوچکی ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ دیہات میں جہاں لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ اکثر انپڑھ ہوتےہیں۔ اور انہیں قانون کا بھی علم نہیں ہوتا۔ تو جب انہیں پتہ چلتا ہے کہ فلاں سکیم confirm ہوچکی ہے تو اس وقت تک ۶۰ دن کا وقفہ گذر چکا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے مزید اپیل کیلئے کوئی force نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ جب ایک آدمی اپیل کردے تو he is supposed to know it لیکن اس میں further appeal کیلئے بھی گنجائش ہے۔

"A second appeal from the order of the Collector passed on an appeal under sub-section (1) shall lie to the Commissioner within sixty days from the date of the order; provided that when the order of the Consolidation Officer is confirmed on appeal by the Collector, no second appeal shall lie."

تو کمشنر کے پاس second appeal کی غرض سے ۶۰ دن رکھے گئے ہیں۔ لیکن جب کوئی سکیم confirm ہوجاتی ہے تو پہلی اپیل کو دیکھتے ہوئے جب کوئی فریق اپنے آپ کو aggrieved محسوس کرے اور اس کے علم کے بغیر ۶۰ دن کی میعاد گذر جائے تو وہ بجائے اپیل prefer کرنے کے revision میں جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپیل prefer کرے تو اس صورت میں کلکٹر کے ہاتھ بندھے ہوتے ہیں اور وہ اس میں extension نہیں دے سکتا۔ revision یا تو کمشنر کے ہاں ہوتی ہے یا Board of Revenue کے پاس۔ تو ایسی صورت میں aggrieved فریق کے case میں زیادہ تاخیر ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے اسے زیادہ خرچ کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ان عدالتوں کو جو consolidation کی اپیلیں consider کرتی ہیں Limitation Act کے تحت اختیارات حاصل ہوں تاکہ اگر وہ سمجھیں کہ کوئی جائز اور معقول وجہ ہے۔ تو وہ period extend کردیں۔ اب میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی اطلاع کیلئے دفعہ ۵ عرض کرتا ہوں۔

"Any appeal or application for a revision or a review of judgment or for leave to appeal or any other application to which this section may be made applicable by or under any enactment for the time being in force, may be admitted after the period of limitation prescribed therefor, when the appellant or applicant satisfies the Court that he had sufficient cause for not prefering the appeal or making the application within such period.

Explanation.—The fact that the appellant or applicant was misled by any order, practice or judgment of the High Court in ascertaining or computing the prescribed period of limitation may be sufficient cause within the meaning of this section."

تو جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ بعض اوقات یہ genuine وجہ ہوسکتی ہے کہ کسی فریق کو پتہ نہ ہو کہ ۶۰ دن کے اندر اندر اپیل کرنا ہوتی ہے۔ اور اسے ۶۰ دن کے بعد اس چیز کا پتہ چلتا ہے۔ جب وہ کلکٹر کے پاس آتا ہے۔ تو اس کی اپیل time-barred ہوتی ہے۔ اور کلکٹر اسے سن نہیں سکتا ۔ تو یہ اختیارات ہیں جو ہم دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ مخصوص واقعات میں جب Limitation Act کے Section 5 کے تحت اس کی تسلی ہوجائے کہ Legally and equitably Section 5 of the Limitation Act apply کرتا ہے تو اسے اختیارات حاصل ہونگے کہ ایسی حالت میں وہ in computing the period of appeal whether it is دیدے extension with the Collector or the Commissioner

تو جناب یہ مختصر واقعات ہیں جو میں نے عرض کردئیے ہیں۔

Mr. Speaker: Khawaja Sahib may please move his amendment now.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I beg to move:

That the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:

That the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April 1964.

Minister of Revenue: Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)— جناب والا ۔ میری اس ترمیم کی غرض و غایت صرف اس قدر ہے کہ میں اس حکومت کی اس ناروا تاخیر کی شکایت اس ایوان میں کروں جو انہوں نے اس قانون کو اس ایوان کے سامنے لانے میں روا رکھی ہے۔ تو میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر مال صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسی خامی جو گذشتہ چار سال سے اس قانون میں چلی آرہی تھی اور جس کی وجہ سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ اس صوبے کے ہزاروں کنبے برباد ہوچکے ہیں اور ہزاروں جائدادیں تباہ کردی گئی ہیں۔ اس کی تلافی جو اب جناب وزیر اس ایوان

میں کر رہے ہیں ۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عوام کی آواز اس قدر نحیف ہے کہ پورے چار سال کے بعد ہمارے وزراء کے بلند بام بنگلوں تک پہنچی ہے ۔ حالانکہ گذشتہ چار سال کے دوران جن علاقوں میں اشتمال اراضیات ہوا ہے وہاں ہر فرد کو یہ پتہ چلا کہ ۶۰ دن کی میعاد جس کے اندر اپیل دائر کرنا تھی ۔ گذر چکی ہے ۔ تو انہیں اس قدر تکلیف کا سامنا کرنا پڑا جو بیان سے باہر ہے ۔ تو اس موقع پر یہ بے محل نہ ہوگا اگر میں یہ جناب خان پیرمحمد صاحب کی خدمت میں یہ عرض کردوں کہ اشتمال اراضیات کا جو طریقہ ہمارے محکمہ اشتمال اراضیات نےاختیار کر رکھا ہے ۔ اس کا ناواقف ۔ انپڑھ اور جاہل زمینداروں کو تو کیا ۔ اچھے بھلے پڑھے لکھے اور جہاندیدہ لوگوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ یہ آرڈر کب ہوا ۔ وہ جناب طریقہ کیا ہے ؟ وہ بھی میں عرض کرتا ہوں ۔ جب یہ عملہ اشتمال کسی گاؤں میں جاتا ہے اور اپنا ڈیرہ لگاتا ہے ۔ تو سب سے پہلی کوشش وہ یہ کرتا ہے کہ گاؤں کے سب مالک زمینداروں کو بلاکر ایک سکیم پر ان کے انگوٹھے لگوا لیتا ہے ۔ میرے پاس ابھی کل ہی ایک ریٹائرڈ کیپٹن تشریف لائے ہوئے تھے جو خاصے پڑھے لکھے بزرگ ہیں ۔ یونین کونسل کے چیئرمین ہیں اور حکومت سے بطور کپتان پینشن وصول کر رہے ہیں ۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج تین سال ہوئے ہیں کہ میری کہیں شنوائی نہیں ہوئی ۔ ویسے مجھے اور میرے باقی ساتھیوں کو جو ایک ہی گاؤں میں بستے ہیں ۔ پٹواری اشتمال نے کہہ دیا ہے کہ فلاں فلاں رقبہ آپ کو دیدیا گیا ہے ۔ لیکن اس کے متعلق کوئی لکھائی پڑھائی نہیں ہوئی ۔ نہ کوئی آرڈر ہوا ہے اور نہ کوئی ہدایات جاری ہوئی ہیں ۔ وہ ہمیں یہ کہہ کر کہ فلاں رقبہ آپ کو اور فلاں آپ کو دیدیا گیا ہے ۔ محض جھانسہ دے گیا ہے ۔ اور جناب آپ جانتے ہیں کہ انسان فطری طور پر لالچی ہے ۔ جب مجھے یہ پتہ لگ جائے کہ اس گاؤں کی بہترین زمین میری بنجر زمین کے عوض مجھے دی جارہی ہے ۔ تو میں خواہ مخواہ لالچ میں آکر پٹواری کے کہنے پر انگوٹھا ثبت کردونگا ۔ یہ عین انسانی فطرت کے مطابق ہے ۔ اس لئے ان لوگوں کو

ہرگز برا نہیں کہا جا سکتا جو اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس فطری جذبے کے تحت پٹواری کے کہنے پر انگوٹھا لگا دیتے ہیں۔ اس لئے وہ آرڈر کبھی دو یا چار ماہ کے بعد Consolidation Officer صاحب کرتے ہیں۔ اس وقت بھی ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ آرڈر ہوچکا ہے یا نہیں۔

جناب والا۔ بحیثیت ایک وکیل کے گذشتہ چار سال میں میں نے اس قسم کے بیسوں مقدمات کئے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ میعاد کبھی ایک سال سے گذر چکی ہوتی ہے۔ کبھی آٹھ مہینے سے۔ اور کبھی دس مہینے سے گذر چکی ہوتی ہے۔ اس امر کے متعلق پچھلے سیشن میں جہاں تک مجھے یاد ہے اس ایوان میں حکومت کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ Consolidation Act میں ایکٹ میعاد کا آنا لازمی ہے اور اس کے لئے ضرورت تھی کہ اس میں ایک ترمیم لائی جائے۔ مجھے خوشی ہے اور میں اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ دیر آید درست آید۔ اگرچہ حکومت نے اس امر کی طرف توجہ دینے میں کافی دیر لگادی ہے لیکن بالآخر وہ بات مکمل ہوگئی جس کی ضرورت تھی۔ اس سے سینکڑوں برباد ہونے والے کنبے بچ جائینگے۔ سابقہ پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا اور نہ ہی ان کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ البتہ آئندہ کے لئے ہزاروں لاکھوں کنبے برباد ہونے سے بچ جائینگے۔

اگرچہ اس میں حکومت نے تساہل اور سستی کا اظہار کیا ہے لیکن میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا مسودہ قانون پیش کرنے کی طرف توجہ دی ہے۔ اور یہاں ترمیم پیش کی ہے تاکہ اسے منظور کیا جائے۔

Mr. Speaker: So the member does not press his motion.

Khawaja Muhammad Safdar: I don't press my amendment. Of course, I will have to withdraw it.

Minister of Revenue: I will make few submissions to satisfy my friend and the House. There is a provision in the Ordinance and we are looking into it.

میں آپ کی وساطت سے خواجہ صاحب کی توجہ دفعہ ۱۰ کی نئی دفعات (۱) - (۲) اور (۳) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں -

Section 10—Publication of Schemes, Settlement of objections thereto; and its confirmation.

اگر وہ متوجہ ہوں تو میں ان کے شکوک رفع کرنے کے لئے کچھ عرض کرونگا -

خواجہ محمد صفدر— فرمائیے -

وزیر مال— خواجہ صاحب کا اعتراض کسی حد تک حق بجانب ہے - دیہات میں کسی سکیم کا اکثر کسی کو پتہ ہی نہیں ہوتا - اس لئے ان لوگوں کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ ایک سال سے یہ محسوس کیا گیا تھا کہ اس کے لئے کوئی ترمیم لائی جائے - اب جس رفتار سے یہاں لیجسلیشن ہورہی ہے وہ تو آپ کو معلوم ہے اور ہم کوئی آرڈیننس بھی لانا نہیں چاہتے - لیکن میں عرض کرونگا کہ ہم نے ان کی تکالیف کو foresee کیا ہے- اور اس کے لئے دفعہ ۱۰ میں یہ الفاظ موجود ہیں -

10 (1). "The Consolidation Officer shall....."

کہ کوئی سکیم confirm نہیں ہوگی جب تک اس کے objections ختم نہ ہوں - ہوسکتا ہے کہ ماتحت عملہ کی طرف کوئی زیادتی ہوجائے اس لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ زیادہ ذمہ دار افسر کو دفعہ ۱۰ کے تحت زیادہ حقوق دے دئے جائیں -

".....before approving any scheme, publish it in such manner as may be prescribed."

اب جس موضع میں consolidation ہورہی ہو وہاں بہر حال ہر ایک آدمی کو پتہ ہونا چاہئے اور ان کو مطلع کردیا جائے کہ سکیم confirm ہوگئی ہے-

"(2) Where objections are lodged by any person interested in the area covered by the scheme, the Consolidation Officer shall endeavour to bring about an amicable settlement;"

اگر یہ نہ ہو تو ان کے درمیان باہمی تصفیہ کردے۔

"(3) If any objections are loged, or where lodged, the Consolidation Officer succeeds in bringing about an amicable settlement, he shall pass an order confirming the scheme of consolidation."

اگر وہ بھی نہ ہو تو

"(4) If the Consolidation Officer fails to bring about an amicable settlement, he shall submit the scheme with his recommendation to the Collector, who after giving notice to the persons concerned and hearing them, if they so desire, may, after further inquiry by himself or any Consolidation Officer or without any such inquiry, as he may deem fit, reject the scheme or confirm it with or without modification."

اس کے خلاف اپیل کی provision رکھی گئی ہے۔

..."11. Appeals—Any person aggrieved by an order of the Collector made under sub-section (4) of Section 10 confirming, rejecting or modifying a scheme of consolidation submitted to him by the Consolidation Officer, may, within 60 days from the date of the order, prefer an appeal to the Commissioner."

تو یہ موجود ترمیم لائی گئی ہے اس بات کو cover کرنے کے لئے کہ اگر کسی فریق کو پتہ نہ ہو تو اسے extension دی جائے۔ میں مشکور ہوں کہ اگرچہ اس میں کچھ delay ہوئی ہے لیکن ہمارے دوستوں نے اسے منظور کیا ہے۔ This was not deliberate

Mr. Speaker: Is Khawaja Sahib, withdrawing his motion?

خواجہ محمد صفدر—میں تھرڈ ریڈنگ پر کچھ عرض کرونگا۔ اب میں اپنی ترمیم واپس لینے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Has the Member leave of the Assembly to withdraw his amendment?

(The amendment was, by leave withdrawn).

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan Consolidation of holdings (Amendment) Bill, 1963 as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Now we will take up clause by clause reading of the Bill.

(Clause 2.)

Mr. Speaker: Is there any opposition to clause 2? (Voices No). So far as clause 2 is concerned, there is no opposition.

PREAMBLE.

Mr. Speaker: The question is:

That Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried.)

(CLAUSE 1.)

Mr. Speaker: Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That in clause 1, sub-clause (1) of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figures "1963", occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

The question is.—

That in clause 1, sub-clause (1) of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figures "1963", occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

That clause 2 stand part of the Bill.

Minister of Revenue: It is accepted.

Mr. Speaker: The question is:

That in clause 1. sub-clause (1) of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figures "1963", occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The question is:

That clause 1, as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Minister of Revenue: Sir, I beg to move:

That the West Pakistan Consolidation of holdings (Amendment Bill, 1963 as amended, be passed.

Mr. Speaker: The motion moved is—

That the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963, as amended, be passed.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker: Let there be a count. *(Count was taken)*, House is not in quorum. Let the bells be rung. *(Quorum bells were rung)* The House is in quorum now Mr. Iftikhar Ahmad Khan.

مسٹر افتخار احمد خان—(جھنگ۔۱۔) صدر محترم۔ میں اپنے وزیر مال صاحب کو باوجود کاوش اور باوجود کوشش کے گرم جوشی سے مبارکباد دینے کیلئے اپنے آپ کو تیار نہیں کر پاتا اسلئے کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس بل سے دو تکالیف جو اس صوبے میں اشتمال اراضی کے سلسلے میں لوگوں کو پیش ہیں اپیل اور نگرانی کے سلسلے میں اور تاخیر سے نقول ملنے کے سلسلے میں جو بے پناہ مشکلات لوگوں کو ہیں انکا انہیں احساس ہوگیا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ لیکن ان تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے کیلئے جو انہوں نے اقدام کیا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ Half hearted عالم میں ہے آپ کے علم میں ہے کہ اس ایوان کے بیشتر اراکین زمیندار ہیں اور انکا تعلق دیہاتوں اور مواضعات کی اراضیات سے ہے تو اشتمال کا عملہ کسطرح سے اشتمال کی کارروائی کو پورا کرتا ہے۔ کسی سکیم کے منظور کرنے سے پہلے مالکوں کو بتانے سے پہلے انکے دستخط انکی منظوری کاغذوں کے صفحات پر حاصل کرلیجاتی ہے یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے اور آج طریقہ کار یہی ہے کہ اشتمال شروع کرنے سے پہلے قبل از وقت اراضی کے مالکان کے دستخط کرالیئے جاتے ہیں اور دستخط کرانے کے بعد پھر اشتمال کیا جاتا ہے اور ان کاغذات اور سکیم کی منظوری کو اسوقت تک خفیہ رکھا جاتا ہے جبتک کہ میعاد اپیل اور نگرانی ختم نہیں ہوجاتی۔ یہ شکایت تھی جو وزیر مال صاحب کو پہنچی تھی اور یہ شکایت سارے صوبے میں عام ہے اور اسی شکایت کو رفع کرنے کیلئے بل لائے ہیں۔ اور جسوقت مالک کو یہ علم ہوجائے کہ اسکی میعاد اپیل اور میعاد نگرانی اسوقت سے شروع ہو اور اسوقت سے شروع نہ ہو جسوقت سے اسکی منظوری کیگئی ہو تو اسکو کرنے کے اور بہت سے بہتر طریقے تھے۔ اور ایک طریقہ میں یہ سمجھتا ہوں اب اس طریقہ سے کیا ہوگا کوئی آپ نے نیا حق نہیں دیا صرف اس حق کو استعمال کرنے کی میعاد میں توسیع کردی ہے اور وہ توسیع بھی ایک Discretion ہے سیکشن ۵۔ Limitation ایکٹ کا اس Appellate اتھاریٹی کو یا اس جوڈیشل اتھاریٹی کو صرف یہ Discretion دیتا ہے کہ اگر اسکے علم میں اس تاریخ کے بعد وہ چیز آجائے تو عدالت اس تاریخ کو اسکے علم کی تاریخ سے شمار کرلے۔ صدر گرامی۔ اسکا نتیجہ یہ

ہوگا کہ اس عدالت کو یہ Discretion ہوگی کہ اس درخواست دھندہ کی اسبات کو تسلیم کرلے کہ اسکے علم میں یہ چیز فلاں تاریخ کو آئی ہے اور فلاں تاریخ کو نہیں آئی ہے اسکے لئے اسکو بیانات حلفیہ دینے پڑیں گے اسکے لئے یہ اس کو Evidence مہیا کرنی پڑیگی کہ تاریخ فیصلہ سے اسکویہ علم نہیں ہوا اسکا فیصلہ اس تاریخ سے ہوا ہے جس تاریخ کو اسنے بیان حلفیہ بیان کیا ہے۔ تو اسلئے بہت سے cases اور بہت سے معاملات میں اسی طریقہ پہ سے شکایتیں قائم رہ جائیں گی اور بہت سی تکالیف اسی طریقہ سے قائم رہ جائیں گی عدالتیں کسی کا حلفیہ بیان تسلیم کرلینگی اور کسی کے حلفیہ یہ بیان کو تسلیم نہیں کریگی اور ان کی شکایات اسی طرح رہے گی۔ بہتر طریقہ یہ ہوسکتا ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اس شکایت کو رفع کرنا تھا تو ایسے اسباب اور ایسا قانون آپ تشکیل کرتے کہ جو سکیم منظور ہو اسکو لازماً Publish کیا جائے اسکی منادی کیجائے اسکی مشتہری کیجائے۔ صدر گرامی۔ اسکے اغراض بتاتے ہوئے وزیر مال صاحب نے فرمایا ہے کہ ہماری آبادی ان پڑھ ہے ہمارے دیہاتی ان پڑھ ہیں اور ہمارے لوگ قانون سے واقف نہیں ہیں۔ روز یہ لوگوں کی ان پڑھ ہونیکے قصے لوگوں کی مجبوری کے قصے ان قابل لوگوں کے زبانی سنکر بڑا دکھ ہوتا ہے۔ صدر گرامی۔ آپ کو یہ اعتراف کرنا چاہئے تھا کہ آپ کے عملے میں رشوت ستانی آپ کے عملے کی بددیانتی، آپ کے عملے کی یہ کارروائی کہ وہ سکیموں کو خفیہ رکھتے ہیں وہ اشتمال کے کام کو بددیانتی سے کرتے ہیں اسی لئے ہمیں ضرورت پڑی ہے کہ ہم اس بددیانتی کو روکنے کے لئے توسیع کے اختیارات عدالتوں کو دینا چاہتے ہیں۔

لیکن آپ نے لوگوں پر الزام لگایا۔ آپ نے لوگوں پر ان پڑھ ہونے کا الزام لگایا۔ آپ نے لوگوں پر قانون سے ناواقفیت کا الزام تھوپا۔ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کیونکہ یہ ان پڑھ ہی تو ہیں۔ جنکے آپ وزیر بنے ہوئے ہیں، یہ ان پڑھ ہی تو تھے۔ جنہوں نے یہ ملک بنایا ہے۔ اور یہ ان پڑھ ہی تو ہیں جن سے آپ تنخواہ لے رہے ہیں۔ ہر روز جب آپ کوئی بل پیش کرتے ہیں جب آپ تقریر کرتے ہیں۔ آپ کوئی تحریک کرتے ہیں۔ تو آپ اسے لوگوں کی ناداری، ان پڑھ ہونے اور جاہل ہونے سے شروع کرتے ہیں۔ صدر گرامی۔ یہ

قابل شرم بات ہے۔

میاں محمد شریف— (پارلیمنٹری سیکرٹری)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میرے خیال میں نوابزادہ صاحب نفس مضمون کی relevancy سے بڑی دور تشریف لے جارہے ہیں۔ آپ لوگوں کے پڑھے لکھے ہونے، ان پڑھ ہونے، شرم اور بے شرمی کے قصے میں مت پڑیئے۔ ہم نے تو یہ دیکھنا ہے۔ کہ یہ جو limitations دی گئی ہیں۔ یہ جائز ہے۔ یا نا جائز ہے۔ یہ طرز تقریر چھوڑیئے۔

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

Allama Rehmat Ullah Khan: Is it a point of order ?

نوابزادہ افتخار احمدخان— صدر گرامی۔اس لئے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب بھی پڑھے ہوؤں اور ان پڑھوں کی بات ہوتی ہے۔ تو نہ معلوم میرے بھائی میاں محمد شریف کو کیوں غصہ آجاتا ہے۔

Mr. Speaker: Nawabzada Sahib should please be relevant to the Bill.

میاں محمد شریف— میرے خیال میں آئینے میں اپنی ہی شکل نظر آتی ہے۔ (قہقہہ اور قطع کلامیاں)۔

نوابزادہ افتخار احمدخان— صدر گرامی۔ اس لئے میں ان پڑھوں کی بات کو چھوڑتا ہوں۔ اور اس ان پڑھ اعتراض کو بھی نظرانداز کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوں۔

میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ اس قانون سے ان مشکلات کا ازالہ نہیں ہوگا۔ بہتر طریقہ یہ تھا۔ کہ آپ ایسے اقدام کرتے۔ کہ رشوت ستانی ختم کرتے۔ انکی دھاندلی ختم کرتے۔ اور انکا خفیہ اور رازدارانہ طریقے سے سکیمیں منظور کرنا ختم کرتے۔ اگر آپ یہ نہیں کرسکتے تھے۔ تو کم از کم یہی کردیتے۔ کہ آپ کی یونین کمیٹیاں ہر جگہ موجود ہیں۔ تو جس موضوع کا قانون منظور ہو۔ اور جس تاریخ کو منظور ہو۔ آپ کا قانون یہ ہونا چاہئے کہ باضابطہ طور پر کلکٹر کو اسکی اطلاع ہوجائے۔ اس طرح ہر شخص کو

معلوم ہوجائیگا۔ کہ اسکی سکیم منظور ہوگئی ہے۔ ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا کہ کس تاریخ کو شروع ہوئی۔ یہ نیم دلانہ مساعی آپ کررہے ہیں کہ ایک اوپر کی عدالت تسلیم کرے۔ کہ فلاں تاریخ کو اسکا علم ہوا۔ اور فلاں تاریخ کو علم نہیں ہوا۔ میں یہ ضرور محسوس کرتاہوں۔ کہ یہ اچھا اقدام ہے لیکن یہ نیم دلانہ کوشش ہے۔ اور اس سے ان مشکلات کا ازالہ مکمل طور پر نہیں ہوگا۔ جنکے لئے یہ پیش کیا گیا ہے۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱۔)۔جناب والا ۔ میں زیادہ وقت اس معزز ایوان کا نہیں لونگا۔ دو باتوں کی طرف خان پیر محمد خان صاحب نے اشارہ فرمایا تھا۔ کہ آنکا جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ محترم خان پیر محمد خان صاحب نے ایک تو یہ ارشاد فرمایا کہ اگر گذشتہ سال بھر سے حکومت کو اس بات کا احساس تھا۔ اور مختلف اطراف سے اس قسم کی شکایات موصول ہو رہی تھیں۔ کہ عوام کو اس موجودہ مسودہ قانون میں دی گئی رعایت نہ ملنے کی وجہ سے خاص مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور انہیں اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے بھی بلا انکی اپنی کسی غلطی کے دربدر ہونا پڑتا ہے۔ اور اپنے جائز حقوق حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی انہوں نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ ہم یعنی چونکہ ۔ ہمارے محترم وزیر صاحب آرڈیننس نہیں لانا چاہتے تھے۔ اور اس لئے یہ قانون آج تک معرض التوا میں پڑا رہا اور چونکہ اس ایوان میں قانون سازی کا کام آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ اور جتنی سرعت اور عجلت سے یہ کام ہونا چاہئے ۔ اسقدر جلدی سے نہیں ہوتا ہے۔ تو انہوں نے شکایت کی کہ اس لئے اس میں تاخیر ہوگئی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اس مسودہ قانون کو مشتہر ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔اور جناب والا۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے ۔ کہ اس اجلاس میں آج سے ایک ماہ قبل ہم نے نمبر ۱۹ آرڈیننس منظور کئے۔ یا یوں کہیئے کہ ہم نے ان پر مہر تصدیق ثبت کی۔ یا جیسا کہ پنجابی میں کہا جاتا ہے۔ کہ ہم نے آن پر اپنے انگوٹھے لگائے۔ اگر آن آرڈیننسوں میں سے ایک یہ بھی ہوتا۔ حالانکہ اس سے بہت کم تر اہمیت کے موضوعات پر کہ جس میں کسی ایک شخص کے حقوق کو غصب کرنا

مقصود تھا۔ یا کسی ایک شخص کو رعایت دینا مقصود تھا۔ اس قسم کے آرڈیننس تو ایوان سے پاس کرائے گئے۔ لیکن یہ اہمیت عامہ کا حامل قانون ہے۔ اسکے متعلق کوئی آرڈیننس نہ لایا گیا۔ جہاں تک میرے محترم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ قانون میں اس قسم کی دفعات پہلے ہی سے موجود ہیں۔ کہ جنکی روسے یہ لازمی ہے۔ کہ کارروائی جب مکمل ہوجائے۔ تو اسکو باقاعدہ مشتہر کریں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ قانون میں تو یہ یقیناً موجود ہے۔ لیکن عملہ اشتمال اس قانون کی پروا نہیں کرتا ہے۔ وہ تو ڈیرا ڈالے رہتا ہے۔ اور جبتک ڈیرا وہاں سے اٹھ نہ جائے۔ اس گاؤں کے لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا ہے۔ کہ اشتمال ختم ہوا ہے۔ یا نہیں۔ جب ڈیرے وہاں سے اٹھ گئے۔ تو اس سے وہاں یہ اظہار ہوتا ہے۔ کہ اشتمال ختم ہوگیا ہے۔ اور کسی طریقے سے ان بیچاروں کو معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ اشتمال کب ختم ہوا ہے۔ اس ڈیرے کی شکل میں اُن سے جو ٹیکس لیا جاتا ہے۔ جب وہ لینا بند کیا جاتا ہے۔ تو پھر البتہ اُنہیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اب اشتمال ختم ہوگیا ہے۔ اور انکی سانس میں سانس آتی ہے۔ کہ اب یہ ڈیرا ٹیکس اُن سے وصول نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ غالباً اب یہ اشتمال ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کرونگا۔ کہ قانون میں تو بہت سی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا۔ اور اس پر عمل کرانا ہماری وزارت کا کام ہے۔ اور اگر ہماری وزارت ہی یہ کہے۔ کہ اس پر عمل نہیں ہورہا ہے۔ تو اس سے بہتر سرٹیفکیٹ انہیں اور کون دے سکتا ہے۔ یہ خود اُنکے ہی الفاظ ہیں۔ کہ فیلڈ سٹاف اس پر عمل کرنے سے قاصر رہا ہے۔ لیکن لوگوں کو انکے متعلق علم نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ Statement of objects and reasons میں بھی دیا ہوا ہے۔ اس لئے میں بصد ادب یہ گذارش کرونگا۔ کہ وہ یہ کوشش کریں۔ کہ جو قوانین اس صوبے میں نافذ ہیں۔ ان پر متعلقہ عملے عملدرآمد کرنے کی کوشش کریں۔

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری ۳)— جناب والا۔ اس بل کے ذریعے جو ترمیم لائی جارہی ہے۔ اسکی افادیت سے قطعی کوئی انکار نہیں ہوسکتا۔ بلکہ جیسا کہ محترم خواجہ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ اسکی ضرورت چار سال سے

تھی اور یہ بہت بڑی کوتاھی ھے۔ کہ جو بات چار سال قبل کردینی چاھئے تھی۔ اسکے لئے اتنا لمبا عرصہ درکار ھوا ھے۔

جناب والا۔ یہ معاملات ھر روز عدالتوں میں آتے تھے۔ ھر روز یہ مشکل محسوس کی جارھی تھی۔ نہ صرف یہ کہ متعلقہ پارٹیوں میں بلکہ وکلاء میں اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنوں میں ھر روز اسکا چرچا ھوتا تھا۔ اس پر احتجاج ھوتے تھے۔ اخبارات میں بھی اسکے متعلق بار بار دیا گیا۔ اور گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی گئی۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ھوئے۔

جناب والا۔ اگر کسی کوتاھی سے کوئی خاص قابل ذکر نقصان نہ ھو۔ تو اس میں اگر کوئی تاخیر ھوجائے۔ تو اس پر کوئی زیادہ لمبا چوڑا اعتراض نہیں ھوسکتا ھے۔ لیکن اس کوتاھی سے بلا مبالغہ ھزاروں اور لاکھوں ایکڑ اراضی کا نقصان لوگوں کو ھوا ھے۔

جناب والا۔ عملاً حالت یہ ھے۔ کہ جن لوگوں کے پاس پہلے اعلےٰ قسم کی اراضی تھی۔ اسکو ادنےٰ قسم کی زمین میں دیدہ ودانستہ طور پر رشوت لیکر تبدیل کیا گیا ھے۔ لوگ چیختے رھے۔ چلاتے رھے۔

لیکن ٹس سے مس نہ ھوئے۔ جو proposal انہوں نے بنایا ھے اسکی کاپی لینے کی جب کوشش کی گئی تو کاپی دینے سے انکار کردیا گیا۔ جس وقت ان کے نوٹس میں یہ بات آئی، متعلقہ افسران کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تو پھر یہ دقت پیش آگئی کہ ٹھیک ھے۔ آپ کی شکایت تو بجا ھے۔ آپ کو نقصان پہنچ گیا ھے لیکن کیا کریں کہ دفعہ ۵ کے تحت جو limitation کی رعایت ھوتی ھے۔ وہ چونکہ اس قانون میں سرے سے موجود ھی نہیں ھے اس لئے اس کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ merits پر تو آپ کا کیس جاندار ھے لیکن We can not help it۔

میں جناب والا۔ یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ اس کوتاھی کے ذریعہ سے اتنے بڑے بڑے نقصانات ھوگئے کہ لوگوں کی اچھی قسم کی زمینیں بری قسم کی زمنیوں میں تبدیل ھوگئی۔ جناب والا۔ میں جو اس طرف توجہ دلانا

چاھتاھوں، اس کا مقصد یہ ھے کہ اس نقصان کی تلافی کی کوئی شکل ھوجائے رولز کے ذریعے سے یا کسی اور شکل سے اس نقصان کی تلافی کی کوشش کرنے چاھئے جناب والا۔ اشتمال کی غرض و غایت یہ ھے کہ قطعات اراضی کی تعداد کم سے کم کی جائے اگر ایک قطعہ نہ کیا جاسکے تو کم سے کم کئے جائیں۔ لیکن عملاً یہ ھوا جناب سپیکر۔ کہ اشتمال کی کارروائی سے پہلے قطعات اراضی کی تعداد کم تھی اور اشتمال کے بعد اسکو اور زیادہ کردیا گیا۔

Mr. Speaker : That has nothing to do with the amending bill.

راؤ خورشید علی خان— حضور والا۔ میں عرض کر رھا ھوں کہ اس ترمیم کے ذریعہ سے اس بات کی کوشش کی جارھی ھے کہ consolidation proceedings کے سلسلے میں لوگوں کو جو شکایات ھیں یا انکو جو نقصانات ھوئے ھیں ان کی تلافی اب تک اس واسطے نہیں ھوسکی کہ دفعہ ۵ کے تحت limitation کی جو رعایت ملنی چاھئے تھی، وہ اس سے محروم تھے۔ اب میں جناب والا ۔ یہ ان کے نوٹس میں لارھا ھوں کہ وہ اس پہلی کوتاھی کی تلافی کریں آئندہ کے لئے یہ واقعہ ھے، کہ یہ دقت پیش نہیں آئے گی۔ میں انکی توجہ اس بات کی طرف دلاتا ھوں کہ اب تک یہاں ھزاروں اور لاکھوں ایکڑ کا نقصان ھوا ھے۔ اس کی تلافی کی شکل اس طرح ھوسکتی ھے کہ اسکو اب Retrospective effect دیا جائے۔ اور یہ بالکل Justified ھے۔ اس لئے کہ یہ تو واقعہ ھے اور اس کو تسلیم کیا جاتا ھے کہ لوگوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی ھوئی ھے۔ جب یہ تسلیم ھے تو پھر اس کی تلافی کرنے میں کیا چیز حائل ھوسکتی ھے۔ اسکو Retrospective effect دیدیا جائے تاکہ جو نقصانات ھوچکے ھیں، ان کی تلافی ھوسکے۔ میں جناب والا۔ یہ چیز ان کے نوٹس میں اس لئے لارھا ھوں تاکہ اس چیز کا احساس اجاگر ھوجائے کہ کن کن طریقوں سے لوگوں پر ظلم ڈھائے گئے ھیں۔ آپ کو بھی علم ھوگا، آپ بھی Practicing lawyer ھیں، کہ ھمارے موکلوں نے یہ شکایتیں کی ھیں کہ Proposal بنادی گئی۔ ان سے دستخط کروا لئے گئے اور جب وہ انگوٹھے لگا کر باھر نکلے تو اس میں رد و بدل کردیا گیا۔ اور دوسری تحریر کرلی گئی۔ انگوٹھے تو ان کے پاس موجود ھی تھے۔ اس سلسلہ میں ایک بات یہ آپکی خدمت میں عرض کرنا چاھتا ھوں کہ میرے دوستوں

نے یہ Plea لی ہے کہ آرڈیننسوں کا سلسلہ چونکہ ختم کرنا پڑا۔ اس لئے تاخیر ناگزیر ہوگئی۔ میں اس چیز میں کوئی ایسا پہلو اختیار کرنے کی بجائے جس میں خواہ‌مخواہ ہمارے دلوں میں کدورت پیدا ہو، میں بڑے ادب سے یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ بجائے اس کے کہ میں کسی کی ذات پر حملہ کروں، میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات اتنی نمایاں ہے جو کہ ہر Proceedings کا لازمی جزو ہے دفعہ ۵ کے تحت limitation کے متعلق مراعات حاصل کرنا۔ اگر ایسی provision کی بات ہوتی کہ جو آج کی legal proceedings میں پائی نہ جاتی اور اس کے متعلق غلطی ہوجاتی تو کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ لیکن یہ اتنی مسلمہ بات ہے اور legal proceedings کا ایک اتنا لازمی جزو ہے کہ کوئی Statute Book Statute پر نہیں آئے گا اس قسم کے معاملہ کے متعلق اگر اس میں دفعہ 5 کے تحت مراعات نہ دی گئی ہوں ۔ اس مسلمہ اصول سے ہٹ کر اس رعایت سے محروم کرنا یہ محض کوتاہی ہے ۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ دراصل بعض لوگ .....

Mr. Speaker: The motion before the House is whether the Bill should be passed or not. Does the member says that it should not be passed.

راؤ خورشید علی خان— وہ Stage بعد میں آئے گی۔

Mr. Speaker: This is the motion before the House.

راؤ خورشید علی خاں—میں یہ عرض کررہا ہوں کہ ہم اسے پاس کرنے میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے کیونکہ چار سال کے بعد مشکل سے یہ موقع آیا ہے ۔ میں صرف اس معاملہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ دراصل کسی کے دل کا یا کسی کی نیت کا حال تو خدا ہی بہتر جانتا ہے اور اس لئے میں کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرنا چاہتا لیکن نیت کی اور دل کی بات قرائن سے ضرور ظاہر ہوتی ہے ۔ میں یہ Allegation لگاتا ہوں (اور ثبوت اس کا موجود ہے) کہ یہ جو رعایت چار سال کے بعد دی جارہی ہے اس کی یہ میں ہے کہ چار سال تک جن لوگوں کو مفاد پہنچانا مقصود تھا ان کو پہنچا چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر— مسٹر عبدالرازق خاں ۔

مسٹر عبدالرازق خاں— (مردان۳-) ۔ صاحب سپیکر ۔ West Pakistan Consolidation of Holdings Ordinance 1960 میں جو ترمیم وزیر مال صاحب نے اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے بقول اپوزیشن کے حضرات کے یہ نہایت اچھی ترمیم ہے ۔ اور میرے خیال میں اس ایوان میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ معزز ممبران حزب اختلاف اپوزیشن برائے اپوزیشن نہیں کر رہے یہ ایک سنہرا موقع تھا کہ وہ اٹھ کر کہہ دیتے کہ یہ ترمیم نہایت مفید ہے اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور اس پر بحث نہیں کرتے (خوب ۔ خوب) لیکن ان کا مقصد کچھ اور ہے اور اس چیز کو ثابت کرنے میں وہ اسی لئے نا کام رہے ہیں ۔

جناب صدر— لیڈر حزب اختلاف اور راؤ خورشید علی خاں صاحب نے کہا ہے کہ عوام کو اس ترمیم کی ضرورت آج سے چار سال پہلے بھی تھی اور اس ترمیم کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ لوگوں نے بہت زیادہ نقصانات اٹھائے ہیں ۔ تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ دوسال سے آپ بھی اس اسمبلی میں ہیں اور انہی عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔ تو کیا آپ نے اس آرڈیننس میں اس سے پہلے کوئی اس قسم کی ترمیم پیش کی ؟ اگر پیش نہیں کی تو آپ کس طرح دعویٰ کرسکتے ہیں کہ آپ ان کے زیادہ خیر خواہ ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر— بجٹ سیشن کی کار روائی دیکھئے ۔

راؤ خورشید علی خاں— پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب یہ بڑی Seriousallegation کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ جب بھی ہم اس قسم کی ترمیم کسی قانون میں لائے ہیں تو اکثر و بیشتر یہ کہہ کر ہمارا منہ بند کردیا گیا ہے کہ گورنمنٹ خود Contemplate کر رہی ہے کہ ایک Comprehensive amendment لائے (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: This is no point of order.

سسٹر عبدالرازق خان – اس سے یہ بات بالکل عیاں ہوگئی ہے۔ کہ میرے معزز دوستوں کے جو فرائض ہیں وہ محض یہی ہیں کہ اگر کوئی اچھی چیز پیش کی جائے تو اس کی بھی مخالفت کی جائے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو جس پر اعتراض کیا جا سکے تو وہ تو نور علیٰ نور ہے ان کے لئے۔ اس پر تو ضرور اعتراض کریں گے ہی۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ بل پاس ہوجائے اور اگر اس میں مفاد عامہ کی بات ہے تو اس کا ثبوت یہ ہوگا کہ میری تقریر کے بعد وہ اعلان کردیں کہ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور مزید تقریریں نہیں کرنا چاہتے۔

سسٹر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور ۷)– صاحب صدر۔ میں محترم عبدالرازق خان صاحب کی تائید میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اس کی حمایت کرتا ہوں ۔ لیکن اس سلسلے میں ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

Mr. Ahmad Mian Soomro (Jacobabad—I) : Sir, at least there is one Bill so far about which the Opposition has been good enough to concede that it is for the benefit of the public but inspite of that, as Mr. Abdur Raziq Khan pointed out, initially we could have shown a record by passing this Bill within fifteen minutes since the whole House is unanimous about it.

There is one thing about which I would appeal to the Revenue Minister that since Government has realised that this was a hardship to those people who did not know, they should give retrospective effect to rectify the wrong which has already been to those who have suffered. This amendment also further seeks to give time to those people which they would take to get the copies of the Order wherein Limitation Act was not applicable and Section 12 was not there. Therefore, this Act, since the whole House has been unanimous that it is in the interest of the country, should be passed in a record time.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) صاحب– صدر۔ میرا گلہ صرف یہ ہے کہ اس بل کو پاس کرنے میں جو Unnecessary delay کی جا رہی ہے۔

وہ ان کے آج کے رویئے سے ظاہر ہے۔ ویسا وہ اصولاً مجھ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ بڑا اچھا بل ہے۔ لیکن جب سے میں نے اسے پیش کیا ہے۔ اسے ابھی تک زیر بحث لایا جارہا ہے۔ سوال کچھ ہے۔ اور جواب کچھ دیا جارہا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے۔ کہ ایک آدمی کسی سے ناراضگی ظاہر کررہا تھا کہ آج سے پانچ سال پہلے تم نے جو گستاخانہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ میں تو اس کا بدلہ لونگا۔ تو جس رفتار سے ان کے Adjournment Motions آرہے ہیں۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کاش وہ اس بل میں ہماری امداد کرتے۔

جناب والا۔ آج اس ہاؤس میں Adjournment Motion کا نمبر ۲۰۳ تھا۔ حزب مخالف کے حضرات ذرا اس ایوان کی کارروائی پر خرچ ہی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ وہ کس بے دردی سے ہورہا ہے۔ لہذا ان وجوہات کی بنا پر میں ان سے کہونگا کہ اس بل کے متعلق جو بڑی مدت کے بعد لایا گیا ہے۔ اتنے بخل سے تو کام نہ لیتے۔ اور اسے جلد از جلد پاس کرانے میں ہماری مدد کرتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی ہمیں برسراقتدار آئے پورے دوسال نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم نے اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اسے پیش کر دیا اس کیلئے ہم آپ سے داد نہیں چاہتے۔ لیکن ایک بار پھر یہی کہتے ہیں کہ آپ بخل نہ کریں۔

جناب والا۔ میرے دوست ہر وقت یہی رونا روتے ہیں کہ لوگ انپڑھ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ وہ سفید کاغذ پر انگوٹھے لگا دیتے ہیں۔ یعنی وہ ایک سانس میں دو باتیں کرتے ہیں۔ جو بالکل متضاد ہیں۔ اگر وہ انپڑھ نہ ہوتے تو سفید کاغذ پر انگوٹھا کیوں لگاتے۔ یہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو Contradict کرتے ہیں۔

ان گذارشات کے ساتھ میں امید کرتا ہوں کہ ہاؤس مجھسے اتفاق کریگا اور اس بل کو پاس کردیگا۔

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963, as amended, be passed.

(The motion was carried).

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ہم نے ایک بل کی Consideration صرف اس لئے روک رکھی ہے کہ شاید سیکریٹری صاحبان میں سے کوئی صاحب تشریف لے آئیں - تو ان سے Information حاصل ہوسکے - اب میں Official Gallary میں دیکھتا ہوں کہ Board of Revenue کے دو ممبر موجود ہیں - تو اس سلسلے میں اگر کوئی Information ہو یا گورنر صاحب کی Consent ہو - تو فرمائیے - تا کہ اس بل کو جاری رکھا جا سکے -

Mr. Speaker: We may take that up tomorrow.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - کیا پھر یہ Presume کیا جائے کہ مطلوبہ Recommendation آپ کے پاس نہیں - کیونکہ نہ تو یہ اسمبلی کے دفتر میں ہے اور نہ ہی Board of Revenue کے پاس ہے - اب آپ ہی فرمائیں کہ میں کیا کروں ؟

Mr. Speaker: I would request the Minister that position should be clarified tomorrow.

The West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker: Next Bill.

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): I present the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Mr. Ahmad Mian Soomro: I think the same question will arise.

Khawaja Muhammad Safdar: I am going to point out.

Parliamentary Secretary: I beg to move:

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved is:

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

خواجہ محمد صفدر—On a Point of order Sir۔ جناب والا۔ میں پھر آپ کی توجہ Article 47 کی طرف دلاتا ہوں۔

(b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below:—
(i) The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax:

The West Pakistan Tobacco Vend Act. 1958 اس کے بعد میں آپ کی توجہ کی طرف دلاتا ہوں۔ اس کی کلاز نمبر ۴ میں یہ درج ہے۔

"4 (1) The Collector may issue a dealers license.

(2) (2) Every such license shall be granted—

(a) on payment of such fees and for such period as may be prescribed by Government;"

تو موجودہ مسودہ قانون کی غرض و غایت یہ ہے کہ Act, 1958 The West Pakistan Tobacco Vend کو کراچی پر بھی لاگو کیا جائے اور اس سے پہلے جو قانون وہاں نافذ ہے اسے منسوخ کیا جائے۔ میری رائے میں یہ فیس جو وصول کی جاتی ہے۔ یہ ٹیکس کی تعریف میں آتی ہے۔ یہ ان لوگوں سے وصول کی جاتی ہے جو تمباکو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ اس ٹیکس کے تحت یہ فیس ادا کئے بغیر کوئی دوکاندار کسی قسم کا تیار شدہ تمباکو اپنی دوکان میں رکھ نہیں سکتا۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسے Article 47 کے تحت Move نہیں کیا جا سکتا۔

Mr. Speaker: Would the Member take the trouble of reading Section 2 of Article 47.

Minister of Agriculture: I think, he should withdraw.

Khawaja Muhammad Safdar: I stand corrected. I withdraw.

Mr. Speaker: Now Khawaja Sahib may please move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to move.

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be referred to a Seclect Committee with instructions to report by 15th April 1964

Mr. Speaker: The motion is :

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be referred to a Select Committee with instructions to report by 15th April 1964.

Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱)— جناب والا۔ اس مسودہ قانون کے ساتھ جو وجوہات اسے اس ایوان میں لانے کی بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس صوبے میں قوانین میں یکسانیت اور ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ تاکہ اس سارے صوبے میں ایک جیسے قوانین نافذ ہوں۔ مجھے اس اصول سے مکمل اتفاق ہے۔ اور اس کے متعلق میں کئی بار اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں۔ بلکہ مطالبہ کر چکا ہوں۔ کہ وہ سب قوانین جو Integration کے بعد مختلف علاقوں میں مختلف مقاصد کیلئے نافذ کئے گئے ان کی جانچ پڑتال کر کے اس ایوان سے ایسے قوانین پاس کرائے جائیں۔ جن میں یکسانیت اور ہم آہنگی ہو اور جو درہ خیبر سے لے کر کراچی تک نافذ ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میری آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے بھی کوئی باک نہیں کہ اس ایوان میں کبھی کبھار اس قسم کے قوانین بھی لائے جاتے ہیں جن سے اس صوبے میں Unification of Laws پیدا کی جاسکے۔ بہر صورت ان گذارشات سے میری غرض و غایت یہ ہے کہ جہاں میں اصولی طور پر اس بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور محض اتفاق ہی نہیں کرتا۔ بلکہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس صوبے کے قوانین میں یکسانیت پیدا کی جائے وہاں میں یہ بھی درخواست کرونگا۔ کہ ان قوانین کو ایک ایک یا دو دو کر کے مختلف اجلاس میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اصولی طور پر اگر حکومت اس امر سے اتفاق کرے۔ تو ایک کمیٹی مقرر کردی جائے جو قوانین کے Expert پر مشتمل ہو۔ وہ کمیٹی ان قوانین کو جو صوبے کے مختلف حصوں میں نافذ ہیں۔ جلد از جلد یکساں کرنے اور ایک جیسا بنانے کیلئے حکومت کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اکتوبر ۱۹۰۰ میں یہ صوبہ معرض وجود میں آیا۔ آج اس کو تقریباً

دس سال ہونے کو ہیں - اور ابھی تک روز اول کی طرح محسوس کرتے ہیں - اس سلسلہ میں شاید ایک یا دو قدم اپنی منزل کی طرف ہم نے اٹھائے ہیں اور سست رفتاری سے کام کیا گیا ہے - میں اپنے محترم دوستوں کی خدمت میں جو اس طرف تشریف فرما ہیں اس امر کی درخواست کروں گا کہ تمام قوانین کو صوبائی Level پر رائج کریں - Experts کی ایک کمیٹی بٹھائیں اور اس کو چاہئے کہ وہ ان تمام قوانین کا مطالعہ کرے اور پھر وہ Experts ایک ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے مسودہ ہائے قوانین تیار کریں اور اس معزز ایوان کے سامنے پیش کریں -

اس ضمن میں عرض کرونگا کہ Revenue Laws کے متعلق اکثر مسودہ ہائے قوانین تیار ہوچکے ہیں اگرچہ ابھی تک Circulate نہیں ہوئے - شاید اس سیشن کے دوران میں ایوان کے سامنے پیش کردیئے جائیں - ان سے اس صوبہ کے بعض حصوں میں جو پرانی شکایت تھی رفع ہوجائے گی - کہ بعض علاقوں میں ریونیو زیادہ لیا جارہا ہے اور بعض میں کم ہے -

اس وقت میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا صرف یہ بات دوہارہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے اس اصول سے اتفاق فرمایا ہے پھر کیوں دیر کر رہے ہیں - جتنی عجلت سے کام لیں گے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

جہاں تک مسودہ قانون میں یکسانیت پیدا کرنے کا تعلق ہے یہ ایک اچھا قدم ہے کہ باقی صوبہ میں جس قدر فیس لی جائے اسیقدر کراچی سے وصول کی جائے - اور پھر کسی کو اعتراض نہ ہوگا - کہ کسی علاقہ سے زیادہ لی جاتی ہے اور کسی علاقہ سے کم لی جاتی ہے -

ان الفاظ کے ساتھ میں گذارش کروں گا کہ میں اس قسم کے قوانین کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ایوان سے گذارش کرتا ہوں کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنی ترمیم کو واپس لے لوں -

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker: Let there be a count. (*Count was taken*).

The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). The House is now in quorum.

Has Khawaja Muhammad Safdar leave of the House to withdraw his amendment?

(The amendment was by leave withdraw.)

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: Now, the House will consider the Bill clause by clause.

Clause 2.

Mr. Speaker: As all the movers of the amendment are absent, the amendment is not moved.

The question is—

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Clause 3.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That for clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely:—

"3. In section 13 of the principal Act in sub-section (1) (a) omit the semi-colon after word "Sind" and add the words "and the District of Karachi."

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That for clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely:—

"3. In section 13 of the principal Act in sub-section (1) (a) omit the semi-colon after word "Sind" and add the words "and the District of Karachi."

Minister of Law: Sir, I oppose it.

خواجہ محمد صفدر— میرے خیال میں انہیں Oppose کرنا چاہئے سٹینڈنگ کمیٹی نے جس طرح اس بل کی سفارش کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"In section 13 of the principal Act, in sub-section (1), after clause (a), the following new clause shall be inserted, namely:—

"(aa) The Bombay (District) Tobacco Act, 1933, in its application to the District of Karachi."

آپ اصل بل میں Repeal clause کو دیکھیں۔

The repealing and saving clause of the principal Act is as under:—

"The following enactments are hereby repealed :—

(a) The Bombay (District) Tobacco Act. 1933. in its application to the former province of Sind."

تو اب ہم کیا .Add کر رہے ہیں۔

"and the District of Karachi."

جہاں تک اس کا تعلق ہے سابق کراچی کے علاقہ پر اس کے اطلاق کو معطل کردیا جائے۔ میری گذارش یہ ہے کہ اگر اے) میں Semi Colon ہٹا کر Comma کردیں اور اس میں الفاظ "and the District of Karachi" کرنے سے مقصد پورا ہو جائے گا۔ دراصل قانون سازی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ کم از کم الفاظ استعمال کئے جائیں اور پھر جو لفظ بھی استعمال کیا جائے وہ غیر ضروری نہ ہو۔ اور Precise ہو اور اسکا مطلب بڑا واضح ہو یہاں ایک پورا کلاز Add کردیا گیا ہے۔ اس ترمیمی مسودہ قانون سے ایک پورا کلاز اضافہ کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ اور اسکا نمبر AA رکھا گیا ہے۔

Mr. Speaker : Let the House be in order.

خواجہ محمد صفدر— حالانکہ الف کلاز میں اگر ان تینوں لفظوں کا اضافہ کردیا جائے۔ And the District of Karachi تو اس سے وہ مقصد اور مطلب حل ہو سکتا ہے۔ میری رائے میں اس مسودہ قانون کی زبان میری اس ترمیم سے بہترہوجائیگی۔ اور کوئی غیر ضروری الفاظ اس میں نہیں رہیں گے بلکہ میرا خیال ہے کہ سارا کلاز غیر ضروری ہے اور اسی لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ وزیر قانون میرا پوائنٹ سمجھنے کے بعد اسے قبول فرمائیں گے۔

Mr. Speaker : The question is :

That for clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely :—

"3. In section 13 of the principal Act in sub-section (1) (a) omit the semi-colon after word "Sind" and add the words "and the District of Karachi."

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The question is:

That Clause 3 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Preamble.

Mr. Speaker: The question is:

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried).

Short Title. ...

Mr. Speaker: Short Title. There is an Amendment by Khawaja Safdar. He may please move it.

Khawaja Muhammad Safdar: I move:

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figure "1963", occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figure "1963", occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

Any opposition to this Amendment—*(Voices—No.)*

The question is:

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, for the figure "1963", occurring at the end of line 2, the figures "1964" be substituted.

(The motion was carried).

The question is:

That the Short Title as amended by the Short Title of the Bill.

(The motion was carried).

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh): Sir, I beg to move:

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be passed.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be passed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ — ۱)۔ opposed جناب والا۔ میں اس بل کی تیسری خواندگی پر مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو مسودہ ہائے قوانین ہمارے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں میری رائے میں انکی تدوین حد درجہ ناقص ہے اور وہ اغلاط سے پر ہیں۔ اسکا ثبوت اس ایوان میں کافی حد تک مل چکا ہے۔ وہ غلطیاں اسقدر بین اور واضح تھیں کہ اس ایوان نے عام ترامیم کو جو ٹکنیکل قسم کی تھیں جن میں عام طور پر اسکے متن میں فرق نہیں پڑتا تھا محض اس بناء پر قبول کیا کہ جس زبان میں مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے وہ نہ قانونی تھا۔ خبر نہیں کونسی جناتی زبان اس ایوان میں پیش کیجاتی ہے۔ زیر بحث مسودہ قانون کو بھی یہ مرض لاحق ہے۔ ابھی جناب والا۔ اس ایوان میں محض اس بنا پر کہ ایک ترمیم جو اس مسودہ قانون کی زبان کو بہتر بنانے کی طرف ایک ادنیٰ کوشش تھی اسلئے منظور کردی گئی تھی کہ وہ اس ایوان کے دائیں طرف سے آئی ہے اور بائیں طرف سے نہیں آئی ہے۔ اس طرح ایک اور ترمیم اس مسودہ قانون میں میں نے پیش کی تھی جہاں لفظ کلاز (۲) استعمال کیا گیا ہے اور جنکا وہاں ہونا بیکار ہے وہ یہ تھا۔

"In the West Pakistan Tobacco Vend Act, 1958, hereinafter in this Act referred to as the principal Act....."

Here in after کے بعد In this act لکھنا میں سمجھتا ہوں جو انگریزی کی ابجد سے بھی واقف ہیں ان کو بھی یہ معلوم ہے کہ Here in after کا مطلب ہی یہی ہے In this act تو دو لفظ ہم معنی استعمال کردینے کے بعد دیگر میں لانے کے برابر ہے اور اسکو یوں نہیں استعمال کیا۔ جناب والا لاء ڈیپارٹمنٹ کو کیا ہورہا ہے کہ جناب وزیر قانون صاحب متوجہ نہیں ہیں میں انکے ہی ڈیپارٹمنٹ کی غلطیوں کی طرف اشارہ کررہا ہوں۔

Mr. Speaker: Khawaja Sahib wants the Law Minister to be attentive.

Minister of Law: I am sorry.

خواجہ محمد صفدر—تو میں یہ عرض کررہا تھا مجھے اپنے محترم بھائی وزیر قانون صاحب کے علم و فضل کا اعتراف ہے لیکن معلوم ہوتا ہے

کہ انکے پاس کام بہت ہے تو ظاہر ہے کہ وہ ان Drafts کیطرف پوری توجہ نہیں دے سکتے جو اس ایوان میں پیش ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں نے جیسا عرض کیا ہے میں اسکو دھرانا نہیں چاہتا کہ اس مسودہ قانون کی زبان میں غلطیاں پائی جاتی ہیں ابھی میرے ایک محترم دوست نے سابق مسودہ قانون پر بحث کرتے وقت جو میری ترمیم (٦٣) کے بجائے (٦٤) لکھا جائے کہا تو جناب وزیر مال نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ پرانا Circulate کیا ہوا ہے لیکن میں انکی خدمت میں عرض کرونگا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ تو اسی سال آئی تھی۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ میں جناب وزیر مال تو موجود تھے اور وزارت قانون کے بڑے بڑے افسر بھی تھے تو وہاں کیوں درست نہیں کیا گیا یہ رپورٹ سنہ ١٩٦٣ میں تیار ہوئی ہے۔ اسلئے میں یہ گذارش کرونگا کہ دراصل یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن انکو چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے۔ اگر قانون میں کوئی خامی رہ جائے تو اسے Interpret کرتے وقت عدالتوں کو خاصی دقت ہوتی ہے اور اس دقت کیوجہ سے عوام کو بھی دقت پیش آتی ہے اسلئے میں یہ گذارش کرونگا کہ وزیر صاحب مہربانی فرماکر اسطرف توجہ دیا کریں کہ جب کوئی مسودہ قانون اس ایوان میں پیش ہو تو وہ زبان کے لحاظ سے درست ہو۔

Syed Zafar Ali Shah: May I know if a Member can oppose the passage of the Bill on the ground of bad drafting.

Mr. Speaker: He can point it out.

خواجہ محمد صفدر— وہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ میں oppose کرنے کیلئے کھڑا ہوں۔

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill. 1963, be passed.

(The motion was carried).

The West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill, 1963.

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): I present the Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Parliamentary Secretary: Sir I beg to move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

Khawaja Sahib may move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I beg to move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a select Committee.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a select Committee.

Minister of Law: Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر—(سیالکوٹ ۱)۔ جناب والا۔ اس ترمیمی مسودہ قانون کی غرض و غایت یہ ہے کہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی موجودہ ہیئت میں کچھ ناگزیر اور ضروری تبدیلیاں کی جائیں۔ مثال کے طور پر جس زمانے میں یہ قانون نافذ ہوا تھا۔ اس زمانے میں صرف ایک ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اس صوبے میں ہوا کرتا تھا۔ اور اس بورڈ کا ممبر ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مغربی پاکستان کو بنایا گیا تھا۔ لیکن re-organization کے بعد یعنی محکمہ تعلیم کی re-organization کے بعد اب یہاں کئی ایک ڈائریکٹر آف ایجوکیشن ہیں۔ مثال کے طور پر پشاور ریجن کے لئے الگ ہے لاہور ریجن کے لئے الگ ہے۔ کوئٹہ کے لئے الگ ہے۔ حیدرآباد کے لئے الگ ہے۔ علیٰ ہذالقیاس۔ تو اس لئے یہ لازمی ہوگیا۔ کہ اس میں ضروری ترمیم کی جائے۔ کہ کونسے ڈائریکٹر صاحب بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے ممبر ہونگے۔

اور جہانتک بورڈ آف ایجوکیشن کا تعلق ہے۔ اس مسودہ قانون سے ظاہر ہے کہ ایک ڈائریکٹر آف ایجوکیشن صرف لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے بورڈ آف ایجوکیشن پشاور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور تیسرے حیدرآباد ریجن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی لازمی ہوگیا۔ کہ انکی تخصیص کی جائے۔ اور اسی لئے ان تینوں بلوں میں اس قسم کے ترمیمی مسودہ ہائے قانون اس ہاؤس کے سامنے یکے بعد دیگرے پیش کئے جارہے ہیں۔

جناب والا۔ جہانتک ان ترمیمی مسودہ ہائے قانون کا تعلق ہے۔ میں اس ترمیم کو ناگزیر سمجھتاہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اسکےبغیر محکمہ تعلیم خاصی مشکلات سے دوچار ہورہا ہوگا۔ اور اس قانون میں ضروری ترمیم کرکے ان مشکلات کو رفع کرنا اس ہاؤس کے فرائض اولین میں شامل ہے تاکہ مختلف محکمہ جات قانون کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے فرائض کی انجام دھی میں سرگرمی سے کام کریں۔ اور کسی قسم کی کوتاھی نہ کریں۔ لیکن جہاں میرے لئےیہ امر ایک فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسکے ساتھساتھ میری رائے میں یہ بے محل نہ ہوگا۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ ہمارے نظام تعلیم میں جیسا کہ ڈائریکٹر صاحبان کو ریجن کے ڈائریکٹر صاحب کو اس بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور ریجن کا ہم ممبر بنارہے ہیں۔ اگر انکی کارکردگی پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔ تو یہ نامناسب نہ ہوگا۔

جناب والا۔ آج ہی اس ایوان میں کم و بیش چار تحاریک التوا پیش ہوئیں۔ اور اسوجہ سے آن پر بحث نہیں ہوسکی۔ کیونکہ وزیر تعلیم کسی وجہ سے آج ایوان میں نہیں ہیں۔ تو یہ خیال کیا گیا۔ اور یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ انکی تشریف آوری کے بعد یعنی دو تین روز کے بعد ان تحاریک التوا پر بحث ہوجائیگی۔ تو ان تحاریک التوا کی موجودگی ہی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ All is not well in the Education Department and the Board of Secondary Education. اس معزز ایوان کا وقت جو معزز اراکین تحاریک التوا پیش کر کے صرف کرنا چاھتے ہیں۔ امر لا ابدی اور ضروری ہوتا ہے۔ کہ کسی کوتاھی، کسی کمی یا کسی خامی کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ ان تحریک التوا کے ذریعے دلائی جائے۔ تو

جناب والا ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن اور اسکا عملہ اپنے فرائض کی انجام دھی میں پوری ذمہ داری سے کام نہیں لے رہے ہیں ۔ مجھے اُن بزرگوں سے جو اس بورڈ کے اراکین ہیں ۔ کوئی بغض یا عناد نہیں ہے ۔ میں اُنکی حد درجہ عزت کرتاھوں ۔ اور بطور اُستاد کے وہ میرے لئے قابل احترام ہیں ۔ اور اُن بزرگوں میں سے اکثر و بیشتر کسی نہ کسی درجے پر میرے بھی استاد رہ چکے ہیں ۔ میں اب بھی اپنے آپ کو انکا شاگرد سمجھتا ہوں ۔ لیکن اسکے باوجود میں اسے اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں ۔ کہ اُن میں جو کوتاھیاں ہوں ۔ اور جسکی دستگی سے اس ملک کو فائدہ پہنچ سکتا ہو ۔ وہ اس ایوان کے سامنے پیش کروں ۔ جہانتک اس بورڈ کی کارکردگی کا تعلق ہے یہ در اصل ایک طولانی قصہ ہے ۔ ہر روز ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں خطوط اور اخبارات کے ذریعے سے یہ خبریں نشر ہوتی ہیں کہ ہمارے بورڈ میں کئی ایک خامیاں موجود ہیں ۔ مثال کے طور پر امتحانات کا سلسلہ کچھ اسقدر طویل ہوگیا ہے ۔ کہ ہم میں سے اکثر جو اپنے آپ کو .....

Mr. Speaker: May I know, if that is covered by the Amending Bill?

خواجہ محمد صفدر—جو ڈائریکٹر صاحب ہیں ۔ انکے فرائض کیا ہیں ۔ وہ اسی طرح Cover ہوسکتا ہے ۔ ورنہ نہیں ۔ وہ میں نے پہلے ہی عرض کردیا ہے ۔ اور جہانتک میری گذارشات کی relevancy کا تعلق ہے ۔ وہ اسی حد تک ہے کہ چونکہ ہم اپنے ڈائریکٹر صاحب کو اس بورڈ کا ممبر بنانے کی کوشش کررہے ۔ لہذا انکے کام میں یہ بھی آتا ہے ۔ کہ وہ امتحانات لیں ۔ اور اسکا انتظام کریں ۔ نتیجہ کا اعلان کریں ۔ اگر یہ سب کچھ انکے فرائض میں شامل ہے ۔ تو پھر تو میں relevant ہوں ۔ اور اگر آپ کے خیال میں یہ سب کچھ اس سے متعلق نہیں ہے ۔ تو میں معذرت کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں ۔ میری رائے میں دیانتداری کے ساتھ چونکہ ہم بورڈ کی تشکیل کے متعلق بحث کررہے ہیں ۔ اور اس وقت جو مسودہ قانون زیر بحث ہے ۔ وہ یہ ہے ۔

کہ آئندہ بورڈ کی تشکیل کیا ہوگی ۔اورجب ہم بورڈ کی تشکیل کے متعلق بحث کرینگے تو اس میں بورڈ کی تشکیل کے متعلق ضروری بحث ہوگی۔ تو میرا خیال ہے ۔ کہ میں اس حد تک relevant ہوں ۔ کہ میں بورڈ کی تشکیل کے متعلق کچھ گذارشات آپکی وساطت سے اس ایوان کے سامنے پیش کروں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر محمد اسحاق خاں کندی۔ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

تو میں یہ عرض کررہا تھا ۔ کہ بورڈ کے اہم ترین فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے ۔ کہ وہ طلباٗ کا امتحان لے ۔ اور امتحانات کے لئے مناسب اور درست قسم کے انتظامات کرے ۔ اور امتحانات کے نتائج کا ایک خاص وقت کے اندر اندر اعلان کرے ۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ بورڈ کی طرف سے میٹرک اور F.A. کے امتحانات کے لئے جو انتظامات کئے جاتے ہیں ۔ وہ بہت ہی غیر تسلی بخش ہیں ۔ اُن میں Improvement کی بڑی خاصی گنجائش ہے ۔ ہم میں سے اکثر طلباٗ کو اسکا قصوروار ٹھہراتے ہیں میں یہ مانتا ہوں ۔ کہ طلباٗ کی بے راہ روی بہت حد تک اور اُنکے بعض مطالبات مثلاً یہ کہ امتحانات ملتوی کئے جائیں ۔ میں ان کی حمایت نہیں کرتا ۔ میں ان مطالبات کو درست نہیں سمجھتا ۔ لیکن جہانتک بورڈ کا تعلق ہے ۔ اسے چاہئے کہ انکا امتحان مقررہ وقت پر لے ۔ اور مقررہ وقت کے اندر اندر نتائج کا اعلان کرنا چاہئے ۔ آج سے بیس پچیس سال قبل جب میں طالب علم تھا ۔ تو اس وقت بھی یہ انتظام پنجاب یونیورسٹی کیا کرتی تھی۔ وہ دسویں، بارھویں، بی ۔ اے اور ایم ۔ اے سب کا انتظام کرتی تھی ۔ کوئی بورڈ وغیرہ نہیں تھے ۔ تمام طلباٗ کے امتحانات کے سلسلے میں نظم و ضبط اس قسم کا تھا ۔ کہ مقررہ وقت کے اندر امتحانات لئے جاتے تھے ۔ اور مقررہ وقت کے اندر نتائج کا اعلان کردیا جاتا تھا ۔

کیونکہ یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ مقررہ اوقات پر نتائج نہ نکلیں یا مقررہ اوقات پر امتحان نہ ہوں ۔ تو اس وقت اگر یہ چیز قابل عمل تھی۔ جب کہ سارا پنجاب دھلی سمیت اس یونیورسٹی کے ماتحت تھا تو اب کیوں

نہیں؟ امیدواروں کی موجودہ تعداد ممکن ہے کچھ زیادہ ہو۔ میرے پاس اس وقت اعداد و شمار نہیں۔ ممکن ہے قدرے زیادہ ہو لیکن اس پنجاب یونیورسٹی کا احاطۂ اختیار بھی بہت زیادہ تھا۔ اس بورڈ کے احاطہ سے بہت زیادہ تھا۔ وہ پنجاب یونیورسٹی اگر ایسا انتظام کر سکتی تھی مناسب طور پر تو کیا وجہ ہے کہ تیس سال کے بعد جب کہ ہمارے ذرائع اور وسائل میں بے پناہ ترقی ہوئی ہے، جب ہم نئی نئی سکیموں پر عمل کر رہے ہیں تو ایک بنیادی چیز پر کیوں عمل نہیں کر سکتے؟ میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا (وزیر تعلیم موجود نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ میرا پیغام ان تک پہنچ جائے گا) کہ مہربانی کر کے وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات ایک حسن انتظام کے ساتھ لئے جائیں۔ ایسا انتظام ہو کہ جس سے بچوں اور ان کے والدین کو شکایت نہ ہو۔ ان کو ذہنی اور دماغی پریشانی نہ ہو۔ نتائج کا مقررہ وقت پر اعلان کیا جائے خواہ ان میں فیل ہونے والوں کی فیصد تعداد کچھ بھی ہو۔ کیونکہ میں اس کے حق میں نہیں ہوں کہ امیدوار رعایتی پاس کئے جائیں۔ اگر پندرہ فیصد پاس ہوتے ہیں تو پندرہ فیصد پاس کریں۔ پچاس فیصد پاس ہوتے ہیں تو پچاس فیصد پاس کریں۔ یہ باتیں technical ہیں۔ میں ان میں نہیں جاتا۔ میں non technical بات کرتا ہوں کہ لوگوں کو ذہنی کوفت ہوتی ہے جب نتائج قسطوں میں نکالے جاتے ہیں۔ بالاقساط نکالے جاتے ہیں۔ آج ایک شائع ہوا۔ دوسرا پندرہ دن بعد شائع ہوا۔ تیسرا دو مہینے بعد شائع ہوا۔ حتیٰ کہ چھ چھ مہینے تک نتیجے نکلتے رہتے ہیں۔ یہ سسٹم صحیح نہیں ہے۔ تمام نتائج کا اعلان بیک وقت ہو جانا چاہئے تا کہ جو فیل ہوں وہ بھی اپنا کام کاج کریں۔ جو پاس ہوں وہ بھی اپنا کام کاج کریں۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Mian Muhammad Akbar, Mr. Hamza, Allama Arshad, Mian Abdul Latif do they want to speak on this?

(*At this stage Chaudhri Muhammad Ibrahim rose to speak*). ...

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes, Chaudhri Sahib

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ - ۳)- صاحب صدر - جیسا کہ خواجہ صاحب نے کہا ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے پوری بات نہیں کہی - اس ادارہ کا اہم ترین مقصد یہ نہیں بلکہ واحد مقصد یہ ہے کہ وہ امتحانات حسن انتظام اور خوبی کے ساتھ منعقد کرے اور نتائج کا اعلان کرے - آج میری جو چار تحریکات تھیں، وہ اسی سلسلہ میں تھیں کہ کہیں تو پرچے کم دئے گئے ہیں اور امیدواروں کو ہاتھ سے لکھ کر پرچے دینے پڑے - کہیں پورے ایک Subject کا پرچہ out ہوگیا - اور امتحان دوبارہ کرنا پڑا - یہی نہیں بلکہ ایک چیز کو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بعض امیدواروں کے پاس جو اردو کی ڈیٹ شیٹ تھی، اس میں ایک پرچہ کے لئے صبح کا وقت دیا گیا تھا اور انگریزی کی ڈیٹ شیٹ میں اسی پرچہ کے لئے شام کا وقت دیا گیا تھا -

Raja Allah Dad Khan: The House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker: Let there be a count.

(*Count was taken*). The House is not in qourum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). The House is in Quorum now. Yes, Chaudhri Sahib.

چودھری محمد ابراھیم- صاحب صدر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بعض مقامات پر امتحان کے سنٹروں میں جو پرچے پہنچے وہ تعداد میں کم تھے اور ہاتھ سے لکھ کر پرچے دینے پڑے - اس سے امیدواروں کا وقت بھی ضائع ہوا اور Supervisory staff کو بھی پریشانی ہوئی - یہی نہیں بلکہ امتحانات میں اس قدر بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ـــــ

سسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر- چودھری صاحب - یہ امنڈنگ بل پہلے ایک ایکٹ میں ترمیم کرتا ہے -

The member cannot question a principle of that Act.

چودھری محمد ابراھیم— میں عرض کر رہا ہوں کہ اب اس کی شکل میں تھوڑی سی ترمیم کی جا رہی ہے وہ بالکل In efficient ہے۔ پہلی جو شکل ہے مجھے بتانا پڑے گا کہ وہ کس قدر in efficient ہے۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر— جو ترمیم کی جا رہی ہے، آپ اس کے متعلق کہیں۔

چودھری محمد ابراھیم— میری گذارش یہ ہے کہ اس کی in efficiency اس طریقے سے رفع نہیں ہوگی۔ اب جو کچھ ہو رہا ہے اور کیوں in efficiency ہے؟ میں ہاؤس کے سامنے ان ساری باتوں کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ جو موجودہ شکل ہے، اس میں اگر تھوڑی سی تبدیلی کر بھی دی جائے تو بھی وہ in efficiency اسی طرح سے رہے گی۔ میں چند ایک مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ کسی وقت سکھوں کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ سوچتے بعد میں ہیں اور کام پہلے کر لیتے ہیں۔ یہاں بھی کچھ اسی طرح ہو رہا ہے۔ بعض طالبعلموں کو صبح کے وقت جو پرچے دئے گئے، اردو میں ان کا وقت evening کا تھا اور انگریزی میں ان کا وقت morning کا تھا۔ جب انہوں نے پوچھا کہ یہ صبح کا وقت ہے یا شام کا۔ تو کہا گیا کہ afternoon کا ہے۔ اور جب وہ afternoon کو وہاں آئے تو کہا گیا کہ وہ امتحان تو صبح کو ہو گیا ہے۔

یہ باتیں سوچنے والی ہیں۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ بعض طالب علموں کو کہا گیا کہ تمہارا پریکٹیکل کا امتحان گوجرانوالہ میں ہوگا۔ وہ گوجرانوالہ میں گئے تو معلوم ہوا کہ وہاں امتحان ہو گا ہی نہیں۔ یہ Palpable negligence ہے یہ۔ inefficiency ہے۔ اس کی شکل ایسی بنادی جائے جن کے ذمہ یہ فریضہ ہے وہ اسے اچھی طرح سے انجام دے سکیں۔ یہ inefficiency کیوں ہے؟ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کی تشکیل ہی غلط ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ کہا جاتا ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج۔

اس کی خشت اول غلط ہے۔ اس میں ان لوگوں کو شامل کیا گیا ہے جنھیں کچھ Favour کرنا مقصود تھا۔ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن میں جو لوگ ہیں ان میں سے بیشتر لوگ ایسے ہیں جو کہ ساٹھ سال کی عمر سے بھی تجاوز کر چکے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ وہ پنشن بھی حاصل کر رہے ہیں اور جب وہ ملازمت میں تھے، اس وقت انہیں جو تنخواہیں ملتی تھیں وہ اب ان سے زیادہ تنخواہیں لے رہے ہیں۔

یہ سب کچھ اس لئے ہے۔ ورنہ ان لوگوں کو efficiency کے نکتہ نگاہ سے اس بورڈ میں شامل نہیں کیا جا رہا۔ انہیں تو محض اس لئے شامل کیا جا رہا ہے کہ ان پر کچھ نوازشیں کرنا مطلوب ہیں۔ اب ان نوازشوں کے ذریعے ہم efficiency کا مطالبہ کریں یا یہ توقع کریں کہ وہاں efficiency ہوگی۔ تو یہ محض خیال اور موہوم بات ہے۔ اس طرح efficiency مطلوب و مقصود نہیں ہو سکتی۔

صاحب صدر۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امتحانوں کے بندوبست کے علاوہ اور ان کا کام ہی کیا ہے۔ ان کو چاہئے کہ جو فرائض اور ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ ان کو صحیح طور پر انجام دیں۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ پورے ایک سنٹر میں امیدواروں سے رقمیں وصول کر کے پرچے بورڈ پر لکھ دئے گئے۔ جس کی وجہ سے امیدواروں نے ان مضامین میں record نمبر حاصل کئے۔ اور وہ سارے کا سارا سنٹر اعلیٰ ترین نمبروں پر پاس ہوا۔ ماسوا ان امیدواروں کے جن کی شاید نبض ہی نہ چلتی تھی۔ یا جو دیکھ ہی نہ سکتے تھے کہ جواب کیا لکھے گئے ہیں۔

جناب صدر۔ یہی نہیں۔ بلکہ مجھے یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ کہ ایک سنٹر میں جس کا نام لینا میں ضروری نہیں سمجھتا۔ امیدواروں نے اپنے والدین سے مطالبہ کیا کہ ہمیں بیس بیس روپے دئے جائیں تا کہ ہم Supervisory s taff کو راضی کر لیں۔ اور پھر جس طرح ہم چاہینگے کر لیں گے۔ یہی نہیں بلکہ ان پرچوں کو پیسے دے کر replace کرنا اور ان پرچوں کو نقل کر لینا بڑا آسان ہوگیا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میرے خیال میں چودھری صاحب کو ایسے سنٹروں کے نام لینے چاھئیں۔ تا کہ ان کے متعلق تحقیقات کرائی جا سکے۔ اس طرح **off hand** الزام لگانا اور Board of Secondary Education کو بدنام کرنا زیادہ فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔

Mr. Senior Deputy Speaker: This is not a point of order.

چودھری محمد ابراھیم— جناب والا۔ میں یہ عرض کرنا چاھتاھوں کہ ان امتحانات کے سلسلے میں جو بدعنوانیاں ہورھی ھیں۔ ان کے ذریعے اب جو امیدوار میٹرک یا انٹرمیڈیئیٹ کا فرسٹ ڈویژن کا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیتا ھے۔ اس پر کچھ اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ہوسکتا ھے کہ وہ مڈل پاس کی اھلیت بھی نہ رکھتا ہو۔ آخر ان کی قابلیت کا اندازہ ایسے پرچون سے ھی لگایا جاتا ھے۔

سسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر— چودھری صاحب آپ repetition نہ کریں۔ کوئی نئی بات بیان فرمائیں۔

(ایک آواز۔ کوئی نئی بات ہو تو بیان کریں۔)

چودھری محمد ابراھیم— جناب والا۔ یہ نئی بات ھی تو ھے جو میں پیش کر رہا ہوں۔ میں یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ میرے کل کے سوال کے جواب میں بھی ایک لڑکے کا نتیجہ پہلے اس طرح پیش کیا گیا کہ اس کا نتیجہ later on میں ھے۔ اس کا نام محمد اعجاز ھے۔ اور اس کا رول نمبر ۳۲۴۳۸ ھے۔ پھر اس کا نتیجہ نکالا گیا ھے کہ وہ physics میں فیل ھے۔ اس کے بعد بغیر کسی امتحان یہ اعلان ہوا کہ وہ ۴۱۸ نمبر لے کر پاس ہوگیا ھے۔ آخر یہ کیا ہورہا ھے۔ لہذا اس شکل کو پیش نظر رکھتے ہوئے محکمہ تعلیم کے کاربردازوں کو چاھیئے کہ وہ اس چیز کو اس طرح استوار کریں کہ اس سے جو مقصود ھے وہ حاصل ہو۔ لڑکوں کی پورے طور پر جانچ پڑتال کی جاسکے کہ وہ کس معیار کے ھیں

اور ان کی قابلیت کیا ہے ۔ کیونکہ آخر انہوں نے اس عملی زندگی میں آ کر ان دفتروں اور ان کے کاروبار کو سنبھالنا ہے ۔ اور اس کاروبار کا پورے پاکستان میں روزمرہ زندگی سے گہرا تعلق ہے ۔ اور اس لئے یہ ایک اہم پیشہ شمار کیا جاتا ہے ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ اس طرح ایک ڈائرکٹر کا اضافہ کردینا یا ایک شخص کی بجائے دوسرا رکھدینے سے اصل مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اینٹیں جو غلط رکھی گئی ہیں ۔ اور جو بنیاد استوار کی جارہی ہے ۔ اس ساری بنیاد کو اکھاڑ کر نئی بنیاد رکھی جائے ۔ اور اس کے مطابق ان سے efficiency کا مطالبہ کیا جائے ۔

(*At this stage Rao Khurshid Ali Khan rose to speak*).

Mr. Senior Deputy Speaker: I had called your name on the motion of reference to Select Committee, but you were absent.

مسٹر افتخار احمد خان— بہت اچھا جناب ۔ تو پھر میں 3rd reading پر بول لونگا ۔

(*At the stage Rao Khurshid Ali Khan rose to speak*).

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes, Rao Sahib. But you must be strictly relevant. It is an amending Bill and the points made by other speakers need not be repeated.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری— ۳)— جناب والا ۔ اس ترمیمی بل کے ذریعے اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ Board of Secondary Education کی working میں جو خامیاں ہیں ان کو دور کیا جائے ۔

جناب والا ۔ کسی خامی کی نشاندھی اور پھر اسے دور کرنے کیلئے ایک خاص نکتہ نظر پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ اگر نکتہ نظر صحیح نہ ہو تو وہ remedy جو غلط نکتہ نظر سے تجویز کی جائے ۔ وہ بالکل ناکافی ہوگی اور اپنے مقصد میں ناکام رہیگی ۔

چنانچہ اس نکتہ نظر سے آپ غور فرمائیں تو Board of Seeondary Education میں جو خامیاں محسوس ہوئی ہیں ۔ ہماری نظر اولین مرحلے پر اس بات

پر مرکوز ہونی چاہیئے کہ بگاڑ دراصل محض اس بات میں نہیں کہ چونکہ ابھی تک اس بورڈ میں Regions کے ڈائرکٹروں کو شامل نہیں کیا جارہا تھا اس لئے ساری خرابی کی یہی وجہ ہے۔ لیکن میں یہ عرض کردوں کہ اسلئے کہ اس ترمیم کے بعد ہوگا کیا۔ یہ خرابی پھر بھی دور نہیں ہوگی۔ اس کی نشاندھی صحیح طور پر نہیں کی گئی۔ اور اس کی تشخیص صحیح نہیں۔ اور کچھ عرصہ بعد اس بات کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ہماری یہ ترمیم بالکل بیکار ہوگئی ہے۔ اس لئے کوئی مزید ترمیم لائی جائے۔

جناب والا ۔ آپ کے یہ legislation کے کام کا جو طومار لگ گیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ دراصل صحیح طریق پر remedy اختیار نہیں کی گئی۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ کے توسل سے اپنے دوست کی خدمت میں یہ بات عرض کرنا چاہتاہوں۔ کہ یہ Board of Secondary Education اور دیگر تعلیمی اداروں کی ایک غرض و غایت ہے۔

جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر درسگاہ کسی نہ کسی culture کی آبیاری کیا کرتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ دنیا کی کوئی ایسی درسگاہ بتاسکیں جس کے سامنے کسی culture کی آبیاری نہ ہو۔ یہ چیز پہلی دفعہ یہیں ہوئی کہ Education for the sake of Education ہے۔ یہ انسانی فطرت کے منافی ہے۔ کیونکہ ہر Educational Institution کسی نہ کسی culture کی آبیاری کیا کرتی ہے۔ اور پاکستان کا نظریہ جو ہم نے پاکستان حاصل کرنے کیلئے قوم کے سامنے رکھا تھا۔ اس کی بنیاد ایک Idealogy پر تھی۔ چنانچہ جب تک تعلیمی ادارے اس پاکستان کے نظریہ کی آبیاری نہ کرینگے ہمارے تعلیمی اداروں میں اس نظریہ کی صحیح روح جاری و ساری نہ ہوسکے گی۔ جب تک ہمارا ایک ایک بچہ جو تعلیمی اداروں میں تعلیم پاتا ہے۔ پاکستان کے نظریے سے سرشار نہ ہوگا۔ اس وقت تک ہماری کوئی تجویز کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اس لئے جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی پچھلے دنوں میں نے ایک ڈائرکٹر صاحب کو دیکھا کہ جب وہ ایک Educational Institution کے inspection پر تشریف لے جارہے تھے۔

اس وقت صورت حال یہ تھی کہ دیگر خرابیوں کے علاوہ جنھیں دیکھنا چاھئے تھا ایک خرابی یہ بھی تھی کہ پاکستان آئیڈیالوجی سے انحراف کیا گیا تھا۔

Mr. Senior Deputy Speaker: You are not relevant.

آپ صرف انسٹی ٹیوشن کے متعلق ارشاد فرمائیں ۔

راؤ خورشید علی خان — میں اسے چھوڑ دیتا ہوں لیکن میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ بورڈ میں ریجنل ڈائرکٹر کو شامل کیا گیا ہے۔ اور میں اس کے متعلق بات پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: If you can make it relevant you are allowed.

راؤ خورشید علی خان۔ بورڈ میں ڈائرکٹر کی شمولیت کے متعلق فی نفسہ مجھے یہ بات کہنی ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس میں کوئی زھر تو بھرا ہوا نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کرتا پھروں۔ جس چیز کی طرف میں توجہ دلانا چاھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ترمیم میں محض ڈائرکٹر کی بھرتی سے اصلاح نہیں ہوگی آپ کو دیکھنا ہوگا کہ جس ڈائرکٹر کو آپ nominate کر رہے ہیں اس کی ذھنی کیفیت کیا ہے اس کا کردار کیا ہے آیا اس کا کردار ایسا ہے کہ بورڈ میں آنے کے بعد جن خرابیوں کی اصلاح کے لئے اس ڈائرکٹر کو بورڈ میں رکھنا چاھتے ہیں ان میں جو سب سے بڑی خرابی ہے اسے دور کرنے کی اس میں اھلیت ہے صلاحیت ہے اور اس میں capacity ہے۔ یا وہ بدنام ہے بے دین ہے اور اس کی حرکتیں ایسی ہیں کہ اس کی حرکتوں سے اور اس کی بے دینی سے انسٹی ٹیوشن میں امداد کی بجائے خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ اگر اس چیز کی اصلاح ہو جائے اور آئے دن جو خرابیاں یہاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس کی تلافی ہو سکتی ہے جس چیز کی طرف آپ نے فرمایا تھا کہ آپ تو انسٹی ٹیوشن کا ذکر کر رہے ہیں۔ بورڈ اس انسٹی ٹیوشن کی اصلاح کے لئے معرض وجود میں لایا جا رہا ہے اور ایک ترمیم بھی لائی جا رہی ہے۔ میں نے

انسٹی ٹیوشن کا ذکر یونہی نہیں کیا تھا اس کا ایک مقصد ہے۔ ڈائرکٹر کی حالت اب یہ ہونی ہے کہ اکثر خوشامدی قسم کے لوگ ان کی آؤ بھگت کریں گے اور اصل خرابیوں کی نشان دھی کرنے کی بجائے ان کی خوشامد کی جائے گی۔ اور وہ خرابیوں کی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی بجائے درجہ بدرجہ سب خیریت ہے کا سرٹیفکیٹ دے دے گا۔

ان الفاظ کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اس ترمیم کو رکھنا چاہتے ہیں تو میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Select Committee on Education be rtferred to a select committee.

(The motion was carried).

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Select Committee on Education be taken into consideration at once.

(The motion was carried).

Mr. Senior Deputy Speaker: Now we take up the Bill clause by clause.

... *Clause* 2.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That Clause 2 stand Part of the Bill.

(The motion was carried).

... *Clause* 3.

The question is:

That Clause 3 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Preamble.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried).

Short Title.

Mr. Senior Deputy Speaker: There is an Amendment by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safder: I move:

That in Clause 1 of the Bill, for the figures '1963', occurring at the end of line 2, the figures '1964' be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker: Clause under consideration, amendment moved

That in Clause 1 of the Bill, for the figures '1963', occuring at the end of line 2, the figures '1964' be substituted

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): It is not opposed. Let the Leader of the Opposition have credit.

Mr. Senior Speaker: The question is:

That in Clause 1 of the Bill, for the figures '1963', occurring at the end of line 2, the figures '1964' be substituted

(The motion was carried).

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is:

That the Short Title as amended be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried).

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan): Sir, I move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963, be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963, be passed.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes, Nawabzada Sahib.

نوابزادہ افتخار احمد خان (جھنگ-۱)- صدر محترم - آج میں اس ایوان میں ایک کمی محسوس کر رہا ہوں اور وہ یہ کہ تعلیمی مسائل اور تعلیمی مقصد کے لئے ایک بل اس ایوان کے سامنے آج زیر بحث ہے اور اس کے حسن و قبح پر بحث و تمحیص ہو رہی ہے لیکن محترم وزیر تعلیم یہاں موجود نہیں ہیں - شاید وہ کسی دورے پر گئے ہیں یا کسی کے ہمرکاب ہیں یا کسی استقبال میں ہیں یا کسی الوداع میں ہیں - بہرحال وہ اس ایوان میں موجود نہیں ہیں اور وہ اس بل کے مقاصد سے زیادہ کسی اہم کام یا مقصد میں مصروف ہیں -

اس کے علاوہ ایک اور کمی محسوس کر رہا ہوں کہ ماسٹر خان گل جو تعلیم کے گل خان ہیں تعلیمی مسائل کے متعلق ہم ان کے خیالات سے مستفید نہیں ہوسکے۔ کیا وجہ ہے کہیں وہ روٹھ تو نہیں گئے۔ اس ایوان سے، تعلیم سے اور اس کے مسائل سے۔ وہ ہمیشہ تعلیمی مسائل کی طرف توجہ دیتے ہیں اور ہم ان کے خیالات سے مستفید ہوتے ہیں۔ بہرحال صدر گرامی۔ ایک چیز جو اس بل میں محسوس کرتا ہوں۔

بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ایک ادارہ ہے۔ وہ حکومت کی زیرنگرانی ہے اور اسکو بناتے وقت یا اسکی تشکیل کرتے وقت یہ نظریہ تھا کہ Autonomous باڈی ایسی بنایا جائے اور وہ بچوں کی تعلیم اور امتحانات کے سلسلے میں پورا بااختیار رکھتا ہو۔ با اختیار ادارہ بنانا یا تمام ملک و ملت کے تعلیمی مسائل کو Directly حکومت کے ماتحت کرنا یہ ایک نقطہ خیال ہے جس پر ہر آدمی اپنی اپنی رائے رکھتا ہے لیکن کچھ لوگ اسکے حق میں ہیں کہ حکومت کا مکمل انتظام تعلیم کے محکمہ میں ہونا چاہئے جیسے انگریزوں کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ کچھ لوگ اسمیں ترقی بہتری اور انتظامی اچھائی سمجھتے ہیں کہ یہ ادارہ حکومت کے براہ راست مداخلت سے آزاد ہو اور اسکو کام کرنیکی مکمل آزادی ہو۔ یہ دونوں خیالات ملک میں موجود ہیں اور ان دونوں کے حق میں اور خلاف لوگوں کی رائیں ہوسکتی ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کوئی ایسا انتظام جسمیں کچھ اسکے زاویہ نظر کی اچھائیاں ہوں اور کچھ دوسرے کے زاویہ نظر کی اچھائیاں ہوں۔ آپ آن اداروں کو خود مختار کیوں نہیں کر دیتے اور انکو مکمل آزاد کیوں نہیں کردیتے۔ یہ کیا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔

جناب سپیکر۔ گذشتہ ۶۔ سال سے موجودہ حکومت کی بدکاریوں اور بد نظمیوں کی وجہ سے آج ہر شخص کی زبان پر ہے کہ انگریزوں کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا کرتا تھا۔ انگریزوں کے زمانے میں وہ نہیں ہوا کرتا تھا۔ انگریزوں کے زمانے میں یہ نہیں ہوا کرتا تھا کہ بچے رعایتی طور پر پاس ہوجائیں یا نتائج پہلے معلوم ہوجائیں۔ میاں صاحب آپ کو معلوم ہے

کہ کون اصل وفادار ہیں اور کون باغی ہیں۔ کیوں اسبات کو دھراتے ہیں - یہ کیچڑ آپ ہی پر پڑیگی مجھ پر نہیں پڑیگی -

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف)— آپ پر پڑیگی -

سسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر — آرڈر - آرڈر

نوابزادہ افتخار احمد خان— اسلئے صدر گرامی۔ یہ عام ذہنیت ہے اور یہ عام خیال بڑی تیزی سے ہماری زندگی کے ہر شعبے میں اس موجودہ حکومت کی بدتری کے باعث پھیلایا جا رہا ہے۔ کہ ہر آدمی غلامی کی اچھائیاں گنوانے لگتا ہے اسلئے صدر گرامی۔ ریجنل ڈائرکٹر Autonomous باڈی میں شمار کرنا اور پھر یہ توقع کرنا کہ بہتر انتظام ہوگا کہاں تک مناسب ہے - میں کہتا ہوں کہ اس بورڈ کے بنانے کی کیا ضرورت ہے یا تو اس بل کا یہ مقصد ہے کہ ان ڈائرکٹرز کو لاہور آنے کیلئے ٹی— اے حاصل کرنے کے ذرائع فراہم کئے جائیں اور انکو لاہور آنے جانے کے مواقع زیادہ کئے جائیں ورنہ صدر گرامی۔ وہ اپنے فرائض سے اور ان ڈیوٹیز سے جو بحیثیت ڈائرکٹرز کے انکے اوپر عائد ہوتی ہیں وہ ان سے عہدہ برا نہیں ہو رہے ہیں جو انہیں بحیثیت ڈائرکٹر وہاں کرنا چاہئیں اور جو بحیثیت ڈائرکٹر کے اب تک مکمل نہیں ہوئیں - یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔ میں ایک واقعہ سناتا ہوں اپنے جھنگ کا۔ میرے جھنگ میرے حکومت نے چھٹیوں سے پہلے ایک لیڈیز کالج کھولنے کا فیصلہ کیا اسکے لئے ایک بلڈنگ بھی حاصل کرلیگئی بلڈنگ میں قفل بھی پڑ گیا لیکن جس دن کالجز کھلنے تھے اس دن تک نہ کسی پروفیسر کا تقرر ہوا نہ کسی پرنسپل کا نہ بلڈنگ میں سفیدی ہوئی اور انہوں نے یہ محسوس نہیں کیا.....

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف)— یہ کس سنہ کی بات ہے -

نوابزادہ افتخار احمد خان— یہ اسی سنہ ۱۹۶۳ کی بات ہے۔

تو انکی مصروفیات اور انکی نالائقی کو میں عرض کرتا ہوں کہ دنیا کو معلوم تھا کہ فلاں کالج کو کھلنا ہے۔ تین دن کے بعد پرنسپل صاحب

نمودار ہوئے تو جب انکی یہ مصروفیات ہوں اور یہ نالائقیاں ہوں تو انکو یہ اڈیشنل چارج دینا کہ وہ لاہور بھی بھاگ کر آیا کریں ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ انکو آزاد ہی رہنا چاہیئے تا کہ انکی توجہ دوسری طرف نہ ہو ۔ ان وجوہات کی بنا پر صدر گرامی۔ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف)— صاحب صدر۔ میں بھی اس بل کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور نوابزادہ صاحب کیلئے کچھ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپنئر ڈپٹی سپیکر۔ صرف ۵ منٹ میں نے رکھے ہیں۔ پہلے آپ بولیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری — میں جناب نہ بولتا مگر نوابزادہ صاحب کی وجہ سے بول رہا ہوں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی — صاحب صدر .....

Mr. Senior Deputy Speaker: I had looked in that direction but the Member had not stood up.

امیر حبیب اللہ خان سعدی— میں تو کھڑا ہوا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The House might agree to extend the time for five minutes.

Voices: No Sir. No Sir.

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): Mr. Speaker Sir, then I think that you will kindly allow me also after that.

Mr. Senior Deputy Speaker: I asked you and you said that you did not want to speak.

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): I said because there was no time.

نوابزادہ افتخار احمد خان—میاں صاحب آپ بولئے انکی فاضلانہ تقریر ہم سننا چاہتے ہیں اور ہم اسکی پر زور تائید کرتے ہیں کہ یہ تقریر کریں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Before allowing Mr. Saadi, I had asked him.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور-۷)— صاحب صدر- میں آپکی وساطت سے قانون سازوں کی توجہ اسطرف دلانا چاھتا ھوں کہ قوانین کی تعداد زیادہ کرتے چلے جانے سے کوئی نظام مفید نہیں ھو سکتا بلکہ قوانین کے مؤثر ھونیکا کوئی نظام بھی مفید ھو سکتا ھے ھمارے سامنے سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاھور کا جو مسودہ قانون لایا گیا ھے اسکا مقصد صرف یہ ھے کہ ایک ریجنل ڈائرکٹر بنایا جائے- صاحب صدر- اس مسودہ قانون میں وضاحت نہیں کی گئی کہ اس ریجنل ڈائرکٹر کے بنانے سے یا اس اضافہ سے کیا فوائد مقصود ھیں - جناب والا- ھمیں سمجھایا یہ جاتا ھے کہ وہ تعلیم کا نظام بہتر بنانا چاھتے ھیں لیکن وہ تعلیمی نظام جو سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے تحت چل رھا ھے اسکے متعلق اکبر الہ آبادی کا وہ شعر اگر تھوڑے سے تصرف کیساتھ پیش کردیا جائے تو غیر موزون نہ ھوگا-

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ھوتا -
افسوس کہ فرعون کو بورڈ کی نہ سوجھی -

صاحب صدر - اس ایجوکیشن بورڈ کا طرہ امتیاز یہ ھے کہ اور یہ اتنے وسیع نظام پر مبنی ھے جسکا یہ کنٹرول نہیں کرسکتے اور یہ بھی اسی بورڈ کا امتیاز ھے کہ یہ امتحانوں کی فیسیں داخلے کی فیسیں اور روپیہ کمانے کا ادارہ بنکر رہ گیا ھے - ھمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس ترمیم لانے سے اس خامی کو کسطرح دور کیا گیا ھے - نصاب کی کتابیں اکثر سارا سال نہیں ملتیں - مضامین کی تعداد بڑھتی جا رھی ھے - نصاب ضرورت سے زیادہ کئے جا رھے ھیں سکولوں کی تعداد بڑھ رھی ھے عمارتیں بڑھ رھی ھیں لیکن تعلیم کا معیار روز بروز گھٹتا جا رھا ھے -

Mr. Senior Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again tomorrow, the 13th March, 1964, at 9-00 A.M.

(*The Assembly then adjourned till* 9-00 *a.m. on Friday, the* 13*th* ***March,*** 1964).

APPENDIX I

(Ref: Page ante of the debate)

1. Mr. Abdul Latif Khan.
2. Major Abdul Majid Khan.
3. Mr. Abdur Raziq Khan.
4. Mr. Ahmed Mian Soomro.
5. Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani.
6. Mr. Allah Dad Khan.
7. Mr. Atta Hussain Khan.
8. Mr. Bashir Ahmed Shah.
9. Ghulam Muhammad Shah, Sardar.
10. Raja Ghulam Sarwar.
11. Chaudhri Gul Nawaz Khan.
12. Mr. Hamza.
13. Haji Malik Mir Hassan Shah Orakzi.
14. Begum Jahan Ara Shah Nawaz.
15. Mr. Khalid Bin Jaffar.
16. Haji Mir Khuda Bux Talpur.
17. Mr. Lachman Singh.
18. Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo.
19. Mian Mehraj-ud-Din.
20. Arbab Muhammad Afzal.
21. Mian Muhammad Akber.
22. Chaudhri Muhammad Ali.
23. Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi.
24. Raja Muhammad Ashraf Khan.
25. Haji Mir Muhammad Bux Talpur.
26. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi.
27. Mr. Muhammad Hussain.
28. Chaudhri Muhammad Ibrahim.
29. Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi.
30. Mr. Muhammad Rafiq Babu.
31. Khawaja Muhammad Safdar.
32. Begum Mumtaz Safdar.
33. Mr. Nasrullah Khan Khattak.
34. Haji Malik Pir Rakhman Khan.
35. Mr. Raza Khan.
36. Khan Sarfraz Khan.
37. Chaudhri Sultan Mahmood.
38. Mr. Sultan Muhammad Awan.
39. Mr. Yaqub Khan.
40. Malik Zaman Khan.

APPENDIX II

(*Ref. Starred Question No. 5969*)

عملہ جو جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں کام کر رہا ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	کل تعداد	مشاہرہ
۱-	پروفیسران	۴ (ان میں رئیس الجامعہ بھی بمشاہرہ ۲۰۰۰ روپیہ ماہوار شامل ہے۔	۹۰۰—۵۰—۱۲۵۰—ای-بی ۱۳۰۰—۷۵—۱۷۵۰ بشمول ۱۰۰ روپیہ سپیشل پے۔
۲-	لکچرار	۱	۳۰۰—۲۵—۴۷۵ - ای - بی - ۵۰۰—۳۰—۵۹۰ - ای - بی - ۶۲۰—۳۰—۷۴۰ - ای - بی - ۷۷۰—۴۰—۸۵۰-
۳-	ریڈر	۱	۶۰۰—۴۰—۷۶۰ - ای - بی - ۸۰۰—۴۰—۹۶۰—۱۰۰۰ ۱۱۵۰—۲/۵۰
۴-	کمپٹرولر	۱	۲۶۰—۱۵—۴۴۰
۵-	افسر انتظامیہ	۱	۲۶۰—۱۵—۴۴۰
۶-	آفس سپرنٹنڈنٹ	۱	۲۵۰—۱۵—۴۰۰
۷-	اسسٹنٹ	۱	۱۲۰—۱۰—۲۰۰/۱۰—۲۵۰
۸-	اردو ٹائپسٹ	۱	۱۲۰—۱۰—۲۰۰/۱۰—۲۵۰
۹-	جونیئر کلرک / ٹائپسٹ	۴	۶۰—۴—۱۰۰/۵—۱۲۰

نمبر شمار	عہدہ	کل تعداد	مشاہرہ
۱۰-	مستری	۱	۸۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۱-	چپراسی	۵	۲۸—۱/۲—۳۲
۱۲-	باورچی	۱	۱۰۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۳-	نانبائی	۱	۸۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۴-	بیرے	۲	۷۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۵-	خاکروب	۲	۷۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۶-	چوکیدار	۳	۷۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۷-	مالی	۱	۷۰/- روپیہ ماہوار مقررہ
۱۸-	بیلدار	۴	۶۰/- روپیہ ماہوار مقررہ

بہاولپور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے ملازمین کے عہدوں اور ماہوار مشاہرہ کا گوشوارہ

نمبر شمار	عہدہ	کل تعداد	مشاہرہ
۱-	منیجر	۲	۲۶۰—۲۵—۴۰۰ روپیہ
۲-	اسسٹنٹ منیجر	۲	۱۳۰—۱۰—۲۵۰ روپیہ
۳-	جونیر کلرک	۴	۶۰—۴—۱۰۰/۵—۱۲۰
۴-	رینٹ کلکٹر	۶	۶۰—۴—۱۰۰/۵—۱۲۰

نمبر شمار	عہدہ	کل تعداد	مشاہرہ
۵-	چپراسی	۳	۲۵—۱/۲—۳۰ روپیہ
۶-	خطیب	۷	۱—بمشاہرہ ۳۲۵ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۲۵۰ روپیہ ماہوار ۳—بمشاہرہ -/۵۴ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۲۰ روپیہ ماہوار
۷-	امام	۱۸	۱—بمشاہرہ -/۱۵۵ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۱۳۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۲۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۷۰ روپیہ ماہوار ۷—بمشاہرہ -/۶۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۵۰ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۴۵ روپیہ ماہوار ۳—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار
۸-	خادم	۲۸	۲—بمشاہرہ -/۵۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۲۵ روپیہ ماہوار ۴—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۳۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۲۵ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۲۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۱۵ روپیہ ماہوار ۱۶—بمشاہرہ -/۳۰ اور ۴۵ روپیہ ماہوار کے درمیان

نمبر شمار	عہدہ	کل تعداد	مشاہرہ
۹-	پاسبان (کیرٹیکر)	۸	۱—بمشاہرہ -/۶۰ روپیہ ماہوار ۷—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار
۱۰-	معلم قرآن	۳	بمشاہرہ -/۴۵ روپیہ ماہوار
۱۱-	مترجم	۱	بمشاہرہ -/۱۵ روپیہ ماہوار
۱۲-	موذن	۱۳	۲—بمشاہرہ -/۵۰ روپیہ ماہوار ۴—بمشاہرہ -/۴۵ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۳۰ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۲۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۱۵ روپیہ ماہوار
۱۳-	چوکیدار	۲	۱—بمشاہرہ -/۵۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار
۱۴-	سقے	۳	بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار
۱۵-	خاکروب	۵	۱—بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۱۲ روپیہ ماہوار ۳—بمشاہرہ -/۳ روپیہ ماہوار
۱۶-	مالی	۴	۱—بمشاہرہ -/۸۰ روپیہ ماہوار ۱—بمشاہرہ -/۲۵ روپیہ ماہوار ۲—بمشاہرہ -/۳۰ روپیہ ماہوار
۱۷-	بیلدار	۱	بمشاہرہ -/۴۰ روپیہ ماہوار

APPENDIX III

(*Ref. Starred Question No. 6033*)

ضلع وار فہرست روزنامے ہفتہوار اور ماہانہ جات جو حیدرآباد ڈویژن سے شائع ہوتے ہیں

نام اخبار	جائے اشاعت	زبان	وقفۂ اشاعت
۱- آفتاب	حیدرآباد	اردو	روزنامہ
۲- بشارت	"	"	"
۳- فتح اسلام	"	"	"
۴- پاسبان	"	"	"
۵- ہلال پاکستان	"	سندھی	"
۶- عبرت	"	"	"
۷- خادم وطن	"	"	"
۸- مہران	"	"	"
۹- نوائے سندھ	"	"	"
۱۰- سندھ نیوز	"	انگریزی-اردو-سندھی	"
۱۱- انڈس ٹائمز	"	انگریزی	"
۱۲- اخبار پختینی	"	سندھی	ہفتہوار
۱۳- بیباک	"	"	"
۱۴- انڈس ٹرانسپورٹ گزٹ	"	اردو	"
۱۵- مسلمان	"	اردو انگریزی	"
۱۶- قائد	"	اردو	"

نام اخبار	جائے اشاعت	زبان	وقفۂ اشاعت
۱۷- رهنما	حیدرآباد	اردو	هفته وار
۱۸- تنظیم جمالی	"	اردو سندهی	"
۱۹- در مقصود	"	انگریزی-اردو- سندهی	ماهنامه
۲۰- سنده کواپریٹر	"	"	"
۲۱- شمع صحت	"	اردو -سندهی	"
۲۲- طبیب	"	"	"
۲۳- مظهر	"	سندهی	"
۲۴- روح ریحان	"	"	"
۲۵- نئی قدریں	"	اردو	"
۲۶- هومیو ڈاکٹر	"	"	"
۲۷- طبی ڈائجسٹ	"	"	"
۲۸- ایجوکیٹر	"	انگریزی	"
۲۹- سنده یونیورسٹی گزٹ	"	"	"
۳۰- دادو گزٹ	دادو	سندهی	هفته وار
۳۱- اظهار	"	"	"
۳۲- شهباز	"	"	"
۳۳- قلندر	"	"	"
۳۴- الفقراء	سانگهڑ	"	"
	ٹھٹھہ تھرپارکر	ندارد	ندارد

اُن نئے ڈیکلریشنوں کی فہرست جو سیکریٹری اطلاعات کے زیر غور ہیں۔

نام اخبار	ضلع	پریس برانچ میں وصولی کی تاریخ	وجوہات جنکی بنا پر اجرا رکا ہوا ہے
۱- زاویئے	حیدرآباد	۹ جنوری ۱۹۶۴ع	متعلقہ ضلع مجسٹریٹ سے مقامی پولیس اور سپیشل برانچ کی رپورٹوں کا انتظار ہے۔
۲- سیاحت	،،	۲۵ مارچ ۱۹۶۳ع	ایضاً
۳- المعرفت	،،	۹ نومبر ۱۹۶۳ع	،،
۴- سرکون	،،	۲۵ مارچ ۱۹۶۳ع	،،
۵- جنرل نالج	،،	۷ فروری ۱۹۶۴ع	متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تصحیح کیلئے بھیجے گئے۔ ڈیکلریشن فارم کی واپسی کا انتظار ہے۔
۶- رہبر جمہور	،،	۴ ستمبر ۱۹۶۳ع	مقامی پولیس اور سپیشل برانچ کی رپورٹوں کا انتظار ہے۔
۷- دی بینکر	،،	۱۰ جنوری ۱۹۶۴ع	متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تصحیح کیلئے بھیجے گئے۔ ڈیکلریشن فارم کا انتظار ہے۔
۸- خدمت	،،	۱۲ فروری ۱۹۶۴ع	مقامی پولیس اور سپیشل پولیس کی رپورٹوں کا انتظار ہے۔
۹- مجاہد	سانگھڑ	۱۰ اکتوبر ۱۹۶۳ع	ایضاً

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6163)

STATEMENT SHOWING NAMES AND ADDRESSES OF THE COMPANIES INDIVIDUALS ALONGWITH PARTICULARS OF THE ROUTES ON WHICH STAGE CARRIAGE PERMIT HAVE BEEN GRANTED TO EACH INCE JULY, 1962, BY VARIOUS REGIONAL TRANSPORT AUTHORITIES IN WEST PAKISTAN.

PESHAWAR REGION.

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No.of permits granted
1	2	3	4
1	Abdul Aziz Shah, Abdul Ghafoor and Muhammad Aslam Khan, Turbela.	Haripur Turbela Ghazi ..	1
2	Rahim Dil, son of Didan Gul of Kohi Burmul, Mardan.	Mardan-Kohi Barmul	1
3	Fateh Khan, son of Haji Ahmad Bicket Ganj, Mardan.	Ditto.	1
4	Amir Nawaz and Muhammad Riaz of Village Kato, Dir State. ..	Mardan, Nayar. ..	..
5	Hafiz Sahar Din, son of Qarar Din, Village, Sumari Bala, District Kohat.	Kohat-Sumari Bala	1
6	Jamaher Khan, son of Raja Jamat Khan of Khyber Agency.	Peshawar—Warsak *via* Michni ..	1
7	Malik Sarmest Khan, son of M. Ahmed. Gul, Kohat Pass.	Ditto ..	
8	M. Ghazi Khan, son of Nazar Muhammad Wazir Baka Khel, Tahti Khel, District Bannu.	Bannu—Sain	1
9	Fazal Baki Khan, son of Ahmad Ali Village Hegi, District Peshawar.	Peshawar—Sufaid Sang Shal..Bala Payan—Kafur Dheri Regi-Patwar Bala-Payan-Shahgad.	1
10	Fazal Muhammad, son of Arifullah of Sufaid Dheri, Peshawar.	Peshawar Bara-Fort Salop ..	1
11	H. Abdul Azam, son of Said Ahmad of Jamurd.	Ditto. ..	1
12	Malik Ali Akbar son of Shahmard of Lamgudar, Bara.	Ditto.	
13	Malik Wahi Khan, son of Abdul Jabar Khan of Khyber.	Ditto.	1
14	Inayat Ullah son of Abdullah Jan of Peshawar Cantt.	Ditto.	1
15	Bara-Mohammad Co-operative Development Society Ltd. Sheikhen. District Peshawar.	Ditto.	1 Not yet issued

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
16	Khial Gul, son of Said Muhammad Kohi, Hassan Khel District Peshawar.	Peshawar-Saradargo Kohi Hassan Khel.	1
17	Muhammad Usman son of Mir Baz Thall District Kohat.	Thall Parachinar ...	1
18	Payo Din, son of Gulza Din of Sher garh, District Mardan.	Mardan Toru. ..	1
19	Muhammad Afzal Khan son of Zaman Khan of Mullazai, District Peshawar.	Peshawar Mullazai Lakarai Palosi.	Permit not yet issued.
20	M. Miran Gul, son of Mirak Khan of Jamrud.	Ditto·	Ditto.
21	Ittehad Transport, Services Company Ltd. Mardan.	Mardan Toru ...	1
	DERA ISMAIL KHAN		
1	Haji Mir Alam Khan, son of Paind Khan Mohalla Ghariban, Dera Ismail Khan.	Dera Ismail Khan Mianwali *via* Lakki.	1
2	Alam Khan son of Rasul Khan, Mahsud of Tank.	Dera Ismail Khan Mianwali Darya Khan.	
3	Saadullah Khan, son of Abdullah Khan, of Kotka Gidar, Tehsil Lakki, District Bannu.	Bannu-Mardan Kakki Gambila Masti Khel Bhittani Pai Kasht.	1
4	Rehman Khan son of F. Gul Amir Wazir Shahmiri Tori Khel	Bannu-Spinwam Thall ...	1
5	Karam Khan, Wazir Bora Khel son of Mali, Ritak Khan of Mirali Northern Waziristan.	Bannu-Razmak	
6	Haji Zare Gul Wazir, son of Naim Gul Wazir Wazzi Khel of Dossli. North Waziristan.	Bannu-Razmak ...	
	RAWALPINDI REGION.		
1	Northern Punjab Tranport Co. Ltd. Rawalpindi	1. Pindigheb Busal 2. Fatehjang-Campbellpur *via* Jabbi Akhori	
2	Pindigheb Transport Co. Ltd. ..	1. Cambellpur- Thatta Busal Nara 2. Campbellur-Jand *via* Pindi-sultani. 3. Pindigaheb-Busal ...	

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
3	Talagang Bus Services Ltd. Talagang	1. Talagang Lawa ..	1
		2. Talagang-Injra	1
		3. Talagang Thoa Mehram Khan	1
		4. Campbellpur Mukhad *via* Busal	1
		5. Talagang-Mianwali (Permit restored under M.B.R. Order)	2
4	Gujrar Khan Rawalpindi, Muslim Transport Co. Ltd. Rawalpindi	1. Rawalpindi Karote *via* Kahuta	
		2. Rawalpindi Langha *via* Sukku Daultala.	
		3. Gujar Khan Kallar	
5	G.T. Bus Service Ltd. Gujranwala	Gujrat-Lahore (under M.B.R. order.)	
6	J.S. Karwan Transport Co. Ltd., Gujrat.	1. Gujrat—Miana Gondal *via* Phalia.	1
		2. Gujrat—Lahore (under M.B.R. Order).	3
		3. Mirpur—Sialkot. ..	1
		4. Rawalpindi—Lahore ..	1
		5. Gujrat—Shadiwal Power House Kunjah Mangowal West.	1
7	Kausar Express Bus Service Regd. Lalamusa.	Gujrat—Lahore (Under M.B.R.Order). ..	1
8	Raja and Co. Transport Regd. Malikwal.	Malikwal-Phalia *via* Rukkan ..	2
9	Haidri Bus Service Regd., Rawalpindi.	Kahoto—Jeera *via* Hanesar ..	1
10	Pothwar Transport Co., Ltd., Rawalpindi.	1. Gujar Khan—Kallar ..	1
		2. Rawalpindi—Chakri ..	1
11	Distrrict Ex-Servicemen Trading Coop. Society Ltd., Rawalpindi.	Rawalpindi—Matore Nara *via* Thea Khalsa.	1
12	Khizari Transport Co., Ltd., Rawalpindi.	1. Rawalpindi—Karot *via* Kahuta.	1
		2. Pindigheb—Cambellpur *via* Kahur Fatehjang *via* Busal.	1
		3. Rawalpindi Chakbeli Khan *via* Jatli.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies /individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
13	Attock Transport Co. Ltd., Rawalpindi.	1. Campbellpur—Jharikhas *via* Purmiana—Hassanabdal.	1
		2. Campbellpur—Fatehjang *via* Hassanabdal.	1
		3. Campbellpur—Retwal ..	1
		4. Rawalpindi—Batar *via* Fatehjang.	1
14	Malik Muzaffar Transport Bus Service Regd., Pindigheb.	1. Talagang—Campbellpur ..	1
		2. Rawalpindi—Dharanal—Kandakas	1
15	Zamindara Transport Co., Ltd., Mandi, Bahauddin.	1. Gujrat—Miana Condal *via* Phalia.	1
		2. Gujrat—Busal *via* Phalia Mandi Bahaud-Din.	1
		3. Malikwal—Gujrat *via* Rukan Gojra Mandi Bahauddin.	1
		4. Rawalpindi—Lahore ..	1
		5. Sarai—Alamgir Mandi Bahaud-Din *via* Rasul.	1
16	Friends Transport Society Ltd., Lalamusa.	1. Gujrat—Jalapur Jattan ..	1
		2. Rawalpindi—Lahore	1
		3. Kharian—Rasul	1
17	Wahdat Bus Service, Gujrat ..	Gujrat—Jalalpur Jattan ..	1
18	Raja Anar Khan and Co., Regd., Jhelum.	Jhelum—Choa Saidan Shah *via* Duman—Khanpur Dhoka Taliam	1
19	Mushtaq Transport Co. Regd. Rawalpindi.	Rawalpindi—Chakri ..	1
20	Peoples Transport Co., Ltd., Rawalpindi.	1. Rawalpindi—Chakri ..	1
		2. Rawalpindi—Lahore ..	1
		3. Rawalpindi—Mirpur *via* Dina Mangla.	1
		4. Rawalpindi—Ghorghashti *via* Hattian—Hazara.	1
		5. Pindigheb—Rawalpindi ..	1
21	Islam Bus Services Regd., Rawalpindi.	Rawalpindi—Chakari ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies/individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
22	Highlanders Transport Co., Ltd., Lehr Sultan, Jhelum.	Chakwal—Pind Dadan Khan *via* Kallar Kehrar—Choa Dandot.	1
23	New Capital, Transport Co., Ltd., Rawalpindi.	Rawalpindi—Pindigheb ..	1
24	Saeed Transport Co., Regd., Jhelum.	Mirpur—Dina *via* Mangla ..	1
25	Jamel Transport Service Ltd., Jhelum.	1. Jhelum—Munara *via* Chakwal Kallar Kaher.	1
		2. Jhelum—Mangla *via* Dina ..	1
26	Burhan Transport Service Ltd., Wah.	1. Rawalpindi—Campbellpur ..	1
		2. Rawalpindi—Lahore	
27	Ijaz and Co., Bus Service Regd., Mangowal, Gujrat.	Gujrat—Shadiwal Power House Kunjah—Mangowal West.	1
28	New West Pakistan Transport Co., Ltd., Lahore.	Rawalpindi—Lahore ..	1
29	New West Pakistan Transport Co., Regd., Lahore.	Rawalpindi—Lahore ...	1
30	Mian Bus Services Regd., Qazirabad.	Rawalpindi—Lahore ...	1
31	Pervez Transport Co., Ltd, Gujrat.	1. Jhelum—Mangla *via* Dina ...	1
		2. Rawalpindi—Kahur ...	1
32	Capital Transport Co., Regd., Pindigheb.	1. Pindigheb—Rawalpindi ...	1
		2. Rawalpindi—Kahur ...	1
33	Hussain Transport Co., Regd., Sialkot.	Sialkot—Pasrur ...	1
34	New Motor Services Ltd., Lyallpur ..	Sialkot—Lyallpur *via* Gujranwala Sheikhupura.	1
35	Sher Brothers Transport Co., Ltd., Lyallpur.	Ditto. ...	1
36	Kharian Bus Service Ltd., Kharian.	1. Kharian—Rasul ..	1
37	Pak Bus Service Regd., Rawalpindi.	1. Rawalpindi—Lahore ..	1
38	Safdar and Co., Service Ltd., Rawalpindi.	1. Rawalpindi—Attock *via* Mansar Camp.	1
39	Farid Transport Co., Regd., Aroop District Gujrawnala.	1. Sialkot—Pasrur ..	1
40	New Gondal Bus Services Regd., Gujrat.	1. Malikwal—Gujrat *via* Rukan Gojra-Mandi Baha-ud-Din.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies/ individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
41	Dinga Transport,. Dinga, District Gujrat.	1. Gujrat—Dinga *via* Piari Road ..	1
42	New Public Roadways Transport Co., Ltd., Sialkot.	1. Sialkot—Deska *via* Sambrial ..	1
43	Jamshed Corporation Ltd., Ganj-mandi, Rawalpindi.	1. Rawalpindi—Attock *via* Man sar Camp.	1
		2. Rawalpindi—Campellpur ..	1
44	Pak Phalia Transport Co., Regu.. District Gujrat.	1. Gujrat—Busal *via* Phalia Mandi Baha-ud-Din.	1
		2. Rawalpindi—Mirpur *via* Dina Mangla.	1
45	Jhelum Thal Transport Company ..	1. Jhelum—Lila *via* Darapur Jalal pur—Pind Dadan Khan.	
46	Gujrat Kisan Transport Co., Regd., District Gujrat.	1. Gujrat—Dinga *via* Piari Road ..	1
47	Mahmood Transport Co., Ltd. Rawalpindi.	1. Rawalpindi—Ghorghashti *via* Hattian—Hazaro.	1

List of routes with names of the transport companies granted permits in the meeting of January, 1964, but not taken out so far

Serial No.	Names and addresses of the companies/ individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
1	Talagang Bus Service Ltd., Talagang.	1. Rawalpindi—Nara *via* Khunda-Fatehjang.	1
2	Salt Range Transport Co., Regd., Rawalpindi.	1. Jhelum—Munara *via* Chakwal Kalarkahar.	1
3	Chokwal Transport Co., Ltd., Chakwal.	Ditto.	1
4	Fazal Elahi Transport Co., Regd., Sialkot.	1. Wazirabad—Sialkot ..	1
5	Malik Muzaffar Transport Bus Services, Pindigheb.	1. Talagang—Cambellpur *via*, Kahur Fatehjang Busal Gagan.	1
		2. Kahur-Pindigheb. ..	1
6	Sheen Transport Co., Regd., Talagang.	1. Rawalpindi—Kahur ..	1
		2. Rawalpindi—Pindigheb ..	1
7	Chishtian Bus Service Regd., Mera Shariff, District Campbellpur.	Kahur—Pindi ..	1
8	Capital Transport Co., Regd., Pindigheb.	Kahur-Pindigheb ..	1
9	Star Bus Service Regd., Sarai Alamgir.	Sarai Alamgir-Mandi Baha-ud-Din Rasul.	1

PARTICULARS OF NEW ROUTE PERMITS GRANTED TO STAGE CARRIAGE PERMITS 1ST JULY 1962

Serial No.	Name of the Company/ Society	Name of the Route	No. of B Part Issued	
			Permanent	Temporary
1	Shama Transport Co., Lahore.	Nankana-Bhai Pheru ..	1	..
		Kasur-Pattoki ..	..	1
2	Prince Transport Co., Lahore..	Lahore-Lyallpur *via* Shah Kot.	2	..
3	A Hamid and Co., Transport, Lahore.	Pattoki-Kasur ..	1	1
		Lahore-Lulliani ..	..	2
4	M. Fazal Haq Transport Co., Khushab.	Lyallpur-Kamalia ..	1	..
		Lyallpur-Piplan ..	..	2
5	Shane-Amir Transport Co. ..	Sargodha-Chak 64 *via* Chak No. 46.	1	..
6	Shorekot Transport Co., Jhang.	Jhang-Gojra ..	1	..
		Jhang-Ahmadpur Sial ..	2	..
		Jhang-Khushab ..	..	2
		Jhang-Chiniot ..	..	2
7	Sher Bros., Transport Co., Lyallpur.	Lyallpur-Kamalia ..	1	14
		Lahore-Gojra *via* Shahkot ..	..	12
8	Pak Kashmir Union Fleet-ways, Lahore.	Lahore-Sargodha ..	2	..
		Lahore-Rawalpindi ..	..	2
9	Roshan Khan, son of Hayat Khan, Mianwali.	Mianwali-Borikhel ..	1	..
10	Kyderia Transport Co., GRP 'A' Jhang.	Jhang-Gojra ..	1	..
11	Khalid Transport Co., Lahore.	Jhang-Gojra ..	1	19
12	Rafiq Bus Servie, Lahore ..	Nankana-Bhai Pheur ..	1	..
13	Firdous Transport Co., Lahore.	Nanakana-Bhai Pheru ..	1	..
14	United Transport Co., Sargodha.	Sargodha-Khushan ..	1	..
15	Qudratabad Co-op. Multi-purpose Society, Ltd., Sargodha.	Sargodha-Chak 64 *via* Chak No. 46.	1	..
16	Jhang Sial Transport Co., Jhang.	Jhang-Gojra ..	1	..
		Jhang-Rakh Dhingana *via* Bharari.	1	..
		Jhang-Rakh Dhingana *via* Moniwal.	1	..

Serial No.	Name of the Company/ Society	Name of the Route	No. of B Part Issued	
			Permanent	Temporary
17	Tariq Ismail Transport Co., Lahore.	Lahore-Kasur ..	1	..
18	Mujahid Motors Ltd., Kasur	Lahore-Kasur ..	1	15
19	Tahir Islam Bus Service, Lahore.	Lahore-Kasur ..	1	..
		Kasur-Pattoki ..	..	1
		Lahore-Pattoki *via* Kasur ..	...	6
20	Malik Muhammad Ishaq Transport, Co.	Lahore-Kasur ..	1	5
21	Amjad Transport Co., Lahore.	Pattoki-Kasur ..	1	..
22	Pak Punjab Transport Co., Lyallpur.	Lyallpur-Kamalia ..	1	..
23	Tahat Bus Service, Lahore ..	Kasur-Pattoki, ..	1	..
24	Zamindara Transport Co., Lahore.	Lahore-Kasur ..	1	..
25	Rab Asra Bus Service, Lahore	Lahore-Kasur ..	1	..
26	Shuja Transport Service, Lahore.	Jaranwala-Okara *via* Syedwala.	1	..
27	New Public Roadways, Lahore.	Lahore-Kasur ..	1	..
28	Punjab Transport Operators Limited, Lahore.	Lahore-Jhang ..	1	7
		Lahore-Bhakkar ..	...	14
29	Mianwali Transport Company, Mianwali.	Mianwali-Bannu *via* Lakki Marwat.	4	4
		Mianwali-D. I. Khan *via* Lakki Marwat.	3	4
30	Muslim Bus Service, Sargodha.	Mianwali-D. I. Khan *via* Kalurkot-Khushab *via* Harnoli-Piplan-Qaidabad ..	2	..
			1	..
		Kalurkot-Rangpur ..	1	..
31	Pakistan Transport Co., Jhang.	Jhang-Ahmadpur Sial ..	2	..
32	Bundial Bux Service, Qaidabad.	Kalurkot-Khushab ..	1	..
		Kalurkot-Rangpur ..	1	..
		Dulewala-Bhakkar ..	1	..
		Lyallpur-Piplan ...	...	..
33	Hamid Bux Service, Mianwali	Mianwali-Talagang ..	1	..
34	New Kisan Transport Co., Lyallpur.	Jhang-Ahmadpur Sial ...	2	

Serial No.	Name of the Company/ Society	Name of the Route	No. of B Parts Issued	
			Permanent	Temporary
35	Envoy Transport Service, Lahore.	Lahore-Jhelum ..	..	4
36	New Medina Transport Lyallpur.	Lahore-Kamalia, *via* Sheikhupura.	..	22
37	Imtiaz Bus Service Lyallpur	Sargodha-Sialkot ..	..	1
38	Niaz Bus Service, Lyallpur	Lyallpur-Multan	..	1
39	Popular Transport Co., Lahore	Lahore-Jhang ..	—	18
40	Abbasia Transort Co., Lahore	Lahore-Chichawatni ..	..	18
41	Majid Transport Co., Lahore	Lahore-Gojra ..	..	24
42	Aram Deh Bux Service, Lahore	Lahore-Darya Khan ..	..	7
43	Aizaz Transport Co., Lahore ..	Lahore-Darya Khan ..	40	40
44	Safdar and Co., Bus Service., Lahore	Lahore-Pattan (Chichawatni)	..	6
45	Blue Star Transport Co., Lahore	Lahore-Pattoki *via* Kasur. ..	...	5
		Kasur-Pattoki. ...	..	1
46	Ravi Transport Co., Lahore ..	Lyallpur-Warburton ..	..	4
47	Maik Abdul Karim Transport, Lahore.	Lahore-Jhang *via* Sheikhupura.	..	24
48	Pakistan Ittehad Transport Co., Lyallpur.	Lyallpur-Syedwala ..	..	12
49	Pakistan Road Ways Service	Lahore-Sialkot ..	...	16
50	West Pakistan Transport Co.,	Sheikhupura-Gujranwala *via* Hafizabad	..	15
		Lahore-Sheikhupura	..	2
		Lahore Kasur		
		Sheikhupura-Sargodha ..	..	2
51	Mohd. Amin Mohd. Ashiq Transport.	Lahore--Nankana ..	..	6
52	Local Bus Service, Lyallpur ..	Lyallpur-Municipal Area	..	16
53	Pak Jhang Transport Co., Lahore.	Lahore-Jhang ..	..	24
54	Mistri Allah Ditta and Co., Jhang.	Jhang-Chatta ..	..	2
55	Fazal Transport Co., Pattoki ..	Kasur-Pattoki ..	..	2
56	Mohd Nazir Inayat Ullah Transport, Lahore.	Lahore-Lyallpur ..	..	2
		Lyallpur-Mianwali		2
		Jhang-Summandri ...	..	2

Serial No.	Name of the Company/ Society	Name of the Route	No. of B Parts Issued	
			Permanent	Temporary
57	New Chiniot Bus Service	Lahore-Lyallpur	.. ..	2
58	Lahore-Harike Motor Transport	Lahore-Nankana	.. ..	4
59	Thal Transport Co., Kalurkot..	Bhakkar-Durewala	.. ..	1
		Kalurkot-Rangpur	.. ..	2
60	Raja Bux Service, Lyallpur	Lyallpur-Shahkot	.. ..	2
		Lyallpur-Jhang	..	2
61	Sharif Transport Co., Lyallpur	Lyallpur-Piplan	.. ..	2
62	Western Transport Co., Khushab.	Lyallpur-Piplan	.. ..	2
63	Syed Transport Co., Chiniot ..	Lyallpur-Piplan	.. ..	2
64	Bhukhari Transport Co., Lyallpur.	Lyallpur-Shorkot	.. ..	2
65	Farooq Bux Service, Lahore ..	Lahore-Joharabad.	.. ..	3
		Lahore-Sargodha	.. ..	2
66	Tariq Transport Co., Lahore	Lahore-Sargodha	.. ..	3
		Rabwah-Joharabad		
67	All Western Transport Co.,	Lahore-Sargodha	.. ..	2
68	Yasin Transport Co., Lahore	Lahore-Jhang	.. ..	2
		Lahore-Sialkot	.. ..	2
		MULTAN REGION.		
1	Messrs. Chishtian Bus Service, Regd. Chichstian.	Haroonabad-Chichawatni	..	2
2	Messrs. Chaudhri Transport-Bus Service, Hasilpur.	Ditto	.. ..	2
3	Messrs. Abbasia Transport Co., Ltd., Bahawalpur.	Ditto	.. ..	2
4	Messrs. Taj Bus Service, Ltd., Montgomery.	Ditto.	.. ..	2
5	Messrs. Friends Bus Service, Registered, Bahawalpur.	Ditto	.. ..	2
6	Messrs. Colony Bus Service, Chishtian.	Ditto	.. ..	2
7	Messrs. Transport Pakistan Bus Service, Khanewal.	Haroonabad-Chichawatni	..	2

Serial No.	Name of the Company/ Society	Name of the Route	No. of B Parts Issued	
			Permanent	Temporary
		MULTAN REGION—CONTD.		
8	Messrs. New Chaudhri Bus Service, Multan	Multan-Alipur ..	..	3
9	Messrs. Afzal Transport Co. Ltd., Multan.	Ditto. ..	..	3
10	Messrs. Farid Corporation Ltd., Multan.	Ditto. ..	..	3
11	Messrs. Alabbas Transport Co. Ltd., Multan	Dotti. ..	..	3
12	Messrs. Muzaffar Transport Co., Ltd. Multan.	Ditto. ...	..	2
13	Messrs. Chaudhri Transport Bus Service, Hasilpur.	Multan-Mailsi *via* Basti Maluch-Dunaypur Dekota route.	..	2
14	Messrs. Sutlej Valley Transport Co. Ltd. Islamabad, Montgomery	Pakpattan-Head Sulemanki..	...	2
15	Messrs. Dost Corporation Ltd,. Multan.	Multan-Mailsi *via* Basti Maluch Dunyapur Dekota route	...	2
16	Messrs. Khushab Bus Service Ltd., Burewala.	Ditto. ..	...	2
17	Messrs. Afzal Transport Co. Ltd. Multan.	Multan-Lodhran *via* Shujahabad and Jalalpur Pirwala	...	2
18	Messrs New Pakistan Transport Co. Ltd. Multan.	Ditto.	...	2
19	Messrs. Whaid Bus and Mailsi Transport Co. Ltd. Multan	Ditto.		
20	Messrs. Aziz Bus Service Ltd. Karor Pacca.	Lodhran-Dunyapur *via* Karor Pacca.	...	2
21	Baluch Transport Co. D. G. Khan.	D. G. Khan-Loralai *via* Rakhai-Kohlu-Dukki	...	2
22	Messrs. New De-Royal Transport Co. Ltd.,D.G. Khan	D.G. Khan-Taunsa ...	...	2
23	Messrs. Moonlight Transport Service, Chishtian	Fort Abbas-Khanewalpur *via* Marote.	...	2
24	Messrs. Bahawalpur Bus Service, Ltd. Bahawalpur	Ditto. ...	...	2
25	Messrs. Madina Bus Service, Rahimyar Khan.	Rahimyar Khan -Khanpur *via* Kot Samba	...	1
26	Messrs. Nisar Bus Service, Ltd. Rahimyar Khan	Ditto. ...	...	1

Serial No.	Name of the Company/ Society	Name of the Route	No. of B Parts Issued	
			Permanent	Temporary
		MULTAN REGION—CONTD.		
27	Khushal Bus Service Ltd., Burewala.	Chishtian-Lyallpur *via* Nehri Chichawatni ..		2
28	Messrs New Motors Service Ltd. Okara.	Ditto.		2
29	Pak Valley Transport Co. Ltd., Lahore	Ditto.		2
30	Safdar and Co,. Bus Service, Haroonabad.	Ditto.		2
31	Shahid Bus Service, Chishtian	Ditto.		2
32	Sher Bros. Transport Co., Lyallpur.	Ditto.		2
33	Afzal Transport Co., Multan Cantt.	Mailsi-Vehari *via* Tibba		2
34	Muslim Vehari and Vehniwal Bus Service, Ltd. Multan	Ditto.		2
35	Khushal Bus Service Ltd., Burewala.	Multan-Chak No. 136-10-R ..		2
36	Colony Bus Service Ltd., Chistian.	Bahawalnagar Marot *via* Haroonabad. ..		2
37	Rehnam Transport Co., Bahawalpur	Ditto.		2
38	Ahbab Bus Service, Rahimyar Khan.	Bahawalpur-Rahimyar Khan *via* Uchsharif ..		2
39	Qadiria Transport Service Ltd. Ahmadpur West.	Ditto.		2
40	Rahimyar Khan Transport Co., Rahim Yar Khan.	Ditto.		2
41	Elahi Transportation Ltd., Rahim Yar Khan.	Bahawalpur-Rahimyar Khan *via* Channi Goth. ..		2
42	Messrs United Bus Service, Ahmadpur East. ..	Ditto.		2
43	Messrs Al-Madina Transport Co. Ltd, Montgomery	Montgomery-Kamand *via* Chichawatni. ..		2
44	Ch.-Khushi Muhammad Transport Service Ltd., Montgomery.	Ditto.		2
45	Montgomery Bus Service Ltd., Montgomery.	Ditto.		2
46	Awami Transport Co. Ltd., Ahmad Yar District Montgomery.	Ditto.		2

Serial No.	Name of the Company Society	Name of the Route	No. of B Parts Issued	
			Permanent	Temporary
		MULTAN REGION—Contd.		
47	Hasnain Bus Service, Jaggoo ..	Head Sulemanki-Lahore ..		2
48	Rafiq Co. Bus Service, Lahore	Ditto.		2
49	Israr Bus Service Okara ..	Okara-Multan *via* Khanewal ..		2
50	Baluch Transport Co., D.G. .. Khan.	D.G. Khan-Tanunsa		2
51	Baghdad Transport Co., Multan.	Multan-Ahmadpur Sial *via* Muzaffargarh. ..		2
52	Iqbal Transport Service Ltd. Multan.	Ditto.		2
53	Muzaffargarh District Bus Service, Ltd., Muzaffargarh.	Ditto.		2
54	Afzal Tranport Ltd., Multan...	Multan-Jatoi		2
55	Muzaffar Transport Co., Registered, Multan.	Ditto.		2
56	Ittehad Transport Co., Registered, Multan.	Multan-Seetpur		2
57	Khera Motors Ltd., Multan. ..	Ditto.		2
58	Messrs Dost Corporation Ltd., Multan.	Multan-Jhoke Ueene		2
59	Gopang Transport Co., Registered, Alipur.	Multan Khairpur Saddat		2
60	Malik Shaheen Bus Service, Ltd., Zahirpir	Jatoi-Alipur		2
61	Hamlog Transport Co. Ltd., Leiah.	Dera Din Pannah-Leiah		2
62	Thal Tranport Co. Ltd., Leiah	Ditto.		2
63	Bhakkar Tranport Co. Registered, Bhakkar.	Karor-Bhakar		1
64	Madina Bus Service Ltd., Rahimyar Khan.	D.G. Khan-Sadiqabad		2
65	Dur Muhammad Baluch Bus Service, Rahimyar Khan.	Ditto.		2
66	Dera Bus Service Ltd., D.G. Khan.	D.G. Khan-Garh Maharaja ..		2
67	Indus Transport Co., D.G. Khan	Ditto.		2
68	Awami Transport Co., Ltd., Ahmed Yar.	Jamlera-Montgomery		2
69	Iqbal Bus Service Ltd. Arifwala.	Jamlera-Pak-pattan		2
70	Awami Transport Co. Ltd, Ahmadpur.	Khanpur Bhatta Sheikhan.. ...		2

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
1	Umerkot Transport Co. Limited, Umerkote.	Mirpurkhas-Matli *via* Digri and T.G. Ali ..	1
2	Haq Transport Co. Ltd., Hyderabad	Ditto.	1
3	Chaudhry Transport Service, Sanghar	Shahdadpur-Shahpur *via* Chaudagi	1
4	Mir Ali Murad and Co., Tandi Fazal	T.M. Khan Tando Ghulam Ali *via* Phalkaro.	1
5	Haji Jan Muhammad and Co., Mirpur Khas.	Mirpurkhas Tando Adam *via* Kohi and Mazsaikh-Hoti.	1
6	Chaudhry Abdul Shakoor Transport Co. Ltd. Tando Adam.	Mirpurkhas Tando Adam *via* Kohi and Masaikh-Hoti	1
7	Thatta Ferry Transport Co., Thatta.	Thatta-Darwesh. ...	1
8	Messrs Nisar Bus Service, Johi.	Johi-Pat Gul Muhammad *via* Shahdan-Hairokhan and Haji Khan.	1
9	Messrs. Muhammad Iqbal and Co. Ltd., Mirpurkhas. ..	Mirpurkahs, Tando Ghulam Ali *via* Digri.	1
10	Messrs Umerkot Transport Co. Ltd., Umerkot.	Ditto. ...	1
11	Kissan Bus Service, Badin. ...	Khalifa Kassim-Badin *via* Khoski Mindo Shahr.	1
12	Chaudhry Transport Service, Ltd., Sanghar.	Shahdadpur-Sarhari *via* Chaudagi..	1
13	Abdullah and Muhammad Hassan, Tando Muhammad Khan.	Khalifa Kassim-Badin *via* Khoski and Nindo Shahr.	1
14	Sher Muhammad son of Allah Bux, Johi.	Johi-Drighbelo *via* Haji Khan ..	1
15	Ali Muhammad and Muhammad Ramzan and Co. Matli.	Matli-Dehi *via* Gandho Talhar and Saeedpur.	1
16	Messrs. Mughal Transport Company Limited, Mirpurkhas.	Mirpur Khas-Matli *via* Digri and Tando Ghulam Ali.	1
17	Sher Muhammad son of Allah-Bux Johi.	Vehipardhi *via* Haji Khan Rato Jhando-Brigh-Belo.	1
18	Messrs. Sadiq Transport Company Limited Tando Allah Yar.	Hyderabad-Tando Allah Yar ..	1
19	Rasool Bus, son of Ali Nawaz Khan Jamali	Sita-Khairpur-Nathan Shah ..	1
20	Messrs. Alam and Co., Hyderabad	Hyderabad-Tando Allah Yar	1
21	Amir Transport Co., Ltd. Matli ..	Matli-Dehi *via* Dando Talhar-Saeedpur and Badro.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
22	Muhammad Iqbal and Co., Mirpurkhas.	Hyderabad-Mirpurkhas ...	1
23	Khudabus Junejo, Hyderabad-	... Hyderabad-Tando Jam ...	1
24	Messrs. Mirpurkhas Transport Co. Limited, Mirpurkhas.	Tando-Allahyar-Mirpurkhas ...	1
25	Kohistan Transport Coy. Limited Hyderabad.	Hyderabad-Mirpurkhas ...	1
26	Ghaznavi Transport Coy. Hyderabad.	Ditto. ...	1
27	Sanghar Transporo Co. Khipro	.. Tando Allahyar-Mirpurkhas ..	1
28	Habib Ahmad and Bros. Tando Ghulam Ali.	Mirpurkhas-Tando Ghulamali *via* Digri.	1
29	Mangrio Transport Co. Mirpurkhas.	Hyderabad-Mirpurkhas ...	1
30	Kadirbus son of Muhammad, Ibrahim Thatta.	Gherabari-Garhe *via* Oderelal ...	1
31	Messrs. New Khipro Transport Co. Khipro.	Mirpurkhas-Bhai Khan *via* 4th miles.	1
32	Messrs. Muhammad Jabbar and Co. Thatta.	Thatta-Junshahi ...	1
33	Haji Muhammad Mian Mirpurkhas.	Mirpurkhas-Tando Ghulam Ali *via* Digri.	1
34	Thatta Gherabari Transport Co. Thatta.	Thatta-Ferry ...	1
35	Tegh Transport Co. Mirpurkhas ..	Hyderabad-Mirpurkhas ..	1
36	Modern Transport Co. Jehi ..	Dadu-Johi ..	1
37	Muhammad Hashim son of Mohd. Khan Tando Muhammad Khan.	Chuhar Jamali-Jabi *via* Ladiyun ..	1
38	Techchand son of Thanwardas T.M. Khan.	Chuhar Jamali-Jati *via* Ladiyun ...	1
39	Muhammad Ali and Bros. Bus Service Tando Bago.	Jhudo-Talhar *via* Khairpur Malkani and Sagion and Tando Bago.	1
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY KHAIRPUR		
1	Ghulam Muhammad Jamali Moro District Nawab Shah.	Ubaure-Guddu ...	0
2	Muhammad Usman Ratodero	... Dingane-Mahesar Larkana ...	1
3	Associated Cement Co. Rohri	... Rohri Sukkur ..	1
4	Iqbal Road Transport Co. Shikarpur	Shikarpur-Kamber ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY KHAIRPUR—Contd.		
5	Faiz Muhammad Transport Co. Shikarpur.	Jacobabad-Hairding ..	1
6	Muhammad Ayub Khase Jacobabad.	.. ..	1
7	Ch. Abdul Razzaq Khairpur ..	Sadar Sadarji-Bhatti-Khairpur ..	1
8	Muslim Bux Service Piryalie	— — ..	1
9	Iqbal Road Transport Co. Shikarpur	Shikarpur-Thal ..	1
10	Jamali Transport Co. Moro District Nawabshah.	Moro-Mithiani ..	1
11	Ditto ..	Kazi Ahmad-Daur —	1
12	Mangsi Transport Co. Shahdadkot.	Shahdadkot-Chukhi ..	1
13	Kohi Noor Transport Co. Sukkur..	Head Guddu-Liaqatpur —	1
14	Iqbal Road Transport Co. Shikarpur	Shikarpur-Guddu ..	1
15	Faiz Muhammad Transport Co. Shikarpur.	.. ..	1
16	Gul Hassan Transport Co. Sukkur..	.. ..	1
17	Ahmad Hassan son of Muhammad Akbar Pir Jagoth.	Gambat-Mehthani ..	1
18	Muhammad Hayat & Co. Ratodero.	Tarai-Shikarpur ..	1
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY QUETTA		
1	Haji Transport Co. Ltd. Quetta ..	Local Bus—Quetta City and Cantt ..	1
2	Insaf Transport Co. Hana ..	Local Bus—Quetta-Hana & Coal Mines.	1
3	Nushki Transport Co. Nushki ..	Dalbandain-Chagai ..	1
4	Shaukat Transport Company Archer Road Quetta.	Local Bus—Quetta-Hana and Kill Shadi Khan.	1
5	Barshore Transport Co. Un. Ltd. Pishin.	Pishin-Barshore ..	1
6	Nushki Transport Coy. Nushki ..	Quetta-Kharan ..	1
7	Kharan Transport Co. Ltd. Kharan.	Ditto. ..	1
8	Haji Transport Company Ltd. Quetta.	Local Bus-Quetta-Sheikhmanda Beloli etc.	1
9	Leoni Transport Co. Ltd. Loralai..	Loralai-Lendi Mir Khan *vla* Sinjwi Dukki etc.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY QUETTA—Contd.		
10	Malik Hakim Khan, son of Mehrban Choohar Khel, Fortsandeman.	Fortsandeman-Dhanasar ...	1
11	Azad Transport Company, Ltd., Share Iqbal, Quetta.	Sibi-Kahan ...	1
12	Messrs. Panezai Transport Co., Limited, Sharigh.	Quetta-Harnal *via* Kaeh ana Sharigh.	1
13	Messrs. Abdur Rahim Muhammad Jan, Ghaznavi of Quetta.	Local Bus—Quetta-Brewary Road, S. B.K. Sanitorium.	1
14	Sanzerkhel Transport Co., Ltd., Killa Saifullah.	Local Bus, Quetta, Sariab ...	1
15	Tarain Transport Company, Limited Sharigh.	Quetta-Harnai *via* Kach and Sharigh.	1
16	Syed Transport Company, Ltd., Wazir Muhammad Road, Quetta.	Quetta-Gangaizai *via* Yaru ...	1
17	Sanzerkhel Transport Co., Ltd., Killa Saifullah.	Quetta—Loralai *via* Speraragha ...	1
18	Highway Transport Service, Meconghey Road, Quetta.	Local Bus-Quetta-Sariab ...	1
19	Hindubagh-Bostan Transport Co., (Group 'A'), Quetta.	Quetta-Bostan ...	1
20	Ditto ...	Quetta-Hindubagh ...	1
21	Kohzak Transport Company, Ltd., Chaman.	Quetta-Chaman ...	1
22	Faiz Muhammad Transport Co., Chaman.	Ditto. ...	1
23	Quetta-Kanak Transport Co., Ltd., Quetta.	Quetta-Yaru-Ragi Barozai ...	1
24	Ajram Transport Company, Limited, Quetta.	Quetta-Katabagh-Sagi Daman ...	1
25	Habib Transport Company, Limited, Quetta.	Local Bus-Quetta-Sariad ...	2
26	Crescent Transport Company, Ltd., Jinnah Road, Quetta.	Ditto. ...	1
27	Hindubagh-Bostan Transport Co., (Group 'B').	Quetta-Khanai ..	1
28	Mushwani Transport Company, Ltd., Quetta.	Quetta-Muhammadkheli *via* Ghazaband.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
29	Rod Mullahzai Transport Co., Ltd., Munsafi, Road Quetta.	Quetta-Road Mullahzai ..	1
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY QUETTA—Contd.		
30	Malik Ghulam son of Malik Salim Khan of Fortsandeman.	Fortsandeman-Shinghar ...	1
31	Samalani Transport Company, Ltd., Quetta.	Quetta-Mehdkheli *via* Ghazaband ..	1
32	Upper Zhob Transport Co., Ltd., Quetta.	Quetta-Pishin ..	1
33	Quetta-Pishin Transport Co., Quetta.	Quetta-Pishin ..	1
34	Malik Hayatullah Transport Co., Limited, Hindubagh.	Quetta-Hindubagh ..	1
35	Mir Ghulam Haidar Bugti and Narain Dass of Bugti.	Sui Dera Bugti ..	1
36	Ahmad Transport Co., Barkhan Ltd.	Vitikari-D.G. Khan ..	2
37	Hameed Transport Company, Ltd., Quetta.	Quetta-Harnai *via* Kach and Sharigh.	1
38	Durrani Transport Co. Ltd., Gulistan Gulistan.	Quetta-New Kakazai Kili Lajwar	1
39	Headquarter 8 Division Quetta, Cantt.	Local Bus ..	1
40	New Kakazai Transport Co., Ltd., Quetta.	Quetta-New Kakazai Kili Lajwar ..	1
41	Khanozai Transport Co-operative Society, Khanozai.	Quetta-Khanozai *via* Bostan ..	1
42	Santiabazai Transport Coy., Ltd., Quetta.	Quetta-Nawan Kili, Tarain Shah, etc.	1
43	United Transport Company, Ltd., Quetta.	Quetta-Pishin ..	1
44	Khudai Dost, son of late Haji Azim of Fortsandaman.	Fortsandeman-Qamardin Karez ..	1
45	Pir Alizai Co-operative Society, Ltd.	Quetta-Pishin ...	1
46	Pir Alizai Transport Co-operative Society, Limited.	Local Bus ..	1
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY, KALAT		
1	Khuzdar Transport Co., Ltd. Khuzdar.	Khuzdar-Tootak ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
2	Kalat-Zehri Transport Co., Kalat ..	Kalat-Zehri ..	1
3	Kalat-Mastung Transport Co., Mastung.	Quetta-Mungcher ..	1
4	Ditto ..	Quetta-Mungcher ..	1
	REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY, KALAT—Contd		
5	Kalat-Mastung Transport Co., Mastung.	Quetta-Mungcher ..	1
6	Sarawan Transport Co., Quetta ..	Khuzdar-Karak ..	1
7	Mektran Zamindar Transport Co., Panjgur.	Quetta-Panjgur ..	1
8	Chagai Transport Co., Quetta ..	Quetta-Kharan ..	1
9	Khuzdar-Karachi Transport Co., Khuzdar.	Khuzdar-Karachi ..	1
10	Khuzdar-Karachi Transport Co., Khuzdar.	Belpat-Panjpai ..	1
11	Kalat Mastung Co-operative Transport Society, Mastung.	Mastung-Dhadar ..	1
12	Khuzdar Transport Co., Khuzdar ..	Khuzdar-Karachi ..	1
13	Malat Mastung Transport Co., Mastung.	Mastung-Dhadar ..	1
14	Kharan Transport Co., Kharan ..	Quetta-Kharan ..	1
15	Sanni Transport Company ..	Sibi-Shoran ..	1
16	Karachi Khuzdar Transport Co., Khuzdar.	Kolpur-Johan ..	1
17	Zarak-Co-operative Transport Society, Khuzdar.	Quetta-Khuzdar ..	1
18	Ditto ..	Quetta-Khuzdar ..	1
19	Ditto ..	Ditto. ..	1
20	Randa Transport Co., Bhag ..	Jalamgsi-Kot Yusaf Ali ..	1
21	Khuzdar Transport Co., Khuzdar ..	Khuzdar-Panjgur ..	1
22	Haji Gul Muhammad Co-operative Society, Kalat-Quetta.	Khuzdar-Panjgur ..	1
23	Malik Co-operative Transport Society, Ltd., Bhag.	Bhag-Jacobabad ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
24	Kalat-Mastung Co-operative Transport Society, Mastung.	Mastung-Quetta ..	1
25	Haji Khuda Buksh Transport Company, Bhag.	Belpat-Bhag ..	1
26	Nanda Transport Company, Bhag..	Bhag-Jacobabad ..	1
	REGIONAL TRANSPORT AUTHOTIRY KALAT—Contd.		
1	Messrs. Faiz Transport Co. Karachi 43/1 Bihar Colony, Masin Road Karachi.	Route No. 32 Lalukhet to Kaemari *via* Lawrence Road.	1
2	Ditto.	Ditto.	1
3	Ditto. ..	Ditto.	1
4	Mr. Muhammad Yousaf and Abdul Ghaffar, Moosa Lane Karachi, Picture Road, Moosa Lane Karachi	Route No. 15-B, Ackach School, Baldia Colony *via* Saddar.	1
5	Ch. S. Asmatullah son of Ch. Sardar Ahmed Khan Garden West Karachi, 91-Garden West Karachi.	Route No. 40 Paposhnagar to Tower.	1
6	Ghulam Hussain Akbar Ali, Idgah Mandir Ranchore Line,Karachi opposite Post Office Ranchore Lines Karachi	Route No. 89,Empress Market to Landhi.	1
7	Messrs. Eastern Bus Service, Fakir Muhammad Burra Khan Road Old Dhobi Ghat, Police Post Karachi 3, Fakir Muhammad Bura Khan Road, Karachi.	Route No. 84-A Tower to Saudabad *via* Saddar.	1
8	Mst. Bulqis Saifuddin, Karachi,229 Guru Mandir Clayton Road, Karachi.	Ditto.	1
9	Ghazi Trading Co. Karachi, opposite Masjid Bora Memon L/r Karachi.	Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
10	R. Hamidullah Qadri, Karachi-2 62 P.T.B. Colony Karachi.	Route No. 9-A, Dastgir Colony to Tower to Khohrapar *via* Saddaar.	1
11	Messrs. the White Line Transport Co. P.E.C.H.S., Karachi	Route No. 84-B Tower to Khokhra par *via*, Saddar.	1
12	Ditto.	Ditto. ..	
13	S.M. Afzal (2) S. Qamar Hussain, (3) S.Mazhar Hussain Karachi..	Route No.25, Paposhnagar to Tower to Bunder Road.	1
14	H.J. Muhammad and Co. Karachi..	Route No. 89-D Korangi 'K' area to Empress Market.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies /individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
		KARACHI REGION—Contd.	
15	Matin Ali Khan Karachi.	.. Route No. 33, Liaqatabad (Sindhi Hotel) to Tower *via* Bunder Road.	1
16	Fakhruddin Tayabali Karachi	.. Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
17	H.J. Muhammad and Co. Karachi	Route No. 25, Paposhnagar to Tower *via* Bunder Road.	1
18	Messrs. Lucky Transport Co., P.E. C.H.S. Karachi.	Route No. 84-B Tower to Khokhrapar *via* Saddar.	1
19	Ditto.	.. Ditto. ..	1
20	Ditto.	.. Route No. 84-A, Tower to Saudabad *via* Saddar.	1
21	Messrs. Mama Transport Co. Acchi Kabar, Mithadar Karachi	Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
22	Mr. H. Ghulam Rasool 28, Garden East, Karachi.	Route No. 27, Korangi Karek to Lea Market *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
23	Messrs. Ahmad Transport Co., Karachi.	Route No. Tower to New Karachi *via* Lawrence Road.	1
24	Ditto.	.. Ditto. ..	1
25	Ditto	.. Route No. Tower to New Karachi	1
26	Ditto.	.. Route No. , Lea Market to New Karachi	1
27	Ditto.	.. Ditto. ..	1
28	Ditto.	.. Ditto. ..	1
29	M. Muhammad Ibrahim and Co., Karachi	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
30	Nasir Ahmad Khan. Karachi	.. Route No. 36, Tower to Nursery *via* Saddar.	1
31	Sheikh Ghulam Kadir, Karachi	.. Route No. 22 P.I.B. Colony to Kaemari *via* Lawarence Road.	1
32	Messrs. Rana General Industries, Karachi	Route No. 9-A, Nazimabad Bara Maidan to Kemari *via* Sadar.	1
33	Messrs. Quick Cabs. Karachi.	.. Route No. 84-B Tower to Khokhrapar *via* Saddar	1
34	Ditto.	.. Ditto. ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
35	Mr. Manzoor Hussain 149-A,S.M. H. Society Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Bunder Road.	1
36	Muhammad Shafi Karachi ..	Route No. 82, P.I.B. Colony to Tower *via* Shershah.	1
37	Messrs. Siraj Corporation, 242, Garden West Karachi.	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar	1
38	Mehendi Muhammad, Moosaji Street, Karachi.	Route No. 25, Paposhnagar to Tower.	1
39	Hafiz Ibrahim A. Sattar & Co., Karachi.	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
40	Messrs. Star Transport Co., Ltd., Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Bunder Road.	1
41	Rashid Ahmad Khan, Karachi ..	Route No. 47, Korangi 'K' Area to Lea Market *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
42	Messrs. Rashid Ahmad Khan, Karachi	Route No. 88-A Lea Market to Court Road *via* Saddar.	1
43	Messrs. Shamsi Corporation, Karachi	Route No. 84-B, Tower to Khokhrapar *via* Saddar.	1
44	Begum Malik Hassan Muhammad, Karachi.	Route No. 72-A, Drigh Road Colony to Tower *via* Saddar.	1
45	Mr. Muhammad Ashraf, Karachi..	Route No. 78, Federal Area to Tower *via* Bunder Road.	1
46	Mr. Muhammad Ishaq, Karachi ..	Route No. 33, Liaquatabad (Sindhi Hotel) to Tower *via* Bunder Road.	1
47	Hashmat Ali, Karachi ..	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Bunder Road.	1
48	Messrs. Ahmad Transport Co., Karachi.	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar.	1
49	F. Tayabali, Karachi ..	Route No. 72-A, Drige Road Colony to Tower *via* Saddar.	1
50	M/s. Ahsan Corporation, Karachi	Route No. 1-C, Nazimabad to Tower *via* Saddar.	1
51	Ditto ..	Ditto.	1
52	Ditto ..	Ditto. ..	1
53	Ditto ..	Route No. 1-C ..	1
54	Ditto ..	Ditto ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
55	Ditto ..	Route No. 9-A Nazimabad Bara Maidan to Keamari *via* Saddar...	1
56	Ditto ..	Ditto ..	1
57	Ditto ..	Ditto ..	1
58	Ditto ..	Ditto ..	1
59	Messrs Pak. Construction and Transport Co., Ltd., Karachi	Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
60	Muhammad Nazar Khan, Karachi	Route No. 9-A, Nazimabad Bara Maidan to Karachi *via* Saddar.	1
61	Haji Suba Khan, Karachi ..	Route, Karachi to Mole ..	1
62	M. H. Transport Co., Karachi ..	Karachi to Thana Bole Khan ..	1
63	Mst. Arfa and Munir, Karachi ..	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar.	1
64	Mr. Nabi Bux Brochi, Karachi ..	Route No. 9, Dastagir Colony to Tower *via* Bunder Road.	1
65	Mr. Muhammad Yousaf, Karachi..	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
66	Messrs. Park. Construction Transport Karachi.	Route No 89, Landhi to Empress Market.	1
67	Messrs. Chaudhry Brothers, Karachi	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
68	Mr. S. M. Anwar, Karachi ..	Route No. 72-A, Drigh Road Colony to Tower *via* Saddar.	1
69	"S.M. Afzal, (2) S.Qamar Hussain and (3)S.Mazhir Hussain, Karachi.	Route No 25, Paposhnagar to Tower *via* Bunder road.	1
70	Ditto. ..	Ditto. ..	1
71	Ditto. ..	Route No. 25 ..	1
72	Sher Dil-Alam Din, Karachi ..	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
73	Messrs. Lucky Transport Co., P.E.C. H., Karachi.	Route No. 84-A, Tower to Saudabad *via* Saddar.	1
74	(1) S.M.A. Afzal (2) S. Qamar Hussain, (3)S. Mazhir Hussain, Karachi	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar.	1
75	Messrs. Pak. Construction Transport Co. Ltd., Karachi.	Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
76	Lt.-Comdr. S.N. Jaffery, Karachi ..	Route No. 25 Paposhnagar to Tower *via* Bunder Road.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
77	Ali Jan Sh. Habibullah, Karachi ..	Route No. Tower to New Karachi, Bunder Road.	1
78	Messrs. Hashmi Brothers, Karachi..	Route No. 9, Dataggir Colony to Tower *via* Saddar.	1
79	Sultan Khan, son of Jahagnir Khan, Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Saddar.	1
80	Sultan Khan, son of Jahangir Khan, Karachi.	Route No. 9-A, Nazimabad Bara Maidan to Keamari *vta* Saddar.	1
81	Mr. Muhammad Iqbal Karachi ..	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Saddar.	1
82	Mr. Aftab Ahmad, Karachi ..	Route No. 33, Liaquatabad (Sindhi Hotel) to Tower *vta* Bunder Road.	1
83	Mr. Dad Rahim Fakir Muhammad, Karachi.	Route No. 88-A, Lea Market to Khokhrapar *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
84	Shaukat Ayoob Khan, Karachi ..	Route No. 89-D, Korangi 'K' Area to Empress Market.	1
85	Saifullahqadri, Karachi ..	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
86	Messrs. Karachi Transport, Karachi	Route No. 40 ...	1
87	Messrs. Pak. Roller Flour Mills Karachi.	Route No. 89-D, Korangi 'K' Area to Empress Market.	1
88	Mr. Zahoor-ud-Din Qureshi Karachi	Route 18 Nazimabad to Tower *via* Saddar.	1
89	Sheikh Muhammad Akram, Karachi	Route No. 25 Paposhnagar to Tower *via* Bunder Road.	1
90	Messrs. Ahsan Corporation Karachi	Route No. 82-B Court Road to Lea Market.	1
91	Messrs. K. K. and Co. Karachi ..	Route No. 89 Landhi to Empress Market.	1
92	Messrs. Amanities Transport Co. Karachi.	Route No. 84-B Khokharapar Colony to Tower *via* Saddar.	1
93	Ditto. ..	Ditto	1
94	Sultan Ali III-A-4/13 Nazimabad Karachi.	Route No. 5 Karsaz to Tower *via* Sadar.	1
95	Messrs. NationTransport Co. Court Road Karachi.	Route No. 1-C. Nazimabad to Tower *via* Saddar.	1
96	Abdul Shakoor, Bambay Bazar, Karachi.	Route No. 39-A Sindhi Hotel to Tower *via* Saddar.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies /individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
97	Sahara Service Co. Hospital Road Karachi.	Route No. 84-A, Tower to Saudabad *via* Saddar.	1
98	Messrs. White Lines Transport P.E. C.H.S. Karachi	Route No. 85-B Khokhrapar Colony to Tower *via* Saddar.	1
99	Ditto ..	Ditto. ..	1
100	Messrs Arab Transport, Karachi ..	Route No. 60, Lea Market to Manghopir.	1
101	Messrs Bashir Ahmad Shah and Co., Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Saddar.	1
102	Messrs Abbas Transport Co.,P.E. C., H.S., Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Saddar.	1
103	Ditto ..	Naziamabad to Tower *via* Saddar ..	1
104	Messrs Shara Service Co., Hospital Road, Karachi.	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar.	1
105	Ditto ..	Route No. 84-A, Tower to Saudabad *via* Saddar.	1
106	Messrs Lucky Transport Co.,P.E.C. H,S., Karach'.	Route No. 11, Empress Market to Bihar Colony.	1
107	Muhammad Umar Adil and Bros. Karachi.	Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
108	Ditto. ..	Ditto. ..	1
109	Jalal Murad, Messers Baluchistan Transport, Karachi.	Route No. 82-B, Court road to Lea Market.	1
110	Mr. Muhammad Ali, Dera Line, Kalakot, Karachi.	Route No. 14-A, Federal Area to Baldia *via* Lawrence Road.	1
111	Muhammad Ahmad, 186 Martin Road, Karachi.	Route No. 5, Karsaz to Tower *via* Saddar.	1
112	Mr. Shujat Khan, 85, P.I.B., Colony Karachi.	Route No. 89 Landhi to Empress Market.	1
113	Mr. Imam Bux, son of Ghulam Muhammad Manghopir Road, Karachi.	Route No. 88-A, Khokhrapar to Lea Market *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
114	Mr. Muhammad Bashir Khan, Karachi.	Route No. 39, Federal Area to Court Road.	1
115	Messrs. H.M. Mulak Transport, Japan Road, Karachi.	Route No. 31, Liaquatabad to Keamari *via* Bunder Road.	1
116	Abdul Majid son of Abdullah, Karachi.	Route No 18, P.I.B. Colony to Dockyard *via* Bunder Road.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
117	Mr. Muhammad Yousaf, Ibrahim Haidri, Korangi, Karachi.	Route No. 61, Lea Market to Abu Salt.	1
118	Mir Karamat Ali 527, Nazarath Road Karachi.	Route No. 17, P.I.B. Colony to Tower *via* Bunder Road.	1
119	Mr. Z.A. Karim, Taj Muhammad Street, Karachi.	Route No. 31, Liaquatabad to Keamari *via* Lawrence Road.	1
120	Mst. Sher Bano and Khatija Bai, Karachi.	Route No. 9-A, Nazimabad to Keamari *via* Saddar.	1
121	Abdullah A.R.Sharif & Co., Karachi	Route No. 32, Lalukhat to Keamari.	1
122	Messrs. Mallah Transport Co., Japanese Road, Karachi.	RouteNo. 18, P.I.B. Colony to Dockyard *via* Bunder Road.	1
123	Messrs. K.T.S. Karachi ..	Route No. 91, Landhi to Dockyard	1
124	Mr. A. Rahim, Nizamabad, Karachi	Route No. 39, Federal Area to Court Road.	1
125	Mir Abdul Malik Patel Park, Karachi.	Route No. 33, Sindhi Hotel to Tower *via* Bunder Road.	1
126	Muhammad Hanif, Lyari Quarters, Karachi.	Route No. 12, Nazimabad to Tower	1
127	Ghulam Muhammad Ghaus, Lea Market, Karachi.	Route No. 88-A, Khokhrapar to Tower *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
128	Messrs. Attasia Transport Co., Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower.	1
129	Ditto ..	Ditto	1
130	Mr. Abdul Aziz, Nizamabad, Karachi.	Route No. 28, Liaquatabad to Court Road.	1
131	Messrs. Sahara Service Co., Karachi	Route No. 84-A, Saudabad to Tower *via* Saddar.	1
132	Ditto ..	Route No. 36, Karangi to Empress Market.	1
133	Mirza Muhammad Yaqoob Beg, Mahfooz Khan, Karachi.	Route No. 36, Nursery to Tower ..	1
134	Muhammad Akram Khan, Karachi.	Route No. 60, Lea Market to Manghopir.	1
135	Messrs. Park Construction and Transport Co., Karachi	Route No. 21, Empress Market to Akbar Hotel.	1
136	Ditto ..	Ditto ..	1
137	Muhammad Hussain, Nanakwara, Karachi.	Route No. 31, Lalukhet to Keamari *via* Bunder Road.	

Serial No.	Names and addresses of the companies /individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
138	Aqua Industries, Ltd., Karachi ..	Route No. 14-A, F.C. Area to Baldia Colony.	1
139	Shaheen Transport Co., Karachi ..	Route No. 84-A, Saudabad to Tower *via* Saddar.	1
140	Messrs. Ahmad Transport Co., Ltd., Karachi.	Route No. , Tower to New Karachi.	1
141	Ditto ..	Route No. , Tower to Karachi	1
142	Ditto ..	Ditto ..	1
143	Nawaz Ali, Kharadar ..	Route No. P.I.B. Colony to Dockyard	1
144	Mr. Rafiq Ahmad Khan, Karachi..	Route No. 38-A, Sindhi Hotel to Tower *via* Saddar.	1
145	Messers. Union Transport Society, Ltd., Karachi.	Route No. 88-A, Khokhrapar to Lea Market.	1
146	Nusrat Beg, Karachi ..	Route 89, Landhi to Empress Market.	1
147	Muhammad Deen, Karachi ..	Route No. 84-B, Khokhrapar to Tower *via* Saddar.	1
148	Al-Saleem Transport Co., Karachi..	Route No. 82, P.I.B. Colony to Tower	1
149	Messrs. Alam Transport, Karachi ..	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Saddar.	1
150	Ditto ..	Route No. 9 ..	1
151	Mr. Muhammad Ishaq, Karachi ..	Route No. 47, Lea Market to Landhi *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
152	Mr. Siraj Ahmad, Karachi ..	Route No. I.B., Lalukhet to Keamari	1
153	Mr. Suleman son of Siddiq, Karachi	Route No. 78, Federal Area to Tower *via* Bunder Road.	1
154	Messrs. Muslim Rajput, Karachi ..	Route 15-B, Ack Ak School to Baldia Colony.	1
155	Ch. Ghulam Rasool, Karachi ..	Route No. 40 Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
156	Messrs. Humair Transport Co., Karachi.	Route No. 47, Lea Market to Landhi *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
157	Mr. Rashid Ahmad Khan, Karachi	Route No. 88-A, Khokhrapar to Lea Market *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
158	Messrs. Ghulam Hussain and Brothers, Karachi.	Route No. 47, Lea Market to Landhi.	1
159	Mr. Muhammad Suleman, Karachi	Ditto ..	1
160	Ditto ..	Ditto ..	1

Serial No.	Names and addresses of the companies /individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
161	Zulekha Khanum, Karachi	Route No. 72-A Drigh Road Colony to Tower.	1
162	Noor Din, Karachi ..	Route No. 78, Federal Area to Tower.	1
163	Muhammd Akhtari Khan, Karachi	Route No. 33, Lalukhet to Tower *via* Bunder Road.	1
164	Messrs. Modern Bus Service, Karachi	Route No. 88-A, Khokhrapar to Lea Market *via* Dalmia Cement Factory.	1
165	Ch. Lal Khan and Ch. Muhammad Rafiq, Karachi.	Route No. 9, Dastgir Colony to Tower *via* Saddar.	1
166	Messrs. Indus Transport Co., Karachi.	Route No. 47, Lea Market to Landhi *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
167	Muhammad Urs Transport, Karachi	Route No. Lea Market to Naka Khariri.	1
168	Ishtiaq Ahmad, Karachi. ..	Route No. 82, PIB Colony to Tower *via* Bunder Road.	1
169	Malik Noor Muhammad, Karachi	Route No. 21,Empress Market to Mahmoodabad.	1
170	Messrs. Riyasat Brothers Transport Co., Karachi.	Route No 19,PIB Colony to Keamari *via* Saddar.	1
171	S.M. Tahir, Karachi. ..	Route No.19,PIB Colony to Keamari *via* Saddar	1
172	Do.	Do.	1
173	Kams & Co., Karachi ..	Route Tower to New Karachi ..	1
174	Do.	Do.	1
175	Messrs. Haryana, Karachi Transport Co., Karachi.	Route No. 72-A, Tower to Drigh Colony *via* Saddar.	1
176	Mr. Alam, Khan, Karachi. ..	RouteNo. 55-B, Boulton Market to Darasana Channa.	1
177	Karamat Khan, Liaquatabad, Karachi. ..	Route No. 78, Federal Area to Tower *via* Bunder Road.	1
178	Messrs. Park Paradise Transport Corporation, Karachi.	Route No. 88-A, Khokhrapar to Lea Market *via* Dalmia Cement Factory Road.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
179	Muhammad Khan, Karachi.	.. Route No. 11, Saddar to Bihar Colony.	1
180	Muhammad Usman, Karachi.	Route, No. 89, Korangi to Empress .. Market.	1
181	Mr. Ghulam Rabbani, Karachi.	.. Route No. 78, Federal Area to Tower *via* Bunder Road.	1
182	Anjela B.D. Mirza, Karachi.	.. Route No. 36, Tower to Nursery *via* Saddar.	1
183	Ghulam Hussain, Karachi.	.. Route No. 82, PIB Colony to Tower *via* Agra Taj Colony	1
184	Messrs. Meharali Bus Service, Karachi.	Route No. 15-A, Ack Ack School to Dockyard.	1
185	Messrs, Qamar Bus Sabro, Karachi.	Route No. 60, Lea Market to Manghopir.	1
186	Messrs. Gry Hound Transport Preedy Street near Regal Cinema, Karachi.	Route No. 47, Korangi to Lea Market *via* D.C.. Factory Road.	1
187	Messrs. Union Transport Co., Karachi.	Route No. 25-A, Nazimabad to Tower.	1
188	Haji son of Ghulam Hussain, Karachi.	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar.	1
189	Mr. Mansoor Ahmad and Muhammad Hussain, Karachi.	Route No. 88-A, Khokhrapar to Lea Market *via* D.C. Factory Road.	1
190	Haji Latif Ansari, Karachi.	.. Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
191	Mr. Waqarul Islam, Karachi.	.. Route No. 89-D, Korangi Area to Empress Market.	1
192	Mr. Muhammad Azhar Beg., Karachi.	Route No. 28-Court Road to Lia-.. quatabad.	1
193	Mr. Khaliq Akhtar, Karachi.	.. Route No. 89, Landhi to Empress Market.	1
194	Mr. S. Haq Osmani, Karachi	.. Route No. 25-A, Nizamabad Bara Maidan to Tower *via* Bunder Road	1
195	Mr. Jalal Murad, Karachi	Route No. 40, Paposhnagar to Tower *via* Saddar.	1
196	Do.	Do.	1
197	Do.	Route No. 28. Court Road to Liaquatbad	1
198	Messrs. Baluchistan Transport Co., Karachi.	Do.	2

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
199	Akbar Ali Karachi ..	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar.	1
200	Mst. Amtulbari Bai, Karachi ..	Route No. 12, Memon Society to Karimaabad.	1
201	M/s. Green Construction, Karachi	Route 44-A, Federal Area to Baldia Colony *via* Lawarenc Road.	1
202	Haji A. Latif Ansari, Karachi. ..	Route No. 33, Liaquatabad to Tower.	1
203	Mr. Lal Din, son of Khuda Bux, Karachi.	Route No. 82-A, Lea Market to Court Road.	1
204	Mr. S.M. Anwar, Karachi. ..	Route No. 84-A, Saudabad to Tower *via* Saddar.	1
205	Ditto	Ditto ..	1
206	Abdul Hasanat Abdul Malik, Karachi.	Route No.33 Liaqatabad to Tower,	1
207	Abdul Rashid, Karachi. ..	Route No. 15-A, Ack Ack School to Dockyard.	1
208	M/s Karachi Transport Syndicate, Karachi.	Route No. 84-A, Tower to Saudabad.	1
209	Muhammad Ashraf, Karachi. ..	Route No. 78, Federal Area to Tower *via* Bunder Road.	1
210	Mr. Atta Muhammad, son of Din Muhammad, Bakrapiri Police Station Karachi.	Route No. Karachi to Mira Hub	1
211	Mr. Syed Rashid Ali and Co., Karachi.	Route Permit No. 82, P.I.B. Colony to Tower.	1
212	Maqbool Hussain, Karachi. ..	Route No. 78, Federal Area, to Tower.	1
213	Mr. Hakimullah, Karachi ..	Route No. 28, Court Road to Liaquatabad.	1
214	Mr. Zahoorullah Qureshi, Karachi	Route No. 9-A, Nazimabad to Keamari *via* Saddar.	1
215	Hasina Begum, Karachi. ..	Route No. 19 PIB Colony to Tower	1
216	Mr. Shah Bux, Karachi. ..	Route No. 14, PIB Colony to Baldia Colony.	1
217	Sarfraz Akbar, Karachi. ..	Route No. 14-A, Federal Area to Balidia Colony.	1
218	Mahmood Hasan, Karachi. ..	Route No. 36, Nursery to Tower.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies granted individuals permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
219	Qaisar Jehan Begum, Karachi. ..	Route No. 15-B, Ack Ack School to Baldia Colony *via* Saddar. ..	1
220	M/S. Pak Paradise Transport, Co. Karachi.	Route, No. 88-A, Khokharpar to Lea Market *via* D.C. Factory Road.	1
221	Ahmad Transport Co., Karachi ..	Route No. Tower to New Karachi.	
222	Ditto	Ditto ..	1
223	Muhammad Aqil, Haryana Karachi Transport, 105-Depot Lines, Karachi.	Route No. 72-A Drigh Colony to Tower, *via* Sadar.	1
224	Abbas Hussain Siddiqui Karachi	Route No. 28, Court Road to Liaquatabad.	1
225	Mst.—aroof Sultana ..	Route No. 84-B. Tower to Khokrparr	1
226	M/s. Haryana Karachi Tpt. Co., 105-Depot Lines, Karachi.	Route No. 72-A, Drigh Colony to Tower *via* Sadar.	1
227	Abdul Wahid Khan, Karachi. ..	Route No. 78, Federal Area to Tower.	1
228	Mr. S. Haque Usmani, Karachi. ..	Route No. 40 Paposhnagar to Tower	1
229	M/s. Qasim and Co., Karachi ..	Route No. 11. Empress Market to Bihar Colony.	1
230	M/s. Ahsan Corporation, Burns Road City Railway Booking Agencies, Karachi.	Route No. 82, B. Court Road to Tower *via* Sher Shah	1
231	Mr. Rehmat Ali, Karachi. ..	Route No. 32, Liaqatabad to Keamari	1
232	M/s. Pak Fleetways, Karachi ..	Route No. 84/A, Saudabad to Tower *via* Sadar.	1
233	M/s. Pak Fleetways, Karachi ..	Route No. 47 Lea Market to Korangi *via* Dalmia Cement Factory Road.	1
234	Ch. Muhammad Siddiq, Lasbela House, Karachi.	Route No. 84-A, Saudabad to Tower, *via* Sadar.	1
235	Mr. Abdul Hamid, Karachi ..	Route No. 36, Tower to Nursery ..	1
236	Maqsood Yousaf, Karachi ..	Route No. 39-A Sindhi Hotel to Tower *via* Bunder Road.	1
237	Muhammad Farooq Hassan Khan, Lalukhet, Karachi.	Route No. 11, Empress Market to Bihar Colony.	1
238	Miss Bilquis Akbar Tpt. Co. Ramsawami, Karachi.	Route 14-A, Federal Area to Baldia Colony.	1
239	M/s. Mughal Brothers Near Lasbela House, Karachi.	Route No. 49, Paposhnagar to Tower,	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
240	Mr. Anwarul Hassan, B Area, 29/3 Lalukhet, Karachi.	Route No. 32, Liaquatabad Keamari	1
241	Mr. Jamal, son of Jehan Dad, Patel Para, Karachi.	Route No. 32 Liaqatabad Keamari	1
242	Muhammad Asla Alam Transport Co., Karachi.	Route No. 40 Paposhnagar to Tower.	1
243	Asghar Ali, 158/E, Block No. 2, PECHS, Karachi.	Route No. 39-A. Sindhi Hotel to Tower *via* Bunder Road.	1
244	Asghar Ali, 158/E Block No. 2, PECHS, Karachi.	Route No. 30-A. Sindhi Hotel to Town *via* Bunder Road.	1
245	M/s, Manghi Transport Corporation 416-Garden West, Near Lasbela House, Karachi.	Route No. Tower to New Karachi.	1
246	M/s.Manghi Transport Corporation 416-Garden West, Near Lasbelsa House, Karachi.	Route No. Tower to New Karachi.	1
247	M/s, Manghi Transport Corporation 416-Gardent West Near Lasbela House, Karachi.	Route No. Tower to New Karachi.	1
248	M/s. Adulterated Oil Victims Association, c/o 416-Graden West near Lasbela House, Karachi.	Route No. Tower to New Karachi.	1
429	Mr. Syed Abdul Baqui Rizvi Karachi.	Route No. 40, Paposhnagar to Tower	1
250	Mr. S.M. Afzal, S. Mazhar Hussan and S. Qamar Hussain, Karachi.	Route No. 25, Paposhnagar to Tower.	1
251	Muhammad Bashir, son of Shaikh Chotery. (2) Muhammad Shafi, Karachi.	Route No. 25, Paposhnagar to Tower.	1
252	M/s. National Transport Co., Karachi.	Route No. 40, Paposhnagar to Tower.	1
253	Mr. Abdul Azim Siddiqui, Karachi	Route No. 18, PIB, Colony to Dockyard.	1
254	Muhammad Azizullah Qureshi ..	Route No. 39-A, Sindhi Hotel to Tower,	1
255	M/s. Ashraf Transport, Karachi ..	Route No. 89-D, KOrangi to Empress Market.	1
256	Mr. Green Construction Co., Karachi.	Route No. 14-A, Federal Area to Baldia Colony.	1

Serial No.	Names and addresses of the companies individuals granted permits	Name of the Route	No. of permits granted
1	2	3	4
257	Zahooruddin Qureshi, Karachi.	Route, No. 1-C, Nazimabad to Tower *via* Saddar.	1
258	Zahooruddin Qureshi, Karachi.	Route No. 1-C, Nazimabad to Tower *via* Saddar.	1
259	Ali Hassan Manghi	.. Route No. 88-A, Lea Market to Khokhrapar.	1
260	F. Tayab Ali Karachi,	.. Route No. 72-A, Tower to Drigh Colony,	1
261	Muhammad Iqbal, Karachi	.. Route No. 60, Manghopir to Lea Market.	1

APPENDIX

(ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 6235).

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The statements A to D are placed on the table.

STATEMENT-A.

(a) *District-wise names of waqf properties taken over by the Auqaf Department from Private Managements in Lahore, Division.*

LAHORE DISTRICT

1. Sarai Muhammad Shafi known as Dehli Muslim Hotel, Anarkali, Lahore.
2. Masjid Nila Gumbad, Lahore.
3. Masjid Wazir Khan, inside Dehli Gate alongwith the Shrine of Hazrat Miran Badshah (ii) H Ghulam Shah (iii) Syed Said Soof Sahib.
4. Masjid Dalgran, Chowk Dalgran, Lahore.
5. Shrine of Hazrat Shah Muhammad Ghaus.
6. Masjid Saleh Muhammad Kamboh, inside Mochi Gate, Lahore.
7. Shrin of Sain Lehri Shah Ichhra, Lahore.
8. Unchi Masjid inside Bhati Gate, Lahore.
9. Masjid Kocha Kharasian, inside Lahori Gate, Lahore.
10. Shrine of Shah Shamas-ud-Din Qari, Golf Road, Lahore.
11. Idara Masjid Taje Shah, Chamberilan Road, near Sabzi Mandi, Lahore.
12. Imam Bara Syed Raza Shah inside Mochi Gate, Lahore.
13. Masjid Allah Jawaya, Akbari Road, Lahore.
14. Masjid Jan Muhammad *alias* Noor-e-Iman Wali, Kashmiri Bazar, Lahore.
15. Masjid Potolian Wali inside Lohari Gate, Lahore.
16. Shrine of Hazrat Mina Mir Sahib.

17. Shrine of Hazrat Shah Kamal Sahib, Ichhra, Lahore.

18. Masjid Noor Iman Wala (Qazi Noor Din) Chowk old Kotwali.

19. Shrine of Hazrat Mauj Darya Bokhari Sahib, Edward Road.

20. Jamia Masjid Raiwind Mandi Tehsil and District Lahore.

21. Masjid Mai Wali (Mian Umer Din) Chowk Old Kotwali.

22. Khanqah of Pir Hassan Shah Wali *alias* Hassu Teli, Abot Road.

23. Shrine of Hazrat Mian Muhammad Ismail Sahib *alias* Daras Mian Wadda.

24. Shrine of Blaqi Sahib, Qutab Road.

25. Shrine of Shah Ali Rangrez Sahib, Allama Iqbal Road, Lahore.

26. Masjid Maulvi Taj-ud-Din Sahib, Railway Golf Ground, Moghalpura.

27. Khanqah of Hazrat Bagoo Shah Sahib, inside Lohari Gate, Kasur.

28. Lal Masjid inside Shah Almi Gate.

29. Unchi Masjid, Bazar Lal Khuh, inside Mochi Gate.

30. Shrine of Hazrat Abdul Qaddus Sahib, *alias* Takia Gehdu Shah outside More Gate, Lahore.

31. Masjid Noor outside Mori Gate, Lahore.

32. Masjid Haji Maula Dad, Kocha Kothidaron, Kashmiri Bazar.

33. Darbar of Hazrat Sakhi Abdul Wahab Sahib, Lytton Road, Lahore.

34. Takia Rahim Bakhsh *alias* Takia Patranga, Ravi Road, outside Taxali Gate.

35. Jamia Masjid Hangia, Bhai Pheru, Tehsil Chunian.

36. Unchi Masjid Patolian, Kanari Bazar, Lahore.

37. Jamia Masjid Nawab Hussain Khan Wali, Kasur.

38. Shrine of Hazrat Baba Bulha Shah Sahib, Kasur.

39. Masjid Kalan Lal Kurti Bazar, Lahore Cantt.

40. Masjid in Gumti Bazar, Lahore.

41. Masjid Shah Chiragh Naba Road, Lahore.

42. Shrine of Hazrat Qutab Shah *alias* Takia Qutab Shah, Qutab Road.

43. Sunehri Masjid in Dabbi Bazar.

44. Jamia Masjid Ghausian, outside Masti Gate, Lahore.

45. Shrine of Hazrat Kabootar Shah *alias* Takia Kabootar Shah, inside Kashmiri Gate.

46. Shrine of Hazrat Panj Pir Sahib and Hazrat Tajji Sahib, Government College, Lahore.

47. Masjid Mai Lado, Chamber Lain Road, Lahore.

48. Masjid Sheikh Sakandar Bazaz Mohallah, Sadar Bazaar.

49. Jamia Masjid Safdar Street No. 45, Dharampura, Lahore.

50. Masjid Bazaz Hatta Kocha Tobbian Soha Bazar, Lahore.

51. Jamia Masjid Momanpura, *alias* Masjid Kasurian, Ravi Road, Lahore.

52. Takia Baba Sain Lalu, Circular Road, outside Taxali Gate, Lahore.

53. Masjid Shoe Market inside Shahalam Gate, Lahore.

54. Shrine of Hazrat Shah Jamal Sahib, Ichhra.

55. Shrine of Hazrat Masoom Shah Sahib, New Anarkali.

56. Shrine of Hazrat Khawaja Ghulam Murteza Sahib, Mohalla Usman Ganj.

57. Shrine of Hazrat Pir Aziz-ud-Din Sahib, *alias* Sain Edward Pir Makki Ravi Road, Lahore.

58. Shrine of Hazrat Abu Tarab *alias* Shah Gada, Garhi Shahu, Lahore.

59. Masjid Hanfia known as Lal Masjid Shah Jehan Street Mohni Road, Lahore.

60. Takia Sain Sardara Bhondpura, Lahore.

61. Shrine of Hazrat Miran Hussain Sahib, Khoei Miran, Lahore.

62. Shrine of Hazrat Khawaja Khawand Mahmood Sahib, *alias* Alishan Sahib, Baghumpura, Lahore.

63. Mazar Pir Shahda Shah Sahib, Mohni Road, Lahore.

64. Waqf Property of Bara Dari Kakezian situated in Shahdara town, Lahore.

65. Khanqah Pir Hakim Shah, Cooper Road, Lahore.

66. Shrine of Hazrat Chunar Shah Bandgi, Lahore.

67. Masjid Chowk Wali Jallo More, Lahore.

68. Masjid Chowk Bohar Wali, inside Lohari Mandi, Lahore.

69. Waqf land (148K-M14) in Mouzah Chunian district Lahore, allotted in lieu of waqf land attached to Jamia Masjid, Mauzah Farid Abad. Tehsil Balat Garh, district Gurgaon (Bharat).

70. Shrine of Hazrat Shah Noor Shah Sahib, Mauzah Attari Saropa, district Lahore.

71. Jamia Masjid Akbari Mandi.

72 Jamia Masjid, outside Kot Rukhan Dib, *Kasur*.

73. Shrine of Hazrat Sher Shahwali, Shahi Qilla.

74. Shrine of Hazrat Madho Lal Hussain Sahib, Beghumpura.

75. Shifa Manzil, Barod Khana Bazar.

76. Shrine of Hazrat Noor Shah Qadri *alias* Takia Noor Shah Mozang, Lahore.

77. Shrine of Hazrat Baba Shah Farid Sahib, Mauzah Dholanwal, T & D, Lahore.

78. Chilla of Hazrat Baba Farid-ud-Din Masud Ganj Shakar, behind district Court, Lahore.

79. Chilla Hazrat Mian Mir Sahib, Lahore.

80. Sari Mahmood, Khudian, Kasur.

81. Shrine of Hazrat Abdul Khaliq, Kasur.

82. Patwar Khana, Shahdara Town.

83. Shrine of Hazrat Jan Muhammad Hazoori, Gharhi Shahu.

84. Waqf Khan Bahadar Faqir Syed Jamal-ud-Din known as Imambara, Bazar Hakeeman inside Bhati Gate, Lahore.

85. Shrine of Hazrat Mir Muhammad Sahib, Waris Road, Lahore.

86. Shrine of Hazrat Sain Jamnun Shah Sahib, Shahdara Town.

87. Shrine of Hazrat Sadruddin Sahib, *alias* Sardar Dewan, Kasur.

88. Jamia Masjid Muhammad Khan, Chunian, District Lahore.

89. Shrine of Hazrat Hazuri Shah Sahib, village Khui Miran Tehsil and district Lahore.

90. Taking over the properties attached to the Shrine of Rasul Shahian, Landa Bazar, Lahore.

91. Waqf land attached to Masjid Mauzah Bela Qadim, Tehsil and District Ferozepur (Bharat) situated in Revenue Estate of Jamberkalan, Tehsil Chunian, district Lahore.

92. Taking over of Waqf properties dedicated by the late Pir Ahmad Ali Khan, situated in Kasur.

93. Jamia Masjid Ahle-Hadis, Khudian, Tehsil Kasur, District Lahore.

94. Takia Marasian, near M.B. High School Kasur, district Lahore.

95. Shrine of Hazrat Pir Zinda Imam Sahib, Mozang, Lahore.

96. Shrine of Hazrat Khair-ud-Din, Shah Abdul-ul-Mali Sahib, Abdul Mali Road, Lahore.

97. Jamia Masjid Mohalla Sadhean, inside Akbari Gate, Lahore.

98. Waqf properties, attached to Daras Mian Chhota, Moghalpura, Lahore.

99. Masjid Shah Qalandar Bakhsh, old Anarkali, Lahore.

100. Tombs of Nawab Abdul Samad Khan Ghazi, Nawab Zikria Khan and Begum Nawab Zikria Khan and Masjid Begumpura, situated in Begumpura, near Darul Furqan, Lahore.

101. Darbar of Hazrat Data Ganj Bakhsh Sahib, Lahore.

102. Badshahi Mosque, Lahore.

SIALKOT DISTRICT

1. Darbar Hazrat Imam Sahib, Sialkot City.

2. Waqf land in Mauzah Dhala Dhai, Tehsil Narowal, district Sialkot. And Waqf land in Mauzah Sheroki and Chak No. 119 Bhaher, Tehsil and District Sheikhupura, allotted in leiu of waqf land attached to the Shrine of Hazrat Imam Shah Ali Sahib, Mauzah Tathar Chattar, Tehsil Batala, district Gurdaspur (Bharat).

3. Unchi Masjid Bazar Pansarian, Mohallah Salu Gugga.

4. Jamia Masjid De-Darwaza, Sialkot City.

5. Waqf Property of Late Haji Muhammad Ali of Sialkot.

6. Shrine of Hazrat Abdul Slam Sahib Chishti, Sialkot.

7. Shrine of Hazrat Baba Gullu Shah Sahib, Mauzah Kore-ki, Tehsil Daska.

8. Jamia Masjid situated in village Satrah Tehsil Pusrur, district Sialkot.

SHEIKHUPURA DISTRICT

1. Shrine of Hazrat Pir Bahar Shah, V. Hinjranwala Sheikhupura.

2. Shrine of Hazrat Shah Abu-ul-Khair Nau Lakh Hazari Sahib, Shahkot.

3. Shrine of Hazrat Mahboob Shah Sahib, Chak No. 3/U.C., Tehsil Nankana.

4. Imambara, Ward No. 6, Sheikhupura.

5. Shrine of Hazrat Mian Sher Muhammad Sahib, and Masjid in Sharaqpur, Tehsil Nankana.

6. Unchi Masjid Ghalla Mandi, Nankana Sahib.

7. Jamia Masjid, Kacheri Masjid and Panj Pir, Sheikhupura.

8. Shrine of Pir Qalandar Shah Ratta Gojran (Ratta Piran Tehsil Shahdara district Sheikhupura).

9. Waqf land in Mauzah Sherake Sheikhupura allotted in lieu of Waqf land attached to the Shrine Fazal Elahi, district Jullandur (Bharat).

10. Masjid Imamkot, Shahkot.

11. Jamia Masjid Saeedia, Mandi Muridke district Sheikhupura.

GUJRANWALA DISTRICT.

1. Shrine of Hazrat Sain Boote Shah, V. Bhiri Chatta Hafizabad.

2. Masjid Haji Main Imam Din, inside Gujakhi Gate.

3. Masjid Maulvi Muhammad Hussain, Chowk Niaeen.

4. Jamia Masjid Langarian wali, Gujranwala.

5. Masjid Ahle-Hadis, Dall Bazar.

6. Unchi Masjid inside Lohari Gate.

7. Masjid Unchi Moghalanwali, Bazar Chorigaran.

8. Shrine of Hazrat Shah Adbul Rehman, *alias* Pak Rehman, Mauzah Bhiri Kalan, Tehsil Gujranwala.

9. Masjid Mai Latto Bazar Bhabharian.

10. Ghilla Gah, known as Darbar of Hazrat Sakhi Sarwar Sahib, Mauzab Dhamkal, Tehsil Wazirabad.

11. Khangah Hazrat Hafiz Anayat Shah Chak Ghazi, Tehsil Hafizabad, district Gujranwala.

12. Shrine of Hazrat Sabit Shah Sahib, Tehsil Hafizabad district Gujranwala.

KARACHI: PRINTED AT THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS.
(600)—5-65—IV

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 13th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-04 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ام حسبتم ان تدخلوا الجنه ولما یا تکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم البا ساء و الضرآء و زلزلوا حتیٰ یقول الرسول والذین آمنومعه متیٰ نصرالله ؕ الا ان نصرالله قریبo یسئلونک ما ذاینفقونo قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والا قربین و الیتمیٰ والمسٰکین و ابن السبیل و ما تفعلو من خیر فان الله به علیمo کتب علیکم القتال و هوکره لکم ۚ و عسیٰ ان تکر هوا شیئاً وهو خیر لکم ۚ و عسیٰ ان تحبوا شیئاً و هو شر لکم ؕ و الله یعلم و انتم لا تعلمون o

پ ۲ — س ۲ — ع ۱۰- آیات ۲۱۴ تا ۲۱۶

کیاتم یہ خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ ابھی تو تمہیں وہ آزمائشیں پیش ہی نہیں آئی ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آ چکی ہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں انہیں پیش آئیں شدتوں اور ہولناکیوں سے ان کے دل دھل گئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی - گھبراؤ نہیں خدا کی مدد قریب آگئی- (اے پیغمبر) تم سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ کس طرح مال خرچ کریں - ان سے کہدو کہ جو کچھ بھی تم اپنے مال سے نکال سکتے ہو خرچ کرو تو اس کے مستحق تمہارے ماں باپ ہیں عزیز و اقارب ہیں یتیم بچے ہیں- مسکین ہیں مسافر ہیں اور جو کچھ بھی تم بھلائی کے کاموں میں سے کرتے ہو اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے- لڑائی کا تم کو حکم دیا گیا وہ تمہیں ناگوار ہے- لیکن بہت ممکن ہے کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں اچھی لگتی ہو اور اس میں تمہارے لئے برائی ہو اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے -

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Khan Ajoon Khan Jadoon.

SCARCITY OF DRINKING WATER IN THE VILLAGES OF GADOON AREA OF TEHSIL SAWABI

***4898. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is a great scarcity of drinking water in the following villages of Jadoon area of Tehsil Sawabi:—

(1) Village Beesak, (2) village Bada and (3) village Sandawa;

(b) whether it is a fact that the existing surface of wells near these villages dry up during summer months and the people of these villages have to fecth drinking water from a distance ranging from 5 to 6 miles;

(c) if answers to (a) and (b) be in the affirmative, whether any survey has been made for constant supply of drinking water to the said villages; if so, the details thereof;

(d) if answer to (c) above be in the negative, whether Government intend to take stock of the situation to remove the scarcity of drinking water in the above-mentioned villages?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) محولہ سکیموں کے لئے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں گنجائش رکھی جائیگی کیونکہ سروے اور تحقیقات کا کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ سال ۱۹۶۴-۱۹۶۵ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سروے اور تحقیقات کے لئے رقوم طلب کی جا رہی ہیں۔

HOSPITALS AND DISPENSARIES IN NORTH WAZIRISTAN

***5205. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the number of hospitals and dispensaries working in North Waziristan;

(b) whether all necessary medicines are available in the said hospitals and dispensaries (i) if so, their total annual consumption, (ii) if not, reasons therefor;

(c) whether it is a fact that there is a scheme to appoint a Lady Doctor at Miran Shah; if so, the date by which her appointment is likely to be made;

(d) whether there is any Dentist at Civil Hospital Miran Shah; if not, whether Government intend to appoint a Dentist there if so, when?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—

(الف) ہسپتال ۵

ڈسپنسریاں ۲۰

(ب) تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ضروری دوائیں دستیاب ہیں۔

(۱) دواؤں کی سالانہ کھپت۔ ۱۸۰۰ روپے ہے۔

(۲) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) سکیم کی منظوری پر ۶۵-۱۹۶۴ء میں ایک لیڈی ڈاکٹر کو تعینات کیا جائے گا۔

(د) عنقریب ایک دندانساز کا تقرر کیا جائے گا۔

مسٹر عبدالرازق خان— جناب صدر۔ فرمایا گیا ہے کہ ہسپتال ۵ ہیں اور ڈسپنسریاں ۲۰ ہیں۔ اور ان پر دواؤں کا سالانہ خرچ -/۱۸۰۰ روپیہ ہے کیا یہ صحیح ہے؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) :- نہیں یہ خرچ اٹھارہ ہزار ہے۔

DEVELOPMENTS IN NORTH WAZIRISTAN.

***5206. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the total amount allocated for developments in North Waziristan during the First and Second Five Year Plans along with the nature of works for which these were allocated and whether all those projects for which allocation were made have since been completed;

(b) the number of development schemes for the tribal areas with their estimated costs proposed to be included in the Third Five Year Plan;

(c) out of the schemes mentioned in (b) above the number of schemes along with their cost to be sanctioned for North Waziristan?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—

(الف) پہلے پنج سالہ منصوبے کے تحت تعین ندارد ہے۔ فی الواقعہ شمالی وزیرستان کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبے میں سیکڑوار تعین حسب ذیل ہے :—

نمبر شمار	سیکٹر	لاگت	کیفیت
		روپے	
۱	آبپاشی	۱۴،۳۰،۰۰۰	۲ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور ۲ زیر کار ہیں۔
۲	زراعت	۲،۷۶،۰۰۰	سوائے داردونی سیڈ فارم کے تقریباً تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔
۳	صنعت	۳،۳۸،۰۰۰	اونی مرکز اور ریشم کے کیڑے پالنے کے مرکز قائم کئے گئے۔
۴	تعلیم	۴،۸۹،۰۰۰	محمد خیل اور حسن خیل میں پرائمری سکول کی تعمیر اور رزمک میں لوئر مڈل سکول کے اجرا کے سوا تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

نمبر شمار	سیکٹر	لاگت	کیفیت
		روپے	
۵-	صحت	۲۰،۳۶،۰۰۰	تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں سوائے شیوا سپسوام ڈویژن کے مقام پر ہسپتال کے جو ابھی تعمیر ہونا ہے اور میراں شاہ میں ایجنسی سرجن کا بنگلہ بھی ابھی تعمیر ہونا ہے۔
۶-	واپڈا	۱۰،۲۲،۰۰۰	بجلی کی ترسیلی لائن میراں شاہ تک وسیع کی جا چکی ہے اور میر علی اڈا میراں شاہ سرائے اور میراں شاہ دیہہ اور دواب خیل میں بجلی پہنچائی جا چکی ہے۔ توسیع کا کام جاری ہے۔
	میزان	۵۶،۱۴،۰۰۰	

(ب) ایسی سکیموں کی منظور شدہ فہرست جو تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کی جائیں گی۔ انکا ہونا ابھی قبل از وقت ہے۔ فی‌الحال صرف ایک سرسری پروگرام پر غور کیا جا رہا ہے۔ مجوزہ پروگرام کے ابتدائی سروے اور مکمن العمل ہونے کی تحقیقات کے بعد لاگت کے تخمینے تیار کئے جاتے ہیں۔

(ج) شمالی وزیرستان کے لئے تیسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے مجوزہ سکیمیں :-

نمبر شمار	سیکٹر	سکیموں کی تعداد	نام سکیم	لاگت
۱	آبپاشی	۲۶	..	۳،۷۰،۵۱،۰۰۰ روپے
۲	زراعت	۳	ٹریکٹرز یونٹ سے بیج اور ای اے ڈی اے اور عملہ زراعت کے لئے عمارتوں کی تعمیر	محکمے کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی
۳	سڑکیں پل عمارتیں اور پینے کے پانی کی سکیمیں وغیرہ	۱۶	..	ایضاً

نمبر شمار	سیکٹر	سکیموں کی تعداد	نام سکیم	لاگت
۴	پرورش حیوانات	۵	شفاخانہ حیوانات ڈسپنسریاں اور بھیڑوں کی ترقی وغیرہ	محکمے کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی
۵	جنگلات	۳	جنگلات لگانا تحفظ اراضی اور نرسریاں	ایضاً
۶	صنعت	۷	تحفظ اثمار ٹینری سمینٹ فیکٹری کے قیام کے امکان کی تحقیق وغیرہ	ایضاً
۷	تعلیم	۶	ایک کالج کے اجرا سکولوں کا درجہ بڑھانا اور نئے پرائمری سکولوں کا اجرا اور ہوسٹلوں اور کوارٹروں کی تعمیر	ایضاً

مسٹر عبدالرازق خان — یہ تقریباً ۶ items ہیں ہر ایک کے لئے علیحدہ رقم دی گئی ہے۔ اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ ہر ایک سکیم مکمل ہوچکی ہے اور فلاں باقی ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ باقی پر کتنا خرچ ہوتا ہے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے جو میں سمجھا ہوں کہ جو رقم منظور ہوگئی ہے اس میں سے بہت تھوڑے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور باقی جو ہیں وہ lapse ہوجائیں گے۔

وزیر قانون— (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) آپ کونسی کلاس کو Refer کر رہے ہیں۔

مسٹر عبدالرازق خان— سب کو۔

وزیر قانون— یعنی نمبر ۱ سے ۶ تک۔

مسٹر عبدالرازق خان— جی ہاں۔ ان سب پر کتنا خرچ ہوا ہے۔

وزیر قانون—یہ تو جواب میں دیا ہے کہ ۶۵ لاکھ ۱۴ ہزار۔ یہ رقم ساری ۶ سکیموں پر خرچ ہوئی ہے۔

مسٹر عبدالرازق خان— میری یہ گذارش ہے کہ جو رقم اس سال تمام Sector کے لئے منظور کی گئی ہے کیا ساری خرچ ہوجائے گی۔

وزیر قانون— میں امید کرتا ہوں اور میں نے لکھ کر بھیج دیا ہے کہ ہر صورت میں یہ کوشش کی جائے کہ یہ رقم خرچ ہو۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ کوشش کی جائے گی کہ جتنی رقم کی منظوری ہوگئی ہے۔ اس سال میں خرچ ہوجائے۔

KHASADARS IN NORTH WAZIRISTAN

*5207. **Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the number of Khasadars in North Waziristan and the monthly salary given to each;

(b) whether Government intend to increase their strength, if so, to what extent;

(c) whether it is a fact that the salary paid to a Khasadar is inadequate;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to enhance their salary if so, to what extent; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) The total number of Khasadars in North Waziristan Agency is 2,149 and the total monthly emoluments of each grade are as under :—

	Rs.
Subedar	147
Foot Jamadar	116
Adjutant Jamadar	127
Havildar	73
Naik	68
Daffadar	94
Lance Daffadar	83
Sawar	78
Khasadar	63

(b), (c) and (d) The administrative and financial control over the Khasadars is exercised by the Government of Pakistan and the Provincial Government is not in a position to answer these parts of the question.

IRRIGATION PROJECTS UNDERTAKEN IN NORTH WAZIRISTAN

***5208. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(a) the names of irrigation projects undertaken in North Waziristan during 1962-63 and 1963-64 along with the amounts spent on each project;

(b) names of irrigation projects, proposed to be undertaken in North Waziristan during 1964-65;

(c) whether it is a fact that resolutions were passed by North Waziristan Agency Council and Divisional Council, Dera Ismail Khan for Tribal Areas for implementation of certain irrigation projects in North Waziristan, if so, action taken thereon?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) The requisite information is furnished below:—

(a) Projects in progress during 1962-63:—

(1) Anghar Nullah Irrigation Scheme, up-to-date expenditure. Scheme completed ... 1,12,709

(2) Dosali Nullah Irrigation Scheme, up-to-date expenditure. Scheme completed ... 1,16,445

(3) Construction and improvement to Karazes in North Waziristan Agency up-to-date expenditure. Scheme completed ... 73,324

(4) Bichi Kashkai Irrigation Scheme up-to-date expenditure. The work is in progress ... 12,146

(5) PAI Khel Irrigation Scheme, up-to-date expenditure. The work is in progress ... 95,549

(6) Tubewell Irrigation Scheme for Idak and Khajori (estimated cost Rs. 5,77,000) is proposed to be taken in hand during current financial year 1963-64.

(b) The schemes in progress from the current year will be continued on for completion during 1964-65.

(c) The scheme as detailed in answer to part (a) above were discussed in the meeting of the Divisional Council (Special Areas) D. I. Khan and the progress of each work was duly noticed by the Council.

TREES PLANTED BY GOVERNMENT IN NORTH WAZIRISTAN.

***5209. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) the number of trees planted by Government in North Wazir istan during the last two years, the names of the place where these were planted and the number of the trees which were successful;

(b) whether it is a fact that the plantation carried out on both sides of all roads in North Waziristan has proved a success;

(c) the total annual expenditure incurred on the maintenance of the public park at Miran Shah and whether this park has proved useful?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) 5,716 plants were planted on 8 miles, 4 furlongs of road side from Khajori Fort to Miran Shah in North Waziristan Agency during 1962-63, out of which 3,100 plants survived.

(b) Yes, the plantation referred to in (a) has proved a success.

(c) Plantation was done only in a part of the public park at Miran Shah at a cost of Rs. 590 during 1962-63. The park has proved successful.

SHIFTING OF POLICE STATION FROM MITRO TO DOHKOTA IN DISTRICT MULTAN

*5576. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) the total number of Police Stations in Multan District along with the dates which the building of each of the said Police Stations was constructed and the amount spent annually on the repairs of each building;

(b) the number of residential quarters for the Police staff at the Police Station, Mitro, District Multan along with the year when the said quarters were constructed and the total amount spent on their construction along with the amount spent annualy on the repair of these quarters;

(c) the number and names of chaks and villages under the jurisdiction of the above said Police Station along with the length and breadth of the area in mileage under the control of the said Police Station;

(d) whether it is a fact that the said Police Station is not centrally located but is situated at the farthest end of the area lying within its jurisdiction with the result that the staff as well as people find it very difficult to reach it in the absence of adequate travelling facilities;

(e) whether it is also a fact that sometimes the people do not lodge even the most urgent and important complaint in the above said Police Station due to its remote location and non-availability of means of communication;

(f) if answers to (d) and (e) above be in the affirmative, whether Government keeping in view the convenience of the people, intend to shift the said Police Station from its present location to Dohkota which is centrally located ?

Parliamentary Secretary: (Mian Abdul Haq) : (a) Twenty-three statement giving details of expenditure incurred on repairs is placed on the Assembly table*.

(b) Nil.

(c) List of 134 Chaks is enclosed.* The farthest chak is situated 17 miles from the Police Station.

(d) No. The Police Station is located at a place which almost fall in the Centre of its jurisdiction.

(e) No such complaint has come to notice.

(f) The question does not arise.

---

*Please see Appendix I at the end.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی— جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو تفصیل اس ایوان میں پیش کی ہے آپ ملاحظہ فرمائیں کہ تھانہ مترو پر سالانہ مرمت کا خرچ بہت ہی قلیل کیا جارہا ہے۔ اس کی عمارت ۱۸۶۹ میں بنی تھی اس کو ۹۵ سال گذر گئے ہیں۔ یہ کچی عمارت ہے اور بہت ہی بوسیدہ حالت میں ہے کیا حکومت اسے ازسرنو تعمیر کرنے پر غور کرے گی۔ کیونکہ یہ بالکل کچی ہے۔

وزیر قانون— (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔ اگر کچی ہے یا پختہ ہے تو یہ دوسری بات ہے۔ ہمارا ملک غریب ہے۔ اگر کچی بلڈنگ میں پولیس کا کام ہورہا ہے تو پھر ٹھیک ہے اور اگر کچی ہونے کی وجہ سے وہ ہم لوگوں کے taste نہیں۔ تو بھی کوئی بات نہیں لیکن کچی بلڈنگ میں پولیس اپنا کام نہیں چلا سکتی تو پھر اس کا ضرور خیال کیا جائے گا۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی— کچی کا مطلب یہ ہے کہ وہ بالکل بوسیدہ ہے اور پھر اس کی سالانہ مرمت پر صرف ۱۵۱ روپیہ خرچ ہوتے ہیں یہ بھی ناکافی رقم ہے۔ اس لئے عوام سے چندہ اکٹھا کرکے اس عمارت پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جس سے عوام کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔

وزیر قانون— جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ عوام سے چندہ لے کر وہاں خرچ کیا جارہا ہے تو میں محکمہ کو لکھ کر بھیجوں گا کہ عوام سے تھانہ کے لئے چندہ لیا جارہا ہے یہ صحیح بات نہیں اور محکمہ کو اس امر کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی— جناب عالی۔ جزو (ب) میں پارلیمنٹری سکریٹری صاحب نے جواب دیا ہے کہ عملے کیلئے رہائشی کوارٹر تعمیر نہیں کئے گئے۔ کیا وہ اس امر سے واقف ہیں کہ پولیس زمینداروں کو تنگ کر کے انکے مکانات خالی کراتی ہے اور تھانیدار صاحب اسمیں رہتے ہیں تو کیا میں یہ دریافت کرسکتا ہوں کہ انکے کوارٹروں کیلئے انتظام فرمائیں گے۔

وزیر قانون— جہاں تک کوارٹرز کا تعلق ہے اگر وہاں کے Range کے ڈی - آئی - جی سفارش کریں گے کہ کوارٹر کی ضرورت ہے تو یقیناً بنایا جائیگا۔

بابو محمد رفیق– کیا وہ ڈی - آئی - جی سے یہ معلومات حاصل کریں گے کہ معزز ممبر انکے نوٹس میں یہ چیز لائے ہیں۔

وزیر قانون– ضرور حاصل کریں گے۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی – جزو (د) ملاحظہ فرمائیں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ مرکزی مقام پر تھانہ نہیں ہے - یہ غلط ہے اسکی لمبائی چوڑائی ۳۴- میل ہے مجھے یہ غلط جواب کیوں دیا گیا ہے اسکی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر قانون– اگر معزز ممبر کہتے ہیں کہ جواب غلط ہے تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ ہم دوبارہ انکوائری کرائیں گے اور پھر اسکی تلافی کریں گے۔

ARREST OF ALLAMA ABDUL HAQ, M.P.A.

***5667. Ch. Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) the time of the arrest of Allama Abdul Haq, M.P.A.

(b) the name of jail where he is detained;

(c) the charges against him and the period of his detention;

(d) the class of prisoners the said M.P.A. is placed in;

(e) the amount of relief per month allowed to (i) his family and (ii) himself for miscellaneous expenses in Jail?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) 7-3 a.m. on 7th January, 1964.

(b) Bahawalpur Jail.

(c) The charges against him are contained on the grounds of arrest and detention served on him a copy of which is placed on the table of the House. He is detained for a period of two months.

(d) Class I.

(e) Under the rules, every class I, detenus gets a monthly allowance of Rs. 50.00 per mensem to supplement amenities of life. The question of granting relief to the family of a detenus is considered on receipt of application from him. No such application has so far been received from Mr. Abdul Haq.

No. 3-1-H-Spl. I/64.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN,
HOME DEPARTMENT.

GROUNDS OF ARREST AND DETENTION.

You, M. Abdul Haq, M.P.A., member of Central Majlis-e-Shoora of Jamaat-i-Islami have of late been indulging in the following activities which are prejudicial to public safety and the maintenance of public order in the Province of West Pakistan:—

1. That you have until the 6th January, 1964, when the Jamaat-i-Islami was declared an unlawful association under the Criminal Law Amendment Act, 1908, been a member of the Majlis-i-Shoora, the Executive of the aforesaid Jamaat which has for its objective the acquisition of political power and control by force and setting up a fascist regime;
2. That the aforesaid Jamaat was opposed to the creation of Pakistan and has continued to show open hostility to it and its Government;
3. That the aforesaid Jamaat has been infiltrating in the Government Offices and Labour Organization with intent to seize power by fomenting trouble and suborning the loyalty of Government servants;
4. That the said Jamaat through its students counter-part, namely, Jamiat-ul-Tulaba, has been resorting to illegal strikes and creating disorders and disturbances in educational institutions as well as in public places;
5. That the said Jamaat with the objective of discrediting the Government of Pakistan and in furtherance of its aim has attempted to disrupt friendly relations between Pakistan and Iran by publishing in the October 1963 issue of the monthly periodical "Tarjuman-ul-Quran" a vicious and unwarranted attack on Iran and its Royal family;
6. That the said Jamaat is attempting to create disaffection among the Armed Forces by means of objectionable speeches by its leaders.

For the above reasons the Governor of West Pakistan is satisfied that you have acted in a manner prejudicial to the public safety and the maintenance of public order.

You are hereby informed of the above reasons of your detention in order to enable you to make, if you so wish, a representation in writing against the order of detention.

You are also hereby informed that you have the right to make such a representation.

(S. ALAMGIR)
Secretary to Government of West Pakistan,
Home Department.

Dated Lahore, the 13th January 1964.

To

M. Abdul Haq, M.P.A.

وزیرقانون– (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) میں ایک بات آپ کی اجازت سے عرض کردوں کہ جسوقت یہ جواب دیا گیا تھا اسوقت علامہ صاحب کا دو مہینے کا Detention تھا اسکے بعد اب یہ پوزیشن ہے کہ دو مہینے ختم ہوچکے ہیں اور بورڈ کی سفارش پر علامہ صاحب کا Detention period extend کیا گیا ہے اور (بی) میں یہ عرض کردیا گیا ہے کہ بھاونپور جیل میں ہیں۔ اب بورڈ کے سامنے پیش ہونیکی وجہ سے وہ لاہور جیل میں آگئے ہیں۔

چودھری محمد ابراھیم– کیا وزیر قانون یہ فرمائینگے کہ وہ اپنے گھر میں کمانے والے ایک واحد شخص ہیں انکے گھر والوں یعنی بال بچوں کو اسوقت تک کوئی الاؤنس نہیں دیا جارہا ہے۔

وزیر قانون– ابھی عرض کیا ہے کہ فیملی الاؤنس کیلئے Detenu کو خود درخواست دینا پڑتی ہے اور اگر Detenu درخواستیں دیتا تو ہم نہیں سمجھتے اور ہمیں نہیں معلوم ہوتا۔ اگر علامہ صاحب درخواست کریں گے تو جیسا رولز کا تقاضا ہے انکی حق تلفی نہیں ہوگی۔

چودھری محمد ابراھیم– اگر کسی Detenu کے گھر میں کوئی بالغ شخص نہ ہو جو درخواست دے سکے۔

Mr. Speaker: The detenu himself can give an application.

چودھری محمد ابراھیم– جیسا کہ صاحب صدر۔ اس سے پہلے آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ Detenu کو گھر والوں سے ملنے کی اجازت نہیں ملی۔

Mr. Speaker: But he can make an application himself.

Minister of Law: The detenu should apply.

چودھری محمد ابراھیم – مولانا کی Dentention کا جو سٹیٹمنٹ ہے اسمیں یہ کہا گیا ہے۔

"That the afore said Jamaat was opposed to the creation of Pakistan and has continued to show open hostility to it and is Government."

حالانکہ یہ سراسر غلط ہے اسوقت علامہ عبدالحق اس جماعت کے ممبر ہی نہیں تھے جسوقت انپر یہ الزام لگایا تھا۔

وزیر قانون— ہمیں مجبور نہ کیا جائے کسی سلسلے میں کہ کوئی بحث کریں کیونکہ Detenu کی Original extension کا جہاں تک تعلق ہے۔

The matter is pending before the High Court for a decision and it is, therefore, sub-judice. I would personally request that we may not be compelled to discuss this matter on merits because there will be charges and counter-charges and recrimination, which I would very respectfully submit is an issue which should be avoided.

VOTING RIGHTS OF PRISONERS DURING ELECTIONS

*5676. **Mian Muhammad Akbar:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Prisoners are entitled to cast their votes in the Basic Democracies elections and other elections in the country;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the nature of facilities provided to them during the last Basic Democracies and Assemblies elections and whether they actually cast their votes during the said elections?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) No.

(b) The question of providing facilities to prisoners does not arise.

DANCES AND CABERET IN VARIOUS HOTELS IN BIG CITIES OF WEST PAKISTAN.

*5720. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that dances and caberet are performed in various Hotels in big cities of West Pakistan; if so, whether any permission from the Government for this purposes is necessary;

(b) names of the Hotels where the said dances have been permitted alongwith reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکریٹری-- (میاں عبدالحق) (الف) جی ہاں۔ گورنمنٹ سے کسی اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں ہے (ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Does the Parliamentary Secretary Home know that ball-room dancing is banned in China? Although we are a Muslim State we have ball-room dancing everywhere in the whole of Pakistan, which is contrary to Islamic ideals.

Parliamentary Secretary: So far as China is concerned, I am not aware of the situation there, but so far as Pakistan is concerned, we cannot interfere in the private lives of others.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Is ball-room dancing not contrary to the very conception of our Muslim life?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): We entirely agree with the very good wishes and expressions of the lady member here. Actually a communique was received from the Central Government that a strict eye should be kept and anything which is nude or not permissible should be taken note of. These instructions were issued to the District Magistrates that they should not hesitate to take action under the Penal Code. Reports have been received from various District Magistrates. It is only in bigger cities like Karachi, Lahore or Pindi where there are such big hotels where these dances do take place, but there all that they are required to do is to take out a licence from the local municipal committees. Here the Corporations have also been addressed by the Provincial Government to see that wherever any such dance takes place, it should not be permitted, and the licence should be immediately cancelled. If anything comes to the notice of the Provincial Government, the Provincial Government will surely move and see that their instructions are followed, but so far as the existence of the law on the subject is concerned, the law is already there, and I am sure it will have to be not enforced wherever any such instance comes to notice.

بابو محمد رفیق — کیا وزیر صاحب کو یہ معلوم ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں یہ Dances ہوتے ہیں تو کارپوریشن نے ابتک انکے خلاف Action کیوں نہیں لیا ۔ ہمیں شرم آتی ہے کہ ہمارے ملک میں اس قسم کے Dances ہوتے ہیں ۔ میں اسکے لئے ایک بل بھی لارہا ہوں کہ حکومت کے نوٹس میں یہ Dances ہیں اور اسنے ابتک ان پر کیوں پابندی نہیں لگائی ۔ اور کارپوریشن نے کیوں Action نہیں لیا ۔

وزیر قانون — میری عرض یہ ہے جیسا بابو صاحب فرماتے ہیں میرا Personal experience نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ بابو صاحب کا ہو ۔ میرا خیال ہے کہ یہ Opinion کی بات ہے ہمارے معزز ممبر کو شرم آتی ہے اور ایسے شخص بھی ہیں جنکو شرم نہیں آتی ۔ بات یہ ہے کہ اگر کوئی

objectionable چیز ہو اور معزز ممبر ہمارے نوٹس میں یہ لائیں کہ اس تاریخ کو اس ہوٹل میں ایسی بات ہوئی - جسکی بناء پر - (At this stage Babu Muhammad Rafiq stood up to speak)

Mr. Speaker: Babu Sahib take his seat. Let the Minister finish his reply.

Minister of Law: I have finished Sir.

بیگم جہاں آرا شاہنواز – میرا ضمنی سوال یہ ہے - کہ اگر مغربی طرز کے بال روم ناچ ہمارے اسلامی خیالات و جذبات کے خلاف ہیں - اور اگر یہ چین جیسے ملک میں ممنوع قرار دیئے جاسکتے ہیں - تو ہمارے ملک میں اسکی ممانعت کیوں نہیں ہوسکتی -

وزیر قانون – میں پھر عرض کرونگا - کہ جہاں تک ہمارے اپنے ملک کا سوال ہے - اگر یہ قابل اعتراض بات ہے - اور ہمارے پاس اس کے خلاف رپورٹیں آئینگی - تو ہم یقیناً اسکو بند کردینگے - میں نے جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا ہے - کہ یہ معاملہ نظریات کے مختلف ہونے کا ہے - کیونکہ جب بااختیار لوگ اسے وقتاً فوقتاً دیکھتے ہیں - تو وہ اسے قابل اعتراض نہیں سمجھتے ہیں -

---

REVISION OF THE SCALES OF PAY OF LEVIES (BADRAGAS) IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

***5730. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the scales of pay of Levies (Badragas) in Quetta/Kalat Divisions have not been revised and enhanced as has been done in the case of other Government employees;

(b) if answer to (a) be in the affirmative, reasons thereof?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): It is submitted that answer to this question has not been received and, therefore, we will answer it on the next turn.

TRANSFER OF PRISONERS EXCLUDING POLITICAL PRISONERS TO THE JAILS SITUATED IN THEIR RESPECTIVE DIVISIONS.

*5859. **Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Parliamentary Secretary. Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government decided to transfer all the prisoners excluding political prisoners in the Province to the Jails situated in thier respective Divisions;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the prisoners belonging to Peshawar Division lodged in Sukkur and Multan Jails have since been transferred to the jails in Peshawar Division, if not, therefore?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Instructions have been issued to the jail authorities to detain the short-term prisoners convicted of ordinary offences within the same Division.

(b) Orders have been issued to transfer to Peshawar a number of convicts belonging to former N.W.F.P. and at present undergoing life imprisonment in Sukkur and Multan Jails. Individual cases of hardships in (respect of long-term prisoners) will continue to be considered on Compassionate grounds.

JAILS IN THE PROVINCE

*5993. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) that number and location of jails in the province;
(b) the class-wise number of convicts each of the said jails;
(c) the class-wise maximum accommodation available in each of the said Jails;

(d) the class-wise average daily expenditure per convict during the months from July 1963 to December 1963 incurred on (i) food and (ii) other items;

(e) the average labour put in by a convict per day in terms of money during the said period?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) to (c) The required information is given in the statements attached herewith.*

(b) The average, daily expenditure on food per convict during the period from July 1963 to December 1963 is approximately Rs. 0.48 on class convicts and Rs. 1.66 for A. and B. Class convicts.

(e) Convicts are not employed on one particular labour but they are put at to various types of labours in jails. It is, therefore, difficult to determine averge labour put in by a convict per day. Roughly, a convict earns Re. 0.50 daily.

---

*Please see Appendix II at the end.

چودھری محمد ابراھیم — پارلیمنٹری سیکریٹری ہوم نے فرمایا ھے۔ کہ ھرایک قیدی پر ۴۸ پیسے یعنی آٹھ آنے سے بھی کم خرچ ھورھا ھے۔ تو کیا وہ بتاسکینگے۔ کہ اتنے پیسوں سے ایک مرغی کو دانہ بھی میر ھوکر دیا جاسکتا ھے۔

وزیر قانون — (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) مرغی تو آٹھ آنے میں نہیں مل سکتی۔ لیکن میں سمجھتاھوں۔ کہ انکو جو کھانا دیا جاتا ھے۔ انکا خرچ کاغذات پر اس لئے کم دکھائی دیتا ھے۔ کہ سبزی وغیرہ جیل کے اندر ھی وہ اگاتے ھیں۔ اور کم خرچ کی وجہ یہ ھے۔ کہ وہ وھاں پر کم قیمت پر مل جاتی ھے۔ اور سستی بھی پڑتی ھیں۔ اگر انکو یقین نہ ھو۔ تو اگر وہ برا نہ مانیں۔ تو وہ میرے ساتھ وھاں کھانے کے وقت ھی جاکر اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ مجھے امید ھے۔ کہ اس طرح انکی تسلی بھی ھوجائے گی۔

خانزادہ تاج محمد خان — اس میں ایک ڈر ھے کہ وزیر صاحب خود تو آجائینگے۔ لیکن انکو وھاں پر چھوڑدینگے۔

چودھری محمد ابراھیم — میں انکا نہایت ھی مشکور ھوں۔ میں انکے ساتھ جاکر دیکھونگا۔ کہ ایک آدمی کو ۴۸ پیسوں میں دو وقت کا کھانا کسطرح دیا جاسکتا ھے۔ بھرحال میں نے جیل کے متعلق پوچھا تھا۔ کہ اس میں کتنی Accommodation ھے۔ اور اس میں بھرتی کتنی ھوئی ھے۔ تو یہاں اس گوشوارے میں دیا گیا ھے۔ کہ حیدرآباد کی جیل میں اسوقت ۳۴۹ قیدی موجود ھیں۔ اور وھاں ۱۶۸ قیدیوں کی گنجائش ھے۔ تو یہ کس طرح انکو وھاں stock کیا گیا ھے۔ وھاں بلیک ھول بنایا گیا ھے۔ اور اسی طرح سکھر جیل میں ۱۱۶۱ قیدی ھیں۔ اور وھاں Accommodation ۱۳۸۲ قیدیوں کی ھے۔ اسیطرح مچھ جیل میں ۷۸۲ قیدی ھیں۔ اور گنجائش ۵۷۰ قیدیوں کی ھے۔ اور یہی حال باقی جیلوں کا بھی ھے۔ تو وزیر صاحب یہ فرمائیں۔ کہ کیا انکو بلیک ھول میں نہیں دھکیلا گیا۔

وزیرقانون — میں یہ عرض کرونگا۔ کہ یہ بلیک ہول نہیں ہے۔ چودھری صاحب نے حیدرآباد کی جیل نہیں دیکھی۔ دراصل جس زمانے میں یہ جیل بنائی گئی تھی۔ وہ اس زمانے کے حالات کے مطابق بنائی گئی تھی۔ بلکہ بہت سی جگہ اور بھی مخصوص کی گئی تھی۔ وہ جاکر دیکھیں۔ تو انکو پتہ چل جائیگا۔ کہ یہ بلیک ہول نہیں ہے۔ اور وہاں قیدیوں کو رھنے کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اسکے باوجود میں یہ عرض کردوں۔ کہ جیلوں کی توسیع خصوصاً جنوبی ریجن یعنی حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن کے لئے خط و کتابت جاری ہے۔ میں نے خود جاکر دیکھا ہے۔ اور میں نے لکھکر بھی بھیجا ہے۔ اور انشاء اللہ حیدرآباد اور مغربی پاکستان کی ساری جیلوں میں یہ تکلیف دور ہوجائیگی۔ ہم جیلوں کی Accommodation بڑھارہے ہیں۔ یہ کوئی Ulterior Motvies کے تحت نہیں کر رہے ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ اس میں بند ہوں۔ بلکہ جیسا کہ چودھری صاحب نے فرمایا ہے۔ یہ زیر غور ہے۔ اور انشاء اللہ یہ ہوجائیگا۔

چودھری محمد ابراھیم — وہ آپ کے مہمان ہیں۔ کم‌ازکم انکے ٹھہرنے اور بسیرے کیلئے تو مناسب جگہ ہونی چاہیئے۔ میں اس سلسلے میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتاہوں۔ اور وہ ہے کہ حیدرآباد ڈویژن کے سلسلے میں ان تمام Items کے متعلق تو اطلاعات پوری آگئی ہیں۔ جنکے متعلق میں نے استفسار کیا تھا۔ لیکن اور جو ڈویژن اور ریجن ہیں۔ اسکی اطلاع جس ترتیب سے دی گئی ہے۔ وہ یقیناً میرا مقصد پورا نہیں کر رہا ہے۔ اس لئے میں عرض کرونگا۔ کہ جسطرح حیدرآباد ڈویژن کے متعلق اطلاعات دی گئی ہیں۔ اسی طرح دیگر ڈویژنوں کے متعلق بھی دوبارہ Statement دی جائے۔

Mr. Speaker: The deails are at page 16.

چودھری محمد ابراھیم — یہ صفحہ ۱۸ جو ہے۔ ۱۹ پرشمالی ریجن کے دیئے گئے ہیں۔ لیکن اس مشکل میں دیئے گئے ہیں۔ کہ پشاور میں دو۔ ہزارہ میں دو۔ اور کچھ نہیں بتایا گیا ہے۔ کہ اس میں Accommodation کتنی ہے۔ قیدی کتنے ہیں۔ اسکی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

وزیر قانون — میں تو یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ جو تفصیلات معزز ممبر نے مانگی تھیں ۔ وہ تو دیدی ہیں ۔ لیکن یہ بتادینا چاہتا ہوں ۔ کہ اس ایک سوال پر حکومت کا ساڑھے تین ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ اب اسکے باوجود بھی اگر آپ سمجھیں ۔ کہ اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے ۔ تو آپ مہربانی کرکے ہمیں بتادیں ۔ ہم انکو معلومات بہم پہنچادینگے ۔ باقی جیسا کہ عرض کرچکا ہوں ۔ جو معلومات معزز ممبر نے پوچھی تھیں ۔ وہ تو ایک Table کی شکل میں بتادی ہیں ۔ پھر بھی اگر آپ سمجھتے ہیں ۔ کہ اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے ۔ تو میں مزید معلومات بھی دینے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی — پوائنٹ آف آرڈر ۔ وزیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ اس ایک سوال پر کم و بیش ساڑھے تین ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ تو کیا اس ہاؤس میں جو سوالات کئے جاتے ہیں ۔ انکی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی ۔ کہ جن پر حکومت خرچ کرنا بھی گوارا نہیں کرتی ۔

مسٹر سپیکر — انہوں نے تو یہ نہیں فرمایا ۔ کہ حکومت اس پر خرچ کرنا گوارا نہیں کرتی ۔ انہوں نے تو صرف اس پر خرچ کی ہوئی رقم بتائی ہے ۔ اور جہاں تک آپکے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وزیر قانون — میں نے تو صرف درخواست کی ہے ۔ کیونکہ یہ کوئی غیر حکومت تو ہے نہیں ۔ اور اسلئے حکومت کے خزانے سے جو رقم خرچ کی جاتی ہے ۔ وہ آپ ہی کا خزانہ ہے ۔ اور اسکے علاوہ جو تفصیل آپ نے مانگی تھی ۔ وہ بھی آپ کو مہیا کردی گئی ہے ۔ میں نے تو صرف یہ عرض کیا ہے ۔ کہ اس پر اتنا خرچ ہوا ہے ۔ اگر آپ اسکے باوجود بھی مزید تفصیلات چاہتے ہیں ۔ ہم حاضر خدمت ہیں ۔ بیشک آپ خرچ کریں ۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے ۔ کہ اس سوال کے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کرنے میں ساڑھے تین ہزار روپے خرچ آئے ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں ۔ کہ وہ ایوان کو یہ بتاسکینگے ۔ کہ اعداد و شمار تو جیل والوں کے پاس ہروقت موجود ہوتے ہیں ۔ تو اسقدر خرچ کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی ؟

وزیرقانون — آپ دیکھوگے کہ جو سوال کیا گیا ہے وہ Exponses کے متعلق ہے۔ اس کے لئے کتنے ہی رجسٹر دیکھنے پڑتے ہیں۔ جو خرچ ہوتا ہے۔ وہ Verify کرنا پڑتا ہے۔ خرچ کبھی کم ہوتا ہے کبھی بڑھ جاتا ہے۔ جو Rates ، Contractor کو دیئے جاتے ہیں وہ Vary کرتے ہیں۔

مسٹر سپیکر — وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انفارمیشن Collect کرنے کے لئے ساڑھے تین ہزار کیسے خرچ ہوا ؟

وزیرقانون— ممبر صاحبان کا شاید یہ خیال ہے کہ سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ صرف ٹیلیفون کرنا ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سب کچھ رجسٹروں میں موجود ہوتا ہے لیکن بعض حالات میں انفارمیشن incomplete آتی ہے۔ اور پھر back reference کرنی پڑتی ہے۔ کہ فلاں فلاں چیز چاہیئے۔ complete کرکے بھیجیں۔ تو اس کے لئے ٹیلیفون کرنے پڑتے ہیں۔ ٹیلی پرنٹر آتے جاتے ہیں۔ ٹیلیگرام دینے پڑتے ہیں۔ کلرک بیٹھتے ہیں۔ سپیشل سٹاف لگانا پڑتا ہے۔ ان سب چیزوں پر یہ خرچ ہوتا ہے۔

مسٹر افتخار احمد خان — سوال صرف یہ تھا کہ ساڑھے تین ہزار کیسے خرچ ہوا۔ اسکی تفصیل بتائیں۔ اور انہوں نے ٹیلیفون اور ٹیلی پرنٹر اور ٹیلیگرام کی لمبی چوڑی بات کردی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس خرچ کی تفصیل کیا ہے۔

Mr. Speaker: The Member may give fresh notice for that.

PUBLICATION OF JAIL MANUAL.

***5994. Ch. Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the date on which the existing edition of the 'Jail Manual' was published in the first instance;

(b) the dates on which the various 'Jail Reforms Bodies' set up from time to time after the date mentioned in (a) above finalised their recommendations;

(c) the major amendments incorporated in the said Jail Manual on the recommendations of the said 'Jail Reforms Bodies'?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) The Jail Manual was published in 1955.

(b) The Government did not set up any Jail Reforms Committees after the publication of the Jail Manual in 1955.

(c) The question of incorporation of major amendments in the Mannual on the recommendations of the Jail Reforms Bodies, therefore, does not arise.

POLICE AND JUDICIAL LOCK-UPS IN THE PROVINCE

***5995. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the number of police and Judicial lock-ups in the Province;

(b) the location of such lock-ups in the Lahore Division where separate Urinals and Latrines are provided for the immates;

(c) the location of such lock-ups in the Province where facilities for payers and fasting were provided during the month of Ramzan last year and this year;

(d) the number of persons detained in the said lock-ups throughout the Province during the half year ending 31st December 1963 and the month of Ramazan this year?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): This question will be answered on the next turn.

CHILD LIFTING CASES REGISTERED DURING HALF YEAR ENDING 31ST DECEMBER 1963 IN KARACHI, LAHORE AND PESHAWAR

***5996. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the number of child-lifiting cases registered during the half year ending 31st December 1963 in the Divisions of (i) Karachi, (ii) Lahore and (iii) Peshawar, sex-wise;

(b) the number of cases out of those mentioned above, where the children were recovered and restored by (i) Police and (ii) private agencies alongwith the nature of rewards given by Government for their recovery?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

		Cases	*Male*	*Female*
	Peshawar	4	2	2
(*a*)	Lahore	25	15	10
	Karachi	26	4	22
	Police Private Agency.			
	Peshawar	4	—	—
(*b*)	Lahore	6	14	..
	Karachi	17	7	..
	REWARD			
	Peshawar .. .. .. — —	Nil.	Nil.	
	Lahore .. .. .. — —	Nil.	Rs. 185 (Cash)	
	Karachi — — — — —	Nil.	Nil.	

ROAD ACCIDENTS

*6120. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the main cause of road accidents is rash driving;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to check rash driving?

پارلیمنٹری سیکرٹری— (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں -

(ب) گاڑیاں تیز چلانے کی روک تھام کے لئے اختیار کردہ اور اختیار کئے جانے والے اقدام حسب ذیل ہیں :—

۱- شاہراہوں پر پڑتالی گشتوں میں اضافہ -

۲- رفتاری پرتالوں میں اضافہ -

۳- ملزموں کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی -

۴- جملہ درجہ اول کے افسران کو کتب شکایات کی فراہمی -

۵- ضلعی و ڈویژنل سطحوں پر حادثاتی ذیلی کمیٹیوں اور ٹریفک ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل- یہ کمیٹیاں انسدادی اور تعزیری کارروائیوں کی ذمہ دار ہوں گی -

چودھری محمد علی— کیا حکومت ان حادثات کو روکنے کے لئے موٹروں، ٹرکوں اور دوسری گاڑیوں میں کوئی میٹر لگانے کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ حادثہ کے وقت موٹر کس رفتار پر چل رہی تھی؟

وزیر قانون— (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - میں نے پرسوں عرض کیا تھا کہ ولایت سے ایک Instrument آتا ہے - Speed کو Check کرنے کے لئے - وہ جب یہاں لگایا گیا تو ہم نے دیکھا کہ وہ آسانی سے tamper ہوسکتا ہے - اس میں ایک تیلی ڈال دیتے تھے اور وہ کام کرنا بند کردیتا تھا - اب ایک اور Instrument نکلا ہے - ہم نے اس کے لئے آرڈر دیا ہے - اسے test کرکے دیکھیں گے- اگر دیکھا کہ وہ tamper نہیں ہوسکتا تو اسے لگائیں گے - اس میں کوئی شک نہیں کہ speed زیادہ ہوتی ہے- rash driving ہوتی ہے - ہم اس سے اتفاق رکھتے ہیں - جتنی جلدی ہوسکا کوئی نہ کوئی طریقہ نکالیں گے -

NUMBER AND NATURE OF SMUGGLING CASES REGISTERED IN EACH DISTRICT MAGISTRATE, BAHAWALPUR, DURING 1963.

*6121. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state the number and the nature of smuggling cases registered in each District of Bahawalpur Division during 1962 alongwith (i) the date of registered of each case, (ii) the distance from the border of the place where the smugglers were apprehended and (iii) the quantity of goods seized in each case?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) to (c) The requisite details are laid on the table.*

SELECTION GRADE POSTS OF SUB-INSPECTORS OF POLICE

*6123. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there are 25 per cent selection grade posts of Sub-Inspectors of Police in the former Punjab area;

(b) whether it is a fact that in Bahawalpur Division, the selection grade posts of Sub-Inspectors of Police are only 10 per cent;

(c) whether it is a fact that promotion of Sub-Inspectors of Police in the said Division has been stopped for the last two years;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for this differential treatment and whether Government intend to remove the said disparity?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) تفاوت کی وجوہ یہ ہیں کہ انضمام سے قبل سابق پنجاب میں سلیکشن گریڈ کی آسامیوں کی شرح قواعد پنجاب پولیس کے مطابق کل منظور شدہ عملہ کی ۲۰ فیصد تھی - کیونکہ قواعد پنجاب پولیس بدستور نافذ ہیں اس لئے سابق پنجاب کے ریجن میں سب انسپکٹروں کو کل منظور شدہ آسامیوں کی تعداد کا ۲۰ فیصد بطور سلیکشن گریڈ دیا جارہا ہے۔ اس تفاوت کو رفع کرنے پر حکومت پہلے سے ہی غور کر رہی ہے۔

---

*Please see Appendix III at the end.

SUPPLY OF WINTER UNIFORMS TO POLICE STAFF.

*6124. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state number and names of the Divisions where the Police Staff, right from a Constable to a Superintendent of Police, are provided with winter uniforms?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) مندرجہ ذیل اضلاع میں محکمہ پولیس کے بالائی اور لوئر عملہ کو (انسپکٹر سے کانسٹیبل تک) سرکاری خرچ پر گرم وردیاں مہیا کی جاتی ہیں۔

ہزارہ	پشاور	کوہاٹ
مردان	باون	راولپنڈی
کیمبل پور	کوئٹہ اور قلات رینج	

مندرجہ ذیل اضلاع میں بالائی اور لوئر عملہ کو ایک ایک فلالین کی قمیض اور بوٹس بھی حکومت کے خرچ پر مہیا کئے جاتے ہیں۔

لاہور رینج	راولپنڈی رینج	ملتان رینج	سرگودھا رینج
لاہور	جہلم	ملتان	سرگودھا
گوجرانوالہ	گجرات	منٹگمری	لائلپور
شیخوپورہ		مظفر گڑھ	میانوالی
سیالکوٹ		ڈی۔ جی۔ خان	جھنگ

نوٹس:

ٹیلی کمیونیکیشن نارتھ زون لاہور صرف۔

ریلوے پولیس لاہور زون صرف۔

پولیس رنگروٹ ٹریننگ سینٹر۔ والٹن لاہور۔

پولیس رنگروٹ ٹریننگ سینٹر۔ سرگودھا۔

تنظیم قومی رضاکار پولیس۔

صرف غیر جریدی عملہ کو سرکاری خرچ پر وردی مہیا کی جاتی ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اس سے بالا درجے کے جریدی پولیس افسران اس وردی الاؤنس سے وردیاں تیار کرتے ہیں جو ان کو اکثر منظور کیا جاتا ہے۔

NUMBER OF LICENCES FOR GUNS AND REVOLVERS ISSUED BY THE DISTRICT MAGISTRATE, BAHAWALPUR, DURING 1963.

*6125. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(a) the number of licences for guns and revolvers issued by the District Magistrate, Bahawalnagar during 1963 alongwith the full particulars of each licence;

(b) the criterion laid down by Government for the issuance of licences for guns and revolvers?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) ۱۹۶۳ میں

بندوقوں کے جاری شدہ لائسنس ۳۱۱

۱۹۶۳ میں ریوالوروں کے جاری شدہ لائسنس ۱۱۸

تفصیلی کوائف ایوان کے میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔*

(ب) غیر ممنوعہ دھانے کی بندوقوں کے رکھنے کے لائسنس ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے قانون اسلحہ ۱۸۷۸ کی دفعہ ۳۳ بشمول قواعد اسلحہ کے قاعدہ ۳۲ کے تحت دئے جاتے ہیں۔ یہ لائسنس بطور معمول نہیں عطا کئے جاتے بلکہ افسران لائسنس عطا کنندگان درخواست گذار کا چال چلن اس کے سابق حالات اور اصلیت سے مطمئن ہونے کے بعد اسے عطا کرتے ہیں۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— جناب والا۔ سوال کے حصہ (ب) میں پوچھا یہ گیا تھا کہ بندوقوں اور ریوالوروں کے لائسنس جاری کرنے کے لئے حکومت نے کیا طریق کار وضع کیا ہے۔ اس کے جواب میں وزیر صاحب نے صرف کچھ رولز quote کردیئے ہیں۔ یا تو ہمیں ان رولز کی کاپی مہیا کی جائے یا وہ بتائیں کہ ان رولز میں کیا ہے۔ ہم تو پوچھتے ہیں کہ طریق کار کیا ہے؟

---

*Please see Appendix IV at the end.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— عرض یہ ہے کہ گورنمنٹ کوئی بھی پالیسی اس سلسلہ میں نہیں رکھتی۔ کیونکہ یہ powers ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی ہیں۔ یہ ذمہ داری اور جوابداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی ہے۔ جو رولز رکھے گئے ہیں، ان کی بناء پر وہ لائسنس جاری کرتے ہیں۔ اس میں گورنمنٹ کی کوئی خاص پالیسی نہیں ہے۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سوال اور جواب کا حصہ (ب) پھر پڑھ دیں تاکہ وزیر قانون کو معلوم ہوجائے۔

Mr. Speaker: The Member may ask any supplementary question if he wants to.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— سوال میں پوچھا گیا ہے کہ طریق کار کیا ہے۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ سیکشن فلاں میں جو طریق کار دیا گیا ہے، اس کے مطابق ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ سیکشن کی کاپی یا تو ہمیں مہیا کی جائے یا بتایا جائے کہ اس سیکشن کے مطابق کیا اختیار دیئے گئے ہیں؟

Mr. Speaker: The question of supplying Rules or Acts does not arise. These are notified in the official gazette. The member can have a look at the gazette.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— یہاں میں نے تو کسی گزٹ میں نہیں دیکھا۔ ۱۹۱۲ یا ۱۹۱۳ کے کسی گزٹ میں ہو تو پتہ نہیں۔

وزیر قانون— یہ Arms Act میں ہے جو کسی بھی کتابوں کی دکان سے مل سکتا ہے۔ ہم ہر ایک ممبر کو اسکی کاپی نہیں دے سکتے۔ Rules of procedure تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو انفارمیشن کتابوں سے مل سکتی ہو، اس کے متعلق سوال نہیں پوچھا جا سکتا۔ ہم اس پر بھی زیادہ سختی سے عمل نہیں کرتے اور جواب دیدیتے ہیں۔ اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے۔ ہم نے بتایا ہے کہ لائسنس

جاری کرنے کی Powers ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہے اور اس بارے میں گورنمنٹ کی کوئی خاص پالیسی نہیں ہے۔

PROVISION OF COTS FOR MEMBERS OF MAJLIS-E-SHURA OF DEFUNCT JAMAT-E-ISLAMI DETAINED BY GOVERNMENT

*6167. **Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state whether it is a fact that the members of Majlis-e-Shura of the defunct Jamat-e-Islami detained by the Government and placed in 'B' class in various Jails of the Province have not been provided with cots and are forced to sleep on the floor; if so, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)۔ نظر بندوں کے لئے ''الف،،''ب،،''و،، ''ج،، کی کوئی درجہ بندی نہیں ہے۔ نظر بندوں کو جیلوں میں کلاس ۱، ۲ یا ۳ میں ترتیب دیا جاتا ہے صرف کلاس ۱ کے نظر بندوں کو مغربی پاکستان پبلک آرڈر نظر بندوں کے قواعد ۱۹۶۲ کے قاعدہ ۴۰ کے ذیلی قاعدہ ۴ کے تحت ''بی،، کلاس قیدیوں کو حاصل ہونے والے سکیل پر فرنیچر کی سہولتوں کا۔ بشمول ایک چارپائی کے استحقاق ہے کلاس ۲ نظر بندوں کو چارپائیوں کا حق نہیں ہے لیکن ان میں سے بیشتر کو جیلوں میں چارپائیاں جہاں یہ دستیاب ہیں دی جاتی ہیں۔ کالعدم جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے ان تمام نظر بندوں کو جو ان جیلوں میں محبوس ہیں جو پشاور رینج اور حیدرآباد رینج کی حدود میں ہیں اور بعض صورتوں میں جو بہاول پور رینج کی حدود کے اندر نظر بند ہیں۔ چارپائیاں فراہم کی گئی ہیں۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔ جناب والا۔ میں نے کل عرض کیا تھا کہ یہ جواب ہم نے پہلے دے دیا تھا۔ لیکن اب گورنمنٹ کے latest orders یہ ہیں کہ Detenus خواہ وہ Class I کے ہوں یا Class II کے۔ ان سب کو چارپائیاں دی جائیں۔

چودھری محمد ابراھیم۔ شکریہ۔

METALLING OF ROAD IN TRIBAL AREA.

*6204. **Mr. Abdur Rehman:** Will the Parliamentary Secretary. Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the road between 'Khaki' and Ogi in tribal area is "Kutcha" road;

(b) whether it is a fact that there is no bridge on nullah "Sarori" near Ogi with the result that traffic remains suspended for several days on the said road during rains and snow-fall;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether any scheme for metalling the said and constructing a bridge on the said Nullah; is under the consideration of Government for inclusion in the next five year plan, if so the time by which the said scheme likely to be implemented?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): This question has been sent to Communications and Works Department.

METALLING OF OGI-BATAGRAM ROAD.

*6205. **Mr. Abdur Rehman:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Ogi-Batagram Road links many other roads in the tribal areas adjoining District Hazara;

(b) whether it is a fact that the road mentioned in (a) above is a Kuchha road;

(c) whether it is a fact that once the Governor, West Pakistan, visited the said area and ordered the widening and metalling of the said Road *via* Banda Bala and Gidrai;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government have formulated to widen and metal the said road, if so, the details thereof?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) There are no other roads in the merged area which link the Ogi-Batagram road except the one proposed from Battagram to Thakot.

(b) Yes.

(c) The Governor had ordered for widening and not metalling of the road. Tenders were also called for but the schemes was then dropped due to non-availability of funds.

(d) The present road from Dilbori to Battagram is only jeepable. Scheme for its widening to mototable standard in the two Sections i.e. Dilbori to Kuza Banda and Kuza Bunda to Battagram has been prepared. The Section Dilbori to Kuza Banda has been administratively approved. The Road from Kuza Banda to Battagram is being considered for inclusion in the Annual Development Programme 1964-65. These will be slingled motorable roads and their metalling is not proposed for the present.

NAMES AND NUMBER OF POLICE STATIONS IN DISTRICT MARDAN.

***6208. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the names and number of Police Stations in District Mardan;

(b) the names of the Police Stations out of those mentioned in(a) above, provided with electricity;

(c) the number of chairs provided to each of the said Police Stations alongwith the number of those amongst them which require repairs;

(d) the yearly amount provided to each of the said Police Stations for the purchase of Kerosine Oil and for other miscellaneous expenses?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) ضلع مردان میں حسب ذیل دس تھانے ہیں :

۱- تھانہ ہوئی ۲- تھانہ صدر مردان ۳- تھانہ شہباز گڑھا

۴- تھانہ کٹلنگ ۵- تھانہ تخت بھائی ۶- تھانہ رستم

۷- تھانہ کالو خاں ۸- تھانہ صوابی ۹- تھانہ ٹوپی

۱۰- تھانہ لاہور

(ب) لاہور کے سوا مندرجہ بالا تمام تھانوں میں بجلی موجود ہے۔

(ج)	ہر تھانے کو مہیا کردہ کرسیوں کی تعداد	مرمت طلب کرسیوں کی تعداد
۱- تھانہ ہوئی	۱۲	—
۲- تھانہ صدر مردان	۱۳	۴
۳- تھانہ شہباز گڑھا	۱۱	—
۴- تھانہ تخت بھائی	۲۲	۱
۵- تھانہ کٹلنگ	۱۴	—
۶- تھانہ رستم	۱۵	۳
۷- تھانہ کالو خان	۱۷	--
۸- تھانہ ٹوپی	۱۰	—
۹- تھانہ لاہور	۷	—
۱۰- تھانہ صوابی	۱۱	۶

(د) کوئی سالانہ گرانٹ تھانے وار نہیں دی جاتی - تاہم رقم ہر تھانے کی واقعی ضروریات کے مطابق خرچ کی جاتی ہے- ۳ روپے ماہانہ کی ایک رقم تھانہ لاہور کو مٹی کے تیل کی خرید کے لئے ادا کی جاتی ہے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — جناب والا- کیا وجہ ہے کہ باقی تھانوں میں تو بجلی مہیا کی گئی ہے- لیکن لاہور کے تھانے میں نہیں کی گئی - جناب والا - لاہور سے میری مراد تحصیل مردان والے لاہور سے ہے- اس لاہور سے نہیں -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— جناب والا - میں وجہ نہیں بتا سکتا - آپ نے پوچھا ہے کہ کتنے تھانوں میں بجلی ہے، اور کتنے تھانوں میں نہیں ہے- لیکن وجہ نہیں پوچھی - اگر آپ علیحدہ سوال کریں تو ہم وہ بھی بتادینگے -

FIXING OF HAJ QUOTA FOR EVERY CLASS OF SEATS TEHSIL-WISE

***6276. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Haj Ballot for those who intend to travel on deck is held district-wise and Haj quota is also fixed district-wise;

(b) whether it is also a fact that Haji Quota for those persons who intend to travel by air or in upper class of a ship has been fixed Division-wise;

(c) whether Government is prepared to fix Haj quota District-wise for those persons who intend to travel by Air or in upper class of a ship and hold ballot for the said classes of seats through the Deputy Commissioners of the respective districts just as is done in the case of deck seats;

(d) whether Government intend to fix Haj quota for every class of seats tehsil-wise; if not, reasons therefor?

پالیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) جی ہاں۔ حج کے درخواست گذاروں کے لئے حج کوٹا ڈویژن کی اساس پر مقرر ہے اور اس زمرے کے درخواست گذاروں کی قرعہ اندازی بھی ڈویژن کے صدر مقام پر عمل میں آتی ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج)و(د) موجودہ طریق کار نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔ ہر معاملے میں حج کا کوٹا حکومت پاکستان مقرر کرتی ہے۔ لہذا معزز رکن کی تجاویز پر کوئی فیصلہ کرنا صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

RATES OF TENDERS FOR DIFFERENT WORKS IN CHITRAL STATE.

***6297. Shahzada Asad-ur-Rehman Khan:** Will the Parliamentary Secretary Home please refer to the answer to my starred question No. 5257 given on the floor of the House on 25th February, 1964 and state:—

(a) the year-wise rates of tendders accepted for the construction of buildings and roads and for the implementation of Irrigation Schemes and other development projects in Chitral State during fiscal years 1950-64;

(b) the rates for corresponding works in the settled Districts during the said period?

Parliamentary Secretary: (Mian Abdul Haq):

(a) Irrigation schemes in Chitral State (Morilasht and Bakarabad) were taken in hand by Irrigation Department during the period in question at the following rates passed by the rate committee:—

(*i*) Earth work at par with M.E.S. schedule of rates 1961.

(*ii*) Masonery work at 90% above NWFP, PWD schedule of rates 1950 corrected upto date.

(b) Average rates for schemes in settled districts area for the said period are:—

(*i*) Earth work at 26.75% below new schedule of rates 1961; and
(*ii*) Masonery works at 95.75% above NWFP, PWD., schedule of rates 1950.

OPENING OF AN INTERMEDIATE COLLEGE AT JAMRUD

***6316. Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Jamrud is a centrally located place in the Tribal Area including the Khairpur Agency;

(b) whether it is also a fact that there being no College the students of the above said area have to go to Peshawar for education;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmvative, whether Government intend to open an Intermediate College at Jamrud, if so, when?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) Yes.
(b) Yes.

(c) The proposal has been recommended for inclusion in the Third Five Year Plan.

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی — جناب والا اس سے کیا ہم یہ مطلب لیں کہ 3rd Five Year Plan میں وہاں یہ کالج recommendation بن جائیگا ؟

وزیر قانون — (مسٹر غلام نبی محمد وزیال میمن) جناب والا۔ میں نے تو پہلے ہی عرض کیا ہے کہ کسی سکیم کو کسی plan میں شامل کرنے کے لئے مختلف محکموں کی طرف سے recommendations کی جاتی ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ ہر حالت میں مان لی جائینگی۔ صورت یہ ہے کہ جب کسی محکمے کی طرف سے recommendations جاتی ہے۔ تو جہاں ان کی منظوری ملتی ہے وہاں اور بھی کئی considerations ہوتی

ھیں ۔ کیونکہ ان کے پاس سارے مغربی پاکستان کی سکیمیں ہوتی ھیں وہ مختلف سکیموں کی priority fix کرتے ھیں ۔ چنانچہ جس سکیم کو جلد مکمل کرنا ہو priority دی جاتی ھے ۔ اس لئے اس مرحلے پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ 3rd Five Year Plan میں اسے ضرور اور ہر حالت میں شامل کیا جائے گا ۔ لہذا ہم نے آج تک جو کچھ کیا ھے ۔ وہ آپ کو بتا دیا ھے ۔ اب ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ priority کی بنا پر include کی جائیگی یا نہیں۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — جناب والا۔ میں جناب وزیر قانون صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ (a) اور (b) میں یہ مانتے ھیں کہ وھاں آبادی بہت بڑھ گئی ھے اور تسلیم انتہائی ضروری ھے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ھے کہ 3rd five year plan میں یہ recommend کر دی ھے ۔ کیا وہ آپ نے ذاتی طور پر مہربانی فرما کر اس کی طرف خصوصی توجہ دے سکتے ھیں تا کہ اس علاقے کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ہو جائے ۔

وزیر قانون— یقیناً جناب والا۔ اگر ایک معزز ممبر مجھے اپنے لئے کہتے ھیں کہ میں personal level پر یہ کام کروں تو میں انشاءُ اللہ کروں گا اور ہر ممکن مدد کروں گا۔

OPENING OF A COLLEGE AT HANGU

***6344. Haji Malik Mir Hassan Shah Orakzai:** Will the Parliamentary, Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Hangu is a Tehsil Headquarter and is also located in the centre of Tribal Area;

(b) whether it is a fact that the students of the said tehsil and its adjoining areas have to go to Kohat or Para-Chinnar for receiving further education after passing their Matriculation Examination;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open a college at Hangu in order to provide college education facilities to the students of the said areas?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) Hangu is tehsil headquarter in the settled part of Kohat and is district, not actually located in the tribal area.

(b) Yes.

(c) The proposal will be considered for inclusion in Third Five Year Plan if sufficient number of students are on the rolls in High Classes.

ENTRY OF POWINDAHS IN SETTLED DISTRICT OF WEST PAKISTAN.

*6358. **Malik Zaman Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Powindahs are not allowed to enter the Settled Districts of West Pakistan if they do not possess the Inter-National Passport;

(b) whether it is also a fact a large number of camel carvans loaded with timber come to Tal town in Kohat District *via* Shahbak (Kurram Agency) daily and go back with large quantity of atta, wheat, etc, to Afghanistan;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to stop this practice?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) Yes. The entry of Powindahs in Pakistan is banned if they come without travel documents.

(b) Only a few caravans of those Powindahs are allowed entry upto Tal town in Kohat district who bring timber. They are allowed to take very small quantity of wheat, atta etc, to meet their requirements during their journey back to Afghanistan. Instructions have been issued to local authorities to ensure that no large quantities of food stuff or other provisions are allowed and taken by these Powindahs.

(c) This concession was allowed on the representation of local business community dealing in timber whose business collapsed as a result of the ban on the entry of Powindahs.

RECRUITMENT OF RESIDENTS OF KURRAM AGENCY IN KURRAM MILITIA

*6369. **Malik Zaman Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Kurram Agency of the Frontier Region has a population of about 1,80,000;

(b) whether it is a fact that the aforesaid population has been allowed no representation whatsoever in the Kurram Militia; if so, reasons therefore?

(c) whether it is a fact that the matter is under correspondence with the Government;

(d) whether Government will consider the advisability of allowing recruitment of the residents of the said Agency in the Kurram Militia at least to the extent of the strength neccessary to man the garrisons stationed in the follwoing posts located within the territorial limits of Kurram Agency:—

(i) Mona Sam Post, (ii) Badama Post, (iii) Sadda Post, (iv) Arawali Post, (v) Arawali Fort, (vi) Manzala Post, (vii) Chapri Post and (viii) Manduri Post;

(e) whether the Government intend to take immediate decision in the matter?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes.

(b) No. The tribes of Kurram Agency are duly represented in the Kurram Militia.

(c) Does not arise.

(d) In view of the answer to part (b) it does not arise.
(e) Does not arise.

REMOVAL FROM SERVICE OF ONE DR. JAMIL AHMAD KHAN STAFF OFFICER, A.R.P., CIVIL DEFENCE, LAHORE.

***6372. Rai Mansab Ali Khan Kharal:** Will the Parliamentary Secretary Home please refer to answer given by the Law Minister on the floor of the House on 25th February, 1964 to my supplementary question in respect of part (e) of my starred question No. 5152 and lay on the table of the Assembly a copy of the orders of the Governor, dated 29th February 1952 abolishing all posts of staff Officers in A.R.P., Civil Defence Department?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : Sanction for the temporary posts i accorded on yearly basis. Order dated 25th February, 1952, a copy of which has already been placed on the table of the House, will show that the posts of Staff Officers (A.R.P.,) were not sanctioned during the year 1952-53.

ACTION TAKEN AGAINST MALIK MANZOOR ELAHI FORMER SUB INSPECTOR OF POLICE, GOJRA, DISTRICT LYALLPUR.

***6379. Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary, Home please refer to answers to my starred questions No. 1310 and 2894 given on the floor of the House on 14th March, 1963 and 25th June, 1963 respectively and state:—

(a) whether departmental action against Malik Manzoor Elahi, Sub-Inspector, Police former S.H.O. Gojra, District Lyallpur, has been finalised;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the result thereof;
(c) if answer to (a) be in the negative; (i) reasons for the delay, and (ii) the time by which it is likely to be finalized?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes.

(b) The Sub-Inspector was compulsorily retired with effect from 9th December, 1963.

(c) Does not arise.

CASE OF KIDNAPPING OF A FEMALE REGISTERED AT JACOBABAD TOWN POLICE STATION.

***6422. Mr. Ahmed Mian Soomroo:** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a case of Kidnapping of a female was registered at Jacobabad Town Police Station on 18th June, 1963, for an offence under section 366/379, P.P.C., if so, the name of the female alleged to have been kidnapped;

(b) whether it is a fact that a case of Kidnapping of the said person was simultaneously registered at Haram Gate, Police Station, Multan also, if so, the date on which the case was registered there;

(c) whether it is a fact that the said female was recovered at Jacobabad from the house of the Zimindar, Fakhruddin Khan; if so, whether he was arrested and sent up for trial; if not, reasons therefore;

(d) the number of accused sent up for trial in the said cases and the names of the Courts in which their cases are under trial?

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — جناب والا۔ اس information کا جواب next day کو دیا جائے گا۔ ابھی تک یہ دستیاب نہیں ہوئی۔

ADJOURNMENT MOTIONS

STATE CEMETRIES FOR THE BURIAL OF DISTINGUISHED PERSONS OF THE STATE.—(*contd.*)

Mr. Speaker: Now we take up adjournment motions. There is an adjournment motion from Mr. Iftikhar Ahmad Khan regarding state cemetries. This was sought to be moved on 11th March, but was deferred for today.

I think it relates to the department of Mr. Ghaffar Pasha.

Minister of Law: We will again request the member to cooperate and give us some more time.

The Minister is unfortunately unwell.

Mr. Speaker: I think he is coming on Monday.

Minister of Law: Sir let us hope he does.

مسٹر سپیکر — میرے خیال کے مطابق وہ Monday کو آ رہے ہیں۔

مسٹر افتخار احمد خان — Tuesday کردیں۔

Mr. Speaker: It will be taken up on Tuesday.

DETENTION OF NAWABZADA NASRULLAH KHAN.

Mr. Speaker: Next motion is also from Mr. Iftikhar Ahmad Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the illegal detention of Nawabzada Nasrullah Khan, a prominent member of the National Assembly by the Old Anarkali Police Lahore on the 10th March 1964 at Lahore. After a detention of 3 hours he was let off from the said Police Station. This unlawful detention is designed to suppress the people and to maintain the tempo of political harassment which is being persued by the Government as a systemetic policy for crushing the opposition political parties in the country.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The motion is opposed. The facts are denied Sir. A case under section 13 of the Maintenance of Public Safety Order Ordinance 1960 has been registered against Nawabzada Nasrullah Khan, and we know that has actually been questioned before the High Court and that Nawabzada Sahib was summoned by the police in connection with the investigation of that case.

Khawaja Muhammad Safdar: Question.

Minister of Law: He was at the police station for about half an hour for the purpose of interrogation and investigation, and he was never taken into custody, never detained. He was sent for legally under the Criminal Procedure Code by the Police Officer, who was investigating this case.

مسٹر سپیکر — کیا پولیس investigation کے سلسلہ میں بلا نہیں سکتی - میرا خیال ہے By order بلا سکتی ہے۔

مسٹر افتخار احمد خان — صدر گرامی۔ واقعہ اس طرح سے ہے کہ انسپکٹر پولیس پیلز میں تشریف لائے اور انہوں نے وہاں ایک گھنٹہ interrogation کی جتنی ہو سکتی تھی وہ interrogation وہاں پر ختم کر دی - پھر اس پولیس افسر نے کہا کہ میرے ساتھ کوتوالی چلو۔ وہاں سے آپ کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا ہے۔

چنانچہ ان کو پیلز سے پولیس سٹیشن لے جایا گیا - یہ غلط ہے کہ وہ وہاں نصف گھنٹہ رہے۔ میں اپنی اطلاع کے مطابق اور اپنی ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ ان کو وہاں دو اڑھائی گھنٹہ رکھا گیا

باوجود اس کے کہ یہ پوچھا جاتا رہا کہ میجسٹریٹ کے سامنے کب پیش کریں گے - ان کو پیش نہ کیا گیا اور وہ وہاں میجسٹریٹ کا انتظار کرتے رہے -

اب میں اس کی Back ground عرض کرتا ہوں - اس دن ہائی کورٹ کی طرف سے ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کو اطلاع ملی کہ ان کے case کی ۳۰ تاریخ ہے - ان کی گرفتاری کے آرڈرز اگرچہ پہلے سے تیار تھے لیکن چونکہ اسی دن صبح کو لا ڈیپارٹمنٹ کو یہ آرڈرز ملے تھے کہ ان کو گرفتار نہ کیا جائے - اگر صرف interrogation کا معاملہ ہوتا تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں تھا - اور پھر بے شک پولیس سٹیشن میں ان سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ باز پرس ہوتی -

Mr. Speaker: But they can interrogate even in the Kotwali.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Interrogation had finished at the Pipals.

انہوں نے پولیس افسر سے کہا کہ اگر آپ کو گرفتار کرنا ہے تو بتائیے - آپ تکلیف کیوں کرتے ہیں - انسپکٹر صاحب نے کہا کہ آپ میرے ساتھ کوتوالی چلیں - وہاں کچھ کاغذات کی تکمیل کرنا ہے -

(آواز) گرفتاری کے بعد ہی وہ produce ہو سکتا ہے -

آپ تو جانتے ہیں کہ رفتارگی کے بعد ہی کسی کو میجسٹریٹ کے سامنے produce کیا جاتا ہے - مجھے افسوس ہے کہ لا منسٹر صاحب نے غلط اور غیر درست Statement دی ہے - یہ حقیقت ہے کہ ان کو ۱۱ بجے سے ۳ بجے تک وہاں رکھا گیا اور پھر release کر دیا گیا -

جناب والا - نوابزادہ نصراللہ خان صاحب کی ذات کسی تعریف کی محتاج نہیں - وہ پاکستان عوامی لیگ کے پریذیڈنٹ ہیں اور اس ملک میں آپوزیشن کی تحریک کے سربراہ ہیں ان کے ساتھ لاقانونیت کے تحت سلوک کیا جا رہا ہے -

Mr. Speaker: Nawabzada Sahib may please take his seat. He should not discuss the merits.

جیسا کہ لا منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ نوابزادہ نصراللہ خان کو پولیس نے interrogation کے لئے بلایا اور نصف گھنٹہ تک کوتوالی میں interrogate کیا انہوں نے Facts سے انکار کیا ہے۔ نیز پولیس کو اختیار ہے کہ وہ interrogate کرے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام قانون کے تحت کیا گیا ہے اس لئے یہ تحریک out of order ہے۔

مسٹر افتخار احمد خان— میں آپ کے حکم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایوان سے باہر چلا جاتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر مسٹر افتخار احمد خان ایوان سے باہر چلے گئے)

مسٹر حمزہ— پوائنٹ آف آرڈر۔ کوئی کام بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ آپ اس معاملہ کے تمام حقائق کو دیکھیں۔ اس دن نوابزادہ افتخار احمد خان صاحب وہاں موجود رہے۔ ان کی زبانی ہماری مکمل اطلاع یہ ہے کہ ان کو یہ کہا گیا تھا کہ انسپکٹر پولیس ان کو گرفتار کرنے کے لئے گئے تھے۔

مسٹر سپیکر— یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

STOPPAGE OF WATER IN BAHAWAL CANAL, BAHAWALPUR—*(contd)*.

Mr. Speaker: Next motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad regarding stoppage of water in Bahawal Canal. This was sought to be moved yesterday, but was deferred for today.

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)— ہمارے دوست گردیزی صاحب اور دوسرے دوستوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں واقعی پانی کی Shortage ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً محکمہ کو لکھا تھا اس سلسلہ میں علامہ صاحب نے بھی کہا تھا چنانچہ وہاں ایک ہزار کیوسک پانی چلا گیا ہے اور اب وہاں کوئی تکلیف نہیں۔ جس وقت مجھے اطلاع ملی تھی میں نے اسی وقت تعمیل کی تھی۔ اگرچہ کوئی قانون نہیں۔ لیکن وہ ہمارے بھائی ہیں اور اس ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے وہاں کی نہر سے اور دیگر نہروں سے ایک ہزار کیوسک پانی چلا دیا ہے۔ اب وہ اہمیت نہیں رہی ان کو پہلے ہی پانی ملنا چاہئے تھا لیکن ہندوستان نے پانی بند کردیا

تھا اور وھاں جہارے کا پانی جاتا تھا۔ اور وہ کافی نہیں تھا۔ جن تکالیف کو بیان کیا گیا تھا وہ میں نے رفع کر دی ھیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— میں محترم وزیر صاحب سے یہ اطلاع حاصل کرنا چاھتا ھوں کہ انھوں نے ایک ھزار کیوسک پانی بلوکی سے پہنچایا ھے یا یزمان سے۔ میری اطلاع کے مطابق ایک ھزار کیوسک پانی نہیں پہنچا۔ ساڑھے پانچ سو کیوسک پانی بلوکی سے اور تقریباً ڈیڑھ سو کیوسک پانی یزمان کی ٹیل پر پہنچا ھے۔

لیکن جسوقت میں نے یہ تحریک التواء دی تھی اس وقت پانی بالکل بند تھا اس کی تصدیق محترم گردیزی صاحب نے فرما دی تھی یہ حقیقت ھے کہ وھاں سے بہت سے لوگ اپنے چکوک چھوڑ کر پانی کی نایابی کی وجہ سے چلے گئے۔ اور اصل جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاھتا ھوں یہ ھے کہ سلیمانکی اور بلوکی ھیڈز پنجاب کے چیف انجنیئرز کے ماتحت ھیں اور یہیں سے پانی Regulate ھوتا ھے وہ چیختے رھتے ھیں۔

وزیر آبپاشی— اس کا مجھے پتہ ھے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جب آپ کو پتہ ھے تو مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ھے۔

Syed Zafar Ali Shah: Sir, not in this canal alone but there have been rotations on all left bank canals of Sukkur Barrage. It is the same kind of situation there, and if no immediate action is taken we will have to bring another adjournment motion on that.

Minister of Agriculture and Irrigation: One thing, I again bring to the notice of the House. Again and again I have submitted that whatever supply is available in the West Pakistan we will not allow it to pass on to the ocean. We will keep it and utilize it in our own Province. Government has no control on the shortage of water. It is an act of God and not mine. The position is like this and I must say at the outset that no stoppage of water supply in Bahawal canal has been ordered by the Government. We never ordered and by no action of ours water was stopped in Bahawal canal. Bahawal canal is entitled to all the regenerated supply between Sulemanki and Islam Headworks which reaches Islam Headworks.

جسے جہار کا پانی کہتے ہیں۔

Bahawal canal is receiving all this supply according to its entitlement. There is no doubt that the regenerated supply is short but the Government has no control over this regeneration.

مسٹر سپیکر — علامہ صاحب اب اس کی فوری نوعیت ختم ہو گئی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں عرض کرتا ہوں کہ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے یہ صحیح ہے کہ گورنمنٹ کوئی پانی کی تخلیق نہیں کر سکتی پیدا نہیں کر سکتی پچھلے سال سے پہلے میں نے بھی اور فاضل ممبر امین کانجو صاحب نے بھی ایک موشن دیا تھا اور اس میں کہا گیا تھا کہ ہمیں مرکزی کینال سے پانی دیا جائے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پانی بند ہے اور وہاں لوگوں کو تکلیف ہے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ پانی وہاں جاری ہے اگر جاری ہے تو اتنی قلیل مقدار میں ہو گا کہ جو Tail تک نہیں پہنچ رہا ہے۔ اب میں ایک تجویز آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں .....

Minister of Irrigation: Then come to my office.

مسٹر سپیکر — یہ بات آپ مانتے ہیں کہ اس وقت جو تکلیف تھی وہ رفع ہوگئی۔

Minister of Irrigation: The member should come into my office and I will send for my Chief Engineer.

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ آپ بہاول پور کے چیف انجنیئر کو یہاں بلا کر پانی کی تقسیم اپنے سامنے باقاعدہ مقرر کردیں تاکہ شکایت نہ ہو۔

وزیر آبپاشی — وہی ہو رہا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — اس کی پابندی نہیں ہوئی تھی۔

وزیر آبپاشی — ہو رہی ہے میں انکار کرتا ہوں اس اتہام سے۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد– اگر یہ انکار کرتے ہیں تو آپ تحریک Rule out کر دیں میں press کروں گا۔

مسٹر سپیکر– پوزیشن یہ ہے کہ جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے اور جس وقت یہ تحریک دیکھی گئی تھی تو اس وقت یہ تکلیف تھی انہوں نے اس کے بعد آرڈر کیا اور تکلیف رفع ہوگئی ہے۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد– کب آرڈر کیا ؟

مسٹر سپیکر :– ملک صاحب نے کیا۔

وزیر آبپاشی– پانی ایک ہزار کیوسک دے دیا گیا۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد- میں نے وہی عرض کیا جس کا جواب انہیں نے دیا کہ ایک ہزار کیوسک بلوکی ہیڈ سے چھوڑا گیا ہے لیکن وہ پنج ند تک پہنچتے پہنچتے ۵ سو رہ جاتا ہے۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی- جناب عالی- میرے بھی پانی کے سلسلے میں دو تین کوئسچین رہے ہیں کہ پاکستانی کینال اکتوبر سے نومبر تک بند رہیں۔ ہماری گذارش ہے .....

مسٹر سپیکر- آپ کا اس موشن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی- ہمارا پانی بند کر کے دوسروں کو دیا جا رہا ہے یہ ہمارے ساتھ حق تلفی ہو رہی ہے۔

وزیر آبپاشی- ان کی خاطر ہم نے ان کو تکلیف دی اور پھر ہم یہ سن رہے ہیں۔

مسٹر محمد امین‌خان کانجون- جناب ایک کا پانی بند کر کے دوسرے کو دیا جا رہا ہے جس کا پانی بند ہوگا پھر وہ تحریک التوا لائے گا۔ ہر ایک کو پانی ملنا چاہئے۔

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب یہ جو پوزیشن ملک صاحب نے بیان کی ہے اس میں گورنمنٹ اور کیا مداخلت کر سکتی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - صاحب اس میں ۵ ہزار کیوسک پانی چلنا چاہئے - جو کچھ وہ اس وقت فرما رہے ہیں میں ان سے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دو سو سے زیادہ پانی یہ نہیں چھوڑ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - گورنمنٹ کہاں سے پانی لائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - تقسیم درست کرے۔

وزیر آبپاشی - کریڈٹ اس کام میں کس کو ہے۔

Mr. Speaker: Does the Member press his motion?

علامہ رحمت اللہ رشد - میں press نہیں کرتا ہوں -

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

EXEMPTION OF M/S KAISAR ENGINEERS FROM THE PROVISIONS OF FACTORIES ACT—(*contd.*)

Mr. Speaker: Next we take up the adjournment motion of Mr. Hamza regarding M/s. Kaisar Engineers. It was taken up yesterday, but was deferred for today. Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) جناب والا - موشن اس وقت ہمارے سامنے یہ ہے کہ آرڈنری ایڈمنسٹریشن آف لا کسے کہتے ہیں - کل کی تحریک التوا پر جناب والا - آپ کا یہ اعتراض تھا اگرچہ آپ نے ہماری خواہش پر رولنگ defer کر دی اور وہ اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر - میں نے جب یہ درخواست کی تھی کہ اس پر مکمل طور پر بحث کی جائے تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ اس Phrase, ordinary administrationof law and order سے کیا مراد ہے کہ ہر روز اس معزز ایوان میں اس نکتہ پر اکثر اور بیشتر تحریک التوا آپ کے حکم سے Rule out ہو جاتی ہیں - جناب والا - اس تحریک التوا میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت نے ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۶۳ کو Kaiser انجنیئرز کے فیکٹری ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے فیکٹری ایکٹ سے

مستثنیٰ قرار دے دیا ہے اور اس کے جو نتائج پیدا ہوئے ہیں وہ اس وقت زیر بحث نہیں ہیں۔ اس وقت مسئلہ زیر بحث صرف یہ ہے کہ کیا ہماری صوبائی حکومت نے فیکٹری ایکٹ کے تحت دئے گئے اختیارات کا درست طور پر اور جائز طور پر استعمال کیا ہے یا نہیں۔

اس مسئلے کے متعلق میری نہایت ادب سے درخواست ہے کہ جب ہم حکومت کے کسی فعل اور انتظامیہ کے کسی فعل کو تحریک التوا کے ذریعہ اس ایوان میں زیر بحث لانا چاہیں تو ہم قواعد و ضوابط کے اندر ہوتے ہیں اور اس قسم کی تحریک التواٴ خلاف ضابطہ نہیں ہوتی۔ جناب والا۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت جب بھی کوئی کام کرتی ہے اور جب بھی کوئی حکم جاری کرتی ہے تو وہ کسی نہ کسی قانون کے تحت ہوتا ہے اگر اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ حکومت کے ہر فعل کو ہر حکم کو ایسے فرائض کے تحت لیا جائے کہ یہ آرڈنری ایڈمنسٹریشن آف لا ہے اور یہ مروجہ قانون کے تحت حکم جاری ہوا ہے اور اس وجہ سے یہ تحریک التواٴ کے تحت زیر بحث نہیں آ سکتا۔ تو میرا خیال ہے۔ کہ اس سے یہ معنیٰ نکلیں گے کہ آئندہ اس ایوان میں کوئی بھی تحریک التواٴ پیش نہیں ہو سکتی ہے.....

وزیر زراعت — اور ہونی بھی نہیں چاہئے۔

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ میری ناچیز رائے میں اس کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان قوانین کے تحت جو کہ عدالتوں کے ذریعے سے جاری ہوں۔ جن پر عملدرآمد کرانا عدالتوں کے ذریعے سے ضروری ہوتا ہے۔ تو ما سوائے ان احکامات کے باقی ہر حکم کو تحریک التوا کے ذریعے زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ کہ حکومت نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ یا حکومت نے بد دیانتی سے ان اختیارات کو استعمال کیا ہے۔ یا حکومت نے ان اختیارات کو استعمال کرتے وقت پوری جستجو، پوری تحقیق اور جدوجہد سے کام نہیں لیا۔ تو ان تمام چیزوں کو جب ہم مدنظر

رکھینگے۔ اور ہم اسے ثابت کر سکیں گے۔ تو اس صورت میں جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ اس حکومت نے **Abuse of Power** کیا ہے۔ یعنی اپنے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کیا ہے۔ تو یہ تحریک التوا کے ذریعے سے زیر بحث لائی جا سکتی ہے۔ اس ضمن میں میں ہاؤس آف کامنز کے ایک مشہور Case کی مثال آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہاؤس آف کامنز میں ۱۹۲۲ء میں ایک تحریک التوا پیش ہوئی۔ کہ ایک شخص **Ronald True** کو عدالت سے سزائے موت ہوئی تھی۔ اور ابھی وہ پھانسی کے تختے پر نہیں لٹکایا گیا تھا۔ کہ اس کا دماغ خراب ہوگیا اور وہ پاگل ہوگیا۔ ہوم سیکرٹری کو جب اس کی اطلاع ملی۔ تو اس نے اس کے لئے دو ڈاکٹروں پر مشتمل ایک بورڈ قائم کیا اور اس بورڈ نے مسٹرٹرو کو دو ماہ تک اپنے زیر معائنہ رکھا۔ اور اس کا علاج کیا۔ اور اس کے نتیجے کے طور پر یہ رپورٹ کی۔ کہ وہ واقعی پاگل ہے۔ اس رپورٹ پر اور اس شہادت پر ہوم سیکرٹری نے اسے **Reprieve** دے دیا۔ یعنی اس کی سزائے موت کو سزائے قید میں تبدیل کر دیا۔۔۔

مسٹر سپیکر — خواجہ صاحب۔ اس فیکٹری ایکٹ کی application سے اسے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ یہ کیا غیر قانونی طور پر کیا گیا ہے۔؟

خواجہ محمد صفدر — میں ابھی اس کی طرف آتا ہوں۔ ابھی تو اصولی بحث ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ حکومت نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ اور ناجائز طور پر ایک کمپنی یا دوسری کمپنی کو رعایت بخشی ہے۔ تو یہ ایک دوسری بات ہے۔ اب تو سوال یہ ہے کہ آیا ہر حکم زیر بحث آ سکتا ہے یا نہیں۔ میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جناب والا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ ہر روز ہی آپ کی جانب سے کوئی نہ کوئی رولنگ دی جاتی ہے۔ اور ہم ان Rulings کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ میں نے خاص طور پر آپ سے درخواست کی تھی۔ کہ مجھے کچھ وقت بخشا جائے۔ تا کہ میں اس ایوان میں اس کے متعلق کچھ عرض کر سکوں۔ کہ ہم نے آئندہ تحاریک التوا پر بحث کرتے ہوئی کن چیزوں کا خیال رکھنا ہے۔ خصوصاً

Ordinary administration of Law کے متعلق کن چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ تو جناب والا۔ انگلستان کے قانون کے تحت ہوم سیکرٹری کے لئے یہ ضروری تھا کہ جو شخص پاگل ہو گیا ہو اسے تختہ دار پر نہ لٹکایا جائے۔ چنانچہ اسی قانون کے تحت ہوم سیکرٹری نے مذکورہ حکم جاری کیا۔ لیکن اس کے خلاف تحریک التوا پیش ہوئی۔ اور admit کی گئی اس کو admit کرتے ہوئے جو الفاظ جناب سپیکر نے استعمال کئے ہیں۔ میں وہ پڑھ کر سناتا ہوں :-

House of Commons Debates, Volume 155, column 205 Says:—

"The question can only be whether the Home Secretary acted rightly under the powers entrusted to him in this matter."

اور اس موضوع پر اس تحریک التوا کے ذریعے بحث کی اجازت دے دی۔ کہ آیا ہوم سیکریٹری نے درست طور پر اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ

Whether the Home Secretary acted rightly under the powers entrusted to him in this matter.

جناب والا۔ یہ بحث ہم اسی طور پر کرینگے کہ

Whether the Government acted rightly in exempting Messrs. Cossars Engineers Ltd. from the Factories Act.

اسکے بعد جناب والا۔ ایک اور بڑی Important Ruling ہے۔ وہ ہے کہ ۱۹۴۲ء میں مسٹر سرت چندر کی گرفتاری ریگولیشن ۳ نمبر ۱۹۱۸ء کے تحت عمل میں لائی گئی۔ اور وہاں یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا یہ Ordinary Administration of Law کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔ تو جناب والا۔ اس پر بڑے واضح الفاظ میں سر عبدالرحیم صاحب نے اپنی رولنگ صادر فرمائی۔ جو "LegislativeAssembly Debates" ۱۹۴۲ء کی جلد نمبر ؛ صفحہ نمبر ۱۰۰ پر درج ہے۔

"The Honourable Sir, Reginald Maxwell (Home Member): Sir, this was an order passed in the ordinary administration of the law and, therefore, I submit that it is covered by your previous rulings on the subject, which were reaffirmed on the 29th November, 1940

Mr. President: I do not think this is a case which can be said to be covered by the "doctrine relating to ordinary administration of law. A question like this is analogous to cases which have been dealt with by this House on an adjournment motion relating to persons arrested under Regulation 3 of 1818 .....".

This is very important.

"The phrase ordinary administration of law, I might explain to the House, refers to cases where a person is arrested or detained under any ordinary process of law, for instance, by a magistrate or any other similar authority. Here what is complained of is an act of the Government of India are acting under a certain law. All acts of the Government of India are under particular laws, for instance, the Act of 1935, from which they derive all their powers. But that is no answer to a motion like this. Is there any other objection to leave being granted, apart from that point of order?

There was no other objection and it was admitted. This was very clear on this point. Then again.....

میں آپکو Ordinary Administration of Justice کا ایک اورحوالہ دیتا ہوں ۔ جس میں کہ ایک تحریک کو نامنظور کیا گیا تھا ۔ مسٹر سیا موتی کوکسی عدالت سے سزا ہوگئی ۔ اور وہ بیمار پڑگیا۔ تو ایک تحریک التوا پیش کی گئی ۔ کہ انکو رہا کردیا جائے ۔ تو یہ ۱۹۴۱ع کی رولنگ ہے ۔ اور یہاں سر عبدالرحیم صاحب نے یہ حکم دیا کہ ایک عام عدالت نے ایک شخص کو سزا دی ہوئی ہے خواہ وہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو ۔ خواہ وہ کتنا ہی علیل کیوں نہ ہو ۔ اور یہ کہ اسکی رہائی کا اختیار Appellate Court کو ہے ۔ اور یہاں اس پر بحث نہیں ہوسکتی ۔ اور نہ ہی تحریک التوا پیش ہوسکتی ہے ۔ اسی طرح جناب والا۔ قیدیوں کو ہتکڑیاں اور بیڑیاں پہنائی جاتی ہیں ۔ اسکے لئے قانون موجود ہے ۔ جیل مینؤل میں درج ہے۔ پولیس مینؤل میں درج ہے ۔ کہ کن حالات میں کن قیدیوں کو ہتکڑیاں اور کس قسم کے قیدیوں کو بیڑیاں پہنائی جائیں۔ جب ۱۹۴۱ع میں مرکزی مجلس قانون ساز میں ایک تحریک التوا کے ذریعے اس امر پر بحث کرنے کی کوشش کی گئی ۔ کہ بعض سیاسی قیدیوں کو ہتکڑیاں اور بیڑیاں پہنائی گئیں ہیں ۔ تو اس کے جواب میں بھی ہوم ممبر نے یہ جواب دیا تھا کہ یہ قانون موجود ہے ۔ یہ قاعدہ موجود ہے ۔ اور اسکے مطابق عمل کرتے ہوئے جیل کے حکام نے جب ایک

جیل سے دوسری جیل میں قیدیوں کو پہنچانا مقصود تھا - تو بعض قیدیوں کو اسوقت بیڑیاں اور بعض کو ہتکڑیاں پہنائی ہیں -

لیکن پریزیڈنٹ نے اس کو Over-rule کیا اور کہا کہ یہ زیر بحث آسکتا ہے - یہ دیکھنا اسمبلی کا فرض ہے - ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جو کچھ قانون میں لکھا ہے اس پر احسن طریقے سے عمل ہو رہا ہے یا اسکو Abuse of power کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے - یہ ہم نے دیکھنا ہے - یہ رولنگ ۱۹۴۱ع کا ہے - Vol.xxiii, Page ۱۱۳۶ ہے -

اسی طرح جناب والا - آپ کو معلوم ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہوا اور پانچ یا پانچ سے زائد افراد کا اکٹھا ہونا ممنوع قرار دیا جائے تو کوئی جلوس یا کوئی جلسہ ہو یا کوئی اجتماع ہو تو پولیس اس اجتماع کو منتشر کرتی ہے قوت سے، زور سے - پہلے اس اجتماع کو حکم دیا جاتا ہے کہ یہاں دفعہ ۱۴۴ ہے لہذا منتشر ہوجائیے - لیکن اگر لوگ انکار کریں تو ان پر لاٹھیاں برسائی جاتی ہیں - گولیاں چلائی جاتی ہیں - یہ سب قانون کے ماتحت ہوتا ہے - قانون ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اس اس طرح سے منتشر کریں - تو جناب اس قسم کے پولیس کے افعال کی ایک نہیں بیسیوں مثالیں ہونگی کہ ان کے متعلق تحریکات التوا انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں اور یہاں اس معزز ایوان میں بھی پیش ہوتی رہی ہیں اور ان پر بحث ہوتی رہی ہے -

مسٹر سپیکر - بہت سی ایسی بھی ہیں جو دفعہ ۱۴۴ کے آرڈر کو discuss کرنے کے لئے پیش کی گئی تھیں اور مسترد ہوگئی تھیں -

خواجہ محمد صفدر - وہ تو ایسے ہے کہ دفعہ ۱۴۴ لگے سیالکوٹ میں تو میں کہوں کہ نہیں لگنی چاہئے - اس کے متعلق تو یہ ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے اختیارات مجسٹریٹ کو ہیں - اور اس نے بعض حالات جو کہ ان کو معلوم ہیں، ان کے پیش نظر لگادی ہے - لیکن میں نے یہ عرض کیا ہے کہ لاٹھی چارج کے متعلق ان تمام کتابوں میں جو کہ میں کل رات سے دیکھ سکا ہوں - .....

Mr. Speaker: If there is abuse of power or excess of power.

Khawaja Muhammad Safdar: Yes, abuse of power or excess of power.

قانون نے اختیار دیا ہوا ہے کہ زور سے اور طاقت سے وہ مجمع کو منتشر کریں لیکن اس ایوان میں یہ چیز زیر بحث لائی جائیگی کہ آیا انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے؟ abuse of power کا ارتکاب کیا ہے؟ اس قسم کے بہت سے رولنگ ہیں ...

Mr. Speaker: The member may please give a list of the authorities he has quoted to the Assistant Secretary and I will give my Ruling on Tuesday.

خواجہ محمد صفدر— اس کے متعلق صرف یہ گذارش ہے کہ اس تحریک التوا کے ذریعے سے حمزہ صاحب نے یہ چیز زیر بحث لانے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے اختیارات نادرست طور پر استعمال کئے ہیں - غلط طور پر استعمال کئے ہیں - مزدوروں کی حق تلفی ہوئی ہے اور ایک بڑی کمپنی کو اس سے ناجائز فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ہے -

---

FAILURE OF GOVERNMENT TO PROVIDE FACILITIES OF RECREATION TO SYED NASEER AHMED & OTHER DETENUS.

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the widespread resentment caused by the failure of the authorities in not providing facilities of recreation and games (as provided by the *Detenu* Rules) to Syed Naseer Ahmed B.A. and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami, Pakistan detained in the New Central Jail Multan, (now lodged in the District Jail, Lahore).

Will Rao Sahib please enlighten me as to how is it a single specific matter ?

راؤ خورشید علی خان— سید نصیر احمد کا میں نے ذکر کیا ہے -

Mr. Speaker: It says.....and other detenus.....

راؤ خورشید علی خان - وہ تو میں نے اس لئے ذکر کیا ہے کہ آپ یہ نہ کہدیں کہ Solitary instance ہے -

خواجہ محمد صفدر— آپ کا اعتراض یہ ہے کہ یہ Specific اس لئے نہیں ہے کہ بہت سے لوگوں کو اس میں شامل کردیا ہے- اس کے متعلق پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا ۱۹۴۲ کا ایک رولنگ پیش کرتا ہوں جس میں چودھری شہاب الدین مرحوم نے یہ طے کیا تھا کہ ایک سے زیادہ آدمیوں کے متعلق تحریک آسکتی ہے -

اس روز میاں افتخار الدین اور ڈاکٹر ستیا پال کی گرفتاری ہوئی تھی۔ پانچ چھہ گرفتاریاں ہوئی تھیں۔ اور سب کے متعلق ایک ہی تحریک آئی تھی - یہ رولنگ ۱۹۴۲ کا ہے اور اس کا صفحہ ہے ۵۸۳ - گرفتار ہونے والوں میں میاں افتخارالدین، دیوان چمن‌لال اور بھیم سین سچر کے علاوہ اور بھی تھے - یہ Wholesale basis پر بہت سی گرفتاریاں ڈیفینس آف انڈیا رولز کے ماتحت ہوئی تھیں -

مسٹر سپیکر — اس میں تین آدمیوں کے نام ہونگے -

Here it says...'other detenus'. Is it definite? In that case they have specifically mentioned three persons. But here Rao Khurshid Ali Khan says.....'other detenus'. There may be one or one thousand detenus.

خواجہ محمد صفدر — اس میں پانچ ہیں -

راؤ خورشیدعلی خان - پوائنٹ آف آرڈر - میں نے جس روز ایک سے زیادہ افراد کو ایک ہی تحریک التوا میں شامل کرنے کی کوشش کی تھی تو جناب والا - کو یاد ہوگا کہ آپ نے خود یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ Single Specific matter نہیں ہے - اس میں بہت سے آدمیوں کو گڈ مڈ کر دیا گیا ہے - تو میں نے یہ عرض کیا تھا کہ میں نے ہاؤس کا وقت بچانے کے لئے کیا ہے - آپ نے کہا تھا کہ علیحدہ علیحدہ لےآئیں -

مسٹر سپیکر — میں نےیہ نہیں کہا تھا کہ علیحدہ علیحدہ لے آئیں

There was no such understanding from me and there cannot be any understanding between the member and me on this point.

راؤ خورشید علی خان - جب آپ نے Disallow کیا تو میں نے عرض کیا تھا کہ میں علیحدہ علیحدہ لے آؤں گا - You kept silent - الخاموشی نیم رضا - (قہقہہ) جناب سپیکر - بات اتنی ہے کہ جب Rules میں Detention کی games & recreation کی Allow-Facilities ہوئی ہیں تو پھر وہ دیتے کیوں نہیں؟

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : So far as the actual facts and allegations are concerned I have not been able to verify the position because the complaint is about the detention of Maulana Asad Jilani and others in Multan Jail and the same is being continued here, because they have now been shifted to Lahore. I cannot make out from the Motion whether it relates to Multan or Lahore because they had been removed to Lahore some eight or ten days back. My submision is that they are no longer in Multan Jail and they are now in Lahore Jail.

Mr. Speaker: They are now in Lahore Jail.

خواجہ محمد صفدر — وہ Press نہیں کر رہے ہیں — وہ کہتے ہیں کہ چونکہ رولز میں اجازت ہے اس لئے جناب وزیر یہ کہدیں کہ ان کو یہ سہولتیں مل جائیں گی -

Minister of Law : That is fair enough. I assure the Member that I will find out today and whatever these detenus are entitled under the Rules they shall get cent percent.

Mr. Speaker: Does the Member press it?

Rao Khurshid Ali Khan: After this assurance I don't press it.

Mr. Speaker: The Motion is not pressed.

DELAY IN THE DELIVERY OF DAK OF SYED ASAD GILANI.

Mr. Speaker: Next motion is again from Rao Khurshid Ali Khan. It is regarding delay in the despatch and delivery of 'dak' of Syed Asad Gilani. Does Rao Sahib press this motion?

راؤ خورشید علی خان — اس کے متعلق بھی یہ اطمینان دلا دیں ڈاک کے متعلق جناب سپیکر - صورت حال یہ ہے کہ بیس بیس پچیس پچیس دن میں .....

Mr. Speaker: The Motion does not relate to a single specific matter. It is, therefore, ruled out of order.

راؤ خورشید علی خان - جناب اطمینان تو کر لینے دیں - ڈاک کی تو بڑی دقت ہوتی ہے -

---

FAILURE OF GOVERNMENT TO SANCTION FAMILY ALLOWANCE TO SYED ASAD GILANI AND OTHER DETENUS.

Mr. Speaker : In his next motion, Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the

Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by the failure of the Government in not sanctioning so far the family allowances (as allowed in the detenu Rules) to Syed Asad Gilani and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami Pakistan, detained in the District Jail, Lyallpur and other places (now lodged in the District Jail, Lahore).

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I would submit that I have not been able to verify the facts that have been given. But even then the motion is out of order because your honour will be pleased to see that the member has mentioned the grievance not only of an individual or individuals in one Jail but of all the individuals belonging to the defunct Jamaat-e-Islami detained in various jails in the province. So it is not one specific instance. In spite of that if the detenus are entitled to any allowance under the rules, surely they will get it.

Mr. Speaker: Has the determ applied?

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - اسے تو پہلے ہی کافی عرصہ ہو چکا ہے - اور Family Allowance کیلئے move کیا ہوا ہے- اور یہ ان Detenus Rules کے مطابق ہے-

Minister of Law: If the application is there, I will find out. I repeat the same assurance that whatever the detenus, their relations, their sympathisers, their supporters, their friends and their comrades are entitled to under the rules, they will receive.

راؤ خورشید علی خان -- جناب والا - اس کیلئے انکا شکریہ- لیکن اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے ؟

Mr. Speaker: Does the Member press it or not?

راؤ خورشید علی خان— جناب والا- میں Press تو نہیں کرتا- لیکن اگر اس میں مزید تاخیر نہ فرمائیں تو اچھا ہے -

---

REFUSAL OF JAIL AUTHORITIES TO HAND OVER BOOKS TO SYED ASAD GILANI

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by refusal of the authorities to hand over to Syed Asad Gilani, M.A. and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami Pakistan while detained in District Jail, Lyallpur (now lodged in District Jail, Lahore) the books-*Mishkaat, Hujiatullah-i I-Baligha. Dastoor-e-Pakistan.* Especialy the books consisting of the traditions of the Holy Prophet and the commentaries on the Holy Quran, recently supplied to the authorities by the relatives of the dtenus concerned.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I would again humbly submit that on the technical side it is not a matter of any public importance. Assuming for the sake of argument, as I have already said, that the authorities have refused to supply the books to the individual, my submission is that there are set rules, which govern the supply of books or making available books to the detenus. If these books have really been supplied to the authorities by the friends of the detenu, and if they are not found to be objectionable, the authorities will not stand in the way. I will find out and if really the books contained nothing objectionable in them which has to be kept back from them, surely they will get them.

راؤ خورشید علی خان-- جناب والا - دوسری کتابوں کا میں نے دیدہ دانستہ طور پر ذکر نہیں کیا - ان کے متعلق اختلاف رائے ہو سکتا ہے - اسی لئے میں نے مشکواۃ شریف - تفاسیر اور احادیث کی کتابوں کا ذکر کیا ہے - جس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں - اس کا مطلب کیا یہ ہے کہ These things are foreign for this country تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ دوسری کتابوں کے متعلق اگر دیر ہوجائے تو اس پر ہم اعتراض نہ کرینگے - الا یہ کہ ضرورت سے زیادہ تاخیر سے کام لیا جائے - لیکن کم از کم اتنا تو چاہیئے کہ Holy Book کی Commentary اور احادیث کی مسلمہ کتابیں مثلاً مشکواۃ شریف جن سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں - انہیں مہیا کی جائیں - آپ اپنی Jail Authorities کو یہ ہدایت کریں کہ خدا کے بندو عقل سے کام لو - ان چیزوں کے متعلق آپ کیوں اعتراض کرتے ہو -

Mr. Speaker: The Minister has given the assurance.

Rao Khurshid Ali Khan: Alright Sir, I don't press it.

وزیر قانون— جناب والا - اس سلسلے میں میں یہ عرض کردوں کہ ہمارے راؤ خورشید علی خان صاحب کو تو شاید کسی کتاب کے سلسلے میں کوئی اعتراض نہ ہو - لیکن بعض لوگوں کو اعتراض ہو سکتا ہے - اب ایسی صورت میں ہم کس کی بات سنیں - لیکن پھر بھی میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ہم اسے دیکھ لینگے - اگر سیاسی نقطہ نظر سے کوئی اعتراض نہ ہوا تو ہم دیدینگے - ہم مذہبی نقطہ نظر سے نہیں دیکھینگے -

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - احادیث کی کتابوں کو سیاست لحاظ سے نہیں دیکھا جاسکتا -

Mr. Speaker: These are religious books I think Rao Sahib is not pressing the motion?

Rao Khurshid Ali Khan: I don't press it Sir.

REFUSAL OF JAIL AUTHORITIES TO ALLOW CH. NAZIR AHMAD AND OTHER DETENUS TO AUGMENT THEIR FOOD.

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by the refusal of the authorities in not allowing to Ch. Nazir Ahmad, M.A. and other detenus of defunct Jamat-e-Islami Pakistan detained in the District Jail, Sialkot and other places (now lodged in District Jail, Lahore) the lawful facilities of augmenting their food from their relatives and friends as provided in the Detenu Rules.

راؤ صاحب یہ انکار کب کیا گیا تھا ؟

راؤ خورشید علی خان– جناب والا ۔ یہ تو ابھی تک جاری ہے ۔

مسٹر سپیکر:۔ اگر ابھی تک جاری ہے تو شروع کب ہوا تھا ۔

راؤ خورشید علی خان– جناب والا۔ مجھے اس کی Information ابھی ملی ہے ۔ میں نے جو اس جیل کا ذکر کیا ہے تو مجھے اس کا نوٹس بالکل Recently ملا ہے ۔

Mr. Speaker: How is it definite the member says all "detenus."

Rao Khurshid Ali Khan : Chaudhri Nazir Ahmed.....

Mr. Speaker: And others in district Jail, Sialkot and other places.

راؤ خورشید علی خان– جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ کل ۴۵ detenus ہیں ۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ایک کی بجائے ۴۵ Adjournment Motions لاؤں اور اس ہاؤس کا وقت ضائع کروں ۔

مسٹر سپیکر– راؤ صاحب میرے چاہنے کی بات نہ کریں ۔

This is for the member to make out.

خواجہ محمد صفدر– جناب والا۔ ۱۹۳۹ء کی پنجاب اسمبلی Debates کے صفحہ ۲۲۷ پر سپیکر صاحب کا Ruling ہے یہ Adjournment Motion

اس غرض کیلئے تھی کہ مجموعی طور پر۔ یہاں کسی کا نام نہیں دیا گیا۔ حکومت پنجاب نے ضمانت ضبط کی ہے۔ تو وہ Adjournment motion admit ہوئی ہے۔ پنجاب کے اخبارات کی۔ Indiscriminately ضمانت ضبط کی جا رہی ہے۔ وہ Admit ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر— خواجہ صاحب اس سلسلے میں آپ مجھ سے اتفاق کرینگے کہ اگر Adjournment Motion ایک طریقے سے draft کیا جائے۔ تو then it becomes Admissible اور اگر دوسرے طریقے سے کیا جائے then it becomes Inadmissible

خواجہ محمد صفدر— جی ہاں۔ ٹھیک ہے جناب۔ مجھے اتفاق ہے بہرحال اس کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : As I have already said, each facility which is the right of the detenu under the rules and law will be available; each and every facility will be made available. Even before the chair had given its ruling I had taken note of it and I will report back my findings to the House in the near future.

Mr. Speaker: Does the Member press it?

راؤ خورشید علی خان— جناب والا۔ میں Press نہیں کرتا۔ لیکن اب اس میں مزید تاخیر نہ ہو۔

REFUSAL OF JAIL AUTHORITIES TO ALLOW MAULANA GULZAR AHMAD AND OTHER DETENUS TO SUPPLEMENT THEIR CLOTHES.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by the refusal of the Jail authorities to allow Maulana Gulzar Ahmed and other detenus of the defunct Jamat-i-Islami Pakistan detained in the District Jail, Lyallpur (now lodged in District Jail, Lahore) to supplement their clothes with the clothes supplied by their relatives as they were not originally allowed to take alongwith them some spare pairs of clothes at the time of their arrest.

After the Minister's assurance that the will took into the matter and report back to the House.....

راؤ خورشید علی خان— جناب والا - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے گھر سے بہت دور تھے - He belongs to Sargodha ایک مقدمے کی پیشی کے سلسلے میں دیپالپور گئے ہوئے تھے - ان کے پاس کپڑوں کا صرف ایک ہی جوڑا تھا - اس حالت میں نہ ان کے پاس کوئی بستر تھا اور نہ کوئی اور چیز - چنانچہ انہیں اسی طرح دھر لیا گیا - ان کو یہ بھی اجازت نہ دی گئی کہ وہ گھر تک جاکر بستر یا اور کپڑے لے لیں - جب جیل میں گئے تو جیل Authorities نے کہا کہ نہیں ہم اور کپڑے نہیں دینے دینگے - حتیٰ کہ ان کے کپڑے میلے ہو کر سڑنے لگے - تو گویا عجیب حالت تھی - یہ کتنی افسوس ناک بات ہے - توبہ توبہ -

Mr. Speaker: So the motion is not Pressed.

LOCKING UP OF CH. NAZIR AHMAD AND OTHER DETENUS IN SOLITARY CELLS.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by the failure of the Government in not providing special wards but locking up Ch. Nazir Ahmed, M.A. and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami Pakistan detained in New Central Jail, Multan and other places (now lodged in the District Jail, Lahore) in solitary cells thereby badly affecting their health and depriving them of the facilities of free association as allowed by the Rules.

Mr. Speaker: There is no bar under the rules?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): No, Sir. I have not ascertained the facts yet. But my submission is that this adjournment motion is also the same in general terms. However, I will ascertain the facts, but I need time.

Mr. Speaker : But this is a serious matter.

Minister of Law: I don't want much time, Sir, My submission is that it may be deferred till Monday.

Mr. Speaker: This motion will be taken up on Monday.

FAILURE OF GOVERNMENT TO ALLOW THE USE OF DETENUS ALLOWANCE TO KHAN MUHAMMAD RABBANI AND OTHERS.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely,

the situation arising out of the resentment caused by the failure of the authorities in not allowing the use of the detenus' allowance of Rs. 30/- per month per detenu (as allowed by the Detenus Rules) to Khan Muhammad Rabbani and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami Pakistan detained in the Central Jail, Multan and other places (now lodged in District Jail, Lahore).

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I will find out whether he has been given Class II in which case he will be entitled to Rs. 30/- allowance per day.

Mr. Speaker: He says per month.

Minister of Law: I will find out whether it has been denied to him. If he has been denied this allowance he will be given.

Rao Khurshid Ali Khan: Alright, Sir. I do not press it.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

REFUSAL OF AUTHORITIES TO ALLOW MAULANA GULZAR AHMAD OTHERS TO SUPPLEMENT DAILY NEWSPAPERS AT OWN COST.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurence, namely, the situation arising out of the resentment caused by the refusal of the authorities in not allowing Maulana Gulzar Ahmad and other detenus of the defunct Jamat-e-Islami Pakistan detained in District Jail, Lyallpur, and other places (now lodged in District Jail, Lahore) to supplement the number of approved daily newspapers even at their own cost.

راؤ صاحب کوئی نظر بند رولز کے تحت کتنے اخبار لے سکتا ہے ؟

راؤ خورشید علی خان- دو- لیکن اپنے خرچ پر جتنے اخبار چاہے لے سکتا ہے-

Mr. Speaker: There is no bar under the rules?

Rao Khurshid Ali Khan: The rules are silent.

مسٹر سپیکر- اگر ان کو دو اخبار دیئے گئے ہیں تو ٹھیک ہے-

Rao Khurshid Ali Khan: At the cost of the Government.

At the cost of the detenus themselves there is no specific bar. The rules are silent.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, with your permission, may I read the relevant rule.

"No detenu shal receive more than two newspapers a lay or more than ten books a month. This restriction may be relaxed in special cases by an order in writing of the D.I.G., C.I.D."

Therefore it is not a matter of right that if a detenu wants to get newspapers at his own cost or through his friends he is entitled to it but as a matter of grace he can have it if he makes an application and ordinarily there should be no objection to that. I will find out that all reasonable facilities are provided to the detenus and newspapers provided to them by friends or, if possible, by Government provided they do not contain any objectionable matter.

راؤ خورشید علی خان ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ وہ اپنی Cost پر لینا چاہتے ہیں اور اس لئے درخواست وغیرہ دی ہوئی ہے آپ اسکو Expedite کرادیں ۔

وزیر قانون ۔ بہت اچھا ۔

DENIAL OF THE FACILITY OF SAYING PRAYERS IN ENGREGATION TO CH. MUHAMMAD ALI NAGRA AND OTHER DETENUS.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arisng out of the resentment caused by depriving Ch. Bahawal Khan Nagra and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami Pakistan of the facility to say their prayers for *Maghreb, Isha* and *Fajir* collectively in the District Jail, Sialkot (now lodged in the District Jail, Lahore).

Has the Minister ascertained facts?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I will find out if this facility has been denied and, if so, why. At the present moment I have not got full facts and I would request for time. I am not in a position to state positively whether or not this facility is being denied to them.

Mr. Speaker: We will take up this adjournment motion on Monday.

COMPULSION ON SYED ASAD GILANI AND OTHERS TO HAVE IN CIRCUMSTANCES UNSUITABLE FOR MENTAL WORK.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the situation created by the failure of the authorities in compelling Syed

Asad Gilani, M.A. and other detenus of the defunct Jamaat-e-Islami Pakistan detained in the District Jail, Lyallpur, and other places (now detained in District Jail, Lahore) to live in circumstances where religious scholars, journalists, writers and poets do not feel the urge to do mental work for lack of facilities (such as books, furniture and cots, etc.) required for such creative works. This has resulted in a great loss in as much as a good number of intellectuals of our society are rotting in jails and thereby indirectly depriving the nation of their valuable works which could have been the light of the day, had they been allowed the facilities of writting and reading required for detenus of their calibre and status. This has also resulted in stagnation and thwarting of the mental growth of the detenus themselves.

There are so many arguments in the motion.

راؤ خورشید علی خان- جناب والا- یہ تو بڑا اہم مسئلہ ہے-

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir. you can ignore the arguments.

Mr. Speaker: I mean to say that it should not contain lengthy arguments.

Rao Khurshid Ali Khan: In future I will take care.

Mr. Speaker: I think, it relates to amenities which the member has covered in his previous motions and has got an assurance from the Law Minister.

Rao Khurshid Ali Khan: Yes. I don't press it.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO SAFEGUARD RIGHTS OF TENANTS IN TEHSIL FORT ABBAS.

Mr. Speaker: Next motion is from Chaudhri Muhammad Ali. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government in safeguarding the rights of the tenants of allotted lands in tehsil Fort Abbas who were not given the possession of those lands even after their depositing the fixed price thereof in Government treasury; thus forcing their children and womenfolk to lie under the open sky without any sort of succour having been provided to them and the resultant restlessness and resentment prevailing among the tenants as there is every likelihood of their coming into the grip of unemployment, starvation and death in case this state of affairs continues.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): My submission is that this motion is not in order. The allotments were made quite a long time ago. The fact is that these lands were reserved for the Tribesmen of

Peshawar Division in a bonafide way. The allotments were made to these tenants and a portion of the amount was deposited long time ago. When the mistake was known to the authorities a reference was made to the Commissioner, Peshawar Division that either the Tribesmen should come and settle there or the land should be released. So far as the legality is concerned, the matter is not of recent occurrence.

Mr. Speaker: When was the allotment made to the tenants?

Minster of Revenue: I think it was more than a year or so ago.

چودھری محمد علی — غالباً ۱۹۵۹—۶۰ میں زمینیں الاٹ ہوئی تھیں -

Minister of Revenue: About more than four years ago.

جناب والا — ہم اس معاملہ کو Persue کریں گے اور اسے Finalize کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ جن لوگوں کو زمینیں دی ہیں اگر وہ Release نہیں کرتے تو ان کا پیسہ واپس کردیں - ہم اسمیں دیکھیں گے کہ یا تو زمین Release کردیں گے انکے لئے چھوڑ دیں گے یا ہم انکو پیسہ دے دیں گے -

مسٹر سپیکر — چودھری صاحب کیا آپ Press کرتے ہیں ؟

چودھری محمد علی — میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر وہ زمین پہلے قبائلی لوگوں کیلئے مقرر کی ہوئی تھی تو پھر اسکا الاٹمنٹ کیوں کیا گیا۔

مسٹر سپیکر — اسکے متعلق علیحدہ سوال پوچھ لیں - اب سوال ہے کہ منسٹر صاحب کی اشورنس کے بعد آپ اسکو Press کرتے ہیں -

وزیر مال — میں یہ بات بتارہا ہوں کہ اگر انہیں نے Release نہیں کیا تو ہم متبادل زمینیں دے دیں گے -

چودھری محمد علی — میں Press نہیں کرتا ہوں -

Mr. Speaker: So the Motion is not pressed.

The last motion from Mr. Saadi will be taken up on Monday.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — گذارش ہے کہ اگر اسکو بھی لے لیں تو بہتر ہے —

مسٹر سپیکر — سعدی صاحب یہ In time نہیں تھا تو یہ Monday کو لیا جائیگا۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I have to make a motion. I request that the House may meet tomorrow, Saturday, on which day otherwise we do not meet. As there are important Government measures, I propose to have a session tomorrow.

Khawaja Muhammad Safdar: What is important?

Minister of Law: Everything is important.

Khawaja Muhammad Safdar: I oppose it very strongly and vehemently.

جناب والا — مجھے وزیر قانون سے سخت شکایت ہے کہ انہیں نے کل ہمارے ایجنڈے کو تبدیل کردیا اور اس تبدیلی کی اطلاع مجھے رات کو جب ۱۱- بجنے میں صرف تین منٹ تھے ملی۔

راؤ خورشید علی خاں — میرے پاس تو ۱۲- بجے کے بعد پہونچی تھی۔

خواجہ محمد صفدر — جی ہاں آپ تو دور رہتے ہیں اسلئے ۱۲ بجے کے بعد پہونچی ہوگی۔ لیکن مجھے ۱۱- بجنے میں ۵- منٹ باقی تھے جب ملی۔ اگر آپ وہ ایجنڈا جو کل کا تھا اس پر نظر ڈالیں کہ اس ایجنڈے میں بعض ایسے بل لائے گئے ہیں جنکے متعلق ایک بھی تر میم نہ میری طرف سے ہے اور نہ اس جانب سے کیونکہ اسکے متعلق خیال یہ تھا کہ یہ ایجنڈے پر ہے ہی نہیں۔ مثال کے طور پر پولیس ایکٹ امنڈ منٹ بل وہ ہمارے ایجنڈے پر تھا ہی نہیں۔ ابھی سیکنڈری ایجوکیشن بل پر بحث ہو رہی تھی۔ دو تین دوستوں نے تقریر فرمائی تھی کہ فوراً پولیس ایکٹ لایا جارہا ہے۔ میں سخت احتجاج کرتا ہوں کہ یہ طریقہ کار اس قسم کا ہے کہ ہم اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم آتے اسلئے ہیں کہ اپنا فرض ادا کریں ہم یہاں بیٹھکر انکے خوبصورت چہروں پر نظر دوڑانے نہیں آتے ہیں کہ انہیں نے ایجنڈا تبدیل کردیا اور آج وزیر قانون صاحب نے یہ موشن Move کردیا کہ کل یہاں اجلاس ہوگا ہم جانتے ہیں کہ جو چیز ایوان میں زیر بحث آتی ہے اسکی کیا اہمیت ہے۔ اسکی اہمیت کے پیش نظر اسکو

اولیت دے سکتے ہیں - ہم یہ جانتے ہیں کہ کون سی چیز اتنے شارٹ نوٹس پر لینے کیلئے ہمیں مجبور کر رہی ہے - جن بلوں پر ہم بحث کرتے ہیں تو ہم پبلک کا نقط نظر اپنی تھوڑی بہت کاوش کے ساتھ کام لیتے ہوئے کچھ مفید چیزیں انکے سامنے پیش کرتے ہیں - اگر ہم اپنا فرض ادا نہیں کرسکیں گے تو ہم یہاں نہیں آئیں گے - ہاں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسکو اگلے ہفتہ کرلیا جائے -

Mr. Speaker: Would the Minister like to say something?

Minister of Law: Sir, so far as the first objection of Leader of the Opposition is concerned, I think that is hardly relevant and I will deal with it at the proper time. About the second part, which is a substantive motion before the House, I would only submit that Monday and Tuesday are private members days on Sundays we do not work. Therefore, looking to the number of Bills that we have turned out, we feel it necessary that we should have a session tomorrow, where there will be no questions and I think, there will be no adjournment motions, and if there is any, it will be dealt by the Chairs. We will have sufficient time, the whole day to devote to the legislative work. If the House agrees to that we might even have the evening session tomorrow, if necessary. I would respectfully submit and appeal to the Leader of the House that he might come to our rescue and agree to have a session tomorrow.

خواجہ محمد صفدر – جناب والا- مجھے مجبوراً یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ میں اتنے شارٹ نوٹس پر کل کام کرنے کیلئے نہیں تیار ہوں اور اور نہ میرے ساتھی تیار ہیں -

Mr. Speaker: Then we will have no sitting tomorrow.

Khawaja Muhammad Safdar: Yes, Sir.

BILLS.

The West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1964 (*Resumption of discussion*).

Mr. Speaker: The House will now resume discussion on the Motion that the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, (Amendment) Bill 1964 be passed.

Amir Habibullah Khan Saadi may please resume his speech.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — (لائل پور-۷) صاحب صدر- کل میں نے جو بحث شروع کی تھی تو یہ عرض کیاتھا کہ قوانین کی تعداد بڑھاتے چلے جانے سے کوئی مفید نتائج پیدا نہیں ہوتے- بلکہ کم تعداد میں مؤثر قانون لانے سے ہی کوئی مفید مقصد حاصل ہوسکتا ہے- اس ترمیمی بل میں سکینڈری بورڈ لاہور کی تشکیل کی توسیع کرنیکی کوشش کیگئی ہے تو انکے خیال میں جو خامی پہلے رہ گئی تھی اور جو انکے تجربے نے انکو بتایا ہے وہ اسمیں شامل کرنیکی کوشش کی ہے- جناب والا- اس بورڈ کی تشکیل کے متعلق میں یہ گذارش کرونگا کہ ایسی نیم دلانہ ترمیمیں لانے سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا- اس ریجن کے اساتذہ طلبا اور انکے والدین جو دقتیں محسوس کرتے ہیں اُن کے پیش نظر اسکی تشکیل شروع ہی سے غلط ہے-

جناب والا- موجودہ تشکیل یہ ہے کہ قریباً ۸ — سو سکینڈری سکول ہیں جنکے دو نمائندے لئے جاتے ہیں اور قریباً ۵۰ — ہائر سکینڈری سکول یا انٹر میڈی ایٹ کالج ہیں جنکے دو نمائندےلئے جاتے ہیں اور یہ تمام درسگاہیں ایک بڑے وسیع و عریض علاقے میں پھیلی ہوئی ہیں- اس ریجن میں ہی کوئٹہ قلات اور آزاد کشمیر بھی شامل ہیں- آپ تصور فرما سکتے ہیں کہ اتنے وسیع و عریض علاقے جو قومی اسمبلیوں کی سیٹوں سے بھی بڑے ہیں ان سے ان اساتذہ کے نمائیندے منتخب کرنیوالوں کو کسقدر دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے- پھر یہ کہ ہائر سکینڈری سکول ۵۰ — ہیں اور سکینڈری سکول ۸ — سو ہیں، ظاہر ہے کہ سکینڈری سکول نظام تعلیم کا ایک بنیادی حصہ ہیں-

Haji Gul Hassan Manghi: Sir, there is no qourum.

Mr. Speaker: Let there be a count (count was taken).

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*) The House is now in quorum. Yes, Saadi Sahib.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — تو جناب والا- یہ ایسی غیر مساوی نمائیندگی مختلف اداروں کو دی گئی ہے- جن سے بہت سی تلخیاں پیدا

ہوئی ہیں - اور بہت سے ایسے مسائل بورڈ کے سامنے آنے سے رہ جاتے ہیں- جنکا حل نہیں ہوسکتا اس لئے بعدازاں درسگاہوں میں جگہ جگہ وہ تکالیف اور مشکلات اور سوالات پیدا ہوتے ہیں - جن سے ہماری حکومت پھر گھبرانے لگتی ہے -

دوسرے جناب والا- میں نے یہ عرض کیا ہے - کہ کوئٹہ ، قلات اور آزاد کشمیر بھی اسی ریجن میں شامل ہیں - اور انکا فاصلہ آپس میں اسقدر زیادہ ہے- کہ وہ کسی صورت بھی اپنے فرائض پورے طور پر ادا نہیں کر سکتے ہیں - یا تو یہ ہو کہ ممبران کی نمائیندگی کے لئے علاقوں کی تخصیص ہو- کہ وہ اپنے اپنے علاقوں سے منتخب ہوکر آئیں - یہ اسکی تشکیل کی بنیادی خامیاں ہیں - جناب والا - اس ریجن میں اب یہ عام شکایت ہے - کہ یہ بورڈ نصاب کی کتابوں کا تعین وقت پر نہیں کرتا - یا اسکی اشاعت کا انتظام وقت پر نہیں ہوتا - کتابوں میں اغلاط بہت زیادہ ہوتی ہیں - اور بعض اغلاط تو اسقدر عجیب و غریب ہوتی ہیں - جو پاکستان کے جغرافیے سے نا واقفیت پر مبنی ہوتی ہیں -

Khawaja Muhammad Safdar: What a shame.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — میں نے جیسا کہ عرض کیا تھا - کہ یہاں عہدے تو بڑھتے جارہے ہیں عمارات بڑھتی جارہی ہیں - اور بڑے طمطراق سے تعلیمی پروگرام سکولوں میں پیش کیا جارہا ہے - لیکن تعلیم روز بہ روز کم ہوتی جارہی ہے - سب سے بڑا نقص اس بورڈ میں یہ ہے ، کہ اس نے آج تک اپنے ریجن میں بچوں کی تعلیمی دینی ، اخلاقی یا قومی بنیاد کو استوار نہیں کیا - اسکا صاف مظہر وہ بچے ہیں - جو سڑکوں پر گھومتے پھرتے ہیں - جنہیں دیکھکر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس ملک کے باشندے ہیں - البتہ یہ امریکہ کے '' ٹیڈی '' ہی کہے جا سکتے ہیں - یہ گذارشات ہیں - اور میں نہیں سمجھتا کہ محض اس چھوٹے سے ترمیمی تکلف کی کیا ضرورت تھی - اسکو بنیاد سے درست کرنا چاہئیے تھا- ہمارے ریجن کے ڈائریکٹر صاحب نے یہ اعتراف امتحانات کے سلسلے میں کیا تھا -

کہ پچیس فیصد طلباء ناجائز ذرائع سے کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ تو انکا اپنا اعتراف ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے۔ کہ طلباء کی بہت زیادہ تعداد ناجائز طریقوں سے پاس ہوتی ہے۔ بورڈ کے پاس بہت زیادہ روپیہ ہے۔ اور انکا یہ بہانہ نہیں سنا جاسکتا۔ کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ کہ امتحانات کے اخراجات کو پورا کریں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ دیدہ و دانستہ طور پر کرایا جارہا ہے۔ اسلئے میں اس ترمیمی بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور حکومت سے درخواست کرونگا۔ کہ ان بنیادی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے کوئی نیا مسودۂ قانون لائے۔

سسٹر حمزہ (لائلپور-۶)- جناب سپیکر۔ لاہور کے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے دائرہ اختیار میں سابقہ پنجاب، آزاد کشمیر، سابقہ ریاست بہاولپور اور کوئٹہ ڈویژن شامل ہیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ جب گورنمنٹ کی طرف سے یہ ترمیم لائی جارہی تھی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن حیدرآباد اور پشاور کے قانون میں بھی ترمیم کی جارہی تھی۔ تو اس قدر Unwieldly اور بڑے حلقے کا بہتر انتظام کرنے کے لئے اسے چھوٹا کیوں نہیں کیا۔ آپ کو اس امر کا احساس ہوگا۔ کہ جب سے روز مرہ کے تجربات تعلیمی میدان میں ہورہے ہیں۔ تعلیمی نظام بدتر اور تعلیمی معیار روز بروز گر رہا ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے میں زیادہ دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنے بڑے ریجن میں جو لوگ چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے ہیڈ کوارٹر پر آئینگے۔ جوکہ موجودہ انتظامیہ ڈھانچہ کی بناء پر ضروری ہوگا۔ آپ اندازہ لگائیں۔ کہ ایک طالبعلم جس نے داخلہ بھیجا ہو۔ اور جسکو وقت پر امتحان کا رول نمبر نہ ملا ہو اسکے لئے اتنے دور دراز علاقے سے یہاں آنا کسقدر مشکل ہوگا۔ اور یہ انتہائی افسوسناک تجربہ ہے کہ یہ محکمہ جسے محکمۂ تعلیم کہتے ہیں۔ کے پیدا کردہ مسائل خط و کتابت سے حل نہیں ہوتے۔ انکو حل کرنے کیلئے جب تک دفتر کے چکر نہ لگائے جائیں۔ کوئی نتیجہ خیز چیز برآمد نہیں ہوتی۔ جناب سعدی صاحب نے فرمایا ہے۔ اساتذہ کے صرف دونمائندوں کو بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن میں نمائیندگی کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر، مسٹر محمد اسحاق خان گندی، کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

حقیقت یہ ہے۔ کہ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ لاہور ریجن کو چھوٹا کیا جاتا۔ اور ہر ریجن کے اساتذہ کی تعداد کے مطابق ہر علاقہ کے نمائندے لئے جاتے۔ تاکہ اس علاقہ کا ممبر اس محکمہ کے متعلق اساتذہ طلباء اور عوام کی شکایات بورڈ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اُن کو رفع کرنے کی کوشش کرتا لیکن اتنے وسیع و عریض ریجن کی نمائیندگی کرنا اور اس میں بھی محض دو ممبران جو سکولوں کی نمائیندگی کرتے ہیں۔ محض تکلف ہے۔ اس تکلف کا نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ عام اساتذہ سے یہ توقع نہیں کی جاتی۔ کہ اسکے پاس اتنے وسائل ہوں۔ کہ وہ اتنے بڑے علاقے کا نمائیندہ بننے کے لئے لوگوں کو اپنا تعارف ہی کرا سکے۔

اور جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا، جو لوگ الیکشن لڑنے کے لئے دولت صرف کرتے ہیں وہ جب ممبر بن جاتے ہیں تو وہ تمام دولت جو کہ انہوں نے Invest کی ہوتی ہے۔ ناجائز ذرائع سے پوری کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بہت سا نفع بھی کماتے ہیں۔ لہذا بہتر یہ تھا کہ نمائندگان کی تعداد بڑھائی جاتی اور اس کے ساتھ ساتھ مخصوص علاقوں کے لئے مخصوص نمائیندے ہوتے تاکہ معقول قسم کے لوگوں کے منتخب ہونے کے امکانات پیدا ہوسکتے۔ جناب سپیکر۔ حالات یہ ہیں کہ اس محکمہ کے یا بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہماری گورنمنٹ نے اس کو ایک تجربہ گاہ بنادیا ہے۔ ایک پالیسی آج اختیار کی جاتی ہے اور چند دن کے بعد اس کو تبدیل کردیا جاتا ہے۔ میں آپکو ایک مثال دیتاہوں۔ میرا حلقۂ نیابت یہاں سے سوا سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پچھلے سال محکمہ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ لڑکے جو کہ دسویں جماعت کے سپلیمنٹری امتحان میں شامل ہوں، کو مشروط طور پر (Provisionally) کالجوں میں داخلہ مل جائے گا۔ اس سال محکمہ نے سپلیمنٹری امتحان کی رعایت کو تو قائم رکھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی کوتاہ اندیشی سے اگلی جماعت میں مشروط طور پر داخلہ کی رعایت ختم کردی۔

Haji Gul Hassan Mangi: Sir the House is not in quorum.

I submit Sir that the Ministers had said that business is not being done, and now they are holding conversations in the lobbies. It is better that the House may adjourned to some other day.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Quorum bells were rung). The House is now in quorum. The proceedings are resumed. Mr. Hamza may continue his speech.

سسٹر حمزہ – میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک سال یہ رعایت دی گئی کہ سپلیمنٹری امتحان میں شامل ہونے والے لڑکے گیارھویں جماعت میں مشروط طور پر داخل ہوسکیں۔ لیکن اس سال انتہائی کوتاہ اندیشی سے کام لیتے ہوئے یہ رعایت واپس لے لی گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پرنسپل صاحبان نے سابقہ پالیسی کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے چٹھی موصول ہونے سے قبل ایسے لڑکوں کو داخل کرلیا۔ 'انٹرمیڈیٹ کالج گوجرہ میں ان لڑکوں کو جو کہ سپلیمنٹری امتحان میں شامل ہوئے تھے، گیارھویں جماعت میں داخل کرلیا گیا۔ جب وہ فیسیں دے چکے تو ان کو کہا گیا کہ گورنمنٹ کی اب یہ پالیسی ہے کہ انہیں (Provisionally) مشروط طور پر داخل نہیں کیا جاسکتا۔ وہاں سے لڑکوں کو دو تین بار لاہور آنا جانا پڑا۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ اس محکمہ کی Policies کتنی تیزی سے تبدیل ہوتی ہیں کہ محکمہ کے پرنسپل صاحبان کو بھی علم نہیں ہوتا۔ عام لوگوں کو ان کا علم ہونا تو درکنار۔ اور ریجن اتنا وسیع ہے کہ کوئٹہ سے اگر کسی کو یہاں آنا پڑے تو آپ اندازہ لگائیے کہ کس قدر تکلیف اور کس قدر خرچ کا زیربار ہونا پڑے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر۔ آپ کو علم ہوگا کہ اس قانون کے تحت وہ شخص جو کہ کتابوں کا ناشر ہو یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار کتابوں کا ناشر ہو، بورڈ کا ممبر نہیں بن سکتا۔ میں سمجھتا ہوں یہ شرط محض اسلئے لگائی گئی تاکہ ناشران یا وہ لوگ جو کتابوں کا کاروبار کرتے ہیں، ممبر بن کر ناجائز طور پر ذاتی فائدہ نہ اٹھائیں۔ لیکن جس طریقے سے سیلیبس میں تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور نصابی کتب کو چھاپنے میں

غلطیوں کی بھرمار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام تر کھیل، یہ تمام بد انتظامی ناشرین کے ذاتی ناجائز اثر و رسوخ کی پیدا کردہ ہے۔ اور اس قانون میں اس قسم کے تحفظات کے موجود ہوتے ہوئے بھی یہ نقائص بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اور پھر ہمیں وہی نصیحت دھرانی پڑتی ہے کہ گورنمنٹ قوانین میں ترمیم کرکے صورت حال کو بہتر نہیں بنا سکتی۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ قوانین جو موجود ہیں، اس پر صحیح معنوں میں عمل کیا جائے۔ اور بذات خود گورنمنٹ کے اعلیٰ عمال اس معاملہ میں پبلک کی رہنمائی کریں، اور اخلاق اور اچھے اعمال کی اچھی مثالیں قائم کریں۔

جناب سپیکر — جیسا کہ مجھسے قبل سعدی صاحب نے فرمایا، بورڈ آف سکینڈری ایجوکیشن کے چیئرمین انتہائی اچھی سیرت رکھنے والے انسان ہیں اور میں ان کا انتہائی مداح ہوں۔ کہ انہوں نے بہادری اور حق گوئی کا ثبوت دیا جب انہوں نے تسلیم کیا کہ پچیس فیصدی طالبعلم امتحانوں میں ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی اچنبا نہیں بلکہ حقیقت ہے کیوں کہ جب طالبعلم روزمرہ عملی زندگی میں یہ دیکھتے ہیں کہ الیکشن لڑنے کے لئے ہمارے لیڈران کرام کس قسم کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

Minister of Education: On a point of order Sir. How is election relevant so far as this bill is concerned?

Mr. Senior Deputy Speaker: I think Hamza Sahib is now winding up his speech.

مسٹر حمزہ— میں یہ عرض کر رہا تھا کہ زبانی جمع خرچ اور نصیحتیں کرنے سے کام نہیں بنے گا۔ بچوں کے ذہنوں پر اس ماحول کے جس میں وہ جیتے۔ بستے اور پلتے ہیں، بڑے دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بچے چند گھڑیاں ہی سکول میں گذارتے ہیں۔ اور سکول کے اندر بھی ہماری گورنمنٹ کی غلط policies کی وجہ سے اس قسم کا ماحول پیدا ہوگیا ہے کہ بچے جو عملی سبق سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ جائز ذرائع اختیار کرنے والے گھاٹے میں رہتے ہیں اور ناجائز ذرائع اختیار کرنے والے

ھی پھلتے اور پھولتے ھیں ۔ اس ماحول میں میں سمجھتا ھوں کہ جب تک ھمارے سیاستدان اور وہ لوگ جن کے ھاتھ میں ملک کی حکومت کی باگ ڈور ھے، اپنے عمل سے بچوں کے لئے اچھی مثال پیش نہیں کرینگے، یہ صورت حال بعینہ موجود رھے گی۔ بلکہ حالات بد سے بد تر ھوتے چلے جائینگے ۔

ان معروضات کے پیش نظر میں اس ترمیم کو قطعاً بے معنی سمجھتا ھوں ۔ یہ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے نہیں بلکہ محض ایوان کا وقت ضائع کرنے کے لئے ھے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—(بہاولپور ۔ ۲) جناب صدر ۔ ھم سب کو بڑی صاف ذھنی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا چاھیئے کہ قوانین کی تدوین اور ان کی ترمیم و تنسیخ سے زندگی کے مسائل حل نہیں ھوتے ۔ ھماری ملکی اور قومی زندگی کا سب سے بڑا خلا ، جس کو پر کرنے کی ضرورت ھے ، ھمارے تعلیمی مسائل سے متعلق ھے۔ پہلا حادثہ یا المیہ جس کی ذمہ داری اس گورنمنٹ پر عائد نہیں ھوتی، یہ ھوا کہ انگریزی سامراج سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ھم نے اپنے تعلیمی نصاب اور تعلیمی ماحول کو اپنی آزادی کے تقاضوں اور اسکے عزائم کے ساتھ ھم آھنگ کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی ۔ اب جناب مختلف ماحول کے ھوتے ھوئے، میں کسی کی نیت پر شبہ نہیں کرتا ۔ ممکن ھے کہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی تشکیل اور ترتیب بڑی نیک نیتی سے کی گئی ھو۔ لیکن آج ھمارے نوجوان وزیر تعلیم جو اس منصب پر نئے نئے تشریف لائے ھیں ۔ بڑی گہرائی اور بڑی تعمق نظر اور دقت فکر سے ان حالات کا جائزہ لینا چاھتے ھیں جو اس وقت اس بورڈ میں پائے جاتے ھیں ۔ غالباً وہ اس امر سے انکار نہیں کرسکتے کہ اس وقت بھی وہ لوگ جو ھمارے ملک کے ماھرین تعلیم سمجھے جاتے ھیں ۔ اس بورڈ کے مقرر کردہ نصاب تعلیم سے مطمئن نہیں ھیں ۔ جو اس وقت سکولوں میں رائج ھے ۔ اس کا نتیجہ جیسا کہ میرے محترم دوست سعدی صاحب نے فرمایا ھے ۔ یہ ھے کہ بجائے اس کے

کہ یہ بورڈ اپنے بہتر نصاب تعلیم کے ذریعہ ایک ایسی قوم پیدا کرتا جو پاکستان اور عالم اسلام کے لئے فخر کا باعث ہوتی۔ اب ہمارے بچے اس نہج پر پیدا ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ سعدی صاحب نے فرمایا۔ ان کی خفیف الحرکتی۔ ان کے لباس۔ ان کی وضع قطع۔ ان کی نشست و برخاست اور ان کے لیل و نہار۔ غرض یہ سب چیزیں اس قسم کی ہیں، جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بچے اس ملک کے نہیں بلکہ باہر کے کسی ملک سے درآمد کئے گئے ہیں۔ یہ بڑی افسوسناک صورت حال ہے۔

علاوہ ازیں محترم وزیر صاحب کو اس امر سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس Board of Secondary Education میں Account یعنی حسابات کا معاملہ اس قدر خراب اور ناکارہ ہے جس کا کوئی شمار نہیں۔ ہر امتحان کے موقع پر سینکڑوں طالبعلموں کو اس قسم کے قصے پیش آتے ہیں۔ کہ وہ امتحان کی فیس داخلہ باقاعدہ طور پر جمع کرا چکے ہوتے ہیں۔ منی آرڈر کی رسیدیں ان کے پاس موجود ہوتی ہیں۔ مگر نتیجے کے وقت یہ اعلان کردیا جاتا ہے کہ چونکہ انہوں نے فیسوں کی ادائیگی نہیں کی، اسلئے ان کے نتائج روک لئے گئے ہیں۔ اس طرح یہ معاملہ تین تین۔ چار چار ماہ تک نہیں سلجھتا۔ اگر یہ اعداد وشمار اکٹھے کئے جائیں تو ایک تخمینے کے مطابق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں طلبا ایسے ہونگے جن کا ایک ایک سال صرف اس لئے ضائع ہوجاتا ہے کہ ان کے نتائج کا اعلان بروقت نہیں ہوتا جس کی ذمہ داری کالجوں اور سکولوں پر ہرگز عائد نہیں ہوتی بلکہ اس ناکارہ اور فرسودہ حساب کے نظام پر ہوتی ہے جو اس وقت وہاں موجود ہے۔

صاحب صدر۔ Board of Secondary Education کے چیئرمین صاحب نے جس بات کا اعتراف کیا ہے اور جسکو حمزہ صاحب نے سراہا ہے۔ یہ ہے کہ ۲۵ فیصد طالبعلم ناجائز ذرائع سے امتحان پاس کرلیتے ہیں۔ میرے نزدیک اپنی غلطی کا اعتراف کرلینا بھی بڑی بہادری کی بات ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اس میں بھی کسر نفسی سے کام لیا گیا ہے۔ اگر اس بورڈ کی رشوت اور اس کے ناجائز ذرائع کا حساب کیا جائے تو میں بڑے

وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ صرف ۲۵ فیصد طالبعلم جائز ذرائع سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اور باقی سب کے سب ناجائز ذرائع سے پاس ہوتے ہیں۔ یعنی جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے۔ صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔

صاحب صدر — ان بنیادی امور کی طرف توجہ دلانے کے بعد میں اس یقین کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر تعلیم صاحب نے اس امنگ اور ولولے سے کام کیا جس سے کہ وہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس بورڈ کے تعلیمی مسائل کا جائزہ لیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ آئندہ اجلاس میں اسی بورڈ کو توڑنے اور اس کی ہیئت ترکیبی میں انقلابی طور پر تبدیلی کرنے کے لئے ایک بل لائینگے۔ کیونکہ یہ بورڈ اس وقت اس ہیئت ترکیبی۔ ہیئت تنہائی اور ان احوال کے ساتھ اس ریجن اور اس صوبے کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہا۔ اس لئے میں اس ترمیم کو بیکار اور ناکارہ سمجھتا ہوں اور اس کی تائید کرنے سے قاصر ہوں۔

مسٹر محمد رفیق بابو (لورالائی و ژوب و کوئٹہ) — جناب والا — اس بورڈ کے دائرہ اختیار میں سابقہ پنجاب۔ بہاولپور۔ آزاد کشمیر اور کوئٹہ قلات جیسے دور افتادہ اور پسماندہ علاقے بھی آتے ہیں۔ جن کی مشکلات کا اگر آپ اندازہ لگائیں اور بالخصوص ان مشکلات کا جو ہمارے عوام کو Board of Secondary Education نہ ہونے کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں۔ اور انپر ہمدردانہ طور پر غور فرمائیں تو وہ یقیناً اس علاقے کیلئے ایک علیحدہ Board of Secondary Education منظور کریں۔

جناب والا — جہانتک مجھے یاد ہے اور جہانتک دسویں جماعت کے امتحان کے متعلق بورڈ کا تعلق ہے۔ پچھلے سال ہمارے ایک لڑکے کا امتحان میں ایک سال محض اسلئے مارا گیا کہ جب اس کا نتیجہ آیا تو اس نے صرف دو مضمونوں کا امتحان دینا تھا۔ اس نتیجہ کے اعلان کے مطابق اسے انگریزی میں پاس دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ دوبارہ اس کا نتیجہ آیا تو اسمیں دکھایا گیا کہ وہ انگریزی میں فیل ہے۔ تو وہ لڑکا اپنے پرنسپل کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں تو انگریزی میں پاس تھا۔ چنانچہ جب

Board of Secondary Education کو مجبور کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ کلرک کی غلطی کی وجہ سے اسے غلط طور پر پاس ظاہر کردیا گیا ہے۔ تو اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ اس طرح لڑکوں کے سال مارے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں وقت پر رول نمبر مہیا نہیں کئے جاتے۔ اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض اوقات امیدواروں کے والدین کو اپنے بچوں کے رول نمبر لینے کے لئے خود آنا پڑا ہے۔ اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ وہاں لوگوں کے لئے کتنی مشکلات ہیں۔ مجھے یہ احساس ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے ہمارے علاقے کے تعلیمی مسائل پر اتنی زیادہ توجہ دی ہے کہ جہاں پہلے ایک پرائمری سکول تھا اب وہاں آپ کو دس سکول ملینگے۔ جہاں پہلے ایک مڈل سکول تھا اب وہاں بارہ مڈل سکول ملینگے۔ پہلے جہاں ایک ہائی سکول تھا۔ وہاں اب آٹھ ہائی سکول ملینگے۔ اور جہاں پہلے صرف ایک کالج تھا۔ وہاں اب پانچ کالج کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہاں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس لئے میں معزز وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ وہ ہماری مشکلات کا اندازہ لگاتے ہوئے ہماری اس تکلیف کی طرف دھیان دیں اور دیکھیں کہ یہ بورڈ ہماری مشکلات حل نہیں کرتا بلکہ ان میں اضافہ کرتا ہے۔ لہذا میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ کوئٹہ قلات کے لئے ایک علیحدہ Board of Secondary Education عنایت فرمائیں۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو):۔جناب والا۔ میں نے اپنے دوستوں کی تقاریر بڑے غور سے سنی ہیں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ بہت سے احباب نے نہایت قیمتی مشورے دئے ہیں اور تعمیری تنقید بھی کی ہے۔ جن سے میں نے بڑا استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ میں انشااللہ اپنے آئندہ فیصلوں میں ان باتوں کا خیال رکھوں گا۔

جناب والا — پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ترمیم کے ذریعے اس آرڈیننس میں کیا تبدیلی چاہتے ہیں۔ موجودہ صورت میں بورڈ کی Constitution میں یہ ہے۔

Ordinance No. XVIII of 1961, Section 4 (iii):—

"The Director of Public Instruction, West Pakistan, or his nominee, not below the rank of an Assistant Director of Public Instructions, West Pakistan, or the Principal of a degree college."

اب جناب والا Reorganization کے متعلق صورت حال یہ ہوگی کہ D.P.I. West Pakistan کے عہدے کو ختم کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ریجنل ڈائرکٹر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح ڈائرکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن کی بجائے اسے ایڈوائزر ٹیکنیکل ایجوکیشن بنایا گیا ہے۔ موجودہ ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ D.P.I. کی nomination کی بجائے موجودہ صورت میں Regions میں سے ایک شخص کو نامزد کیا جائے گا۔ پہلے بھی یہ موجود تھا اب ڈائرکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن کی بجائے ایڈوائزر کردیا ہے حقیقت میں اگر ہم غور کریں تو عملی طور پر کوئی ترمیم نہیں یہ ایک ٹیکنیکل قسم کی ترمیم ہے۔ محض Reorganization کی وجہ سے عہدوں کے نام بدل دئے گئے ہیں۔ اس کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ موجودہ صورت میں بورڈ کو یہ اختیارات حاصل ہیں۔

پھر جناب والا۔

Section 9(2) (iv) of the Ordinance says:—

".....The Board shall have the power to accord, refuse or withdraw recognition wholly or partly, after considering inspection reports—

(a) in the case of schools, received from the Education Department, Government of West Pakistan."

تو اس میں عملی طور دقتیں پیش آرہی ہیں۔انسپکٹرآف سکول یا انسپکٹریس آف سکولز کسی سکول کی recognition یا Refusal کے لئے سفارش کرتے ہیں تو موجودہ قانون کے مطابق اسے محکمہ تعلیم کے پاس سے ہوکر بورڈ کے سامنے پیش ہونا ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ دیر ہوجاتی ہے۔ اب بورڈ کے بن جانے کے بعد کوئی ڈی آئی یا انسپکٹر اپنی سفارشات براہ راست بورڈ کے پاس بھیج سکتا ہے۔ محکمہ تعلیم کی وساطت کی ضرورت نہیں۔ تعلیمی مسائل کے لئے یہ چیز زیادہ مفید ہوگی۔ کئی اصحاب نے بورڈ کی ضرورت پر اعتراض کیا ہے۔ اور کئی

اصحاب نے یہ فرمایا تھا کہ جب اس کا انتظام یونیورسٹی کے پاس تھا تو ایسی کوئی غلطیاں سرزد نہیں ہوتی تھیں۔ اب جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہماری تعلیمی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد بھی ہر روز بڑھ رہی ہے۔ جس کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یونیورسٹی کا کام یونیورسٹی کے پاس رہے۔ تاکہ وہ تمام انتظامی معاملات پر پوری توجہ دے سکے۔ اور کم تر درجہ کی تعلیم کو بورڈ کے سپرد کردیا جائے۔

مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ کئی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں جن کی نشان دھی کی گئی ہے۔ ایسی باتیں پہلے بھی میرے علم میں آئی ہیں۔ اور میں انشاءاللہ کوشش کرونگا کہ انہیں مناسب طور پر دور کردیا جائے۔ اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے ہی بعض اقدامات شروع کر دئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایسے مسائل ایک دن میں تو حل نہیں ہو سکتے۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جہاں جہاں عملی دقتیں ہمارے سامنے آئیں ان کو دور کرکے دیکھا جائے گا کہ اس طریقہ پر کسی ایک کلرک یا محکمہ کے آدمی کی غلطی سے کسی بچے کا سال ضائع نہ ہو۔ اور کوئی نقصان نہ پہنچے یا ان کی تعلیم میں فرق نہ ہو۔ لاہور بورڈ کے متعلق میرے فاضل دوستوں نے جو کچھ فرمایا ہے میں عرض کروں گا کہ بورڈ کا علاقہ بڑا وسیع ہے۔ میں اس وقت یقینی طور پر عرض نہیں کر سکتا یہ بات بارہا میرے ذہن میں آئی ہے اور میں نے اپنے محکمہ سے پیشتر ازیں اس کا ذکر کیا ہے کہ لاہور بورڈ کا علاقہ بڑا وسیع ہے اس میں کئی عملی دقتیں نظر آ رہی ہیں اور ان کے حل کرنے میں بڑی مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے یہاں ایک اور بورڈ قائم کیا جائے۔ یقیناً اس امر پر غور کیا جائے گا کہ لاہور بورڈ کو امداد دی جائے۔ میں اس مسئلہ پر بڑی سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں۔ تعلیمی مفاد اور مالی وسائل کی ساری باتوں کو مدنظر رکھ کر اس تجویز پر نہایت ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

جناب والا — اس کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً کتابوں میں خصوصیت سے تاریخ اور جغرافیہ میں کئی غلط چیزیں درج ہوگئی ہیں۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ اس لئے اگر کسی نصاب کی کتاب میں کسی جگہ کوئی غلطی ہو تو آپ میرے نوٹس میں لائیں جہاں کوئی غلطی سرزد ہوئی ہوگی میں یقیناً اسے دور کرنے کی کوشش کروں گا۔

اس کے علاوہ جناب والا ۔ دو تین ممبر صاحبان نے اعتراض کیا ہے کہ جو اساتذہ منتخب ہوکر آتے ہیں وہ بڑے علاقوں سے انتخاب لڑتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ یہ ان لائنز پر نہیں جس طرح اسمبلی کے لئے ہوتا ہے اس بارے میں اساتذہ کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ اگر کوئی عملی دقت ہوگی تو الیکشن کی بجائے نامزدگی کی جائے گی۔ یا کوئی اور ترمیم کر دیں گے تاکہ جو عملی دقت ہو وہ دور کی جائے۔

جناب والا ۔ ایک اور بات ہے جس کا میرے بہت سے دوستوں نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ بورڈ کے چیئرمین نے اعتراف کیا ہے کہ ۲۵ فیصدی امیدوار امتحانات میں ناجائز طریقوں سے پاس ہوجاتے ہیں۔ میرے علم میں تو کوئی ایسی بات نہیں اور اگر کوئی ایسی بات ہوگی تو میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ہرممکن طریقہ سے کوشش کرے گی کہ ناجائز طریقہ استعمال کرنے والے بچے پاس نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں پبلک کی طرف سے بھی تعاون اور کوشش کی ضرورت ہوگی۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

میں اپنے محترم دوستوں سے گذارش کروں گا کہ وہ ہمیں کوئی عملی تجاویز بتائیں۔ پھر میں بھی اور آپ بھی ان برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کرینگے۔

ان معروضات کے ساتھ میں گذارش کروں گا۔ کہ یہ ایک ضروری اور مفید ترمیم ہے اور اس پر مزید وقت نہ لیا جائے بلکہ اسے پاس کیا جائے۔

Mr. Speaker: The question is:

".....That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill, 1964 be passed.

(The motion was carried).

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, on the Order of the Day, item No. 2 is the consideration of the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill and item No. 3 is the consideration of the Police (West Pakistan) Bill. In deference to the deside of the Leader of the Opposition I do not propose to make these two motions.

خواجہ محمد صفدر— پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کل جب ہم West Pakistan Motor Vehicles Taxation Bill 1963. پر بحث کر رہے تھے تو میں نے اعتراض کیا تھا جس کے متعلق کل سارا دن اس کے جواب کے لئے انتظار ہوتا رہا۔ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا تھا کہ میں کل اس کے متعلق رولنگ دوں گا۔ اب میں جناب والا۔ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ وہ رولنگ ارشاد فرمائیں کہ آیا جو سفارش کی گئی ہے وہ بہتر ہے۔ اگر ہوئی ہے تو کب ہوئی ہے۔ اس کے متعلق آپ اپنا رولنگ صادر فرمائیں۔

مسٹر سپیکر— خواجہ صاحب پوائنٹ یہ ہے کہ وہ جو پوائنٹ آف آرڈر تھا وہ موٹر وھیکل بل کے متعلق تھا اس کا ذکر آج کے Order of the day میں نہیں ہے۔

That is prepared under the direction of the Law Minister.

تو جو کچھ انہوں نے change کیا ہے اس کے مطابق آج ایک بل West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Law) Bill 1963. پاس کیا ہے۔ اب ایجنڈا کے مطابق ہی کیا جائے گا۔ آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق رولنگ اس روز دی جائے گی جس روز order of day پر وہ بل take up کیا جائے گا۔

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ جناب وزیر کو آرڈر آف دی ڈے کو تبدیل کرنے کا پورا اختیار ہے کہ اس طرح آرڈر آف دی ڈے تیار کیا جائے۔ لیکن یہ اختیار اس وقت تک ہے جس وقت تک کوئی بل یہاں Introduce نہیں ہوجاتا۔ اب اس بل کی کیفیت یہ تھی کہ اس کی رپورٹ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے زیر بحث آچکی ہے اب وہ بل ہاؤس کی پراپرٹی ہے اب کوئی شخص اس کو واپس نہیں لے سکتا۔ اسلئے میں مطالبہ کرونگا کہ قوانین و قواعد کی رو سے اس پر بحث کیجائے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): My submission is, as has been rightly pointed out by the Speaker that unless any item is in the Order of the Day (the Rules are very clear) it cannot be considered.

The second objection of the Leader of the Opposition is that it cannot be withdrawn without the leave of the House. We have never indicated that the Bill is going to be withdrawn. The only question is: when is it going to be taken up for consideration. The Order of the Day, as the Leader of the Opposition has himself admitted, is absolute and will be governed entirely by the discreation of the Minister-in-Charge, Parliamentary Affairs, and it does not admit of any restriction or limitation that the right can be exercised only before the Bill is introduced or taken up for consideration. So long as any matter has not been finally concluded the discreation with regard to the Order of the Day lies with the Minister-in-Charge Parliamentary Affairs and the Secretary was requested yesterday to arrange the order of the Day accordingly. I really fail to see what difficulty is there in taking up this Bill. Assuming for the sake of argument that there is no previous recommendation of the Governor-let us assume for the sake of argument the Constitutional provisions are very clear and we can conveniently rely on Article 114 (2) which says:

> "No Act of the Central Legislature or of a Provincial Legislature, and no provision in any such Act, shall be invalid by reason only that some previous consent or recommendation required by this Constitution was not given or made if that Act was assented to in accordance with this Constitution.....(by the Governor)."

So we canveniently rely on this Article, assuming for the sake of argument that there is no previous recommendation of the Governor. As I have said, yesterday the Revenue Department has been asked to find out from the files as to what is the state of affairs on the file and whether at any time this Bill has gone to the Governor for the requisite recommendation as required by the Constitution and it is from that view point Bill has been held up for consideration. I was just going to say that this Bill will come before the House next week in any case.

This is an objection of the Leader of the Opposition which has no substance in it. It is not based on any Rules pointed out and I would, therefore, request that it may be ruled out of order.

مسٹر سپیکر۔ میمن صاحب جہاں تک آپ کی اس لیگل Contention کا تعلق ہے اس سے میں Agree کرتا ہوں کہ بحیثیت منسٹر آف لا اینڈ پارلیمنٹری افیرز آپ کو آرڈر آف دی ڈے تیار کرنے کا اختیار ہے کہ یہ بل پہلے لائیں یا وہ کام اسمبلی سے پہلے کروانا ہے لیکن جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ جو چیز جب ہاؤس کے سامنے آجائے اور ہاؤس اس کو ڈسکس کر

رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نارمل حالات میں اسکو Disturb نہیں کرنا چاہئے اور جو ممبر صاحب اس پر تقریر فرما رہے تھے وہ دوسرے دن اس بحث کو جاری رکھیں گے۔ اس لئے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو Next day پر لے لیا جائے۔ لیکن جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ آرڈر آف دی ڈے کو بدل دیں تو اسکے لئے میں اپنی رولنگ اسدن دونگا جب یہ مسئلہ ہاؤس میں Consideration کیلئے آئیگا۔ تو پھر اس کے بعد آپ اس کو Press کر رہے ہیں کہ یہ جو .....Revival of Civil Laws

Minister of Law: I have already indicated that immediately we go to Item No. 4. The Leader of the Opposition is not in a mood to co-operate and I must abide by his wishes.

THE WEST PAKISTAN (BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, PESHAWAR) BILL 1964.

Mr. Speaker: The Minister of Education.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Sir, I present the Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Minister of Education: I move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Seconday Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

Is there any opposition, Khawaja Sahib?

Khawaja Muhammad Safdar: Not opposed.

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, (Peshawar) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Now we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker: The question is:

That Clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

Mr. Speaker: The question is:

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried.)

SHORT TITLE

Mr. Speaker: Short Title. There is an Amendment by **Khawaja** Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: I move:

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the figures '1963', occurring at the end of line 2, the figures '1964' be substituted.

Voices: Agreed.

Mr. Speaker: Amendment moved; the question is:

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the figures '1963', occurring at the end of line 2, the figures '1964' be substituted.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The question is:

That the Short Title as amended be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried.)

Minister of Education: I move.

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1964, be passed.

Mr. Speaker: The motion moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1964, be passed.

Is there any opposition?

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot—I): I will say a few words, Sir,

جناب والا۔ اس ترمیمی بل کی غرض و غایت یہ ہے کہ پہلے جن سکولوں اور تعلیمی اداروں کو گورنمنٹ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد بورڈ آف سکینڈری ایجوکیشن کی سفارش درکار تھی اب ڈویژنل انسپکٹر کی سفارش درکار ہوگی۔ میں ذاتی طور پر اس ترمیم کو پسند کرتا ہوں کہ لوگوں کو دور دراز علاقوں سے لاہور نہ آنا پڑیگا اور مقامی طور پر وہ اپنے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے یا ڈویژنل انسپکٹر سے ملکر اپنے سکولوں کا معائنہ کرانے کے بعد ضروری سفارشات کو حاصل کرکے اپنے سکول کی Recognition حاصل کرلیں گے۔ لیکن جیسا کہ اس سے پہلے ایوان کے سامنے گذارشات کی گئی ہیں میں ان سب کو دھرانا نہیں چاہتا ہوں لیکن صرف یہ اشارتاً کہنا چاہتا ہوں کہ قانون بحیثیت خود نہ تو اچھا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی برا ہوتا ہے ۔ شاید ہی چند ایک ایسے قانون ہوں ۔ جو بذات برے ہوں ۔ دراصل آن میں برائی آن پر عمل درآمد کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۔ اس میں اچھائی بھی اس پر عملدرآمد کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور برائی بھی اس پر عملدرآمد کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن وہ لوگ اور وہ افسر جو آس قانون پر عملدرآمد کرتے ہیں ۔ یہ سب آن پر منحصر ہوتاہے۔ اگر وہ احسن طریق سے اس پر عملدرآمد کریں ۔ تو نتائج بہتر ہونگے۔ ورنہ برے۔تو اسی طرح اگر ہمارے ڈویژنل انسپکٹر صاحبان یا انسپکٹرس صاحبات رشوت لیکر یا کسی کی سفارش کی بناء پرغلط قسم کے سکولوں کے متعلق سفارش کرینگے ۔ یا کرینگی ۔ کہ آن کو ecognise یا affiliate کردیں تو لازمی طور پر اسکا نتیجہ برا ہی ہوگا ۔ لیکن اگر وہ اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی نہ کریں ۔ اور اپنے فرائض کا احساس کریں ۔ کہ یہ سکول جسکی ہم سفارش کرہے ہیں ۔ اس نے آگے چل کر سالہا سال تک اس قوم کے بچوں کی تعلیمی ذمہ داری اپنے سرلینی ہے ۔ اور اس میں وہ تمام ضروری عناصر مثلاً اساتذہ

یا equipment موجود ہیں ۔ جو کہ ایک اچھے سکول میں ہونے چاہئیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ۔ کہ ہم یہ کہیں ۔ کہ یہ Powers ان کو کیوں عطا ہورہے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں ۔ کہ اس بل پر بحث کرتے وقت یہ بات واضح کردوں ۔ کہ اس قانون کو استعمال کرنے کی ایسی صورت پیدا کی جائے کہ لوگ دیانتداری سے اپنا کام کریں ۔ تاکہ اچھے سکول ہمارے صوبے میں پیدا ہوسکیں ۔ اس ضمن میں مجھے جناب وزیر کی توجہ ایک اور جانب بھی دلانی ہے۔ کہ ہمارے جو قواعد سکولوں اور کالجوں کو recognize کرنے کے سلسلے میں معلوم نہیں کہ قرون اولیٰ سے بنے ہوئے ہیں ۔ وہ اس قدر بوسیدہ ہوگئے ہیں ۔ کہ وہ ہماری ضروریات کو پورا ہی نہیں کرتے ۔ مثال کے طور پر ہمارے قواعد کے مطابق یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی عمارت اس قسم کی ہو۔ کھیلوں کا میدان ہو۔ علیٰ ہذالقیاس ۔ تو یہ چیزیں بھی انسپکٹر صاحبان اور انسپکٹرس صاحبات دیکھیں گے ۔ کہ یہ چیزیں موجود ہیں ۔ تو اس پر وہ اپنی رپورٹ پیش کرینگے ۔ میرا خیال ہے۔ کہ ملک قادر بخش صاحب وزیر تعلیم سے کہہ رہے ہیں ۔ کہ میں کیا غیر ضروری باتیں کررہا ہوں (قہقہہ)

وزیر زراعت ۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔

خواجہ محمد صفدر۔ آپ بالکل مطمئن رہیں ۔ میں بالکل relevant باتیں کررہا ہوں ۔ تو ہماری بڑھتی ہوئی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ان قواعد و ضوابط کو جسقدر جلد ترمیم کیا جائے ۔ اسی قدر بہتر ہوگا ۔ آپ اُن ترقی پذیر ملکوں کی تاریخ کو دیکھیں ۔ انہوں نے اس بات پر زور نہیں دیا ہے ۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے لئے بہترین عمارت ہو۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں ۔ اور اس بات پر زور دیتے ہیں ۔ کہ بچوں کے لئے بہترین اساتذہ اور equipment مہیا کیا جائے جنکی مدد سے وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں ۔ تو میری رائے میں اور مجھے امید ہے ۔ کہ آپ بھی مجھے اتفاق فرمائینگے کہ یہ اینٹیں ۔ گارا اور چونا ان کو پڑھانے میں مددمعاون نہیں ہوسکتے ۔ البتہ یہ سہولت دے سکتے ہیں ۔ کہ بچوں کو بارش اور دھوپ سے محفوظ رکھیں ۔ اس کی اسی قدر ضرورت ہے ۔ صوبے میں ہر سمت بڑی شاندار عمارتیں اُبھر رہی ہیں ۔ جن میں سے بعض پر ساٹھ ساٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس غریب

قوم کا روپیہ اس طرح تباہ کیا جارھا ھے ۔ میں اس طرف بھی وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاھتا ھوں ۔ کہ ھمیں بہترین عمارات کی ضرورت نہیں ھے ۔ ضرورت اس امر کی ھے ۔ کہ بہترین قسم کے اساتذہ پیدا کئے جائیں ۔ ان کو بہترین تنخواھیں دینے کا انتظام کیا جائے ۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ دلچسپی اور توجہ کے ساتھ بچوں کو تعلیم دے سکیں ۔ صرف عمارات پر لاکھوں روپے صرف کرنے کے بعد جو نتائج ھوں ۔ جیسا کہ میرے دوست سعدی صاحب نے ایک حوالہ دیا ھے ۔ کہ پچیس فیصد بچے ناجائز طور پر پاس ھوتے ھیں ۔ یہ تو وہ بچے ھیں جو detect ھوتے ھیں ۔ اور جو پکڑے نہیں جاتے ۔ ان کی تعداد معلوم نہیں کتنی ھے ۔ تو اس لئے میں اس بات پر زور دونگا ۔ کہ ان قواعد میں تبدیلی کریں ۔ تاکہ انسپکٹر صاحبان کے ھاتھ نہ باندھ دیئے جائیں ۔ کہ اگر کوئی بڑا ھی اچھا سکول ھو ۔ اور اسکے نتائج بھی ھر سال بہتر ھی ھوں ۔ لیکن اس کے باوجود وہ recognize نہ ھورھا ھو ۔ صرف اس وجہ سے کہ اس کے پاس ایک اچھی عمارت نہیں ھے ۔ اب اس بہترین عمارات کے چکر سے نکل جائیے ۔ اور اس کی بجائے بہترین قسم کے اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے اور انہیں سکولوں میں مقرر کرنے کے لئے انتظام فرمائیں ۔ میں ان جذبات اور خیالات کا اظہار کرنے کے بعد اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

Mr. Speaker: Now I put the question. The question is.

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill, 1964 be passed.

(The motion was carried)

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the permission of the Chair I would beg to repeat my motion. I had Sir, about half an hour ago moved that the House may meet to-morrow on account of certain pressing circumstances, and the Chair was pleased to disagree. I, Sir, repeat my request. I will be leaving Lahore on Monday evening in connection with some other important State work, and as Monday is a Private Members' day, it will not be possible for me to be here. I would, therefore, Sir, again request the Chair to pardon me for repeating my request and reconsider its earlier ruling. Under the rules there is no bar for the Speaker to reconsider his decision.

Mr. Speaker: The Minister could have told me before-hand,

Minister of Law: I am sorry Sir I did not do that. I stand corrected.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - وزیر قانون کی اس تجویز کے متعلق میں پھر عرض کرونگا - کہ وہ وجوہات تو ہمارے سامنے نہیں رکھی جارہی ہیں - اور ان کو پردہ اخفاء میں رکھا جارہا ہے - ان کی پردہ پوشی کی جارہی ہے- کہ جنکی بناء پر وہ کہتے ہیں - کہ کل اجلاس ہو- اگر وہ سوموار کو یہاں تشریف نہیں رکھتے - نہ سہی - بدھ کے روز گورنمنٹ بزنس ہونا ہے - پہلا بل جو بھی وہ سامنے لانا چاہتے ہیں - اس کو پہلے نمبر پر رکھ لیں - آج ہمیں پہلے ہی بتادیں - کہ فلاں بل بدھ کے روز پیش ہوگا - تو ہم اس کے متعلق تیار ہوکر آجائینگے - اور ہم اس کے لئے اپنا پورا پورا تعاون پیش کرتے ہیں - لیکن یہ بات کہ کل بزنس ہو- ہم اسکے لئے تیار نہیں ہیں - ہماری پہلی engagements ہیں - ہمیں اور بہت سے کام بھی کرنے ہوتے ہیں - اور دیگر یہ کہ کل کے اجلاس کے لئے ہم قطعاً تیار نہیں ہیں- اس لئے میں درخواست کرونگا - کہ ان کی دوبارہ پیش کی ہوئی درخواست مسترد کردی جائے - ویسے بھی ان کی یہ درخواست in order نہیں ہے - کیونکہ آپ اس پر پہلے رولنگ دے چکے ہیں -

Minister of Finance (Sh. Masood Sadiq) : I would like to add something.

معلوم ہوتا ہے - کہ خواجہ صاحب بہت غصہ میں ہیں - کیونکہ وہ ہفتہ اتوار کی چھٹی چاہتے ہیں - میں بھی آن سے اتفاق کرتاہوں - - -

خواجہ محمد صفدر — میں اگلے ہفتے کام کرنے کے لئے تیار ہوں - لیکن آپ اس کا فیصلہ ابھی کرلیں -

وزیر خزانہ — آپ سن تو لیجئے- آپ ہی کے فائدے کی بات کہہ رہا ہوں- اور آپ مجھ سے بھی لڑرہے ہیں -

عرض یہ ہے - کہ سوموار کو Private member's day ہے - اس لئے میں عرض کرونگا - کہ اگر خواجہ صاحب کو کوئی خاص اعتراض نہ ہو

تو ہم سوموار کو سرکاری دن مقرر کرلینگے - اور منگلوار اور بدھ کو غیر سرکاری دن کرلینگے - اس میں خواجہ صاحب کو کیا اعتراض ہے -

خواجہ محمد صفدر— اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - لیکن آپ کا جو بھی بزنس ہو - ہمیں اسکی اطلاع دو دن پہلے ہی مل جانی چاہئیے - تاکہ ہم اس میں ترامیم دے سکیں - اس لئے آپ ابھی بتادیں - کہ سوموار کو کیا بزنس ہوگا -

وزیر خزانہ — سوموار کا جو بزنس ہے - وہ بدھ کو ملتوی ہوجائیگا - اور بدھ کا بزنس سوموار کو کرینگے - اس میں جھگڑے کی بات ہی کیا ہے -

Mr. Speaker: Then we will take up the official business on Monday, and Tuesday and Wednesday would be the private members, days and there would be no fresh ballot.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا - میں صرف اتنی درخواست کرتاہوں - کہ اس پروگرام میں جو بھی تبدیلیاں ہونی ہیں - انکی اطلاع ہمیں شام سے پہلے پہلے ملنی چاہئے -

Mr. Speaker: That should be decided today so that we may inform them in time. That is very essential.

Minister of Law: Let me inform the Leader of the Opposition that on Monday the first item on the agenda will be the bill circulated today.

خواجہ محمد صفدر— وہ تو of Public order ordinance Maintenance ہے - جناب والا - یہ ایوان بڑا اچھا ہے - اور مجھے اس سے دلی محبت ہے - چونکہ میں بارہ سال سے یہاں ہوں - اس لئے مجھے اس سے پیار ہے - لیکن روایات قائم کرنے میں آجکل یہ ایوان کچھ سست ہوتا جارہا ہے - عام طور پر یہ ایک اچھی روایت ہے - کہ قائد حزب اقتدار ہمیشہ قائد حزب اختلاف سے اس قسم کی فوری تبدیلیوں کے بارے میں مشورہ لیتے ہیں - لیکن مجھے علم نہیں ہے - کہ - - - - -

Minister of Agriculture: Ordinarily.

خواجہ محمد صفدر - ہاں ordinarily ہی سہی - کوئی چھت تو نہیں گررہی ہے۔ یہ آرڈیننس ایسا تو نہیں ہے۔ کہ اس سے چھت گرپڑے۔

وزیر خزانہ - میں معافی کا خواستگار ہوں۔ میں کل باہر دورے پر گیا ہوا تھا۔ ورنہ میں اکثر ان سے مشورہ کیا کرتا ہوں۔ خواجہ صاحب بالکل صحیح فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ان سے مشورہ کرناچاہئے تھا۔ میں کل موجود نہیں تھا۔ اس لئے ایساہوگیا ہے۔ ورنہ خواجہ صاحب خود گواہ ہیں۔ کہ عام طور پر میں ان سے مشورہ کیا کرتا ہوں۔

Khawaja Muhammad Safdar: Thank you very much Sir.

Mr. Speaker: That is a source of pleasure for us all.

Minister of Finance: I always consult him.

Sardar Inayatur Rehman Abbassi: What is the decision?

Mr. Speaker: The decision is that on Monday we will have official business and on Tuesday and Wednesday there will be Private Members' business.

THE WEST PAKISTAN (BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, HYDERABAD) (AMENDMENT) BILL 1964.

Mr. Speaker: Next Bill.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): I present the Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Minister of Education: I move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderbad) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

Mr. Atta Hussain Khan Khakwani: On a point of information Sir.

حضور والا - اذ وں نے فرمایا ھے کہ بڑی بڑی بلڈنگیں بن رھی ھیں اور سکولوں پر بڑی بڑی رقوم خرچ ھورھی ھیں - میرے حلقہ میں پانچ مڈل سکول ھیں اور دو ھائی سکول ھیں - ان پر اس وقت تک بیس ھزار روپیہ خرچ کیا گیا ھے - کیا میں وزیر تعلیم سے پوچھ سکتا ھوں کہ دوسرے علاقوں کو جو بڑی بڑی مراعات دی جاتی ھیں کیا وہ ھم لوگوں کو بھی دی جائینگی ؟

مسٹر سپیکر — خاکوانی صاحب - اس کے متعلق آپ سوال کا نوٹس دیدیں -

Khawaja Sahib may please move his amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee.

Mr. Speaker: The motion moved is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee.

Minister of Education: Opposed.

Khawaja Muhammad Safdar: I am not going to make a speech. Mr. Khuhro and Mr. Hanif Siddiqui will be speeking on it.

Mr. Speaker: Mr. Ali Gohar Khuhro.

مسٹر علی گوھر کھوڑو (لاڑکانہ — ۲) - مسٹر سپیکر - ھماری تعلیمی ایڈمنسٹریشن میں مارشل لاء کے بعد یہ ایک اھم تبدیلی کی گئی ھے - کہ

یونیورسٹی سے انٹرمیڈایٹ تک تعلیمی نصاب اور امتحانوں کا کنٹرول لے کر بورڈ کے حوالے کردیا گیا ہے۔ چونکہ اس سے متعلقہ بل کسی اسمبلی کے سامنے زیر بحث نہیں آیا تھا ۔ اس لئے اس میں بہت سی خامیاں تھیں ۔ اور اس لئے ہم مجبور ہیں کہ ایسی چھوٹی چھوٹی ترامیم پر ایسی بڑی بڑی تقریریں کریں جو کہ اصل بل پر کرنی چاہئیے تھیں ۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ہمیں کوئی ایسا موقع نہ ملے کہ ہم اپنے خیالات اور اپنے ریجن کی تکالیف اس ہاؤس کے سامنے پیش کرسکیں ۔

صاحب صدر ۔ ایک بڑی شکایت ہمارے ریجن میں اس بورڈ کے خلاف یہ ہے کہ ہمارے ہاں جو کتابیں ہیں وہ آسانی سے نہیں ملتیں ۔ ایسی پبلشنگ کمپنیوں کو یہ ٹھیکہ دیدیا ہے کہ چھ چھ مہینے گذرنے کے بعد بھی کئی مضامین کی کتابیں موجود نہیں ہوتیں ۔ اور ان کتابوں کو حاصل کرنے کے لئے والدین کو ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جاکر کتابیں ڈھونڈنی پڑتی ہیں ۔ پھر بھی کسی نصیب والے کو ایک یا دو کتابیں ملتی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حیدرآباد ریجن میں .....

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر نے جو کچھ اپنی تقریر سے پہلے فرمایا ہے اور جو کچھ وہ اب اپنی تقریر میں فرما رہے ہیں ، اس میں وہ سارے آرڈیننس کو زیربحث لانا چاہتے ہیں ۔ وہ بورڈ کے تمام پہلوؤں پر بحث فرمانا چاہتے ہیں ۔ وہ ابھی نصاب کے بارے میں کہہ رہے تھے ۔ جو ترمیم اس وقت ایوان کے سامنے ہے وہ صرف یہ ہے کہ جن سکولوں کے cases پہلے محکمہ تعلیم کے ذریعہ Recognition یا Refusal کے بارے میں بورڈ کو بھیجے جاتے تھے ۔ وہ اب بجائے محکمہ تعلیم کے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز یا ڈویژنل السپکٹرس آف سکولز سیدھے بورڈ کو بھیج دیں گے تاکہ delay ختم ہو ۔ صرف اتنی چیز ہے جس کے متعلق Provision کرنے لئے موجودہ بل لایا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ فاضل ممبر اس چیز کے بارے میں تقریر کریں تو وہ Releyent ہوگی ۔

مسٹر علی گوھر کھوڑو - کل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاھور پر جو تقریریں ھوئی تھیں - وہ آپ نے سنی تھیں ؟ وہ کیسی تقریریں تھیں ؟

Mr. Speaker: Those were different amendments.

وزیر تعلیم— فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ اس میں Constitution of the Board کے متعلق بھی ترمیم تھی -

مسٹر علی گوھر کھوڑو- اگر آپ ھمارے ریجن کی تکالیف سننے کے لئے تیار نہیں ھیں تو ھمیں کوئی اعتراض نہیں - ھم بیٹھ جاتے ھیں - (قطع کلامیاں) میں کہتا ھوں کہ آپ سنیں تو سہی - آپ Technicalities میں کیوں جاتے ھیں ؟ پندرہ منٹ باقی رہ گئے ھیں - ان میں آپ کا بل پاس ھو جائے گا ؟ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - کھوڑو صاحب - آپ تقریر کریں -

مسٹر علی گوھر کھوڑو - دوسری بات، جناب صدر یہ ھے کہ ھمارے بچوں کے لئے جو نصاب مقرر کئے گئے ھیں - وہ اتنے زیادہ ھیں کہ چھٹی ساتویں جماعت میں بچوں کے لئے سات سات آٹھ آٹھ مضمون مقرر کئے گئے ھیں - اور Civics جیسا اھم مضمون ساتویں جماعت کے لئے نصاب میں درج کیا گیا ھے- Civics تو ھم نے فرسٹ ایئر میں پڑھی تھی- اور یہاں دس گیارہ سال کی عمر کے بچوں کو Civics کا مضمون پڑھایا جارھا ھے- وہ صبح آٹھ بجے جاتے ھیں - اور گرمیوں کے موسم میں تین بجے واپس آتے ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ بچوں کے لئے..... (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Mr. Khuhro let the House be in order. (A short pause) yes, please.

مسٹر علی گوھر کھوڑو- اتنا زیادہ وقت اور اتنا زیادہ کام چھوٹے بچوں کو دیا جاتا ھے- جو ان کے دماغ کو بہت زیادہ Tax کرتا ھے - اور جب وہ کالج جائیں گے تو ان کے پاس کوئی دماغ نہیں ھوگا - وہ بالکل Muddle-headed بن جائیں گے -

اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ جو کتابیں مقرر کی جاتی ہیں - وہ ایسی ہیں کہ مثال کے طور پر ساتویں جماعت کے لئے جغرافیہ کی کتاب میں ایشیا کا Continent ہے-

مسٹر سپیکر - فاضل وزیر تعلیم نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے- اس کے مطابق جو ترمیم ہے- اس پر تقریر کریں -

Mr. Ali Gohar Khuhro: I thought I would submit on this Bill.

Mr. Speaker: That was a different Bill. That amendment was quite different.

Mr. Ali Gohar Khuhro: I was under the impression that it was the same.

وزیر تعلیم- جناب والا - آپ کی اجازت سے میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ وہ اپنی تجاویز میرے پاس لے آئیں - میں انکی تجاویز پر ہمدردی سے غور کروں گا - اس کے علاوہ اگر وہ سارے آرڈیننس کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ پرائیویٹ بل لا سکتے ہیں - قانون انہیں اسکی اجازت دیتا ہے - لیکن یہ مناسب نہیں ہوگا کہ مسئلہ زیر بحث تھوڑا سا ہو اور سارے کا سارا معاملہ کھول دیا جائے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqui: There are so many occasions when we can always discuss the Parent Bill when ever there is an amendment.

مسٹر سپیکر - اسکی پوزیشن تو یہ ہوگی کہ Parent Bill پر بحث شروع کردی جائے ایک چھوٹی سی ترمیم کے سلسلہ میں -

Minister of Education: Then there can be no end to it.

Mr. Ali Gohar Khuhro: Quote the rule. Sir, if a Minister is objecting to anything he must quote the relevant rule.

Mr. Speaker: This is a common parliamentary practice that the member should be relevant to the Bill under consideration.

Mr. Ali Gohar Khuhro: I am not discussing here Irrigation or Finance. I am discussing here education and that is relevant to the Bill.

Mr. Speaker: The Member cannot discuss general principles.

Mr. Ali Gohar Khuhro: I am not discussing the general principles. Moreover, Sir, it is not very easy to build up a speech.....

Mr. Speaker: Please continue.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - ان باتوں کی طرف میں وزیر تعلیم کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جو ایڈمنسٹریشن ہمارے حیدرآباد ریجن میں ہے وہ دو حصوں میں ہے - اس لئے اسکا کنٹرول Properly نہیں ہوسکتا - آپ کے محکمہ تعلیم کا جو Teaching Staff ہے اسکو Executive line میں Inter Changable کردیا ہے - اس نے بھی تعلیم کے سٹینڈرڈ کو گرا دیا ہے -

ہمارے ہاں استادوں کو دس پندرہ برس Teaching line میں Serve کرنے کے بعد Executive line میں تبدیل کردیا جاتا ہے - اس کے متعلق بھی بورڈ سے قطعاً پوچھا نہیں جاتا - اگر آپ بورڈ کو صحیح طور پر چلانا چاہتے ہیں تو اسے ویسے ہی اختیارات دیں جیسے کسی ہائی سکول کو Approve کرنے کیلئے دئے جاتے ہیں - تاکہ اگر محکمہ تعلیم کسی Teacher کو تبدیل کرنا چاہے تو بورڈ سے پوچھے کہ وہ اسے Teaching line سے Spare کرنے کیلئے تیار ہے یا نہیں -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi (Larkana III): Mr. Speaker, Sir, I have no objection to the principle of the Bill as such. The Bill seeks to facilitate the procedure for affiliation or recognition of schools. Formerly the reports used to come through the Government, but now the reports will be sent direct to the Board. This is a step in the right direction. But I would take this opportunity of pointing out certain defects in the working of the Hyderabad Board of Secondary Education. I had been closely connected with this Board because I was a member of the Syndicate of the University of Sind some time ago and I was in constant touch with the Chairman and the members of the Board - therefore, I would take this opportunity of pointing out certain defects. In a very few words I will only just give the headings of the arguments. I will not go into details. It appears to me that all is not well with the present Board of Secondary Education at Hyderabad as it is working at present. Now, my first objection is to the curriculum. I do not know whether the curriculum has been prepared on all-West Pakistan basis or whether there is a separate curriculum for each region. But I have observed that some books, particularly Urdu book, are very difficult. You know, Sir, we want Urdu to develop and take root in Sind. But the Urdu books are very difficult, so difficult that it is very hard even for grown-ups to understand the lessons that are prescribed for classes or standards II and III. Going further, I have come across some Lessons

and poems which you find in a book prescribed for Class II as well as in the book which is prescribed for Class VII. Therefore, this thing should be remedied. If you want that Urdu should become popular in Sind and take root, you should first simplify the Urdu books and also see that there is no duplication.

Now, again, the books that are prescribed are often not available till the end of the term. I have seen last year that the books which were prescribed were not available till the end of the term. They were made available only a month or two before the examination.

Then, Sir, in Hyderabad it is well known and it is a scandal that you can buy any paper, you can buy any number of marks. I have known students who have been able to purchase the marks, If you want 55% marks you can get 55% marks by making the requisite payment for it. If you want first class marks you can get first class marks on payment. Therefore, these are the defects in the working of this Board which needs your immediate attention.

Only one ponit more about Examinations. The dates of Examinations and the dates of results are not announced well in advance. Sometimes I have noted that the dates of the examinations are announced only a week before the examinations are held or only 3 or 4 days before. Similarly, the students have to wait for weeks together to know when the result, of their examinations will be declared. These are the defects to which, I hope, you will pay your best consideration and see that they are not allowed to remain any more.

وزیر تعلیم- جناب والا - جو مفید مشورے دئے گئے ہیں - میں کوشش کرونگا کہ ان سے حتی الوسع استفادہ کروں ویسے تو پہلے بھی بہت سی باتیں میرے علم میں ہیں لہذا میں کوشش کررہا ہوں کہ انہیں درست کیا جائے - چونکہ اس بل کی اصولی طور پر کوئی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اس بل کو پاس کیا جائے -

Haji Gul Hassan Manghi (Sukkur I) : Mr. Speaker.....

Mr. Speaker : Does the member want to speak on this amendment.

Haji Gul Hasan Manghi : Yes, Sir. I welcome this amendment.

But there are still some defects in the Education Department and the Board at Hyderabad and Khairpur. The first thing is that they are connecting the teaching staff .....

Mr. Speaker : So far as defects are concerned the member may bring them to the notice of the Minister of Education. He has already explained the position.

Haji Gul Hassan Manghi: I will take two minutes only to explain the position.

Mr. Speaker: Please be brief.

Haji Gul Hassan Manghi: I have a right, extend the time.

The Executive staff is mostly corrupt. When they are put in teaching line, they are not teaching. They only take advantage of opportunities and influence the Minister and do whatever they like. So this executive staff should be separated from the teaching staff.

The other point is that the papers of Urdu they give to IX and X classes are so difficult that they cannot be solved by students of those classes. That is being done with a view that these boys should be placed in third or second class and not in the first class and the result of this only is that they are not getting admissions in any college and it has become very difficult. So I will request the Minister that papers in Urdu should be set according to the level of their standard.

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan (Board of Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee.

(The motion was lost)

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan (Board of Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The House will now consider the Bill clause by clause.

Clause 2.

Mr. Speaker: The question is:

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Preamble.

Mr. Speaker: The question is:

That Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 1.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the figures "1963", occurring at the end of line 2, the figure "1964" be substituted.

Mr. Speaker: The question is:

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the figures "1963", occurring at the end of line 2, the figure "1964" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is:

That clause 1, as amended, stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Education: I move:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1964, be passed.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is:

That the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1964 be passed.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The House now stands adjourned to meet again at 9-00 a.m. on Monday.

(The Assembly then adjourned till 9-00 a.m. on Monday, the 16th March, 1964.)

APPENDIX I

(Ref, STARRED QUESTION No. 5576)

POLICE DEPARTMENT — MULTAN DISTRICT

PRO FORMA CONTAINING INFORMATION IN RESPECT OF BUILDINGS ON CHARGE OF MULTAN POLICE

Serial No.	Name of Police Station	Year of construction	Capital cost of the buildings	Annual maintenance charges
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
1	Harram Gate	1858-59	18,259	548
2	Kup	1891	3,866	125
3	Old Kotwali	1857	8,132	244
4	Multan Cantt.	1906-1907	15,233	457
5	Sadar Multan	1872	6,853	206
6	Makhdoom Rashid	1908-09	9,439	283
7	Khanowal	1918-19	51,766	1,553
8	Tulamba	Before 1925	1,547	57
9	Mian Channu	1925-26	17,676	531
10	Sarai Sidhu	1850	2,992	88
11	Kabirwala	1876	7,632	228
12	Lodhran	1857-59	72,195	2,166
13	Kohror Pacca	7-5-1897	..	..
14	Mailsi	1869	8,566	755
15	Luddan	1935	32,267	214
16	Jalalpur	1900	8,631	269
17	Shujabad	1899	14,746	242
18	Mittroo	1869	5,034	151
19	Alpa	1891-92	8,121	270
20	Jahanian	Government building sanction but not yet constructed		
21	Danyapur	Ditto.	..	--
22	Vehari	1930	9,676	320
23	Burewala	1939	54,000	180

نمبر شمار	نام چکوک و مواضعات	نمبر شمار	نام چکوک و مواضعات
(۱)	اوجه -	(۲۴)	ستاب گڑھ -
(۲)	برخودار -	(۲۵)	حسنین پور -
(۳)	بھلوڑا -	(۲۶)	دریور -
(۴)	پہلوان ارائیں -	(۲۷)	دین واہ -
(۵)	بھڈہ -	(۲۸)	ڈھونڈ پور سلطان -
(۶)	تر گڑ -	(۲۹)	رتھ سلی -
(۷)	ترکی -	(۳۰)	رتھ محمد -
(۸)	ٹوٹ کوٹ سک -	(۳۱)	نور شاہ -
(۹)	ٹوٹ سید بلوچ -	(۳۲)	احمد ارائیں -
(۱۰)	ٹٹ قلوضی واہ -	(۳۳)	سیرا -
(۱۱)	ٹوٹ کوٹلہ محمد حسین	(۳۴)	روڑی -
(۱۲)	کوٹ کھائی -	(۳۵)	سعید بلوچ -
(۱۳)	جنگل سیاہ ستارہ -	(۳۶)	لکھو کھا -
(۱۴)	جنگل حسین پور -	(۳۷)	نذر قسم -
(۱۵)	جلال فہم -	(۳۸)	عطاء اللہ -
(۱۶)	سرگانہ -	(۳۹)	ملکو -
(۱۷)	جنگل پیر شاہ -	(۴۰)	کس صادق واہ -
(۱۸)	چاہ سہورام -	(۴۱)	کس مخدوم -
(۱۹)	چک بھڈا -	(۴۲)	کوٹ ساون -
(۲۰)	چک سرلہ -	(۴۳)	کوٹ کھرائی -
(۲۱)	سنڈھل -	(۴۴)	کوٹلہ محمد حسین -
(۲۲)	چک باد -	(۴۵)	چک ۶۹ -
(۲۳)	چک مغل -	(۴۶)	کوٹ ملک -

نمبر شمار	نام چکوک و مواضعات	نمبر شمار	نام چکوک و مواضعات
(۴۷)	میر کھائی -	(۷۰)	چک ۹۸ ڈبلیو - بی -
(۴۸)	کھرالہ -	(۷۱)	چک ۱۰۰ ڈبلیو - بی -
(۴۹)	اسلام گڑھ -	(۷۲)	چک ۱۰۲ ڈبلیو - بی -
(۵۰)	گھلو -	(۷۳)	چک ۱۰۶ ڈبلیو - بی -
(۵۱)	لالی پو -	(۷۴)	چک ۱۰۸ ڈبلیو - بی -
(۵۲)	لال سگو -	(۷۵)	چک ۱۱۲ ڈبلیو - بی -
(۵۳)	لالو -	(۷۶)	چک ۱۱۴ ڈبلیو - بی -
(۵۴)	کوٹ مگھن -	(۷۷)	چک ۱۲۶ ڈبلیو - بی -
(۵۵)	ماڑی متره -	(۷۸)	چک ۱۲۸ ڈبلیو - بی -
(۵۶)	مانھی -	(۷۹)	چک ۱۷۶ ڈبلیو - بی -
(۵۷)	متره -	(۸۰)	چک ۱۷۸ ڈبلیو - بی -
(۵۸)	مخدوم پور -	(۸۱)	چک ۱۸۰ ڈبلیو - بی -
(۵۹)	چک ۱۷ ڈبلیو - بی -	(۸۲)	چک ۱۸۲ ڈبلیو - بی -
(۶۰)	چک ۳۷ ڈبلیو - بی -	(۸۳)	چک ۱۸۶ ڈبلیو - بی -
(۶۱)	چک ۱۰۷ ڈبلیو - بی -	(۸۴)	چک ۱۸۸ ڈبلیو - بی -
(۶۲)	چک ۸۳ ڈبلیو - بی -	(۸۵)	چک ۱۸۴ ڈبلیو - بی -
(۶۳)	چک ڈبلیو - بی -	(۸۶)	چک ۱۹۰ ڈبلیو - بی -
(۶۴)	چک ۶۴ ڈبلیو - بی -	(۸۷)	چک ۱۹۲ ڈبلیو - بی -
(۶۵)	چک ۹۰ ڈبلیو - بی -	(۸۸)	چک ۱۹۴ ڈبلیو - بی -
(۶۶)	چک ۸۸ ڈبلیو - بی -	(۸۹)	چک ۱۱۰ ڈبلیو - بی -
(۶۷)	چک ۹۲ ڈبلیو - بی -	(۹۰)	چک ۱۱۶ ڈبلیو - بی -
(۶۸)	چک ۹۴ ڈبلیو - بی -	(۹۱)	چک ۱۲۰ ڈبلیو - بی -
(۶۹)	چک ۹۶ ڈبلیو - بی -	(۹۲)	چک ۱۲۲ ڈبلیو - بی -

نمبر شمار	نام چکوک و مواضعات	نمبر شمار	نام چکوک و مواضعات
(۹۳)	چک ۱۳۰ ڈبلیو- بی-	(۱۱۵)	چک ۱۷۱ ڈبلیو- بی-
(۹۴)	چک ۱۳۶ ڈبلیو- بی-	(۱۱۶)	چک ۱۷۳ ڈبلیو- بی-
(۹۵)	چک ۱۹۶ ڈبلیو- بی-	(۱۱۷)	چک ۱۷۲ ڈبلیو- بی-
(۹۶)	چک ۱۹۸ ڈبلیو- بی-	(۱۱۸)	چک ۲۰۵ ڈبلیو- بی-
(۹۷)	چک ۲۰۰ ڈبلیو- بی-	(۱۱۹)	چک ۲۱۰ ڈبلیو- بی-
(۹۸)	چک ۱۸۲ ڈبلیو- بی-	(۱۲۰)	چک ۲۱۳ ڈبلیو- بی-
(۹۹)	چک ۱۸۷ ڈبلیو- بی-	(۱۲۱)	چک ۲۱۵ ڈبلیو- بی-
(۱۰۰)	چک ۱۹۲ ڈبلیو - بی-	(۱۲۲)	چک ڈبلیو- بی-
(۱۰۱)	چک ۱۹۵ ڈبلیو- بی-	(۱۲۳)	چک ۱۰۹ ڈبلیو- بی-
(۱۰۲)	چک ۲۱۹ ڈبلیو- بی-	(۱۲۴)	چک ۱۲۱ ڈبلیو- بی-
(۱۰۳)	چک ۲۵۹ ڈبلیو- بی-	(۱۲۵)	چک ۱۱۳ ڈبلیو- بی-
(۱۰۴)	چک ۲۶۱ ڈبلیو- بی-	(۱۲۶)	چک ۱۶۷ ڈبلیو- بی-
(۱۰۵)	چک ۱۱۸ ڈبلیو- بی-	(۱۲۷)	چک ۱۶۵ ڈبلیو- بی-
(۱۰۶)	چک ۱۱۹ ڈبلیو- بی-	(۱۲۸)	چک ۱۶۹ ڈبلیو- بی-
(۱۰۷)	چک ۱۲۵ ڈبلیو- بی-	(۱۲۹)	چک ۷۰ کے- بی-
(۱۰۸)	چک ۱۳۱ ڈبلیو- بی-	(۱۳۰)	چک ۷۱ کے- بی-
(۱۰۹)	چک ۱۳۹ ڈبلیو- بی-	(۱۳۱)	قیم پور-
(۱۱۰)	چک ۱۴۳ ڈبلیو- بی-	(۱۳۲)	بکسو-
(۱۱۱)	چک ۱۴۵ ڈبلیو- بی-	(۱۳۳)	کوٹ خاں-
(۱۱۲)	چک ۱۴۷ ڈبلیو- بی-	(۱۳۴)	چک بندھانوالہ-
(۱۱۳)	چک ۱۴۹ ڈبلیو- بی-		
(۱۱۴)	چک ۱۷۱ ڈبلیو- بی-		

APPENDIX II

(Ref- Starred Question No. 5993)

STATEMENT SHOWING TH E CLASS-WISE POPULATION OF JAILS IN HYEDRABAD RANGE SOUTHERN

Name and location of Jails in Southern Range	Class-wise No.	No. of convicts	Excluding detenus	Accommodation for all classes
	A	B	'C' including	condemne d
Central Jail, Hyderabad	2	16	1,450	1,683
Special Prison, Hyderabad	...	..	349	168
Open Jail, Badin (Hyderabad)	...	...	319	400
Central Prison, Karachi	..	66	897	991
Juvenile Jail, Landhi (Kyc)	..	..	169	400
Central Prison, Sukkur	1	20	1,140	1,382
District Jail, Sukkur	..	..	170	550
Central Jail, Khairpur	..	...	241	276
Camp Jail (Pat Kalat)..	..	...	324	500
Central Jail, Mach	..	2	780	575
Central Jail, Mastung	..	..	10	66
District Jail, Quetta	..	..	88	121
District Jail, Sibi	...	...	30	152
District Jail, Khuzdar	..	..	3	40
District Jail, Lasbella	..	..	2	50
Sub-Jail Fortsandeman	..	...	31	105
District Jail, Larkana..	...	...	55	107
District Jail, Nawabshah	..	..	23	75
District Jail, Dadu	..	..	27	55
District Jail, Mirpur khas	...	...	63	41
Total ...	3	104	6,171	7,569

POPULATION

Serial No.	Name of Jail	Convicts	A or B class convicts	N.C.L.	Civil prisoner	Detenus
1	Central Jail, Montgomery ..	1,349	4	3	1	6
2	New Central Jail, Multan ..	1,263	25	..	..	5
3	B.I. and J. Jail, Lahore ..	1,346	14	..	..	...
4	Central Jail, Mianwali ..	742	4	..	..	...
5	New Central Jail, Bahawalpur.	841	4	..	..	...
6	District Jail, Lahore ..	365	2	..	..	11
7	District Jail Multan ..	554	..	..	..	1
8	Old Central Jail, Bahawalpur	290	..	2	2	2
9	District Jail, Lyallpur ...	347	3	2		4
10	District Jail, D.G. Khan ..	144	..	2		1
11	District Jail, Sailkot ...	263	3	..	1	3
12	District Jail, Jhang ...	171	..	..	1	...
13	District Jail, Sargodha ..	148	..	..	2	...
14	District Jail, Muzafargarh ...	74	..	..	..	2
15	District Jail Rajanpur ..	35	..	...	..	...
16	District Jail Sheikhupura ..	119	..	...	..	...
17	District Jail. Kausr ..	139	..	..	..	...
18	District Jail Rahimyar Khan ..	136	..	..	..	1
19	District Jail, Bahawal nagar. ...	125	..	..	1	...
20	District Jail, Gujranwala ..	280	..	..	..	1
21	Old Jail, Multan ..	115	..	..	..	...
22	Camp Jail, Shahpur ..	194	..	..	..	...

ACCOMMODATION

Serial No.	Military Deserter	Condemned prisoners	Total	Condemned cells	Hospital	Authorised accommodation excluding Columns 10 and 11	Camp	Total
1	13	78	2,020	88	146	1,470	168	1,882
2	..	..	1,293	..	272	2,240		1,512
3	..	..	1,425	..	80	1,319		1,399
4	..	34	966	10	24	274	210	518
5	..	..	841	..	..	445	..	445
6	..	..	1,012	12	24	244	500	780
7	..	10	1,249	12	84	515	300	911
8	..	14	396	14	20	132		446
9	..	26	944	12	30	330	180	552
10	..	7	556	8	13	188	100	309
11	..	9	334	10	330	398	0	438
12	..	8	525	10	12	336	..	359
13	..	..	717	..	10	146	100	256
14	..	..	160	..	4	71	..	75
15	..	..	58	..	4	92	..	96
16	1	11	392	2	8	178	..	188
17	..	15	425	18	10	273	..	301
18	..	11	430	..	9	95	..	104
19	..	..	300	..	14	126	..	140
20	1	15	580	530	21	305		362
21	..	..	129	..	8	72	..	80
22	..	..	386	6	8	110	..	124

NORTHERN RANGE

CONVICTS

(*a*) Class	13 (thirteen).
(*b*) Class	2
Peshawar District	2
Hazara District	2
Mardan District	1
Kohat District	1
Bannu District	2
Dera Ismail Khan District	1
Rawalpindi District	1
Campbellpur District	1
Gujrat District	1
Jhelum District	1

STATEMENT SHOWING THE FORTNIGHTLY POPULATION OF EACH JAIL IN THE NORTHERN RANGE

Serial No.	Name of Jails	Convicts.	Under-trials	N.C.L	Civil Prisoners	Detenus	Military Prisoners	Confidential Prisoners.	Total
1	Central Jail, Peshawar ..	1,360	216	87	10	4	..	24	1,701
2	Central Jail, Haripur ..	1,362	27	3	..	3		..	1,605
3	Central Jail, D.I. Khan ..	1,566	64	2	..	1	3	3	1,639
4	District Jail, Kohat ..	84	54	5	..	..	..	7	150
5	District Jail, Abbottabad ..	123	62	2	1	..	..	4	192
6	District Jail, Bannu ..	192	103	1	..	..	..	4	300
7	District Jail, Mardan ..	84	126	5	4	..	..	..	219
8	District Jail, Campbellpur ..	290	120	2	3	5	..	11	431
9	District Jail, Jhelum ..	184	208	..	1	..	5	23	421
10	District Jail, Gujrat ..	165	502	3	..	..	..	3	673
11	Sub-Jail, Charsadda ..	30	71	..	..	..	..	..	101
12	Lakki ..	8	20	..	..	..	..	..	28

Serial No.	Cond. cells	Hospital accommo-dation.	Authorised accommo-dation.	Accommo-dation	Total column 11, 12 and 13	Remarks
1	..	108	1,251	..	1,359	
2	132	134	1,070	261	1,597	
3	3	71	1,432	..	1,506	
4	4	11	107	65	187	
5	4	10	104	..	208	
6	4	10	215	..	229	
7	4	3	127	..	134	
8	33	18	196	200	427	
9	4	18	40	440	498	
10	2	12	412	..	228	
11	..	4	106	10	110	
12	2	8	29	..	39	

APPENDIX III

(Ref; Starred Question No. 6121)

Nature of the case.	Date of the Registration of the case	Distance from the Border of the place where the smugglers were apprehended	Quantity of the Goods seized in each case.
1	2	3	4
1. RAHIMYARKHAN DISTRICT.			
1 FIR No. 59/63 u/s 167/Land Customs Act. P.S. Sadiqabad,	16-3-63	30 to 40 miles	Two She camels worth Rs. 400-00
2 FIR No. 62/63 u/s 167/Land Customs Act. P.S. Sadiqabad.	18-3-63	Do.	One camel and article worth Rs. 905/-00
3 FIR No. 100/63 u/s 167/Land Customs Act. P.S. Sadiqabad	2-5-63	Do.	Indian Currency worth Rs. 655-00
4 FIR No. 132/63 u/s 167/Land Customs Act. P.S. Siadqabad	3-6-63	Do.	2 Bullocks and one camel
5 FIR No. 178/63 u/s 167/Land Customs Act P.S. Sadiqabad	3-8-63	Do.	One camel worth Rs. 1,000.
6 FIR No. 94/63 u/s 167/Land Customs Act. P.S. Sadiqabad.	25-4-63	Do.	She-camles worth Rs. 19,000
7 FIR No. 74/63 P.S. R.Y. Khan u/s 167/Land Customs Act	16-3-63	Do.	Indian Currency worth Rs. 30-00 and one revolver.
8 FIR No. 74/63 u/s 167/Land Customs Act. P.S. R.Y. Khan	16-3-63	Do.	Cattle Heads worth Rs. 17,100,00
9 FIR No. 91/63 P.S. R.Y. Khan u/s 167/Land Customs Act.	25-3-63	Do.	Cattle Heads worth Rs.3,300.
10 FIR No. 256/63 P.S. R.Y. Khan u/s 167/Land Customs Act.	19-7-63	Do.	Clothes
11 FIR No. 458/63 P.S. R.Y. Khan u/s 167/Land Customs Act.	24-11-63	Do.	One camel and 12 Maunds wheat worth Rs. 1,033.56
12 FIR No. 17/63 P.S. Kotsamaba u/s 167/Land Customs Act.	12-3-63	Do.	Clothes worth Rs. 453.00.
13 FIR No. 37/63 P.S. Kotsamaba u/s 167/Land Customs Act.	8-4-63	Do.	646 cattle heads worth Rs. 34,120.00
14 FIR No. 183/63 P.S. Kotsamaba u/s 167/Land Customs Act.	25-12-63	Do.	2 camels worth Rs. 2,000.00
15 FIR No. 92/63 P.S. Kotsamaba u/s 167/Land Customs Act.	20-6-63	Do.	Clothes
16 FIR No. 100/63 P.S. Khanpur u/s 167/Land Customs Act.	17-4-63	Do.	Indian Currency worth Rs.30.00.
17 FIR No. 1/63 u/s 167/Land Customs Act, P.S. Islamagarh	5-1-63	Do.	Ornaments etc, worth Rs. 56,591.00.
18 FIR No. 22/63 u/s 167/Land Customs Act, P.S. Islamgarh	21-8-63	Do.	One camel worth Rs. 10,000.

Serial No,	Nature of the case.	Date of the Registration of the case	Distance from the Border of the place where the smugglers were apprehended	Quantity of the Goods seized in each case.
	1	2	3	4
2.	BAHAWALNAGAR DISTRICT.			
19	U/S 4 Control of Entry into Pakistan and U/S 167/Land Customs Act.	7-1-63	One mile	Cloth worth Rs. 1,500.00
20	Do.	13-1-63	½Mile	236 Head of cattle worth Rs. 47,200.00
21	Do.	2-2-63	3 Miles	One camel worth Rs. 240.00
22	Do.	17-2-63	Border line	Cloth worth Rs. 2,892.00
23	Do.	3-3-63	½Mile	Tilla 19 ½ seers worth Rs. 4,680.00
24	Do.	3-3-63	½ Miles	Cloth worth Rs. 1,500,00
25	Do.	9-3-63	Border Line	Cloth worth Rs. 492.50
26	Do.	19-3-63	Do.	Cloth worth Rs. 1,258,000
27	Do.	17-5-63	Do.	Cloth worth Rs. 2,966,000
28	Do.	20-5-63	Do.	Indian Currency Rs. 300.00
29	Do.	22-6-63	½ Miles	One Umberlla worth Rs. 50
30	Do.	7-8-63	Border Line	Katha Took Beddi worth Rs. 116.00
31	Do.	17-8-63	Do.	Cloth worth Rs. 617.00
32	Do.	19-8-63	Do.	Cloth worth Rs. 188.62
33	Do.	22-8-63	Do.	Katha worth Rs. 20.00
34	Do.	2-9-63	Do.	Cloth worth Rs. 572,00
35	Do.	19-9-63	Do.	Indian Currency Rs. 110,00
36	Do.	26-9-63	Do.	Cloth worth Rs. 115,00
37	Do.	27-9-63	2 Miles	Indian Currency Rs. 91.00
38	Do.	19-10-63	Border Line	Cloth worth Rs. 565,00
39	Do.	18-11-63	Do.	Camel worth Rs. 300.00
40	Do.	30-11-63	2 miles	32 heads of cattle worth Rs. 6,300.00
41	Do.	21-12-62	Border Line	Indian Currency worth Rs. 531.39
42	Do.	29-12-63	½Miles	Cloth /Cardamom worth Rs. 1,150.00

NOTE:— Originally all the above 24 cases of Bahawalnagar District were registered under section 4 Control of Entry into Pakistan Act and consequent upon the recovery of smuggled good from the possession of illegal entrants, Kalandras under section 167 Land Customs Act were also prepared and sent to the collector for trial.

3. BAHAWALPUR DISTRICT.

No case of smuggling was registered in this District during the year 1963.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced
1	3-1-63	Mr. Abdul Hamid Shaheen s/o of Muhammad Yar Khan Overseer Irri. M. Gang Sec. Teh. M.B.D. ..	12 Bore Gun.
2	22-1-63	Faiz Ahmad s/o Chiragh Din r/o Vill. Baboo Sahroo, Teh. Minchinabad.	Do.
3	4-3-63	Ghulam Sarwar Khan S.I. Police Station M.B.D. Tehsil Minchinabad.	Do.
4	12-3-63	Malik Muhammad Amir Khan s/o Capt. Gul Muhammed Khan r/o Vill. Nushara Teh. Minchinabad.	N.P.B. Revolver.
5	2-1-63	Pir Ghulam Muhammad Chishti s/o Ahmad Yar Chishti r/o Vill. Qamar Din Teh. B.W.N.	12 Bore Gun.
6	3-1-63	Sh. Zahiruddin s/o Sh. Elahi Bux Cloth Merchant Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
7	4-1-63	Shah Muhammad s/o Ibrahim r/o Vill. Sadian Teh. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
8	3-1-63	No. 468 Spy. Allah Dita s/o Nathu of D.H. Bahawalnagar.	Do.
9	4-1-63	Muhammad Mansha s/o Umar Din r/o Vill. Ranwal Teh. Bahawalnagar.	Do.
10	7-1-63	Malik Sarkhuru Khan s/o Malik Musa Khan r/o Vill. Girdariwala Sharqi Teh. B.W.N.	32 Bore Revolver.
11	12-1-63	Hafiz Ghulam Qadir s/o Jamal Khan r/o Vill. Kot Sher Muhammad Teh. Bahawalnagar.	32 Bore Gun.
12	Do.	Sher Muhammad s/o Nazar Muhammad r/o Village Kot Sher Muhammad Teh. Bahawalnagar.	Do.
13	8-1-63	Ch. Abdul Rehman s/o Ch. Bola Khan, H. Master Colony High School, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
14	5-1-63	Muhammad Hussain s/o Muhammad Baqir r/o Vill. Dhab Saniteka Teh. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
15	7-1-63	Abdul Rehman s/o Jan Muhammad r/o Vill. Rajoonwala Teh. Bahawalnagar.	Do.
16	3-1-63	Aman Ullah Khan s/o of Abdul Razaq r/o Chak Aziz Din Teh. Bahawalnagar.	Do.
17	10-1-63	Fateh Muhammad s/o Ismail r/o vill. Khatan Teh. Bahawalnagar.	Do.
18	9-1-63	Faqir Muhammad s/o Badar Din r/o vill. Muhammad Amir Chisti Teh. Bahawalnagar.	Do.
19	8-1-63	Muhammad Munzur Bhatti s/o Rajib Ali Khan Rly. Guard Bahawalnagar.	32 Bore Revolver.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
20	7-1-63	Ghazanfar Ali Malik M.A. Lacturer in History Govt. College, Bahawalnagr.	Do.
21	14-1-63	Qasim Ali s/o Mian Dara r/o Vill. Sunder Bishnoian Teh. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
22	23-1-63	Muhammad Shafi s/o Hakim Amir Din r/o Vill. Hakim Amir Din Teh. Bahawalnagar.	Do.
23	15-1-63	Pir Nur Ahmad s/o Pir Muhammad Yar Chishti r/o Vill. Monanabad Teh. Bahaw lnagar.	Do.
24	Do.	Pir Maqbool Ahmad s/o Pir Muhammad Yar Chishti r/o Vill. Momanabad Teh. Bahawalnagar.	Do.
25	15-1-63	Mr. Mahbub Elahi s/o Mian Naseer Ahmad Lecturer in English Govt. College, Bahwalnagar.	Do.
26	14-1-63	Mian Said Muhammad Khan s/o Mian Allah Bux Laleka r/o Bahawalnagar.	M. L. Gun.
27	5-1-63	Muhammad Arif s/o Haji Elahi Bux Bodla r/o vill. Khawaja Bux Bodla Reh. Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
28	28-1-63	Zulfaqar Ali s/o Samoo Khan r/o Tuba Rehman Shah Teh. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
29	5-1-63	Ghulam Farid s/o Allah Jawaya r/o Vill. Tukra No. 1 Bahawalnagar.	Do.
30	26-1-63	Barkat Ali s/o Allawar Khan r/o Vill. Khatan Teh. Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
31	31-1-63	Mr. Muhammad Mazhar Usani Supdt. Dist. Jail Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
32	13-2-63	Muhammad Sadiq s/o Shabla r/o vill. Khatan Teh. Bahawalnagar.	Do.
33	14-2-63	Rao Munir Khan r/o Rao Ahmad Khan r/o Mandi Bahawalnagar.	Do.
34	Do.	Rana Muratab Khan s/o Ahmad r/o vill. Ghamana Teh. Bahawalnagar.	Do.
35	Do.	Noor Ahmad s/o Muhammad r/o vill. Nibalka Teh. Bahawalnagar.	Do.
36	20-2-63	Muhammad Ishaq s/o Musa Khan r/o vill. Khatan Teh. Bahawalnagar.	Do.
37	1-3-63	Abdul Hamid s/o Abdul Ghani Overseer Irri. Dunga Bunga Teh. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
38	7-3-63	Muhammad Sharif s/o Sadda r/o Virl. Chaveka Teh. Bahawalnagar.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licened.
39	4-3-63	Raja Faiz Ahmad M. A. Lecturer Govt. College, Bahawalnagar.	Do.
40	12-3-63	Hav. Malik Mahram Khan s/o Mehr Khan r/o vill. Roda Singh Teh. Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
41	14-3-63	Mirza Muhammad Shamshad Taxation S. I. Bahawalnagar.	Do.
42	7-3-63	Bashir Ahmad s/o Fateh Muhammad Khan r/o vill. Sher Singhwala Teh. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
43	13-3-63	Rao AbdulHamid s/o Mumtaz Ali Khan Viternary Asstt. Surgeon Bahawalnagar.	Do.
44	11-3-63	Sh. Muhammad Siddique s/o r/o Rail Bazar Bahawalnagar.	Arms & Ammuniton Deeler BWN in form X.
45	26-3-63	Mr. Naseer Ahmad Qureshi Xen. Wapda Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
46	28-3-63	Ch. Abdul Majid S. I. Anti Corruption Police, Bahawalnagar.	Do.
47	22-3-63	M. Nasir Bux s/o Ch. Miran Bux r/o Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
48	Do.	Niaz Ahmad s/o Ch. Miran Bux Do. ...	Do.
49	Do.	Muhammad Yaqub s/o Nawab r/o Village Khatan Teh. Bahawalnagar.	Do.
50	8-1-63	Muhammad Siddique s/o Noor Muhammad Khan r/o Chak No. 126/Murad Teh. Chishtian.	Do.
51	16-1-63	Khushi Muhammad s/o Jamal Din r/o Chak No. 172 Murad Teh. Chishtian.	Do.
52	12-1-63	Mr. Shabir Ahmad Qureshi S.D.O. Irrig. Dept. Bahawalnagar.	N.P.P. Revolver.
53	9-1-63	Allah Bux s/o Fateh Muhammad r/o Chak No. 3/G. Teh. Chishtian.	12 Bore Gun.
54	25-1-63	Muhammad Ramzan s/o Noor Khan r/o Chak No. 49/Fateh Teh. Chishtian.	Do.
55	7-3-63	Ghulam Mustafa s/o Fazal Din r/o Vill. Moharan Sharif Teh. Chishtian.	Do.
56	2-3-63	Muhammad Hussain s/o Ganda r/o Mandi Chishtian.	Do.
57	11-3-63	Muhammad Sharif s/o Ali Muhammad r/o Chak No. 5/Ford Tehsil Chishtian.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 612 5)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
58	3-1-63	Haq Nawaz Khan s/o Said Muhammad Khan Camp Officer, Party No. 7 Survey of Pak. Fortabbas.	Do.
59	2-1-63	Rao Ayub Ali Khan s/o Rao Mahmud Ali Khan r/o Mandi Haroonabad Teh. Fortabbas.	Do.
60	3-1-63	Master Muhammad Ashraf s/o Noor Ahmad r/o Chak No. 42/3R Teh. Fortabbas.	Do.
61	2-1-63	Ahmad Bux s/o Allah Bux r/o chak No. 103/6R. Teh. Fortabbas.	Do.
62	8-1-63	Khurshid Ahmad s/o Nabi Bux r/o Chak No. 37/3R Tehsil Fortabbas.	Do.
63	22-1-33	Nusrat Ali s/o Ch. Muhammad Sadiq r/o Chak No. 46/6R Tehsi Fortabass.	Do.
64	25-1-63	Ch. Manzur Ahmad s/o Kamal Din r/o Mandi Haroonabbad.	N.P.B. Revolver.
65	Do.	Ghulam Haider s/o Ch. Kamal Din r/o Chak No. 66/4R Teh. Fortabbas.	Do.
66	16-1-63	Muhammad Rashid s/o Muhammad Ibrahim r/o Chak No. 58/4R Tehsil Fortabbas.	32 Bore Pistol.
67	11-1-63	Qutab Dinson of Haji Rehmat Ullah r/o Chak No. 68/4R Teh. Fortabbas.	12 Bore Gun.
68	2-1-63	Manzoor Ahmad s/o Muhammad Hassan r/o Chak No. 103/R Teh. Fortabbas.	Do.
69	28-1-63	Ch. Wali Muhammad s/o Haji Sharaf Din Chak No. 69/4R Teh. Fortabbas.	N.P.B. Revolver.
70	22-1-63	Abdul Aziz s/o Boota r/o Chak No. 98/6R Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
71	17-1-63	Mr. Abdul Nabi M.A.,LL.B. Lumbardar of Chak No. 107/6R Teh. Fortabbas.	N.P.B. Revolver.
72	6-2-63	Mr. Abdul Majid s/o Ch. Rehmat Ullah r/o Chak No. 315/H R Teh. Fortabbas.	Do.
73	7-3-63	Rehmat Ali s/o Bahawal Haq r/o Chak No. 116/6R Teh. Fortabbas.	12 Bore Gun.
74	13-3-63	Sardar Ali s/o Ch. Pir Bux r/o Chak No. 31/3R Teh. Fortabbas.	Do.
75	7-3-63	Abdul Rashid s/o Ch. Muhammad Din of Desert Ranger, Bahawalnagar.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
76	12-3-63	Malik Khan Muhammad s/of Ahmad Khan r/o Chak No. 154/3L Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
77	Do.	Malik Nawab Khan s/o Sardar Khan Do. ..	Do.
78	Do.	Malik Ata Muhammad s/o Amir Din Do. ..	Do.
79	Do.	Malik Raja Kan s/o Muhammad ..Do. ...	Do.
80	Do.	Nawab Din s/o Muhammad Bux r/o Chak No. 155/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
81	Do.	Mehr Din s/o Muhammad Bakhsh r/o Chak No. 155/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
82	Do.	Ilam Din s/o Shameera, r/o Chak No. 157/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
83	Do.	Anwar Amir s/o Manj Ali r/o Chak No. 154/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
84	Do.	Mian Umar Draz s/o Mian Dawar Ali r/o Chak No. 154/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
85	13-3-63	Sher Baz s/o Haji Muhammad Yar Muhammad Chak No. 151/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
86	Do.	Mian Muhammad s/o Ahmad Kan Chak No. 151/3L Tehsil Fortabbas·	Do.
87	18-3-63	Nazar Hussain s/o Jam Lal Khan Chak No. 78/1L Tehsil Fortabbas.	Do.
88	19-3-63	Malik Siraj Khan s/o Ahmad Khan Chak No. 153/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
89	16-3-63	Ata Muhammad s/o Fateh Muhammad Chak No. 151/2L Tehsil Fortabbas.	Do.
90	13-3-63	Sher Muhammad s/o Allah Yar r/o Chak No. 154/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
91	Do.	Bahadar Khan s/o Allah Ditta r/o Chak No. 1543/L Tehsil Fortabbas.	Do.
92	Do.	Noor Muhammad s/o Allah Ditta r/o Chak No. 154/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
93	22-3-63	Saeed Muhammad s/o Mahla Khan r/o Chak No. 154/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
94	16-3-63	Qamarus Zaman s/o Muhammad Zaman r/o Chak No. 151/2L Tehsil Fortabbas.	Do.
	Do.	Abdul Rehman s/o Haji Amir Ali r/o Chak No. 151/2L Tehsil Fortabbas.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
96	Do.	Shahab Aaman s/o Muhammad Zaman Chak No, 1515 No· 151/2L Tehsil Fortabbas.	Do.
97	22-3-63	Muhammad Amin s/o Dost Muhammad r/o Chak No. 151/2L Tehsil Fortabbas.	Do.
98	Do.	Malik Muhammad Yar s/o Mir Baz Khan r/o Chak No. 151/2L Tehsil Fortabbas.	Do.
99	Do.	Ch. Ghulam Qadir s/o Lal Din r/o Chak No. 160/7R Tehsil Fortabbas.	Do.
100	Do.	Inayatullan s/o Jalal Din r/o Chak No. 160/7RTehsil Fortabbas.	Do.
101	18-3-63	Fazal Muhammad s/o Rahim Bakhsh r/o Chak No. 155/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
102	22-3-63	Muhammd Sharif s/o Fazal Din r/o Chak No. 155/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
103	Do.	Muhammad Shafi s/o Khair Din r/o Chak No. 15/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
104	Do.	Muhammad Ishaque s/o Muhammad Din r/o Chak No. 155/3L Tehsil Fortabbas.	Do.
105	18-3-63	Muhammad Tufail s/o Ch. Hayat Muhammad Secy. U. C. No. 47 Chak No. 10'/6R Teh. BAS.	Do.
		Tehsil Minchinabad.	
106	1-7-63	Muhammad Anwar s/o Shahab Din Mauza Dabar Shakar Ganj P. S. Minchinabad.	Do.
107	Do.	Ata Muhammad s/o Jalal Din r/o Mauza Dabar Shakar Ganj P.S. Minchinabad.	Do.
108	Do.	Ahmad Yar s/o Jalal Din r/o Mauza Dabar Shakar Ganj P.S. Minchinabad.	Do.
109	Do.	Nazar Muhammad s/o Samma r/o Mauza Dabar Shakar Ganj P.S. Minchinabad.	Do.
110	Do.	Noor Ahmad s/o Mian Hamid r/o Mauza Dabar Dabar Shakar Ganj P.S. Minchinabad.	Do.
112	16-7-63	Muhammad Umar s/o Muhammad Sharif r/o Mauza Hama Khera P. S. M. S. G.	Do.
113	Do.	Ghulam Kabira s/o Shahab Din r/o of Mauza Kamera P. S. Minchinabad.	Do.
114	24-7-63	Muhammad Din s/o Muhammiad Sadiq r/o Mauza Hazara Singh P·S. Minchinabad.	12 Bore Gun.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
115	26-7-63	Partab Khan s/o Nawaz Khan r/o Mauza Hazara Singh P.S. Minchinabad.	12 Bore Gun.
116	Do.	Kunni Khan s/o Phool Khan r/o Mauza Hazara Singh P.S. Minchinabad.	Do.
117	Do.	Chhute Khan s/o Ali Sher r/o Mauza Hazara Singh P.S. Minchinabad.	Do.
118	30-7-63	Abdul Khaliq s/o Khalil-ur-Rehman r/o Dhab Succha Singh P.S. M.S.G.	Do.
119	31-7-63	Wali Muhammad s/o Suleman r/o Mauza Tang Bhan P.S. Minchinabad.	Do.
120	Do.	Suleman s/o Shamu Khan r/o Mauza Tang Bhan P.S. Minchinabad.	Do.
121	Do.	Muhammad Usman s/o Muhammad Subhan r/o Mauza Tang Bhan P.S. Minchinabad.	Do.
122	1-8-63	Mr. Abdul Hussain s/o Barkat Ali Patwari Halqa Giri Abad P. S. M.S.G.	Do.
123	30-7-63	Bhure Khan s/o Chhuti Khan r/o Mauza Hazara Singh P.S. Minchinabad.	Do.
124	Do.	Chiragh s/o Jagin r/o Dhab Said Muhammad P.S. Minchinabad.	Do.
125	6-8-63	Muhammad Khan s/o Burhan Din r/o Bela Singh Chori Wala P.S. Minchin abad.	Do.
126	10-8-63	Wali Muhammad s/o Mian Muhammad Sadiq r/o Mauza Hama Khera P.S. M.S.G.	Do.
127	Do.	Muhammad Nawab s/o Haji Khushi Muhammad r/o Mauza Hama P.S. M.S.G.	Do.
128	13-8-63	Muhammad Nazir s/o Shahab Sin r/o Dhab Wazirka P.S. Minchin abad.	Do.
129	15-8-63	Ahmad Din s/o Muhammad Ali r/o Mauza Hazara Singh P.S. Minchin abad.	Do.
130	19-8-63	Syed Abdul Aziz s/o Syed Muhammed Zakria Chairman Town Committee, M.S.G.	Do.
131	29-8-63	Saddique Muhammad s/o Rahim Bakhsh r/o Mauza Dhab Wazirka P.S. Minchin abad.	Do.
132	12-9-63	Muhammad Yasin s/o Mam Ali r/o Mauza Dangorian P. S. M.S.G.	Do.
133	Do.	Muhammad Saeed s/o Haji Luqman r/o Mazza Dangorian P.S. M.S.G.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of weapons Licenced.
134	Do.	Fazil s/oShah Din r/o Mauza Aswarpura P.S. Minchin chinabad.	12 Bore Gun.
135	Do.	Ahmad Yar s/o Mian Faiz Ahmad r/o Mauza Aswarpura P.S. Minchin abad.	Do.
136	Do.	Mumtaz Ali s/o Sardar Ali r/o Mauza Hama Khera P.S. M.S.G.	Do.
137	Do.	Muhammad Saddique s/o Bahawal Khan r/o Mauza Hama Khera P.S. M.S.G.	Do.
138	Do.	Muhammad Yar s/o Mian Faiz Muhammad r/o Mauza Aswarpura P.S. Minchin abad.	Do.
139	Do.	Gooma Khan s/o Inayat Muhammad r/o Mauza Dhab Wazirka P.S. Minchin bad.	Do.
140	21-9-63	Muhammad Hussain s/o Ch. Ali Muhammad Patwari Mal Minchin abad.	Do.
141	24-9-63	Haji Muhammad Yaqub Beg s/o Muhammad Azim Beg r/o Trobri P.S. Minchin abad.	DoN.P.B. Pistol.
142	Do.	Cap. Muhammad Beg s/o Mian Akbar Ali r/o Trobri P.S. Minchin abad.	Do. Revolver.
143	23-9-63	Sardar Muhammad s/o Mian Akbar Ali r/o Mauza Khera Muhammad Alj P.S. Mecload Ganj.	12 Bore Gun.
144	24-9-63	Nadir Khan s/o Mude Khan r/o Mauza Qasimawala P.S. M. Ganjg.	Do.
145	30-9-63	Absus Sattar s/o Mian Dost Muhammad r/o Mauza Hazara Khera P.S. M.S.G.	Do.
146	Do.	Fateh Muhammad s/o Akbar Ali r/o Mauza Hazara Khera P.S. M.S.G.	Do.
		Tehsil Bahawalnagar.	
147	1-7-63	Bahadar Ali s/o Haji Ghulam Muhmmad r/o Mauza Dadu Hamunka P.S. Dunga Bunga.	12 Bore Gun.
148	2-7-63	Mr. Nazir Ahmad s/o Rehmat Khan Asstt. Accountant S.P's Office, Bahawalnagar.	Do.
149	8-7-63	Ch. Abdul Sattar s/o Ch. Sultan Ahmad, Clerk D. C. office, Bahawalnagar.	Do.
150	11-7-63	Ch. Risat Ali Khan s/o Ch. Ahmad Khan Asstt. A.D. B.D. Office, Bahawalnagar.	Do.
151	8-7-63	Mr. Liaqaut Ali s/o Ch. Akbar Ali Secy. U.C. Dhab Sanateka P.S. Bahawalnagar.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced
152	3-7-63	Ch. Muhammad Aslam s/o Cap. Muhammad Hayat Reserve Vitrinary Hospital, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
153	5-7-63	Haji Mumtaz Ahmad s/o of Maulvi Fatah Muhammad B Clerk D.C. Officer, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
154	9-7-63	Mr. Ghulam Hussain Akhtar son of Aqil Muhammad Accountant Bahawal College BWN.	Do.
155	5-7-63	Mr. Nasim Ahmad son of Lecturer. in English Government College, Bahawalnagar.	Revolver.
156	11-7-63	Fateh Muhammad son of Pir Kamal Din r/o Muza Kamal Muhammad P.S. Dunga Bunga	12 Bore Gun.
157	11-7-63	Khadim Hussain son of Fakharuddin r/o MuzaQamar Din Chishti P.S. Donga Bunga	Do.
158	22-7-63	Hav. Malik Mansib Khan s/o Malik Khan Desert Ranger, Bahawalnagar (T.S.T.)	N.P.B.R. Revolver Pistol
159	15-7-63	Muhammad Ilyas Khan son of Ibrahim Khan r/o Khan Baba Road, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
160	30-7-63	Kala Khan son of Baqir Khan r/o Muza Takhat Mehal P.S. Sadiqpur.	Do.
161	1-8-63	Abdul Malik Khan son of Ahmad Yar Khan r/o Chak Nadir Khan P.S. BWN.	Do.
162	Do.	Ch. Kamal Din son of Allah Bux Dy. Collector, Canals, Sadiqia Division BWN	N.B. Revolver.
163	2-8-63	Muhammad Ajmal Khan son of Muhammad Yar Khan Sanior Lecturar Assistant Bahawal College BWN.	1 Bore Gun.
164	1-8-63	Mr. Ahmad Saeed Chohan son of Haji Muhammad Bakhsh Registration Clerk, D.C. Office BWN	Do.
165	30-7-63	Hav Muhammad Ismail son of Mukhtar Ali r/o D. Ranger, Bahawalnagar.	Do.
166	21-7-63	Nizam Din son of Umer Ali r/o Tehu Rampura P.S. Dunga Bunga	Do.
167	6-8-63	Mr. Muhammad Rafiq son of Ch. Abdul Kadim Line Supdt. S.S.T.D. WAPDA BWN.	Do.
168	Do.	Muhammad Akhtar Iqbal son of Abdul Ghani r/o P.W. I. Rly Bahawalnagar.	N.B. Rifle
169	7-8-63	Syed Ahmad Afzal Principal Government College, Bahawalnagar.	1 Bore Gun.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
170	9-8-63	Muhammad Rashid son of Ghulam Muhammad Game Watch, B.W.N.	1 Bore Gun.
171	12-8-63	Hafiz Muhammad Yousaf Khan son of Hafiz Muhammad Nasrullah Khan r/o Qadirabad P.S.S. Pur.	Revolver/Pistol.
172	10-8-63	Mian Bahadar Khan son of Manik Khan r/o Memunka P.S. Sadiqpur.	12 Bore Gun.
173	19-8-63	Mr. Rasid Ahmad Saddiqui E and T.O., Bahawalnagar.	Do.
174	26-8-63	Manzoor Ali son of Ch. Dil Muhammad S.D.O. WAPDA Bahawalnagar.	N. P. B. Revolver.
175	24-8-63	Pir Sardar Ahmad son of Pir Nur Ahmad Chistiar r/o Bara Allah Jowaya P.S. Sadiqpur ..	12 Bore Gun.
176	Do.	Hafiz Muhammad Yaqub Khan son of Hafiz Muhammad Nasrullah Khan r/o Qadirabad P.S. Sadiqpur.	Do.
177	Do.	Hafiz Muhammad Khan son of Hafiz Muhammad Nasrullah Khan r/o Qadirabad P.S. Sadiqpur	Do.
178	Do.	Nadir Nawaz Khan son of Qadir Nawaz Khan r/o Muza Qadirabad P.S. Sadiqpur.	Do.
179	27-8-63	Ali Sher son of Pir Malik Sher Chisti r/o Muza Jhullan Chishtian. P.S. BWN.	Do.
180	Do.	Muhammad Munir s/o Muza Jhullah Chishtian P.S. B.W.N.	Do.
181	Do.	Mian Shabbir Ahmad son of Mian Ahmad Khan Hotiana r/o Muza Qamardin Hance.	Do. Pistol.
182	19-8-63	Mr. Elahi Bakhsh Khan son of Ghulam Muhammad Khan S.N.D.C. Office. BWN.	Do.
183	28-8-63	Mian Nur Ahmad son of Mian Muhammad Ali H.C. D.C. Office, BWN.	Do.
184	Do.	Mukhtar Ahmad son of Ch. Pir Bakhsh r/o Chak No. 31/3 R.P.S. Dahranwala	12 Bore Gun.
185	27-8-63	Mr. Nazar Muhammad Khan of Muhammad Bux Khan Ahmad Judl. A.D.M. Court BWN.	Do.
186	23-8-63	Nur Ahmad Hussain Shah son of Amir Ali Shah r/o Bill Clerk S.P. Office B.W.N. ..	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
187	28-9-63	Hakim Khan Muhammad son of Mian Suba Pak Unani Dawakhana Teh. Bazar BWN.	12 Bore Gun.
188	12-9-63	Faizaul Haq son of Abdul Kakim r/o Kot Ganga Singh P.S. Sadiqpur.	Do.
189	Do.	Mr. Bashir Ahmad Jatala son of Ch. Khair Din Steno A.D.B.D. Office. BWN.	Do.
190	Do.	Akbar Ali son of Allah Ditaa r/o Muza Nathu Dhaka P.S. Dunga Bunga.	Do.
191	12-9-63	Sadiq son of Alawal r/o Mauza Nathu Dahaka P.S. Dunga Bunga	N.P.B. Revolver; Pistol.
192	Do.	Syed Ziaul Haq Shah Asstt. Supdt. Dist. Jail, BWN.	Do.
193	Do.	Muhammad Khan son of Hafizullah Khan r/o Muza Muhmammadpur P.S. Sadiqpur.	12 Bore Gun.
194	Do.	Mian Muhammad Aziz son of Mian Allah Bux r/o Muza Bajik P.S. Dunga Bunga.	Do.
195	14-9-63	Ghulam Yasin son of Suleman r/o Muza Sher Muhammad P.S. D.B.	Do.
196	12-9-63	Abdul Rashid son of Bagh Ali r/o Muza Jhand wala Kala, P.S. D.B.	Do.
197	14-9-63	Nur Ahmad son of Muhammad Husain r/o Muza Murad Kharal P.S. Do.	Do. Do.
198	19-9-63	Syed Ahmad Afzal s/o Syed Muhammad Yousaf Principal Government College BWN.	N.P.B. Rifle.
199	25-9-63	Rehmatullah son of Fateh Muhammad r/o Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
200	Do.	Muhammad Yaqoob son of Mian Qutab Din r/o Bahawalnagar.	Do.
201	19-9-63	Aman Ullah Khan son of Ahmad Yar Khan r/o C Chak Nadir Shah P.S. BWN.	Do.
202	25-9-63	Juman Khan son of Muhammad Khan r/o Bahawalnagar.	Do.
203	26-9-63	Dr. Muhammad Azim, M.B.B.S., son of Ch. Muhammad Ismail M.O. Hospital Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
204	Do.	Muqqarab Khan son of Sardar Khan r/o Bahawalnagar. Tehsil chishtian	12 Bore Gun.
205	2-7-63	M. Nisar Ahmad son of Ch. Aziz Bakhsh r/o Muza Kot Awal P. S. Shahra Friad.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
		TEHSIL CHISHTAIN.	
206	9-7-63	Abdul Jabbar Khan s/o Sohne Khan r/o Chak No. 125; Murad P.S. Dahranwala	12 Bore Gun.
207	13-7-63	Rana Zafaryab Khan son of Rana Muhammad Azfal Khan Muzaffar Cotton Factory, CTN.	Do.
208	17-7-63	Amir Hassan son of Ch. Abdul Qayum r/o Chak No. 95/Fateh P.S. Chishtian.	Do.
209	22-7-63	Muhammad Ashraf son of Ch. Nathu r/o Chak No. 172/Murad P.S. D. wala	Do.
210	2-7-63	Ch. Karam Elahi son of Ch. Muhammad Ibrahim Prop. of Chishtian Bus Service, CTN.	Do.
211	Do.	Ch. Karam Elahi son of Ch. Muhammad Ibrahim Pro. of Chishtian Bus Service, CTN.	N.P.B. Revolver Pistol.
212	24-7-63	Mr. Ata Muhammad son of Mian Allah Ditta Came Watcher P.S. Shahar Farid	12 Bore Gun.
213	7-8-63	Muhammad Ramzan son of Nabi Bakhsh r/o Chak No. 209 Murad P.S. Dahranwala	Do.
214	6-8-63	Muhammad Siddique son of Mehr Din r/o Chak No. 9 Ford P.S. Chishtian.	Do.
215	15-8-63	Mian Nur Ahmad son of Mian Abdullah r/o Mangheran Saharif P.S. Shahara Farid.	N.P.B. Revolver.
216	14-8-63	Syed Muhammad Masood Shah son of Hakim Muhammad Yousaf Shah r/o CTN.	12 Bore Gun.
217	12-9-63	Muhammad Qaim son of Haji Ghulam Qadir r/o Muza Muhammad Azim P.S. Shahar Farid	Do.
218	10-8-63	Inayatullah son of Chiragh Din r/o Chak No. 122; Murad P.S. Dahranwala	Do.
219	9-9-63	Ghulam Nabi son of Imam Din r/o Chak No. 204; Murad P.S. P.S. Dahranwala	Do.
220	26-9-63	Mr. Mahmud Ahmad Khan S/o Abdur Rehman Khan, Rehman Sons Nia Bazar CTN.	Form X Arms and Ammunition Mandi Chishtian.
221	27-9-63	Mian Ghulam Nabi son of Roshan Din r/o Rly. Bazar Chishtain	N.P.B. Revover; Poistol.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
		TEHSIL FORTABBAS	
222	1-7-63	Khushi Muhammad s/o Fazal Din r/o Chak No. 71 4 R. P.S. Haroonabad	12 Bore Gun.
223	Do.	Ahmad son of Bahadar r/o Chak No. 240/HR P.S.F.A.S.	Do.
224	Do.	Pehlwan son of Nathu r/o Chak No. 240/RH. P.S. F.A.S.	Do.
225	Do.	Ghulam Muhammad son of Banadar r/o. Chak No. No. 240/HR P.S. F.A.S.	Do.
226	Do.	Manzur Ahmad son of Jalal Din Chak No. 240/ HR S.P. F.A.S.	Do.
227	Do.	Muhammad Sultan son of Ghulam Haider r/o Chak No. 240/HR P.S. F.A.S.	Do.
228	8-7-63	Muhammad Ramzan son of Ghulam Qadar r/o Chak No. 240/HR P.S. Fortabbas.	12 Bore Gun.
229	Do.	Ahamd Yar s/o Mian Urjan r/o Chak No. 260 /HR. Tehsil Fortabbas.	Do.
230	Do.	Muhammad Kabir son of r/o Chak No. 260/HR Tehsil Fortabbas.	Do.
231	Do.	Sultan son of Suba for Chak No. 260/HR. Tehsil Fortabbas.	Do.
232	2-7-63	Muhammad Balair s/o Mian Allah Ditta Toba Toba Mohrnanwa P.S. F.A.S.	Do.
233	13-7-63	Axzizur Rehman s/o Fateh Ali r/o Chak No. 42/3R P.S. D. wala	Do.
234	17-7-63	Sher Khan son of Umra Khan r/o Chak No. 40/3R P.S. D. wala.	Do.
235	16-7-63	Muhammad Saeed son of Muhammad Ishaque r/o Chak No. 108/6R P.S. HND.	Do.
236	22-7-63	Abdul Razaq son of Rehmat Khan r/o Chak No.42 3R P.S. D. Wala	Do.
237	24-7-63	M. Muhammad Sarwar s/o Ch. Wali Muhammad Centry Inspector, FAS.	Do.
238	30-7-63	Kalu son of Murad r/o Chak No. 89/5R P.S.HND.	Do.
239	Do.	Ahmad Ali son of Haji Abdul Ghafoor r/o P.S.HND.	Do.
240	Do.	Ali Muhammad son of Khan Muhammad r/o Chak No. No. 195/HB P.S. F.A.S.	N.P.B. Rifle. Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
241	Do.	Ghulam Muhammad son of Khan Muhammad Chak No. 195/HB.P.S. F.A.S.	N.P.B. Rifle
242	22-7-63	Muhammad Ramzan s/o Ali Bux Chak No. 281/H.R. P.S. FAS.	12 Bore Gun.
243	8-8-63	Raja Muhammad Aslam son of Nur Alam r/o Chak No. 158/7R P.S. HND	Do.
244	Do.	Muhammad Amin s/o Bahu Chak No. 241/H.R. P.S. F.A.S.	Do.
245	Do.	Khuda Bux son of Sultan Bus Chak No. 256/H.L.P.S. F.A.S.	Do.
246	17-8-63	Ghulam Nabi son of Hasan Muhammad r/o Chak No. 42/3R P.S. D. Wala	Do.
247	Do.	Muhammad Nawaz son of Balu r/o Chak No 41/3R P.S. D. Wala	Do.
248	28-8-63	Malik Muhammad Amin s/o Malik Zaman Khan r/o Chak No. 188/7R P.S. F.A.S.	Do.
249	23-8-63	Nur Muhammad son of Abdullah r/o Chak No. 43/3R. P.S.D. Wala.	Do.
250	19-8-63	Ch. Shabbir Din son of Ch. Abdul Qadir r/o Chak No. 427/6R.P.S. D. Wala	Revolver/Pistol.
251	27-8-63	Ch. Hamidul Haq S.I. Police, H.N.D.	12 Bore Gun.
252	26-8-63	Said Rasul Khan son of Ris Said Khan r/o 91/6R P.S. Haroonabad.	Do.
253	Do.	Abdul Ghafoor Khan s/o Col. Abdul Raoof Khan Khan Chak No. 82/5R P.S. H.N.D.	Do. N.B.B. Rifle. N.P.B. Rifle.
254	7-8-63	Murid Ahmad s/o Ch. Fazal Din Patwari r/o Chak No. 78/1L P.S. H.N.D.	12 Bore Gun.
255	Do.	Muhammad Ismail son of Imam Din Patwari Mal Chak No. 79/L P.S. H ND.	Do.
256	27-8-63	Muhammad Abdullah son of Lal Din r/o Chak No. 160/7R P.S. H.N D.	N.P.B. Rifle
257	7-8-63	Dost Muhammad s/o Malik Muhammad Rayat r/o Chak No. 78/1L P.S. N.H.D.	N.P.B. Rifle.
258	12-9-63	Muhammad Ali son of Dalmir Khan r/o Chak No.83/5R P.S. H.N.D.	12 Bore Gun.
259	Do.	Shabbir Ahmad son of Nur Din r/o Chak No. 157/H.R.P.S.H ND.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
260	Do.	Yousad Ali son of Abdul Ghani Signallan 7RM Canal Hakra P.S. F.A.S.	12 Bore Gun.
261	Do.	Wali Muhammad son of Muhammad Khan r/o Chak No. 285/HR P.S. F.A.S.	Do.
262	Do.	Shah Muhammad son of Rashid r/o Chak No. 285/HR P.S. F.A.S.	Do.
263	Do.	Lal Khan son of Muhammad Khan r/o Chak No. 125/6R M.P.S. HND.	Do.
264	Do.	Sardar Muhammad s/o Naik Muhammad r/o Chak No. 82/4R P.S. HND.	Do.
265	14-9-63	Muhammad Aslam son of Ali Muhammad r/o Chak No. 90/5R P.S. HND.	Do.
266	Do.	Syed Nazar Hussain son of Syed Fazal Ahmad r/o Chak No. 240/HB P.S. F.A.S.	Do.
267	14-9-63	Muhammad Arshraf son of Muhammad Ali r/o Chak No. 194/7R P.S. Haroonabad.	Do.
268	16-9-63	Muhammad Yaqub son of Din Muhammad r/o Chak No. 77/1L P.S. Haroonabad.	Do.
269	12-9-63	Muhammad Jamil son of Ch. Barkat Ali r/o Mandi Fortabbas.	Do.
270	7-9-63	Hakim Ali son of Fateh Ali Munshi Zaildar Rest House Mian wala Toba P.S. HND.	Do.
271	18-9-63	Muhammad Hussain son of Abdul Karim r/o Chak No. 242/HL P.S. G.F.A.S.	Do.
272	19-9-63	Talib Hussain son of Muhammad Din r/o Chak No. 164/7R P.S. HND	Do.
273	Do.	Nur Khan son of Gul Jhan Khan r/o Chak No. 195/HB.P.S. F.A.S.	Do.
274	Do.	Yar Muhammad son of Nur Khan r/o Chak No. 150/2L P.S. HND	Do.
275	12-9-63	Nazir Ahmad son of Rehmat Ali r/o Chak No. 161 Z.R.P. S. H. N. D. Muhammad Sharif s/o Karam Elahi r/o Chak No. P. S. H. N. D. No. 150/2L P. S. HND.	Do.
276	20-9-63	Muhammad Nawaz s/o Gaus Muhammad r/o Chak No. 150/2L P.S. HND.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
277	24-9-63	Muhammad Ali son of Fateh Muhammad Jam. Cana Mianwala Banglow P.S. HND.	Do.
278	30-9-63	Muhammad Anwar son of Ch. Ahmad Ali r/o Haroonabad.	Do.
279	9-5-1963	Syed Shamim-ul Hasan, Ramzi, Development Officer, Minchinabad.	N.P.S. Revolver Pistol.
280	28-5-1963	Pir Muhammad Yar Chishti son of Ghulam Ali Chishti resident of village Pirgarh.	Do.
281	28-5-1963	Pir Muhammad Yar Chishti son of Ghulam Ali Chishti resident of village Pirgarh.	12 bore gun.
282	28-5-1963	Dr. Syed Zahur-ul-Haq son of I/C. Vety/Hospital, MBD.	N.P.B. Revolver.
283	28-5-1963	Malik Muhammad Hayat Khan son of Ahmed Ullah Khan resident of Village Jourki Sikhan.	Do.
284	25-5-1963	Ch. Saeed-uz-Zaman, A.D.I., Schools, Minchinabad	12 bore gun.
285	25-5-1963	Sub. Nazar Muhammad Mirza son of Muhammad Mirza resident of Village Amruka.	12 bore gun.
286	28-5-1963	Muhammad Akbar Khan son of Haji Khan resident of Pir Ghar.	N.P.B. Revolver.
		TEHSIL BAHAWALNAGAR	
287	23-4-1963	Sub. Nur Muhammad son of Malik Mehdi Khan resident of Rampura.	N.P.B. Pistol.
288	26-4-1963	N.C.O. Hakim Khan son of Sub. Nek Muhammad care of Border Belt Committee, Bahawalnagar.	Do.
289	26-4-1963	N.C.O. Behram Khan son of Tawana Khan care of Border Belt Committee, Bahawalnagar.	12 bore gun.
290	27-4-1963	Abdul Razaq son of Ch. Abdul Rehman care of Abdul Khaliq Inspector Anti-Corruption.	N.P.B. Revolver.
291	29-4-1963	Hafiz Muhammad Ishaque son of Muhammad Ibrahim resident of Jamia Masjid Railway, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
292	17-4-1963	Muhammad Sher son of Jahan Khan resident of village Rumwali.	12 bore gun.
293	2-5-1963	Sub. Said Zaman son of Said Akbar Khan care of Desert Rangers Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
294	2-5-1963	Amir Ahmad Nawaz son of Sh. Haq Dad, Special Ticket Examiner, Railway, Bahawalnagar.	Do.
295	8-5-1963	M. Jan Muhammad Akhtar son of Mian Muhammad Suleman Oad resident of Bahawalnagar.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
296	29-4-1963	Ch. Faiz Muhammad son of Ch. Muhammad Ismail resident of E.S.Phones, Telephone Exchange BWN.	Do.
297	15-5-1963	Mr. Ghual Safdar son of Muhammad Husain Mughal P.S.I., Police, Bahawalnagar.	Do.
298	15-5-1963	Masood Ahmad Khan son of Muhammad Sharif Khan resident of village Rojhanwali.	12 bore gun.
299	11-5-1963	Jam. Afzal Shah son of Sohrab Khan of Desert Rangers, Bahawalnagar.	N.P.B. Pistol.
300	14-5-1963	Muhammad Altaf Hussain son of Ch. Sardar Muhammad S.T.E. Railway, Bahawalnagar.	Do.
301	26-4-1963	Ch. Abdul Khaliq son of Haji Fateh Muhammad Field Kanungo, Tehsil Bahawalnagar.	12 bore gun.
302	17-5-1963	Bagh Ali son of Goman resident of village Kamal Muhammad.	Do.
303	11-5-1963	Sub. Gulzar Ahmad son of Mukhtar Khan of Desert Rangers Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
304	22-5-1963	Rana Muhammad Siddique son of Ch. Abdul Aziz Accountant of E.A.D.A. BWN.	12 bore gun.
305	15-5-1963	Ghulam Hussain son of Samman resident of Village Lahb Singh.	Do.
306	23-5-1963	Nazir Din son of Sher Muhammad resident of Dhagka Basti Bahawalnagar.	Do.
307	25-5-1963	Ghulam Rasul son of Nur Muhammad resident of village Saidsarakanwali.	Do.
308	25-5-1963	Mr. Abdul Karim son of Karim Bux Khan H.V.C. (R), D.C. Office, Bahawalnagar.	N.P.B. Revol
309	25-5-1963	Mr. Abdul Ghani son of Hasan Din Junior Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	12 bore gun.
310	25-5-1963	Pir Shah Nawaz Bodla son of Pir Chiragh Shah resident of village Qamardin Bolla.	N.P.B. Revolve
311	28-5-1963	Muhammad Anwar son of Samman Khan resident of village Allah Yar Chishti.	12 bore gun.
312	28-5-1963	Mr. Shah Muhammad son of Khan Muhammad Junior Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
313	28-5-1963	Mr. Bashir Ahmad son of Imam Din Junior Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
314	28-5-1963	Mr. Elahi Bakhsh son of Muhammad Bakhsh Khan Junior Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
315	28-5-1963	Ch. Muhammad Sharif son of Ch. Sadar Din Inspector of Octroi, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
316	25-5-1963	Khushi Muhammad son of Rehman resident of village Saidsar Akanwali.	12 bore gun.
317	28-5-1963	Malik Khurshid Iqbal son of Abdul Razaq Clerk District Council, Bahawalnagar.	Do.
318	28-5-1963	Ch. Muhammad Siddique son of Barkat Ali Divisional Accountant Building and Roads, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
319	28-5-1963	Mr. Muhammad Sabir Ali son of Nazir Ali Junior Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
320	31-5-1963	Muhammad Ali son of Gome Khan resident of Bashnoian.	Do.
		TEHSIL MINCHINABAD	
321	31-5-1963	Muhammad Din son of Lal Din Lumbardar village Nanaksar	12 bore gun
322	31-5-1963	Abdul Ghani son of Ghulam Muhammad resident of village Naiwala	Do.
323	31-5-1963	Nazar Muhammad son of Muhammad Amin resident of village Chughata Arain	Do.
324	4-6-1963	Rehim-ud-Din son of Abdul Rehman resident of Commission Agent Mandi Bahawalnagar	N P B Revolver.
325	4-6-1963	Muhammad Siddique son of Haider Khan son of Mandi Bahawalnagar	Pistol N P B Revolver.
326	28-5-1963	Mr. Muhammad Ashraf son of Ch Ghulam Muhammad Line Superintendent S S T D WAPDA BWN	12 bore gun.
327	31-5-1963	Rao Muhammad Yasin son of Rao Muhammad Yousaf resident of Gilla Mandi Bahawalnagar	N P B Revolver.
328	31-5-1963	Ch. Ghulam Nabi son of Muhammad Shahban Clerk Land Reform Tehsil Office, BWN	12 bore gun.
329	5-6-1963	Hakim Ahmad Yar Khan son of Farid Khan resident of Bank street Baha walnagar	Do.
330	5-6-1963	Muhammad Amin son of Hakim Ahmad Yar Khan resident of Bank street Bahawalnagar	N P B Revolver.
331	4-6-1963	Mr. Muhammad Abad Khan son of Ch Firoz Din resident of U D C Office of D S C BWN	12 bore gun.
332	31-5-1963	Ch. Muhammad Akram son of Ch Khair Din resident Proprietor of Tafreh Mahal Cinema BWN	N P B Revolver.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which licence was issued.	Nam and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
333	31-5-1963	Mr. Manzoor Ahmad son of Ch. Muhammad Abdullah Overseer District Council, B WN	N P B Revolver;
334	31-5-1963	Mr. Manzoor Ahmad son of Ch. Muhammad Abdullah Overseer District Council, BWN	12 bore gun
335	4-6-1963	Muhammad Shafi son of Haji Ali Muhammad resident of Mauza Jagga Sanateka	N P B Revolver; Pistol
336	5-6-1963	Mr. Rehmatullah son of Ch. Fazal Din Junior Clerk Office of D I S BWN	12 bore gun
337	5-6-1963	Mr. Muhammad Nasir Khan son of Ghulam Nabi Khan Junior Clerk Office of D I S BWN	Do.
338	6-6-1963	Syed Yawar Hussain son of Khurshid Hussain resident of Yawar Street Bahawalnagar	Do.
339	4-6-1963	Muhammad Yasin son of Mehr Din Senior Clerk District Office, Bahawalnagar	Do.
340	29-5-1963	Mr. Sikender Ali son of Ch. Shah Muhammad Junior Clerk District Office, BWN	Do.
341	28-5-1963	Mr. Zia-ullah Kiani Lecturar Government College, Bahawalnagar	N P B Revolver
342	28-5-1963	Ch. Muhammad Rafique Games Inspector, Bahawalnagar	Do.
343	4-6-1963	Mushtaq Ahmad son of Ch. Ali Muhammad Agri. Assistant, Bahawalnagar	Do.
344	28-5-1963	Muhammad Bilal son of Muhammad Suleman resident of BWN	12 bore gun
345	28-5-1963	Sakhi Muhammad son of Jan Muhammad resident of Girdawariwala Sharqi	Do.
346	5-6-1963	Rao Mohabit Ali Khan son of Haji Sabdil Khan resident of Dunga Bunga	Do.
347	5-6-1963	Ghulam Muhammad son of Pir Muhammad Yar Chishti resident of Paranwala	Do.
348	5-6-1963	Mr. Abdul Majid son of Ch. Muhammad Hadi Patwari Bahawalnagar	Do.
349	4-6-1963	Mr. Muhammad Saleem son of Ch. Khair Din Assistant Accountant S P Office, BWN	Do.
350	31-5-1963	Mr. Muneer Ahmad son of Nazar Muhammad Clerk A D B D Office, BWN	Do.
351	31-5-1963	Mian Muhammad Ali son of Muhammad Yaqub District Office, Bahawal nagar	Do.

APPENDIX IV.

(Ref : Starred Question No. 6125).

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee.	Particulars of the weapons Licenced.
352	28-5-1963	Mr. Saleem Ahmad son of Ch. Muhammad Yousaf Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
353	31-5-1963	Mr. Abdul Sattar son of Sufi Muhammad Hussain, Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
354	31-5-1963	Mr. Muhammad Jameel son of Fiaz Khan Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
355	28-5-1963	Hafiz Muhammad Amin son of Nur Din Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	Do.
356	7-6-1963	Ch. Ghulam Rasul Tatla son of Haji Hukam Din A.D.I. Schools, Organization, BWN.	N.P.B. Revolver.
357	7-6-1963	Ch. Muhammad Sharif son of Ch. Allah Din Clerk D.C. Office, Bahawalnagar.	12 bore gun.
358	7-6-1963	Mr. Nasir Ahmad Qureshi X.E.N. WAPDA Electricity, BWN.	Do.
359	10-6-1963	Muhammad Khan son of Sher Khan resident of Nasira Jodheka.	Do.
360	11-6-1963	N.C.O. Muhammad Sharif son of Talib Khan care of Border Belt Committee, BWN.	Do.
361	5-6-1963	Syed Nazir Ahmad Shah son of Abdul Qayum Shah Teacher A.V. Middle School, BWN.	Do.
362	12-6-1963	Syed Sikender Ali Shah A.S.I. Police, P.S. Sadiqpur..	Do.
363	13-6-1963	Mr. Abdul Haq son of Ch. Khair Din Sentary Inspector P.W.R. Bahawalnagar.	Do.
364	8-6-63	Syed Rehamt Shah son of Syed Lal Shah Clerk D.C. Office, B.W.	12 bore gun.
365	10-6-63	Badar Din son of Mian Hasil Khan residence of Mauza Saidsar Aknwali	Do.
366	10-6-63	Ghulam Muhammad son of Badar Din residence of Takna No. I	Do.
367	18-6-63	Khan Khuda Bux son of Khan Allah Bux S.D.O. Grainage Canal Rest House, B.W.N.	N.P.B.R. Revolver.
368	14-6-63	Ghulam Moin-ud-Din son of Sakhawat Hussain Inspector Excise and Land Customs, B.W.N.	12 bore gun.
369	10-6-63	Mr. Mushtaq Ahmed Khan son of Muhammad Umar Khan Railway Guard B.W.N.	N.P.B.R. Revolver.
370	10-6-63	Ch. Munawar Hussain Bhari S.D. O. WAPDA Power House, B.W.N.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
371	17-6-63	Mr. Mushtaq Ahmed son of Pir Bux Siah Nawis D.C. Office B.W.N.	12 bore gun.
372	17-6-63	Makhdum Syed Shams-ud-Din son of Makhdom Syed Muhammad Shah Gilani Superintendent Octroi	N.P.B. Revolver/P BWN
373	18-6-63	Barkat Ali son of Ch. Niaz Din Clerk DI S. Office, BWN	12 bore gun.
374	13-6-63	Mr. Muhammad Mukhtar son of Mian Ghulam Muhammad residende of Khanewal	Do.
375	26-6-63	Mr. Nur Ahmed Boora son of Mian Allah Jawaya Bill Clerk D.C. Office. B.W.N.	Do.
376	13-6-63	Mr. Muhammad Suleman Naseem son of Ch. Faqir Muhammad Steno Typist, D.C. Office B.W.N.	Do.
377	29-6-63	Ch. Ghulam Nabi son of Spo Nazar Din Audit Clerk D.C. Office B.W.N.	Do.
378	25-6-63	Mr. Mahboob Ahmed Qureshi son of Ghulam Muhammad S.T.E. Railway B.W.N.	N.P.B. Revolver
		TEHSIL CHISTIAN	
379	8-6-63	Rana Muhammad Khan son of Ch. Ahmad Khan Advocate Bahawalnagar	N.P.B. Revolver
380	9-4-63	Mr. Muhammad Sarfraz Ahmed son of Ch. Nazar Muhammad residence of Chishtian	Arms and Ammunation Dealar
381	26-4-63	Malik Muhammad Akbar Khan son of Malik Nawaz Khan residence chak No. 29/G	N.P.B. Revolver.
382	11-5-63	Umer Hayat Bhatti son of Ch. Fazal Din D.O. Chishtian.	Do.
383	26-4-63	Syed Abdul Qadir son of Syed Jamal Shah residence of Mauza Shahli Gharbi	12 bore gun.
384	1-5-63	Abdul Rashid son of Muhammad Ismail residence of chak No. 41/Fasch	N.P.B. Revolver.
385	22-5-63	Rana Mukhtiar Ahmed son of Ch. Bunne Khan residence of Commission Agent Chishtian	Do.
386	28-5-63	Ch. Muhammad Sarfraz Ahmed son of Ch. Nazar Muhammad residence of Chishtian.	Do.
387	28-5-63	Rana Muhammad Tufail son of Rana Daulat Ali Khan Lumbardar Chak No. 9/Ford	Do.
388	28-5-63	Ch. Mohammad Bashir son of Kamal Din residence of Chishtian.	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
389	28-5-63	Mian Khan Muhammad son of Sikandar Khan 12 bore gun residence of Mauza Suda	
390	31-5-63	Ch. Wali Muhammad son of Ch. Allah Din Chak No. 9/G N.P.B.	Revolver
391	4-6-63	Ch. Nazir Ahmed son of Ch. Ali Nawaz Khan c/o Malik Abdula Qayum Dupty Inspector Police CTN	Do.
392	31-5-63	Abdul Haq son of Ghulam Muhammad 12 bore gun. Chistian	
393	31-5-63	Syed Niaz Muhammad son of Hayadat Ullah residence of chak No. 9/Gajliani N.P.B.	Revolver.
394	31-5-63	Rehman shah son of Rajab Ali Shah residence of chak No. 7/Ford. residence 12boregun.	
395	5-6-63	Mr. Aziz-ur-Rehman son of Chaudry Barkat Ali Propriter Crown Cinema Chishtian. N.P.B.	Revolver
396	28-5-63	Ch. Fateh Muhammad son of Haji Jan Muhammad Lumbardar chak No. 96/Fateh	Do.
397	31-5-63	Ch. Muhammad Anwar Rashid son of Ch. Muhammad Ali Commission agent Gillah Mandi CTN.	Do.
398	5-6-63	Ch. Muhammad Siddique son of Ch. Ghulam Rasul 12 bore gun. Commission Agent Gillah Mandi CTN	
399	10-6-63	Abdual Jabbar Khan son of Shah Muhammad residence Mauza Shahli Gharbi	B.P.B. Rev
400	10-6-63	Khurshid Ahmed son of Muhammad Ishaque residence 12 bore gun. of Mari Shauq Shah	
401	10-6-63	Niaz Ahmed son of Babu Khan residence of chak Chopa	Do.
402	17-6-63	Ch. Sher Muhammad son of Fauj Din residence of chak no. 125-/Murad N.P.B.	Revolver
403	27-6-63	Khushi Muhammad son of Haji Sadar Din Commission 12 bore gun Agent Chistian	
404	29-6-63	Mian Muhammad Shafi son of Umer Din residence of chak No. 2/Ford. N.P.B.	Revolver.
405	1-4-63	Allah Yar son of Suleman residence of chak No. 260/ 12 bore gun. HR Tehsil Fortabbas.	
		TEHSIL FORTABBAS	
406	1-6-63	Bahsir Ahmad son of Ibrahim residence chak No.155/L	Do.
407	1-6-63	Nazir Ahmad son of Ibrahim residence of Chak No.155/3L	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
408	10-4-63	Abdul Rab son of Haji Muhammad Khan residence of chak No. 152/2L	Revolver.
409	10-4-63	Falak Sher son of Nur Khan residence of chak No. 152/ No.151/2L	Do.
410	16-4-63	Zulfiqar Ali son of Diam Khan residence of chak No. 82/5R	N.P.B. Revolver.
411	16-4-63	Wazir Ali Bhatti son of Sahibazda residence of chak No. 88/5R	Do.
412	23-4-63	Sher Shah son of Haji Muhammad Yar residence of chak No. 45/3R	Do.
413	16-4-63	Allah Yar son of Mehar Khan residence of chak No. 77/1L	Do.
414	10-4-63	Ch. Mushtaq Ahmad son of Ch. Rehmat Vice president Chirman M.C. Barnuabad.	N.P.B. Revolver.
415	10-4-63	Ch. Ikhlaq Ahmad son of Ch. Rehmat Khan residence of chak No. 158/7R	N.P.B. Revolver.
416	15-4-63	Mr. Muhammad Akram son of Ch. Atta Muhammad residence of chak No. 57/4R	N.P.B. Revolver.
417	2-4-63	Nur Muhammad son of Din Muhammad residence of chak No. 77/1L	12 bore gun.
418	5-4-63	Haq Nawaz son of Ikhtiar Khan residence of chak No. 150/2L	Do.
419	16-4-63	Muhammad Nawz son of Gul Munammad residence of of chak No. 152/2L	Do.
420	18-4-63	Muhammad Iqbal son of Malik Dost Muhammad residence of chak No. 77/1L	Do.
421	1-4-63	Muhammad Nawaz Khan son of Ahmed Khan residence of chak no 77/1L	Do.
422	1-4-63	Wahid Bakhsh son of Sultan Khan residence of chak No. 316/HR	Do.
423	1-4-63	Muhammad Bakhsh son of Sher Khan residence of chak No. 316/HR	Do.
424	1-4-63	Ghulam Muhammad son of Haji Muhammad Ramzan residenceof chak No. 316/HR	Do.
425	1-4-63	Nur Muhammad son of Rahjhe Khan residence of chak No. 316/HR	Do.
426	3-4-63	Din Muhammad son of Nawab Din residence of chak No. 115/6R	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
427	3-4-63	Atta Muhammad son of Ghazi Khan residence of chak No. 115/6R	12 Bore gun.
428	25-4-63	Ch. Ghulam Rasul son of Khushi Muhammad residence chak No. 33/3R	N.P.B. Rovoly
429	3-5-63	Sher Shah Son of Haji Muhammad Yar residence of chak No. 45/3R	12 bore gun
430	3-5-63	Aziz Khan son of Ahmed Khan residence of chak No. 45/3R	Do.
431	26-4-63	Phoolaey Khan son of Muhammad Murad residence of chak No. 316/HR	Do.
432	26--463	Muhammad Sadq son of Sultan Khan residence of chak No. 316/HR	Do.
433	26-4-63	Mishri Khan W/o Waryam residence of chak No. 316/HR	Do.
434	26-4-63	Lal Khan son of Ghulam Farid residence of No. 316/HR	Do.
435	13-5-63	Rasul Jan son of Ghulam Jan residence of chak No.17/IR	Do.
436	15-5-63	Ghulam Ali son of Amin Ali residence of chak No. 115/6R	Do.
437	15-5-63	Muhammad Remzan son of Haji Hassan residence of chak No. 115/6R	Do.
438	15-5-63	Malik Muhammad Amin son of Malik Allah Yar residence of chak No. 79/IL	Do.
439	26-5-63	Abdul Ghaffar son of Haji Mosan Bakhsh residence of chak No. 79/IL	Do.
440	16-6-63	Ch. Muhammad Tufail son of ch. Ali Muhammad chak Bo. 4/IR	Do.
441	16-5-63	Muhammad Abdullah son of Hayat Muhammad residence of chak No. 169/7R	Do.
442	22-5-63	Beer Muhammad son of Muhammad Hussain residence of chak No. 58/4R ..	12 bore gun
443	23-5-63	Ch. Umer Din son of Mian Iddu Press Reporter Mandi, Fortabbas	N.P.B. Revolver
444	25-5-63	Ch. Allah Ditta son of Fazal Din Lumbardar chak No. 12/IR	Do.
445	21-4-63	Sharaf Din son of Mahram Khan residence of chak No. 203 8/R	12 bore gun.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	Particulars of the weapons Licenced.
446	28-5-63	Mamand Khan son of Sajawal Khan residence of chak No. 113/6R	12 Bore gun.
447	28-5-63	Khurshid Muhammad s/o Muhammad Hayat r/o Chak No 504R	12 Bore gun.
448	4-6-63	Sh Rehmat Ali s/o Shams Din r/o Fairwali ..	N P B Revolve
449	28-5-63	Noor Muhammad S/o Ghulam Muhammad r/o Chak No 38/3R	12 bore gun.
450	28-5-63	Ch. Ghulam Rasul s/o Ali Muhammad r/o Chak No 60/4R	N.P.B.R. Revolver
451	5-6-63	Hafiz Abdul Wali s/o Sufi Abdul Hamid Khan r/o Chak No 270/HR.	Do.
452	31-5-63	Nazir Ah ad s/o Fazal Din r/o Chak No 4276/R	12 bore gun
453	31-5-63	Abdul Ghafoor s/o Haji Muhammad Ibrahim r/o Chak No 69/4R	N P B Revolver
454	31-5-63	Ch Muhammad Azimullah s/o Rahmatullah r/o Harunabad	Do.
455	Do.	Sufi Ghulam Mustafa s/o Nur Muhammad r/o Chak No. 69/4R	Do.
456	31-5-63	Mr. Hamid ur Rehman s/o Abdul Karim r/o Harunabad	12 bore gun
457	31-5-63	Syed Faiz ul Hasan Shah s/o Syed Azim Shah Chairman U.C. Chak No. 68/4R	N.P.B.R. Revover
458	31-5-63	Syed Faiz ul Hasan Shah s/o Syed Azim Shah Chairman U C. Chak No 68/4R	12 bore gun.
459	28-5-63	Ch Muhammad Sharif s/o Ch. Allah Ditta Girdawar Kgo Tehsil. Fortabbas	N,P.B. Revolver
460	31-5-63	Raja Gazanfar Ali s/o Raja Sultan Ahmed r/o Chak No. 49/3R	12 bore gun
461	31-5-63	Ch. Muhammad Sharif s/o Khushi Muhammad Commission Agent Harunabad	N.P.B. Revolver
462	31-5-63	Ghulam Rasul s/o Umar Din r/o Chak No. 109/6R	12 bore gun
463	5-6-63	Shabbir Ahmad s/o Said Muhammad Chak No. 101 101/6R	Do.
464	4-6-63	Ch. Muhammad Sadiq s/o Noor Muhammad Girdawar Kgo Teshil Fortabbas	Do.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee	particulars of the weapons Licenced.
465	4-6-63	Abdul Hamid s/o Ch Himait Ullah Shah r/o Manager Government Sind Form Hrrunabad	N P B Revolver
466	4-6-63	Rehmat Ali s/o Umar Hayat r/o Chak No 105/6R	12 bore gun
467	4-6-63	Barkat Ali s/o Rehmat Ali Chak No 103/6R	Do
468	4-6-63	Ahmad Khan s/o Fateh Muhammad r/o chak No 103 6/R	Do
469	4-6-63	Gulmuwaz Khan s/o Nur Khan chak No 150/2L	Do
470	4-6-63	Falak Sher s/o Muhammad Sher r/o 154/2L	Do
471	4-6-63	Malik Muhammad Khan s/o Nur Khan r/o Chak No 150/21	N P B Revolver
472	4-6-63	Muhammad Sher s/o Falak Sher r/o chak No 154/3L	12 bore bun
473	4-6-63	Muhammad Afzal s/o Sher Khan r/o chak No 154/L	Do
474	7-6-63	Sardar Muhammad s/o Khushi Muhammad chak No Chak No 63/4R	N P B Revolver
475	7-5-63	Ghulam Nabi s/o Hashim Ali r/o chak No 68/4R	Do
476	7-6-63	Muhammad Nawaz s/o Ghulam Muhammad r/o Chak No 79/1L	Do
477	7-6-63	Khan Muhammad s/o Qadir Bux r/o chak No 289/HR	Do
478	7-6-63	Goman Khan s/o Allah Bux chak No 289/HR	Do
479	7-6-63	Waris Khan s/o Hakum Khan r/o chak No 316/HR	Do
480	7-6-63	Salam Khan s/o sulman r/o chak No 316/HR	Do
481	7-6-63	Allah Yar s/o Allah Jawaya r/o chak No 282/HR	Do
482	7-5-64	Fazal Khan s/o Azim Khan r/o chak No 299/HR	Do
483	12-6-63	Mushtaq Ahmad s/o Ch Kamal Din r/o chak No 66/4R	Do
484	12-6-63	Hakim Ali s/o Fateh Din r/o Faqirwali	N P B Revolver
485	13-6-63	Haji Abdul Ghafoor s/o Din Muhammad r/o Chak No 89/5R	12 bore gun
486	10-6-63	Malik Aziz Ullah s/o Malik Zind wida S D O Fortabbas	N P B Revolver
487	22-6-63	Anwar Khan s/o Shahra Khan chak No 79/1L	12 bore gun

APPENDIX IV.

(Ref : Starred Question No. 6125).

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licences.	Particulars of the weapons Licenced.
		TEHSIL MINCHINABAD	
486	2-10-63	Sher Muhammad s/o Usman r/o Muhammad pur Sansaran P. S. Minchinabad	12 Bore gun
487	11-10-63	Muhammad Shafi Khan s/o Suleman Khan r/o Mauza Hazara Sigh P.S. Minchinabad.	Do
		TEHSIL BAHAWALNAGAR.	
488	2-10-63	Mr. Muhammad Irshad Ali s/o Ch. Firoz Din Steno Grapher District Council Bahawal nagar.	Do
489	5-10-63	Nur Muhammad s/o Din Muhammad r/o Toba Allah Yar Tehsil Bahawalnagar	Do
490	4-10-63	Muhammad Abbas s/o Muhammad Siddique r/o of Godown Keeper Bank of B W P Ltd. B.W.N.	Do
491	5-10-63	Fazal Hussain s/o Hasan Muhammad r/o Mohallah Nizampur, P.S. Bahawalnagar	Do
492	7-10-63	Asdullah Khan s/o Akbar Khan r/o Kot Hemraj P. S. Bahawalnagar	Do
493	Do	Mr. Khazar Hayat s/o Muhammad Anwar Shah H. Master Middle School, Bala Arain P.S. B.W.N.	Do
494	Do	Mr. Ghulam Rasul s/o Ch. Haknim Ali H. Middle School, Jhandwala P.S. Dunga Bunga.	Do
495	1-10-63	Muhammad Yousaf s/o Muhammad Ibrahim r/o Mauza Nanik Chand P.S. Bahawalnagar.	Do
496	1-10-63	Atta Muhammad son of Mian Musa Khan r/o Mauza Nanik chand P S Bahawalnagar.	Rifle 405 Bore) (NPB)
497	7-10-63	Muhammad Amin s/o Yous of Ali r/o Saidsar Akanwali P.S. Dunga Bunga	12 Bore gun
498	5-10-63	Mian -Muhammad Din son of Nur Haasan r/o Akanwali P.S. Dunga Bunga.	Do
499	12-10-63	M. Qamarus Salam s/o Qamar Din Khan r/o Fazalabad P S Sadiqpur	N P B Rifle
500	14-10-63	413 H. Constable M. Faiz Muhammad son of Wali Muhammad P. S, Office, Bahawalnagar.	12 Bore gun
501	15-10-63	Muhammad Ali son of Bakhsya Khan r/o Malikpura P.S. Bahawalnagar.	12 Bore gun

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 6125)

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which licence was issued.	Name and address of the Licencee.	Particulars of the weapons Licenced.
504	14-10-63	Khushi Muhammad son of Sikandar r/o Kot Sher Muhammad P. S. Bahawalnagar	12 Bore gun
505	11-10-63	Sh. Dildar Ahmad son of Muhammad Rafiq Karyana Merchant Bahawalnagar	Do
506	16-10-63	Nur Muahammad son of Bilal alias Bala r/o Mauza Jahanianwala P.S. D. Bunga	Do
507	Do	Sh. Abdul Rehman son of Khadam Hussain Commission Agent Star Trading, Gallah Mandi BWN	12 Bore gun
508	29-10-63	Atta Muhammad son of Ghulam Muhammad r/o Lakhmir Dhudhi P. S. Bahawalnagar	Do
509	2-11-63	Syed Kabber Hussain Shah N.T. Fortabbas r/o Bahawalnagar	Do
510	4-11-63	Haji Muhammad Rafiq son of Elahi Bakhsh r/o Wazirpura P.S. Bahawalnagar	Do
511	Do	Mr. Muhammad Jahangir s/o Muhammad Anwar Khan School Teacher A.V. Middle School BWN.	Do
512	13-11-63	Mr. Makhdum Ali s/o Mian Nur Ahmad Range Forest Officer, Bahawalnagar	32 Bore Pistol
513	14-11-63	Syed Akhtar s/o Syed Ibrahim r/o BWN, Namat Cotton Factory,	12 Bore gun
514	18-11-63	Mr. Manzaur Ahmad s/o Ch. Sadar Din Asstt. Station Master Takhat Mehal r/o S. Basti BWN	Do
515	16-11-63	Saeed Ahmad s/o Qasim Ali r/o Mauza Chughata Arain P.S. Bahawalnagar	Do
516	20-11-63	Ch. Nazir Ahmad s/o Ch Muhammad Siddque Inspector of Works, BWR, Bahawal Nagar	Do
517	18-11-63	Mr. Nathu Khan s/o Basit Ali Sep. Anti Corruption P S Dunga Bunga	Do
518	19-11-63	Sh. Ghulam Ahmad s;o Sh. Pirzoz Din r/o Eidgah Road Bahawalnagar	32 Bore Revolver
519	23-11-63	Mr. Ghulam Nabi s/o Ch. Shahab Din N W B N Tehsil Bahawalnagar	12 Bore gun
		TEHSIL CHISHTIAN.	
520	3-10-63	Mian Jamal Muhammad Khan s/o Ghulam Jahanian Khan r/o Shahar Farid P.S. Same.	12 Bore gun.
521	1-10-65	Ch. Abdul Rehman Khan s/o Barkat Ali Khan r/o Barkat Ali Khan r/o Chishtian	Do.

APPENDIX IV.

(Ref : Starred Question No. 6125).

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which, licence was issued.	Name and address of the Licencee.	Particulars of the weapons Licen ced.
522	5-10-63	Ch. Ali Muhammad s/o Muhammad Baksh Commission Agent Gallah Mandi Chishtian.	12 Bore gun
523	19-10-63	Muhammad Yasin Khan s/o Hafiz Abdullah Khan r/o Chak Chupa P.S· Chishtian.	Do.
524	11-11-63	Muhammad Din s/o Ahmad Din r/o Chak No. 25; G P.S. Chishtian.	Do
525	9-11-63	Mr. Abbus Sattar s/o Ata Muhammad r/o Chak No. 36/Fateh P.S. Chishtain	Do.
526	18-11-63	Malik Nur Muhammad son of Jalal Din r/o Mauza Qbabul Fattani P.S. Chishtian.	Do.
527	15-11-63	Bashir Ahmad s/o Chanin Din r/o Mandi Chishtian.	Do.
528	23-11-63	Muhammad Rafique s/o Ghulam Muhammad r/o Chak No. 38/F.P.S. Chishtian.	Do.
529	3-12 64	Haji Ahmad Din son of Mahmood Khan r/o Chak No. 170/Murad P S. D. Wala	Do.
		TEHSIL FORTABBAS	
530	2-10-63	Ch. Muhammad Husain son of Ch. Ghulam Muhammad Commission Agent Ghalla Mandi HND	N.P.B. Revolver.
531	1-10-63	Ch. Muhammad Ashraf son of Ch. Abdul Gahani r/o 192/7R P S HND.	12 Bore gun.
532	1-10-63	Khushi Muhammad son of Ali Muhammad r/o HND.	Do.
533	7-10-63	Abudl Majid s/o Aziz Din r/o Chak No 262/HR, P.S. Fortabbas.	Do.
534	16-10-63	Khuda Bakhsh son of Sikandar Khan r/o Chak No. 124/6R P S Haroonabad.	Do.
535	21-10-63	Muhammad Abuzar son of Raja Sub Aswar Khan r/o Chak No. 57;4R P.S. Haroonabad.	Do.
536	21-10-63	Ghulam Hayat sno Karam Dad r/o Chak No. 158/7R P.S. Haroonabad.	Do.
537	4-11-63	Mr. Asmat Ullah Kureshi Manager National Bank of Pak Haroonabad.	N.B. Revolver.
538	14-10-63	Muhammad Bashir s/o Khushi Muhammad r/o Chak No. 70/4R P.S. Haroon abad.	12 Bore gun.
539	17-10-63	Ghulam Nabi son of Haji r/o Chak No 132/6 R P.S. Haroonabad	Do.

APPENDIX IV.

(Ref : Starred Question No. 6125).

Statement showing the No. of Arms Licenses issued during the year 1963 of Bahawalnagar District.

Serial No.	Date on which licence was issued.	Name and address of the Licencee.	Particulars of the weapons Licenced.
540	26-10-63	Rashid Ahmad son of Tufail Muhammad r/o Chak No. 132/6R P.S. Haroonabad.	12 Bore Gun
541	11-11-63	Lal Khan s/o Ghulam Mohyuddin r/o Chak No. 57/4R P.S Haroonabad.	Do.
542	1-12-64	Bashir Ahmad s/o Ch. Ali Muhammad Headmaster A.V. Middle School, Chak No. 196/HB. P.S. F.A.S.	Do.
543	5-12-63	Ahmad Ali s/o Ch. Sirajud Din r/o Chak No. 295/HL, P.S. Maroot.	Do.

PRINTED AT THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS, KARACHI.

L (iv) 162—18—(600)—3-65—IV.

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Monday, the 16th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9.02 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ
يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا
بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ اِنْ
نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ
بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(پ ۱۲ - س ۱۱ — ع ۵ — آیات ۵۲ تا ۵۶ -)

(ھود نے کہا) اے میری قوم کے لوگو اپنے پروردگار سے مغفرت چاھو اور اس جناب میں توبہ کرو- وہ تم پر برستے ھوئے بادل بھیجتا ھے اور تمہاری قوتوں پر نئی قوتیں بڑھاتا ھے- اور (دیکھو) جرم کرتے ھوئے اس سے منہ نہ موڑو- ان لوگوں نے کہا اے ھود تو ھمارے پاس کوئی دلیل لے کر تو آیا نہیں اور ھم صرف تیرے کہنے سے نہ اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ھیں اور نہ تجھ پر ایمان لانے والے ھیں- ھم جو کچھ کہہ سکتے ھیں وہ تو یہ ھے کہ ھمارے معبودوں میں سے کسی معبود کی تجھ پر مار پڑگئی ھے- ھود نے کہا میں اللہ کو گواہ ٹھراتا ھوں اور تم بھی گواہ رھو کہ جن کو تم (خدا کا) شریک بناتے ھو میں ان سے بیزار ھوں- تم سب ملکر میرے خلاف جو تدبیریں کرسکتے ھو ضرور کرو اور مجھے مہلت نہ دو- میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ھوں جو میرا بھی پروردگار ھے اور تمہارا بھی- زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں کہ جس کی چوٹی اس کے ھاتھ میں نہ ھو- بیشک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ھے-

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Mir Haji Muhammad Bux Talpur.

DELAY IN DISPOSAL OF ANTI-CORRUPTION CASES

***4371. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) the number of Anti-Corruption cases registered with each of the Police Stations of Umerkot and Mirpurkhas, District Tharparkar from 1958 to 1963 and the period during which the said cases were investigated;

(b) whether it is a fact that generally inordinate delay takes place in the investigation of Anti-Corruption cases in Tharparkar District;

(c) if answer to (b) in the affirmation, whether it is a fact that the said delay occur because the Investigation Officers are not provided with motor vehicle;

(d) if answer to (c) be in the negative; reasons for the said delay?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (a) (i) Number of Anti-Corruption cases registered from 1958 to 1963—

Police Station Mirpurkhas	..	64
Police Station Umerkot	..	18

(*ii*) Period taken for the investigation of the case—

	Mirpurkhas	*Umerkot*
Within 1 month	4	2
Within 1 to 2 months	3	2
Within 2 to 3 months	2	2
Within 3 to 4 months	4	2
Within 4 to 5 months	3	..
Within 5 to 6 months	25	1
Within 6 to 7 months	3	..
Within 7 to 8 months	2	1

	Mirpurkhas	*Umerkot*
Within 8 to 9 months		1
Within 9 to 10 months		2
Within 10 to 11 months		1
Within 1 year	7	1
Within 1 year to 2 years	5	2
Within 2 years to 3 years	3	..
Over 3 years	1	..
Case pending from January, 1963	1	..
Case pending from August, 1963	..	1
Case pending from September 1963 ..	1	..
Total ..	64	18

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

(*d*) Does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: There are some cases which have taken over three years to investigate. Is there any justification for those cases?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir the details were not asked for but what. I have gathered really is that in these cases, which were hardly one or two, the reasons are that the sanctioning authorities have taken inordinate time to sanction the prosecution.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Do you know Sir that in some cases the High Court has quashed proceedings on the ground of inordinate delay? Are you prepared to issue instructions that if a case is not sent up within a fixed period of time it should be dropped?

Minister of Law: Sir I am not aware of any such remark having been made by the High Court in any case and the member can enlighten me. So far as the instructions are concerned, the Government has issued instructions to the authorities to expedite the investigation of cases and it must be completed with utmost despatch. But under the law, the member will agree that the Government has no power to fix a time-limit, within which a case must be completed or investigation must be completed because the Criminal Procedure Code does not lay down any time-limit. So far as the administrative instructions are concerned, they have been issued.

AMOUNT SANCTIONED FOR DEVELOPMENT SHEMES OF SMALL DAMS ORGANIZATION IN AREAS OF THARPARKAR AND KOHISTAN.

*4373. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Rs. 12,30,900 and Rs. 42,54,000 have been allocated in 1963-64 budget for the development schemes of "Small Dams Organization" and "Investigation and Survey" respectively;

(b) whether any amount out of the amount mentioned in (a) above has been earmarked for the said development schemes in the areas of Tharparkar and Kohistan in former Sind; if so, the amount so allocated along with the details of the schemes; if not, the reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): (a) In the Development Budget 1963-64, there is a provision of Rs. 22,30,000/- for the construction of small dams in Northern Area and Rs. 6,00,000/- for investigations and surveys.

(b) The small Dams Organisation has not so for extended its activities to the areas of Tharparkar and Kohistan. However, the Irrigation and Power Department of West Pakistan, will implement five irrigation schemes in the area of Tharparkar District during 1963-64, for which there is an over-all provision of Rs. 9.50 lacs in the development budget.

NUMBER OF P.C.S. DEPUTY COMMISSIONERS IN THE DISTRICTS OF KHAIRPUR AND HYDERABAD DIVISIONS.

*4966. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:--

(a) the number and names of Districts in each Division of West Pakistan in which the Deputy Commissioners were Officers of the C.S.P., in October, 1955;

(b) the number and names of Districts in each Division of West Pakistan in which the Deputy Commissioners were Officers of the P.C.S. in October, 1955;

(c) the names and number of the Districts in each Division of West Pakistan which are at present under the control of C.S.P. and P.C.S. Officers separately along with the names of such Officers;

(d) whether it is a fact that as compared to the Districts of other Divisions of West Pakistan, the number of P.C.S. Deputy Commis-

sioners in the Districts of Khairpur and Hyderabad Divisions is less; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (a) C.S.P. Deputy Commissioners in October, 1955—

Peshawar Division—

(1) Mohmand Agency.

(2) Malakand Agency.

Dera Ismail Khan Division—

(3) Mianwali District. (Then included in D. I. Khan Division).

(4) Kohat District. (Then included in D. I. Khan Division).

Rawalpindi Division—

(5) Sargodha District. (Then included in Rawalpindi Division).

(6) Gujrat District.

Lahore Division—

(7) Lahore District.

(8) Sialkot District.

Multan Division—

(9) Multan District.

(10) Lyallpur District. (Then included in Multan Divisions).

Bahawalpur Division—

(11) Muzaffargarh District. (Then included in Bahawalpur Division).

Khairpur Division—

(12) Sukkur District.

(13) Jacobabad District.

(14) Nawabshah District.

Hyderabad Division—

(15) Thatta District.

(16) Tharparkar District.

Quetta Division—

(17) Sibi District.

(18) Loralai District.

(19) Zhob District.

(20) Quetta Pishin District. (Held by an old I.P.S. Officer on contract basis).

Kalat Division—

Nil.

(*Note.*—Sargodha and Karachi Divisions were formed in 1960 and 1961, respectively).

(b) P.C.S. Deputy Commissioners in October, 1955.—

Peshawar Division—

(1) Peshawar District.

(2) Mardan District.

(3) Hazara District.

(4) Campbellpur District. (Then included in Peshawar District).

(5) Khyber Agency.

(6) Kurram Agency.

Dera Ismail Khan Division—

(7) Bannu District.

(8) D. I. Khan District.

(9) North Waziristan Agency.

(10) South Waziristan Agency.

Rawalpindi Division—

(11) Rawalpindi District.

(12) Jhelum District.

Lahore Division—

(13) Gujranwala District.

(14) Sheikhupura District.

Multan Division—

(15) Montgomery District.

(16) Jhang District. (Then included in Multan Division).

Bahawalpur Division—

(17) Bahawalpur District.

(18) D. G. Khan District. (Then included in Bahawalpur Division).

(19) Rahim Yar Khan District.

(20)) Bahawalnagar District.

Khairpur Division—

(21) Khairpur District.

(22) Larkana District.

Hyderabad Division—

(23) Hyderabad District.

(24) Sanghar District.

(25) Dadu District.

Quetta Division—

Nil.

Kalat Division—

(26) Kalat District.

(27) Mekran District.

(28) Kharan District.

(29) Chagai District. (Then included in Kalat Division).

(30) Lasbela District. (Then included in Kalat Division).

(*Note.*—Sargodha Division was formed in December, 1960. Karachi was merged with West Pakistan as a Division in July, 1961).

(c) (1) C.S.P. Deputy Commissioners in November, 1963—

Peshawar Division—

(1) Peshawar District	..	Mr. I. H. Zaidi, C.S.P.
(2) Mardan District	..	Mr. Saleem Abbas Jilani, C.S.P.
(3) Hazara District	..	Mr. M. Masud Zaman, C.S.P
(4) Kohat District	..	Mr. S. S. Khan, C.S.P.
(5) Mohmand Agency	..	Mr. Anwar Idris, C.S.P.
(6) Kurram Agency	..	Sh. Muhammad Hussain, C.S.P.

D. I. Khan Division—

(7) North Waziristan Agency		Mr. Nasrum-Minallah, C.S.P.

Rawalpindi Division—

(8) Rawalpindi District	..	Mr. Rafiq Inayat Mirza, C.S.P.
(9) Jhelum District	..	Mr. Saeed Ahmed Qureshi, C.S.P.
(10) Campbellpur District	..	Mr. S. K. Mahmood, C.S.P.

Lahore Division—

(11) Gujaranwala District	..	Mr. M. I. K. Khalil, C.S.P.
(12) Sheikhupura District	..	Mr. Muhammad Mohsin, C.S.P

Sargodha Division

(13) Sargodha District	..	Mr. M. Yusuf, C.S.P.

(14) Lyallpur District .. Mr. Hasan Zaheer, C.S.P.

Multan Division—

(15) Multan District .. Mr. Izharul Haque, C.S.P.

Bahawalpur Division—

(16) Bahawapur District .. Mr. Darbar Ali Shah, C.S.P.

Hyderabad Division—

(17) Hyderabad District .. Mr. S. M. Wasim, C.S.P.

(18) Thatta District .. Mr. S. S. Karim, C.S.P.

(19) Dadu District .. Mr. S. A. W. Moini, C.S.P.

(20) Tharparkar District .. Mr. S. A. Raza, C.S.P.

(21) Sanghar District .. Mr. S. M. A. Taqvi, C.S.P.

Khairpur Division

(22) Kharipur District .. Mr. S. M. Zaidi, C.S.P.

(23) Jacobabad District .., Mr. Irshad Ahmed, C.S.P.

(24) Sukkur District .. Mr. Safdar Hussain, C.S.P.

(25) Nawabshah District .. Mr. Saeed Ahmad, C.S.P.

Quetta Division—

(26) Quetta-Pishin District .. Mr. Amjad Ahad Sheikh, C.S.P.

(27) Loralai District .. Dr. Arshad Malik, C.S.P.

Kalat Division—

(28) Kharan District .. Mr. S.Amir Yusuf Ali Khan, C.S.P

Karachi Division—

(29) Karachi District .. Mr. S. Munir Hussain, C.S.P.

(2) P. C. S. Deputy Commissioners in November, 1963

Peshawar Division

(1) Malakand Agency .. Mr. Zafar Ali Khan, P,C.S.

(2) Khyber Agency .. Mr. Sarfraz Khan, Gar, P.C.S.

D. I. Khan Division—

(3) D. I. Khan District .. Mr. Sibghatullah Khan, P.C.S.

(4) Bannu District .. Mr. Arbab Muhammad Farid Khan, P.C.S.

(5) South Waziristan Agency Mr. Fakhruz Zaman, P.C.S.

Rawalpindi Division

(6) Gujrat District .. Sardar Karim Nawaz Khan, P.C.S.

Lahore Division—

(7) Sialkot District .. Mr. S. Hasnat Ahmed, P.C.S.

(8) Lahore District .. Mr. S. Farid Ullah Shah, P.C.S.

Sargodha Division (Formed in 1960)—

(9) Jhang District .. Mr. S. Muhammad Amir Ali, P.C.S.

(10) Mianwali District .. Mr. Qazi Ahmed Shafi, P.C.S.

Multan Division—

(11) Montgomery District .. Malik Karam Dad, P.C.S.

(12) D. G. Khan District .. Ch. Muhammad Bashir, P.C.S.

(13) Muzaffargarh District .. Malik Ahmed Khan, P.C.S.

Bahawalpur Division—

(14) Bahawalnagar District .. Sh. Noor Muhammad, P.C.S.

(15) Rahimyar Khan District S. Ghulam Farid, P.C.S.

Khairpur Division

(16) Larkana District .. Mr. Abdul Majid Khan, P.C.S.

Hyderabad Division—

Nil.

Quetta Division—

(17) Zhob .. Mr. Sahibzada Muhammad Ayub Khan, P.C.S.

(18) Chagai .. Sardar Inayat Ullah Khan Jogozai, P.C.S.

(19) Sibi .. Raja Ahmed Khan, P.C.S.

Kalat Division—

(20) Kalat District .. Captain Ashraf Hussain, P.C.S.

(21) Mekran District .. Malik Muhammad Waris, P.C.S.

Karachi Division—

(22) Lasbela District .. Mr. M. Ismail Memon, P.C.S.

(*d*) Yes. Under the C.S.P. (Composition and Cadre) Rules, P.C.S Officers are entitled to only 25% of the C.S.P. Senior time-scale posts, which include the posts of Deputy Commissioners. Postings of Deputy Commissioners are made keeping in view the suitability of Officers and exigencies of administration.

DISTRICT AND SESSIONS JUDGES, ADDITIONAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGES, FIRST CLASS CIVIL JUDGES AND OTHER CIVIL JUDGES IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS.

***5194. Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) the number of posts of District and Sessions Judges, Additional District and Sessions Judges, First Class Civil Judges and other Civil Judges in each district of Hyderabad and Khairpur Divisions and the places of their headquarters;

(b) the number of those amongst them who have got Government residential houses alongwith the year in which these Houses were constructed and the total amount spent on the construction of these houses after integration;

(c) the number amongst them who have got rented and evacuee houses alongwith the annual rent paid by Government for these houses?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (a)—

Name of District	Designation	No. of posts	Place of Headquarters
	HYDERABAD DIVISION		
Hyderabad ..	District and Sessions Judge ..	1	Hyderabad.
	Additional District and Sessions Judge ..	2	Do.
	1st Class Civil Judge ..	1	Do.
	Civil Judges and F. C. Ms. ..	4	Do.
	Civil Judge and F. C. M. ..	1	Thatta.
	—Do.—	1	Sujawal.
	HYDERABAD DIVISION— CONCLD.		
Hyderabad—	Civil Judge and F. C. M. ..	1	T ando Muhammad Khan.
	Ditto ..	1	Matli.
	Ditto ..	1	Ba din.
	Ditto ..	1	T ando Allahyar.
	Ditto ..	1	Tando Bago.
Thar parkar ..	District and Sessions Judge ..	1	Mirpurkhas.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Sanghar.
	1st Class Civil Judge ..	1	Mirpurkhas.
	Civil Judge and A. R. M. ..	1	Mirpurkhas.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Samaro.
	Ditto ..	1	Umerkot.
	Ditto ..	1	Khipro.
	Ditto ..	1	Sanghar.
	Ditto ..	1	Shahdadpur.
Dadu ..	District and Sessions Judge ..	1	Dadu.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Dadu.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Dadu.
	Ditto ..	1	Mehar.
	Ditto ..	1	Sehwan.
	Ditto ..	1	Kotri.

Name of District	Designation	No. of posts	Place of Headquarter
	KHAIRPUR DIVISION		
Khairpur ..	District and Sessions Judge ..	1	Khairpur.
	1st Class Civil Judge ..	1	Do.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Do.
	Ditto ..	1	Gambat.
	Ditto ..	1	Mirwah.
Sukkur ..	District and Sessions Judge ..	1	Sukkur.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Sukkur.
	District and Sessions Judge ..	1	Sukkur.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Sukkur.
	KHAIRPUR DIVISION—CONCLD.		
Sukkur—*concld.*	1st Class Civil Judge ..	1	Sukkur.
	Joint Civil Judge and First Class Magistrate	1	Sukkur.
	Extra Joint Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Shikarpur.
	Joint Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Do.
	City Magistrate ..	1	Do.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Garhi Yasin.
	Ditto ..	1	Rohri.
	Ditto ..	1	Ghotki.
	Ditto ..	1	Mirpur Mathelo.
Jacobabad ..	District and Sessions Judge ..	1	Jacobabad.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Do.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Do.
	Joint Civil Judge and First Class Magistrate	1	Do.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Kandhkot.
	Ditto ..	1	Garhi Khairo.
Nawabshah ..	District and Sessions Judge ..	1	Nawabshah.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Do.
	1st Class Civil Judge ..	1	Do.
	Joint Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Naushahro Feroze
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Do.

Name of District	Designation	No. of posts	Place of Headquarters
Larkana ..	District and Sessions Judge ..	1	Larkana.
	Additional District and Sessions Judge ..	1	Do.
	1st Class Civil Judge ..	1	Do.
	Extra Joint Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Do.
	Civil Judge and First Class Magistrate ..	1	Shahdadkot.
	Ditto ..	1	Ratodero.
	Ditto ..	1	Warah.
	Ditto ..	1	Kambar.

(b) The number of officers who are occupying Government residences is as follows:—

HYDERABAD DIVISION

HYDERABAD

1. District Judge, Hyderabad.
2. First Additional District Judge, Hyderabad.
3. Second Additional District Judge, Hyderabad.

THARPARKAR

1. District Judge, Tharparkar at Mirpurkhas.
2. First Class Civil Judge, Mirpurkhas.
3. Joint Civil Judge, Mirpurkhas.
4. Additional District Judge, Tharparkar at Sanghar.

DADU

Nil.

KHAIRPUR DIVISION

NAWABSHAH

1. District Judge, Khairpur.
2. First Class Civil Judge, Khairpur.
3. Civil Judge 2nd Class, Khairpur.

4. Civil Judge 2nd Class, Gambat.

5. Civil Judge 2nd Class, Mirwah.

LARKANA

1. District Judge, Larkana.

JACOBABAD

1. District Judge, Jacobabad ... Old circuit house was allotted temporarily in 1963.

2. Civil Judge, Kandhkot.

SUKKUR

1. District Judge, Sukkur.

2. Additional District Judge, Sukkur.

3. First Class Civil Judge, Sukkur.

4. Joint Civil Judge, Sukkur.

5. Civil Judge, Rohri.

6. Civil Judge, Ghotki.

As regards the year of the construction of the residential houses occupied by the judicial officers, the requisite information is not available either with this Department or the High Court, Karachi Bench. This will have to be collected from the Public Works Department and it will take some time. However, all the above-mentioned residential houses were constructed prior to integration and as such no amount has been spent on their construction after integration.

(c) 40 Officers are residing in private rented and evacuee houses but in none of the cases any rent is paid by Government.

AGE OF RETIREMENT OF GOVERNMENT EMPLOYEES

*5338. **Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) whether the Provincial Government is aware of the fact that the Central Government have decided to fix 55 years as retiring age for Government employees;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the Provincial Government intend to follow the decision of the Central Government ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف) جی نہیں۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

FRAMING OF SERVICE RECRUITMENT RULES

***5355. Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Chief Secretary to Government, West Pakistan issued a circular letter in April, 1962, in which it was stated that the work framing Service/Recruitment Rules of all the services and posts was likely to be completed within a few months;

(b) whether any interim orders for making recruitment and promotions to various services and posts till the framing of Service/Recruitment Rules were issued;

(c) whether it is a fact that according to the circular referred to in (a) above, promotions to various Services and Posts in a Region were to be made from amongst the officials of the said region during the interim period;

(d) whether it is a fact that in many cases officials belonging to one Region have been transferred and promoted to a post falling vacant in other Region;

(e) if answers to (c) and (d) above be in the affirmative, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف) محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اپریل ۱۹۶۳ء میں ایک گشتی مراسلہ جاری کیا تھا کہ مختلف سروسوں اور آسامیوں کے سروس/بھرتی کے قواعد کی تشکیل چند ماہ کے اندر اندر مکمل ہوجانے کی توقع ہے۔

(ب) اس گشتی مراسلہ میں سروس/بھرتی کے قواعد کی تشکیل تک مختلف سروسوں اور آسامیوں کے لئے بھرتی اور ترقی کا طریقہ بھی درج کیا گیا ہے۔

(ج) اس گشتی مراسلے کے مطابق درجہ اول کی سروسوں اور درجہ اول کی ملازمتوں کی آسامیوں جو بذریعہ ترقی پر ہونی ہوں ہر سب کیڈر

کی تعداد کے مطابق متناظر درجہ دوم علاقائی سب کیڈروں میں سے پر کی جائیں گی۔ درجہ دوم سروسوں اور ملازمتوں کے علاقائی سب کیڈروں کی آسامیاں جو ترقی کے ذریعے پر ہوتی ہوں اس ریجن کے جہاں آسامیاں واقع ہوں متناظر درجہ سوم اہلکاروں میں سے پر کی جائیں گی۔

(د) بیشتر محکموں کی طرف سے ان ہدایات کی تکمیل کی جا رہی تھی۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے جنوبی اور مغربی ریجن میں عارضی انجنیئروں میں سے ۸ ایگزیکٹیو انجینئروں کا عارضی طور پر تقرر کیا۔ محکمہ آبپاشی و قوت نے کوئٹہ اور قلات ریجنوں میں تین سب ڈویژنل افسروں (غیر جریدی) کا تقرر کیا۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے حیدرآباد میں رینجرز کے صدر مقام میں ایک صوبیدار گریڈ دوم تقرر کیا۔ بورڈ آف ریونیو سرگودھا ڈویژن کے دو اہلکاران مال کو ضلع لس بیلا میں آبادکاری کے کام کے لئے متعین کیا۔ آبکاری و محصولات نے کراچی میں جائداد ٹیکس کی تشخیص اور باز تشخیص کے کاموں کے لئے عارضی طور پر متعدد افسروں کا تقرر کیا۔ محکمہ خوراک نے کوئٹہ اور قلات ریجنوں میں تین افسروں کا تقرر کیا۔

(ہ) وجوہات حسب ذیل ہیں :-

محکمہ مواصلات و تعمیرات : جب آسامیاں پر کی گئیں تو مغربی اور جنوبی ریجنوں میں ایگزیکٹو انجینئر کی حیثیت سے تقرر کے لئے موزوں تجربے اور قابلیت کا کوئی افسر دستیاب نہیں تھا۔

ہوم ڈیپارٹمنٹ : افسر کا تبادلہ بدین وجہ کیا گیا کہ اس کیڈر میں جہاں آسامی واقع ہوئی تھی کوئی شخص تقرر کے لئے موزوں خیال نہیں کیا گیا۔ آسامی ایک سال سے زیادہ مدت تک خالی رہی اور اس دوران میں کئی اہلکاروں کو آزمایا گیا۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی کامیاب ثابت نہ ہوا۔

محکمہ آبپاشی و قوت : کوئٹہ اور قلات ریجنوں میں سب ڈویژنل افسروں (غیر جریدی) کی تین آسامیاں سکھر ریجن سے پر کی گئیں کیونکہ کوئی مستند آدمی دستیاب نہیں تھا۔

محکمہ آبکاری و محصولات : تبادلے ایک عارضی اساس پر اور ہراہرلی ٹیکس کی تشخیص اور باز تشخیص کے ایک معین کام کے لئے کئے گئے ہیں اور یہ اہلکاران اس کام کے مکمل ہونے پر اپنے ریجن میں واپس آجائیں گے۔

بورڈ آف ریونیو : ان اہلکاروں کا تقرر بدیں وجہ کیا گیا کہ کراچی ضلع لس بیلہ میں آبادکاری کے کاموں میں تربیت یافتہ کوئی اہلکار دستیاب نہیں تھا۔ یہ تقررات بالکل عارضی ہیں۔

محکمہ خوراک : تین اہلکاران کا تقرر کوئٹہ اور قلات ریجن میں بدیں وجہ کیا گیا کہ ان آسامیوں کے نیچے کوئی ماتحت انتظامی کیڈر نہیں تھا اور ترقی کے لئے کوئی افراد دستیاب نہیں تھے۔

ESTABLISHMENT OF A CIRCUIT BENCH OF THE HIGH COURT AT KHAIRPUR.

*5478. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a High Court and a Judicial Committee existed in the former State of Khairpur before integration;

(b) whether it is also a fact that there was a High Court in the former State of Bahawalpur;

(c) whether it is a fact that a High Court Circuit Bench has been established at Bahawalpur;

(d) whether it is a fact that no such Bench of the West Pakistan High Court has been set up at Khairpur;

(e) whether it is a fact that at the time of integration an assurance was given to all the integration units that necessary facilities in this respect would be provided to all the regions;

(f) whether it is a fact that Mr. Ghulam Qadir Panhwarm, M.N.A. and other residents of Khairpur have made a representation to the higher authorities in this behalf;

(g) if answers to (a) to (f) above be in the affirmative whether Government intend to establish a Circuit Bench of the High Court at Khairpur?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ (الف) جی ہاں۔ سابق ریاست خیرپور میں ایک عدالت عالیہ صرف سابق ریاست خیرپور کے لئے ہی تھی۔ لیکن اس کا معیار لاہور کی عدالت عالیہ یا سندھ چیف کورٹ یا سابق صوبہ سرحد اور بلوچستان کی جوڈیشنل کمشنر کی عدالت کے برابر نہیں تھا۔ انضمام کے وقت مغربی پاکستان اسٹیبلشمنٹ ایکٹ ۱۹۵۵ء کے تحت اس کو عدالت عالیہ کا درجہ نہیں دیا گیا تھا اور اس کے چیف جج کو انضمام کے بعد مغربی پاکستان میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مقرر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں۔ سابق ریاست بہاولپور کے لئے اور اس عدالت کا معیار لاہور کی عدالت عالیہ یا سندھ چیف کورٹ یا سابق صوبہ سرحد اور بلوچستان کی جوڈیشیل کمشنر کی عدالت کے برابر نہیں تھا۔ انضمام کے وقت مغربی پاکستان اسٹیبلشمنٹ ایکٹ ۱۹۵۵ء کے تحت اس کو عدالت عالیہ کا درجہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس کے چیف جج کو انضمام کے بعد مغربی پاکستان میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مقرر کیا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) جی نہیں۔

(و) جی ہاں

(ز) چیف جسٹس اور عدالت عالیہ کے ججوں کا خیال ہے کہ خیرپور میں عدالت عالیہ کے گشتی بنچ کی کوئی ضرورت نہیں ہے نہ ہی خیرپور ڈویژن میں کام کی مقدار ایسے گشتی بنچ کے قیام کا جواز پیش کرتی ہے۔

INQUIRIES HELD BY ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT AGAINST GAZETTED OFFICERS IN HYDERABAD AND THARPARKAR DISTRICT.

***5526. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the num-

ber of Gazetted officers in Hyderabad and Tharparkar Districts against whom Anti-Corruption Department is at present holding enquiries along with (i) their names; (ii) charges levelled against them; (iii) the date on which enquiry was held against each of them and (iv) in case there is any delay in completing the enquiries; reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): The Anti-Corruption Establishment, West Pakistan, is at present holding enquiries against 15 Gazetted officers pertaining to their tenure in the Hyderabad District and against 8 in respect of Tharparkar District:—

(i) It is not in the public interest to disclose their names.

(ii) The charges levelled against them are of embezzlement of Government stores, sanction of illegal mutations of land, acquisition of property disproportionate to known sources of income, charging of false Travelling Allowance and acts of corruption, misconduct and immorality, etc.

(iii) Of these enquiries, one was started in 1959, two in 1960, two in 1961, five in 1962 and thirteen in 1963.

(iv) All enquiries relating to the years 1959, 1960, and 1961, all but one in respect of the year 1962, and two pertaining to the year 1963 have since been completed and are ready for being placed before the Anti-Corruption Council or the Divisional Anti-Corruption Committees concerned. The remaining 12 cases (one of 1962 and eleven of 1963) are still under enquiry.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Are these inquiries secret?

پارلیمنٹری سیکرٹری— جناب والا ۔ نام بتانا مناسب نہیں ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: If they are not secret then what is the harm in disclosing the names. On the contrary, I think, it would be in the public interest if their names are disclosed.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): At the present moment I cannot give a reply to the question whether it will be in the public interest to disclose the names. The Member has put a very pertinent question whether these inquiries are open, secret or confidential. If the inquiries are open then there is no harm in disclosing their names but if the inquiries are secret then it would not be in the public interest to disclose their names. I will answer this question on the next turn after inquiring whether these inquiries are confidential, secret or open.

DECISION TO GIVE DUE REPRESENTATIIN TO EACH DIVISION IN ALL GOVERNMENT SERVICES

*5944. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government had decided to give representation to each Division of the Province in all Government Services of the Province if so, the date on which the said decision was taken;

(b) whether Government will lay a copy of the instructions embodying the said decision on the table of the Assembly?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)— (الف) جی نہیں۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

P. C. S. OFFICERS IN THE BOARD OF REVENUE, WEST PAKISTAN

***6087. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the number of directly recruited P.C.S. Officers in the Board of Revenue, West Pakistan, from each integrating unit;

(b) the number of promoted P.C.S. Officers in the said Board from each integrating unit;

(c) whether it is a fact that no directly recruited P.C.S. Officer from Bahawalpur Division is posted in the above said Board, if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (a) Three. All of them are from the former Punjab. (b) There are 11 promoted P.C.S. Officers in all. One of them is from the former Sind and 10 from the former Punjab. (c) Yes. Appointments in the office of the Board of Revenue are made in consultation with the Board from amongst officers of requisite experience and background. The appointments are not made necessarily on the basis of regional representation, but on the basis of suitability.

مسٹر سلطان محمد اعوان— جناب سپیکر۔ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ وحدت میں شامل ہونے پر ہر یونٹ سے تین افسر لئے گئے ہیں۔ مگر یہ سب سابق صوبہ پنجاب سے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ فرماتے ہیں کہ نمائندگی کے حساب سے نہیں لئے جاتے۔ بلکہ موزون قابلیت کی بنا پر لئے جاتے ہیں۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی۔ بلوچستان۔ فرنٹیئر اور بہاولپور میں کوئی بھی قابل افسر نہ تھا جو ان میں سے کسی آسامی پر تعینات کیا جاتا؟

وزیر قانون— جناب والا۔ سمجھنا تو ایسے ہی چاہیئے۔ (قہقہہ)

NAMES OF THE SCHEMES IMPLEMENTED IN BAHAWALPUR DIVISION DURING FISCAL YEAR 1962-63

***6128. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(a) the names of the schemes implemented in Bahawalpur Division during year 1962-63 alongwith (i) the total cost of each scheme, (ii) the date of commencement and completion of each scheme, (iii) the monthly expenditure incurred on each scheme from the date of its commencement to 31st December, 1963, (iv) the dates on which the tenders were invited and accepted for each scheme and (v) the location of the said schemes?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): The information has to be collected from a number of Departments/Agencies which have been addressed in this behalf. As soon as complete information is collected, it will be placed before the House.

APPOINTMENT OF PUBLIC PROSECUTORS AS ADDITIONAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGES

***6169. Mr. Iftikhar Ahmad Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that six Public Prosecutors have recently been appointed as Additional District and Sessions Judges in the Province;

(b) whether it is a fact that before making the said appointment Government called only eight Public Prosecutors for interview and out of them only seven turned up;

(c) whether it is a fact that the Solicitor to the Government of West Pakistan was not consulted before selecting the Public Prosecutors for interview;

(e) if answers to (b) and (c) above be in the affirmative, the basis on which the Public Prosecutors were selected for interview?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (a) Not six but eight Public Prosecutors have been appointed as Additional District and Sessions Judges in the Province on *ad hoc* basis;

(b) Nineteen Public Prosecutors were called for interview by the West Pakistan Public Service Commission. Out of these the Commission interviewed sixteen candidates, three not having turned up;

(c) the candidates were selected by the High Court of West Pakistan for interview with the West Pakistan Public Service Commission out of

the list of Public Prosecutors supplied to them by the Solicitor to the Government of West Pakistan. The consultation of the Solicitor for the selection to the posts of Additional District and Sessions Judges is not necessary;

(d) the selection was made by the Chief Justice of West Pakistan High Court on the basis of the service records of the Public Prosecutors supplied to him by the Solicitor to the Government of West Pakistan.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: May I ask why it was deemed necessary to confine this selection only to Public Prosecutors?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The recruitment of these *ad hoc* Sessions Judges was made by the Public Service Commission with a High Court Judge sitting as an Adviser. Applications were not invited but the High Court called for remarks of various persons, advocates and Public Prosecutors available in the Province and the names recommended were received by the High Court. Persons were called for interview before the Public Service Commission and appointments made. It is entirely for the High Court to answer as to why only Public Prosecutors were called. According to High Court, the Public Prosecutors were found to be the most suitable persons.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqui: I don't think it is correct. The High Court was asked to make selection from among Public Prosecutors only otherwise, surely, the High Court could have found various advocates from outside capable of holding these posts.

Minister of Law: I am subject to correction. If the Member is actually challenging me I will verify facts and answer it on the next turn.

Khawaja Muhammad Safdar: Are we supposed to have the answer to this question on the next turn?

REPRESENTATION GIVEN TO THE PEOPLE OF FORMER BAHAWALPUR STATE IN VARIOUS DEPARTMENTS

***6182. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state the percentage of representation given to the people of former Bahawalpur State now Bahawalpur Division in various Departments of the Provincial Government?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری سلطان محمود)— درجہ اول اور درجہ دوم کی ملازمتوں میں براہ راست بھرتی کے اغراض کے لئے بہاولپور ڈویژن اس وقت اس زون کا حصہ ہے جو بہاولپور ڈویژن اور سابقہ پنجاب کے تمام اضلاع پر مشتمل ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس زون کو دو حصوں میں بانٹ دیا جائے اور بہاولپور ڈویژن اس زون کا حصہ بنے گا جو

بہاولپور ڈویژن اور اضلاع مظفر گڑھ ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ میانوالی ۔ جھنگ اور جہلم پر مشتمل ہوگا۔ درجہ سوم اور چہارم کی ملازمتوں کے کیڈروں کی اساس بالعموم ایک ضلع یا ڈویژن پر ہوئی ہے اور بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے افراد کو ان ملازمتوں میں پوری نمائندگی حاصل ہوئی ہے۔

CASES OF THE OFFICIALS BELONGING TO BAHAWALPUR DIVISION PENDING WITH THE WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

*6183. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number and names of the officials belonging to Bahawalpur Division whose cases are pending with the West Pakistan Public Service Commission for advise alongwith the dates on which these cases were received by the said Commission and the reasons for not disposing of them so far?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری سلطان محمود)— مطلوبہ معلومات انتظامی محکموں پبلک سروس کمیشن مغربی پاکستان سے فراہم کی جارہی ہیں دستیاب ہونے پر پیش کردی جائیں گی۔

چودھری محمد علی— یہ معلومات کب فراہم کرکے جواب دیا جائے گا۔

پارلیمنٹری سیکرٹری— جب جواب مکمل ہوجائے گا۔ امید ہے اگلی Turn پر جواب دے دیا جائے گا۔

SHIFTING OF THE REGIONAL HEADQUARTERS OF ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT FROM PESHAWAR TO RAWALPINDI

*6207. **Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Regional Headquarters of Anti-Corruption Department for Peshawar. Rawalpindi and Sargodha Divisions has been shifted from Peshawar to Rawalpindi;

(b) if answer to (a) above be in affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood):

(a) The regional headquarter has not yet been shifted from Peshawar to Rawalpindi. A decision to do so was taken but the matter is under consideration.

(b) As the matter is still under consideration, the question of giving reasons does not arise.

WAR SERVICE BENEFITS

***6210. Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether War service benefits admissible to Government servants in the former Punjab area have also been extended to Government employees serving in the Regions of former Sind, N.W.F.P. and Baluchistan, if not, reasons for the discrimination;

(b) whether the orders issued by the Finance Department, Government of West Pakistan on 4th March 1957, regarding grant of concession for War Services to ex-servicemen are applicable only to the Govenment employees of former Punjab; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): The answer to this question is not yet ready.

Mr. Speaker: Will it be answered on the next turn?

Parliamentary Secretary: Yes, Sir.

AGENCIES IN RECEIPT OF FOREIGN AND THROUGH PROVINCIAL GOVERNMENT

***6245. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(a) names of different agencies in the Province in receipt of foreign aid through the Provincial Government;

(b) the yearly amount of aid received by each Agency during 1958-63;

(c) the names of countries from which aid was received;

(d) in case the amount was received as loan, the rate of interest to be paid in each case and the period of its repayment;

(e) the names of the schemes on which the amount was spent;

(f) the benefits derived or to derived from each of the said schemes?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): Sir, the answer is not yet ready. It will be given on the next turn.

DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED FOR IMPLEMENTATION IN HAZARA DISTRICT

***6252. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(a) the names of Development Schemes sanctioned for implementation in Hazara District during 1963-64, alongwith the funds sanctioned for each of the said scheme;

(b) the names of schemes out of those mentioned in (a) above on which work has been started along with the amount; (*i*) so far spent and (*ii*) lying un-spent;

(c) the names of schemes out of those mentioned in (a) above on which work has not been started so far alongwith reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : The information has to be collected from a number of Departments/Agencies which have been addressed in this behalf. As soon as complete information is collected, it will be placed before the House.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask when this question was sent by the member?

Parliamentary Secretary : This question was received on the 29th February in the Planning Department.

APPIONTMENT OF A HIGH POWERED DEVELOPMENT COMMISSION FOR DEVELOPMENT OF MURREE AND KAHUTA TEHSILS OF RAWALPINDI

***6295. Raja Ghulam Sarwar :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government appointed a High Powered Development Commission, for the development of Murree and Kahuta Tehsils of Rawalpindi District about ten years ago;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative; whether the said Commission made any recommendations; if so, the steps Government have taken so far to implement them?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : Sir, this question pertains to the Basic Democracies Department, and has been sent to that Department.

Raja Ghulam Sarwar : On a point of information.

کیا میں امید کرسکتا ہوں کہ Basic Democracies والے دن پہلے
میرے سوال کا جواب مل جائے گا۔

Mr. Speaker : When was this question transferred to the Basic Democracies Department?

Parliamentary Secretary : Just about a week ago.

مسٹر سپیکر— راجہ صاحب اگلی Turn پر اس سوال کو فہرست میں شامل کرلیا جائے گا۔

Will the Parliamentary Secretary. Basic Democracies, see that this question is answered on the next turn?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) — ابھی سوال نہیں ملا۔ ملنے پر جواب دے دیا جائے گا۔

Mr. Speaker: But he should be prepared with the answer.

پارلیمنٹری سیکرٹری— سوال آنے پر اس کا جواب دے دیں گے۔

Mr. Speaker: He says that it has been sent to the Department of Basic Democracies.

پارلیمنٹری سیکرٹری— میرے علم میں نہیں۔

TRANSFER OF MISS SURRAYA AZIM, LAWYER MAGISTRATE LAHORE

*6312. **Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department please refer to answers to parts (a) and (b) of my Starred Question No. 4972 and answer to my supplementary question to Starred Question No. 5356 given on the floor of the House on 12th December 1963, and state:—

(a) the number of posts of Lady Magistrates existing at Lahore, Karachi and Rawalpindi, separately;

(b) whether the said Lady Magistrate can only be mutually transferred and not otherwise;

(c) whether it is the policy of the Government not to appoint Gazetted Officers in their home district;

(d) whether it is also a fact that the home district of Miss Surraya Azim, Lawyer Magistrate, Lahore, is Lahore and her place of practice as a Lawyer was also Lahore;

(e) if answers to (b) to (d) above be in the affirmative special reasons, if any, for not transferring Miss Surraya Azim, Lawyer Magistrate to Karachi or Rawalpindi when she has already completed her ordinary tenure of 3 years and extraordinary tenure of 5 years at Lahore?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): The answer is not yet ready. It will be given on the next turn.

RESOLUTION PASSED BY LAHORE DISTRICT BAR ASSOCIATION AGAINST MISS SURRAYA AZIM, LAWYER MAGISTRATE, LAHORE.

*6313. **Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that on 26th February, 1964, Miss Surraya Azim, Lawyer Magistrate, Lahore, misbehaved with Messrs. Atta-ul-Haq and Muhammad Idris, Advocates, on the occasion of presentation of a bail application in a bailable case under section 107 and made insulting remarks against the Lawyers as a class;

(b) whether it is a fact that the Secretary, District Bar Association, Lahore, in an emergent general meeting of the District Bar Association, held on 26th February, 1964, unanimously passed a resolution against the conduct of said Lawyer Magistrate;

(c) whether it is a fact that at the same meeting, it was resolved that the lawyers should abstain from appearing in the Court of the said Lawyer Magistrate till her transfer from Lahore;

(d) whether it is a policy of the Government to encourage good relations between the Bench and the Bar;

(e) if answers to (a) to (d) above be in the affirmative, reasons for not transferring the said Lawyer Magistrate from Lahore against whom the Bar has passed three resolutions and made innumerable representations?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): The answer is not yet ready. It will be given on the next turn.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: It is a local matter. He should have no difficulty in collecting the information and giving a reply.

پارلیمنٹری سیکرٹری - جواب مل جائے گا۔

خواجہ محمد صفدر - اس میں تو ایسی بات نہیں ہوگی کہ ساڑھے تین ہزار روپیہ خرچ آئینگے - جیسا کہ میمن صاحب نے فرمایا تھا - وہ تو ٹیلیفون پر یہ اطلاع حاصل کرسکتے تھے - اور اس پر ان کے صرف دو آنہ خرچ آتے -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The delay is due to this reason that, as the question would suggest, two questions are there from the same member, The member expects some action against the Lady Magistrate, that is, at least to shift her from Lahore to other place.

This is in the process and I think I will be in a better position to give a satisfactory answer to the House when it is over. That is the reason of the delay.

DEPUTY SECRETARIES SERVING IN WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*6323. **Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be please to state:—

(a) the names of the 46 Deputy Secretaries serving in the West Pakistan Civil Secretariat alongwith the dates of their recruitment and appointment as Deputy Secretary and names of the districts to which they belong;

(b) the names and dates of recruitment of all the 158 members of the staff of the former N. W. F. P. Secretariiat who were absorbed in the West Pakistan Civil Secretariat at the time of integration;

(c) the names, dates of recruitment, places of domicile, rank and pay of all the present 158 officials belonging to former N. W. F. P. now serving in the West Pakistan Civil Secretariat?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The answer is not yet ready. It will be given on the next turn.

SUB-DIVISION, NAROWAL

*6387. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) the date on which Narowal was made a Sub-Division;

(*b*) the names of the S. D. Ms. who held charge of the above said Sub-Division up-to-date together with the dates of their (*i*) taking over and (ii) handling over of the charge (iii) and of conferment of appellate powers of a Collector on them;

(c) whether it is a fact that the present S. D. M., Narowal does not enjoy the appellate powers of a collector, if so, the time by which these powers are likely to be conferred upon him;

(*d*) the number of pending revenue appeals to Collector in the said Sub-Division ;

(e) the number of pending appeals pertaining to the above sail Sub-Division ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The information is being collected and will be made available on the next turn.

DEVELOPMENT OF LESS DEVELOPED DISTRICTS

***6450. Mr. Hamid Ullah Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state the names of the districts of former Punjab which are considered to be less developed and the steps taken or intended to be taken by the Government for the development of those Districts?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): No area of the Former Punjab Province has been declared as 'backward' or 'less-developed' in the 2nd Five Year Plan.

LAND CONSOLIDATION IN VILLAGE KUCH ROKHARI

***6453. Mr. Hamid Ullah Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the land consolidation operation in village Kuch Rokhari, Tehsil and District Mianwali, was originally started some three years ago but the documents, charts, etc., of the said works were taken over by the Anti-Corruption Department in connection with an investigation against certain officials and have not been returned to the Department so far;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, the time by which the documents, etc., will be returned for expediting the said operations?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): Reply will be given on the next turn.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: May I suggest that the question to which replies are not ready should not appear in the list.

Mr. Speaker: We cannot presume that the answers are not ready.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: You can know it from your register.

Mr. Speaker: Questions are printed five days before they are answered on the floor of the House.

POINT OF ORDER

WHETHER AN ADJOURNMENT MOTION COULD BE MOVED BY PROXY

(*Speakers' ruling*).

Mr. Speaker: Now I will give my ruling on the point of order raised by Khawaja Muhammad Safdar about the adjournment motion of Mir Abdul Baqi Baloch.

Mir Abdul Baqui Baloch, M.P.A., (now serving his imprisonment in District Jail, Lahore) gave notice, while he was in Central Prison, Karachi, for making a motion for adjournment of the business of the House to discuss the statement published in the "Dawn" dated 15th February, 1964, issued by Mr. Abdul Waheed Khan, Central Information Minister regarding the Idd Message of Muhtarima Fatima Jinnah. He authorised Khawaja Muhammad Safdar to move it on his behalf and intimated this fact to me through a separate letter. I dealt with this motion in my chamber and decided that an adjournment motion could be moved only by a Member giving notice of it and the authority for moving a motion on behalf of the an other could not be delegated. This decision was communicated to Mir Abdul Baqi Baloch.

Khawaja Muhammad Safdar, Leader of the Opposition, raised a Point of Order on 10th of March, 1964 contending that under the Rules he could move the adpournment motion on behalf of Mir Abdul Baqi Baloch and as such he should be allowed to move the same. In support of his contention, he cited a ruling given by the Senior Deputy Speaker of the National Assembly of Pakistan on 15th March, 1963 wherein it was ruled that "an adjournment motion still remains a motion and in the absence of any definite bar to this, a Member will be able to delegate his authority to any other Member and authorise him to move it on his behalf".

I have given very careful consideration to this matter and studied this point in the light of our Rules and parliamentary practice. It is a well recognised principle of parliamentary procedure that "a motion of which notice is required, may only be moved by a Member in whose name it stands".

This principle is also enunciated at page 398 of the May's Parliamentary Practice (16th Edition). Lord Campion, in his book "Introduction to the Procedure of the House of Commons" at page 169 also writes that "a motion which requires notice can only be moved by the Member in whose name the notice stands". In the light of the principle mentioned above, we shall have to examine the position of an adjournment motion according to our Rules of Procedure. Under Rule 48 of the Rules of Procedure of this Assembly, notice of an adjournment motion with a written statement is required to be given in writing in triplicate not less than one hour before the commencement of the sitting of the day on which the motion is proposed to be made. It is, therefore, obvious that an adjournment motion is a motion of which notice is required and, therefore, in the light of the authorities referred to above, it can only be moved by the Member who has given notice of it.

Khawaja Muhammad Safdar, while arguing his Point of Order, laid great emphasis on the fact that a Resolution means a motion and as a Member can authorise any other Member to move a Resolution on his behalf, therefore, another Member can also be authorised to move an adjournment motion. Resolutions are no doubt motions, but the moving Resolutions is governed by the rules contained in Chapter XI of our Rules

of Procedure and these rules apply only to Resolutions and not to other motions. In Chapter XI, Rule 81 specifically provides that "a Member may, with the permission of the Speaker, authorise in writing any other Member to move a Resolution on his behalf". The application of this specific provision cannot reasonably be extended to all types of motions. If we apply this argument advanced by Khawaja Muhammad Safdar to other motions, then all Privillege motions asking for leave introduce private biils, the introduction of the bills and the amendments to bills and other motions can also be moved by a Member on behalf of another member the latter's absence. The Senior Deputy Speaker of the National Assembly has ruled that as there is no definite bar to the moving of an adjournment motion by a Member on behalf of another, it can be moved by another Member. In respect of the bills, amendments and the privilege motions there is also no specific for provided in the rules and in the light of the above ruling, all the motions in respect of the matters mentioned above should be allowed to be moved by a Member on behalf of an other. But in the Indian Ligislative Assembly Debates of 25th March, 1922 at page 3701, it was ruled by the President that there was no provision in the rules which would enable the Member-in-charge of a bill to authorise another Member to proceed with it on his behalf. Similarly, by a rulnig contained in Legislative Assembly Debates of 27th March, 1928, (page 2046), during the discussion of Indian Mines Amendment Bill a Member wished to move an amendment on behalf of an other and the President ruled that such a procedure was not justified by any standing order or rule. A bill has been defined as "a motion for making a law". The asking of leave to introduce a bill, and the amendments to a bill are always moved through motions but these are not allowed to be moved by one Member on behalf of the other. The power of delegating the authority cannot be presumed unless it is specifically provided. There is no provision regarding the delegation of authority for making a motion for adjournment by one Member on behalf of the other in our Rules.

Parliamentary institutions in this Province date back to 1921 and from 1921 to 1964 there is not a single instance where an adjournment motion has been allowed to be moved by a Member other than the one who has given notice of it and in whose name it stands. On 12th of February, 1946, a Member in the House of Commons sought to move a motion standing in another Member's name, and on being called to order by Mr. Speaker, explained that he had been asked to do so in the other Member's absence. Mr. Speaker ruled, 'The Honourable Member may have asked the Honourable Member to move it, but the Honourable Member's name is not on the order paper and, therefore, he is not entitled to move it".. (House of Commons Debate of 1945-46, Column 419, page 339).

Being fortified by the highest authorities in the field of parliamentary procedure and the practice in the British House of Commons as well as the Assemblies in this Province and in the absence of a specific rule authorising a Member to move an adjournment motion on behalf of the other, I am constrained to differ from my learned brother, the Senior Deputy Speaker of the National Assembly, for whose learning and ability I have

the greatest respect. I, therefore, rule that an adjournment motion cannot be moved by a Member on behalf of the other and the Point of Order raised by Khawaja Muhammad Safdar is, therefore, ruled out of order.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Just one word. Sir. We accept your Ruling but I would like to seek information from the Chair. Is there any prohibition for an under-trial prisoner (who wants to take part in the Assembly proceedings) to attend the meetings of the Assembly under the Prison Rules?

Mr. Speaker: He can take part in the proceedings of the Assembly only under the Rules. So far as the Rules allow him he can take part. If the Rules do not allow him be cannot take part.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The Member is asking about the Jail Manual. He has been the Law Secretary of this very Province for a number of years and also Law Secretary of the former Sind Province. He should know better.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Not better than the Law Minister.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker: Now adjournment motion No. 208 was from Mian Abdul Latif. It was regarding instruction to Union Councils to spend their funds on the entertainment of Ministers. This was postponed for today. But this relates to the Department of Basic Democracies and Local Government and the Minister-concerned is still unwell.

خواجه محمد صفدر– میں یہ درخواست کرونگا کہ رات میری ان سے بات ہوئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ میں نہیں آسکتا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو انکے سارے ایڈ جورنمنٹ موشن ۱۹۔ مارچ تک کیلئے ملتوی کردیں۔

Mr. Speaker: This adjournment motion and the adjournment motion No. 211 are deferred for 19th.

Next Motion is from Mr. Saadi. He is absent. The Motion lapses. Next Motion is from Allama Rehmatullah Arshad. He is absent. The motion lapses. Next motion is from Allama Arshad. He is not present. The motion lapses. Next motion is also from Allama Arshad. He is not present. The motion lapses.

FAILURE OF RLY: ADMINISTRATION TO SUPPLY WAGONS AT ZAHIRPIR RLY: STATION.

Mr. Speaker: Next motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Railway Administration to supply wagons to the businessmen around Zahirpir Railway Station with the resultant loss to them in that thousands of bags of cotton seeds are lying on te platform of the said Raliway Station. This has naturally caused great worry to the bunsiness community, there.

Minister of Law: Sir, the Minister for Railways is not here. He has gone over to Pindi. May I request that this may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker: Would he be here tomorrow?

Minister of Law: I hope so. To be on the safe side this may be taken up day after tomorrow.

Mr. Speaker: Has Chaudhri Sahib any objection?

Chaudhri Muhammad Ibrahim: No Sir.

Mr. Speaker: This will be taken up on the 18th.

Next is also for the Railway Minister. This, too, would be taken up on the 18th.

LOCKING UP OF CH. NAZIR AHMAD AND OTHER DETENUS IN SOLITARY CELLS (*contd.*)

Mr. Speaker: Next is Rao Sahib's motion No. 263. He had already moved it. Yes Memon Sahib.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I have collected the information and Multan Jail authorities have intimated that all facilities for recreation and games were provided to the detenus when they were at Multan. A badminton net was fitted within the premises of the Jail for the recreation of these detenus. So far as their confinement in the cells at Multan is concerned there was no separate ward and during the night time they were of course placed in their cells. During the day time they were allowed all the facilities which are allowed to Class II detenus and there was no restriction on their movement during the day. They could freely move. All these detenus are now in District Jail, Lahore, where they are kept in suitable wards.

راؤ خورشید علی‌خان- یہ کس چیز کے متعلق ہے میرے خیال میں میں نے کہا تھا کہ وہ عصر و مغرب میں بند کردیتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد انہیں کھولتے ہیں اسکی وجہ سے تین نمازیں Collectively جیل کے اندر نہیں پڑھی جاسکتیں - اسکے علاوہ وہیں پیشاب وہیں ٹٹی وہیں سونا وہیں بچھونا اب آپ اندازہ لگائیں کہ کتنے اچھے اچھے Status کے آدمیوں کے ساتھ یہ سلوک اور پھر آپ یہ فرماتے ہیں کہ ہمنے انکے واسطے کھیل کود کا انتظام بھی کردیا ہے۔

Minister of Law: Sir so far as the question of permitting them to have prayers is concerned, the adjournment motion is silent on that. It dosen't relote to that. This is No. 263 and it only talks of.....

Mr. Speaker. That is No. 266.

Minister of Law: We are discussing 263, and as I have said, this is our information from the Central Jail, Multan, of Friday last. If the member still wants to know the exact date, I will be able to verify from Multan.

مسٹر سپیکر— راؤ صاحب یہ چودھری احمد کے متعلق ہے۔

راؤ خورشید علی خان— جناب والا۔ میں نے تاریخ کے متعلق تو اس لئے عرض کیا ہے۔ کہ کہیں آپ یہ نہ فرمادیں کہ یہ تحریک التوا غلط ہے۔ جسوقت میں نے یہ موشن دی تھی۔ ممکن ہے اسوقت تک یہ سہولتیں مہیا نہ ہوں۔

Mr. Speaker: May be. Does the member press it or not?

راؤ خورشید علی خان— یہ جو تفریح اور کھیلوں کی سہولتیں ہیں۔ انکا فقدان تو کسی نہ کسی طرح سے برداشت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان پابندیوں کی وجہ سے وہ نماز باجماعت نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ ناقابل برداشت ہے۔

وزیر قانون— وہ لاہور میں ہیں۔ اور انکو تمام سہولتیں مہیا ہیں۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

DANIAL OF THE FACILITY OF SAYING PRAYERS IN CONGREGATION TO CH. MUHAMMAD ALI NAGRA AND OTHER DETENUS.—(*Contd*)

Mr. Speaker: Next motion No. 266; yes Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir the Position with regard to this is that on three occasions the Manager, Muslim Insurance Co., Sialkot, had brought food for Chaudhari Nazir Ahmed, which was given to him and was not refused.

Mr. Speaker: Memon Sahib, this is not about food. This is about prayers--Maghreb, Isha and Fajr.

Minister of Law: True Sir. So far as the prayers are concerned, the lock-out time is from sunset to sun-rise. The result is that, as has been pointed out by the member, they have got to say prayers in their cells or in their wards. But so far as the other prayer times ore concerned, they can of course goin the congregations. For Maghreb, Isha and Fajr prayers, it is impossible to make a provision for that because they have got to live in the cells according to rules.

راؤ خورشیدعلی خان- جناب‌والا۔ میں‌آپکی وساطت سے بڑے ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاھتاھوں۔ کہ یہ جو کلاس I، II اور IIIکی categories بنائی گئی ھیں۔ غالباً اسکا مطلب یہ ھے۔ کہ ایک آدمی جس طرز کی زندگی بسر کررھا ھے۔ اسے جیل میں بھی اس لحاظ سے مراعات دی جائیں۔ لیکن جیسا کہ‌میں‌نے بارہار اسکا ذکر کیا ھے۔ اور مجھے‌اس سے شرم بھی‌محسوس نہیں‌ھوتی کہ جن لوگوں کو اس cell کاتجربہ ھے۔ جو کہ ۹×۹ فٹ‌مربع ھوتا ھے۔ میں نے خود اس میں دیکھا ھے۔ کہ آپ کی اس classification کا کوئی فائدہ نہیں ھے۔ اتنی ذلیل زندگی تو کلاس III کا آدمی بھی گوارہ نہیں کرسکتا ھے۔ کہ جو سہولتیں آپ نے کلاس II کے قیدی کو دی ھیں۔ اگر آپ اسکے لئے ایک مستقل عمارت نہیں بنا سکتے ھیں۔ تو آپ اسکا کوئی اور بندوبست کریں۔ تاکہ وہ اپنی نماز تو آسانی سے ادا کرسکیں۔

Mr. Speaker: Rao Sahib may please take your seat. I hold the motion in order.

Now I would request those Members who are in favour of leave being granted, to rise in their places.

(As less than twenty five Members rose in their places, leave to move the motion was refused)

Mr. Speaker: Next motion No. 274 is from Chaudhri Muhammad Ibrāhim. This is also deferred for 17th.

Next motion is from Mian Abdul Latif. He is not present and the motion lapses.

Next motion is also from Mian Abdul Latif. He is not present and the motion lapses.

Mr. Speaker: Now we take up the legislative business of the House.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Sir my adjournment motions Nos. 235, 236, 237 and 238 were also to be taken up on Monday. They should be taken up now.

Mr. Speaker: Those will be taken up on the 18th.

WHETHER A BILL ONCE MOVED, COULD BE WITHDRAWN WITHOUT THE LEAVE OF THE ASSEMBLY.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)— پوائنٹ آف آرڈر جناب والا۔ آج سے دو روز پیشتر میں نے جناب کی خدمت میں یہ درخواست کی تھی۔ کہ ایک بل" Motor Vehicles Taxation Amendment Bill"، جسکے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ اس سے چند روز قبل اس ایوان میں پیش ہوئی تھی۔ اور جو زیر بحث تھی جبکہ میں نے اسکے متعلق ایک قانونی نقطہ جناب کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ اس روز وہ اگلے روز پر ملتوی کردیا گیا تھا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں گے۔ لیکن دوسرے روز وہ ایجنڈے یا order paper سے حذف کردیا گیا۔ اور جب میں نے آپکی توجہ اس طرف دلائی۔ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے۔ کہ وہ جسطرح چاہے۔ اپنے بزنس کو تبدیل کردے۔ میں نے آپکی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ جہانتک گورنمنٹ کے اس اختیار کا تعلق ہے۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ میں اسے مانتا ہوں۔ کیونکہ اسکے متعلق رول نمبر ۲۲ بالکل واضح ہے۔ اور اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ.....

"On days allotted for transaction of Government business the Secretary shall arrange Government business in such order as the Minister-in-charge of Parliamentary, Affairs or the Parliamentary Secretary may intimate."

تو یہانتک تو مجھے ان سے کوئی پرخاش نہیں ہے۔ لیکن میرا پوائنٹ آف آرڈر یا میرا اعتراض تب شروع ہوتا ہے۔ جبکہ ایک بل اس ایوان میں پیش ہو کر پہلی stage ہی نہیں بلکہ تقریباً دوسری stage پر پہنچ چکا ہے۔ تب یہ گورنمنٹ اپنے order of the day کو اس طور پر تبدیل نہیں کر سکتی۔ کہ وہ جس کو چاہے پہلے نمبر پر رکھ دے اور جسکو چاہے بعد میں رکھ لے۔ میں اپنی اس contention کی support میں رولز پیش کرتا ہوں۔ اس کا طریق کار Rules of Procedure کے رول نمبر ۶۴ سے شروع ہوتا ہے۔ اور جو متعلقہ رولز ہیں۔ وہ میں جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

Rule 64. Procedure after presentation of Report—

"(1) Where a Bill has been referred to a Select Committee, the Member-in-charge may after the presentation of the final report by the Select Committee, Move."

تو جناب والا— اس بل پریہ stage آچکی ہے۔ اسکے بعد مختلف stages ہیں۔ مثلاً ترمیم وغیرہ کی۔ کہ جن میں سے گذر کر وہ بل پاس ہوجاتا ہے۔ یہاں کہیں بھی حکومت کو یہ اختیار نہیں ہے۔ اور اس اختیار کے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب بل اس ایوان میں غور کرنے کے لئے پیش ہوتا ہے۔ یعنی اس موشن کے بعد کہ "It Should be taken into Consideration at once" تو وہ بل اس ایوان کی ملکیت ہوجاتا ہے خواہ وہ کوئی رپورٹ ہو۔ خواہ وہ کوئی بل ہو۔ دونوں صورتوں میں وہ بل ایوان کی ملکیت ہوجاتا ہے۔ تو اسکے بعد جناب وزیر قانون یا کوئی اور صاحب یہ اختیار نہیں رکھتے۔ کہ وہ اس ایوان کی مرضی کے بغیر ہی اس کو واپس لے لیں۔ اسکے متعلق میں جناب والا کی خدمت میں رول نمبر ۷۰ کا حوالہ دیتا ہوں۔ اس میں ہے۔ کہ

Rule 70. Withdrawal of Bills—The Member-in-charge of a Bill may, at any stage of the Bill move for leave to withdraw the Bill; and if such leave is granted, no further motion shall be made with reference to the Bill."

یہ صرف اکیلی provision ہے۔ کہ ممبر انچارج اسکو واپس لے سکتا ہے۔ وہ بھی اس ایوان کی مرضی سے۔ اس کے علاوہ رولز جہاں تک میں نے دیکھے ہیں، ان میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے جس کے ذریعہ ممبر انچارج خواہ وہ پرائیویٹ ممبر ہو، خواہ وزیر قانون ہوں، از خود ہی، بغیر اس ایوان کے منشاء اور مرضی کے اس بل کو اپنی جیب میں ڈال لے۔ ایسا کوئی طریقہ یہاں نہیں ہے۔ جب تک بل یہاں consideration کے لئے پیش نہیں ہوتا اس وقت تک یا اس سے پہلے چیلنج کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ رولز اجازت دیتے ہیں کہ وزیر قانون جس طرح Government Business کو arrange کرنا چاہیں گے سیکرٹری صاحب اس کے مطابق کریں گے۔ لیکن جب ایک بل اس ایوان میں آچکا ہو تو اس کے بعد، میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا، وزیر قانون کو یا کسی اور ممبر صاحب کو جو ممبر انچارج ہوں، یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے واپس لے لیں۔ سوائے اس صورت کے کہ اسمبلی اسکی اجازت دے۔ اسکے متعلق جناب والا۔ اپنے ارشادات فرمائیں تاکہ اس بل کے متعلق ہم کوئی فیصلہ کر سکیں۔

سسٹر سپیکر— خواجہ صاحب۔ جہاں تک اس بل کی مختلف Stages کا تعلق ہے ان مختلف Stages میں سے جب بل گذرتا ہے تو۔

That remains an official business. I want to be enlightened on the point whether the Bill remains an official business or not on different stags.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ بزنس تمام تر آفیشل رہتا ہے۔ جس کا تعلق گورنمنٹ کے ساتھ ہو۔ اگر وزیر قانون ایک چیز پیش کرتے ہیں تو جب تک وہ پاس نہیں ہوجاتی، وہ آفیشل بزنس ہے۔ مجھے اس سے پورا اتفاق ہے۔ لیکن سوال یہ نہیں کہ وہ آفیشل بزنس ہے یا نہیں ہے۔ سوال اس امر کا ہے کہ ایک دفعہ ایک بل آجائے تو یہ تمام ضابطہ دیا ہوا ہے کہ فلاں سٹیج پر یہ ہوگا اور فلاں سٹیج پر یہ ہوگا اور فلاں سٹیج پر یہ ہوگا۔ جب ان Stages میں یہ بل آیا ہوا ہو تو اس وقت کیا وزیر قانون کو اختیار ہے کہ وہ از خود ہی اسے واپس لے لیں؟ میرا پوائنٹ صرف اس قدر ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ایوان وزیر قانون کو وہ بل واپس لینے کی فوراً اجازت دیدیگا۔ شاید میں بھی اس حق میں ہوں کہ وہ اسے واپس لے لیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ کم از کم procedure جو ہے، میں دیانتداری سے چاہتا ہوں کہ ضابطہ جو ہے، اسے صحیح رکھیں۔

تو اس کے متعلق آپ غور فرمالیں۔ کل، پرسوں جب چاہیں، رولنگ دیدیں۔ آپ کا آج کا رولنگ۔

I must say it was very well considered and I must congratulate you on giving that ruling.

Mr. Speaker : Thank you very much for that.

خواجہ محمد صفدر— میں چاہتا ہوں کہ considered رولنگ ہو اور جو طریق کار یہاں اختیار کیا جائے وہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہو۔ صرف اتنی میری عرض ہے۔ ورنہ وہ اتنی بڑی میجارٹی میں ہیں۔ بڑی معمولی بات ہے۔ وزیر قانون ابھی تحریک کرسکتے ہیں کہ میں واپس لیتا ہوں۔ وہ ہوجائے گا۔

He will have to move that he wants to take it back.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا۔ جہاں تک خواجہ صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے، میرے خیال میں واقعاتی طور پر کچھ بات میں تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ بل واپس نہیں لیا گیا ہے۔ وہ ایجنڈے پر موجود ہے۔ صرف اسکی consideration جو ہے۔...

Khawaja Muhammad Safdar: It is not on order paper.

Minister of Education: It remains the property of the House. It has not been withdrawn.

انہوں نے یہ جو **presume** کرلیا ہے کہ بل **withdraw** کرلیا گیا ہے، یہ درست نہیں ہے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Vasyal Memon): The Leader of the Opposition, as I understood him, has argued that probably this Bill has been withdrawn by me without the leave of the House. To that extent, I entirely agree with him that if I intend to withdraw any Bill which as become to property of the House I cannot do so except with the permission of the House. But your honour will be pleased to recall that I have not withdrawn this Bill. It is coming before the Assembly for consideration in the near future. How it happened on that day was that the Leader of the Opposition raised a point of order that the requisite previous recommendation of the Governor, as required by Article 47 of the Constitution, was wanting and with that end in view the consideration of this Bill was postponed to find out from the records of the Assembly or from the records of the Administrative Department whether the requisite recommendation was there or not. It was only from that angle that consideration of the Bill was postponed. So far as next day is concerned, again I would very respectfully submit that the Order of the Day, as the rules permit, will remain with the Minister of Law and Parliamentary Affairs. He is not bound to bring that tBill before the House on the following day but it remains the property of the House for all times to come till it is disposed of according to rules and either it is passed or it is withdrawn with the leave of the House. I am repeatedly saying that this Bill has not been witdrawn. It is coming before the Assembly for consideration in the near future.

I would very respectfully recall the attention of the Speaker to a similar happening which took place in the House. I had moved the Bill relating to the Revival of Civil Laws and a point of order was raised by a member that since he has not been able to get a copy of the law which was sought to be amended I should make available copies of it. The Speaker was pleased to agree with that contention and actually ordered that copies of the law should be supplied to the members (which I did) and till then the Bill was deferred. So, that Bills still remains. It has not been withdrawn. It will come before the House for consideration but to say that its consideration was deferred under the orders of the Chair due to some non-compliance of rules or that it has technically been withdrawn, I respectfully submit, is not correct and I don't agree to that. I agree with the Leader of the Opposition that in case I want to take it back I will have to seek the permission of the House but I have not taken it back. The House is in session and there is a lot of Government business. It is only a question of taking up Government businesses item 'A' today or item 'B' tomorrow. That is the only difference and there is no other difference. So far as this question is concerned. I will respectfully submit that if the Chair still wants to have this issue debated, I remember this questoin was taken up on

Friday and the Chair ruled that this will be taken up and decided on the next date when the Bill comes before the House. I assure the Leader of the Opposition. I hope he will accept the assurance at its face value that I am bringing forward this Bill before this House in the near future. If he agrees tomorrow.

Mr. Speaker: If we debate this point of order on that day, I think, Khawaja Sahib will have no objection.

Khawaja Muhammad Safdar: I have got no objection.

جو کچھ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے، اس میں اصولی طور پر انہوں نے مجھ سے اتفاق کیا ہے۔ میری قطعاً یہ غرض نہیں۔ نہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بل واپس نہیں لائیں گے۔

There is nothing political in it.

وہ ایک سادہ سا measure ہے extension کے لئے کراچی میں۔ اس میں کوئی controversial شے نہیں ہے جس کے متعلق میں insinuate کروں کہ وہ اسے واپس لا رہے ہیں یا نہیں لا رہے۔ تھوڑا سا اختلاف میرا اور وزیر قانون کا رہ گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ Orders of the Day میں ہے میں کہتا ہوں کہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Orders of the Day میں سے جونہی کوئی بل نکال لیا جائے تو وہ اس ہاؤس کی پراپرٹی نہیں۔ یا کم از کم اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کل یا پرسوں یا ترسوں آئے گا۔ جو Order of the Day گذشتہ دو تین روز سے جاری ہو رہا ہے، اس میں وہ بل نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ business left over کی طرح آنا چاہیئے تھا next day کہ فلاں بزنس جو رہ گیا تھا وہ آج آئے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس پر رولنگ دوں گا۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ وہ business left over کے طور پر ایجنڈے میں شامل ہوسکتا تھا لیکن وہ دوسرے دن کے ایجنڈے سے حذف کردیا گیا۔ یہاں مجھے ان سے اختلاف ہے۔ وہ ایجنڈے سے حذف نہیں ہوسکتا بغیر اسکے کہ اس ایوان کی اجازت لی جائے۔ اسکو دوسرے دن business left over کی طرح آنا چاہئے تھا۔ اس پر آپ رولنگ ارشاد فرمائیں۔ اس پر بحث کا ہونا یا نہ ہونا یہ دوسری بات ہے۔ وہ تو جو

رولز ہیں ان کے مطابق کام ہوگا۔ یہ امر زیر بحث نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انہوں نے دوسرے دن اسے حذف کردیا ہے۔ وہ یہ نہیں کر سکتے تھے۔ میریcontention یہ ہے کہ ان کو چاہئے تھا کہ ہاؤس کی اجازت حاصل کرتے اور پھر وہ اسے دس دن کے بعد لائیں یا اگلے سیشن میں لائیں۔

Mr. Speaker: We will take up this point of order on the day the Bill is again brought before the House.

Minister of Law: I had never desired of the Assembly Department not to include this Bill in the Orders of the Day and I agree that it should be there. I have no objection. Let it be included in the Orders of the Day everyday. I never desired of the Assembly Department that it should be deleted from the Orders of the Day.

BILLS

The West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill, 1964.

Mr. Speaker: Now the House will take of the legislative business. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I beg to introduce the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Minister of Law: Sir, I beg to move:

That the requirements of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 is concerned.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

Mr. Speaker: The question is:

That the requirements of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the West Pakistan Maitenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 is concerned.

(The motion was carried.)

Minister of Law: Sir, I beg to move:

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved is:

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be taken into consideration at once.

POINT OF ORDER

RE: THE BILL BEING IN CONTRAVENTION OF THE FUNDAMENTAL RIGHTS.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) — on a point of order sir

جناب والا۔ اس بل کے متعلق میں آپ کی خدمت میں ایک قانونی نکتہ پیش کرتا ہوں۔ میرے نزدیک یہ ایک ایسا نکتہ ہے جو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ اس پر غور فرمایا جائے۔ اور اگر ایوان کے دونوں حصوں سے اس پر روشنی ڈالی جائے تو میں اسے welcome کرونگا۔ وہ نکتہ یہ ہے کہ یہ قانون بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ بنیادی حقوق جو کہ تھوڑے ہی عرصے سے ہمیں ملے ہیں کچھ اس طرح ہیں۔

Page 4. Fundamental Right No. 4. Protection against prospective punishment.

جناب والا۔ آپ مجھسے اتفاق فرمائینگے کہ نظربندی بھی سزا ہوتی ہے کوئی انسان جو عقل و فکر کا مالک ہو۔ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ نظر بندی سزا کے مترادف نہیں یا تعزیر نہیں۔ ایک شخص کی حرکات و سکنات کو ۹ × ۹ فٹ کے cell میں۔ جیسا کہ میرے محترم دوست راؤ خورشید علی خان صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔ محدود کردینا اور اس پر یہ کہنا کہ یہ سزا اور punishment نہیں۔ میرے خیال میں قرین قیاس بات نہیں۔ میری رائے میں میرے تمام دوست میرے اس خیال سے اتفاق فرمائینگے کہ نظر بندی سزا کی ایک قسم ہے۔ یہ تعزیر ہے۔ جب ہم اس بات پر اتفاق کرلیں تو پھر اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ترمیمی مسودہ قانون موثر بماضی ہے یا نہیں۔ یعنی اس کا اثر retrospective ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر اس کے متعلق یہ سوچنا ہوگا کہ یہ Fundamental Rights کی خلاف ورزی کرتا ہے یا نہیں۔

جناب والا۔ ترمیمی مسودہ قانون کی کلاز نمبر ۲ اس طرح ہے۔

"In the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960, in section 3, in sub-section (1), the existing explanation shall be re-numbered as explanation I. and the following new explanation shall thereafter be added as Explanation II and shall be deemed..."

This is most important.

"and shall be deemed always to have been so added."

اس کی آخری phrase اور فقرے کا مطلب یہ ہے۔کہ جو ترمیم ہم آج کر رہے ہیں۔ یہ اس قانون میں آج سے چارسال قبل متصور ہوگی۔ یعنی جب سے Maintenance of Public Order Ordinance اس صوبے میں نافذ ہوا ہے تب سے ہی یہ ترمیمی کلاز شامل تصور کی جائیگی۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مسودہ قانون موثر بماضی ہوگا۔ یعنی اس کا retrospective effect ہوگا۔ اس لئے دونوں چیزیں صاف ہوگئیں ۔ ایک تو detention کے متعلق ہے اور دوسری وہ ترمیمی کلاز نمبر ۲ ہے۔

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : This cannot be discussed in this House. He is on a point of order and I should not have ordinarily interrupted him. The point of order should be as to the legality of the business of the House. The legality which can be questioned in law courts cannot be questioned here, whether a certain Bill or law made by this legislature would be *ultra vires* or *intra vires* of the Constitution.

Mr. Speaker : Let him complete his speech and then the Minister may reply to it.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ ان کے شکوک و شبہات کے متعلق میں عرض کرتا ہوں۔ میرے محترم دوست بڑے پرانے وکیل ہیں۔ اچھا تو آگے چلنے سے پیشتر میں ان کے شکوک و شبہات اور اعتراضات کا جواب ہی پہلے عرض کرتا ہوں۔

جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے جناب ملک قادربخش صاحب کی خدمت میں یہ درخواست کرونگا کہ وہ Fundamental Right نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں۔ میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

Fundamental Right No. 4 says:—

"Protection against Retrospective Punishment:

No law should authorise

(a) the punishment of a person for an act or omission that was not punshable by law at the time of the act or omission."

اب جناب والا۔ میں محترم ملک قادربخش صاحب کی توجہ آئین کے Article 133 کی طرف دلاتا ہوں۔ جناب ملک صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ Law Courts کا کام ہے۔ میں مانتا ہوں کہ یقیناً یہ اب بھی ان کا کام ہے۔ اور پہلے بھی انہیں کا کام تھا۔ اب Fundamental Rights Act بنانے کے بعد article 133 میں ایک sub-article کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں اس امر کی وضاحت کردی گئی ہے۔ کہ عدالتیں اس امر کے متعلق فیصلے کرسکیں گی کہ کونسی چیز vires کے مطابق ہے اور کونسی ultra vires ہے۔ لیکن اس اسمبلی کو بھی یہ اختیار ہے کہ یہ سوچ لے۔ غور کرلے۔ فکر و تدبر کرلے کہ ہم جو قانون بنا رہے ہیں وہ کہیں بنیادی حقوق سے تو متصادم نہیں۔ کیا ہم کوئی ایسا قانون تو نہیں بنا رہے جو عدالتوں میں جاتے ہی غیر موثر ثابت ہو اور وہ اسے جاتے ہی کالعدم اور باطل قرار دیدیں۔ article 133 کے تحت ہمیں بھی یہ اختیار دیا گیا ہے۔ تو میں اس ایوان سے درخواست کرونگا کہ یہ Point of Order ہی ایسا ہے جس کا فیصلہ ان سب بنچوں پر بیٹھنے والے دوستوں اور احباب نے کرنا ہے۔ یہ صرف مسٹر سپیکر نے نہیں کرنا۔ کیا ہم ایسا قانون بنا رہے ہیں۔

Mr. Speaker: That is the distinction. So far as the point of order is concerned, whether the ruling is to be from the Chair or this is to be decided by the House?

Khawaja Muhammad Safdar: It is very clear. There is no discretion with the Chair. I beg to challenge it. According to Article 133 the responsibility of deciding whether a legislature has power under this Constitution to make a law is that of the legislature itself and not of the Chair or of any court. That is the point.

Mr. Speaker: If that is the case, is it a point of order? A point of order is always referred to the Chair and a decision on a point of order is always given by the Chair.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ یہ ایک خصوصی قسم کا Point of Order ہے۔ اس سے مراد یہ ہے اگر کوئی خلاف ضابطہ کارروائی اس ایوان میں ہو رہی ہو۔ تو اسکی طرف اس ایوان کی توجہ دلائی جائے۔

Mr. Speaker: If the member means that it is a point of order, then under the Rules, it will be decided by the Chair. As this is not to be decided by the Chair then it is not a point of order.

وزیر زراعت— proper stage پر آپ یہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر— جناب والا ۔ اس سے پیشتر کہ یہ ایوان اپنا قیمتی وقت ایک ایسے قانون کے متعلق غور و خوص کرنے پر صرف کرے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عدالت میں جا کر جب اس قانون کو challenge کیا جائے گا تو وہ void ہوجائے گا میں یہ عرض کروں گا کہ اس غریب ملک کے سرمایہ کو اس طرح محض غورو فکر پر صرف نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی اس معزز ایوان کا قیمتی وقت بحث میں ضائع کیا جائے۔

اب یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے یا اعتراض ہے میں نے یہ دفعہ ۱۳۳ کے تحت پیش کیا ہے۔

میری یہ درخواست ہے کہ ہم نے یہ فیصلہ اس ایوان میں کرنا ہے کیونکہ یہ ترمیمی بل اور تعزیری قانون موثر بہ ماضی ہے جیسا کہ اس کے اغراض و مقاصد میں ہے۔ اور Fundamental Rights کی دفعہ ۴ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لئے اس ہاؤس کا حق ہے اور اس کا یہ فرض ہے کہ یہ آرٹیکل ۱۳۳ کے تحت فیصلہ کرے کہ آیا اسے اس ایوان میں لانا بھی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد میں یہ درخواست کروں گا کہ جناب وزیر قانون کے ارشادات کے بعد مجھے موقع دیا جائے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I will divide my reply into three parts because the Leader of the Opposition has raised three issues.

The first one is: that preventive detention, as we call it, is a punishment and he went on to say that there can be no two opinions about it. My respectful submission is that there can be two opinion about it. I would not say that the Leader of the Opposition has taken up a stand which is absured and impossible but I would very respectfully say that there can be a difference of opinion and there is case law available to show that preventive detention is not a punishment. But that is a question, I would respectfully submit, which will not fall within the discretion or the province of this House to decide. I will refer to this while dealing with the third issue.

The second one is about the fundamental right No. 4 which the Leader of the Opposition just now read out basing his argument that the pro-

posed Amending Bill envisages retrospective legislation and is, therefore, opposed to the fundamental right No: 4. My submission is that you will kindly look into the Explanation which is proposed to be added. True, it is envisaging not only retrospective legislation but prospective legislation as well. Therefore, to that extent it will not be hit by the fundamental right No:4; if at all.

The third one, as the Chair pointed out, is that who is to decide this. The Leader of the Opposition read out Article 133 and I am glad that he at least has this much conviction that he is able to agree with this view point with which he disagreed in the recent past that it is the responsibility of the Legislature and to that extent, the Chair as such, on a point of order cannot hold or cannot rule; a particular legislation which is on the anvil and for consideration before the House; to be out of order and to be thrown out. But, my submission is,-and I think the Leader of the Opposition will agree-that with his efforts and with the efforts of every one of us these fundamental rights which at one time could no be challenged in the Court of Law and to be precise which were not justiciable have now been made justiciable and it is the Courts and Courts alone which could ultimately decide about the vires or otherwise of any legislation proposed or enacted. Therefore, I would with all respect emphasize that either it is only the Courts which can now consider the justiciability of a fundamental right if it is contravened, or alternatively, as the Leader of the Opposition says, it is this Legislature. Therefore in either case, with all humility and respect I would submit that the Hon'ble Speaker cannot take any decision on the point of order one way or the other and therefore, hold that this House is not competent to legislate.

The last argument. We all know it, the Leader of the Opposition knows it that this very Ordinance to which this Explanation II is being added has been challenged before the High Court on an appropriate writ, and if the decision of the High Court is that this is a fundamental right and is justiciable the entire Ordinance will disappear not to speak of the proposed explanation remaining there: This law would go lock, stock and barrel. Therefore, I submit that any argument on the justiciability of a fundamental right or vires of this piece of legislation may not be permitted and no decision may be taken on it, if for no other reason at least for respect to the High Court where this issue is pending and will be decided very soon.

راؤ خورشید علی خان- میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ محض یہ کہنا کہ چونکہ Rights justifiable قرار دئے جا چکے ھیں اس لئے اس معاملہ کو discuss نہیں کیا جا سکتا۔ یہ صحیح نہیں۔ اب جو fundamental rights کے تحت بل آیا ھے اس کے سیکشن ٦ (٢) کو ملاحظہ فرمائیں۔

"The State shall not make any law which takes away or assuages the right so conferred and any law made in contravention of this clause shall to the extent of such contravention be void."

اتنے clear terms میں پابند کردیا گیا ہے تمام سٹیٹ کے organs کو including the legislature کہ ان fundamental Rights کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا۔ اگر اس سے تسلی نہ ہو تو اس کے بعد میں اپنے دوستوں کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ اس ترمیمی بل کے اندر صرف یہی بات نہیں کہ یہ fundamental Rights کے منافی ہے اور fundamental Rights کے منافی کوئی بل void ہے۔ اس پوائنٹ آف آرڈر یا اعتراض کے متعلق میں صرف اسی اعتراض پر اکتفا کروں گا۔

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ میرے محترم دوست وزیر قانون صاحب نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ detention کوئی punishment نہیں ہے۔ اور انہوں نے اس کے متعلق اپنے یقین کا اظہار کیا تھا۔ اور میرے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں غالباً اس سے واقف نہیں میں نے اپنے علم میں اضافہ کے لئے ایک دو روز حتےالمقدور کوشش کی ہے کہ مجھے اپنے نقطہ نظر کے خلاف یہ بات مل جائے کہ detention کسی قانون کے تحت تعزیز نہیں ہے سزا نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ ایسی کوئی چیز مجھے کتب قانون میں نہیں ملی۔ اس لئے میں اپنے محترم دوست سے اس بات پر اتفاق نہیں کر سکتا۔ بلکہ اپنی اس رائے پر اصرار کروں گا کہ کسی قسم کی detention خواہ کسی شخص کو گھر میں ہی پابند کردیا جائے اور جیل میں نہ لے جایاجائے وہ بھی سزا ہے۔ کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسکے چلنے پھرنے اور اسکے آنے جانے پر پابندی لگ گئی ہے۔ یہ سزا ہے اس میں جرمانہ بھی آتا ہے۔ سزا میں جیل میں بھیجنا بھی آتا ہے سزا میں کسی کو پابند مسکن بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسلئے مجھے اس امر سے اتفاق نہیں ہے کہ Detention punishment نہیں ہے۔ میں اصرار سے کہہ سکتاہوں کہ یہ punishment ہے۔ میں اپنے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اسکو سزا تصور کرتے ہیں یا نہیں کرتے ؟ اسکے علاوہ جناب والا۔ اسی پر اکتفا نہیں ہے جیسا کہ محترم دوست راؤخورشید علی خان صاحب نے fundamental Rights کی کلاز (۱) پڑھکر

وضاحت فرمادی ہےکہ کوئی قانون جو کہ بنیادی حقوق کے خلاف ہوگا وہ باطل ہے کالعدم ہے اور میں درخواست کروں گا کہ ایوان fundamental Rights کے متعلق party faction کی رو میں بہہ کر فیصلہ نہ کرے۔

Minister of Agriculture: Question?

خواجہ محمد صفدر— یہ ایسا فیصلہ ہے جو ہمیں ایک سطح پر رہ کر کرنا چاہئے اور یہ بنیادی حقوق جو مجھے اور آپ کو مساوی طور پر حاصل ہیں انکے متعلق جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسمیں وزن ہے اسکو تول لیں اسکو جانچیں۔ اب میں جناب آپ کی خدمت میں دنیا کا jurisprudence کا مسلمہ اصول پیش کرتا ہوں کہ کوئی قانون جو کہ تعزیر رکھتا ہے اپنے اندر اسکو موثر بہ ماضی نہیں بنایا جاسکتا اسکے لئے نہ صرف یہ کہ آج fundamental Rights میں یہ حق دیا گیا ہے بلکہ اس سے پیشتر آپ اپنی آئینی کتاب دیکھیں اسمیں یہی الفاظ principal of Law making کی شکل میں دئے گئے ہیں وہی الفاظ ہیں تھوڑا سا فرق ہے کیونکہ یہاں Rights تھے وہاں صرف recommendating بھی پرنسپل بتائے گئے ہیں۔

جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ Retrospective Punishment کے متعلق کسی قسم کا قانون بنانا دنیا کی کسی لیجسلیچر نے کبھی تسلیم نہیں کیا اور اس سلسلے میں میں ڈاکٹر Salmond کی اتھاریٹی پیش کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر Salmond کو jurisprudence پر ایک بہت بڑی اتھاریٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔ صفحہ ۱۴۷- پر وہ پرنسپل بتارہا ہے۔

Salmond on Jurisprudence. Eleventh Edition, page 147.

وہ پرنسپل بتا رہا ہے کہ لیجلیشن کس قسم کی ہونی چاہئے۔

"Legislation satisfies the requirement of natural justice that laws"
This is very important Sir;

That laws shall be known before they are enforced."

اس سے پیشتر کہ آپ کسی قانون کو نافذ کریں دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ قانون موجود ہے لیکن آج ہم کیا کر رہے ہیں اس قانون کو نافذ کر رہے ہیں چار سال پہلے تک۔ چار سال پہلے جتنے واقعات ہو چکے ہیں وہ سب اس قانون کی زد میں آئیں گے اگرچہ لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آج سے چار سال بعد یعنی ۱۶ مارچ ۱۹۶۴ء کو یہ قانون اس لیجسلیچر کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس کے آگے وہ فرماتے ہیں :

"This particular distinction must not, however, be over-emphasised. Sometimes statutes are made retrospective though this is not now done in the case of statutes creating criminal offences; the maxim "nulla poena sine lege" being rigidly followed in criminal law."

جناب اسی پر اکتفا نہیں۔ میں نے اس ملک کی عدالت ہائے عالیہ کے کچھ فیصلہ بھی دیکھنے کی کوشش کی اور مجھے ایک فیصلہ ملا ہماری سپریم کورٹ کا جو کہ انہوں نے پچھلے ہی سال دیا ہے پہلے میں یہ عرض کر دوں کہ وہ فیصلہ کسی کرمنل آفنس کے متعلق کسی تعزیری قانون کے متعلق نہیں تھا بلکہ انہوں نے یہاں تک دیا ہے کہ سول لا بھی Retrospective بناتے ہوئے عام دیوانی قانون کو موثر بہ ماضی بناتے ہوئے لیجسلیچر کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ لوگوں کے ان حقوق، ان معاہدات اور ان تحفظات کا خیال رکھیں جو کہ اس قانون بننے سے پہلے ان کو حاصل ہو چکے تھے اور ایسا کوئی قانون نہ بنایا جائے جو لوگوں کے حقوق پر، لوگوں کے معاہدات پر، لوگوں کی جائداد پر اثر انداز ہو۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری عدالت عالیہ کے اس قسم کے اور بھی کئی فیصلے ہیں میں صرف یہی لایا ہوں۔ یہاں ہماری سب سے بڑی عدالت اس بات پر زور دے رہی ہے کہ دیوانی مسائل میں بھی ایسے قانون نہ بنائے جائیں جو موثر بہ ماضی ہوں ورنہ یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ فوجداری قوانین جن میں تعزیر دی گئی ہو اس قسم کے بنائے جائیں کہ ان کو موثر بہ ماضی بنا دیا جائے۔ آج اپنے اس قانون کی یہ لائن کاٹ دیجئے آئندہ کے لئے

رکھ دیجئے - اگرچہ ہم اس وقت بھی اس کی مخالفت کریں گے گو اس مخالفت کا رنگ اور ہوگا یہ تو نہیں ہوگا کہ Fundamental Right کے خلاف ہے - اب جناب والا- میں آپ کے سامنے دو لائنیں اس میں سے پڑھتا ہوں - ۱۹۶۳ع میں سپریم کورٹ کا یہ Case جو ۳۲۲ - صفحہ پر ہے.....

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order Sir. You have already given a ruling on the point of order. There is no motion before the House. What is being discussed?

Mr. Speaker: Which point of order?

Mr. Ahmed Mian Soomro: You have given on the point of order that was supposed to have been raised...

Mr. Speaker: I have not given any ruling. (Laughter)

Khawaja Muhammad Safdar: Page 322 of the Supreme Court decisions 1963.

"The courts must lean against giving a statute retrospective operation on the presumption that the legislature does not intend what is unjust."

Minister of Law: I agree with this. It is for the Court to decide and not the member and I.

Khawaja Muhammad Safdar: I will come to that.

"It is chiefly where the enactment would prejudicially affect vested rights or the legality of past transactions or impair existing contracts. That is the rule in question which prevails."

اس کے بعد میرے محترم دوست نے اعتراض اٹھایا ہے اور وہ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ عدالتیں فیصلہ کریں گی - میں نے ان سے پہلے بھی کہا تھا لیکن انہوں نے پہلے اسے تسلیم نہیں کیا تھا کہ عدالتیں اس قسم کا فیصلہ کریں گی لیکن آئین میں ترمیم کے بعد وہ مجبور ہیں یہ تسلیم کرنے کو کہ عدالتیں اس قانون کے متعلق فیصلہ کریں گی کہ اس لیجسلیچر کو کون سے قانون بنانے کا حق حاصل ہے اور کون سے بنانے کا اختیار نہیں ہے- آج سے پہلے قانون کی پوزیشن یہ تھی کہ ان عدالتوں

کو جن کو کہ خود اس آئین کے تحت بنایا گیا ہے کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ قانون کے جواز کا فیصلہ کریں آیا وہ Ultra vires ہے اور اس کا بنانا اس لیجسلیچر یا اس لیجسلیچر کے اختیار میں تھا یا نہیں لیکن آج ہمارے دوست کھڑے ہوکر کہہ رہے ہیں کہ آرٹیکل ۱۳۳ کے سب کلاز (۳) .....

"Nothing in clause (1) or clause (2) shall be construed to have the effect of taking away, limiting or restricting the power of a High Court execisable by it under paragraph (c) of Clause (2) of Article 98."

تو جتنے رولنگ آج تک آئے ہوئے ہیں وہ محض اس لئے آئے ہیں کہ گورنمنٹ نے ہر جگہ آرٹیکل ۹۸ کی Writ petition کی مخالفت کی کہ ہائی کورٹ کو اختیار نہیں ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ یہ قانون بنایا جا سکتا ہے یا نہیں لیکن میں وزیر قانون کی توجہ ۱۳۳ (۱) کی طرف دلاتا ہوں کہ جہاں عدالت کو یہ مقدس اختیار حاصل ہے اور یقیناً حاصل ہے یہ مانیں یا نہ مانیں اس کے علاوہ اس ایوان کو بھی اس قانون کے تحت یہ مقدس اختیار حاصل ہے کہ وہ دیکھے کہ جس کام کےلئے وہ اپنا وقت صرف کر رہے ہیں وہ کام اچھا بھی ہے یا برا ہے۔ کہ آیا ہم کہیں آئین کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے ہیں۔ اگر ہم اس فیصلے پر پہنچیں۔ کہ ہم آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ تو یہ مسئلہ وہیں پر ختم ہو جائے گا۔ اور نہ کسی عدالت میں جانے کی ضرورت ہوگی۔ نہ سینکڑوں روپے خرچ کر کے اپنا اور عدالتوں کا وقت ضائع کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ ہم آئین کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہیں تو اس صورت میں البتہ لوگوں کو یہ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ کہ وہ عدالتوں میں جائیں۔ اس لئے آرٹیکل ۱۳۳ کے تحت اس ایوان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس مرحلے پر جب کہ میں نے یہ اعتراض اٹھایا ہے۔ یہ فیصلہ کرے۔ کہ آیا یہ قانون تعزیری ہے۔ اور اگر تعزیری ہے۔ تو کیا یہ موثر بہ ماضی ہے۔ اور کیا یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ یا نہیں ہے۔ تو اس فیصلے کے بعد ہی ہم آگے چل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم آگے چل ہی نہیں سکتے۔

مسٹر سپیکر— خواجہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے۔ کہ چونکہ بل زیر بحث جس پر بحث کی جا رہی ہے وہ بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ اس لئے اس پر مزید بحث نہیں کی جا سکتی۔ اور اس ضمن میں انہوں نے آرٹیکل ٦ کی سب سیکشن ٣ کا حوالہ دیا ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ کہتے ہیں کہ زیر بحث بل کو چونکہ retrospective effect دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ جہاں تک پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے۔ سپیکر کی جانب سے ہر پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ دی جاتی ہے۔ اور قواعد کے مطابق بھی یہ ضروری ہے۔ کہ جو پوائنٹ آف آرڈر بھی ہو۔ اس پر رولنگ سپیکر کی طرف سے دی جائے۔ خواجہ صاحب نے خود ہی آرٹیکل ١٣٣ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ ذمہ داری ہاؤس کی ہے۔ کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ یہ بل بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ یا نہیں۔ تو اس آرٹیکل کی موجودگی میں یہ فیصلہ سپیکر کی یا Chair کی جانب سے دیا جانا ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ خواجہ صاحب کے مطابق یہ درست بھی نہیں ہے۔ اس لئے ان واقعات کی بناء پر میں یہ Hold کروں گا۔ کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جہاں تک دوسرے اعتراض کا تعلق ہے۔ آرٹیکل ١٣٣ کے تحت ہاؤس کو یہ اختیار ہے۔ کہ اس stage پر ہاؤس فیصلہ دیدے۔ تو اس کے متعلق صورت یہ ہے۔ کہ شروع سے یہ روایت ہے۔ کہ اگر کوئی اعتراض اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ایک بل یا ایک Legislation بنیادی حقوق یا کسی آئین کے منافی ہے۔ تو اس کے متعلق ہاؤس فیصلہ کرتا ہے۔ جہاں تک ہاؤس کے فیصلے کا تعلق ہے۔ اگر ہاؤس اس بل کو پاس کر دے گا۔ تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ خواجہ صاحب کے اس اعتراض کو رد کردیا گیا ہے۔ اگر ہاؤس تمام تقاریر اور اعتراضات کے بعد اس بل کو نا منظور کر دے گا۔ تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اعتراضات منظور ہوگئے ہیں۔ اور ہاؤس نے ان چیزوں کو سمجھتے ہوئے اور ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ دیا ہے۔ تو ان حالات میں آرٹیکل ١٣٣ کے تحت ہاؤس پر ذمہ داری ہے۔ ہاؤس ہی اس کا فیصلہ دے گا۔ اور

ھاؤس کے فیصلے دینے کی Stages کا جہاں تک تعلق ھے۔ کوئی Stage اس کے متعلق Provided نہیں ھے۔ کہ اس Stage پر اس کا فیصلہ دیا جائے۔ یا آخری Stage پر اس کا فیصلہ دیا جائے۔ اور یہ point جب بھی پیدا ھوا کہ ایک بل یا Legislation آئین کے خلاف ھے۔ تو اس کا فیصلہ Parliamentary میں بل کے پاس ھونے یا اس کے پاس نہ ھونے کی شکل میں دیا گیا تو ان حالات میں میں یہ Hold کروں گا۔ کہ جہاں تک آرٹیکل ۱۳۳ کے تحت اختیار کا تعلق ھے۔ اس کے تحت ھاؤس کو یہ اختیار ھے۔ اور اگر ھاؤس اس کو پاس کر دے گا۔ تو خواجہ صاحب کے اعتراضات مسترد کئے جائیں گے۔ اس بنا پر خواجہ صاحب کا اعتراض اور پوائنٹ آف آرڈر Over rule کیا جاتا ھے۔

OBJECTION UNDER RULE 61 OF THE RULES OF PROCEDURE.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: I want to raise an objection under rule 61 of the Rules of Procedure which reads as follows:

"If a Member raises the objection that the Bill as a whole, or any part of the Bill, disregards, violates or is otherwise not in conformity with any of the principles of law-making enumerated in Article 6 of the Constitution, on further proceedings shall be taken with reference to the Bill unless the objection so raised has been disposed of by the Assembly."

Mr. Speaker: So far as the principles of law making are concerned, have they not been repealed under the Constitution?

Mr Iftikhar Ahmed Khan: Only fundamental rights have been made justifiable.

Mr. Speaker: There is an amendment to that part of the Constitution. Article 4, part II—

"for the heading 'Principles of Law-Making and Policy', substitute the heading 'Fundamental Rights and Principles of Policy;'.

In view of that amendment this rule has become redundant.

Khawaja Muhammad Safdar: I beg to differ.

نوابزادہ افتخار احمد خان۔ اگر آپ مجھے سماعت فرمائیں۔ تو میں عرض کرتا ھوں۔ کہ آرٹیکل ۶ میں وہ Principles of Law Making دیئے گئے ھیں۔ جو ھمارے آئین کے Guiding principles ھیں۔ ان میں ایک Principle یہ بھی ھے۔ کہ کوئی قانون ایسا نہیں بنایا

جائے گا۔ جو اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہو۔ اب صدر گرامی۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ کہ زیر بحث بل کے پاس ہونے کے بعد detention کو آپ تعزیری قرار دیتے ہیں۔ یا تعزیری قرار نہیں دیں گے۔ کیا detention سزا ہے یا نہیں ہے۔ لیکن آپ کو ایک چیز تسلیم کرنی پڑے گی۔ کہ یہ قانون مسلمانوں کی اجتماعی زندگی پر چند پابندیاں لگاتا ہے۔ اسلام کی روح .....

مسٹر سپیکر— نواب زادہ صاحب۔ مجھے یہ ارشاد فرمائیے۔ کہ میں نے آپ کی خدمت میں جو گذارش کی ہے۔ کہ جو Principles of Law making ہیں وہ repeal ہو چکے ہیں۔ اور اب اس کی جگہ Fundamental Rights and principles of policy Substitute ہو گئے ہیں۔

Those Principals of Law making are not in the constitution now.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: They have only been made justifiable. Those principles are there.

Mr. Speaker: There are no 'Principles of law-making'.

Khawaja Muhammad Safdar : They are 'principles of policy'. Sir, there were two principles. One was "Principles of Law-Making", they have been substituted by "Fundamental Rights. This is Article 6. Then in Chapter II there are "Principles of Policy" and they still exist.

Mr. Speaker: They do exist but the "Principles of Law-Making" do not exist now.

نوابزادہ افتخار احمد خان— جناب والا۔ بات تو وہی ہے۔ "Fundamental Rights" کی جگہ Principles of Law making آگیا ہے۔ صرف Heading کا فرق ہے اصول تو وہی ہے۔ یعنی آپ جو بھی قانون بنائیں گے۔ اس کے تحت بنائیں گے۔ خواہ اسے آپ Fundamental Rights کہہ لیں یا "Principles of Law making" کہہ لیں۔

Mr. Speaker: May be but the words used are "Principles of Law-Making".

نوابزادہ افتخار احمد خان- مسٹر سپیکر آپ رولز پر جائیں نہ - رولز تو اس وقت کے بنے ہوئے ہیں - جب کہ آپ کے آئین میں Principles of Law making تھا۔

Mr. Speaker : But we are governed by the rules as they are.

نوابزادہ افتخار احمد خان- آپ بھی اس رول کی interpretation کیجئے - اور reasonable interpretation کیجئے - کہ جس وقت آئین میں الفاظ کا استعمال "Principles of Law making" تھا۔ تو رولز اس وقت بنائے گئے - اب چونکہ وہ Heading بدل گیا ہے۔ تو

If so facts this principle will apply to those Fundamental Rights.

مسٹر سپیکر- نوابزادہ صاحب - جہاں تک آپ کے اس پوائنٹ کا تعلق ہے - رول ۶۱ کو refer کرنے کا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ Principles of Law making repeal ہو چکے ہیں۔ اس لئے موجودہ شکل میں آپ کا رول نمبر ۶۱ apply نہیں کیا جا سکتا۔ اور آپ کا پوائنٹ آف آرڈر مسترد کیا جاتا ہے۔

RE: THE BILL BEING REPUGNANT TO THE TEACHING OF ISLAM

علامہ رحمت اللہ ارشد- پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا - میری گذارشات بھی مسودہ قانون زیر بحث کے اس حصے سے تعلق رکھتی ہیں جس سے اس قانون کو موثر بہ ماضی بنایا جا رہا ہے یعنی retrospective effect دیا جا رہا ہے۔ میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا آئین کے Principles of policy کی طرف -

"No law shall be repugnant to the teachings and requirements of Islam cited in the Holy Quran and Sunnat".

پھر میں آپ کی توجہ اس رول ۶۱ کی طرف دلاؤں گا۔

میری گذارشات کا ملخص یہ ہے کہ کوئی قانون اسلام کی تعلیمات کے مطابق اسلام کے قانون سازی کے قواعد کے مطابق موثر بہ ماضی نہیں بنایا

جا سکتا ۔ اس کی تشریح میں اس طرح کروں گا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ جیسا کہ آئین میں دیا ہوا ہے، کوئی قانون اسلامی تعلیمات کے خلاف (teachings کے لفظ کو مد نظر رکھیں) اسلامی تعلیمات کے خلاف اور اس کے تقاضوں کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا ۔ ہم سب کو معلوم ہے جناب کہ قرآن مجید کا ایک حصہ موعظت ۔ تلقین ۔ تبلیغ اور پند و نصائح پر مشتمل ہے ۔ ایک حصہ قصص کا ہے، تاریخ کا ۔ عبرت کے لئے قوموں کی تاریخ کا ۔ ایک حصہ معاملات کے متعلق ہے جس کو ہم تعبیر کر سکتے ہیں .....

Minister of Law : May I respectfully interrupt him. The point of order raised by the member, as we have been able understand is that this legislative action is opposed to certain fundamental rights or principles of law-making.

Mr. Speaker : Not the Principles of law-making.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ یہ قانون سازی اسلام کے خلاف ہے ۔

Minister of Law : Sir, the Chair has already given a ruling as to who is to decide that. My submission is that in view of the Speaker's ruling given earlier, this will be covered by that. Assuming, this is absolutely a rotten piece of legislation, it is against the principles of the Constitution, against the principles of law-making, against fundamental rights, against the principles of Policy and against everything that is contained in the Constitution, the question is, as the Chair has rightly ruled, that the decision will be taken by the Assembly and not by the Speaker. So any point of order on that score, I submit, is irrelevant.

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تو یہی ہے ۔ اس کو آپ elaborate فرما رہے تھے کہ یہ بل اسلام کے منافی ہے اور اس لحاظ سے Fundamental rights کے بھی منافی ہے ۔ اور اس لحاظ سے اس بل پر بحث نہیں ہونی چاہئے ۔ یا اس کو پاس نہیں کرنا چاہئے ۔ تو اس کے متعلق جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں .....

علامہ رحمت اللہ ارشد— پہلے جناب من لیں آپ۔

خواجہ محمد صفدر— پہلے آپ ان کو سن تو لیں۔

Minister of Agriculture: Why should we?

Mr. Speaker: The fact that it is against Islam can be discussed in the first reading, second reading or even in the third reading.

خواجہ محمد صفدر— میں پوری طرح سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میری ناقص رائے میں اگر ہم اس نتیجہ پر پہنچیں کہ یہ بل یا اس بل کا کوئی حصہ اسلامی احکامات کے خلاف ہے۔ تو اس ایوان کے لئے لازم ہے کہ وہ Council of Islamic Ideology کے پاس اس مسئلہ کو refer کرے۔

وزیر خزانہ— (شیخ مسعود صادق)۔ اگر وہ غلط ہو گا تو ہم withdraw کر لیں گے۔ فکر مت کیجئے خواجہ صاحب۔ (قطع کلامیاں) وہ بعد میں بھی جا سکتا ہے۔

وزیر قانون— ہمیں اس Stage پر پہنچنے تو دیں۔

خواجہ محمد صفدر— ابھی آپ کو پہنچاتا ہوں اس Stage پر۔

Minister of Agriculture: He should be stopped from making unnecessary remarks.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ میں اپنے دوستوں کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ پرسوں والی جو جلدی تھی، عجلت تھی، اضطراب تھا، وہ اب نہیں ہے۔ وہ Writ petition تو With draw ہو چکی ہے۔ اب کیوں اضطراب ہے؟ یہ دو دن چلے تین دن چلے۔ کوئی بات نہیں ہے۔ وہ Writ petition جس کی غرض کے لئے یہ بنایا جا رہا تھا، وہ with draw ہو چکی ہے (قطع کلامیاں اور شور)

وزیر خزانہ— یہ general بنایا جا رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

Minister of Law: Khawaja Sahib should not attribute motive.

Mr. Speaker: Order, please.

خواجہ محمد صفدر— میں اس خیال کا ہوں کہ اس کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے۔ قوم کا پیسہ بچ جائے گا۔

Minister of Agriculture: We do not want to waste public money.

علامہ رحمت اللہ ارشد— قوم کا پیسہ تو اس دن تباہ ہو گیا تھا جس دن آپ ان کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

مسٹر سپیکر— اس کے متعلق پھر آپ.....

علامہ رحمت اللہ ارشد— میں جناب اس کے متعلق بڑا Serious ہوں۔ مجھے اپنی گذارشات پیش کرنے دیجئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی روح کے خلاف ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اگر یہ بات جناب والا۔ قبول فرما لیں تو ہم باقی بحث سے بچ جائیں گے۔

Mr. Speaker: So far as this objection is concerned, the point of order is ruled out of order in view of my earlier decision.

BILLS (*contd*).

THE WEST PAKISTAN MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER (AMENDMENT) BILL 1964.

Mr. Speaker: Now we will take up the main motion for consideration. Has Khawaja Sahib, opposed this motion?

خواجہ محمد صفدر— میں نے یہ کہا تھا کہ پہلے میں اس بل پر یہ اعتراض کر لوں۔ پھر اس کو oppose بھی کروں گا۔

Minister of Law: He has not opposed it.

Khawaja Muhammad Safdar: I had opposed it twice. This is a motion amending the motion moved by the Law Minister that the Bill be taken into consideration. That is not an amendment to the Bill. This is an amendment to the motion

Sir, I beg to move :—

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be circulated for the purpose of eliciting public opion thereon by 15th April, 1964.

Mr. Speaker : The motion moved is:—

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be circulated for the purpose of eliciting public opion thereon by 15th April, 1964.

Minister of Law : Sir, I oppose it.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ — ۱) - جناب والا۔ قواعد و ضوابط کی رو سے بل کی پہلی خواندگی کے دوران بل کے بنیادی اصول کے متعلق ہی اظہار خیال کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے موضوعات اور پہلوؤں پر دوسری یا تیسری خواندگی کے وقت اظہار خیال کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں اپنی گذارشات کو صرف اسی حد تک محدود رکھوں گا جس حد تک کہ اس بل کے بنیادی اصول کا یا Principle کا تعلق ہے جو کہ اس کے under lie کرتا ہے۔

جناب والا - جس اصول پر ہماری اس حکومت نے یہ ترمیمی مسودہ قانون تیار کر کے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ سیاسی کارکن جو کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں - اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی وہ سیاسی جماعت جس سے ان کا تعلق تھا، وہ کسی قانون کے تحت خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے۔ تو ان سیاسی کارکنوں کو اس ترمیمی مسودہ قانون کے تحت اگر وہ پبلک طور پر یہ اعلان نہ کریں کہ سابقہ سیاسی پارٹی کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے تو Maintenance of public order ordinance کے تحت گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ ان کو محبوس کیا جا سکتا ہے۔ ان کو نظر بند کیا جا سکتا ہے۔ جناب والا۔ اس مسودہ قانون کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس حکومت کو یہ ضرورت کیوں لاحق ہوئی کہ وہ چند سیاسی کارکنوں کو محبوس کرنے کے مزید اختیارات حاصل کرے کیا حکومت کے پاس اس سے پہلے اس قسم کے اختیارات نہیں ہیں ؟ کیا حکومت کے موجودہ اختیارات ناکافی ہیں؟ اگر ان

سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو یقیناً ہم اس بل کی مخالفت کریں گے اور اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو پھر ہم اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں کہ اس حکومت کو امن عامہ برقرار رکھنے کے لئے public safety کو برقرار رکھنے کے لئے، public order کو برقرار رکھنے کے لئے مزید اختیارات دینے چاہئیں۔

جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ مختلف قوانین کی طرف دلاؤں جو اس حکومت کو اختیار بخشتے ہیں کہ وہ کسی شخص کو نظر بند کر دے۔ کسی کارروائی کو خلاف قانون قرار دیدے۔ کسی کو محبوس یا قید کر دے۔ میں آپ کی توجہ اس وقت صرف اس قانون کی طرف دلاتا ہوں جس میں ترمیم پیش کی جا رہی ہے۔ جناب مجھے اپنا نکتہ نظر واضح کرنے کی غرض سے قدرے اس کی details میں جانا پڑے گا۔ تھوڑی سی تفاصیل پیش کرنا ہوں گی۔ کہ وہ کون کون سے اختیارات ہیں جو لوگوں کی آزادیوں کو جکڑنے کے لئے پہلے ہی اس حکومت کو حاصل ہیں۔ اور ان پر مزید یہ اختیارات اس ایوان سے حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب والا ۔ اب میں اس معزز ایوان کی توجہ Maintenance of public order ordinance کی دفعہ ۳ کی طرف دلاتا ہوں۔ یہ دفعہ تقریباً تین صفحوں پر مشتمل ہے۔ جس میں حکومت کو وہ تمام اختیارات حاصل ہیں جو کسی متشددانہ اور قاہر حکومت کو کسی وقت بھی حاصل ہو سکتے تھے۔ اس حکومت نے تو پہلے ہی اپنے آپ کو ایک آرڈیننس کے ذریعے ان تمام قوتوں سے لیس کر رکھا ہے جن کے متعلق کسی نے کہا ہے۔

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

چنانچہ اس صوبے میں یہ رسم چلانے کے لئے کہ کوئی شخص سر اٹھا کے نہ چلے حکومت کو وہ سب اختیارات پہلے ہی حاصل ہیں۔ اب یہ مزید اختیارات کیوں حاصل کئے جا رہے ہیں۔ آخر ہمیں بھی بتایا جائے کہ ہم انہیں کیوں مزید اختیارات دیں۔

جناب والا۔ دفعہ ۳ بدنام زمانہ اور رسوائے زمانہ دفعہ ہے۔ بحیثیت ایک کامیاب وکیل کے آپ جانتے ہیں کہ ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی سفارش پر حکومت کسی شخص کو کس طرح دو ماہ کے لئے فی الفور نظر بند کر سکتی ہے۔ اور پھر ایک ایسے Tribunal کے سامنے جس کا ۵۰ فیصد حصہ خود حکومت کا حصہ ہوتا ہے۔ جو کہ ایک ملازم ہوتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ جو سنت اس حکومت کی چلی جا رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خود ہوم سیکرٹری اس Tribunal کا ایک ممبر ہوتا ہے جس کے کل دو ممبر ہوتے ہیں۔ یعنی دراصل وہ ۵۰ فیصد ہوتا ہے۔

Mr. Speaker: Please withdraw the word.

خواجہ محمد صفدر۔ سنت کے معنی طریقے کے ہیں جناب۔

Mr. Speaker: Please withdraw the word.

Khawaja Muhammad Safdar: I withdraw.

Mian Abdul Latif: That means tradition.

Mr. Speaker: But that should not be used.

خواجہ محمد صفدر۔ میں withdraw کرتا ہوں جناب۔

تو جناب والا۔ اس حکومت کا طریق کار یہ ہے کہ اس Tribunal میں اپنے ہوم سیکرٹری کو بھیجا جاتا ہے۔ تا کہ ۵۰ فیصد Tribunal اس کے قبضہ اختیار میں رہے۔ اگر اس Tribunal سے سفارش حاصل کر لی جائے تو کسی شخص کو لامتناہی عرصہ کے لئے نظربند رکھا جا سکتا ہے۔ اختیارات کے متعلق میرے بھائی کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ کاش میں ان کے ساتھ اتفاق کر سکتا۔ یہیں بس نہیں۔ بلکہ اس قانون کو ذرا آگے دیکھیئے کہ اس کے ذریعے حکومت کو کیا کیا اختیارات حاصل ہیں۔ دفعہ ۵ کے تحت ایک شخص کو پابند مسکن کیا جا سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنے علاقے میں کسی شخص کو کسی مخصوص مقام پر پابند کر سکتا ہے۔ اور صوبائی حکومت کو یہ

اختیار حاصل ہے کہ وہ سارے صوبے میں کسی شخص کو کسی مقام پر پابند کردے اور اس کا چلنا پھرنا محدود کردے۔ اور اس کی حرکات و سکنات کو اس علاقے تک محدود کردے۔

جناب والا۔ یہیں بس نہیں کی۔ بلکہ اس حکومت کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ اس قانون کے تحت کسی شخص کو کسی وقت بھی Interrogate کر سکتی ہے۔ اور ایک سب انسپکٹر پولیس جس کے پاس وارنٹ ہو کسی شخص کو کسی وقت interrogate کر سکتا ہے اور interrogate ہونے والے شخص پر یہ پابندی ہے کہ وہ صحیح جوابات دے۔ یہ ایک اپنی قسم کا واحد قانون ہے۔ جس میں الزام الیہ پر ذمہداری عائد ہوتی ہے کہ وہ درست جواب دے۔ اور اس کے لئے truthful کا لفظ استعمال کیا ہوا ہے۔

اور پھر جناب والا۔ یہیں بس نہیں کی بلکہ اگر کسی شخص کو interrogate کیا جا رہا ہو۔ تو یہ دنیا کا واحد قانون ہے جس میں interrogate کرنے والے افسر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جتنی چاہے اور جتنی ضروری سمجھے الزام الیہ کے خلاف طاقت استعمال کر سکتا ہے۔ میں وزیر قانون کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دنیا کا کوئی ایسا قانون بتائیں جس میں حکومت نے طاقت کے استعمال کو اسی طرح جائز اور روا رکھا ہو جس طرح اس قانون کے تحت رکھا گیا ہے۔

جناب والا۔ یہیں بس کی ہوتی تو بھی غنیمت تھا۔ لیکن یہ داستان طولانی ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ سیاسی جماعتوں کا گلا گھونٹنے۔ سیاسی کارکنوں پر پابندیاں عائد کرنے اور ان کی زبانیں کاٹنے کے لئے اسی قانون کے تحت ہر قسم کی publications پر پابندی لگائی جا سکتی اور لگائی جا چکی ہے۔ مثلاً میں آج ایک statement دیتا ہوں۔ تو میری اس statement کی وجہ سے جو میری جانب سے شائع ہوئی ہے۔ Maintenance of public order ordinance کے تحت مجھ پر پابندی لگائی جا سکتی ہے اور اس statement کے جاری کرنے سے مجھے روکا جا سکتا ہے۔

جناب والا۔ کونسی ایسی پابندی ہے جو اس ایک قانون کے تحت پہلے ہی سیاسی جماعتوں پر عائد نہیں۔ اور پھر ہم سے یہ مطالبہ کہ ایک نیا اختیار ان کو اور دیا جائے۔ آخر کچھ تو انہیں بھی خیال کرنا چاہئے کہ ہم کیا چیز مانگ رہے ہیں۔ کیا یہی اختیار پہلے ان کو حاصل نہیں۔ اس کی غرض یہی ہے جیسا کہ statement of objects and reasons میں دیا ہوا ہے کہ سیاسی جماعتوں اور سیاسی کارکنوں کو پابند کرنا۔ انہیں مجبور کرنا اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگانا مقصود ہے۔ کیا یہی مقصد پہلے پورا نہیں ہوا۔ ابھی حال ہی میں حکومت نے ایک innocent سا قانون پاس کیا۔ جس کے متعلق کہا گیا کہ This is the least offensive یہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ اور وہ کون سا قانون ہے۔ وہ Loud speaker's ordinance ہے۔ لیکن اس کے اثرات اور مضمرات کیا ہیں۔ یعنی یہ کہ کوئی سیاسی جماعت صوبے میں جلسہ نہیں کر سکتی۔ ان مضمرات کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس صوبے میں تمام سیاسی جماعتیں مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس قسم کے قانون کی آخر کیا ضرورت ہے۔ جب کہ سیاسی جماعتوں کی سرگرمیاں پہلے ہی ختم ہو چکی ہیں۔ زبان سے تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہم اس ملک میں سیاسی جماعتوں کو پنپنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل یہ ہے کہ ایک ایک قدم پر پابندی ہے۔ کوئی زبان سے کچھ کہے تو اس کی زبان کاٹتے ہیں کوئی ہاتھ سے کچھ کرے تو اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں۔ چلنے پھرنے پر پابندی ہے۔ گفتگو پر پابندی ہے حتیٰ کہ سوچنے پر بھی پابندی ہے۔ آج سے ۴ سال پہلے کی تعزیر آپ کے پاس موجود ہے۔ اب اس کی ضرورت ہے۔ ذرا خیال فرمائیں کہ کیا یہ جائز ہے۔ کیا یہ انصاف کا تقاضا ہے۔ میں ماننے کو تیار ہوں اور آپ مجھے سمجھا دیں کہ انصاف کیا چاہتا ہے کیا یہ پابندی نہیں۔

میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سیاسی جماعتوں کو پابند کرنے کے لئے Criminal Law Amendment بل موجود ہے۔ جس کے تحت جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔

جناب والا۔ اس قانون میں نہ صرف یہ ہے کہ کسی سیاسی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کے کسی کارکن کو جو اس جماعت کے کالعدم اور خلاف قانون قرار ہونے کے بعد اس کی کسی سرگرمی میں حصہ لے۔ تو اسے تین سال کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اور جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ آپ وہ راستہ کیوں اختیار نہیں کرتے اور اس غرض کے لئے یہ ترمیم کیوں لا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے ایسی کسی جماعت سے تعلق رکھا ہوا تھا جو آج خلاف قانون قرار پائی ہے۔ اس پر مزید پابندی لگا رہے ہیں اور اس پر مزید بندشیں ڈال رہے ہیں۔ آپ کے پاس کرمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کے تحت پہلے ہی اختیارات موجود ہیں اور آپ ان کو تین تین سال کی قید دلا سکتے ہیں۔ آپ اس قانون کو کیوں استعمال نہیں کرتے۔ میں یہ کہوں گا کہ انگریز نے ۲۰۰ سال سے اس برصغیر پر حکومت کی اور اپنی شہنشاہیت اور استعماریت کو قائم رکھنے کے لئے حد درجہ جابرانہ قوانین وضع کئے تھے۔ آج میں اپنے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کون سی شہنشاہیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ایسے قوانین لا رہے ہیں جو انگریز نے اپنے لئے بنائے تھے۔ وہ اس وقت حکمران تھا۔ ۶ ہزار میل سے چل کر آیا تھا اور ہم غلام تھے۔ آج یہ ہمارا اپنا ملک ہے ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ آپ اور ہم اس ملک کی پیداوار ہیں۔ ہمارے خیالات میں تضاد ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت حال میں کیا آپ انگریزوں جیسے قانون پسند کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ یہ ہمارا بھی اسی طرح ملک ہے جس طرح آپ کا ہے۔ ہم اس ملک کے مساوی حصہ دار ہیں۔ ہم بھی اس ملک میں عزت سے جینا چاہتے ہیں۔ آپ کو یہ وزارتیں مبارک لیکن ہمیں جینے تو دیں۔ ہمیں جینے کا حق ہے۔ ہمیں بھی اس ملک میں سانس لینے کا حق ہے۔ ہمیں بھی رہنے سہنے کا حق حاصل ہے۔ ہمارے اس حق کو جسے انگریز نے بھی ہم سے نہیں چھینا تھا۔ اب آپ چھیننا چاہتے ہیں۔ خدا را انصاف کیجئے۔ غریب عوام کو اس ملک میں رہنے کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ آپ کس طرف جا رہے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اس بات کا بھی خیال کیا۔ آپ اس

قانون سے جو ۱۹۴۱ سے پہلے اس صوبہ اور اس ملک پر حاوی و ساری تھا مقابلہ کیجئے۔ ۱۹۶۲ اور ۱۹۶۳ کے قوانین سے جو اس ملک میں بنائے گئے ھیں مقابلہ کیجئے۔ دنیا کہتی ھے کہ مارشل لاء ایک لاقانونیت کا دور ھوتا ھے۔ عام طور پر اسے اس رنگ میں دیکھا جاتا ھے کہ لوگ اس کے نام سے ڈرتے ھیں اس کے نام سے خوفزدہ ھوتے ھیں۔ لیکن میرا دعویٰ ھے کہ جس قدر جبر و تشدد قانون کی شکل میں اس اسمبلی میں پاس کرا کر صوبہ پر نافذ کئے جا رھے ھیں مارشل لاء کے زمانہ میں بھی نہیں نافذ ھوئے تھے۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — Question

خواجہ محمد صفدر— میرے دوست Question کہتے ھیں میں ان سے پوچھتا ھوں کہ کیا Press and publication order مارشل کے زمانہ میں موجود تھا۔ (آوازیں - شیم شیم)

آپ اس ملک کو پابند کرنے پر تلے ھوئے ھیں۔ میں نہایت ادب سے اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کروں گا اور نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ وہ تمام اختیارات حاصل کریں جو اس ملک کی سالمیت کے لئے ھوں۔ دونوں ھاتھوں سے وہ تمام اختیارات سمیٹ لیں جو اس ملک کی سالمیت کو بچانے کے لئے ھوں ھم خود وہ اختیارات آپ کو دینے کو تیار ھیں۔

وزیر خزانہ— آپ کیا دیں گے۔ ھم خود لے لیں گے۔

Minister of Law: May I Sir rise on a point of order. I have been very patiently hearing the illuminating speech of the Leader of the Opposition. The motion before the House is whether this bill should be referred to the public for eliciting its opinion thereon. The mover is actually discussing the merits of the original Maintenance of Public Safety Order. Not a word has been said about the proposed legislation. I have yet to hear from him as to why the Bill should go to the public for its opinion.

Mr. Speaker: Memon Sahib, he is still in possession of the House.

Minister of Finance: He should not be allowed to repeat his arguments.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں رول نمبر ۶۲ کا حوالہ دیتا ہوں ۔ ہم اس بل کی پہلی خواندگی پر اسکے Principles کو لے سکتے ہیں اور اس پر رول ۶۲ کے تحت بحث کرسکتے ہیں ۔ میرے پاس کتاب نہیں ورنہ میں پڑھ دیتا ۔

Mr. Speaker : Please continue.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ تمام اختیارات جو اس حکومت کو ملک کی سالمیت کے لئے درکار ہیں وہ میں دونوں ہاتھوں سے دینے کو تیار ہوں وہ تمام اختیارات جو اس ملک کی idealogy کو قائم رکھنے کے لئے اور تحریک پاکستان کے نظریہ کو پروان چڑھانے کے لئے درکار ہیں میں وہ ان کو دینے کو تیار ہوں۔ اور وہ اختیارات پہلے بھی ان کو مل چکے ہیں اور میں بتادوں کہ کہاں ملیں گے۔ وہ Political Parties Act میں ہیں ۔

کوئی سیاسی جماعت جو ان دو مقاصد کے خلاف ہو وہ اس ملک میں پیدا نہیں ہوسکتی ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ فاضل ممبر نے فرمایا ہے کہ وہ اس Stage پر Principles of Bill پر تقریر کر رہے ہیں ۔ میرے خیال میں یہ درست نہیں ۔ وہ اس وقت اپنی ترمیم پر تقریر کر رہے ہیں ۔ اور جو چیز اس وقت amendment سے متعلق نہ ہوگی وہ irrelevant ہے۔

مسٹر سپیکر۔ خواجہ صاحب ۔ جو ترمیمی بل ہے اس کے main principles کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔

میاں محمد اکبر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کیا یہ وزیر تعلیم صاحب کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کو بتائیں کہ کوئی تقریر relevant ہے یا irrelevant ہے یا یہ آپ کی صوابدید ہے کہ آپ کسی ممبر کو کہیں کہ یہ relevant ہے یا irrelevant ہے۔

Mr. Speaker : The decision is always from the Chair, but every Member has the right to point out.

Khawaja Muhammad Safdar : They are welcome to point out.

جناب والا ۔ رول نمبر ۶۰ کا حوالہ دیتا ہوں۔

Rule 60—Motions to be made by Member-in-Charge—
"(a) that it be taken into consideration by the Assembly at once."

جناب والا ۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمیں وزیر تعلیم پڑھے لکھے ملے ہیں اور وہ ہمیں point out کر سکتے ہیں۔

اب میں رول ۶۲ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Rule 62: "(1) On the day on which any of the motions referred to in Rule 61 is made, or on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the Principles of the Bill and its general provisions may be discussed."

I need not refer to it again.

جناب والا۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ہم اس سارے صوبے کے جملہ انسانوں کو جو کہ تحریک پاکستان کے نظریے کے خلاف تھے یا ہیں جو اس ملک کے استحکام کے خلاف ہیں میں ان کو نظربند کرنے بلکہ پھانسی لگانے کے اختیارات دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں کو اپنی کرسیوں کی حفاظت درکار ہو تو اس کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو یہ اختیار دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور جو یہ اختیارات جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو وہ پولٹیکل پارٹیزایکٹ جو اس ملک کا قانون ہے۔ وہ اس میں شامل ہیں میں وزیر تعلیم کی خصوصی توجہ دلاتا ہوں۔

Lawful political activities.

"No Political Party shall be formed with the object of propagating any opinion or acting in a manner prejudicial to—

"(1) Islamic ideology or the integrity or security of Pakistan."

یہ اختیارات پہلے ہی آپ کو حاصل ہیں اور ان اختیارات کے تحت اگر کوئی سیاسی جماعت ان دونوں مقاصد کی خلاف ورزی کرتی ہے تو جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا اس کو صرف محبوس ہی نہیں کرنا

چاہئے بلکہ اس کو پھانسی کے تختے پر لٹکانا ہوگا۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کہ رولنگ پارٹی کے صدر کی طرح پبلک طور پر یہ اعلان کریں کہ یہاں اس ملک میں ایک سیاسی جماعت ہے جو کہ بیرونی طاقت کو اس ملک پر قبضہ کرانے کی کوشش میں ہے اور پھر اس سیاسی جماعت کو اس پبلک اعلان کے بعد بھی یہ ہی کھلا چھوڑ دیں۔ راولپنڈی میں کل کنونشن مسلم لیگ کے صدر نے جھنڈا لہراتے ہوئے یہ کہا تھا۔ انہیں تو یہ کہتے ہوئے افسوس نہیں ہوا لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— اس کا نام پاکستان مسلم لیگ ہے۔

خواجہ محمد صفدر — آپ اس کا جو چاہیں نام رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں ایک ایسی سیاسی جماعت موجود ہے جو کہ کسی فارن پاور سے ساز باز کر رہی ہے اس واسطے ممکن ہے کوئی فارن پاور نعوذ باللہ من ذالک قبضہ کر لے۔ میں حیران ہوں کہ آخر یہ وزارت کیا کر رہی ہے یہ ایک بڑی رولنگ پارٹی سے تعلق رکھتی ہے۔ جس سیاسی جماعت کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس کے صدر کا یہ قول ہے اور ان کا یہ قول حقیقت پر مبنی ہوگا تو آپ کیا دیکھ رہے ہیں کیوں نہیں ایسی سیاسی جماعت کے افراد کو عوام کے سامنے ننگا کر دیتے تا کہ عوام ان کو دھکا دے کر باہر ملک سے نکال دیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے جو اس ملک کی Executive اور اس ملک کی انتظامیہ اس ملک کے ساتھ کر رہی ہے۔ یہ اتنا بڑا جرم ہے اور اس جرم کے کرنے والے اتنے ہی مجرم ہیں جتنا کہ وہ لوگ جو نعوذ باللہ من ذالک اس ملک کو فارن پاور کے قبضہ میں دینا چاہتے ہیں۔ اتنے بڑے گناہ پر صرف ایک تقریر میں حوالہ دے دینا اس کے متعلق عملی طور پر کچھ نہ دکھانا۔ کیا کہا جائے اور کیا نہ کہا جائے۔ آپ ہم سے وہ اختیار مانگ رہے ہیں جن فرائض کی ادائیگی بے ضابطہ ہے میں کہتا ہوں کہ آپ ان سازش کرنے والوں کو کیوں نہیں روک دیتے۔ کیوں

نہیں ان کی نشاندھی کرتے۔ آپ یہ اختیارات صرف اپنے سیاسی حریفوں کو کچلنے کے لئے مانگ رہے ہیں اور ملک کی Integrity اور solidarity اور پاکستان کی آئیڈیالوجی کے تحفظ کے لئے نہیں بلکہ یہ اختیارات آپ ہم سے اپنے تحفظ کے لئے مانگ رہے ہیں۔ہم یہ اختیاراتقطعی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب والا۔ میں اس مسودہ قانون کے متعلق جو اس وقت زیربحث ہےنہایت ادب سے اپنے ان دوستوں کی خدمت میں جو کہ میرے سامنے تشریف فرماہیں یہ درخواست کروں گا کہ میں نے صوبائی حکومت کی ان قوتوں کو پورے طورسے بیان نہیں کیا ہے جستہ جستہ تھوڑا تھوڑا آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ یہ طاقت اور یہ قوت پہلے ہی سے اس صوبائی حکومت کو حاصل ہے۔ اور جو اس وقت طاقت اور قوت صوبائی حکومت کو حاصل ہے جسکا میں نے ابھی ذکر نہیں کیا اور انشااللہ کسی دوسرے وقت اس کے متعلق گذارش کروں گا تو ایسی صورت میں کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ حکومت کو کچھ مزید قوت دی جائے تا کہ وہ اپنے سیاسی حریفوں کو کچل سکے ان کو پامال کر سکے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ میں اس بناء پر اس مسودہ قانون کی مخالفت کر رہا ہوں کہ پہلے ہی طاقت بہت کافی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ انگریزوں کو وہ قوتیں نہیں حاصل تھیں اور وہ قانونی قوتیں ان کو نہیں حاصل تھیں جو کہ ہمارے ان دوستوں کے پاس ہیں۔ جو آج حکمران ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ اس بل کو پبلک کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجا جائے۔

مسٹر افتخاراحمدخان (جھنگ۔ ۱)— صدر محترم۔ خوش قسمت ہیں ہم کہ ہم ڈیڑھ سو افراد جن کو آج مغربی پاکستان میں اس معزز ایوان کا رکن ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس اعزاز پر اور اس افتخار پر اور اس ممبری پر ہم جتنا بھی ناز کریں جتنا بھی فخر کریں کم ہے اس لئے کہ ہر روز اس معزز ایوان کے سامنے ایک ایسا قانون ضرور آ جاتا ہے جس کی مثال آپ تاریخ کے صفحات پر نہیں دیکھیں گے ہم تاریخ کے صفحات پر

ڈکٹیٹروں کا راج بھی پاتے ہیں ہم بادشاہوں کا راج بھی دیکھتے ہیں ہم سامراجیوں کا اقتدار بھی پڑھتے ہیں لیکن تعریف کرتا ہوں اس دماغ کی اور اس ذہن کی جو اس ایوان میں توثیق کے لئے کوئی نہ کوئی قانون ایسا سوچ کر بھیجتا ہے ایسا سمجھ کر بناتا ہے کہ جس کو دنیا دیکھ کر عش عش کرنے لگتی ہے۔

صدر گرامی۔ اگر مختصر سے Explanation کے بعد آپ قانون کو دیکھیں تو یہ بالکل بے معنی نظر آئے گا۔ کہ جس جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ اس تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے وہ اس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کرے۔ اور ایک ہفتہ بعد میں بھی اعلان کر دے۔ تو اس سے بچ سکتا ہے۔ کیا مضحکہ خیز دفعہ ہے۔ کیا مضحکہ خیز، لایعنی دفعہ ہے۔ جو اس قانون میں آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ صدر گرامی۔ مقصد یہ نہیں ہے جو یہاں پر بتلایا گیا ہے۔ مقصد صرف ایک ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس صوبے کے چار کروڑ انسانوں کو ہر روز یہ بتایا جائے کہ تم محکوم ہو۔ غلام ہو۔ تم مجبور ہو۔ ہم حاکم ہیں۔ ہم حکمران ہیں۔ ہم بادشاہ ہیں۔ شہنشاہ ہیں۔ صرف ایسے قوانین کے اطلاق سے ہر سورج چڑھنے کے ساتھ لوگوں کو یہ یاددھانی کرائی جاتی ہے۔ کہ آپ پر حکومت ڈنڈے سے کی جاتی ہے۔ حکمرانی ہم سے ہے۔ تم سے نہیں ہے۔

صدر گرامی۔ سیفٹی قوانین کا استعمال دوسری حکومتوں نے بھی کیا ہے۔ ان کی پیشتر حکومتوں نے بھی کیا ہے۔ کوئی شخص ان کے اس فعل کو، ان کے اس قانون کے استعمال کو، خواہ اس قانون کو خان عبدالقیوم خان نے استعمال کیا۔ خواہ اس قانون کا استعمال میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کیا۔ خواہ اس کا استعمال مسلم لیگ کی حکومت نے کیا۔ اور خواہ اس قانون کا استعمال ری پبلکن نے کیا۔ یہ کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ لیکن صدر گرامی۔ ایسے قوانین کی تشکیل اور ان کا استعمال اگر ان کے لئے ناجائز تھا۔ اگر ان کے لئے ممنوع تھا۔ تو کون سی وجہ ہے۔ کیا جواز ہے آپ کے پاس کہ یہ قانون آپ کے ہاتھ میں زیادہ موزوں ہے۔ آپ اسے اچھی طرح سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے* XXXXXXXXXX

* Ex punged as ordered by the Speaker.

Minister of Law : Sir, may I request that these words may be expunged. We are not dealing with Martial Law here or its efficacies or its soundness.

Mr. Speaker : These remarks are expunged.

نوابزادہ افتخار احمد خان— صدر گرامی۔ آپ نے یہ بات کہی تھی۔ کہ آپ پرانے سیاستدانوں کی بدکرداریوں کی وجہ سے یہ انقلاب، یہ تبدیلیٔ حکومت، یہ جبر کے ساتھ انقلاب کر رہے ہیں۔ اگر انکے افعال کی سزا ہوسکتی ہے۔ تو آج آپکے پاس کونسی وجہ ہے۔ کونسا جواز ہے۔ جو آپ ان ہی روشوں اور راستوں پر چل رہے ہیں۔ لیکن صدر گرامی۔ میں نے غلط کہا کہ میں نے ان کا مقابلہ ان لوگوں سے کر ڈالا۔ کہاں وہ۔ کہاں یہ۔ کہاں راجہ بھوج ... اب خالی جگہ کو آپ ہی پر کر لیجئے۔ وہ پھر اس ملک کے قائد تھے اس ملک کے بنانے والے تھے۔ اس ملک کے لئے قربانیاں دینے والے تھے۔ اس ملک کا تحفظ انکی ذمہ داری تھی۔ لیکن ان لوگوں کی یہ ذمہ داری نہیں ہے۔ نہ ان لوگوں نے اس ملک کو بنایا ہے۔ نہ اس ملک کی تشکیل میں انکا ہاتھ ہے۔ آپ میں سے اکثر و بیشتر حضرات انگریز کے ساتھ تھے۔ انکے علمبردار تھے۔

Mr. Speaker : No personal remarks.

نوابزادہ افتخار احمد خان— اس لئے اگر وہ ان قوانین کو استعمال کرتے تھے۔ تو انکے پاس کوئی وجہ جواز تھا۔ وہ ایک نمائندہ حیثیت رکھتے تھے۔ وہ اس اسمبلی کے سامنے جوابدہ تھے۔ وہ اس اسمبلی کے ماتحت تھے۔ لیکن اس قانون کا استعمال ایسی حکومت کے ہاتھ میں ہو۔ جو نہ تو اس اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہے۔ اور نہ ہی عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔ انتہائی مضحکہ خیز بات ہے۔

صدر گرامی۔ اب یہ دیکھئے۔ کہ جماعت اسلامی ..... بعض وقت میں حیران ہوتا ہوں کہ آخر اگر آپ کو اس جماعت سے اتفاق ہے۔ یا اختلاف ہے۔ ان کے قائد سے، ان کے سیاسی نظرئے سے، انکے تنظیمی ڈھانچے سے اگر آپ کو اتفاق ہے۔ یا اختلاف ہے۔ تو ہوا کرئے۔ لیکن میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آسکی کہ۔ ان سے کونسی خطا سرزد ہوئی ہے۔ انہوں نے

کونسا گناہ کیا ہے انہوں نے کونسے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ کہ آپ انکے لئے روز ایک نئی سزا تجویز کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔ بلکہ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ آپ نے انکے سالانہ اجتماع منعقدہ لاہور میں اپنے معروف ہتکنڈے استعمال کئے۔

Mr. Speaker: That has nothing to do with the present amending Bill.

میاں عبداللطیف — یہ ان ہی کے لئے ہے۔

Mr. Speaker: It is nowhere mentioned in the Bill.

نوابزادہ افتخار احمد خان— صدر گرامی۔ آج اس ملک میں اگر کوئی جماعت خلاف قانون ہے۔ تو صرف جماعت اسلامی ہے۔ اگر یہ قانون کسی جماعت کے لئے بنایا جارہا ہے۔ کسی فرد کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اس جماعت سے متعلق ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں۔ کہ ہم جماعت اسلامی اور اسکے کارکنوں کو اس قانون کو زیر بحث لاتے وقت علحیدہ کریں۔ تو معاف فرمائیے۔ یہ بالکل علحیدہ نہیں ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ قانون ان کے لئے ہی بنایا جارہا ہے۔ اب سے پہلے انہوں نے اپنا معروف ہتکنڈہ استعمال کیا۔ اور انکے جلسے میں گڑ بڑ کرائی۔ پستول چلوائے۔

Minister of Law: May I again raise a point of order.

As I have repeatedly and very respectfully submitted all these issues are *sub-judice*. As to what happened at the Jamaat-e-Islami meeting etc., all these issues are *sub-judice*.

Mr. Speaker: I uphold the point of order. Matters which are *sub-judice* should not be raised.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: May I know whether a Bill can be moved with regard to matters which are *sub-judice*?

Khawaja Muhammad Safdar: A very pertinent question.

نوابزادہ افتخار احمد خان — صدر گرامی۔ عجیب بات ہے۔ کہ آپ قانون سازی ... آپ کو علم ہوگا۔ کہ عدالت عالیہ کے سامنے یہ مسئلہ زیر سماعت ہے۔ کہ آیا ۱۹۰۸ء کا وہ قانون ہمارے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔ یا نہیں۔ کراچی بینچ کے سامنے اب یہ مسئلہ ایک writ کے ذریعے زیر

سماعت ہے۔ پورے ملک کو معلوم ہے۔ اس حکومت کو معلوم ہے۔ اس ایوان کو معلوم ہے۔ کہ عدالت عالیہ نے ابھی یہ فیصلہ دینا ہے۔ کہ ۱۹۰۸ع کے قانون کے ماتحت کیا کسی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن انکی ڈھٹائی قابل غور ہے۔ کہ ابھی بنیادی فیصلہ نہیں ہوا۔ ابھی بنیادی اور پہلا فیصلہ ہونا ہے۔ کہ ۱۹۰۸ع کا قانون جائز ہے۔ یا ناجائز ہے۔ ہمارے بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ یا انکے مطابق ہے۔ اور یہ اسکی تشریح و توضیح اپنے سر لے رہے ہیں۔ کیا آپ اسکو توہین عدالت سے موسوم نہیں کرینگے۔ کیا آپ اس نتیجے پر نہیں پہنچیں گے۔ کہ عدالت کو صحیح فیصلے پر پہنچنے سے پہلے وہ ایک اور رائے اسکے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ صوبائی ایوان نے اس قانون کی بلا واسطہ توثیق کردی ہے۔ مجھ پر ایک یہ اعتراض وزیر قانون صاحب کا ہے۔ کہ اس جلسے میں گڑ بڑ اور اس میں غنڈہ گردی اور اس میں ایک شہید کا خون بہانہ تو زیر سماعت ہے۔ لیکن کیا یہ زیر سماعت نہیں ہے۔ کہ ۱۹۰۸ع کا قانون آپ کے آئین سے متصادم ہے ؟

تو صدر گرامی۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ باوجود ان تمام کوششوں کے میں اب تک یہ معلوم نہیں کرسکا کہ آخر جماعت اسلامی نے قصور کیا کیا تھا۔ کوئی زیادہ دن کی بات نہیں۔ محض ایک سال پہلے کی بات ہے کہ ان کے امیر کو ایک بہت با اثر شخصیت نے کہا تھا۔ لاہور میں کہا تھا۔ اس تاریخی شہر میں کہا تھا کہ آپ کے literature کا، آپ کی کتابوں کا مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔ میں آپ کا بہت مداح ہوں۔ لیکن نہ معلوم کہ حکومت کی، تمام صوبجاتی حکومت کی، تمام مرکزی حکومت کی پوری طاقت صرف اس جماعت کو کچلنے پر لگی ہوئی ہے۔ دو الزامات منظر عام پر آئے ہیں جو انہوں نے بیان کئے ہیں۔ پہلا الزام یہ ہے کہ اس جماعت کے امیر کے خیالات پاکستان بننے سے پہلے اس ملک کے خلاف تھے۔ یہ تو میں صحیح جواز سمجھ نہیں سکتا۔ اسلئے کہ آپ کی آج کی حکومتوں میں وہ لوگ موجود ہیں جو اعتقادی طور پر اور عملی طور پر پاکستان بنانے کے خلاف تھے۔ اگر آپ مجھے نام لینے کی اجازت دیں تو میں انکے نام گنوا سکتا ہوں۔ میں انکے کردار گنوا سکتا ہوں لیکن صدر گرامی۔ آداب مجلس کے خلاف ہے کہ میں ان کے نام گنواؤں۔ لیکن کون اس سے

انکار کرسکتا ہے کہ ان پچھلے سولہ سال میں ایسی حکومتیں آئیں، میں آپ کو مورد الزام قرار نہیں دیتا، آپ سے پہلے بھی کئی حکومتیں آچکی ہیں سولہ سال میں، کہ جنہوں نے دشمنان پاکستان کو اپنی حکومت میں شامل کیا۔ اپنے مشوروں میں شامل کیا۔ تو اس لئے محض اس الزام پر کہ وہ اس ملک کے بنانے یا اس ملک کی تخلیق کے خلاف تھے، ان کو دبایا جارہا ہے۔ اگر یہی اصول ہے تو پھر آئیے میں اور آپ مل کر، میں آپ کو پیش کش کرتا ہوں کہ آئیے ہم اور آپ مل کر لسٹ تیار کریں کہ کون اس ملک کے دشمن تھے، کون اس ملک کے غدار تھے۔ اگر آپ یہ اصول قائم کرلیں اور اس اصول پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوجائیں تو ہمارے اور آپ کے اختلافات بہت حد تک دور ہوسکتے ہیں۔ تو اس لئے صدر گرامی۔ یہ کوئی وجہ نہیں ہے۔

دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کسی بیرونی ملک کی امداد اس جماعت کو حاصل تھی۔ لیکن صدر گرامی.....

Minister of Law : Are we concerned here with the Jamaat-e-Islami.

Mr. Speaker : Please be relevant.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : I am very much relevant.

Mr. Speaker : The member should not discuss the activities of a particular Jamaat.

نوابزادہ افتخار احمد خان — صدر گرامی - آپ کے حکم کے احترام میں، میں اس موضوع کو چھوڑتا ہوں۔ ویسے میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانون سازی میں ہم اس مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں، ہم اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ہماری قانون سازی افراد کو اور جماعتوں کو نقصان پہنچانے یا فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتی ہے۔ ملک یا قوم کی بہتری اور بھلائی کے لئے نہیں ہوتی۔ اور قانون زیر بحث جس جماعت کے متعلق میں عرض کررہا تھا، خاص اسی جماعت کے لئے بنایا جارہا ہے۔ لیکن میں اس موضوع سے علیحدہ ہوتا ہوں۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قانون کی اور اس بات کی کہ سات دن پہلے اور سات دن بعد وہ اعلان کریں کہ اس جماعت سے ان کا تعلق نہیں ہے، اس کی ضرورت کیا ہے؟ جب آپ ایک جماعت کو خلاف قانون قرار دیتے ہیں اور خلاف قانون قرار دینے سے وہ جماعت قانونی طور پر، وہ جماعت عملی طور پر، وہ جماعت آئینی طور پر، وہ جماعت اخلاقی طور پر ختم ہوجاتی ہے تو پھر اسکی ممبر سازی کا سوال کہاں باقی رہ جاتا ہے؟ جب وہ جماعت ہی نہ رہی۔ جب اسکی Executive committee ہی نہ رہی تو اس کی ممبر سازی کہاں رہ گئی؟ تو اس لئے میں سوائے اس کے اور کیا کہوں کہ آپ ناک سے لکیریں نکلوانا چاہتے ہیں۔ جماعت آپ نے ختم کردی۔ اسکی Executive committee کو آپ نے ختم کردیا لیکن اس کے باوجود بھی آپ اتنے بے چین، اتنے پریشان ہیں کہ یہ چاہتے ہیں کہ اس کے جو پرانے ممبر رہ چکے ہیں، وہ یہ بھی کہیں کہ ہم توبہ کرتے ہیں۔ آپ کے پیر پکڑتے ہیں۔ ہماری خطائیں معاف کردیجئے۔ صدر گرامی۔ اعلانات کچھ ہیں ان کے اور کرتے یہ کچھ ہیں۔ کہتے ہیں اس ملک میں جمہوریت کا بول بولا ہے۔ اس ملک میں آزادی ہے۔ جماعتوں کو نشو و نما پانے کے پورے مواقع حاصل ہیں۔ اور دوسری طرف یہ حالت ہے کہ جو جماعت بھی ابھرتی ہے، جو کارکن بھی سر اٹھاتا ہے، جو جماعت بھی منشور لے کر عوام کے سامنے پہنچنا چاہتی ہے۔ آپ اس کے راستے میں حائل ہوتے ہیں۔ اس کے راستے میں نہ صرف حائل ہوتے ہیں بلکہ آپ اس کو بزور شمشیر بزور قانون اور جبرو تشدد کے ساتھ اس جماعت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا فائدہ کیا ہے؟ کیوں آپ دنیا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ آپ اعلان کیجئے۔ آپ سیدھا اعلان کیجئے کہ اس ملک میں جمہوریت نہیں ہے۔ اس ملک میں بادشاہت قائم ہوچکی ہے۔ اس ملک میں شہنشاہت آچکی ہے۔ جس نے شہنشاہیت کی پوجا کرنی ہے وہ اس ملک میں رہے اور جس نے شہنشاہیت کی پوجا نہیں کرنی وہ ختم ہو۔ یہ ایماندارانہ راستہ ہوگا۔ لیکن صدر گرامی۔ یہ کونسا طریقہ ہے کہ کہتے یہ کچھ ہیں، عمل ان کا کچھ ہے؟ اس پر مجھے ڈاکٹر اقبال کا وہ مشہور شعر یاد آتا ہے۔

یہ علم ، یہ حکمت ، یہ تدبر ، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات۔

اس لئے صدر گرامی۔ میں آپ کی اجازت سے اور آپ کے توسط سے اپنے معزز ممبران کی خدمت میں عرض کرونگا کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ قانون پاس ہوجائیگا۔ مجھے معلوم ہے کہ اس قانون کی توثیق کردی جائے گی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اب ان کی طرف سے کسی یقین دھانی کرانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جس وقت Maintenance of Public Order Ordinance اس ایوان کے سامنے پچھلے سیشن میں پیش ہوا تھا تو اس جانب سے یہ یقین دھانیاں کرائی گئی تھیں اپنے ممبران کو، یہ Assurances دی گئی تھیں ممبران کو بتایا گیا تھا اس ایوان کے ارکان کو کہ اس قانون کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہیں کیا جائیگا۔ اس قانون کو ان لوگوں کے خلاف استعمال کیا جائے گا جو ملک دشمن ہیں۔ آج یہ ایوان ، یہ معزز ایوان ، اس معزز ایوان کے معزز اراکین ، آج یہ اس حالت میں بھی نہیں ہیں کہ حکومت سے کوئی یقین دھانی لے سکیں۔ آج حکومت یقین دھانی کرانے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ اس لئے صدر گرامی۔ قانون کے متعلق کیا عرض کروں۔ میں صرف ان کے ضمیر کو اپیل کرتا ہوں۔ میں ان کے اخلاق کو اپیل کرتاہوں۔ میں حب الوطنی کے نام پر ان سے اپیل کرتاہوں کہ آپ آج الیکشن کے طمع میں لگے ہوئے ہیں۔ آج آپ اس کنونشن لیگ کے ٹکٹ کے لئے زبانیں بند کئے ہوئے ہیں۔ آپ شاید اگلی دفعہ ممبر بھی بن جائیں شاید آپ دنیاوی معاملات میں کامیاب بھی ہوجائیں۔ لیکن خدارا یاد رکھئے مورخ آپ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرے گا۔ اور حکومت کی خدمت میں صدر گرامی۔ آخری بات .....

مسٹر سپیکر — میاں محمد اکبر

Minister of Law: May I sir move that the motion may now be put.
Mr. Speaker: After Mian Akbar.

Mian Abdul Latif: Sir what was the motion made by the law Minister?

Mr. Speaker: He put a closure motion (interruptions). There are so many motions and I shall give every one a chance. Yes Mian Akbar.

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) — جناب والا - Political Science کا ابتدائی علم رکھنے والے کسی شخص سے اگر یہ استفسار کیا جائے کہ جمہوری حکومت کیا ہوتی ہے - تو وہ فوراً ''جواب دیگا کہ جمہوری حکومت وہ ہوتی ہے جس میں عوام کی شخصی آزادی کی ضمانت ہو - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بل سے جو آج ہمارے سامنے زیر بحث ہے - ہماری شخصی آزادی پر زد پڑی ہے-

جناب والا — انسان نے تاریخ کے مختلف ادوار میں شخصی آزادی حاصل کرنے کیلئے لامتناھی قربانیاں دیں اور بالاخر اقوام متحدہ سے Charter of Basic Human Rights جیسے قوانین پاس کرانے میں کامیاب ہوا - جس سے عوام کی شخصی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے -

جناب والا — قیام پاکستان کے موقع پر ہم نے خوشی سے بیش بہا قربانیاں دیں اور بہت سی سختیاں نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلیں - محض اس امید سے کہ ہمیں ایک ایسا خطہ ارض حاصل ہوجائیگا جہاں ہمیں مکمل طور پر شخصی آزادی حاصل ہوگی - کیونکہ ہمیں خطرہ اور خدشہ تھا کہ بھارت میں رہتے ہوئے ہندو اکثریت کے تحت ہماری شخصی آزادی مجروح ہوسکتی ہے - لیکن مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ایسے قوانین کے ذریعے ہماری شخصی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

جناب والا - آج سے تین سو برس قبل انگلستان کا مشہور عالم قانون Habeas Corpus پاس کیا گیا جس سے وہاں کے عوام کو شخصی آزادی کی ضمانت دی گئی - لیکن یہ کیا طرفہ تماشہ ہے کہ آج اس روشنی کے

دور میں آج اس بیسویں صدی یعنی ۱۹۶۴ میں ہمارے ہاں ایسے قوانین وضع کئے جارہے ہیں جو اس ملک میں تھوڑی بہت آزادی کو بھی اگر کچھ ہے - ختم کرنے کے درپے ہیں -

جناب والا - ایک مشہور ماہر قانون لاسکی نے شخصی آزادی کی یوں تعریف کی ہے -

"The eager maintenance of an atmosphere where men have the opportunity to be their best self."

تو اس تعریف کی روشنی میں اگر زیر بحث قانون کو پرکھا جائے اور اس کے آئینے میں رکھکر پرکھا جائے تو یہ شخصی آزادی کے سراسر منافی ہے - بلکہ میں سمجھتاہوں - اس وقت ملک میں جو گھٹن سی پیدا ہوگئی ہے - یہ اس بڑھتی ہوئی گھٹن کو اور بڑھانے کا موجب ہوگا - اور عوام کی گردنوں میں جو حکومت نے پہلے ہی سینکڑوں زنجیریں ڈال رکھی ہیں - ان میں ایک اور زنجیر کا اضافہ کردیگا -

جناب والا - کسی آزاد مملکت میں سیاسی جماعتوں کا قیام اور ان کی نشو ونما اتنے ہی ناگزیر اور ضروری ہیں جتنا کہ وہاں کے عوام کا زندہ رہنا - اور اس حقیقت کو ہم سے بہتر کون جان سکتا ہے - کیونکہ ہماری مملکت کا تصور ہی ایک سیاسی جماعت کا مرہون منت ہے - اور اس کے بعد ہماری اس مملکت کو عالم وجود میں لانے کا سہرا بھی ایک سیاسی جماعت کے سر ہے - جس کے سر براہ حضرت قائد اعظم مرحوم و مغفور تھے لیکن مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس قانون کو پاس کرکے حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ سیاسی پارٹیوں میں داخلے پر پابندیاں لگائی جائیں - اور لوگوں کو مرعوب کیا جائے تاکہ وہ سیاسی پارٹیوں میں داخل نہ ہوں -

جناب والا - اس بل کو پیش کرنے کا میرے نزدیک صرف ایک مقصد ہی ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ حکومت اپنے راون کے مجسمے یعنی Convention Muslim League کو بڑے سے بڑا ظاہر کرنے کی کوشش

کر رہی ہے ۔ تاکہ اس میں دوسری جماعتوں کو بھی شامل کیا جا سکے اور پھر عوام میں اس قدر خوف و ہراس پھیلا دیا جائے کہ وہ خوف و ہراس کے مارے کسی دوسری سیاسی جماعت کا رخ کرنے کے بجائے Convention Muslim League کو گوشہ عافیت تصور کریں اور اس میں شامل ہو جائیں ۔

جناب والا ۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ حکومتیں جماعتیں نہیں بنایا کرتیں ۔ بلکہ سیاسی جماعتیں حکومتیں بنایا کرتی ہیں ۔ (تحسین و آفرین) لیکن ہمارے ملک میں عجیب ہوالعجبی ہے کہ ہماری حکومت نے ایک سیاسی جماعت کو جنم دیا ہے۔ اور اب اس لاڈلی کو پروان چڑھانے کیلئے عوام کی شخصی آزادی کا خون پلایا جا رہا ہے ۔ اور آج وہ ہماری شخصی آزادی کا خون پی پی کر پروان چڑھ رہی ہے ۔ وہ سیاسی جماعت جسے ہماری حکومت نے اپنے پیٹ سے جنم دیا ہے ۔ اسے پروان چڑھانا ہی ایک بڑا مقصد ہے ۔ جس کے پیش نظر ہماری حکومت نے یہ بل اس ایوان کے سامنے پیش کیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں اپنی حکومت سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس وقت ملک میں اور بالخصوص ہمارے صوبے میں وہ کونسے غیر معمولی حالات ہیں جن کی وجہ سے ہماری حکومت اس قسم کے کالے قوانین ہم سے پاس کرانا چاہتی ہے ۔ کیا ہمارے صوبے کے کسی حصے میں کسی نے خدانخواستہ بغاوت کردی ہے۔ یا کسی سیاسی جماعت نے کسی قومی مسئلے سے انحراف کیا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہو ۔ جو کہ یقیناً نفی میں ہوگا۔ تو محض امن عامہ کے نام پر ایسے جابرانہ قوانین بنانے کا کوئی جواز نہیں ۔ اگر ملک میں غیر معمولی حالات ہوتے تو میں پہلا شخص ہوتا جو حکومت کی تائید کرتا اور کہتا کہ ایسے قوانین ضرور پاس کئے جائیں ۔ بلکہ میں تو مزید یہ کہتا کہ اس سے بھی زیادہ سخت قوانین ضرور پاس کئے جائیں ۔ کیونکہ ہمارے پیش نظر سب سے اولین بات ملک کی سالمیت اور ملک کا استحکام ہے ۔ اگر خدانخواستہ اس پر زد پڑتی ہے۔ تو میں سب سے پہلا

شخص ہونگا جو اپنی حکومت کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کی حمایت کرونگا ۔ لیکن اس وقت نہ تو کوئی ہنگامی حالات ہیں ۔ اور نہ ہی کوئی اور بات ۔ محض امن عامہ کے نام پر یہ قانون پاس کرنا صریحاً زیادتی ہے۔ ملک میں اس وقت ماشاالله مکمل طور پر امن و امان ہے۔ کیا اس امن و سکون کے پیش نظر ہماری حکومت یہاں قبرستان کا سا امن و سکون چاہتی ہے ۔ کیونکہ اگر اس کی یہی مرضی ہو تو میں گذارش کرونگا کہ ہماری حکومت سراسر غلطی پر ہے ۔ کیونکہ ہمارے مغربی پاکستان کے جہالے عوام کبھی اس چیز کی اجازت نہیں دینگے کہ حکومت ہمارے صوبہ میں سکوت مرگ طاری کردے۔

جناب والا ۔ اس بل کے لانے سے ایک اور جو افسوس ناک امر ہے وہ یہ ہے کہ ہماری عدلیہ پر ہماری حکومت پہلے ہی کم اعتماد کر رہی ہیں اور مختلف نئے نئے قانون پاس کرکے عدلیہ کو عضو معطل بنایا جا رہا ہے۔ اس بل کے پاس ہوجانے کے بعد عدلیہ سے حکومت کا اور عوام کا اعتماد بھی اٹھ جائے گا ۔ جو پہلے تھا ۔ اس لئے بھی میں اس کی مخالفت کرتاہوں کہ یہ اس وقت پاس ہو رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اگر کوئی جماعت خلاف قانون قرار دے دی جاتی ہے اور اس کے بعد کوئی اس جماعت کا فرد یا ممبر جو اس لئے منسلک رہا ہے اگر کوئی خلاف قانون حرکت یا فعل کرتا ہے تو حکومت کے پاس کافی اختیارات ہیں کہ وہ ملک کے عام مروجہ قانون کے تحت اس کے خلاف کارروائی کرے ۔

Mr. Speaker: No repetition of arguments.

Mian Muhammad Akbar: This is no repetition.

Mr. Speaker: Khawaja Sahib has already discussed this point.

Mian Muhammad Akbar: Alright, Sir, I go on to my next point.

لیکن اگر کسی جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کے بعد اس کے ممبران قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتےہیں اور کس قسم کی قانون شکنی

نہیں کرتے کوئی گڑ بڑ نہیں کرتے۔ تو یہ تو اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حکومت نے خواہ مخواہ اس جماعت کو خلاف قانون قرار دیا ہے کیونکہ اس جماعت کے قائم رہنے سے یا اس جماعت کے ممبران سے لا اینڈ آرڈر کو کسی قسم کا خطرہ نہیں تھا۔ جناب والا۔ یہ بل بالکل الٹی منطق کا حامل ہے۔ اور یہ لوگوں کی عزت نفس پر براہ راست حملہ ہے۔ ان سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ پبلک طور کسی جماعت سے بیزاری کا اعلان کریں یا معافی مانگیں میرے خیال میں جناب والا۔ یہ ان کو اس بات پر ابھارے گا کہ وہ قانون شکنی پر آمادہ ہوجائیں اور مجھے یہ قوی خدشہ ہے کہ حکومت اس بل کی آڑ میں سیاسی مخالفین کو کچلنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایک طرف تو ایسے قوانین بنا کر لوگوں کو ابھاریں گے اور آمادہ کریں گے کہ قانون شکنی کریں اور پھر ان پر سختی کرکے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کو کچلنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

جناب والا۔ میں اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں جو ایوان کے دونوں طرف بیٹھے ہوئے ہیں یہ گذارش کرونگا کہ یہاں ایوان کا ممبر بنکر آجانا کوئی بات نہیں اور پھر کسی نہ کسی طرح وزارت حاصل کرلینا بھی بڑی بات نہیں۔ لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ ہم ان عوام کو اپنے اعتماد میں لیں۔ ان کی خواہشات کا احترام کریں کہ جن کی نمائندگی کے بلند بانگ دعوے ہم ہروقت کرتے رہتے ہیں۔

جناب والا۔ کنونشن لیگ والے ایک طرف یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کی جماعت نمائندہ ہے۔ عوام ان کے ساتھ ہیں اور آئندہ انتخابات میں وہ ۱۰۰ فیصدی نشستیں جیت جائیں گے۔ لیکن دوسری طرف عوام پر عدم اعتماد کا یہ عالم ہے کہ کسی کی عملی مخالفت تو درکنار وہ کسی کی ذہنی مخالفت کو بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ وہ یہ بھی برداشت نہیں کرسکتے کہ کوئی اپنے دماغ میں یہ سوچے کہ یہ سیاسی جماعت بہتر نہیں ہے کوئی اور سیاسی جماعت بہتر ہے۔ تو اس بل کے لانے سے عوام کے ذہنوں اور دماغوں پر قدغن لگائی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو یہ دعوے

ہے کہ ہماری نمائندہ جماعت ہے اور دوسری طرف عدم اعتماد کا یہ عالم ہے کہ لوگوں کے ذہنوں پر مہریں لگائی جارہی ہیں۔ ان حالات میں میں اپنے بزرگوں کی خدمت میں اس کے علاوہ کیا عرض کرسکتا ہوں کہ

اس نامہ اعمال پہ دعوےٰ قیادت
پونچھو تو پسینہ کو ذرا اپنی جبین سے

(آوازیں — واہ واہ)

جناب والا ۔ ان کو کسی طرح شرم نہیں آسکتی میں ایک دفعہ پھر دھراتاہوں۔

Mr. Speaker : The member may not repeat it.

Mian Muhammad Akbar : But they want it, Sir.

Mr. Speaker : But I don't want it.

Minster of Law : Sir, I move :

Mr. Speaker : That the question be now put.

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وقت دیا جائے ۔

Mr. Speaker : That the question be now put.

(On count the motion was carried).

Khawaja Muhammad Safdar : The motion before the House was that the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April, 1964, and it has been carried.

Mr. Speaker : No, that was not the motion. That was the closure motion moved by the Law Minister and that was carried.

The question is—

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment), Bill 1964 be circulaed for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April, 1964.

(The motion was lost).

Allama Rehmatullah Arshad : I move :

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be referred to a select Committee with instructoins to report by 10th April, 1964.

Mr. Speaker: The motion moved is.

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment), Bill 1964 be referred to a Select Committee with instructions to report by 10th April, 1964.

Minister of Law: Opposed.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲) — جناب صدر - میں جو گذارشات پیش کرونگا اس کے دو حصے ہوں گے پہلا حصہ یہ ہے کہ ہم اپنے آئین کی رو سے یہاں پابند کئے گئے ہیں کہ ہم کوئی قانون سازی اسلامی تعلیمات۔ اسلامی قانون سازی کے تقاضوں اور اسلامی حقائق کے خلاف نہیں کرسکتے - اور ہم کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتے جو اسلامی تعلیمات سے متضاد ہو - اس سے متصادم ہو یا اس کے ہم آہنگ نہ ہو -

اس کا تذکرہ میں اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے ایک قانونی نقطہ کو مسترد فرمایا تھا اس وقت میں اپنی گذارشات پیش کر رہا تھا اور خان پیر محمد خان نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں کوئی بات غیر متعلقہ کہہ رہا ہوں -

اس وقت میں اپنی گذارشات نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرونگا - ہم سب مسلمان ہیں اور ہم سب کو معلوم ہے کہ قرآن.....: (قہقہہ)

جناب صدر - معلوم ہوتا ہے کہ خان پیر محمد خان صاحب کے قدموں میں کوئی لاؤڈ سپیکر لگا ہے جو وہ اتنے اونچے قہقہے بلند کرتے ہیں -

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— وہ تو آپ کے کان میں لگا ہے -

(اس مرحلہ پر وزیر مال باہر جانے کے لئے کھڑے ہوئے)

علامہ رحمت اللہ ارشد — آپ تشریف لئے جارہے ہیں خانصاحب؟

وزیر مل — جی ہاں -

خواجہ محمد صفدر — خس کم جہاں پاک -

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے اندر کوئی موثر بہ ماضی قانون نہیں بن سکتا اور اسکی تائید میں ایک نہیں کم سے کم ۱۰ - آیتیں قران مجید سے میں Quote کرسکتا ہوں کیونکہ میں حافظ ہوں -

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ط

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ط

جو کچھ گذر گیا ہے کوئی قانون کل کی زندگی پر حاوی نہیں ہوسکتا - یہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے -

اس مختصر سی تصریح کے بعد میں صرف اتنا عرض کردوں کہ قرآن مجید ایک مرتب کتاب کی حیثیت میں نازل نہیں ہوا بلکہ ۲۳ - برس میں نظماً نظماً قسطاً قسطاً نازل ہوا - ایک حصہ اتحاد کے متعلق دوسرا آبادی کے متعلق تیسرا معاملات کے متعلق جسکو آپ سول لا سے تعبیر کرتے ہیں اور چوتھا حد اور تعزیر کے متعلق جسکو آپ کرمنل لا کہہ سکتے ہیں - میں ایک نہایت ہی مختصر سا سوال آپ کے توسط سے اپنے حکمرانوں سے پوچھتا ہوں کہ جس وقت فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کی باقاعدہ حکومت قائم ہوئی اور دیوانی اور فوجداری قوانین کی ضرورت محسوس کیگئی تو یہی وجہ ہے کہ ان آیات کو جو مکہ میں نازل ہوئیں انکو مکی کہا جاتا ہے جسوقت چوری کی سزا قطع ید اور شرک و شرکیات کی آیات نازل ہوئیں توکیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ کاٹ دئے تھے جنھوں نے اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے چوری کی تھی اور جسوقت زنا کی آیت نازل ہوئی تو زنا کاری کے انسداد کیلئے سو درے لگانا یا سنگسار کرنے کا حکم تھا تو کیا اس سے پہلے مرتکب ہونیوالوں کو یہ سزا دیگئی تھی لیکن آج ہمارے سامنے شرمناک قانون اس لئے رکھ دیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی نے آج

سے چار سال پہلے کسی جماعت کے ساتھ اسکا تعلق تھا تو وہ بھی اس قانون کی زد میں آسکتا ہے تو اسکے لئے بھی وہی حکم کی منادی کے ذریعہ جیسا کہ اس ملک میں رواج ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے سامنے یہ اعلان کردے کہ اسکا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب صدر۔ ایک ایسا معنویت سے محروم ایک ایسا ناکارہ لیجسلیشن اس ہاؤس کے سامنے لایا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب کسی شخص کا ایک جماعت کے ساتھ الحاق ہی نہیں رہا تو پھر وہ کیوں قابل گردن زدنی قرار دیا جائے۔ اس قانون کا مقصد جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں یہ ہے انتظامیہ کی بالا دستی قائم رکھنے کے علاوہ سیاسی بلیک میلنگ بھی ہے اور کسی قانون کی پولیٹیکل بلیک میلنگ صوبے کے اندر ملک کے اندر انتہائی شرمناک ہے ۔ جیسا کہ میرے دوست نے آپ کے توسط سے اس ایوان کے سامنے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ کیا جبرو تشدد کے قوانین اس صوبے میں پہلے کم ہیں کیا یہ واقعہ نہیں کہ اس ایوان میں پریس آرڈیننس کی توثیق کرکے قلم پر پہرے بٹھادئے کیا یہ واقعہ نہیں کہ اس ایوان میں لاؤڈ سپیکر کی منظوری دیکر زبانوں کو سر بمہر کردیا اب سیاسی کارکنوں کو اس انداز سے کچلنے کیلئے یہ قانون ہمارے سامنے لایا جارہا ہے۔ پھر انکو کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم اپنی آزادی کو Justify کرنے کیلئے اور یہ ثابت کرنے کیلئے ہم آزادی کے مستحق تھے اپنے اوپر ایسے قوانین نہ لائیں جن جابرانہ قوانین کو انگریز نے اپنے دور میں لانے سے شرم محسوس کی جو قوانین اسوقت صوبے پر نافذ ہیں انکے لئے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ان سے سیاسی جماعتوں اور سیاسی کارکنوں اور صحافیوں کی حریت فکر و عمل قطعی طور پر مسدود ہوچکی ہے اب آخر میں مسودہ قانون جسکے متعلق میری رائے یہ ہے کہ یہ سیاسی کارکنوں اور سیاسی جماعتوں کے قتل عام کا ایک محضر نامہ مرتب ہوا ہے میں آپ کے توسط سے ان حکمرانوں کی خدمت میں عرض کردینا چاہتا ہوں کہ خدا کیلئے وہ اس صوبے میں گھٹن کی فضا نہ پیدا کریں سیاسی جماعتوں کو کھل کر کام کرنے کا موقع دیں انکو یہ آئین میں ضمانت دیگئی ہے اور انکے تحفظ کا آئین ذمہ دار ہے

اور ابد تک ضمانت دیگئی ہے کہ ان کی آزادی برقرار رکھنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔ اگر انہوں نے اسے سلب کرنے کی کوشش کی اور سیاسی جماعتوں پر پہرہ بٹھانے کی کوشش کی اور اس قسم کے قوانین سے انہیں پابند سلاسل کرنا چاہا تو میں انکو یاد دلانا چاہتاہوں کہ تمام پولیٹیکل Activities under ground چلی جائیں گی اور پھر اس صورت میں نہ یہ محفوظ ہوں گے اور نہ ہم محفوظ ہوں گے۔

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری-۳)— موجودہ ترمیم جس صورت حال کے پیش نظر لائی جا رہی ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ ایک آزاد ملک کے پچاس ساٹھ آزاد شہریوں کی آزادی دو ماہ سے زیادہ عرصہ سے سلب ہو۔ یہ بھی کافی اہمیت کی حامل بات ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ مقدمہ چلائے بغیر کسی شہری کی آزادی سلب کریں گے۔ واقعی ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ لیکن میں اس سے کہیں زیادہ اہم بات جس کی طرف جناب کی وساطت سے اپنے دوستوں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اس ترمیم کے ذمہ‌دار بن رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارا یہ ملک جس کو ہم نے آگ اور خون کی ہولی کھیل کر حاصل کیا تھا۔ اور جس کے حصول کے سامنے ہم نے یہ عظیم مقصد رکھا تھا۔ کہ ہمیں ایک علیحدہ خطۂ زمین چاہئے۔ جہاں خدا اور رسول کا حکم بلند کیا جا سکے۔ مسلمان جو کہ ایک علیحدہ قوم ہے۔ اس کی تہذیب، اس کا تمدن اور اس کا مرنا جینا آزادانہ طور پر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ایک علیحدہ خطہ زمین اس قوم کو حاصل نہ ہو۔ ہم نے اپنی تحریک پاکستان کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی تھی۔ کہ ہم ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں سے بالکل ایک علیحدہ قوم ہیں۔ تو دو قومی نظریوں پر ہم نے تحریک پاکستان کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس دو قومی نظریے کے لئے جس شخص نے اپنے دل و دماغ کی تمام صلاحیتیں تحریر و تقریر کی شکل میں صرف کی ہیں وہی ذات گرامی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی (defunct) کی ہے۔ میں جس چیز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ کھلے بندوں یہ بات کہی جا رہی ہے۔ کہ اس ملک

میں ایک انتہائی منظم جماعت موجود ہے۔ جو اس ملک کی دشمن ہے جس نے ایک غیر ملکی اور دشمن ملک سے گٹھ جوڑ کیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر۔ اس ملک کے لئے وہ دن انتہائی منحوس اور سیاہ دن ہوگا۔ کہ جب اس ملک میں کھلے بندوں ایک ایسی جماعت کارفرما رہے۔ اور اسے ملک کی سب سے بڑی منظم جماعت کہلانے کا شرف بھی حاصل ہو۔ اور آج تک سولہ ساڑھے سولہ سال کا عرصہ گذر جانے کے باوجود کسی حکمران نے اس پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر کیفر کردار تک نہیں پہنچایا۔ میں اس جماعت سے زیادہ ان لوگوں کو اس کا مجرم گردانتا ہوں۔ جنہوں نے اس جماعت کے امیر کو کھلا چھوڑ کر یہ ناقابل تلافی گناہ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ مولانا مودودی نے نہیں بلکہ ان حکمرانوں نے جن کے پاس اس بات کا ٹھوس ثبوت موجود ہے۔ جیسا کہ وہ اکثر دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ مولانا مودودی نے غیر ملکی دشمن ملک سے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔ ان کو کھلی چھٹی دے کر بہت بڑا جرم کیا ہے۔

Mr. Speaker: Please dicuss the principles of the bill.

راؤ خورشید علی خاں — تو میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ یہ ترمیمی بل اس بات کے لئے ہے۔ کہ ایک کالعدم جماعت کے کچھ افراد جو موجودہ قانونی صورت حال کے مطابق باہر آنے کی پوزیشن میں ہیں۔ ان کے راستے بند کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جس جماعت کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ اور جس کے سابقہ وابستگان کو بھی آپ معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو اس بارے میں میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ اتنی Serious بات ہے۔ کہ اگر اس کا Serious نوٹس لیا جائے۔ تو خدانخواستہ اس ملک کی، کہ جس کو ہم نے بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے، اینٹ سے اینٹ بج جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں یہ عرض

کرتا ہوں۔ کہ بجائے اس کے کہ قانونی موشگافیوں میں وقت ضائع کیا جائے۔ اور خدا گواہ ہے۔ کہ میں یہ کسی پارٹی سپرٹ کے تحت نہیں کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ شرف حاصل رہا ہے۔ کہ میں تحریک پاکستان کا ایک ادنیٰ سپاہی تھا۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اپنی صلاحیتیں نظریۂ پاکستان کی آبیاری میں صرف کی ہیں۔ اور اس راستے میں جیل کی سیر یا جائداد کی ضبطی کی تعزیر یا ہمچو قسم دیگر مصائب سے جو اس راستے میں مجھے پیش آئے۔ مجھے خدا وند تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی ہے۔ کہ میں اُن سے بخوبی عہدہ برآء ہو سکا ہوں۔ اس لئے ہمیں یہ اجازت دیجئے۔ اور مجھے یہ حق ملنا چاہئے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں کہ جس کی شہادت اس بارے میں اہمیت رکھتی ہے۔ کہ جس جماعت پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ یہ پاکستان کی دشمن ہے۔ اور دشمن ملک سے اس نے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔ میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ تحریک پاکستان میں میں نے زیادہ سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ لیکن جب میں نے یہ دیکھا۔ کہ جس جماعت نے اسلام کا نعرہ بلند کیا تھا وہ جماعت جو اپنے اُن مقاصد کو نظرانداز کر رہی ہے۔ تو اس وقت میں نے اس پارٹی کو چھوڑ دیا۔

Mr. Speaker: We are having the first reading and the member should discuss the principles of the bill only.

راؤ خورشید علی خاں— میں وہی Discuss کر رہا ہوں۔ اس میں یہ ترمیم لائی جا رہی ہے۔ کہ کسی کالعدم جماعت کے سابقہ وابستگان کو بھی جیلوں میں ٹھونس دیا جائے۔ اس میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے۔اور میں اُن سابقہ وابستگان کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ بات ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تا کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس مسئلے کے اصل مقصد کو بھانپ لیں۔ اور اس ملک کو اندرونی خلفشار سے بچا لیں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ جب ہم نے تحریک پاکستان چلائی تھی۔ تو اس وقت ہم نے ایک مقصد اپنے سامنے رکھا تھا۔ کہ اس ملک میں اسلامی نظام قائم ہوگا۔ اور خدا اور رسول کے بتائے ہوئے راستے پر ہم

چلیں گے۔ اور اس طرح ہم کتاب اور سنت کی روشنی میں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو ڈھالیں گے۔

جناب والا۔ جب ہم خدا کے فضل سے اس تحریک میں کامیاب ہو کر یہاں پاکستان میں پہنچے۔ تو جناب سپیکر۔ خدا گواہ ہے۔ کہ جب کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ کہ جس شخص کی اپنی کئی Contributions اس تحریک پاکستان میں رہی ہیں۔ آپ اندازہ لگائیے۔ کہ اس کو کتنا صدمہ پہنچے گا۔ جب وہ یہ دیکھے۔ کہ یہاں اسلامی نظام نہیں ہے۔ اور اس کی جگہ ایک سیکولر سٹیٹ قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ وہ نازک مرحلہ تھا۔ جس وقت کہ.....

Mr. Speaker: The member is not relevant. He may please come to his next point if he has any.

راؤ خورشید علی خان۔ جناب والا۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ تحریک پاکستان سے وابستہ ایک ادنیٰ سپاہی کے تاثرات کیا تھے۔ اور جس وقت پاکستان بن گیا۔ اور لوگوں کو اس کے تلخ تجربات ہوئے۔ تو اس کے بعد لوگوں نے اس جماعت کو کہ جس نے پاکستان حاصل کیا تھا۔ چھوڑ کر اس جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ کر لیا۔ کہ جس کو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ پاکستان کی دشمن ہے۔ اور وہ نظریۂ پاکستان کی مخالف ہے۔

جناب والا۔ جس وقت یہ صورت حال پیدا ہوئی۔ تو اس defunct جماعت کے امیر نے ملک بھر کا دورہ کیا۔ اور پاکستان میں اسلامی نظام رائج کرنے کے سلسلے میں ایک تحریک چلائی۔ اس وقت کے حکمرانوں کو یہ محسوس ہوا کہ یہ شخص ہماری Secular State کے رستے میں حائل ہے۔ اس وقت اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ اس شخص نے کشمیر کی جنگ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

Mr. Speaker: Please don't discuss the history.

Minister of Law: I move that the question may now be put Sir. We have not yet started the very first reading of the Bill.

خواجہ محمد صفدر – میں بڑے ادب سے یہ درخواست کروں گا کہ قواعد و ضوابطہ کی رو سے اس motion کے جتنے محرک ہیں جب تک وہ سب کے سب تقریر نہ کر لیں گے، یا وہ یہ اعلان نہ کر دیں گے کہ ہم تقریر نہیں کرنا چاہتے، اس وقت تک یہ Closure motion move نہیں ہو سکتی۔

راؤ خورشید علی خان – جناب والا۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس جماعت کو آج کالعدم قرار دیا گیا ہے اور جس پر انتہائی ذلیل قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں اور جس کے سابق وابستگان کو جیل میں بند کرنے کے لئے یہ amending bill لایا جا رہا ہے، اس کا قصور یہ نہیں ہے کہ وہ پاکستان کی دشمن ہے۔ اس کا تصور یہ نہیں ہے کہ اس نے کشمیر کی جنگ کے متعلق یہ کہا کہ اس میں مرنے والے کتے کی موت مر رہے ہیں بلکہ اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے مطالبہ نظام اسلامی کا نعرہ لگایا تھا اور اسی جرم کی سزا اسے آج دی جارہی ہے۔ تو جناب والا۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی یہ الزام لگایا گیا تھا کہ یہ کشمیر کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جناب۔ حالات جو ہیں وہ چلتے رہے اور یہ جماعت یہ کالعدم جماعت اس بات کی کوشش کرتی رہی اپنے محدود وسائل اور ذرائع کو دیکھتے ہوئے کہ نظریۂ پاکستان اور تحریک پاکستان کے جو مقاصد تھے وہ اپنی جماعت کے ذریعہ سے پورے کرے۔ ہمارے ہاں جو بے دینی پھیلتی جارہی ہے ہمارے ہاں جو بداخلاقی پھیلتی جا رہی ہے۔ ہمارے ہاں جو فسق و فجور پھیلتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں جو لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے، رشوت ستانی ہے، بدانتظامی ہے .....

Mr. Speaker: The Member is not relevant. He may please take his seat. Mian Abdul Latif now.

Rao Khurshid Ali Khan: I request one thing Sir.....

Mr. Speaker: Mian Abdul Latif now.

Rao Khurshid Ali Khan: I protest Sir. (Interruptions).

میں یہ عرض کروں گا آپ کی خدمت میں.....

Mr. Speaker : Order please.
Khawaja Muhammad Safdar : Please allow him to continue his speech.
Mr. Speaker : I am sorry. I have now called Mian Abdul Latif.

راؤ خورشید علی خاں— جب میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میں اس پوائنٹ کو چھوڑ دیتا ہوں .....

Mr. Speaker : I had repeatedly told him that the member was not relevant, and if he were not relevant I could call the next Member. And I have called Mian Abdul Latif now.

راؤ خورشید علی خاں — پوائنٹ آف آرڈر۔ میں جناب کے رولنگ کے سامنے bow کرتا ہوں۔ میں ہاؤس کے decorum کو خراب کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ قانون شکنی ہم نہ باہر کرتے ہیں نہ اندر کرتے ہیں۔ میں آپ کی بات کے سامنے سر تسلیم خم کروں گا چاہے آپ مجھے اجازت دیں یا نہ دیں۔ صرف یہ گذارش آپ کی خدمت میں کرنا چاہتا ہوں کہ آدمی اپنے نقطۂ نظر سے بات کرتا ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ جس چیز کو میں relevant کہوں .....

وزیر خزانہ— یہ تو personal explanation ہے۔ آپ ان کو بند کریں۔ (قطع کلامیاں)۔

Sir is it a point of order or his perposal explanation.

Allama Rehmatullah Arshad : This is a point of order.

راؤ خورشید علی خاں - یہ ہوسکتا ہے کہ جس چیز کو ایک مقرر relevant سمجھتا ہے سپیکر اسکو irrelevant قرار دے۔ لیکن اگر جناب والا ۔ میں اس بات پر insist کروں کہ نہیں صاحب آپ اس کو irrelevant قرار دے رہے ہیں تو بہتر ہے ۔ میں تو آپ کی بات نہیں مانتا۔ لیکن جب میں آپ کے سامنے declare کرتا ہوں کہ جس بات کو، جس پوائنٹ کو آپ irrelevant قرار دیں گے، میں اس کو ضرور چھوڑ دوں گا .....

مسٹر سپیکر— لیکن راؤ صاحب میں بار بار point out کروں کہ آپ relevant نہیں ہیں۔

The Member is not relevant. I had pointed out thrice and even then he was not relevant, and, therefore, I have now called Mian Abdul Latif.

راؤ خورشید علی خاں- وہ پوائنٹ میں نے چھوڑ دیا ہے۔

Mr. Speaker: Mian Abdul Latif now.

میاں عبداللطیف- جناب صدر .....

Rao Khurshid Ali Khan: In protest I walk out.

Minister of Revenue: 'Khas kam jehan pak'.

(At this stage Rao Khurshid Ali Khan, along with other members of the Opposition walked out of the House).

میاں عبداللطیف(شیخوپورہ-۱)- جناب صدر- میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں کہ اس amending bill کو سیلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے جو دس اپریل ۱۹۶۴ تک اس کے متعلق رپورٹ کرے۔

جناب عالی- میں نے اس ترمیمی بل اور اس سے متعلقہ دوسرے قوانین کا اور جناب وزیر قانون کی طرف جو اغراض و مقاصد attach کئے گئے ہیں ان کا گہرے غور سے مطالعہ کیا ہے۔ آپ اتفاق فرمائیں گے کہ یہ بل خالصتاً سیاسی بل ہے۔ اسکی اغراض سیاسی ہیں۔ اس کے نتائج خالصتاً سیاسی ہوں گے۔ ہم نے اسکو اس نقطۂ خیال سے دیکھنا ہے جس نقطۂ خیال سے لاء منسٹر نے اس ہاؤس میں اسے پیش کیا ہے۔ میں اس سلسلہ میں بڑے اختصار کے ساتھ چند گذارشات پیش کروں گا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ بل انتہائی طور پر غیر ضروری ہے۔ نمبر ایک۔ نمبر دو یہ کہ ۱۹۴۷ کے بعد تبدیل شدہ حالات کے ماتحت یہ وقت کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ ملک اور قوم کی ضروریات کے خلاف ہے۔ مفادات کے خلاف ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک بل کی حیثیت سے، ایک قانون کی حیثیت سے غلط ہے۔

جہاں تک میری پہلی گذارش کا تعلق ہے کہ یہ قانون غیر ضروری ہے، میں اسلئے اسے غیر ضروری کہتا ہوں کہ پہلے ہی گورنمنٹ کی armoury

میں ایسی situations کے ساتھ deal کرنے کےلئے بہت سے ہتھیار موجود ہیں۔ بڑے effective ہتھیار موجود ہیں۔

Minister of Revenue : These arguments have already been advanced by Khawaja Safdar. It is a repetition.

Mr. Speaker : There should be no repetition.

میاں عبداللطیف— I know,sir

بہت سی باتیں وہ کہہ گئے ہیں۔ لیکن انہوں نے جو باتیں چھوڑ دی ہیں، انہوں نے بیان نہیں کیں، وہ میں عرض کروں گا۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حکومت کے پاس بہت سے ہتھیار، effectiveہتھیار موجود ہیں جنکو وہ بروئےکار لاسکتی ہے۔ اور اس ترمیم کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ۱۹۰۸ میں سب سے پہلے ہندوستان میں یہ قانون بنا تھا جسے Criminal Law Amendment Act کا نام دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک provision رکھا گیا تھا کہ کوئی جماعت جو ایڈمنسٹریشن میں مخل ہو، جسکا مدعا violence کےساتھ کوئی کارروائی کرناہو اسکو unlawful قرار دیدیا جائےجب وہ unlawful قرار دیدی جائے تو اس کے بعد کیاہوگا؟ یہ اس وقت سے پوزیشن چلی آرہی ہے۔ لارڈمنٹو نے ۱۹۰۸ میں یہ ضروری سمجھا کہ ہم اپنے محکوموں کو یہ بتائیں کہ جس جماعت کو ہم خلاف قانون قرار دیں گے، اگر کوئی آدمی اس کے بعد اس کا ممبر رہےگا یا اسکی پارٹی میٹنگ میں شرکت کرے گا یا اسکو چندہ فراہم کرکے دیگا یا اس کی meetings کو manage کرے گا یا اس کے affairs اور properties کو manage کرےگا تو اسکو دو قسم کی سزا دی جائیگی۔ جو محض ممبر ہوگا اسکو چھ مہینے کی قید۔ جو اس کے affairs کو چلائے گا اسکو تین سال کی قید۔ دونوں قسموں کو، چھ مہینے والی اور تین سال والی، قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت قرار دیا گیا۔ میں یہ گذارش کرتاہوں کہ جب آپ کے پاس ایک سیدھا سادہ قانون دیانتداری پر مبنی قانون ہے جو ایک حاکم نے اپنی محکوم قوم کے لئے ۱۹۰۸ میں بنایا تھا اور جو آپ کی اغراض پوری کرسکتا ہے تو پھر آپ اس ۱۹۶۰ کے مارشل لاء کے قانون میں ترمیم کی ضرورت کیوں سمجھتے ہیں؟ اگر آپ اس میں کچھ

کمی سمجھتے ہیں تو میں آپ کی information کے لئے اسے پڑھ دیتا ہوں تا کہ دوسرے صاحبان سمجھ لیں کہ یہ بالکل غیر ضروری ہے۔ وہ یہ ہے :-

"17. (1) Whoever is a member of an unlawful association, or takes part in meetings of any such association, or contributes or receives or solicits any contribution of any such association, shall be punished with imprisonment for a term which may extend to six months, or with fine, or with both.

(2) Whoever manages or assists in the management of an unlawful association, or promotes or assists in the promoting of a meeting of any such association, or of any members thereof as such members, shall be punished with imprisonment for a term which may extend to three years or with fine or with both.

(3) An offence under sub-section (1) shall be cognisable by the police, and not withstanding anything contained in the Code of Criminal Procedure, 1898, shall be non-bailable."

عالیجاہ۔ میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ جب قانون نے بڑا واضح اور بڑا صاف اور بہت effective کسی کو تین سال تک قید رکھنے کا اختیار دیا تھا تو آپ اس کی محض detention پر کیوں اکتفا کرتے ہیں؟

Minister of Law : Sir, the member is again repeating each and every argument of Khawaja Safdar. It is nothing but repetition.

میاں عبداللطیف—انہوں نے محض member ship کہا تھا۔ میں نے آپ کو دس چیزیں اور بتائی ہیں۔

Mr. Speaker : There should be no repetition.

مسٹر حمزہ—پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب وزیر قانون بغیر سوچے سمجھے وہی الزام لگاتے رہتے ہیں۔ بار بار فرماتے ہیں کہ repeat کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ وہی الزام لگاتے رہتے ہیں۔

Mr. Speaker : This is no point of order. The member may please take his seat.

میاں عبداللطیف— میں اس پوائنٹ کو چھوڑ دیتا ہوں۔

دوسری جو میں نے گذارش کی تھی وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۷ کے بعد اس ملک کے حالات یکسر تبدیل ہو گئے تھے۔ اس وقت ہم ایک شہنشاہیت میں ایک غلام کی، ایک colony کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس وقت اس ملک کا سربراہ انگلستان میں ہوا کرتا تھا۔ اس وقت اس ملک کی محافظ فوج انگلستان سے آیا کرتی تھی۔

وزیر مال — یہ بھی پہلے کہا گیا ہے۔

میاں عبداللطیف— نہیں کہا گیا ہے جناب۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— خواجہ صاحب یہ کہہ چکے ہیں کہ انگریزوں کے زمانے میں ایسا تھا۔ اگر ان کو یقین نہ آئے تو ان کی تقریر نکال کر دیکھ لیں۔ He has said it

میاں عبداللطیف— لیکن جناب ۱۹۴۷ کے بعد پوزیشن بالکل بدل گئی ہے۔ اب یہاں شہنشاہیت کی بجائے Democracy ہے اور میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ Democracy اور شہنشاہیت میں فرق کیا ہے ان کے دماغ میں اب تک یہ چیز موجود ہے کہ یہ اب بھی لارڈ ارون کے ملازم ہیں۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب وہ لارڈ ارون صاحب یہاں نہیں ہیں۔ اس ملک کے محافظ white hall میں نہیں ہیں۔ اب انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اب اس ملک کے حاکم اور سربراہ اس ملک کے دس کروڑ عوام ہیں۔ جن میں کسان۔ مزدور۔ طالبعلم اور پروفیسر شامل ہیں۔ گویا ہر شخص جو بھی یہاں سانس لیتا ہے۔ یعنی اس ملک کا باشندہ ہے وہ اس ملک کا مالک ہے۔ (قطع کلامیاں) تو جناب اگر ہم یہ بات تسلیم کرلیں کہ اس ملک کے مالک دس کروڑ عوام ہیں۔ اور ہم یہ بھی سمجھ لیں کہ اس ملک کا صدر محض ہمارا تنخواہ دار نمائندہ ہے۔ اور ہم ان کو بارہ ہزار روپے ماہوار تنخواہ دیتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ ہمیں یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے کہ ہمارے ہاں کے گورنر ان کے ملازم ہیں اور یہ وزرا ہمارے گورنر کے ملازم ہیں۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان بدلے حالات میں قانون کی پوزیشن کیا ہے۔

جناب والا۔ شہنشاہیت میں گنجائش ہوسکتی ہے کہ کوئی پارٹی نہ ہو۔ آمریت میں گنجائش ہوسکتی ہے کہ کوئی پارٹی نہ ہو۔ ایسی حالت Dictatorship میں ممکن ہے۔ مارشل لا میں ہوسکتا ہے کہ کوئی پارٹی نہ ہو بلکہ نہیں ہوتی۔ اور بار بار بتایا گیا ہے سیاسی پارٹیاں غلط ہوتی ہیں۔ لیکن جونہی ہمارے ہاں یہ دستور نافذ ہوا۔ تو ہر اونچے سے اونچے شخص کو بھی یہ

ضرورت محسوس ہوئی کہ سیاسی پارٹی کے بغیر عوام اپنا سیاسی مقام حاصل نہیں کرسکتے۔ چونکہ انہوں نے اس ملک کی حکومت کو چلانا ہے۔ اس لئے سیاسی جماعتیں ضروری ہیں تاکہ وہ اپنا اپنا کام کرسکیں۔ اور اس کام کیلئے انہیں اس طرح تیار کرنا ہے۔ تاکہ وہ یہ سمجھیں کہ وہ اس ملک کے حاکم ہیں۔

پھر جناب والا ۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض سیاسی پارٹیاں ان کے مخالف ہیں۔ وہ حکومت کے خلاف ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ جیسا کہ آج ہمیں معلوم ہے اور ان کے بزرگوار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ملک میں ایک ایسی پارٹی بھی ہے جو اس ملک کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے ۔ تو جہانتک ایسے لوگوں کا تعلق ہے ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں میں سے ایک آدمی کو بھی یہاں نہ پانی پینے کی اجازت دی جائے نہ سانس لینے کی اجازت دی جائے اور نہ ہی زندہ رہنے کی اجازت دی جائے۔ (تحسین و آفرین) کیونکہ ایک شخص جو قتل کرتا ہے۔ میں اس کو معاف کرسکتا ہوں۔ جو ڈکیٹی کرتا ہے۔ میں اسے معاف کرسکتا ہوں۔ لیکن جو دس کروڑ لوگوں کا دشمن ہو اور اس ملک کا دشمن ہو ہم اسے اس ملک کی ہوا میں سانس لینے کی اجازت تک نہیں دے سکتے۔

وزیر خوراک و زراعت— یہی بات تو ہم کر رہے ہیں۔ جناب۔

میاں عبداللطیف— جناب والا۔ ہمیں آج تک یہ معلوم نہ تھا کہ اس ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس ملک کے مخالف ہیں۔ آپ کے علم میں ہے آپ نے ہمیں آج بتایا ہے کہ اس ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں۔

اس کے علاوہ اگر کوئی سیاسی پارٹی ایسی ہو جس کا ان کو علم ہو جو یہ چاہتی ہو کہ صوبہ مغربی پاکستان کو مشرقی پاکستان سے علیحدہ کردیا جائے۔ اور ملک کے حصے بخرے اور دو ٹکڑے کردئے جائیں۔ تو میں اسے بھی اس ملک کا دشمن سمجھتا ہوں۔ اسے کچلنے کیلئے اور اس ملک سے بالکل ختم کرنے کیلئے جو اختیارات آپ چاہیں ہم سے لیں۔ اگر آپ ان کو مارنا بھی چاہتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سزا ناکافی ہے۔ ان کو by inches

کاٹ کاٹ کر مار ڈالئے ۔ تاکہ عبرت ہو۔ اور ہمارے ہاں کوئی غدار پیدا نہ ہو۔ چنانچہ غداری کو ختم کرنے کیلئے آپ جو طاقت بھی چاہتے ہیں۔ ہم سے لیں۔ لیکن جہانتک سیاسی سرگرمی کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں ہم ان سے دیانتداری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور ان سے گذارش کرتے ہیں کہ دیانتداری سے قانون بنائیے۔ اور وہ قانون بنائیے جو وقت کے تقاضے کے مطابق ہو۔ ایک بہادر قوم کو بزدل بنانے کا قانون نہ بنائیے ۔ ایک نڈر قوم کو ڈرپوک بنانے کی کوشش نہ کیجئے۔ اور ایک خود دار قوم کو مفلوج نہ کر دیجئے۔ آپ چھوٹے چھوٹے قانون بنا کر حقیقت میں اس قوم کو عظیم ترین نقصان پہنچا رہے ہیں۔

جناب والا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک معصوم اور غیر مضر سا قانون ہے۔ میں ایک قانون جس کا سیاسی سرگرمیوں سے تعلق ہے اور جسے Loud speaker کا قانون کہا جاتا ہے۔ (وزرا کی طرف سے irrelevant کی آوازیں اور قطع کلامیاں) میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آہستہ آہستہ .....

علامہ رحمت اللہ ارشد — on a point of order sir ۔ جناب والا۔ وزرائے کرام کی طرف سے بار بار مداخلت ہو رہی ہے۔ میں آپ سے یہ ruling لینا چاہتا ہوں کہ جب ایک مقرر تقریر کر رہا ہو تو اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے authority آپ ہیں کہ کون relevant یا irrelevant بات کر رہا ہے۔ یا وزرائے کرام ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی point of order پیش کرنا ہو تو وہ کھڑے ہو کر کریں۔ یہ جو ان کی طرف سے بیٹھے بیٹھے مداخلت ہو رہی ہے۔ اسے بند کیا جائے۔

Mr. Speaker: There should be no interruptions but if a member is irrelevant, any member can point out that he is not relevant.

Allama Rehmatullah Arshad: Eeven while sitting?

Mr. Speaker: No.

میاں محمد اکبر — جناب والا۔ آپ نے ابھی ابھی ruling دی ہے کہ جب کوئی معزز ممبر تقریر کر رہا ہو تو relevancy یا irrelevancy

کی طرف کوئی دوسرا ممبر آپ کی توجہ مبذول کرا سکتا ہے۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزرا صاحبان بھی اس ہاؤس کے ممبر ہیں؟ کیا ان کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ممبران کے معاملات میں دخل دیں؟

Mr. Speaker: They can take part in the proceedings.

مسٹر افتخار احمد خان — جناب والا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ آج Leader of the House ایوان میں ڈٹے بیٹھے ہیں؟ (قہقہہ)

میاں عبداللطیف — جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایسے ننھے اور غیر مضر قوانین سے جو کچھ اس ملک اور قوم کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس کے نتائج بہت دور رس ہونگے۔ اس سلسلے میں میں نے Loud Speaker کے قانون کا ذکر کیا تھا۔ جس کے متعلق ایک موقع پر کہا گیا تھا کہ یہ بڑا معصوم سا قانون ہے۔ لیکن اس کے نتائج یہ ہیں کہ اس نے صوبے میں سیاسی جماعتوں کو مفلوج کر دیا ہے۔

وزیرخزانہ — جناب والا۔ یہی بات خواجہ صاحب بار بار کہہ چکے ہیں۔ اگر اسی طرح بحث جاری رہی تو یہ معاملہ کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔

میاں عبداللطیف — جناب والا۔ اگر اسی طرح یہاں سے سیاست کو نکال دیا گیا اور سوائے convention مسلم لیگ پارٹی کے اور سیاسی پارٹیاں ختم کر دی گئیں۔ تو آپ سمجھیئے کہ آپ نے ملک سے خود داری بھی ختم کر دی اور مجھسے زبان بھی چھین لی۔ اس طرح جمہوریت ختم ہو جائیگی۔ اگر ملک سے جمہوریت ختم ہوگئی اور عوام کو administration سے بگانگت ہوگئی تو گویا ان کو سیاست میں دلچسپی نہ رہی۔ یہ بڑا المیہ ہوگا۔ اور ایک ماتم کا دن ہوگا۔ جس دن ہم یہ دیکھینگے کہ عوام کو اپنے معاملات میں دلچسپی نہ رہے۔

اب جناب والا۔ جہانتک اس بل کا تعلق ہے۔ ذرا اسے examine فرما لیجئے اس کے جو اصول ہیں۔ وہ discuss کریں کہ یہ کیا چیز ہے۔ اور یہ standing committee کے سامنے پیش کئے جائینگے۔ اور یہ جو provision ہے۔

"Whoever is or was a member of an association or its Executive Committee, which association is or has been declared to be unlawful under any law the time being in force in the Province....."

اور اس کے ساتھ ہی attached ہے۔

"At any time during the period of seven days immediately before it was so declared to be unlawful....."

عالی جاہ۔ یہ تو میں سمجھ سکتا ہوں کہ جناب آپ ایک قانون بنائیں تو ایک order جاری کرینگے کہ ہم فلاں جماعت کو آج سے خلاف قانون قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد جو شخص بھی اس کے ساتھ اپنا رشتہ ناطہ قائم کریگا وہ کسی سزا یا تعزیر کا مستحق ہوگا۔ لیکن یہ کیا کہ جو پہلے ..... who was a member

Minister of Law: That is a point which has been debated at length by the Leader of the Opposition and enough discussion has taken place.

Mr. Speaker: Yes, the member may go on.

میاں عبداللطیف —جناب والا۔ انہوں نے یہ چیز discuss کی تھی میرے فاضل بھائی بھول رہے ہیں۔

"And shall be deemed always to have been so added."

There is a lot of difference between what he said and what I am saying.

اس سے آگے جناب یہ کہا جاتا ہے۔

"He shall be deemed to have acted in a manner pre judicial to public safety.

اس سلسلہ میں یہاں مارشل لا کے تحت یہ آرڈیننس ۱۹۶۰ میں پاس ہوا وہ بتاتا ہے کہ اس کی کیا activity ہے یہ میرے فاضل بھائی نہیں جانتے کہ اسے کیسے define کیا گیا ہے۔ کیا گیا ہے کہ۔

Acting in a manner prejudicial to the maintenance of public order.

وہ کیا ہوتا ہے؟

For the purpose of this section black marketing smuggling and hoarding etc.

Maintenance of public order یہ ہیں وہ افعال جو قانون کے تحت کے خلاف ہیں کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ان سیاسی جماعتوں میں کوئی سمگلر

بھی ہے یا کیا مولانا مودودی سمگلنگ یا ہورڈنگ کرتے تھے۔ یا ان کی جماعت کوئی بلیک مارکیٹ کرتی تھی۔

Minister of Law: I again respectfully request as to how Maulana Sahib is concerned. He is unnecessarily to say something against the gentleman provoking us.

Mr. Speaker: Mian Sahib should please discuss the principles of the Bill at this stage and not make any private references.

Mian Abdul Latif: I may not make mention of any name, but am I, Sir, going out of the scope of this Ordinance or the Bill?

Minister of Agriculture: Yes, Sir.

Minister of Finance: You are repeating everything.

Mr. Speaker : No repetition.

میاں عبداللطیف— تو جناب اس سے جہاں تک public safety act کا تعلق ہے ایک سیاسی جماعت کے لئے ہورڈنگ اور بلیک مارکیٹ کے متعلق suppose کرنا یعنی اگر کوئی آدمی کسی جماعت سے تعلق رکھے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس طرح ایکٹ کر رہا ہے جو امن عامہ کے خلاف ہے۔ وہ چیز تو ۱۹۶۰ میں ہی آچکی ہے اور اس کے تحت کوئی شخص گرفتار ہو سکتا ہے۔

اب میں یہ گذارش کروں گا کہ میں جماعت اسلامی کا ممبر نہیں ہوں۔ میں ان کا نمائندہ بھی نہیں ہوں۔ مجھے ان سے شدید اختلافات ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ کامیاب ہوجائیں تو شاید بے حد نقصان ہوجائے گا۔ اور بہت سے لوگوں کی زندگی دوبھر ہوجائے گی۔ لیکن جناب میں ان کو یہ حق دینا چاہتا ہوں کہ وہ پر امن طریق سے ان لوگوں کو اپنے خیالات سے ہم نوا کرلیں اور پر امن طریقہ سے ان کو حکومت کی نشستوں سے اتار پھینکیں۔ وہ پر امن طریقہ سے اپنی حکومت قائم کرلیں۔ یہ ایک جمہوری حق ہے۔ اس کو by force یا by violence چھینا نہیں جا سکتا۔ اگر ہم اس سے انکار کریں گے تو اس سے قوم اور ملک کا بے حد نقصان ہوگا۔ یہ ایسا بل نہیں کہ اسے ابھی پاس کردیا جائے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اسے سیلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے تاکہ اس کے نشیب و فراز کو دیکھ کر اسے اچھی حالت میں منظور کیا جائے۔

وزیر خزانہ— جناب والا۔ اس پر کافی بحث و تمحیص ہوچکی ہے۔

sir, you may put the question now.

خواجہ محمد صفدر— میں یہ گذارش کروں گا کہ میرے محترم

دوست جناب وزیر قانون صاحب اس طرف توجہ فرمائیں اور یہ بھی دیکھیں کہ کون کونسے احباب نے تحریک پیش کی ہے۔ وہ مجھے رول دکھا دیں کہ میں نے جو تحریک پیش کی ہوئی ہے مجھے کس رول کے تحت روک سکتے ہیں۔ اس میں ابھی تو میں نے خود تقریر کرنی ہے۔ پھر حمزہ صاحب ہیں۔ چودھری محمد ابراہیم اور میاں محمد اکبر صاحب ہیں۔

سسٹر سپیکر— یہ ترمیمی بل ایک ہی موٹر کلاز کا ہے۔ جب کلاز ۲ پر آئیں گے تو اس پر تقریریں ہوسکتی ہیں۔

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ یہ بات اصولی ہے۔ procedure سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اس کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہئے۔

وزیر خزانہ— آپ خود خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ہماری طرف سے کبھی نہیں ہوئی۔ آپ irrelevant سپیچ کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: They will have a chance when we take up clause 2 and the third reading.

خواجہ محمد صفدر— تھرڈ ریڈنگ میں تو repetition ہوگی۔

Mr. Speaker: So far as the principles of the Bill are concerned, there has been sufficient debate on that. I now put the closure motion. The question is—

That the question be now put.

(*The motion was carried*).

(*Noise from the Opposition benches*: No, no, we withdraw as a protest).

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: You are partial.

وزیر خزانہ— یہ جو partial کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ بہت ہی نازیبا ہے۔ جناب والا۔ یا تو آپ انہیں اندر آنے سے منع کریں یا وہ یہاں آکر اسے withdraw کریں۔ اور معافی مانگیں۔

Mr. Speaker: The question is—

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be referred to a select committee with instructions to report by 10th April, 1964.

(The motion was lost).

Mr. Speaker: The question is—

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be taken into consideration at once.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: We will now consider the Bill clause by clause.

Clause 2.

Mr. Speaker: There is an amendment in the name of Mr. Ali Khan Junejo.

راؤ خورشید علی خان— پوائنٹ آف آرڈر۔ آرٹیکل ۷۶ کے تحت میں نے پرسوں ایک ترمیم کا نوٹس دیا تھا۔

Mr. Speaker : Let him move his amendment.

راؤ خورشید علی خان— جناب یہ پوائنٹ آف آرڈر اس سے متعلق ہے۔ جناب والا۔ preventive detention laws کے متعلق آئین میں یہ bar ہے کہ۔

Without the prior consent of the Governor no amendment can be moved in the preventive detention laws.

اس چیز کے پیش نظر میں نے گورنر صاحب کی خدمت میں اپنی درخواست بھیجی ہے۔

Mr. Speaker : That is Article 76, I think.

راؤ خورشید علی خان — جو بل اسمبلی کے سامنے ترمیم کے لئے آرہا ہے اس کے سلسلہ میں میں بھی ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور Relevant دفعہ کے تحت چونکہ ان کی Consent ضروری تھی اس لئے میں نے لکھا ہے کہ مجھے وہ Consent مرحمت فرمائیں۔ میں نے اس لئے بھی ضروری سمجھا کہ لا منسٹر صاحب بار بار کہتے تھے کہ تم جو آئین کا رونا روتے ہو تم نے کبھی اس قسم کی کوشش کی ہے کہ تم نے گورنر صاحب کو درخواست بھیجی ہو اور انہوں نے نامنظور کردی ہو۔ ابھی تک اس کی منظوری اور نامنظوری کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی اس لئے میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ میری درخواست رد کردی گئی ہے۔ ایک تو میں

آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میری درخواست کا کیا بنا ہے - اس بل کے Notices of Amendments جو آئے ہیں ان میں میرا notice نہیں ہے- amendment جو اس کے برعکس میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ دوسرا ابھی سرکلیٹ ہوا ہے کیا اس کی منظوری آگئی ہے -

Minister of Law: Yes. I am not aware of the application made by the member to the Governor. It is entirely within the discretion of the Governor to permit or not to permit. The fact remains that till this minute the requisite sanction of the Governor, which is mandatory under Article 76, has not been received. So far as the other amendment of Mr. Junejo and of two other members is concerned, I am personally aware that the previous consent of the Governor is there on record consenting to the moving of that particular amendment. Therefore, my submission is that this point of order has no substance and should be ruled out of order.

راؤ خورشید علی خان - ترمیم کی ایک نقل میں نے سیکریٹری صاحب کو دے دی ہے -

Mr. Speaker: No consent of the Governor has been received so far.

Mr. Ali Khan Junejo: Sir, I beg to move—

That in clause 2, in the proposed Explanation II of sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960, the following words and comma, occurring between the words "unlawful" and "or", in lines 7 and and 10 respectively, be deleted:—

"and fails or does not as soon as may be after such declaration make a public declaration of his disassociation from such an association."

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 2, in the proposed Explanation II of sub-section (1) of section 3, of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960, the following words and comma, occurring between the words "unlawful" and "or", in lines 7 and 10 respectively, be deleted:—

"and fails or does not as soon as may be after such declaration make a public declaration of his dissociation from such an association."

Minister of Law: Sir, I accept the amendment. It is not opposed.

Mr. Speaker: The question is :—

That in clause 2, in the proposed Explanation II of sub-section (1) of section 3, of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960, the following words and comma, occurring between the words "unlawful" and "or", in lines 7 and 10 respectively, beleted:—

"and fails or does not as soon as may be after such declaration make a public declaration of his disassociation from such an assocaition."

(The motion was carried).

Mr. Speaker : The question is :

That clause 2 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot-1) : On a point of order. Sir, I refer to Rule 64 and I request you to review your own ruling which you have given a few minutes back regarding some Members who had given their Amendments and whose Amendments are on the Order Paper. I would request you to review your ruling in the light of Rule 64 which reads :

"Where a Bill has been referred to a Select Committee, the Member-in-Charge may, after the presentation of the final report by the Select Committee move—

(a) that the Bill as reported by the Select Committee be taken into consideration:

(b) that the Bill as reported by the Select Committee be referred to the same Committee again either—

(*i*) as a whole, or

(*ii*) with respect to the particular clauses or maendments only, or

(*iii*) with instructions to the Select Committee—"so on and so forth".

جناب والا۔ آپ مجھے وہ رول بتادیں جسکی رو سے امنڈمنٹ نمبر (۲) فرسٹ سٹیٹ منٹ پر دیا گیا ھے جسکی رو سے چودھری ابراھیم صاحب مسٹر حمزہ اور امیر حبیب اللہ خان سعدی وغیرہ وغیرہ دوستوں کے آپ نے Reject کئے ھیں۔

مسٹر سپیکر — خواجہ صاحب پوزیشن یہ ھے کہ ایک ھی خاص مضمون کے متعلق مختلف لوگوں کے امنڈ منٹ آئے ھیں وہ ھاؤس کے سامنے جب آئینگے تو یہ ضروری نہیں ھے کہ وہ بار بار repeat کئے جائیں۔

خواجہ محمد صفدر — ضروری ھے۔

Mr. Speaker: If there is sufficient discussion and there is a closure motion it is up to the House to accept or reject the closure motion.

Khawaja Muhammad Safdar : Not for the Hourse. It is for you to decide whether a closure motion is in order or not.

Mr. Speaker : But if there is sufficient discussion. (Interruptions) If there is sufficient debate the closure motion can be moved.

خواجہ محمد صفدر — میں اسکو زیر بحث ھی نہیں لانا چاھتا ھوں میں تو یہ کہتا ھوں کہ آپ وہ رول بتائیں جسکے تحت آپ نے Rule out کیا ھے۔

مسٹر سپیکر – خواجہ صاحب اگر سب ایک ہی ترمیم کے حق میں جو دئیے گئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر – ایسی صورت میں سب کو اپنی تقریر کرنے کا حق ہے - (قطع کلامیاں) مجھے یہ حق حاصل ہے -

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے کچھ ارکان ایوان سے باہر چلے گئے)

مسٹر حمزہ – آپ کس رول کے تحت میرے خیالات کی ترجمانی دوسرے کو دیں گے -

مسٹر سپیکر – وہ امنڈمنٹ آپ نے دی ہے اور اس پر ہاؤس میں تقریریں ہوئی ہیں اور ہاؤس نے اگر اسکو Accept کرلیا -

مسٹر حمزہ – عرض یہ ہے کہ آپ نے کسطرح یہ سمجھ لیا کہ میرے ذہن میں وہ چیز ہے جو دوسرا ڈسکس کر رہا ہے -

Mr. Speaker: No discussion about that, the matter is over.

Preamble

Mr. Speaker : The question is :

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(*The motion was carried*).

SHORT TITLE

Mr. Speaker : The question is :—

That the Short Title be the Short Title of the Bill.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker: Next Motion.

Minister of Law : I beg to move :

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Admendment) Bill 1964 be uassed.

Voices : Opposed.

Syed Ahmad Saeed Kirmani (Lahore-v) : You will excuse me, if I do not speak loudly because I am not keeping good health for the last few days. I was prompted to attend the session today because of the unusual importance of the present measure.

Sir, before I discuss the provisions and principles underlying therein, of this Amending Bill I would like to state at the outset that I have nothing to dowith the Jamaat-e-Islami. But I certainly feel that the Government by employing repressive measures against this Jamaat has created opponents.....

Minister of Law: I would request how is the Jamaat-e-Islami concerned with this Bill? (interruptions).

Mr. Speaker: Let him make his point.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Now, Sir, If they had not employed those measures much support that it has now gathered around it would not have been available. Now the situation is that the country is sharply dividing intself into two major blocs. The one bloc is headed by our friends sitting on the other side and the other bloc is headed by people who genuinely and sincerely believe that the real liberator of this country is Maulana Maudoodi. We cannot now help it. This is because of the sheer mistake of this Government. I assure you, Sir, if such a measure had not been employed against him and against his Jamaat there were a considerable number of people in this country who were against them. And they were against them on two grounds: that the Jamaat-e-Islami does not believe in Democracy. They do profess Democracy....

Minister of Law: Sir, are we debating the motion relating to Maulana Maudoodi and his Jamaat?

Mr. Speaker: There is nothing in the Bill about that.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: If it does not suit them I do not press it, but the fact remains that there is a lot of support for this Jamaat.

Mian Abdul Latif: It has been vehemently urged time and again that reference to Jamaat-e-Islami is uncalled for when we are discussing this Bill. I efer you to the Statement of Objects and Reasons:

"Doubts have been expressed whether a person who was a member of an association which interferes or has for its object interference with the administration of the law or with the maintenance of law and order, or that it constitutes a danger to the public peace, and which on that account has been declared unlawful....."

There is only one association in the country which has been declared unlawful.

Minister of Law: It is wrong. There are more than one associations in the country which have been declared unlawful. Correct yourself.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Communist Party I suppose.

Mian Abdul Latif: Only Jamaat-e-Islami.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Sir, I am conscious of the fact that you have already warned certain Members not to repeat what has been already said and, therefore, Sir I will try not to repeat what has been already said and therefore my submission would be extremely brief.

Sir, You are well aware that the recent trends amongst the world jurists are that no liability should be created—Civil or criminal—by the operation of law. They are of the view that persons should be punished only after the acts are committed by them and not for things with which they have nothing to do. Unfortunately we notice in this Amending Bill that a person will be deemed to be acting in a manner prejudicial to public safety and the Maintenance of Public Order if he was or continues to be a Member of an unlawful association.

The question arises once a particular association is declared unlawful, once a particular association does not exist in the eye of law—and of course if it does not exist it means that it has no activities whether in favour of public order or against the public order—then if a person becomes a member of an unlawful association; in this way it is a contradiction of terms—we cannot become members of an unlawful association but supposing greater wisdom is on that side then without bringing on record or proving against him that not only he has become a member of an unlawful association but he has also done certain acts, which bring him within the mischief of the word "guilty" or the commission of any offence, it is extremely unfair to treat him guilty merely by the operation of law. That is what I am saying Sir. This tendency is not now encouraged. Rather the predominant view is that such offences should not be created. The liability should be direct. It should flow from the acts committed by the person concerned and not that it should be vicarious. It should not be created by the statute. Sir we find unfortunately that a crude effort is being made by the Government to punish even the innocent persons, persons who were once members of a particular Jamaat and which has now caused to be lawful. The mere fact that they were once members and therefore they will be deemed to have acted against the interest of peace and order is against all rules of fairplay and decency. Kindly appreciate Sir that it says who ever is or was a member of an association or of its Executive Committee. Now Sir how poorly and clumsily worded the Section is. There is not a single association in the country on whose executive one can become a member without becoming the member of the association itself.

Khawaja Muhammad Safdar: Provincial League.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Well that is an addition to my knowledge and I bow before that knowledge, but I cannot contemplate any association where a member can become a member of the Executive Committee without becoming a member of the parent body. And this situation unfortunately is being contemplated by the provisions of this Bill. So it only means that

they do not apply their minds seriously to the law-making business. Whatever instructions or directions they get from the bureaucracy, they simply try to ditto it. I would Sir most humbly request the Government that this is a piece of legislation which is not only against the....

نوابزادہ افتخار احمد خان — پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - آپ متوجہ نہیں تھے - جب قائد ایوان وزیر قانون صاحب کے پاس آئے - اور انہوں نے یوں کیا (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں -) اور اسکے جواب میں وزیر قانون نے یوں کیا (ہاتھ کا اشارہ کرتے ہیں) یعنی یہ کہ آپ اس کو ختم نہیں کر رہے ہیں -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — یہ بالکل غلط ہے - آپکی نظر کمزور ہوگئی ہے - آپ چشمہ لگائیے -

نوابزادہ افتخار احمد خان — اگر یہ غلط ہو - تو میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں - آپکا اسکے سوا اور کوئی مطلب نہیں تھا -

Mr. Speaker: This is not a point of order. This is a supposition.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Not only have they used redundant words in the opening lines but they have also subsequently employed those very words by using "during the period of seven days immediately before". When they have mentioned all those who were members in the past and all those members who are still members of that unlawful aasociation, there was no earthly reason to incorporate these unnecessary words.

Sir if I am allowed to voice the sentiments of the people of this province, and if I am Sir expressing their sentiments truly, then Sir let me say that there is not a single soul in the province, who approves of this measure. This ins a superfious measure; this is a redundant measure; this is a measure; put forth by certain interested persons to convince some high boss of their activities loyal to them. Nothing more and nothing less. But Sir we as members of this august House have to see that not only the precious time and the money of this House is not wasted on such irrelevant piece of legislation but we have to see also that we utilize every minute of this House in giving to the province laws, which may bring about more prosperity, which may bring about in the province more freedom, which may give people more re-assuring type of atmosphere. Otherwise we will not only be condemned by the present generation but history will not forgive us for being a party to such a silly, repressive, unreasonable, unthinkable and, above all, a malicious type of legislation.

With these observations Sir I request the House through you to throw out this amending Bill.

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) — جناب سپیکر - میں آپ کے سامنے کنوینشن مسلم لیگ کے پریزیڈنٹ کے بیان کا ایک حصہ پڑھکر سناتا ہوں - کیونکہ آج جس قانون میں ترمیم پیش کی گئی ہے - یہ اس سے خاص طور پر تعلق رکھتا ہے - انہوں نے یہ فرمایا ہے - کہ .....

In Islam there was the party of Muslim League while those opposed to this body were either "Mushrik" or "Kafirs". However, since they have accepted the idea of an opposition as understood in the current democratic parlance, they would accept it, but, he said, the opposition should be constructive."

Mr. Speaker: The statement of the president, Convention Muslim League, has got nothing to do with this Bill.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر - انکا بیان یہ ظاہر کرتا ہے کہ حزب اختلاف کو لازمی برائی تصور کیا جاتا ہے - موجودہ ملکی آئین کے موجد نے بھی اس چیز کو Publicly تسلیم کیا ہے - کہ جب یہ آئین مرتب کیا جارہا تھا اس وقت ہمارے ذہنوں میں یہ بات نہ تھی- کہ اس ملک کے آئندہ سیاسی ڈھانچہ میں سیاسی جماعتوں کی بھی کوئی گنجائش رکھی جائے -

انہوں نے اس کی گنجائش بالکل ہی نہیں رکھی - اور عملی طور پر جو کچھ بھی گورنمنٹ نے آج تک مخالف پارٹیوں کے ساتھ سلوک یا برتاؤ کیا ہے اس سے یہ چیز صاف ظاہر ہوتی ہے کہ وہ آپوزیشن کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - جناب پریزیڈنٹ مسلم لیگ نے یہ فرمایا کہ ایک اسلامی ملک میں مشرکین ہوسکتے ہیں یا مسلمین - یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں خصوصاً جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے ، ہر وہ طبقہ ، ہر وہ پارٹی اور ہر وہ فرد جو برسراقتدار آیا اس نے یہی کہا کہ میں اسلام کی خدمت کر رہا ہوں - جو کچھ بھی ملک میں گورنمنٹ کررہی ہے وہ اسلام کے تقاضے پورا کرنے کے لئے کر رہی ہے - بلکہ یہ دعوے کرتے رہتے ہیں - دین کی اجارہ داری ان کے پاس ہے - لیکن اس وقت جبکہ وہ لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ جمہوری طرز حکومت یا جمہوریت کی اسلام میں

کوئی گنجائش نہیں ہے ، وہ اس چیز کو بھول جاتے ہیں کہ وہ زمانہ جس کی طرف اشارہ کرکے وہ لوگوں سے یہ توقع کرتے ہیں کہ لوگ ان کو انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں ، وہ اس چیز کو قطعاً بھول جاتے ہیں کہ اس زمانے میں ان ایام میں مسلمانوں کے حاکموں کا کیا کردار تھا ۔

Mr. Speaker : No discussion about that. Please refer to the principles of the Bill.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ انہوں نے پولٹیکل پارٹیز کے بارے میں ایک خاص نظریہ کا اظہار کیا ہے جسکو گورنمنٹ عملی طور پر اس قانون میں ترمیم کرکے اپنا رہی ہے ۔

میں یہ عرض کررہا تھا کہ اس زمانے میں مسلمانوں کے حاکموں کا کردار یہ تھا کہ ایک اد نیٰ انسان خلیفتہالمسلمین سے یہ دریافت کرسکتا تھا کہ آپ کا جو اوڑھنا ہے یہ ایک چادر سے نہیں بن سکتا ۔ دو چادروں سے بنا ہے ۔ آپ کے حصہ میں ایک چادر آئی تھی آپ نے دوسری چادر کہاں سے حاصل کی ہے ؟ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا کردار ایسا تھا کہ انکی ضروریات زندگی انتہائی محدود ہوتی تھیں ۔ ان کا یہ حال نہیں تھا کہ برسراقتدار آنے کے بعد انکی دولت سو گنا بڑھ گئی ہو ۔ اور ملک کی عام آبادی کو آسانی سے دو وقت روٹی بھی میسر نہ آتی ہو ۔

Mr. Speaker : The member is not relevant. He should go on to his next point.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس بل کے Statement of Objects and Reasons میں یہ دیا گیا ہے کہ وہ پارٹی جس کی کارروائیاں ملکی مفادات کے منافی ہوں ، اس کے خلاف یہ قانون استعمال کیا جائے گا ۔ وہ ٹولہ جوکہ برسراقتدار ہے ، میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ کل اس ملک میں غلام محمد مرحوم کی حکمرانی تھی ۔ وہ بھی یہی بات کہتے تھے ۔ جناب سپیکر ۔ جب سکندر مرزا اس ملک پر قابض تھے تو وہ بھی یہی بات کہتے تھے ۔ ان کی ہاں میں ہاں ملانے

والوں کی کوئی کمی نہ تھی۔ جو ماحول آج ہے ابن الوقت افراد کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ وہ بات جو کہ برسراقتدار طبقہ کے طرف سے کہی جاتی ہے اس میں کوئی معقولیت بھی ہے یا نہیں حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی بھی برسراقتدار آیا، اس نے اسی قوم سے اس قسم کا تقاضا کیا۔ اس سے یہ توقع کی کہ وہ اسکی ہر جائز و ناجائز اقدام کے سامنے اپنا سرجھکالے۔ اور یہی خطرناک پالیسی ہے، یہی خطرناک ذہن ہے جو حکومت کے ہر اقدام میں کار فرما ہے۔ آپ کے سامنے اس ایوان میں چند دن پہلے (اور اس کا چرچا تمام ملک میں بھی ہے) کہ اگر ایک ہستی جس کو ہمارے ملک کو معرض وجود میں لانے والے کی ہمشیرہ ہونے کا فخر حاصل ہے اگر اس ہستی کی طرف سے ایک بیان دیا جاتا ہے تو ہماری گورنمنٹ کی طرف سے یہ الزام لگایا جاتا ہے....

Minister of Law : Sir, I request that question may now be put.

مسٹر حمزہ— عرض یہ ہے کہ اس ترمیم کو اس ایوان میں لانے کا مقصد محض یہ ہے کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ فلاں فلاں لوگوں کو جیل میں بھیجنا ہے۔ اس کے لئے معقول جواز کا کوئی سوال نہیں۔ قانون موجود ہے یا موجود نہیں ہے۔ انہوں نے ہر وہ حربہ اختیار کرنا ہے جس سے مخالفین پکڑے جاسکیں تاکہ وہ عوام الناس میں اپنے خیالات کا اظہار نہ کریں جنکی بابت انہیں یہ خطرہ ہے کہ وہ ان کی کرسیوں کے لئے کل کو خطرہ بنیں گے۔ لہذا وہ ان قوانین کو توڑتے مروڑتے ہیں بلکہ یہاں تک جیساکہ آج اس ایوان میں واضح طور پر ظاہر ہوگیا کہ وہ Cases جو اس وقت ہائیکورٹ کے سامنے زیر سماعت ہیں زیر سماعت ہونے کے باوجود وہ اس قانون میں ترمیم لارہے ہیں مقصد محض یہی ہے کہ گورنمنٹ نے پہلے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ان لوگوں کو نظر بند رکھنا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ قانون اس قدر خطرناک ہے کہ یہ اس ملک کے ہر شہری اور خصوصاً چونکہ یہ مغربی پاکستان سے متعلق ہے اس لئے مغربی پاکستان کے ہر شہری سے یہ توقع کرتا ہے کہ وہ محض اپنی Lines پر سوچے جن Lines پر گورنمنٹ چاہتی ہے حقیقت یہ ہے کہ

جب موجودہ regime برسر اقتدار آئی تو اس کا سب سے پہلا الزام سابقہ سیاستدانوں پر یہ تھا کہ وہ اپنی ذاتی اغراض کے تحت وقتاً فوقتاً پارٹیاں بدلتے رہتے تھے۔ لیکن جو اہتمام ہماری موجودہ گورنمنٹ اس وقت ہر ملک میں کررہی ہے وہ صرف یہی ہے کہ وہ لوگ جو گورنمنٹ سے کسی قسم کا کوئی اختلاف بھی رکھتے ہوں وہ آزادانہ اپنی رائے کا اظہار نہ کرسکیں بلکہ اگر انہوں نے بحیثیت ایک آزاد شہری کے اس ملک میں جینا ہے، بسنا ہے، تو ان کے لئے ایک ہی مقام ہے کہ وہ موجودہ regime کے تمام جائز و ناجائز مطالبات کو درست تسلیم کریں۔

جناب سپیکر — اس سے زیادہ خطرناک regimentation اور نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے لوگوں کی سوچ بچار پر قدغن لگائی ہے۔ عملی طور پر جو کچھ بھی جائز کارروائیاں تھیں، گورنمنٹ اس قسم کے قوانین مرتب کررہی ہے کہ وہ جائز کارروائیاں قانوناً ناجائز قرار دی جارہی ہیں۔ جناب سپیکر۔ اس صورت حال کا لازمی نتیجہ ایک ہی ہوگا۔ وہ یہ کہ ہمارے ملک کی آبادی ذہنی طور پر انتہائی مفلوج ہوکر رہ جائیگی۔ ملک کی جو ترقی کی منازل ہیں ان کی طرف بڑھنا تو کیا، یہ وہ اہل نہیں رہینگے۔ اس قسم کے معاملات کے بارے میں سوچ سکیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اس ملک کی بیرونی ممالک میں اتنی رہتی سہتی ساکھ ختم ہوکر رہ جائیگی۔ اس ترمیمی قانون کے نفاذ سے قبل ہی ہماری گورنمنٹ اس ملک میں انتہائی بد اخلاقی پھیلا چکی ہے۔ بزدلی کی حوصلہ افزائی کرچکی ہے۔ نیکی کے لئے قربانی کرنے والے انسانوں کی تعداد کو بہت محدود کرچکی ہے۔ اور اب اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ کوئی شخص حق بات Publicly نہ کرسکے۔ اگر حق بات ان کے ذہن میں ہے تو اسکا اظہار (express) نہ کرسکیں۔ بلکہ اس سے بڑھکر ان سے اس قسم کی بزدلی کی توقع رکھتے ہیں ایک طرف تو جناب پریزیڈنٹ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں یا تو منافقین تھے یا مشرکین یا مسلمان۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بذات خود ایسا ماحول پیدا کررہے ہیں کہ یہاں انسان یا تو غلام کی زندگی بسر کرے یا ایک مشرک کی بلکہ ایک منافق کی زندگی بسر کرے اور اگر اس کے خاص قسم

کے خیالات ہوں تو یا تو وہ ان کو چھپائے اور اگر وہ انکو چھپاتا نہیں تو اس کے لئے محض ایک جگہ جیل ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ان حالات کے پیش نظر میں یہ عرض کرونگا کہ اس قانون سے زیادہ خطرناک قانون اس ملک کی آبادی کے لئے نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : Please wind up.

سسٹر حمزہ — میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ اس ملک کو معرض وجود میں آئے سولہ سترہ سال گذرے ہیں ۔ آپ جیسے بہت سے آئے اور چلے گئے ۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ایمان ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے جس میں بہت سے حاکموں کے آنے اور جانے کے قصے تحریر ہیں ۔ اور موجود ہیں ۔ میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ فرعون بھی اپنی حکومت کو زیادہ دیر تک قائم نہیں رکھ سکا۔ قوم اسرائیل کو کچلنے کے لئے ، ان کو پتہ ہے ، کہ فرعون نے کیا کیا ذرائع استعمال کئے ۔ لیکن اللہ کے حکم کے آگے فرعون جس طرح ذلیل و خوار ہوا ، ختم ہوا ، اسکی مثال آپ کے سامنے زندہ موجود ہیں ۔ موجودہ regime کو پتہ ہونا چاہئے ...

سسٹر سپیکر — چودھری محمد ابراھیم — (قطع کلامیاں اور شور)—

سسٹر افتخار احمد خان — on a Point of order Sir صدر گرامی ۔ اب زیر بحث بل کی تیسری خواندگی شروع ہوچکی ہے ۔ اور اس پر صرف حمزہ صاحب کی ایک تقریر ہوئی ہے ۔ اس تقریر کے دوران وزیر قانون صاحب کئی بار بیچین ہوکر اٹھے ہیں کیونکہ وہ Closure Motion پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ میرے لئے یہ بات قابل فہم ہے کہ اس بل کا آج ہی منظور ہونا کیوں ضروری ہے ۔ اور کل پر انہیں کیوں اعتماد نہیں ۔ آخر ان کی اتنی بھاری اکثریت اور اتنی مضبوط حکومت ہے ۔

... **Minister of Law :** That is no point of order.

Mr. Speaker : This is no point of order.

سسٹر افتخار احمد خان — جناب والا ۔ میں یہ اسلئے عرض کر رہا ہوں کہ میں نے تیسری خواندگی پر تقریر کرنا ہے ۔ آپ نوٹ فرما لیں ۔

Minister of Law : Sir, I actually rise to move the closure motion I move :

That the question be now put.

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ ۔ ۳) — صاحب صدر ۔ ویسے تو جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔

یہاں جو کچھ ہو رہا ھے ۔ اور اس ایوان میں اس حکومت کے رویے سے ظاھر ھے کہ وہ اس صوبے میں کسی باضمیر انسان کو چلنے پھرنے اور سانس لینے کی اجازت نہیں دینا چاھتی ۔ مجھے اکبر کا وہ شعر یاد آتا ھے ۔

رقیبوں نے رپٹ جا کر یہ لکھوائی ھے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ھے خدا کا اس زمانے میں

صاحب صدر ۔ جس جماعت کیلئے یہ قانون لایا جا رہا ھے ۔ اور جن لوگوں کیلئے یہ زنجیریں اور جیل خانے تیار کئے جا رھے ھیں ۔ میں بھی ان سے وابستہ رہا ھوں ۔ اس لئے اس سلسلے میں مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے ۔ درحقیقت اس جماعت کے کسی رکن کی خلاف قانون کسی سرگرمی کے خلاف اس ملک کے کسی کارکن یا کارفرما کو ادنیٰ سی بھی شکایت پیدا نہیں ھوئی ۔ (ایک آواز ۔ ساری قوم کو ھے) جناب والا ۔ وہ تو ان کی وزارتوں اور کرسیوں سے ھے ۔

وزیر خزانہ— جناب والا ۔ میری استدعا ھے کہ آج ڈیڑھ بجے کی بجائے دو بجے تک اجلاس جاری رکھا جائے ۔ اس کے متعلق کل فیصلہ ھو چکا ھے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Mr. Speaker : The time is extended by half an hour.

Khawaja Muhammad Safdar : We refuse to be here. We are not going to co-operate. We refuse to be here.

(At this stage Opposition members walked out of the chamber).

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : On a point of order.*

I therefore walk out.

Mr. Speaker : It is not a point of order.

وزیر خزانہ— جناب والا ۔ اس طرف سے جو کچھ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ سن لیتے ہیں اسے بند کرنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : These remarks are expunged.

چودھری محمد ابراھیم— صاحب صدر۔ یہاں ایسی قانون سازی کا راستہ اختیار کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے اس ہاؤس میں اس حکومت نے جو قانون بھی پیش کئے ہیں ۔ ان کا صرف ایک ہی مقصد اور مدعا ہے۔ اور وہ یہ ——————

وزیر خزانہ — (چودھری محمد ابراھیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) توں کلا ای لگا ہو یائیں توں بھی جا ۔ (قہقہہ)

چودھری محمد ابراھیم— کہ ہر وہ شخص جو اس زمانےمیں خدا کا نام لیتا ہے ۔ اسے زیادہ سے زیادہ پابند کر دیا جائے ۔ آج ان لوگوں کو تاریخ کے ان اسباق اور واقعات کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو اس دنیا میں رونما ہوئے ہیں ۔ کیا یہ لوگ بھول چکے ہیں کہ سپین میں جب طارق گیا تو وہ وہاں دین لے کر گیا تھا ۔ وہ وہاں پانچ ہزار فوج لے کر گیا تھا ۔ اس نے اپنے جہازوں کو سمندر کے کنارے پر آگ لگا دی تھی ۔ اور سارے سپین پر اتنے دنوں میں قبضہ کرلیا جتنے دنوں میں گبن ۔ جو کہ ایک بڑا مشہور مؤرخ ہے۔ کے قول کے مطابق۔ کوئی سیاح اس ملک کی سیاحت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اتنے تھوڑے عرصے میں انہوں نے سپین کی سرسبز و شاداب وادیوں پر قبضہ کر لیا ۔ لیکن آج ان کی قبروں پر کوئی فاتحہ پڑھنےوالا نہیں ۔ اس لئے جب وہاں لادینیت کا رواج ہونے لگا ۔ جب اس قسم کے لوگ برسراقتدار آگئے ۔ تو انہوں نے لوگوں کے ضمیروں پر تالے ڈال دئے ۔ ان کی زبانیں بند کردیں۔ اور انہیں انسان بننے کےلئے کوئی راہ نہ چھوڑی ۔ جب یہ صورت حال پیدا ہوگئی تو پھر وہاں کے پچاس پچاس ہزار لوگوں

* Expunged as ordered by the Speaker.

کے قافلے وھاں کے مختصر کارفرماؤں نے سمندر میں ڈبوئے ۔ کیا آج ھماری ان سے کوئی مختلف حالت ھے ۔ پاکستان میں ھم تو انہیں صرف یہ کہتے ھیں کہ خدا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو خداوند تعالیٰ کے احکام کے مطابق ھو ۔

صاحب صدر– ھماری مملکت خداداد پاکستان کے دستور کا پہلا فقرہ یہ ھے ۔

"To enjoy the protection of the law, and to be treated in accordance with law, and only in accordance with law, is the inalienable right of every citizen wherever he may be and of every other person for the time being within Pakistan."

کیا آپ ھمارے ساتھ قانون کے مطابق فیصلے کرتے ھیں ۔ اس سے بڑھ کر کیا دھاندلی ھوسکتی ھے ۔ ھم اس ھاؤس کے اندر ۔ ھاؤس سے باھر اپنے گھروں میں ۔ خداوند تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اپنے ملک کے قانون کا احترام کرتے ھیں خدا کی قسم ھمارے دل میں کبھی یہ بات نہیں آئی کہ کسی لغو سے لغو قانون کو توڑا جائے ۔ کیا اس لغو سے قانون کے بارے میں جس کے ذریعے لاؤڈسپیکر پر پابندی لگائی گئی ۔ یہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص دو سو روپے جرمانہ ادا کر سکے ۔ ھم آپ کے لغو سے لغو قوانین کی بھی پابندی کرتے ھیں ۔ لیکن آپ یہ کیا ظلم کر رھے ھیں ۔ ھم تو آپ کو اس آگ میں گرنے سے روک رھے ھیں ۔ لیکن آپ ھمیں اس آگ میں جھونک رھے ھیں ۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو ۔ میں یہ اس لئے عرض کر رھا ھوں کہ اگر ھم یہ کوشش کر رھے ھیں کہ آپ کے لئے یہی راستہ ھے ۔ تو یہ صرف اس لئے کہ آپ کے دور اقتدار میں قانون کی مٹی پلید ھو رھی ھے ۔ اور یہ مٹی وہ لوگ پلید کر رھے ھیں جو کہ اس کے لئے بیش قرار تنخواھیں لے رھے ھیں ۔ بڑے بڑے مشاھرے اور رعایتیں حاصل کر رھے ھیں ۔ میں آپ کے دوام کا پٹہ لکھنے کے لئے تیار ھوں ۔ میں آپ کی خاطر عوام کے پاس جاؤنگا اور ان سے کہونگا کہ وہ آپ کے لئے دوامی پٹہ لکھ دیں ۔ بشرطیکہ آپ اس قابل ھوں کہ اس ملک میں قانون کی حکومت قائم کرسکیں ۔ آپ کسی ضابطے کے لئے اپنی قوم تیار نہیں کرسکتے ۔ آپ تو اتنے عرصے میں لوگوں کو ایک قطار میں کھڑے ھو کر ٹکٹ لینا نہیں سکھا سکے ۔ اس لئے ضروری ھے کہ لوگوں کے ذھنوں میں کسی بالاتر ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے ۔ مجھے اکبر

کا ایک قطعہ یاد آگیا ہے جس میں وہ آپ لوگوں کے دلوں کی حالت بیان کرتے ہیں - اگرچہ یہ بہت پہلے کی بات ہے- تاہم آپ اس سے سبق حاصل کریں اور کسی صاحب نظر سے ہدایت حاصل کریں - وہ فرماتے ہیں -

لادینیت سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم
ہرگز نکل سکیں گے نہ ان دلدلوں سے آپ

کعبے سے بت نکال دیئے تھے رسول نے
اللہ کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ

فی الحقیقت آپ کی روش اور آپ کی حرکات سے ظاہر ہے کہ جس چیز کو آپ برداشت نہیں کرسکتے- وہ اسلام کا نام ہے - آپ اللہ کا ذکر پسند نہیں کرتے - آپ کی ایک ایک بات سے - آپ کے ماحول اور اس کی ہر شے میں ایک لادینی - بے حیائی اور لاقانونیت ہے - آپ ان لوگوں کیلئے یہ سلاسل اور یہ زنجیریں تیار کر رہے ہیں جو قانون کا احترام کرتے ہیں - انہیں آپ یہ سزا دے رہے ہیں - جہاں غنڈے کھلے بندوں پھر رہے ہیں وہ کسی کے مال اور کسی کی جان کی پرواہ نہیں کرتے -

مسٹر سپیکر — چودھری صاحب جنرل ایڈمنسٹریشن پر بحث نہ کریں -

چودھری محمد ابراھیم — وہ لوگ جو قانون کا احترام کرتے ہیں ان کے لئے تو آپ زنجیریں اور جیل خانے بنا رہے ہیں - اور ادھر جو لوگ قانون توڑ رہے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے-

Minister of Law : Sir, I move that the question may be put.

Mr. Speaker : Let him conclude his speech.

چودھری محمد ابراھیم - صاحب صدر — میں بتا رہا تھا کہ کسی آدمی کو اس کے ضمیر کے مطابق چلنے کی آزادی حاصل نہ ہو اس کا ظاہر نتیجہ تو یہ ہے کہ لوگ منافقت کو یہاں پالیسی کے طور اختیار کرلیں - تو Right thinking honesty اور integrity کو چھوڑ کر

وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں اس مارکیٹ میں منافقت کا دور دورہ ہے۔ جو آدمی منہ سے ان کی قصیدہ خوانی کرے گا جو روز روشن میں ان کو پھولوں کے ہار ڈالے گا اس کو تو وہ احترام سے دیکھیں گے۔

Mr. Speaker: Please be relevant to the Bill?

چودھری محمد ابراھیم— میں سمجھتا ہوں کہ جو صورتحال یہ لوگ پیدا کر رہے ہیں درحقیقت ہر فرد کے لئے خود ان کے لئے اور ملک کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ میں ان لوگوں سے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے اس بات کا اہتمام کریں کہ آپ اس قانون کا احترام کسی اور طریقہ سے کرا سکتے ہیں۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن کونسا قانون ہے جس کا پاکستان کے اندر آپ احترام کر رہے ہیں۔

صاحب صدر— اگر یہ صورت ہے تو میں ان کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ وہ تاریخ سے سبق لیں۔ اور اس سلسلہ میں قوم کے لئے کوئی ایسی راہ تجویز کریں جس میں کسی کو انسان بننے کی توفیق ہو۔ (قطع کلامیاں۔ شور۔)

Mr. Speaker: Chaudhry Sahib, Let the House be in order.

چودھری محمد ابراھیم— صاحب صدر۔ کیا اس بارے میں جو روش اختیار کی گئی ہے۔ اور مسٹر کرمانی صاحب نے اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کیا یہ واقعی اس قوم کو دو حصوں میں تقسیم کردینا چاہتے ہیں۔ ایک حصہ تو شہنشاہیت کو فروغ دینا ہے۔

Mr. Speaker: No repetition please.

چودھری محمد ابراھیم — دوسرا حصہ وہ طبقہ ہے جس کی Democracy کی طرف ہمارا آئین رہنمائی کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام تو ایک بہت بلند چیز ہے۔ میں تو خدا کی قسم یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہاں تو وہ کفر کے سامنے انسانیت کا جو ایک معمولی سا نمونہ ہے آپ اس کو ختم کئے جارہے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی کچھ آزادی اور حریت فکر ضمیر ہوتی ہے۔ آپ سب کچھ مٹا رہے ہیں۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — کیا ان کا اسلام کوئی اور اسلام ہے۔

چودھری محمد ابراھیم — ہمارے سامنے اس وقت ملک کے بے حد و حساب مسائل ہیں مثلاً کشمیر کا مسئلہ ہے۔

Mr. Speaker : Please do not discuss Kashmir.

چودھری محمد ابراھیم — خواہ وہ کشمیر کا مسئلہ ہو یا کوئی اور مسئلہ ہو۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) — جہاد کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔

چودھری محمد ابراھیم — قطعاً غلط ہے۔

وزیر خزانہ — بالکل صحیح ہے۔

Mr. Speaker : Don't discuss Kashmir. Please be relevant to the Bill.

(Interruptions)

چودھری محمد ابراھیم — صاحب صدر۔ ان کو بند کیجئے۔ یہ دخل در معقولات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Let the House be in order first. Again and again there is a row.

چودھری محمد ابراھیم — یہاں جتنے مسائل ہیں یہ جو غلط روش ہے سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ یہاں گرانی ہے، بے حیائی ہے، غنڈہ گردی ہے اور اندرون ملک کے جتنے مسائل ہیں سب کے سب اسی جڑ سے پھوٹے ہیں۔ وہ یہ کہ ہم نے اس اسلام کو جو ہمارے اور ایسٹ پاکستان کے درمیان ایک واحد قدر مشترک ہے نظر انداز کردیا ہے بلکہ ہم اس کو دیس نکالا دے رہے ہیں۔

صاحب صدر۔ یہ لوگ ہم پر۔ ملک پر اور اپنے آپ پر احسان کرینگے اگر اس طاقت کو اس قوت کو فروغ دینے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کریں اور پورا زور لگادیں۔ وہ قوت ہے اسلام کی۔ یعنی اسلام کے نزدیک

جو ضابطے ھیں ۔ یہ کہ جس کو وہ منکر کہتا ھے اس کو منکر کہیں جس کو خیر کہتا ھے۔ اس کو خیر کہیں ۔ اور اس سے اتر کر یہاں پر جو لوگ یا جو جماعتیں یا ادارے یا ایسوسی ایشن قانون کے اندر رھکر کام کرتی ھیں ان پر یہ پابندی یہ ظلم اور یہ جور نہ ھو۔

Mr. Speaker : The question is :

That the West Pakistan Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 1964 be passed.

(*The motion was carried.*)

وزیرخزانہ — جناب والا ۔ یہ بل پاس ھوگیا ھے اب باقی کام کل پر رکھیں ۔

Minister of Law : Tomorrow and day after tomorrow we have Private Member's Business. Therefore the rest of the Official Business may stand over till Thursday.

مسٹر سپیکر — ھاؤس کا وقت اس لئے بڑھایا گیا تھا کیونکہ بعض ممبران بولنا چاھتے تھے ۔ چونکہ اب کوئی بولنے والا نہیں اور بل پاس ھوچکا ھے اس لئے ھاؤس کی کارروائی کل صبح ۹ بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ھے۔

(*The Assembly then adjourned till* 9-00 *a.m. on Tuesday, the* 17*th March,* 1964.)

KARACHI: PRINTED AT THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS.

L(iv)286—16—600—5-65—IV

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Tuesday, the 17th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-30 a.m. of *the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.*

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝

(پ ٥ – س ٤ – ع ٣ – آیات ٣٦ تا ٣٨)

اور (دیکھو) اللہ ھی کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھراؤ اور چاھئے کہ ماں باپ کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ

اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں نیز پاس کے بیٹھنے اٹھنے والوں اور مسافروں اور .و (خادم غلام) تمہارے قبضے میں ہوں، سب کے ساتھ احسان کرو۔ اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے اور بڑائی مارنے والے ہیں۔ جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے اسے چھپا کر رکھتے ہیں۔ ہم نے نا شکروں کےلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔اور جو لوگ محض لوگوں کے دکھانے کو مال خرچ کرتے ہیں وہ فی الحقیقت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس جس کسی کا ساتھی شیطان ہوا تو وہ برا ساتھی ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

IRRIGATION SCHEMES BY UNION COUNCIL KHANOZAI

*3804. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the name of Irrigation Schemes sent by the union Council Khanozai Tehsil Pishin District Quetta to the Irrigation Department to date for technical advict;

(b) date of receipt of each such scheme by the Irrigation Department;

(c) date which the technical report on each scheme was sent by Irrigaion Dspartment to the Tehsil Council or Union Council Khanozai;

(d) in case there was any delay in sending technical report by the Irrigation Department reasons for such delay and action Government intend to take to ensure expenditure disposal of such schemes at the different levels?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) Refer list attached.*

(b) Refer list attached.*

(c) Refer list attached.*

(d) Explained in remarks column of list attached.*

بابو محمد رفیق— میں اپنے محترم وزیر صاحب کی توجہ کالم نمبر ۴ کی طرف دلاتا ہوں۔ اڑھائی سال سے یہ سکیمیں Pending پڑی ہوئی ہیں اور آپ کا محکمہ اتنے عرصے میں بھی ان چھوٹی چھوٹی سکیموں کو Clear نہیں کر سکا۔ اسکے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔

* Please see Appendix I at the end.

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش)– اگر آپ کالم نمبر ٦ ملاحظہ فرمالیں۔

بابو محمد رفیق– میں نے ملاحظہ فرما لیا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات– اس میں لکھا ہے کہ تمام سٹاف کی منظوری نہیں ہوئی تھی۔ اب ہوگئی ہے۔ تو اب انشاء اللہ جلدی Clear ہوجائیگی۔

بابو محمد رفیق – آپ یہ بتا سکینگے کہ یہ سٹاف کب تک لگا لینگے۔

وزیر آبپاشی و برقیات– جلد کوشش کریں گے۔

بابو محمد رفیق– جلد کا کیا مطلب ہے۔ اب تو کافی لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات– جلد کے معنی جو کچھ لغت میں ہیں۔ وہی میں لونگا۔ ہم جتنی ہی جلد ہو سکے۔

Whenever possible it will be done.

خواجہ محمد صفدر– کیا وہ سٹاف مقرر ہوچکا ہے۔ یا اسکےلئے منظوری لی جاچکی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات– منظوری ہوچکی ہے۔

خواجہ محمد صفدر– پھر تو جلدی ہی ہوجانی چاہئے۔

SUPLLY OF ELECTRICITY TO WELLS AROUND VILLAGE MALIKYAR

***3808. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there are 200 open surface wells for irrigation purposes around village Malik Yar in Tehsil Pishin, and most of these wells are running on diesel or persian wheel;

(b) whether it is a fact that Tharmal Power House is being installed at Quetta;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to supply electricity to the said wells after the installation of the said power?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The exact number of open surface wells is not known. However, there are large number of open wells in the area operated by diesel or by persian wheels;

(b) Yes.

(c) After commissioning of the Quetta Tharmal Station and its associated transmission system it will be possible to electrify some of the open surface well which fall near the proposed transmission lines and can stand their usual economic justification test of the electrification.

بابو محمد رفیق— یہ some کیوں ہیں؟ سارے کیوں electrify نہیں کر رہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش)— اس کے ساتھ وجہ بھی دی ہے۔ اور some کو ساتھ qualify بھی کیا ہے۔

Which are near the proposed special lines and can stand their usual economic justification test of electrification.

اسی لئے عرض کیا ہے کہ

It will be possible to electrify some of the open surface wells which fall near the proposed transmission lines and can stand their usual economic justification test of electrification.

اب اگر ایک ایکڑ پر کسی نے لگوانا چاہا ہے اور کہا ہے کہ line دو۔ تو

It may not be economical for us or it is at a considerable distance from the proposed line. Those "some" will be excluded and those which will stand this test will be electrified.

بابو محمد رفیق— یہ دو سو wells تقریباً اڑھائی میل کے radius میں ہیں۔ اگر آپ transmission line چالیس میل لے جاسکتے ہیں تو اڑھائی میل extend نہیں کریں گے تاکہ آپکی agricultural production زیادہ ہو۔ کوئلہ کے لئے آپ چالیس پچاس میل لیجائیں لیکن دو اڑھائی میل .....

وزیر برقیات— رفیق صاحب بحث میں پڑگئے ہیں۔ پہلے تو میں دو سو ہی نہیں مانتا۔

I said that the exact number of open surface wells is not known to us.

جناب۔ قادر بخش تو بابو رفیق کی بات ماننے کو تیار ہے۔

But here is a question put to the Minister of Irrigation by an M.P.A. asking for information and I have to collect that information from my department. I have been informed that we have no records.

بابو محمد رفیق– teleprinter کی غلطی ہوگئی ہوگی۔

CONSTRUCTION OF A BRIDGE ON TORMURGHA FEEDER CANAL

*3809. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is no culvert on Tormurgha Feeder Canal in Pishin Tehsil;

(b) whether it is also a fact that during flood season this canal remains in flood and trucks cannot pass through it;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative whether Government intend to construct a bridge over the canal?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes. There is however, a foot bridge.

(b) **Yes.**

(c) No, as no established highway crossed this canal when it was built.

بابو محمد رفیق– اگر پہلے نہیں بتایا تھا تو کیا اب لوگوں کی تکالیف کو مدنظر رکھیں گے اور کچھ کریں گے ؟

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) – میں اس کے بارے میں کوئی وعدہ نہیں دے سکتا۔ پہلے جب ہم نے اسکو cross کیا تو کوئی highway نہیں تھا۔

I thing the member may better approach the P.W.D. if there is any highway at all.

بابو محمد رفیق– canal تو آپکی ہے۔

وزیر زراعت و آبپاشی – جب ہم نے cross کیا تو کوئی highway نہیں تھا۔ He cannot do it.

بابو محمد رفیق – canal کی دوسری طرف کئی گاؤں آباد ہیں۔ اگر پہلے نہیں کیا تو لوگوں کو جو تکالیف ہوتی ہیں ، ٹریفک بند ہوجاتا ہے ۔ لوگ ہفتہ ہفتہ شہروں میں نہیں جا سکتے ۔ اس کا کوئی علاج ہے ؟ canal آپکی ہے ۔ ان گاؤں کی مشکلات رفع کرنے کے لئے معمولی سا پل نہیں بناسکتے ؟

وزیر زراعت و آبپاشی– آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ پانی کی وجہ سے سال بھر میں پندرہ یا بیس دن تکلیف ضرور ہوتی ہے ۔ یہ میری اطلاع ہے ۔ لیکن اس وقت کوئی ایسا پل بنانا ہمارے زیر غور نہیں ہے ۔

بابو محمد رفیق– کیا اب اس کو زیر غور رکھیں گے ؟

وزیر زراعت و آبپاشی – It will be seen میں کوئی وعدہ نہیں دے سکتا ۔

LINING OF TAMRIK KAREZ.

*3810. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that Union Council Malikyar has passed a scheme for the lining of Tarmrik Karez and forwarded it to the Irrigation Department if so, the estimated cost thereof and the date by which the said scheme is likely to be implemented?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtaiz Ahmed Gill) : The Irrigation Department has not yet received any such scheme.

LINING OF KHANAK KAREZ.

*3811. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation be pleased to state whether it is a fact that Union Council Malikyar has formulate the scheme for the lining of Khanak Karez, and forwarded it to the Irrigation Department for further action, if so, the estimated cost thereof and the action taken by the Government in the matter?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtaiz Ahmed Gill) : No. The question of cost, etc, does not arise.

بابو محمد رفیق۔ اگر ہم یہ ثابت کردیں کہ یہ جواب غلط ہے تو پھر آپ کیا کریں گے ؟

Parliamentary Secretary: I will add something to the answer for the satisfaction of the member. In fact there is no place bearing this name in the area of Malik Jah Union Council. Extension of another karez, that is, Maneka, is however proposed for implementation during the Third Five Year Plan and work is expected to cost Rs. 20,000/-. These schemes are sanctioned locally by the region in consultation with the political Department.

NEWS ITEM REGARDING GUDDU BARRAGE IN A KARACHI DAILY.

*5562. **Amir Habibullah Khan Saadi:** Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(a) whether certain news items regarding Gudu Barrage appear in Karachi Urdu Daily on 29th June, 1963 14th July, 1963 and 16th July, 1963 have come to the notice of Government;

(b) if answer to the above be in the affirmative, whether the news items purported to a demand for a thorough inquiry and audit of the Guddu Barrage account by a Committee of experts to find out the irregularities and causes of exesses oveh the estimates.

(c) whether it is also a fact that the said news items amount to a demand to examine the mortor of cement used in tht newly constructed structures on the project, which are reported to be washed away;

(d) whether it is aslo a fact that the said news items demanded a departmental inquiry regarding negligence if any on the part of the officers supervising the defective work involving lacs of rupees;

(e) if answer to (b), (c) and (d) be in affirmative, whether any action has been taken by the Government so far, if not, why not?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Information is being collected regarding this question.

Mr. Speaker: Will it be answered on the next turn?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): In fact, it belongs to WAPD and we hope to get the required information from them.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر۔ میں آپ کے ذریعہ سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جس اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے یہ جولائی ۱۹۶۳ کا ہے۔ میں وزیر متعلقہ سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر ان کے محکمہ کے خلاف کوئی شکایت یا کوئی الزام اخبارات میں چھپے تو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ انکو اسکا تراشا (cuttings) ارسال کرتا ہے یا نہیں ؟

Minister of Irrigation : Sometimes we do and sometimes we do not.

مسٹر حمزہ — عرض یہ ہے کہ آپ categorically یہ بتائیں کہ آپ کو ہر قسم کے سنگین الزامات جو کہ آپ کے محکمہ پر لگائے جاتے ہیں .....

Minister of Irrigation : I have already said that information is being collected when the information is supplied then the supplementary will arise.

مسٹر سپیکر — ملک صاحب وہ پوچھ رہے ہیں کہ اخبارات کی کٹنگ آپ تک پہنچتی ہیں ؟

Minister of Irrigation : Sometimes they are sent to the Minister also but not always.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - صورت حال ملاحظہ فرمائیے -

مسٹر سپیکر — آپ سپلیمنٹری کریں - صورت حال کے متعلق نہ فرمائیں -

مسٹر حمزہ — یہ اسی صورت حال سے پیدا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر — سوال کا جواب تو دیا نہیں گیا -

مسٹر حمزہ — آخر کیوں نہیں دیا گیا ؟ میں اس چیز کو press کر رہا ہوں - میرا سوال یہ ہے کہ جولائی میں ہر قسم کے الزامات اخبارات میں شایع ہوتے ہیں - آج سات آٹھ مہینے گذر چکے ہیں اور وزیر صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ Information is being collected ان کی نا اہلیت کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوگا ؟

مسٹر سپیکر — information تو سوال آنے کے بعد collect کی جاتی ہے - اخبارات میں خبر شایع ہونے کے بعد تو نہیں ہوسکتی -

مسٹر حمزہ — عرض یہ ہے کہ یہ سوال جو الزامات اخبار میں شایع ہوئے ہیں ، سے متعلق ہے - جب الزامات اخبار میں شایع ہوگئے تو محکمہ کا فرض تھا کہ ان کی تحقیقات کے لئے اسی وقت کارروائی شروع کرتا -

Mr. Speaker: That is not a supplementary.

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب صدر۔ آپ کے توسط سے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ حکومت کا ضابطہ نہیں ہے کہ ہر وہ بات جو کسی ڈیپارٹمنٹ کے متعلق اخبارات میں شائع ہو، اس کی Cutting محکمہ متعلقہ کو بھیجی جائے؟ کیا یہ ضروری نہیں ہے؟ یہ کیا بات ہے کہ Some Cases میں ایسا ہوتا ہے اور Some Cases میں ایسا نہیں ہوتا۔ میں پوچھتا ہوں کیا یہ ضروری نہیں ہے؟

وزیر زراعت و آبپاشی— تقریر نہ کریں۔ میرا یقین ہے کہ یہ Cutting واپڈا کے پاس گئی ہوگی۔ میں اس کو Check کر لوں گا۔

NUMBER OF SUB-MINORS TAKEN OUT FROM RAJABAH 9-L WESTERN BAR MULTAN DIVISION

*5567. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) the number of sub-minor taken out from Rajbah 9-L, Western Bar, Multan Division;

(b) the water supply in cusecs of the said Rajbah;

(c) the area of land irrigated by the said Rajbah and its sub-minor situated at their tails;

(d) the total area of land brought under cultivation at the tail of above said Rajbah and its sub-minor during Rabi and Kharif in 1961, 1962 and 1963 along with the area, out of the cultivated area, declared 'Pukhata' and 'Kharaba' during each year;

(e) whether it is a fact that lands situated at the tails of the above-said Rajbahs yield very low produce due to short supply of water in these Rajbahs; if so, the steps Government intend to take to make adequate supply of water in the above mentioned Rajbah; for the irrigation of lands situated at their tails?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtaiz Ahmed Gill) : (a) 4 Nos.

(*b*) 185 cusecs.

(*c*) 7913 acres

(*d*)

	Cultivated	*Kharaba*	*Assessed*
Rabi, 1960-61 ..	3,403	23	3,380
Kharif, 1961 ..	3,469	24	3,445
	6,872	47	6,825
Rabi, 1961-62 ..	3,992	76	3,915
Kharif, 1962 ..	3,408	29	3,379
	7,399	105	7,294
Rabi, 1962-63 ..	4,080	257	3,823
Kharif, 1963 ..	3,416	13	3,403
	7,496	270	7,226

(*e*) No.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO JAHANIAN MANDI IN MULTAN DISTRICT

***5569. Mr. Atta Hussain Khan Khakani:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government decided to provide electricity to Jahanian Mandi in Multan District during 1964;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to supply electricity also to the surrounding villages of the said town if so, the steps so far taken in this behalf?

Parliamentary Secretary: (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) and (b) Yes. Jahanian Mandi, Tiba Sultanpur, Ali Sherwan Quatubpur and Duniapur are included in the Secondary Transmission and Distribution Scheme and will be fed from the Jahanian Grid Station which is expected to be completed by the end of this fiscal year. The Distribution Lines from the Grid Station will be laid to fed all these places by the end of 1964.

QUANTITY OF WATER SUPPLIED TO PAKPATTAN CANAL.

*5570. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the quantity of water in cusecs normally supplied to Pakpattan Canal for irrigation purposes;

(b) the quantity of water in cusecs provided in the above-said canal for 'Rabi' and 'Kharif' during 1960, 1961, 1962 and 1963;

(c) whether it is a fact that the water-supply in the above mentioned canal during 19633 was half of the supply made available during 1960, 1961 and 1962;

(d) whether it is a fact that the above said canal was closed down on 1st October 1963, and its water was diverted to Mailsi Canal at the time when the Kharif crop was to fructify;

(e) if answers to (c) and (d) above be in the affirmative, whether it is a fact that the Kharif crop was adversely affected during 1963 due to lack of water supply in the abovesaid canal; if so, whether Government intend to grant remission in the land revenue and abiana' to the affected *Zamindars*?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Authorised Full Supply Discharge.

		Cusecs
Kharif	..	6,549
Rabi	..	3,940

Average daily discharge.

		Cusecs
Kharif	..	1,535
Rabi	..	1,137
(*b*) Kharif 1960 daily	..	1,410
Rabi 1960-61 daily	..	1,014
Kharif 1962 daily	..	1,642
Rabi 1961-62 daily	..	1,264
Kharif 1962 daily	..	1,511
Rabi 1962-63 daily	..	1,132
Kharif 1963 daily	..	1,575

(*c*) No. As is clear from (*b*) above.

(*d*) No.

(*e*) In view of (c) and (*d*) above question does not arise.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی – حضور والا۔ اس سوال کے جزو (د) میں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ نہر یکم اکتوبر کو بند کردی گئی تھی۔ اور اس کا پانی میلسی کینال میں موڑ دیا گیا تھا۔ جب کہ فصل خریف پکنے کے قریب تھی ؟ اس کا جواب پارلیمنٹری سیکرٹری کی طرف سے درست نہیں دیا گیا۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ پاکپٹن کینال یکم اکتوبر سے ۱۰ نومبر تک بند کی گئی تھی۔ لہذا جواب جو دیا گیا ہے بالکل غلط ہے۔

Parliamentary Secretary : I do not want to conceal any information with me. For further information of the member I may add that the average supply run in Pakpattan Canal in a year is based on the average of supplies during the last 3 years and this figure has been quoted in answer to question (a) above. From the figures quoted above it will be sent that the supplies run in Pakpattan Canal in Kharif 1963 are higher than average supplies run in the previous years. There was sudden drop in the river at Sulemanki in the beginning of October, 1963. Pakpattan Canal could not run in full supply in the first half of October, 1963. Only share supplies were run in Pakpattan Canal. On 6th October, 1963 the available supplies in Pakpattan canal were utilised to run Khadir Branch upto 15th October, 1963. The condition of Kharif crop remained normal.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی– حضور والا۔ اس رپورٹ کے متعلق مجھے کسی قسم کا جواب مہیا نہیں کیا گیا۔ جو جواب مجھے دیا گیا ہے۔ وہ ہے جی نہیں۔ اور اب جو اس کا Explanation دیا گیا ہے اس سے مجھے کوئی ضمنی سوال کرنے کا موقع ہی نہیں رہا۔ حالانکہ پچھلی دفعہ بھی میں نے جناب وزیر کی خدمت میں گذارش کی تھی کہ پاکپٹن کینال یکم اکتوبر سے لے کر ۱۰ نومبر تک بند رہی۔ دراصل اس بندی کی وجہ سے جو پانی دوسری نہر میں چلایا گیا۔ وہ ہمارا حق تھا۔ اگر پانی کی کمی ہی تھی تو اس صورت میں بھی جو پانی دائمی نہر کا حق تھا۔ اسے پوری مقدار میں چلانا چاہیئے تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دریا میں جتنا پانی بھی تھا۔ وہ ہمارا حق تھا۔ لیکن ہمارا حق مار کر میلسی کینال کو دیا گیا۔ اس دن بھی جب میں نے یہ سوال اٹھایا تھا۔ تو جناب وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ میں اس کے متعلق تحقیقات کراؤں گا۔

تو اب میری گذارش یہ ہے کہ اگر واقعی ہماری حق تلفی ہوئی ہے۔ تو کیا جناب وزیر تحقیقات فرمائیں گے؟ اور متعلقہ افسروں سے اس کے متعلق دریافت فرمائیں گے؟

سسٹر سپیکر— دراصل وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ تحقیقات فرمائیں گے؟

وزیر آبپاشی— جناب والا۔ عرض یہ ہے کہ تحقیقات میں کیا کراؤں۔ میں تو بارہا کہہ چکا ہوں کہ اس سال ہم نے پانی کی بڑی قلیل مقدار سے گذارہ کیا ہے۔ ہم ہر ایک نہر کو اس کی مقررہ مقدار کے مطابق پانی نہ دے سکے۔ تاہم ہم نے یہ کوشش کی کہ ایک نہر کا پانی دوسری میں اور دوسری کا تیسری میں لے جائیں۔ اور یہ کمی کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتا تھا۔ تا کہ فصلوں کو نقصان نہ پہنچے۔

جناب والا۔ میرے دوست نے جو سوال کیا ہے۔ وہ یہ تھا کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ فلاں تاریخ سے پانی بند کر دیا گیا۔ جب کہ خریف کی فصلات پکنے اور اونچا ہونے کا وقت تھا۔ تو ہم نے کہا ہے۔ نہیں۔ ان کو کوئی نقصان وغیرہ نہیں پہنچا۔ therefore I said no اور جو supply ہم نے add کر دی جس کی وجہ سے discharge بڑھ گیا۔ وہ discharge یوں ہے۔

1st October, 1963 in Pakpattan Canal ident was 6172, but actual discharge 1475;

Mailsi Canal the indent was 4600, but actual discharge 1500.

یہ جناب میرے پاس ایک list ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ discharge بڑھتا چلا گیا۔ And on the 17th October, 1963, was the actual discharge in Pakpattan Canal. 3328 اور اس طرح میلسی کینال میں کم ہو گیا۔ اور یہ صرف ۰۰ کیوسک رہ گیا۔ In fact sir ہم نے ایک نہر کا پانی دوسری نہر میں دیا۔ اگر usually season ٹھیک ہو تو انہیں واقعی پانی زیادہ ملنا چاہیئے تھا۔ لیکن We could not help it Sir.

We have to take water from one canal to the other. From one we feed the other.

اور اس طرح پانی کی proportionate تقسیم کرنا تھی۔ جس کی وجہ سے زمینداروں کو تکلیف ہوئی۔ لیکن credit یہ ہے کہ فصلات پک کے پختہ ہوگئیں اور کسی کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ بلکہ fair distribution رہی۔

سسٹر عطا حسین خان خاکوانی۔ حضور والا۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ سوال کے جزو (۱) میں خریف کے پانی کا جو discharge دیا گیا ہے۔ وہ ۶۵۴۹ کیوسک ہے۔ اس کی بجائے ہمیں صرف ۱۰۳۵ کیوسک پانی مل رہا ہے۔ تو جب ہمیں پہلے ہی چوتھا حصہ پانی مل رہا تھا تو پھر اسے بھی بند کرنے سے ہماری فصلات کو کیسے نقصان نہیں پہنچا۔ ہماری خریف کی فصل بھی تباہ ہوگئی اور ربیع کی sowing بھی late ہوگئی۔ پہلے ایک چوتھائی حصہ پانی ملتا رہا اور پھر وہ بھی بند کر دیا گیا۔ یہ بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے ؟

Minister of Irrigation : This is an act of God.

Mr. Speaker : That is a discussion.

SHIFTING OF THE OFFICE OF ADMINISTRATOR, WESTERN BAR DIVISION FROM MULTAN CITY

*5571. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the office of the Administrator, Western Bar Division is situated in Multan City;

(b) whether it is a fact that the said Administrator has to pass through a distance of about sixty miles lying in other Divisions for touring the area within his Division;

(c) whether it is a fact that Vehari (District Multan) has been upgraded to the level of a Sub-Division and many offices are proposed to be established there;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether the Government intend to transfer the office of the said Administrator to Vehari, which is situated at the Centre of the Western Bar Division?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(a) There is no Administrator of the Irrigation Department, Western Bar Division. The headquarters of the Executive Engineer of Western Bar Division is, however, situated in Multan.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) The headquarters of the Executive Engineers are usually located at the District Headquarters. There is no proposal at present to shift the Headquarters of the Western Bar Division.

SUPPLY OF WATER FOR IRRIGATING BARREN AND UNCOMMANDED LANDS NEAR PAKPATTAN AND MAILSI CANALS

***5684. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have earned lacs of rupees as sale proceeds from the auction of barren and uncommanded lands which are lying near Pakpattan and Mailsi canals;

(b) whether it is a fact that well or tube-well water is not useful for the purpose of irrigating the abovesaid land as the sub-soil water in the said area is bitter and salty;

(c) whether it is a fact that according to the records of the Irrigation Department no water has been sanctioned for the abovesaid lands;

(d) whether it is a fact that Government have recently issued orders to the effect that if any piece of land is not brought under cultivation by the Zamindars, the said land will be confiscated by the Government;

(e) whether it is a fact that the canals referred to in (a) above were constructed 30 or 35 years ago;

(f) whether it is also a fact that the beds and water level in the above-said canals have already gone up considerably and the alternative arrangements for the supply of water are nearing completion;

(g) if answers to (a) to (f) above be in the affirmative, whether Government intend to arrange for the supply of water from the said canal to these cultivators and Zamindars for irrigation of their abovesaid barren and uncommanded lands, who have purchased the lands through auction?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(a) No auction of barren and uncommanded land near **Pakpattan** Canal in Montgomery District was held in recent years. On **Mailsi** Canal a total area of 2538 acres was sold in 1963. Record is silent about commanded or uncommanded.

(b) The sub-soil water in the vicinity of Pakpattan Canal is mostly sweet and is useful for irrigation. No data is available for area sold on Mailsi.

(c) Yes.

(d) No such orders have been issued from the Colonies Department of Board of Revenue.

(e) Yes.

(f) No. Alternative arrangements if any are due to replacement works, being constructed under Indus Basin Water Treaty.

(g) There is no such proposal under consideration of Government.

مسٹر عطا حسین خانخاکوانی— جناب والا۔ اس سوال کے جزو (ا) میں میں نے دریافت کیا ہے۔

Whether it is a fact that the Government have earned Lakhs of rupees as sale proceeds from the auction of the barren uncommanded lands which are lying near Pakpattan Mailsi Canals.

میں نے منٹگمری کے متعلق نہیں پوچھا تھا۔ جواب یہ دیا گیا ہے۔

No auction of barren or uncommanded lands near Pakpattan Canal in Montgomery District was held in recent years.

ضلع منٹگمری کے متعلق تو میں نے پوچھا ہی نہیں۔ میں نے تو ملتان کے متعلق پوچھا ہے۔ یعنی یہ کہ ضلع ملتان میں crown کی جو barren اور uncommanded زمینیں تھیں۔

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش)— جناب والا۔ میں نے اپنے آپ کو Irrigation Department تک ہی confine کیا ہے۔ And not to the Revenue and Colonies Department and therefore, the answer to the first part that no auction of barren or uncommanded land near Pakpattan Canal in Montgomery District was held in recent years.

ہو سکتا ہے کہ ملتان کے ضلع میں بھی ہمارے محکمہ انہار کی اراضیات
But I can further ہیں۔ اگرچہ جواب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں نہیں

verify Sir, whether in Multan District also we had some lands.

کیونکہ نیلام کے متعلق تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا۔
That is clear. But whether we owned any lands there Sir, for that I have no information.

Pakpattan Canal جو ضلع منٹگمری میں ہے۔ اس کے متعلق ہماری
No auction of barren or incommanded land یہ ہے کہ information

near Pakpattan in Montgomery District was held in recent years. Now Sir, if this canal goes to Multan District, and whether the Irrigation Department owns some lands Sir, from this it appears that we sown none, but possibility is there. I may get further information.

Western Division ہمارا۔ حضور والا۔ —سسٹر عطا حسین خان خاکوانی
auction جو پاکپٹن کا ہے۔ وہ سالم ضلع ملتان میں ہے۔ ضلع ملتان میں
ہوا ہے۔ جناب وزیر نے مجھے اس کے متعلق کوئی information نہیں
دی۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ نہیں ہوئی۔

Mr. Speaker: There should be no direct communication between the member and the Minister.

وزیر آبپاشی— جناب والا۔ Board of revenue کی ہو سکتی ہے۔
I am not in a position to contradict میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس وقت
my friend there, but I can guess from this answer and can conclude

that no sales were carried out in Multan District by us. And if he wants further clarification, let the gentleman come to my office Sir. I shall satisfy him.

سسٹر عطا حسین خان خاکوانی— حضور والا۔ چونکہ اس وقت
ملک میں اجناس کی بڑی ضرورت ہے۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جن
زمینوں کا نیلام ہوا ہے ان کے لئے آپ پانی دیں گے۔ میں نے یہ دریافت
کیا تھا کہ Crown lands اور Western Lands کے نیلام سے آپ نے لکھو کھا
روپیہ حاصل کیا ہے۔ کیا آپ ان کے لئے پانی کا انتظام کرنے کو
تیار ہیں؟

وزیر آبپاشی و برقیات— یہ سوال میرے دوست خان پیر محمد خان صاحب کے محکمہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے ان سے پوچھنا چاہئے تھا اور وہی بتا سکیں گے۔ کہ uncommanded Lands کے متعلق ان کی کیا تجاویز ہیں۔

مسٹر سپیکر— ملک صاحب آپ یہ بتائیں کہ جو اراضیات نیلام کی گئی ہیں کیا آپ انہیں پانی دیں گے؟

وزیر زراعت و خوراک— جناب سندھ طاس کی سکیم ابھی مکمل نہیں ہوئی جب تیار ہوگی اس وقت پانی دیا جا سکیگا۔

At this stage I have not a drop of water to spare for the uncommanded land.

PROTECTION OF AREA OF POLICE STATION WAHNDO, DISTRICT GUJRANWALA FROM FLOODS

***5929. Chaudhri Saifullah Khan Tarar:** Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(a) whether Government aware of the fact that the area of Police Station Wahndo, District Gujranwala is hit by floods every year;

(b) whether Government are aware also of the fact that the said area is known for rice cultivation and that the rice crops in that area is devastated by flood every year with the result that the Rice-growers have to suffer a good deal of loss;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, the steps Government have so far taken to save the above mentioned area from floods?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)— (الف)۔ جی نہیں۔ رقبہ ہر سال سیلاب سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔

(ب) زیادہ تر رقبہ چاول کی کاشت کا ہے۔ ہر سال چاولوں کی کاشت سیلاب سے تباہ نہیں ہوتیں۔

(ج) سائیفن اور سپر پیسیج (Syphon and Supper Passage) بی۔ آر۔ بی۔ ڈی۔ لینک (B. R. B. D. Link) پر تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ دوسرے منصوبے زیر تفتیش ہیں۔

CHAK-BANDI OF 15-R DISTRIBUTORY

***6041. Chaudhry Sai Muhammad:** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 679 given on the floor of the House on 1st December 1962 and state the stage at which the work of Chak-Bandi of 15-R Distributory has since reached?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)۔ 15-R کی چکبندی مرتب کرنے کے لئے موقع پر جانچ پڑتال کی جا چکی ہے۔ اور مجوزہ تجویز Canal and Drainage Act 1873 کی دفعہ ۲۰ اور دوسری مناسب دفعات کے تحت مہتمم نہر گجرات ڈویژن کے زیر کار ہے۔

چودھری سعی محمد۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ نہر گجرات کی چک بندی کا کام ابھی زیر کار ہے۔ اور ابھی تک مہتمم کے پاس ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک اس کے پاس رہے گا۔ اور کتنے عرصہ میں وہ نکال سکے گا۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش)۔ معزز ممبر نے پوچھا تھا۔

".....please refer to my starred question No. 679 given on the floor of the House on 1st December 1962 and state the stage at which the work of Chak Bandi of 15-R Distributory has since reached?"

That is the question.

چودھری سعی محمد ۔ میں انگریزی نہیں سمجھ سکتا۔

وزیر زراعت و خوراک۔ آپ نے پوچھا تھا کہ آپ کے ایک سوال نمبر ۶۷۹ جس کا جواب یکم دسمبر ۱۹۶۲ کو دیا گیا تھا اس کے حوالہ سے آپنے دریافت کیا تھا کہ ۱۵- آر ڈسٹریبوٹری کی چک بندی کا کام کس stage پر ہے۔ میرا جواب واضح ہے کہ اس کی سروے کا کام کیا جاچکا ہے۔ یعنی اس کی جانچ پڑتال کی stage ختم ہوچکی ہے۔

چودھری سعی محمد ۔ کیا ابھی کام کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت و خوراک — نہیں ابھی وہ stage نہیں آئی۔ میرا مقصد ہے کہ جو زیر کار کی stage ہے وہ مکمل ہوچکی ہے یعنی فیلڈ ورک ہوگیا ہے۔ اب میں چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو زیر کار ہے۔ اس کی پراگرس بھی سن لیں۔ کہ کیا ترقی کی ہے۔ جو فیلڈ ورک تھا وہ ہم نے مکمل کرلیا ہے۔ مجوزہ تجویز زیر دفعہ ۲۰ اور دوسرے مناسب دفعات جن کے تحت نوٹس دینے پڑتے ہیں اور دوسری کارروائی کرنی پڑتی ہے وہ زیر کار ہے۔

چودھری سعی محمد — میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ نوٹس کب دئے گئے ہیں یا دوسرا کام کب ہوا ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ چک بندی کے متعلق کام کہاں تک ہوا ہے آپ نے کہا تھا کہ ڈویژن میں زیر کار ہے۔ اس میں کتنی شقیں ہوتی ہیں اور وہ کتنی مدت میں پوری ہوں گی۔

وزیر زراعت و خوراک — ہر case کی مدت الگ ہوتی ہے۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اب کام اس stage پر پہنچ گیا ہے کہ مہتمم گجرات نے دفعہ ۲۰ کے تحت کارروائی شروع کردی ہے۔

مسٹر سپیکر — وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس stage پر کتنی دیر لگے گی۔

وزیر زراعت و خوراک — جناب یہ آخری stage ہے۔

ALTERNATE LANDS TO LANDOWNERS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR CONSTRUCTING LINK CANALS FROM MANGLA DAM

***6048. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the district-wise acreage of private owned area in former Punjab which was acquirtd for constructing link canals from Mangla Dam to provide irrigation facilities to the area of the former Bahawalpur State;

(b) whether Government intend to grant lands to the affected land owners in Thal or Guddu Barrage lieu of the lands acquired?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — جی نہیں۔

چودھری سعی محمد — ''جی نہیں،، کا سوال پیدا نہیں ہوتا میں نے پوچھا ہے کہ سابق پنجاب میں نجی ملکیت میں ضلع وار اراضی کا کتنا رقبہ ہے۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش) — آپ سوال پڑھیں۔

چودھری سعی محمد — میں سوال پڑھ رہا ہوں۔

Minister of Agriculture: Part (b) of the question reads:

"whether Government intend to grant lands to the affected land owners in Thal or Guddu Barrage in lieu of the lands acquired?" We say 'No'.

چودھری سعی محمد— آپ اس سوال کا حصہ (الف) بھی پڑھیں۔

Minister of Agriculture: (a) is not with me.

Mr. Speaker: Then it should be answered on the next turn.

چودھری سعی محمد — پہلا حصہ کہاں گیا ؟

سپیکر — چودھری صاحب ۔ آپ کے سوال کا جواب نامکمل ہے۔ اگلی مرتبہ اس کا جواب دے دیا جائے گا ۔

OPENING OF RIGHT BANK PATH OF SOHAWA RAJBAH FOR PUBLIC USE

***6054. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that there is any proposal under consideration of Irrigation Department for opening the right bank path of Sohawa Rajbah for public use and entrusting its maintenance to the District Council, Gujrat, if so, the date by which it will be opened for public use?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — گجرات شاخ کی سوہاوا راجباہ کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ کوئی سڑک ایسی نہیں ہے جو عوام کے استعمال کے لئے کھولی جا سکے ۔ البتہ حال ہی میں راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ راجباہوں اور مائنروں کے غیر گشتی کناروں کے ساتھ ساتھ عوام کے استعمال کے لئے بغلی

سڑکیں مہیا کی جا سکتی ہیں ۔ اس تجویز کے لئے حصول اراضی نیز تعمیر و نگہداشت دونوں کے لئے رقوم کی ضرورت ہوگی ۔ لہذا اس ابتدائی مرحلے پر یہ پیشن گوئی نہیں کی جا سکتی کہ سوھاوا راجباہ کی بغلی سڑک عوام کے استعمال کے لئے کس تاریخ تک کھولی جائے گی ۔

INSTALLATION OF TUBE-WELLS BY WAPDA IN TEHSIL PHALIA

*6055. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to State:—

(a) the number of tube-wells installed by WAPDA in Tehsil Phalia during 1963 alongwith the name of the canal along which these tube-wells have been installed;

(b) whether the said Agency intend to instal tube-wells along single crop canals; if so, the target date, if any, by which tube-wells are likely to be installed along such canals and the names of canals or Rajbahs along which these tube-wells will be installed?

پارلیمنٹری سیکریٹری* (چودھری امتیاز احمد گل)— (الف) تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں واپڈا نے 1963 میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہیں کیا ۔

(ب) ضلع گجرات میں 815 ٹیوب ویل لگانے کا ایک ٹھیکہ دیا جاچکا ہے ۔ امید ہے یہ کام 1966 میں مکمل ہوجائیگا یہ ٹیوب ویل اپر جہلم کینال کے سارے علاقے میں پھیلے ہوئے ہونگے اور اس میں پھالیہ کی درج ذیل غیر دوامی نہروں کا علاقہ بھی شامل ہے ۔

(۱) ساروکی ڈسٹریبوٹری (13 آر)

(۲) مگو وال ڈسٹریبوٹری (14- آر)

(۳) پھالیہ ڈسٹریبوٹری ۔

(۴) مرچانہ ڈسٹریبوٹری (II- آر)

CULTIVABLE LAND AFFECTED BY WATER-LOGGING SALINITY AND EROSION

*6059. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the total acreage of cultivable land in West Pakistan;

(b) the acreage of land out of that mentioned in (a) above which has been affected by water-logging, salinity and erosion;

(c) the acreage which has been reclaimed by employing technical means so far;

(d) the rate at which abiana is levied on an area which has since reclaimed and is subsequently being irrigated by a tube-well;

(e) in case the said rate of abiana exceeds the rate at which abiana is levied on canal irrigated area, reasons therefor and whether government intend to equalize both the rates?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — (الف) تقریباً 620 لاکھ ایکڑ۔ لیکن تقریباً 330 لاکھ ایکڑ رقبہ زیر آبپاشی ہے۔

(ب) تقریباً 160 لاکھ ایکڑ۔

(ج) تقریباً 72 لاکھ ایکڑ۔

(د) ایسے رقبہ جات پر شرح آبیانہ عاید کرنا زیر غور ہے۔

(ر) (د) کی رو سے سردست کوئی جواب نہیں دیا جاسکتا۔ تاہم یہ شرح موجودہ آبیانہ بذریعہ ٹوڑسے زائد ہوگی۔

کیونکہ ان پروجیکٹس پر گورنمنٹ نے فراہمی فوائد کیلئے بیش و بہا اخراجات کئے ہیں۔

چودھری سعی محمد — کیا میں پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے ضلع میں جو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں وہاں جڑانوالہ تحصیل میں ٹیوب ویلوں کی آبیانہ کی وصولی بھی کرچکے ہیں لیکن یہاں آپ کہتے ہیں ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ کیا یہ وصولی بغیر فیصلے کے ہوئی ہے۔

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش) — جڑانوالہ کا سوال علحدہ آئیگا۔

چودھری سعی محمد — میں نے تو تمام پاکستان کیلئے لکھا ہے۔

وزیر آبپاشی — جڑانوالہ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ یہاں

آبیانہ کی شرح زیادہ ہوگئی ہے اور جڑانوالہ میں بھی زیادہ ہے۔ باقی یہ ہے کہ مختلف پروجکٹ ہیں اور آبیانہ بھی مختلف ہوگا لیکن سارے ویسٹ پاکستان میں Uniformity ہو یہ ایک علحدہ سوال ہے لیکن آبیانہ دینا پڑیگا۔

خان احمد خان — پہلے ۲۰- روپئے فی ایکڑ جڑانوالہ میں وصول کیا گیا ہے لیکن جب اسکے خلاف ہائی کورٹ میں writ ہوئی تو ۱۰- روپئے فی ایکڑ ہوگیا اور اب ۱۰-روپئے فی ایکڑ وصول کرتے ہیں۔

وزیر آبپاشی — اس کا میں کوئی جواب نہیں دے سکتا۔

میر حاجی محمد بخش تالپور — یہ اعداد و شمار بتائے گئے ہیں یہ ڈسٹرکٹ وائز ہیں یا اکٹھا ہیں۔

وزیر آبپاشی — ڈسٹرکٹ وائز ہیں۔

SUPPLY OF ELECTRICTY TO FORTABBAS TOWN

***6119. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that WAPDA installed poles upto Fort Abbas town and laid electricity transmission lines thereon a year ago; if so, the time by which WAPDA intend to supply electricity to the said town?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل)— جی ہاں۔ یہ امر واقعی ہے کہ بہاولپور سے فورٹ عباس شہر تک چھیاسٹھ ہزار وولٹ کی ٹرانسمیشن لائن ابھی مکمل ہوئی ہے۔ لیکن اب فورٹ عباس میں چھیاسٹھ ہزار وولٹ کا گرڈ سٹیشن مکمل کیا جارہا ہے اسکے بعد شہر کو بجلی مہیا کرنے کے لئے گیارہ ہزار وولٹ کی ڈسٹری بیوشن لائن گرڈ سٹیشن سے شہر تک لگائی جائے گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ کام جون ۱۹۶۴ء کے آخر تک مکمل ہوجائے گا۔

RECLAMATION OF LANDS EFFECTED BY WATER-LOGGING IN DISTRICT JHANG

***6170. Mr. Iftikhar Ahmed Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that lands in Chak Nos. 183—215, 216 and 220, situated in Police Station Mochiwala, Tehsil and District Jhang, have seriously been affected by Water-logging and for the last severed years no crop could be cultivated therein;

(b) if answer to (a) be in the affirmative, whether Government to reclaim the said lands if so, when;

(c) if answer to (b) above be in the negative, whether Government intend to rehabilitate the affected landholders in some Barrage lands?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): The notice of this question was received on the 6th of this month and it was not possible for the department to collect the information. It will, therefore, be replied on the next turn.

INCREASE IN THE WATER RATE FOR 1963-64 (KHARIF) IN KHAIRPUR DIVISION.

***6173. M. Ahmed Mian Soomro:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that orders have been issued enhancing water rate for the year 1963-64 (Kharif) in Jacobabad Sukkur Districts and other Districts in Khairpur Division;

(b) whether it is a fact that the total Land Revenue and water rate in Khairpur and Hyderabad Divisions is already higher than that in the former Punjab;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for the increase?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) Yes, throughout West Pakistan.

(b) No.

(c) Does not arise.

GRANT OF ALTERNATIVE LANDS TO THE ZAMINDARS IN LIEU OF THOSE AFFECTED BY WATER LOGGING

***6178. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a vast area of land irrigated by 'Abbasia' and 'Panjnad' canals, taken out from Panjnad Headworks, has been affected by water-logging;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the acreage of land so affected and whether Government have any scheme to grant alternative lands to those landowners whose lands have been affected; if so, the time by which the said scheme will be implemented and the names of the areas in which the alternative lands are to be granted?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Sir I would repeat my answer that the notice of this question was also received on the 6th and the answer to this question will be furnished to the member on the next turn.

SUPPLY OF ELECTRICITY PROPOSED TO FORT ABBAS TOWN.

*6179. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the voltage of electricity proposed to be supplied to Fort Abbas town;

(b) whether Government intend to supply electricity to other areas as well from the Grid Station proposed to be set up at Fort Abbas; if so the names of the places to which the electricity will be provided;

(c) whether Government intend to pay compensation to the land-owners whose lands were acquired for the installation of poles for the supply of electricity to Fort Abbas; if so, when?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — (الف) بہاولپور سے فورٹ عباس تک چھیاسٹھ ہزار وولٹ ٹرانسمیشن لائن لگائی جارھی ہے جہاں پر ایک مناسب طاقت کا گرڈ سٹیشن قائم کیا جارھا ہے۔ فورٹ عباس شہر کو چھیاسٹھ ہزار وولٹ گرڈ سٹیشن سے گیارہ ہزار وولٹ ڈسٹری بیوشن لائنز سے ملایا جائیگا اور شہر میں صارفین کو بجلی گھریلو ضروریات کیلئے ۲۲۰ وولٹ پر اور صنعتی مقاصد کیلئے ۴۰۰ وولٹ پر مہیا کی جائے گی۔

(ب) فورٹ عباس کا مجوزہ گرڈ سٹیشن فورٹ عباس کے گرد و نواح میں تقریباً ۱۵ میل کے نصف قطر میں گھریلو۔ صنعتی۔ اور زرعی صارفین کی مانگ پورا کرنے کے قابل ہے بجلی لگانے کیلئے فی الحال کسی خاص جگہہ کی نشاندھی نہیں کی گئی ہے۔ لیکن ان متفرق صورتوں میں جہاں لائنوں کیلئے بجلی کی مانگ ہے۔ اور ساتھ ہی اقتصادی طور پر موزوں ہے وہاں پر ضروری رقم ملنے پر کام شروع کیا جائے گا۔

(ج) جن مالکان آراضی کی زمینیں گرڈ سٹیشنوں کی تنصیب کے لئے حاصل گئی ہیں انہیں قانون معاوضہ کے تحت قابل ادا معاوضہ ادا کیا جائیگا۔

FOREIGN TECHNICAL EXPERTS WORKING IN WAPDA.

*6180. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that amongst technical experts working in WAPDA foreigner are in the majority if so, the name, designation,

pay scale, date of appointment and home address of each of the said experts;

(b) whether it is a fact that the Pakistani technical experts employed by WAPDA have to undertake the same duties as are usually performed by the foreign technical experts;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons for employing foreign technical experts by WAPDA;

(d) the names, designations, pay scales, dates of appointment and residential addresses of those Pakistani technical experts who are performing the same duties in WAPDA as re-performed by foreign technical experts?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — (الف) (ب) (ج) و (د) اس سوال میں طلب کردہ معلومات ۲۸ نومبر ۱۹۶۳ کو نشان زدہ اسمبلی سوال نمبر ۴۴۹۱ کے پیش کردہ جواب میں پہلے ہی کافی فراہم کی جاچکی ہیں۔ بقیہ معلومات واپڈا میں جمع کی جارہی ہیں اور موصول ہوتے ہی رکن محترم کو مہیا کردی جائیں گی۔

CONSTRUCTION OF BUND TO SAVE VILLAGE ISMAILIA FROM FLOOD

***6201. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 4806, given on the floor of the House on 28th November 1964 and state:—

(a) whether the work on the construction of bund to save Ismailia town in Tehsil Swabi, District Mardan from the ravages of the floods has since been started; if so, the amount so far spent on it;

(b) in case the construction of the said bund has not so far been taken in hand; reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل)۔(الف)— جی نہیں۔ (ب) ابھی تک جائے وقوع پر فیلڈ ورک (منصوبہ بندی کے لئے) جاری ہے۔

مسٹر عبدالرازق خان — جناب یہ جواب دیا گیا ہے کہ فیلڈ ورک ابتک Complete نہیں ہوا ہے اور اس سے پہلے دسمبر سنہ ۱۹۶۳ء میں جواب دیا گیا تھا کہ فیلڈ ورک Complete ہوگیا ہے اور ۲۔ لاکھ ۸۔ ہزار روپیے خرچ کئے جائیں گے اور ٹنڈر طلب کرلئے گئے ہیں اس سے پہلے بھی اسی قسم کے جوابات دئے گئے ہیں میں نہایت ادب سے اور کچھ واسطہ دیکر وزیر صاحب سے درخواست کرونگا کہ یہ مسئلہ دو سال سے تعطل میں پڑا ہوا ہے۔

خواجہ محمد صفدر — واسطہ سے کیا مراد ہے - واسطہ وزارت کا یا صدارت کا ؟

مسٹر عبدالرازق خان — کیا یہ دو لاکھ ۶۰ - ہزار روپئے اس مالی سال میں خرچ کردئے جائیں گے - یہ جناب آپ سیکریٹری صاحب سے پوچھ کر بتائیں -

خواجہ محمد صفدر — جناب یہ وزیر صاحب کی ہتک ہے کہ وزیر صاحب کو اتنا بھی نہیں معلوم اور وہ سیکریٹری صاحب سے پوچھ کر بتائیں -

Parliamentary Secretary: I hope I will be able to satisfy member if he just cares to hear the answer from me. There were some local difficulties due to which we could not finish our work in time, and when I have answered this question, my friend would of course appreciate that it was not possible to complete the work in time.

(a) & (b) The construction of the bund to protect village Ismailia from floods has not yet been started. Rs. 2,60,000/- had been alloted for this work during the current financial year. The most suitable proposal (Please note it) for protecting village Ismailia from the floods is to divert the nullah towards the natural depression, just outside the village, but the owners of land are vehemently opposed to the proposal. Alternative proposal have therefore, to be worked out. The matter has been discussed at length by the Chief Engineer with the Executive Engineer, Swabi Division. For diverting the nullah, the alternative proposal will be implemented. The cost of the alternative proposal is expected to be less than two lakhs. The work will thus bt administratively approved locally. Efforts will be made to utilize the portion of the current year's allotment. The balance will be surrendered for re-allocation during 1964-65.

ADEQUATE SUPPLY OF WATER IN JALALPUR PIRWALA MINOR AND BAHISHATI MINOR.

***6218. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the lands in the area of Jalalpur Pirwala (District Multan) are irrigated by 'Jalalpur Pirwala Minor' and 'Baahishti Minor' which are fed by the Eastern Mailsi Canal;

(b) whether it is a fact that Jalalpur Pirwala is situated at the tails of both of the said minors;

(c) whether it is a fact that the cotton crop in the said area has been badly affected this year due to the fact that no water flowed in the 'Bahishti Minor' and the water in the Jalalpur Pirwala Minor was insufficient to irrigate the lands lying beyond the tail of the said Minor;

(d) if answer to (a) to (c) above be in affirmative, whether Government intend to make arrangements for the adekuate supply of water in the said minors in order to ensure that the lands lying near their tails are also irrigated?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں۔ دریائے ستلج میں ستمبر ۱۹۶۳ کے بعد پانی کی قلیل مقدار کے باعث باریوں کا نفاذ ضروری ہوگیا تھا لیکن اس سے فصلوں پر بہت کم اثر پڑا ہے۔

(د) دنبالی سپلائی کو بہتر بنانے کے لئے جلال پور راجباہ اور بہشتی راجباہ کی باز تشکیل منظور کرلی گئی ہے۔

CONSTRUCTION OF DAM AT SHANAI MERGED AREA OF MARDAN DISTRICT

***6223. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that preliminary survey on the scheme relating to the construction of a Dam at Shnai in merged area of Mardan District has been carried out by Dam Investigation Branch of WAPDA; if so, whether the said scheme will be included in the Third Five Year Plan?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Regarding this question Sir, the information is being collected. The notice of this question was received on the 27th of the last month but it was quite a long information, which could not be collected. I would like to answer on the next turn.

خان اجون خان جدون — جناب اسپیکر میرے تین سوال ہیں۔ ۶۲۲۳-۶۲۲۹- اور ۶۲۰۷- تینوں کے متعلق مجھے انفارمیشن ملنی چاہئے اور ان تینوں سوالوں کو اسی دن کیلئے ملتوی کردیا جائے۔

Mr. Speaker: They will be answered on the next turn.

POWER COMMISSION.

***6225. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) Whether it is a fact that the report of the Power Commission has been received by Government if so, on what date;

(b) whether Government intend to implement the recommendation of the said Commission in the Province if so, from what date;

(c) whether Government would place on the table of the House a copy of the above said report?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) Yes, Power Commission Report was received by the Provincial Government in September, 1963.

(b) The report is under consideration of the Pakistan Government.

(c) In due course, after considerations and final decisions, it would be for the Government of Pakistan to make the Report public.

خان اجون خان جدون – پاور کمیشن کی یہ رپورٹ تو مغربی پاکستان کی حکومت کو ستمبر میں مل چکی ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ .....

It is under the consideration of the Pakistan Government. Does it mean that it is the consideration of the Central Government.

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): Yes.

خان اجون خان جدون – کیا آپکو علم ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں تو وہ implement بھی ہوگئی ہے۔

وزیر آبپاشی – مجھے اسکا علم نہیں ہے۔

EXAMINATIONS OF WIREMEN AND ELECTRICAL SUPERVISORS

*6241. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) the dates on which the examinations of Wiremen and Electrical Supervisors, were last held;

(b) number of candidates of different institutions that appeared in the said examinations alongwith the number of those who passed the examinations;

(c) the number of candidates out of those mentioned in (b) above who have been employed by WAPDA and the number of those who are awaiting employment;

(d) the scales of pay allowed by WAPDA to Wiremen and Electrical supervisors referred to in (c) above?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل)-- (الف) وائر مین اور الیکٹریکل سپروائیزر کے آخری امتحانات کی تاریخ اور مقامات حسب ذیل ہیں :

(۱) اکتوبر سنہ ۱۹۶۳ بمقام لاہور۔

(۲) جون سنہ ۱۹۶۳ بمقام کراچی۔

(۳) اگست سنہ ۱۹۶۳ بمقام حیدرآباد۔

(ب) مختلف اداروں کے امیدوار جو ان انتخابات میں شریک اور کامیاب ہوئے ان کی تعداد حسب ذیل ہے :

بمقام	امیدواروں کی تعداد برائے الیکٹریکل سپروائیزر		برائے وائر مین	
	شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب
لاہور	۱۸۰۵	۷۶۴	وائر مین کے انتخابات لاہور ریجن میں نہیں ہوئے۔	
کراچی	۱۹۲	۴۹	۹۹۰	۳۶۴
حیدرآباد	۹۶	۵۳	۴۰۹	۳۷۰

(ج) اب تک مندرجہ بالا کامیاب امیدواروں میں سے واپڈا نے کسی کو ملازم نہیں رکھا۔ اس محکمہ میں کامیاب امیدواروں کی ملازمت کے سلسلے میں کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔ اسلئے یہ ممکن نہیں بتلانا کہ ان میں سے کتنے امیدوار ملازمت پر ہیں اور کتنوں کو ملازمت کا انتظار ہے۔

(د) واپڈا میں جب وائر مین اور الیکٹریکل سپروائزر کو وائرمین/لائین مین اور لائین سپرنٹنڈنٹ گریڈ II کی آسامیوں میں جب ملازم رکھا جاتا ہے تو مندرجہ ذیل اسکیل دیاجاتا ہے :

(۱) وائر مین ۸۰—۲—۱۰۰ روپے فی ماہ۔

(۲) الیکٹریکل سپروائیزر ۱۵۰—۸—۱۹۰/۱۰—۲۵۰ روپے فی ماہ۔

Chaudhri Muhammad Ibrahim: I had asked the number of candidates of different institutions and not of centres.

اور انہوں نے صرف کراچی اور حیدرآباد centres کا ذکر کردیا ہے۔ میں نے تمام institutions کے متعلق پوچھا تھا۔ کہ اُن تمام میں سے کتنے امیدوار امتحان میں بیٹھے تھے۔ اور اُن میں سے کتنے پاس ہوئے تھے۔

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): Our institutions are at these places.

چودھری محمد ابراھیم – کیا لاھور سے باھر آپکا کوئی institution نہیں ہے؟

وزیر آبپاشی – کیا آپ wiremen کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر – آپ نے لاھور کے سینٹر کے متعلق فرمایا ہے۔ اور وہ پوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا لاھور سے باھر آپ کا کوئی institution نہیں ہے۔

چودھری محمد ابراھیم – میں نے institutions کے متعلق پوچھا تھا۔

Minister of Irrigation: There are three institutions-Lahore, Karachi and Hyderabad.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Only three intitutions? There are 12 institutions at Sialkot. A technical institute at Baddomalli.

تو ہر institution سے کتنے امیدوار اس امتحان میں شامل ہوئے تھے۔

Minister of Irrigation: The Member did not inquire about institutions. He inquired about the number of candidates who appeared in the said examination. Well, they appeared at Lahore Hyderabad and such and such places. He said the number of candidates who appeared and not the details of these institutions. I think the question is not properly worded.

چودھری محمد ابراھیم – صاحب صدر۔ میں نے یہ سوال کیا تھا۔ کہ تمام Centres سے کتنے امیدوار امتحان کے لئے آئے تھے۔ اس لئے یہ سوال درست ہے۔

Mr. Speaker: That it should have been from the institutions.

Minister of Irrigatios: He asked for the number of candidates and reply has been given.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: The number of candidates of different institutions.

ہر institution اپنے امیدوار امتحان کے لئے بھیجتے ہیں - تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ ان institutions سے کتنے کتنے امیدوار آئے تھے -

Mr. Speaker: Does the member want information on this point? Then it should be answered on the next turn.

Minister of Irrigation: He should tell me in writing what he wants.

پرائیویٹ institutions بھی run کر رہی ہیں - انکے امتحان بھی ہوتے ہیں -

We have got no records of private institutions.

دیکھئے جناب -

We get applications.

جو امتحان ہوتے ہیں - اور وہ تمام institutions اپنے امیدواروں کو وہاں بھیجتی ہیں - کیا آپ وہ چاہتے ہیں .....

Now, the member wants the number of institutions even though they are private and I have not got that data.

Mr. Speaker: That is not possible Chaudhri Sahib. They can't force them to furnish details.

وزیر آبپاشی — آپ پرائیویٹ لوگوں کے متعلق مجھسے کیوں پوچھتے ہیں .....

I can not collect this data from private institutions.

چودھری محمد ابراھیم — صاحب صدر - میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے - کہ الیکٹریکل سپرنٹنڈنٹس کے امتحان میں ۸٦٦ امیدوار پاس ہوئے تھے - اور ان میں سے ایک کو بھی ملازمت نہیں ملی - آخر ان بیکار لوگوں کے لئے کوئی avenues provide کریں -

وزیر آبپاشی — یہی چیزیں ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے ہم ہاتھ باندھ کر کہتے ہیں کہ خدا کے لئے حکومت کے خلاف نفرت نہ پھیلائیے۔ بہر حال ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں۔ جماعت اسلامی سے زیادہ ہی عوام کے لئے کر رہے ہیں۔ اب بیٹھ جائیے آپ۔

Mr. Speaker: No discussion about that.

چودھری محمد ابراھیم — یہ بے روزگاروں کی جو اتنی بڑی فوج ہے۔ اس کو کھپانے کا کوئی بندوبست کریں۔

Mr. Speaker: That is a suggestion for action and not a supplementary question.

SUPPLY OF ELECTRICITY IN NAROWAL TEHSIL

***6242. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the number of applications for supply of electricity in Narowal Tehsil during 1963;

(b) the number of (i) tube-wells (ii) private concerns (iii) houses, supplied with electricity during 1963 in Narowal Tehsil?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — (الف) سنہ ۱۹۶۳ کے دوران میں نارووال تحصیل میں بجلی مہیا کرنے کے لئے درخواستوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

(۱)	گھریلو عام صارفین	۴۱۱
(۲)	تجارتی صارفین	۱۸۷
(۳)	ٹیوب ویلز	۴

(ب) سنہ ۶۳—۱۹۶۲ع کے دوران میں نارووال تحصیل میں کنکشن لگانے کی تعداد حسب ذیل ہے:

(۱)	گھریلو	۲۲۱
(۲)	تجارتی صارفین	۱۰۸۷
(۳)	ٹیوب ویلز	۱

مسٹر سلطان محمد اعوان – جناب سپیکر۔ ہمارے علاقے میں بھی بجلی نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سخت تکلیف ہے۔ کیا ملک صاحب اس کے متعلق اپنی جنرل پالیسی بیان فرمائینگے۔

Mr. Speaker: The question is about Narowal Tehsil and, therefore, the supplementary does not arise.

WATER LOGGING IN HALNI AND KANDIARO OF NAWABSHAH DISTRICT

***6299. Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that water-logging has increased in Halani and Kandiaro of Nawabshah District, if so, whether Government have any scheme under its consideration for controlling the said menace?

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری امتیاز احمد گل) – یہ درست ہے کہ ضلع نواب شاہ کے علاقہ ہیلانی اور کنڈیارو میں زمین کے پانی کی سطح اونچی ہورہی ہے۔ حکومت نے واپڈا کی وساطت سے بذریعہ ایک مشہور و معروف فرم حالات کا جائزہ لینے اور پراجیکٹ بنانے کے لئے تحقیقات شروع کی ہیں۔ جن سے نہ صرف یہ دونوں چھوٹے علاقے ہی فیض یاب ہونگے بلکہ سارے جنوب مغربی پاکستان کیلئے بڑا منصوبہ بنائے گی۔

Syed Zafar Ali Shah: Is it a fact that water is percolating from the canal banks in the Rohri Canal?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): The member wants definite information about a particular canal. Generally, I have submitted, there is this trouble but we are conscious of this fact and doing our utmost. There may be a possibility that water is percolating from the canal banks but we are doing our utmost and very soon this will be eradicated.

Syed Zafar Ali Shah: How soon ?

Minister of Irrigation: As soon as possible.

Syed Zafar Ali Shah: Can you say definitely as to how long will it take ?

Minister of Irrigation: No.

Syed Zafar Ali Shah: Roughly ?

وزیر آبپاشی — اسکےلئے بہت سی چیزوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ شاہ صاحب آپ جانتے ہیں۔ کہ مشینری وغیرہ لگانے کےلئے بہت سے ملکوں سے سامان منگوانا پڑتا ہے۔ اسلئے میں کوئی قطعی وعدہ نہیں کرسکتا۔

حاجی عبدالمجید جتوئی — کیا آپ بتا سکینگے۔ یہ سندھ کے علاقے میں Water logging کتنے فی صد ہے۔

وزیر آبپاشی۔ یہ بیماری آپ کے ہم خیالوں نے دی تھی۔ اور ہم اس کو دور کریں گے۔

حاجی عبدالمجید جتوئی۔ غلام محمد بیراج میں یہ بیماری کس نے پھیلائی ہے۔

وزیر آبپاشی۔ یہ سکیم بھی آپ نے conceive کی تھی لیکن ہم ہی اسکے برے اثرات کو دور کریں گے۔

Syed Zafar Ali Shah: Is the Government taking any other measures, besides waiting for report from specialists?

Minister of Irrigation: We must wait before we take definite measures in the matter. It is very necessary that we must wait for the report from the consultants and surveyers. We must see to all these things and before we do that we cannot give you any definite reply.

Syed Zafar Ali Shah : Is it not a fact that strengthening the canal banks will lessen the menace?

Minister of Irrigation: It may be, it may not be.

INCREASE IN THE RATE OF 'ABIANA' IN FORMER SIND

*6308. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) whether the rate of 'abiana' has recently been increased in any part of former Sind, if so, the amount so increased;

(b) the previous and present rates of obiana on (i) rice, (ii) wheat and (iii) sugar-cane in former Sind;

(c) in case the rates of abiana on the commodities mentioned in (b) above has been increased; reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) Yes, throughout the province of West Pakistan.

(b) Statement showing previous and present 'abiana' rates of Rice, wheat and sugar-cane on all Canals of former Sind placed on the table.

(c) A 10% increase in 'abiana' has been effected throughout West Pakistan Province to meet the increased expenditure.

SCHEDULE OF WATER RATES.

Name of Crops.	North West Canal.	Dadu Canal	Rice Canal.	Rohri Canal.	Nara Canal.	Khairpur Feeder East and Khairpur Feeder West.	Lower Sind Barrage Canal.	Non Barrage Canals of Hyderabad Region.	Begari Unharwah, Desert Sind Canals.
Previous Rate.									
1. Sugarcane (except on Kharif Channel).	18.00	18.00	18.00	20.00	20.00	20.00	18.00	12.00	12.00
Sugarcane on Kharif Channel.	14.00	14.00	14.00	14.00	14.00	14.00	14.00	..	..
Present Rate.									
Sugarcane (except on Kharif Channel).	20.00	20.00	20.00	22.00	22.00	22.00	20.00	13.20	13.20
Sugarcane on Kharif Channel.	15.60	15.60	15.60	15.60	15.60	15.60	15.60	..	...
Previous Rate.									
2. Rice ..	10.00	10.00	10.00	9.00	8.00	9.00	9.00	8.00	8.00
Present Rate. Rice.									
Rice ..	11.20	11.20	11.20	10.00	8.80	10.00	10.00	3.20	7.20
Previous Rate.									
3. Wheat ...	4.75	5.00	4.75	6.00	5.00	5.00	4.75	3.00	3.00
Present Rate.									
Wheat	5.20	5.60	5.20	6.00	5.60	5.60	5.20	3.20	3.20

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Has there been a sudden increase in expenditure since last year?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): Expenditure has not been asked from me.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: The reply is that there has been 10% increase in abiana because there has been an increase in expenditure. So I want to know whether there has been a sudden increase in expenditure?

Minister of Irrigation: It should be a definite question, since when this increase started. If by 'sudden' he means over-night, then I am not able to say that only on a certain date, exact date it came in. I cannot say like that.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Yesterday it was 10%.

Minister of Irrigation: But you want further details.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Yesterday ti was 10% less, today you raise by 10%. It can only be justified by a sudden increase.

Minister of Irrigation: I could never except this thing from Mr. Hanif.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: I hope my friend realises the difference between a case and tax. Government can impose any tax. There is no limit. But so far as cess is concerned, it should be always proportionate to the service rendered. You will be justifying the imposition of 10% increase in the cess only when there is a similar increase in your expenditure.

Minister of Irrigation: There is ample justification. If you only want that I should say definitely whether it was sudden or not sudden and if by 'sudden' you mean 24 hours, then my answer is definitely 'No', but if by this you mean by gradual process, my answer is 'Yes'.

Haji Gul Hassan Manghi: We have already a higher rate of land revenue. It is justified to increase water rate by 10%?

Minister of Irrigation: Whatever increase is there, it has been justified.

Haji Gul Hassan Manghi: Because it has been imposed by Malik Qadir Bakhsh.

SHORT NOTICE QUESTION AND ANSWER

ESTABLISHMENT OF A CO-OPERATIVE SUGAR MILL AT PESHAWAR.

***6552. Major Abdul Majid Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Industries and commerce be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Government have sanctioned the establishment of a Co-operative Sugar Mill at Peshawar;

(b) whether it is a fact that the land for setting up the said sugar mill has since been acquired and the supervisory staff recruited for the purpose;

(c) whether it is a fact that Government have not so far allocated the foreign exchange for purchasing the machinery for the said mill;

(d) whether it is a fact that foreign exchange for the establishment of sugar mills at Badin and Bannu has been allocated by the Government;

(e) if answers to (a) to (d) above be in the affirmative, whether Government intend to allocate foreign exchange for the Peshawar Sugar Mill also?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): Sir, the information is being collected. It will be replied on 20th March, 1964.

Mr. Speaker: When the Government accepted the notice, they should be prepared with the reply.

Minister of Law: Sir, I have to make the position clear. I always try to give the information in time particularly when I agree that a particular question should be answered on a particular day. But in this case I am really very sorry that inspite of best efforts I have not been able to collect the information.

Mr. Speaker: But in future such questions must be examined before the Minister accepts the notice.

Minister of Law: In future we will never accept short notice questions.

Mr. Speaker: It is upto the Government.

Minister of Law: Very well, Sir.

Mian Abdul Latif: It is a good suggestion from the Chair that before accepting notice of such a question you make sure that you will be able to answer it.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

TUBE-WELLS INSTALLED BY ZAMINDARS IN TEHSIL BAHAWALNAGAR

*6311. **Pir Muhammad Zaman Chishti:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the total number of tube-wells installed by Zamindars in Tehsil Bahawalnagar of Bahawalnagar District along with the names of the *Zamindars* who have installed the said tube-wells;

(b) the number of tube-wells, out of those mentioned in (a) above, which are being run with electricity?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش):— (الف) تحصیل بہاولنگر ضلع بہاولنگر میں زمینداروں کے نصب کردہ ٹیوب ویلز کی تعداد چوتیس ہے آن زمینداروں کے نام جنہوں نے ٹیوب ویلز نصب کئے ہیں اور ٹیوب ویلز کی جائے مقام منسلکہ فہرست میں دیئے ہیں۔

(ب) فی الحال صرف دو ٹیوب ویلز بجلی سے چل رہے ہیں۔

LIST SHOWING TUBEWELLS INSTALLED BY ZAMINDARS IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

Serial No.	Name of Zamindars.	No. of Tube Well Running.	Name of village in which Tube Well installed
1	Haji Dur Muhammad ..	1	Bungalow Ihsan Bahi.
2	Muhammad Muzaffar Khan ..	1	Do.
3	Sikandar Khan ..	1	Do.
4	Abdul Razzaq Khan ..	1	Do.
5	Abdul Shakoor Khan ..	1	Do.
6	Muhammad Sadiq Khan ..	1	Do.
7	Abdul Hamid Khan ..	1	Do.
8	Ghulam Murtaza Khan ..	1	Do.
9	Ch. Abdul Majid ..	1	Basti Raghanwali.
10	Zia-ud-Din Shah ..	2	Bashir Toba.
11	Abbas Shah ..	2	Chak Syeedian.
12	Haji Ghulam Muhammad ..	2	Do.
13	Abbas Khan Hotiana ..	1	Chak Hotiana.
14	Pir Ali Gohar ..	3	Pir Sikandar.
15	Muhammad Abdullah ..	1	Basti Jurana.
16	Ch. Khair Din ..	1	Do.
17	Abdul Karim ..	1	Basti Marazawali.
18	Ch. Fazal Din ..	1	Bahawalnagar.
19	Abdul Razzaq ..	2	Dula Pathana.
20	Khan Bahadar Niga ..	1	Basti Ramzan Niga.
21	Sultan Muhammad Lianga ..	1	Do.
22	Muhammad Arian ..	1	Do.
23	Faiz Buto ..	1	Mauza Khurkana.
24	Ch. Sher Muhammad ..	1	Mauza Moma Fethera
25	Ahmad Khan Pathan ..	1	Mauza Sultan Arian.
26	Haji Hotian ..	1	Toba Kalandar Shah.
27	M. Khursheed, ..	2	Fazalabad.

SURVEY REPORT SUBMITTED BY IRRIGATION DEPARTMENT

*6336. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Irrigation and Power, please, refer to part (d) of the answer to my starred question No. 3441 given on the floor of the House by Parliamentary Secretary, Planning and Development on 28th June 1963 and state the details of Survey report submitted by Irrigation Department in respect of backward areas?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) — آبپاشی کے منصوبوں کے متعلق رپورٹیں ابھی تیار نہیں ہیں۔

CASES AGAINST CULTIVATORS AND LAND-OWNERS FOR DAMAGING MOGAS OF QUTAB NULLAN IN RAJANPUR.

*6337. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak:** Will the Minister of Irrigation and Power bepleased to state :—

(a) whether it is a fact that Irrigation Department registered several cases at Rajanpur Police Station against the cultivators and land-owners of the area for damaging mogas of Qutab Nullah;

(b) whether it is a fact that the Police after conducting investigation into the said allegations, dropped the cases registered against them;

(c) whether it is a fact that the Irrigation Department has now prepared case for imposition of fines on the said cultivators and land-owners, if so, reasons therefor?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) — (الف) صرف دو مقدمات درج رجسٹر کئے گئے تھے۔

(ب) جی نہیں۔ ایک مقدمہ سب ڈویژنل میجسٹریٹ راجن پور کی عدالت میں زیر سماعت ہے جب کہ دوسرے مقدمے میں پولیس نے رپورٹ دی ہے کہ مجرمین کا سراغ نہیں لگ رہا ہے۔

(ج) ان کاشتکاروں کے خلاف جنہوں نے ناجائز فائدہ حاصل کیا غیر مجاز آبپاشی اور خصوصی واجبات کے مقدمات میں کینال اینڈ ڈرینیج ایکٹ ہشتم بابت ۱۸۷۳ کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

ISSUANCE OF GIRDAWARI CHITS TO CULTIVATORS

*6338. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the *Patwaris* of Irrigation Department do not issue "girdawari" chits to the cultivators intime;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps Government in this intend to take in this behalf?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) — (الف) بمطابق پیرا ۱۰۷۱ ریونیو مینول نہری پٹواری گرداوری کی پرچیاں نمبرداروں کو زمینداروں میں تقسیم کرنے کیلئے دیتا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرداوری کی پرچیاں بجائے نمبردار کے یونین کونسلوں کو تقسیم کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ بعد ازاں یہ پرچیاں یونین کونسل کی معرفت تقسیم ہونگی۔

SUPPLY OF WATER TO LANDS GIVEN TO TRIBESMEN IN MUZAFFARGARH DISTRICT

*6346. **Haji Malik Mir Hassan Shah Orakzai:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that the lands given to the people of tribal areas in Muzaffargarh Distrcit are unlevelled and no arrangements for the supply of water for irrigation purposes to these lands have been made; if so, whether Government intend to take suitable any steps in this behalf; if so,n when?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) :
(a) No.

NAROWAL GRID STATION

*6359. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) the date on which the Narowal Grid Station started functioning;

(b) the number of connections sanctioned since the above said date to consumers of the above said area for (i) domestic use (ii) Industrial use and (iii) Agricultural use; along with the month wise income accrued from the said connections up to date;

(c) the month-wise expenditure incurred on (i) pay and allowances of the staff and (ii) other items, on the above said Grid Station up to date?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) — (الف) ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۶۳ع سے نارووال گرڈ سٹیشن سے بجلی مہیا ہو رہی ہے۔

(ب) گرڈ سٹیشن کے کام کرنے سے منظور کردہ نصب کردہ کنکشنوں کی تعداد اور ان سے جو آمدنی ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے :

روپئوں میں آمدنی

تفصیل	زرعی	صنعتی	گھریلو	زرعی	صنعتی	گھریلو	ماہ
ان کنکشنوں کی ادائیگی جولائی سنہ ۱۹۶۳ع میں ہوئی جو جون سنہ ۱۹۶۳ع میں لگائے گئے ہیں -	..	..	..	..	..	26	6/63
	..	..	97.5	..	..	48	7/63
	..	..	529.52	..	..	20	8/63
	..	..	1418.02	..	..	62	9/63
	..	..	1239.02	..	..	9	10/63
	..	..	1561.80	..	..	27	11/63
	..	..	1790.80	..	2	29	12/63
	..	..	2501.38	22.12	..	17	1/64
	..	1	3832.18	57.48	..	34	2/64

(ج) ماہوار رقم کا خرچ (۱) سٹاف کا تنخواہ اور الاؤنس (۲) اس سٹیشن کی دوسری تفصیلات حسب ذیل ہیں :

ماہوار خرچ روپئوں میں

تفصیلات	ماہ	تنخواہ اور الاؤنس	دوسری تفصیلات
8/63, 9/63 اور 10/63 کی کچھ تنخواہیں اور سفر خرچ جو 12/63 میں ادا ہوئے -	7/63	37.27	18.70
	8/63	746.88	..
	9/63	1007.45	..
	10/63	1012.38	..
	11/63	965.94	..
	12/63	1343 .92	98 . 3
	1/64	1053.52	..
	2/64	980.67	..

REMODELLING OF HUDIARA DRAIN

*6370. **Sardar Khalid Umer:** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that it was stated in answers to starred question Nos. 477 and 478 that remodelling of Hudiara drain has started and would be completed by the year 1964-65 or earlier;

(b) whether it is also a fact that it was stated in answer to my starred question No. 5866 that the work of remodelling of the said Nullah would be taken up in terms of Indus Water Treaty 1960 after it is inspected by both parties;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for difference in the answers referred to above?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادربخش)— (الف)۔ جی ھاں۔

(ب)۔ ھڑیارہ نالی ان چار بین الاقوامی نالیوں میں سے ایک ھے۔ جو کہ ھند و پاکستان کے مابین دریائے سندھ کے ۱۹۶۰ع کے معاھدہ کے تحت آتی ھے۔ ھڑیارہ نالی کے اس حصہ کی مرمت، ترمیم وغیرہ دریائے سندھ کے معاھدہ کے مطابق کی جائے گی جسکی رو سے دونوں فریقوں کو اس کا معائنہ کرنا ھے۔ اور اسکی لاگت میں بھی حصہ لینا ھے۔

دونوں جوابوں میں کوئی تفاوت نہیں ھے۔ نالی کا کام ماسوائے ترقی نمبر ۱،۴۰،۰۰۰ تا ۱،۵۵،۰۰۰ مالی سال ۱۹۶۴-۶۵ میں کیا جائے گا اور ترقی نمبر ۱،۴۰،۰۰۰ تا ۱،۵۵،۰۰۰ کا کام دریائے سندھ کے معاھدہ کے تحت کیا جائے گا۔

PAY AND ALLOWANCES TO RESEARCH ASSISTANTS OF FORMER GROUND WATER DEVELOPMENT ORGANISATION ON DEPUTATION WITH WATER AND SOIL INVESTIGATION DIVISION WAPDA

*6381. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to part (b) of answer to my starred question No. 5169 given on the floor of the House on 28th December 1963 and state whether the Research Assistants of former Ground Water Development Organisation now on deputation with Water and Soil according Division WAPDA have since been allowed their pay and allowances to Finance Department's letter No. IDI (PR)-18-16/59 (772), dated the 30th May 1959; if not, reasons therefor and the time by which the same will be allowed to them?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش)— سابق گراونڈ واٹر ڈولپمینٹ آرگینائزیشن کے ریسرچ اسسٹنٹ جو اب واٹر اورسائل انویٹیگیشن ڈویژن واپڈا میں مستعارالخدمت ھیں لیکن جن کا حق عود نظامت بحالیات اراضی میں ھے ان کی تنخواہ کے تعین کا معاملہ اکونٹنٹ جنرل مغربی پاکستان اور ڈائریکٹر بحالی اراضی مغربی پاکستان کے درمیان زیر مراسلت ھے۔ جب اکونٹنٹ جنرل مغربی پاکستان کی جانب سے یہ معاملہ منظور ھو جائے گا ان کو ادائیگی کردی جائے گی۔

TEST BORING FOR WELLS AND TUBE-WELLS IN SIALKOT DISTRICT

*6382. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) the main areas of cultivable barani lands in Sialkot District;

(b) the number of test borings for wells and tube-wells carried out in the said areas to encourage artificial irrigation there?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh):

(a) A statement containing the requiste information is laid on the table of the House.

(b) Seven numbers of Test Bores have been made in Sialkot District during year 1962-63 by the Agriculture Department.

Cultivable Barani Land.	*Number.*	*Area covered.*
(*i*) Blocks upto 25 acres	3,192	49,924
(*ii*) Blocks more than 25 acres and less than 50 acres	905	43,833
(*iii*) Blocks more than 50 acres and less than 75 acres	45	2,925
(*iv*) Blocks more than 75 acres and less than 100 acres	20	1,875
(*v*) Blocks more than 100 acres and less than 200 acres	5	989

DEMANDS OF SECURITY DEPOSITS FROM OWNERS OF TUBE-WELLS IN DISTRICT KOHAT

*6396. **Syed Haziq Ali Shah:** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that no electric connection is given to any owners of tube-well which is not properly equipped to receive Electricity;

(b) names and addresses of owners of tube-wells from whom special security deposit of 15 percent of the capital cost of the works have been recovered in the former N.W. F.P. area;

(c) the names and addresses of the owners of tube-wells in Kohat District from whom special security has not been demanded and also of those tube-wells owners from whom such security has been taken during the current financial year?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) :

(a) Yes.

(b) Names and addresses of owners of Tube-wells from whom special security deposit of 15% of the capital cost of the works have been recovered in the Former N.W.F.P. area are given in the List ' A" attached.

(c) (i) Names and addresses of the owners of Tube-wells in Kohat District from whom such security was not demanded as the equipment of Motor and Pump were already installed and they were ready to receive the power.

1. Mr. Malik Ashraf. Village Gumbad.

3. Mr. Mehram Ali Shah. Village Germa.

(ii) Names and addresses of owners of tube-wells in Kohat District from whom such security was demanded and they have deposited the security.

1. Mr. Sikandar Ali Shah. Village Germa.
2. Mr. Taj Aslam, Village Lachi.
3. Mr. Abdul Qadir Khan, Village Lachi.
4. Mr. Khaista Gul, Village Lachi.
5. Mr. Gul Habib Shah, Village Dodha.
6. Mr. Ghulam Sarwar, Village Dodha.
7. Mr. Ahmad Yar Khan, Village Dodha.
8. Mr. Maj. Gen. Shaukat Ali Shah, Village Dodha.

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN DISTRICT DERA GHAZI KHAN

***6403. Sardar Muhammad Ramzan Drishak:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that water in River Indus has decreased as a result of which the supply of irrigation water cannot be made available to whole of the irrigated area previously commanded by the said river;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to instal tube-wells in the District of D. G. Khan to make good the deficiency of water in the said District; if so, when?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) No.

(b) Does not apply.

SUPPLY OF ELECTRICITY FOR STREET LIGHTING IN SWABI

*6407. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Chairman, Town Committee, Swabi asked the Electricity Department to supply electricity for street lighting in Swabi;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the date on which the said Department was approached by the said Chairman along with the reasons for not so far providing electricity for street lighting in the said town and the date by which action will be taken in this behalf?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes.

(b) The Chief Officer Municipal Committee Swabi requested for the provision of street lights in November, 1962, but while the area was being surveyed for preparing the necessary estimates, the Chief Officer asked the S.D.O. Swabi to with-hold the preparation of the estimates as he wanted to include certain additional area where street lights were to be provided, as a result of which the estimate was delayed. However, the Chairman, Municipal Committee Swabi has been requested to deposit the Rs. 6882/- as the estimated cost for this work. The work will be taken in hand as soon as the amount of the estimated is deposited by the Municipal Committee.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE KHANSPUR, DISTRICT HAZARA

*6441. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whehter it is a fact that the Electricity Department installed poles in village Khanspur, District Hazara last year;

(b) whether it is a fact that the electricity has not so far been provided to the said village; if so, reasons therefor and the time by which the same will be provided?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes. It is afact that poles for 33 K.V. Transmission Line were installed upto village Khanspur, District Hazara last year.

(b) Yes. Electricity has not so far been provided to the said village as the distribution lines could not be completed during the severe winter and snow condition. The work has now been taken in hand and it will be completed during April. Power will then be supplied to the consumers who apply on the prescribed form and complete the formalities of depositing the security and furnishing the wiring test report etc.

COST ON ELECTRIC FITTINGS FOR OPERATING TUBE-WELLS

*6447. **Mr. Hamidullah Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that tube-well is a superior means of agricultural development;

(b) whether it is a fact that the Government charges from the tube-well owners 15 per cent of the cost incurred on electric fittings for operating the tube-wells;

(c) whether the cost mentioned in (b) above is realised in Dera Ismail Khan District also;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for burdening the well owners with so heavy a cost?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) No.

(b) For purposes of Power Supply, a minimum consumption guarantee equal to 15% of the cost of electrification of a tube-well is demanded as a gross return.

(c) Yes. The guarantee mentioned in item (b) above is inforce in Power be pleased to state :—

(d) The Department operating as it does on commercial basis has to ensure adequate return on the capital invested. The 15% gross return is just about sufficient to cover the interest charges on capital, depreciation of the assets, maintenance and operating and such other charges which the Department has to incur in operating the connection. The guaranteed annual revenue cannot, therefore, be considered as a burden on the consumer.

ESTIMATE FOR MIANWALI LIFT IRRIGATION SCHEME

*6452. **Mr. Hamidullah Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(a) whether it is a fact that the Superintending Engineer, Mianwali was directed by him to prepare an estimate for the Third Mianwali Lift Irrigation Scheme;

(b) whether it is a fact that the estimated cost of the scheme as prepared by Superintending Engineer is Rs. 20,00,000;

(c) whether the said scheme is likely to provide water for the irrigation of 16,000 acres of land in Mianwali District, if so, whether Government intend to implement the said scheme by next year?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes.

(b) The estimate is not yet ready.

(c) Investigations are yet not completed on the quantum of the area to be brought under cultivation under this scheme. It is too early to state when the scheme will be implemented.

SILTING UP OF WAHANDOO NULLAH

*6455. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Wahandoo Nullah flows on the eastern side of village Satrah, Tehsil Daska, District Sialkot;

(b) whether it is a fact that the said Nullah has been totally silted up from Chah Prem Singh Wala situated at a distance of one mile from Satrah up to newly constructed super passage on B.R.B.D. Link Canal near village Chhangi, District Sialkot;

(c) whether it is a fact that due to the silting up the nullah rain water spreads over the adjoining cultivable lands and does not pass through the super passage mentioned in (b) above;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to desilt the said Nullah; if so, when, if not, reasons therefor?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش)— (الف)۔کوئی نالہ بنام وھاندو گورنمنٹ دستاویز سے ظاھر نہیں ھے۔ لیکن سترح گاؤں کے مشرق میں دیگ اور ھسری نالے بہتے ھیں۔ شاید وھاندو کسی ایک ھسری کا مقامی نام ھوگا۔

(ب) چونکہ ھسریاں نشیب میں بہتی ھیں اسلئے ان کا ریت سے پٹ جانا یا زمین کو کٹاؤ کرنا لازمی امر ھے۔

(ج) دیگ نالے اور انکی شاخوں کا سیلابی پانی باھر بہہ جایا کرتا ھے لیکن جب سے بی آر۔بی۔ڈی۔ لینک (B.R.B.D LINK) کے آر ڈی ۱۰۴,۱۰۰ (RD 104,100) پر سپر پئیسیج (Supper Passage) بنایا گیا ھے۔ سیلاب زدہ رقبے میں کافی حد تک کمی واقع ھوگئی ھے۔ مقامی زمینداروں نے زبانی وعدہ کیا تھا کہ '' اپنی مدد آپ '' کے تحت پانی کے نکاس کے لئے تمام نالوں (Leading Channels) کو سپر پئیسیج (Supper Passage) سے ملا دیں گے۔

(د) باوجود مندرجہ بالا جواب (ج) کے ایم آر لینک (M.R. Link) اور بی۔آر۔بی۔ڈی لینک (B.R.B.D. LINK) کے درمیانی زمین کے خطہ کیلئے جسمیں سترح گاؤں واقع ھے ایک منصوبہ اخراج آب کا زیر تفتیش ھے۔

NON-AVAILABILITY OF IRRIGATION WATER FROM REGULATORS NOS. 142 TO 11000 OF LINK NO. 3OF QUTAB DHANDI CHANNAL.

*6456. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that crops spreading over 50,000 acres of land have been destroyed due to the non-availability of irrigation water from Regulators Nos. 142 to 11000 of Link No. 3 of Qutab Dhandi Channel; if so, reasons for not supplying irrigation water from the said regulators?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادربخش)— جی نہیں۔

DISCHARGE OF WATER THROUGH MOGA OF MEHIWALA LINK NO. 3, RD 112

*6457. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that the moga of Mehiwala Link No. 3, RD 112 is so high that the discharge of water through this moga does not exceed one foot, which is far below its designed discharge capacity; if so, reasons therefore?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : The information is being collected.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE CHAPPER HASHTI TEHSIL HANGU, DISTRICT KOHAT.

*6467. **Haji Malik Mir Hassan Shah Orakzai:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that electricity has not so far been provided to village Chapper Mashti, Tehsil Hangu, District Kohat.

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to provide electricity to the said village; if so, when?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادربخش)— (الف) جی ہاں۔

(ب) اگر گاؤں کو تجارتی لحاظ سے بجلی دینا موزوں پایا گیا تو اگلے مالی سال میں بجلی دینے کے انتظامات کئے جائینگے۔

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGES OF TEHSIL BAHAWALNAGAR

*6473. **Pir Muhammad Zaman Chishti:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that poles are being installed for providing electricity to the tube-wells in the village of Tehsil Bahawalnagar;

(d) whether it is also a fact that the above said poles have so far been installed up to six miles;

(c) the names of the village to which the supply of electricity will be made available by the end of the current financial year for operating tube-wells?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) No. It is not fact that electric poles are being installed for providing electricity to tube-wells in villages of Bahawalnagar Tehsil. The poles now being erected carry 132,000 volts Transmission line between Montgomery and Bahawalnagar.

(b) In view of (a) above, this question does not arise.

(c) As soon as the Secondary Lines are laid, the connections to individual tube-wells and other consumers will be arranged under Distribution of Power Scheme after establishing financial justification in each case. This is not expected before the next financial year for want of foreign exchange funds.

LOSS OF 37 PIPES FROM TARNAB WORKSHOP IN FEBRUARY, 1963.

*6505. **Chaudhri Niamat Ullah :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a)whether it is a fact that 37 pipes were lost from Tarnab Workshop in February, 1963;

(b) if answer to (a) be in the affirmative, whether it is a fact that the Officer incharge neither registered the case with the Police nor reported the matter to the higher authorities concerned;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to take action against the said Officer?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes.

(b) Not being a question of theft but of Departmental Shortage, the matter is being investigated by the local officer. The shortage was also duly and timely notified by the officer in charge to the administrative Department and the Comptroller Northern area, Peshawar.

(c) Action will be taken as soon as the responsibility for this loss is fixed by the Investigating Officer.

SCHEME OF LIFTING WATER FROM NULLAH AND THROWING IT INTO CANALS IN BAZAI AREA OF DISTRICT MARDAN.

*6521. **Khan Sarfraz Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Irrigation Department preparing a scheme for lifting water from Nullah Auch Khor and throwing it into Jalala Rajbah at Hathian (District Mardan) by means of pumps;

(b) whether it is a fact that there is great shortage of water supply in the canals flowing in Bazai Area of District Mardan especially at their tails;

(c) whether Government area are aware that hill torrents and nullah flow almost near or along every canal of the said area;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to prepare schemes similar to the one mentioned in (a) above to enhance water-supply in all the Canals of the said area?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (a) Yes, but the scheme is in preliminary stage and it cannot be said whether or not the scheme will be implemented.

(b) No. The supply is generally satisfactory.

(c) Yes.

(d) No specific undertaking can be given at this stage as the implementation of such schemes depends on the varying factors including technical soundness and economic feasibility.

INQUIRY AGAINST MUHAMMAD ASGHAR, S.D.O. 'BARANWALA TUBE-WELL INSTALLATION SCHEME' PINDI BHATTIAN, DISTRICT GUJRANWALA.

*6523. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the 'Baranwala Tube-well Installation Scheme' was started in Pindi Bhattian Area of Gujranwala District in 1961;

(b) whether it is a fact that Mr. Muhammad Asghar, S.D.O. has been posted in the said area since 1961;

(c) whether it is a fact that the people of Pindi Bhattian Area have lodged several complaints against the S.D.O. with the XEN and the Director concerned;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether any enquiry reasons therefore, was instituted against the said S.D.O., if so, the result thereof; if so, reasons therefor;

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes. Beranwala Tube-well Scheme was started during the period 27th September, 1961 to 9th November, 1961.

(b) Yes. Mr. Muhammad Asghar, Junior Engineer, was posted as S.D.O., Pindi Bhattian on 5th September, 1961, but was later on transfered to Sukheki Sub-Division on 1st May, 1963. However, owing to shortage of Junior Engineers he is also holding dual charge of Pindi Bhattian Sub-Division.

(c) Certain complaints regarding stoppage of tube-wells were made by the people of Pindi Bhattian.. They were duly looked into and it was found that the tube-well stoppage had been due to electric-faults.

(d) A complaint of this nature did not warrant institution of an enquiry against the S.D.O.

THEFT OF SOME PARTS OF TUBLE-WELL NO. 96 INSTALLED UNDER BARANWALA SCHEME IN PINDI BHATTIAN AREA OF GUJRANWALA DISTRICT

*6524. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some parts or accessories of Tube-well No. 96 installed under Baranwala Scheme in Pindi Bhattian Area of Gujranwala District were stolen on 4th November, 1961;

(b) whether it is a fact that Muhammad Asghar, S.D.O. concerned had withheld payment of 3½ months pay of the Operator incharge of the lost parts although his signatures on pay Bill Rolls were obtained in token of his having received the pay;

(c) whether it is a fact that at the time of withholding the said payment of the S.D.O. had given a handwritten assurance to the operator to the effect that in case the Department replaced the stolen parts, the Operators witheld pay would be released; but the said payment has not yet been made to the Operator although the Department concerned has replaced the said stolen parts;

(d) if answers to (a) to (c) above in the affirmative, whether the said S.D.O. has deposited the said amount in the Government Treasury; if not, reasons thereof?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (a) Yes. A theft of the said decription did occur on 4th November, 1961 and a report was lodged with S.H.O. Police Station Sangla Hill, District Sheikhupura by the S.D.O. on behalf of WAPDA who were at that time handling the tube-well in question.

(b) No. The dues of the Operator Tube-well No. 96 Beranwala were paid in full.

(c) According to the official record the Operator was paid his dues in full and as such there appears to be no occasion for the S.D.O. to give the written assurance.

(d) In view of the above replies the question of the S.D.O. depositing the said amount in the Government Treasury does not arise.

ANNOUNCEMENT

RE: REMITTANCE OF MINISTERS' AND M.P.AS' CONTRIBUTION TO THE EAST PAKISTAN CYCLONE RELIEF FUND.

Mr. Speaker: I would like to make an announcement.

The Provincial Assembly of West Pakistan at its meeting held on the 7th June, 1963, besides passing a Resolution expressing their sympathies with the people of East Pakistan in their suffering caused by the cyclone that over-took them in May last decided that each Member of the Assembly should contribute an amount equal to his one day's allowance to the East Pakistan Cyclone Relief Fund. The Ministers of the Provincial Cabinet also undertook to pay Rs. 100.00 each. A sum of Rs. 6,669.66 was collected which I remitted to the Speaker, Provincial Assembly of East Pakistan through a bank draft on 26th February, 1964 as the first instalment towards the Relief Fund. Mr. Abdul Hamid Chaudhry, Speaker, Provincial Assembly of East Pakistan while acknowledging receipt of the amount has expressed hearty thanks for the contribution. He writes:—

"Dear brother, I acknowledge with hearty thanks receipt of your D.O. No. PAWP/2870, dated 26th February, 1964, containing a cheque for Rs. 6,669.66 on account of your contribution to the East Pakistan Cyclone Relief Fund. Please convey your feelings of gratitude to the Ministers of the West Pakistan Government and the Members of the West Pakistan Provincial Assembly and accept the same yourself for your sincere sympathy for the people in distress of this wing of Pakistan. I shall mention the practical demonstration of your generosity when our Assembly meets next. I have already informed the Governor about the cheque sent by you and I shall deposit the amount to the Cyclone Relief Fund after the Governor comes back from Lahore, and I shall send you a formal receipt for the amount. This good gesture towards alleviating the miseries of the tidal bore and cyclone affected people will go a long way to cement th bond of friendship and goodwill between the two wings of Pakistan.

Thanking you again,
With kindest regards."

I take this opportunity to request those MPAs. and Ministers who have not so far sent their contribution to the Cyelone Relief Fund to please do so without further delay so that the balance of the amount can be remitted to the Speaker of the Provincial Assembly of East Pakistan for distribution among the cyclone victims.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE: LAW MINISTERS STATEMENT ABIUT JAMIA ABBASIA BAHAWALPUR.

Mr. Speaker: There is a notice of a question of privilege from Allama Remat Ullah Arshad. The Member may please ask for leave of the house to raise his question of privilege.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور-۲)— جناب صدر- میں نکتہ استحقاق پیش کرتا ہوں اس مسئلہ پر کہ محترم وزیر صاحب قانون نے بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۶۴ مولانا غلام غوث ایم پی اے کے سوال نمبر ۵۵۳۲ (حصہ ز) کے جواب میں فرمایا کہ۔

"کاالعدم جامعہ عباسیہ میں نہ پروفیسر تھے۔ نہ ریڈر تھے۔

اس کا درجہ صرف ایک ہائی سیکنڈری سکول کے برابر تھا،،

میں نے وزیر صاحب ممدوح سے ضمنی سوال دریافت کرتے ہوئے گذارش کی کہ :

میں اس جامعہ عباسیہ میں پڑھا ہوں۔ اسکی حیثیت یونیورسٹی کی حیثیت کے برابر تھی۔ اس کا پراسپکٹس منگایا جائیگا۔ اور شیخ الجامعہ کی حیثیت ایک پرنسپل کی حیثیت تھی۔ اور جامعہ عباسیہ کی حیثیت گورنمنٹ (بہاولپور) کے وقت یونیورسٹی کی حیثیت تھی،، اس پر محترم وزیر صاحب قانون نے فرمایا کہ۔

"اگر آنریبل ممبر یہ کہتے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے تو وہ حق بجانب ہیں کہ پریولیج موشن لے آئیں۔،،

میں جامعہ عباسیہ بہاولپور کا پراسپکٹس پیش کرتا ہوں جس کے صفحہ ٦ پر حسب ذیل عبارت درج ہے کہ :

"اس جامعہ کے فارغ شدہ طلبا کے لئے حضور سرکار عالی دام اقبالہم و ملکہم نے بفرمان خاص حدود ریاست محروسہ ہذا کے اندر وہی حقوق عطا فرمائے ہیں جو دیگر یونیورسٹی کے طلباء کے لئے عطا ہوئے ہیں۔ اس جامعہ کا خریج جو علامہ کی جماعت کی پوری ڈگری حاصل کرے وہ بی اے پاس کے برابر سمجھا جائیگا۔ اور جو شیخ کا کوئی درجہ پاس کرے وہ ایم اے کے برابر سمجھا جائیگا،،

اس قانونی دستاویز کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ محترم وزیرصاحب قانون نے غلط جواب دے کر ایوان کے حقوق کی پامالی کی ہے اور استحقاق شکنی کی ہے۔

جامعہ عباسیہ کا پراسپکٹس اور محترم وزیر قانون کے جواب کی مصدقہ کاپی اور اسمبلی میں پیش کردہ مطبوعہ جواب شامل کر رہا ہوں۔

Minister of Law: Sir, I have not got notice of this motion.

Mr. Speaker: We may take it up tomorrow Allama Sahib.

علامہ رحمت اللہ ارشد- جناب والا- اسے کل کی بجائے پرسوں پر رکھ لیجئے کیونکہ کل Non-official Day ہے- (قطع کلامیاں)

Misister of Law: Sir, although I have not get notice of the motion I will not stand on technicalities. I would request that I have to collect information. Just now I have read the motion. We might have it on Monday next

A Voice: Monday is a holiday. (Interruptions).

Mr. Speaker: Let it be on Friday.

Minister of Law: I am afraid I may not be here on Friday.

Mr. Speaker: Then it would be taken up on Wednesday.

علامہ رحمت اللہ ارشد- تو پھر جناب Short statement بھی میں اسی دن دونگا-

---

ADJOURNMENT MOTIONS.

Mr. Speaker: Now adjournment motions. The first adjournment motion from Mr. Iftikhar Ahmed Khan.

انصاری صاحب- پاشا صاحب آج بھی تشریف نہیں لائے وہ ۱۹ کو آئینگے -

Has the member any objection it we take it up on the 19th.

سسٹر افتخار احمد خاں- مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے- لیکن وزیر قانون موجود ہیں وہ بھی اس کے بارے میں فرما سکتے ہیں-

Mr. Speaker: This would be disposed of on the 19th.

خواجہ صاحب آپ نے وہ List اور کتابیں نہیں پہنچائیں-

خواجہ محمد صفدر- یہ میری غلطی ہے... ،

then I will give my سسٹر سپیکر- اگر آج مہربانی کرکے پہنچادیں Ruling.

FAILURE OF GOVT. TO TAKE ACTION AGAINST THE POLITICAL PARTY WORKING AGAINST THE INDEPENDENCE AND SOVEREIGNTY OF THE COUNTRY.

Mr. Speaker: Next motion is from Mian Abdul Latif. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the culpable failure of the Government to take timely and effective action against the political party which is working for ending the independence and sovereignty of the country and making it a slave of another foreign State disclosed by the President of the country as published in today's papers. This disclosure that such a party exists and operates in the country has lead to widespread feelings of disgust and anger in the minds of the people against the apathy, inefficiency and indolence of the Government towards the security of the State.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): This Motion was before the House yesterday ad it could not be taken up because of the default of the Member himself. I don't think it can come up every now and then.

Mian Abdul Latif: With your permission I will draw the attention of the Minister to Rule 49(3) which says:

> "The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session."

I think my Motion lapsed through default. It was not even put to the House, much less discussed. It can now be put up and discussed.

Mr. Speaker: The member was absent on the last day and the motion lapsed. Supposing if he were not present today the motion would again lapse. Then does the member mean to say that he will be within his rights to move it again tomorrow?

Mian Abdul Latif: Then it would cease to be recent. That difficulty would come in.

Mr. Speaker: Yes, it would cease to be recent. But are we not faced with the same difficulty as far as this motion is concerned?

Mian Abdul Latif: No Sir. If it had been discussed yesterday it cannot be revived in the same session.

Mr. Speaker: This objection does not stand in the member's way. This Motion was not discussed I agree: It was neither put to the House. But how is it recent?

Mian Abdul Latif: It was moved again the very same day.

Mr. Speaker: Yes, may be, but if it lapsed on that day it can be said that the Motion has not been raised at the earliest possible opportunity.

Mian Abdul Latif: It was raised yesterday.

Mr. Speaker: Yes, it was raised. But today it is not the case.....

Mian Abdul Latif: Sir, the news published in yesterday's newspapers. This Motion was given early yesterday. It lapsed. Another Motion of the same nature was submitted to the Chair the very same noon. So it does not cease to be recent. It is very much recent.

Mr. Speaker: If we adopt that principle the result would be that if a Member gives notice and then absents himself, again he gives notice and absents himself do the member mean to say that it should be condoned only once and for the second time it should not be condoned.

Mian Abdul Latif: In that eventuality it would cease to be recent. In this case since the Motion was given the very same moment.....

Mr. Speaker: If the member absent himself only once then it would cease to be recent. The delay of even one day is considered to be not a matter for recent occurrence.

Mian Abdul Latif: I got this news early yesterday morning. I gave th motion yesterday. The second motion was given before noon.

Mr. Speaker: I am afraid the matter is not of recent occurrence and the matter has not been raised at the earliest possible opportunity. The Motion is ruled out of order.

FAILURE OF GOVERNMENT TO TAKE ACTION AGAINST POLITICAL PARTIES WORKING FOR THE SEPARATION OF THE TWO PROVINCES OF PAKISTAN.

Mr. Speaker: Next Motion is also from Mian Abdul Latif. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the culpable failure of the Government to bring to book the political parties which are working for the separation of the two provinces of Pakistan. This disclosure that such parties exist and operate here to the detriment of the country was made yesterday by the President of the country and it has stirred widespread feelings of disgust, anger and annoyance against the inefficiency and indolence of the Government towards the most vital problems affecting the integrity of the State.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I have got sympathy with the Member. But he himself missed the bus yesterday. This only shows the interest that the Member takes in a particular adjournment motion that he would not be here in time. Same objection with regard to this adjournment motion.

Mr. Speaker: I beg to differ with the Law Minister that Mian Latif does not take interest in the proceedings. He always takes sufficient interest in the proceedings.

(Voices from the Opposition Benches—hear hear).

Minister of Law: I am sorry, Sir. He did not come yesterday.

Mr. Speaker: Yes, he was not present yesterday. Same is the case with this Motion, Mian Sahib, and for the same reason the Motion is ruled out of order.

DECISION OF THE GOVENMENT TO CLOSE DOWN THE T.B. CLINIC IN BAHAWALPUR.

Mr. Speaker: Next motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the restlessness prevailing amongst the people of former Bahawalpur State on account of the decision of the Government to close down the T.B., Clinic in Bahawalnagar?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the Health Minister is not available and you may please agree to have this tomorrow.

علامہ رحمت اللہ ارشد– ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Tomorrow is Private Member's business. Let it be taken up on the 19th.

REFUSAL OF D.I.G. RAILWAYS TO ADMIT HEAD COSTABLES AND A.S. IS, OF BAHAWALPUR TO SEHALA TRAINING COLLEGE.

Mr. Speaker: Next motion is also from Allama Rehmat Ullah Arshad. The member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the D.I.G. Railways has refused admission to many a Head Constables and A.S.I. Is., of the former Bahawalpur in Sehala Training College which has caused great depression, discouragement and discontentment amongst the employees of the former Bahawalpur.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I am sorry, Sir. This Motion also suffers from the same defect. The Member has really missed the bus yesterday. Therefore, on the grounds on which the Chair has been pleased to disallow two other adjournment motions of Mian Latif this may also be ruled out. The Motion of Allama Sahib is exactly the same as he moved yesterday and on account of his default—not coming in time—it lapsed.

علامہ رحمت اللہ ارشد– جناب والا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو تحریک التوا یہاں پیش کی جاتی ہے اس کے متعلق واقعات اور حالات وزیرقانون کو نہیں

پہنچتے۔ اگر ایسا ہوتا تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ تحریک بالکل مختلف ہے اس کی Wording مختلف ہے اس کا مفہوم مختلف ہے۔

Minister of Law: May I read yesterday's motion.

مسٹر سپیکر— کیا وہی تحریک ہے جو کل Lapse ہو گئی تھی۔

Minister of Law: May I Sir with the permission of the Chair read yesterday's motion. I have got the copy available. This one is No. 271, and it says the restlessness prevailing among the employees of the former Bahawalpur area on account of the action of the D.I.G. Railway in depriving five Head Constable of the former Bahawalpur Police Service, who were first selected by the S.P. Railways for training in Sehala Training College against the eight seats reserved for that area, on the basis of their excellent services, And the other motion No. 272, which was also moved yesterday, is in respect of A.S.Is., making the same grievance. Today's motion combines the two grievnces into one. That is the only difference; otherwise subject is the same.

Mr. Speaker: What is the difference?

Minister of Law: The only difference is that whereas yesterday two separate motions were made—one in respect of Head Constables and the other in respect of A.S.Is., having been refused permission by D.I.G. to take their training in the Sihala Training College, and today both the grievances of A.S.I.Is., and Head Constables have been committed in one motion. Otherwise the motion is on the same subject.

مسٹر سپیکر— دونوں motions اس میں combine کردی گئی ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب صدر۔ دو معالات کو یک جا کرنے کا سوال نہیں۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ بہاولپور کے ملازمین کو ان کے حقوق سے محروم کردیا گیا ہے۔

میں یہ بھی عرض کردینا چاہتا ہوں کہ تحریک التوا کا مقصد حکومت کی مذمت کرنا نہیں ہے۔ اگر وہ اس امر کی طرف توجہ دیں۔ کہ ان کے وہ حقوق بحال ہوجائیں گے جن سے انہیں محروم کیا گیا ہے تو مجھے اس تحریک کے واپس لینے میں کوئی تامل نہیں۔ ہم تو صرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ایس ای ریلوے نے سیلیکشن کی تھی اور ڈی۔ آئی۔ جی ریلوے نے Reject کردی اور ان کی نشستیں surrender کردیں۔ اس سے عوام میں بد دلی اور نفرت پھیل گئی ہے۔

مسٹر سپیکر— اگر حکومت کی توجہ کسی امر کی طرف مبذول کرانا مقصود ہو تو اس کے لئے سوالات پیش کریں۔ یا قلیل المہلت سوالات پیش کئے جاسکتے ہیں۔

تحریک التواکا مقصدیہ ہوتا ہے کہ اسمبلی کے تمام کام روک کر اس خاص معاملہ کو discuss کیا جائے۔ اس لئے میں فاضل ممبران سے گذارش کروں گا کہ وہ Short notice questions دے سکتے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جس انداز سے یہاں سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔ ۲۰ فروری کو ایک سوال دیا گیا تھا۔ آج پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ سہالہ ٹریننگ کالج میں بہاولپور کی seats surrender کردی گئی ہیں۔ اور ان کی جگہ دوسرے آدمی بھیج دئے گئے ہیں۔ اب ایسے موقعہ پر سوالات پیش کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ ویسے میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

Minister of Law: As I have said the technical objection still remains. As a matter of fact, it is a matter of principle Sir. I have not conceded in the case of Mian Abdul Latif and the same objection according to me, in my humble view prevails in this case also. So far as the facts of the case are concerned, for the benefit of the member I might say that actually the S.P. Railways did recommend certain persons, which included the four Head Constables, but when they finally appeared before the D.I.G., he did not consider them suitable. Their claim was rejected. One of them appeared before the I.G. but the I.G. upheld the decision of the D.I.G. This decision was taken months back and is not of recent occurrance.

Mr. Speaker: He wants to bring the fact to the Minister's notice.

Minister of Law: I am stating that the decision has been taken and actually one of them did appear before the I.G. The rest did not appear. I cannot commit myself at the present moment that anything could be done in respect of Head Constables or A.S. Is., In respect of A.S.Is. I would respectfully submit that under the rules it was found that there was only one eligible candidate, and that too by waiving the usual conditions. And the rest of the candidates were not.

Mr. Speaker: Does Allama Sahib, press his motion?

علامہ رحمت اللہ ارشد— میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب کی اطلاع غلط ہے۔ تینوں آدمی مستحق تھے۔ تینوں ملازم تھے اور ان کا ریکارڈ بہتر تھا۔ انہیں محض بہاولپور کے سابق ملازم سمجھ کر Reject کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

REFUSE OF GUJRAT DISTRICT AUTHORITIES TO DE-SEAL THE OFFICE OF DEFUNT JAMAAT-E-ISLAMI AT LALA MUSA.

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan. The member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused due to the recent refusal of the authorities of Gujrat District to deseal the premises that were once used as office of the defunct Jamaat-e-Islami, Lala Musa despite the fact that the name of the said office was not included in the list given in the relevent Notification by the Provincial Government dated 6th January, 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir I have not been able to collect the necessary details in respect of this motion. I would, therefore, request that it may stand over for some other day.

Mr. Speaker: For?

Minister of Law: For Wednesday next.

Mr. Speaker: Not earlier?

Minister of Law: Might have it earlier. Let is be Friday.

Mr. Speaker: This is deferred for Friday.

Minister of Law: I submit Sir that motion No. 282 also relates to same premises at Lalamusa. It may also go over to Friday Sir.

Mr. Speaker: Alright.

SERIOUS DAMAGE TO OIL-SEED CROP IN NAWABSHAH DISTRICT.

Mr. Speaker: Syed Zafar Ali Shah wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the serious and vast damage caused to oil-seed crop throughout Nawabshah District resulting in hardships and economic pressure to the Farmers, and, the Government's failure to declare proportionate remission giving relief to said farmers.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): The admissibility is opposed Sir. So far as the facts are concerned, I think he will be satisfied that the Government are quite vigilant so far as their part of the

duty is concerned. So far the Government has not received any information from the local officers, but the Board of Revenue on their own initiation sent a teleprinter message on the 21st of February, 1964 to all the Commissioners because the season was unusually very cold and reports regarding rabi crops and suggestions for Fasli or general remission were invited from the Commissioners. In that connection the Commissioner, Khairpur Division, was also asked to submit his report. Again on the 15th of March a reminder has also been issued to him, and we are quite active. As soon as the report is available, if there is a Fasli remission, the Commissioner will do it and if there is general remission, he will refer it to us and it will be decided on merits.

So far as the admissibility is concerned, it is not of recent occurrance because it relates to three-four months back.

Syed Zafar Ali Shah : Sir I have no other remedy. I cannot ask a question on the subject because it will be too late as the harvest season is going through. By this time the information must have been received, and if it has not been received, we are precisely here to see why it was not received; why the administrative failure has caused this hardship to the people. That is the basic idea of bringing this adjournment motion. I think Sir it is general and total loss, and if the authorities have not approached the Provincial Government about this, it is the failure of the authorities.

Mr. Speaker : I think, the Minister has said that they are taking action in the matter.

Minister of Revenue : We took action in the matter in February and that is long before it was conceived by the member.

Syed Zafar Ali Shah : But that has not resulted in anything. That was a general directive and may be that some sent their replies. I believe in Sanghar same remission has been declared. One thing more, that the Government usually at the later stage announces that 1/4th of the land revenue has been remitted. What happens. That 1/4th of remission means, say if five rupees is the revenue rupees 1/4/- is remitted. That is not effective. It may be considered by the Government as a big benign step but I don't think it is.

Mr. Speaker : And if a grievance continues, then it is not of recent occurrence.

Syed Zafar Ali Shah : Sir, after all every grievance starts, continues and then may ends.

Mr. Speaker: And if a grievance continues, then it is not of recent occurrence.

Syed Zafar Ali Shah : I cannot differ with what you say but .....

Minister of Revenue : We are really pursuing this matter and have given orders that the reports for which we have asked for should be provided to us as early as possible.

Mr. Speaker: After the assurance given by the Minister, does the member still press the motion.

Syed Zafar Ali Shah: I think the assurance is not enought but I don't press the motion.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

STOPPAGE OF REGULAR WATER SUPPLY IN ROHRI AND DAD DIVISION, (SUKKUR BARRAGE).

Mr. Speaker: Syed Zafar Ali Shah wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the stoppage of regular water supply in Rohri and Dad Division (Sukkur Barrage) thereby putting the crops on rotation, irregular and in sufficient supply of water. The failure of the Government to secure fair and sufficient distribution of water to Sukkur Barrage causing serious and imminent damage to ripening crops in the two above Divisions.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): I would request that this motion may be postponed to some other date because the Minister concerned has just now left for Multan. In the meanwhile, I will try to collect the facts.

Mr. Speaker: I think, the member has got no abjection?

Syed Zafar Ali Shah: No objection, Sir.

Minister of Revenue: Let it be postponed to 20th.

Mr. Speaker: The motion will be taken up on Friday, the 20th March, 1964,

(At this stage Deputy Speaker, Syed Zafar Ali Shah, occupied the Chair).

PRIVATE MEMBER'S BUSINESS.

RESOLUTIONS.

DECLARATION OF TANAWAL AREA OF ABBOTABAD TEHSIL.

as a backward area (Resumption of discussion).

Mr. Deputy Speaker: The House will now take up the regular business, that is, resumption of discussion on the Resolution moved by

Mr. Sultan Muhammad Awan on 28th February, last to the effect that the Tanawal Area of Abbotabad Teshil should be declared as a backward area.

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب سپیکر صاحب اس میں
جناب منگھی صاحب کی امنڈ منٹ ہے وہ پہلے بولینگے -

Mr. Deputy Speaker: There is an amendment by Haji Gul Hassan Manghi that in the Resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan, between the words 'Tehsil Abbotabad' and should, occurring in line 2, the comma and following words be inserted, namely:—

"desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur."

I want to know how the member would justify it being in the scope of the main resolution?

Haji Gul Hassan Manghi (Sukkur-I): The original resolution is that the Tanawal Area of Tehsil Abbottabad should be declared a backward area. To that resolution I have moved an amendment that the desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur should also be declared backward areas. The motion has already been moved by me. I had submitted a few words when the quorum was broken. So, I have to make a speech on it to explain facts.

Mr. Deputy Speaker: I would like to point out to the Member that the amendment was not moved.

Haji Gul Hassan Manghi: I think it was moved. But if it was not moved then let me move it now.

Mr. Deputy Speaker: Yes, the member may move it.

Haji Gul Hassan Manghi: Sir, I move:

That in the Resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan, between the words 'Tehsil Abbottabad' and 'should', occurring in line 2, the comma and following words be inserted, namely:—

"desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur."

Mr. Deputy Speaker: Resolution under consideration, amendment moved is:

That in the Resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan, between the words 'Tehsil Abbottabad' and 'should', occurring in line 2, the comma and following words be inserted, namely:—

"desrt portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur."

Haji Gul Hassan Manghi: Sir, the original resolution is that the Tanawal Area of Tehsil Abbottabad should be declared as backward

Area. A backward area means that the Government should give development facilities to that area. In this respect I have given an amendment that the desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur should also be declared as backward areas because there is no facility available there. Even drinking water is not available. People have to go to a distance of about four or five miles to bring drinking water. They have absolutely no roads for communication or even a school or dispensary. There is absolutely nothing for these people. Nobody looks after them and no officer goes there. I, therefore, suggest that alongwith Tehsil Abbottabad the desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur should also be declared as backward areas so that Government should give them the benefit of drinking water.

پارلیمنٹری سیکریٹری (چودھری سلطان محمود) — صاحب صدر۔ میں نے ریزولیوشن کی بھی مخالفت کی تھی اور مجھے اس امنڈ منٹ سے بھی اختلاف ہے۔ صاحب صدر۔ مجھے معزز ممبران کے جذبات کا احترام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سکھر، تھرپارکر، سانگھڑ اور خیرپور کے صحرائی حصوں کی ویسٹ پاکستان کے کئی دوسرے اضلاع کے باقی حصوں کی طرح ڈولپمنٹ کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر صاحب صدر۔ اصولی طور پر علاقائی مسائل کے حل کے لئے اس ہاؤس میں ریزولیوشن لایا جانا شاید مناسب نہیں ہے اس سے بے انصافی کا امکان ہے۔ مثال کے طور پر اس ترمیم میں تھرپارکر، خیرپور، سکھر اور سانگھڑ کے صحرائی حصہ کا ذکر کیا گیا ہے کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ بہاولپور کا صحرائی حصہ یا دوسرے اضلاع میں کئی ایسے علاقے ہیں جو اصل ریزولیوشن یا ترمیم میں دئے گئے علاقوں سے زیادہ مستحق ہیں۔

مسٹر عبدالرازق خان — جناب سپیکر۔ اگر Mover اس ترمیم کی مخالفت کرے۔ تو کیا آپ اس کی اجازت دیدینگے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر — نہیں۔ کیونکہ میں اس چیز کو صحیح نہیں سمجھتا ہوں۔

چودھری سلطان محمود — اگر یہ ریزولیوشن پاس ہوجائے تو اُن علاقوں کی یقیناً حق تلفی ہوگی۔ جو اس سے زیادہ مستحق ہونگے۔ میں معزز ممبران کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ انہوں نے جن علاقوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق اور باقی ایسے علاقے جن میں ترقی کی ضرورت ہے،

گورنمنٹ آن پر پوری توجہ دے رہی ہے - اور آئندہ بھی توجہ دیتی رہیگی - آئندہ سال انشاءاللہ علاقائی قسم کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے بیس کروڑ روپے رکھے جائینگے - اور یہ رقم تمام ضلعوں کو آنکے حق کے مطابق دی جائیگی - اور آپ کے اپنے اپنے علاقے کی ضروریات کے مطابق خرچ کرنے کی گنجائش ہوگی - اس لئے میں معزز رکن سے درخواست کرونگا - کہ وہ اپنی ترمیم واپس لے لیں -

Mr. Deputy Speaker: Will the Parliamentary Secretary Please say that if this amendment is not proper and he is opposing it, then on what grounds the original resolution is proper and he is supporting it?

Chaudhri Sultan Mahmood: I have already opposed the original resolution.

مسٹر عبدالرازق خان (مردان —۳) — جناب سپیکر - جناب سلطان محمد اعوان صاحب نے جو قرار داد اس معزز ایوان کے سامنے پیش کی ہے - اس کا مقصد صرف یہ ہے - کہ تحصیل ایبٹ آباد کو ایک ایسا علاقہ قرار دے دیا جائے - جو کہ غیر ترقی یافتہ ہے - اور اس میں جناب حاجی گل حسن منگھی صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے - اس میں انہوں نے سندھ کے کچھ علاقےبھی شامل کئے ہیں - جناب والا - یہ قرار داد اور اس میں یہ ترمیم ، یہ دونوں ہی ایسی ہیں - کہ میں نہیں سمجھ سکتا - کہ کوئی بھی معزز ممبر اس سے اختلاف رکھے - کیونکہ ان دونوں کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ جو غیر ترقی یافتہ علاقے ہیں - ان کو ترقی دی جائے - اور ان کی طرف حکومت کی توجہ دلائی جائے کہ جو ترقی ان کو کرنی چاہئے - ان پر بجٹ سے یا کسی اور مد مثلاً P. L. 480 ہے - اس سے یا کسی اور پروگرام سے کہ جن سے ہمیں امداد مل رہی ہے - ان پر پیسہ خرچ کیا جائے - جناب والا - یہ ایک عام شکایت ہے - اور ون یونٹ کے قیام کے بعد اب اسکے استحکام کے لئے اور لوگوں میں زیادہ سے زیادہ اعتماد پیدا کرنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ جو علاقے پسماندہ رہ گئے تھے انکی طرف زیادہ توجہ دی جائے - اسلئے میں تو یہ تجویز کرونگا کہ ہر یونین کونسل کو ایک یونٹ تصور کر کے اس میں ڈسپنسریاں،

پختہ سڑکیں، سکول اور اس قسم کی اور چیزیں جنکی ایک فلاحی مملکت میں ضرورت ہوتی ہے۔ ان چیزوں کو ایک خاص مدت میں پورا کرنے کے لئے حکومت اپنا پروگرام بنائے۔ جب تک ایسا نہ ہوگا۔ عام لوگ حکومت کے کاموں سے مطمئن نہیں ہوسکتے۔ چونکہ یہ قرارداد حکومت کی توجہ دلانے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تمام ممبران اسکی مکمل طور پر تائید کریں گے۔ اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے کس لحاظ سے یہ تسلی دلائی ہے کہ ہم اس کی طرف توجہ کریں گے اور دیکھینگے۔ میرا خیال ہے کہ انکو اس قسم کی تسلی دینے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اگر کوئی وزیر صاحب اسکے متعلق تسلی دیں۔ اور فاضل محرک کی تسلی ہوجائے۔ تو ــــــــ

Mr. Deputy Speaker: There is one thing which I would like to ask from the Parliamentary Secretary. Are these areas defined backward areas? Are they declared as such geographically?

Chaudhri Sultan Mahmud: Yes, Sir.

Haji Gul Hassan Manghi: In the Party meeting it was decided that this resolution would be moved and passed. I do not know how the Parliamentary Secretary is going to oppose this resolution.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور-۲) – جناب صدر۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے اس منطق سے اتفاق کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں۔ کہ اگر کسی ایک علاقے کے متعلق اسکا متعلقہ ممبر یا اس علاقے کا نمائندہ یہ محسوس کرے کہ اس میں پسماندگی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اور اس لئے صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو متوجہ کرکے اسکی پسماندگی دور کرنے کے لئے کوئی مناسب اقدامات کرے تو اس سے دوسرے علاقوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے۔ میں پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب کی اس منطق سے اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر جناب سلطان محمد اعوان نے یہ محسوس کیا ہے۔ کہ اپر تناول کا علاقہ زیادہ پسماندہ ہے۔ اور اسکے متعلق ایک قرارداد لے آئے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ اگر کوئی دوسرا ممبر اپنے حلقہ نیابت کے

متعلق یہ سمجھے ۔ کہ اسکا علاقہ پسماندہ ہے ۔ اور اسکے لئے ایک تجویز پیش کرے۔ یا قرارداد پیش کرے۔ اور صوبائی حکومت کو متوجہ کرائے۔ کہ وہ اس علاقے کی پسماندگی دور کرنے کے لئے مرکزی حکومت کو متوجہ کرے یا صوبائی حکومت خود ہی متوجہ ہو ۔ تو یہ حق ہمیشہ اس ممبر کے پاس رہتا ہے ۔ اور جیسا کہ منگھی صاحب نے بھی ایک ترمیم پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ انتہائی بے ضرر سی اور ایک مفید ترمیم ہے ۔ کہ جو علاقے پسماندہ ہیں ۔ انکی پسماندگی کا معیار دیکھکر صوبائی حکومت، اور مرکزی حکومت ان پر توجہ دے سکتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران اسکو متفقہ طور پر منظور کرلیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ صاحب صدر۔ گذشتہ روز میں نے Original قرارداد پر بحث کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا ۔ کہ Original قرارداد جس علاقے کے متعلق ہے ۔ اسکے نصف کو پہلے ہی پسماندہ علاقہ قرار دیدیا گیا ہے ۔ اگر اس علاقہ کے علاوہ بھی وہ علاقہ پسماندہ علاقے کی تعریف میں آسکتا ۔ تو اسکو پسماندہ علاقہ قرار دیدیا جاتا ۔ گورنمنٹ نے خاص خاص علاقوں کے متعلق چھان بین کرکے انہیں پسماندہ قرار دیا ہے ۔ اگر باقی علاقوں کو قراردادوں کے ذریعہ سے پسماندہ قرار دیدیا جائے ۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ۔ کہ یہ کئی علاقوں کے ساتھ انصاف نہ ہوگا ۔ اور اسی طرح سارا مغربی پاکستان پسماندہ علاقہ ہو جائیگا ۔ معزز اراکین کو اس پر بھی غور فرمانا چاہیئے ۔ کہ پالیسی کے طور پر علاقائی ضرورت کی قراردادیں اور علاقائی منصوبوں کے متعلق قراردادیں اس ایوان میں نہیں آنی چاہئیں ۔

جہاں تک معزز رکن مسٹر رازق خان کے اعتراض کا تعلق ہے ۔ تو گذشتہ سال بھی یونین کونسلوں نے ہی جو تجویزیں بنائی تھیں ۔ اور جو دس کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے ۔ انکے لئے ترقیاتی منصوبے یونین کونسلوں نے ہی بنائے تھے ۔ اور انکے مشورے سے ہی علاقائی ضرورت کے مطابق ترقیاتی منصوبے تیار کئے گئے تھے ۔ اب جو بیس کروڑ روپے مل رہے ہیں ۔ اس میں بھی تحصیل کونسلوں یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کی ـــ ـــ ـــ ـــ

علامہ رحمت‌اللہ ارشد- کب مل رہے ہیں -

پالیمنٹری سیکریٹری- آئندہ سال کے بجٹ میں - تو جہانتک انہوں نے میری یاد دھانی کے متعلق اعتراض فرمایا ہے - میں نےیہ عرض کیا ہے - کہ یہ بات صحیح ہے - کہ گورنمنٹ تمام علاقوں کی ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے - اور کرتی رہیگی - اور ہمارا گذشتہ بجٹ میری اس بات کی شہادت ہے - کہ ہم نے جن علاقوں میں زیادہ ترقی چاہیئے - اس کے لئے بجٹ میں زیادہ روپیہ دیا - اس لئے میں پھر درخواست کرونگا - کہ معزز رکن اس موشن کو press نہ کریں -

Allama Rehmat Ullah Arshad : On a Point of information, Sir.

لیکن جناب والا کی وساطت سے محترم پارلیمینٹری سیکریٹری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ آنکی یہ تجویز کہ یہاں ممبر صاحبان اپنے اپنے علاقے کے متعلق خصوصی طور پر کوئی تجویز نہ دیں - کہانتک درست ہے - آخر وہ کوئی تجویز اپنے علاقے کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کرتا ہے - اب اسکے علاقے کے متعلق اس سے بہتر کون جان سکتا ہے - میں بہاول پور کا رہنے والا ہوں - میں اپر تناول کے متعلق کیا کہہ سکتاہوں- میں کیا جان سکتاہوں کہ وہ پسماندہ ہے - یا نہیں ہے - وہ وہاں کے رہنے والے ہیں - وہ حیدرآباد کے متعلق کیا جانتے ہیں - اور یہی وجہ ہے - کہ انہوں نے اپنے علاقے کی طرف توجہ دلائی ہے - اور جناب منگھی صاحب نے اپنے علاقے کی طرف توجہ دلائی ہے - اب اگر یہ ممانعت کردی جائے- کہ کوئی بھی اپنے علاقہ کے متعلق کچھ نہ کہے - تو پھر ہم کس کے متعلق یہاں معروضات کریں -

سسٹر ڈپٹی سپیکر- کیا معزز ممبر اس assurance کی موجودگی میں اسے press کرتے ہیں؟

Haji Gul Hasan Manghi : I press it Sir.

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف)— جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ کسی نے بھی اس ایوان میں یہ نہیں کہا کہ اپنے اپنے علاقوں کے لئے کوئی چیز زیر بحث نہ لائیں - نہ ہمارے پارلیمینٹری

سیکریٹری نے یہ کہا کہ وہ پابند ہیں - انہوں نے کوئی پابندی عاید نہیں کی - اس ایوان کے ہر معزز ممبر کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی تکالیف کے پیش نظر جو کچھ کہنا چاہیں کہیں -

جناب سپیکر - علامہ جنوبی، میرا مطلب ہے علامہ ارشد صاحب (علامہ جنوبی میرے منہ سے نکل گیا) کا یہ خیال قطعی طور پر غلط ہے کہ ہم ممبروں پر کوئی پابندی لگانا چاہتے ہیں کہ ایسے ریزولیوشن move نہ کریں - میں یہ عرض کرونگا کہ پارلیمنٹری سیکریٹری نے صرف اپنا نقطہ نگاہ اس ایوان کے سامنے پیش کیا ہے کہ یہ mattar of policy ہے اور اس پر نہایت ہمدردانہ طور پر غور کیا جائے گا - میرے خیال میں انہیں حق حاصل ہے کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے assurance دے سکیں کیونکہ Parliamentary Secretaries are part and parcel of the government.

(خوب- خوب) جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ چودھری سلطان محمود صاحب کی اس تجویز کے پیش نظر کہ وہ ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ کہنے میں وہ حق بجانب ہیں - یہ ان کا آئینی حق ہے - ان کو یہ حق دیا گیا ہے - تو اس کے پیش نظر میں منگھی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ متعلقہ پارلیمنٹری سیکریٹری کے assurance دینے پر وہ اپنی ترمیم کو واپس لے لیں - اور پارلیمنٹری سیکریٹری کو اس معاملہ میں Competent سمجھیں-

Mr. Deputy Speaker: He is definitely competent.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی (ہزارہ - ۱) - جناب سپیکر مجھے افسوس ہے کہ یہ اتنا اہم مسئلہ تھا اور اس میں جو ترمیم تجویز کی گئی ہے وہ اس سے بھی اہم تھی- اور جناب وزرا صاحبان جو کہ گذشتہ اجلاس میں موجود تھے، وہ جانتے ہیں کہ میری بھی ایک ترمیم تھی اور میں نے ان کی assurance پر اپنی وہ ترمیم واپس لے لی تھی - لیکن آج بالکل میدان خالی ہے- اور پارلیمنٹری سیکریٹری کوشش تو کرتے ہیں ایوان کو مطمئن کرنے کے لئے لیکن میرے خیال میں اگر وزیر صاحبان نہیں کرسکتے

تو یہ ان کے بس کی بات نہیں - میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ اصولی طور پر مجھے اتفاق ہے کہ اپنے علاقہ جات کی ڈویلپمنٹ کرانے کے لئے یا کسی مخصوص بات کی طرف حکومت کی توجہ دلانے کے لئے یہ طریقہ کار درست نہیں ہے کہ ہم ایوان میں ریزولیوشن لائیں اور ان کے ذریعے اپنے علاقہ جات کو ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل کرائیں - اگر ہمیں یہ یقین ہو گیا کہ بغیر resolutions کے بغیر تحریکوں کے ہم اپنے علاقوں کی طرف ایڈمنسٹریشن کو متوجہ نہیں کرسکتے- تو جیسا کہ یہاں سے کسی نے آواز دی تھی، مال روڈ لاہور کے سوا ایک بھی علاقہ مغربی پاکستان میں نہیں رہے گا جو back ward نہ ہو - میں آپ کی وساطت سے حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ سلطان محمد اعوان نے جو ریزولیوشن دیا ہے اس کے لئے وجوہات ہیں - اور کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ تناول کا علاقہ back ward ہے - اگر آپ اس علاقہ میں تشریف لے جائیں جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے تو آپ دیکھیں گے اور محسوس کرینگے کہ یہ علاقہ حکومت کے کسی نظام کے اندر موجود نہیں ہے- سکول نہیں ہیں - سڑکیں نہیں ہیں - پینے کا پانی نہیں ہے-

Mr. Deputy Speaker: I want to point out to the Member that this has been discussed in the original Motion earlier. This is repetition.

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi: I am coming to the point.

جناب والا - میں نے اس لئے repetition کی ہے کہ پارلیمنٹری سیکریٹری نے جواب میں یہ کہا ہے کہ resolutions کے ذریعہ اس قسم کے امور پر بحث کی جائے یا حکومت کی توجہ دلائی جائے تو یہ ان کے بس کی بات نہیں ہوگی - میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ان resolutions کے آنے سے وہ جواب دہ ہیں کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں - بلکہ یہاں ایوان کے فرش پر انہوں نے ایسے سوالات کے جواب دئے ہیں جہاں انہوں نے کہا کہ West Pakistan میں کوئی back ward area نہیں ہے - اور آج ایوان کے فرش پر فرماتے ہیں کہ پاکستان میں ایسے علاقے ہیں جن کو back ward قرار دیا

جا سکتا ہے ۔ میں گذارش کرونگا کہ وہ اس Point کے متعلق اپنے وزیر متعلقہ سے بات کرلیں ۔ یہ نہ ہو کہ وہ assurance دے دیں اور قصہ یہیں ختم ہوجائے ۔

ان گذارشات کےساتھ میں سلطان محمد صاحب اور گل حسن منگھی صاحب سے گذارش کرونگا کہ وہ انہیں یہ موقع دیں کہ وہ وزیر صاحبان اور ذمہ دار لوگوں سے گفتگو کرلیں ۔ میں جانتا ہوں کہ اس اسمبلی میں کئی ریزولیوشن اس سے قبل پاس ہوچکے ہیں ۔ ان کے متعلق کوئی پتہ نہیں کیا اقدامات کئے گئے ہیں ۔ میں گذارش کروں گا کہ وہ ریزولیوشن کو press نہ کریں ۔ اگر ہم نے محسوس کیا کہ حکومت کا رویہ بدستور قائم ہے اور ہمارے مطالبات کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی ۔ ہمارے علاقہ جات ڈویلپمنٹ میں پیچھے رہے، وہاں ان علاقوں کو سہولتیں مہیا نہیں ہوئیں تو پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا اقدامات کرنے چاہئیں ۔

Mr. Deputy Speaker: May I put the Amendment before the House or will the Mover withdraw it?

وزیر امداد باہمی و محنت (سید احمد نواز شاہ گردیزی) — جناب والا ۔ کچھ تھوڑا سا میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں تھوڑی سی غلط فہمی ہے جہاں تک resolutions کا تعلق ہے یا ایسے ریزولیوشن پاس کرانے کا تعلق ہے جو علاقائی بہتری کے لئے ہوں، میں سمجھتا ہوں، کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ حکومت کی ایک تو اس علاقہ کی طرف توجہ ہوجاتی ہے اور اس کے علاوہ اس علاقہ کے لوگوں کو بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ان کے لئے کچھ کر رہے ہیں ۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ ریزولیوشن نہیں آنے چاہئیں۔ لیکن خاص طور پر اس ریزولیوشن میں میں کچھ غلط فہمی محسوس کرتا ہوں ۔ ان کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ علاقائی بہتری کے لئے ریزولیوشن پیش نہ کریں ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ back ward علاقوں کے لئے خصوصی شرائط اور مراعات ہیں ۔ اگر فرض

کریں اسکو accept کر لیا جائے تو اس طرح کے اور جتنے علاقے بھی ہیں اور میرے نزدیک بہاولپور۔ سندھ ۔ پنجاب اور فرنٹیئر میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں، اور ہم اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسی یا پچاسی فیصدی علاقے back ward قرار دے دئے جائیں گے۔ اور پھر نتیجہ وہی ہوگا پھر Preference کا سوال ہوگا کہ کس کو پہلے لیں اور کس کو بعد میں لیں۔ وہ خصوصیت نہیں رہ جائیگی۔ جو آپ چاہتے ہیں۔

جہاں تک ان back ward علاقوں کا تعلق ہے ، میں مشکور ہوں کہ آپ نے توجہ دلائی ۔ ہم اپنی طرف سے Sincerely جو کچھ بھی ہو سکے گا، گورنمنٹ کی طرف سے ضرور کریں گے ۔ آپ Suggestions دیتے رہیں ہم کوشش کریں گے کہ علاقائی حقوق کا پورا خیال رکھا جائے۔

میں استدعا کروں گا ان سے کہ یہ ریزولیوشن مفید ثابت نہیں ہوگا۔ اس کے نتیجے میں اور بہت سی چیزیں آئیں گی۔ بہرحال جہاں تک توجہ دلانے کا تعلق ہے انہوں نے یقیناً اچھی بات کی ہے اور گورنمنٹ توجہ دے گی۔ لیکن جہاں تک back ward قرار دینے کا تعلق ہے، میں استدعا کروں گا کہ وہ اسے واپس لے لیں ۔

Mr. Deputy Speaker: The Member who has moved this amendment will kindly see if he can withdraw it.

Haji Gul Hassan Mangi: Mr. Speaker Sir, in this House the Ministers have given many assurances but not even a single assurance has been honoured upto this time. You may be remembering the assurance on the Guddu Barrage question.

Mr. Deputy Speaker: Irrelevant; disallowed.

Haji Gul Hassan Mangi: I am only pointing out. Please hear me. Then they formed a Committee. Upto this time the Committee has done nothing.

Then Mr. Pir Muhamad had promised in this House that they are giving.....

Mr. Deputy Speaker: That has nothing to do with the amendment.

Haji Gul Hassan Mangi: And if we go on doing this, we are not going to gain anything.

Mr. Deputy Speaker: Are you pressing it?

Haji Gul Hassan Mangi: It is the desire of the Members from Sind and I, therefore, press it.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

That in the Resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan, between the words "Tehsil Abbottabad" and 'should', occuring in line 2, the comma and following words be inserted, namely:—

"desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur."

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Now the question is—

This Assembly is of the opinion that the Tanawal Area of Tehsil Abbottabad desert portions of districts Sukkur, Sanghar, Tharparkar and Khairpur should be declared a backward area.

(The motion was carried)

REVISION OF EXISTING LABOUR LAWS

Mr. Deputy Speaker: Next resolution is from Major Abdul Majid Khan, who may move it.

Major Abdul Majid Khan: I move Sir—

This Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government to take immediate steps for a thorough revision of the existing Labour Laws.

Mr. Deputy Speaker: Resolution moved is—

This Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government to take immediate steps for a thorough revision of the existing Labour Laws.

There is now an amendment from Mr. Abdul Raziq Khan, but the mover is not present and the amendment lapses.

Next amendment is of Babu Muhammad Rafiq. Before he moves his amendment, let us examine this whether it is in order, because it has been received today. He wants to move that in the resolution to be moved by Major Abdul Majid Khan, the words "to the Central Government" occurring in lines two and three be deleted. I think the member will understand that if this amendment is to become part of the resolution, the language of the resolution will be wrong. If I read out the resolution, as is sought to be amended. it will be like this that this Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to take immediate steps for a thorough revision of the existing Labour Laws. Now if we take out the words "to the Central Government", he will realize that the language will be wrong.

Babu Muhammad Rafiq : It is now a provincial subject and not of the Central Government. It is recommend to the Provincial Government because it a provincial subject now.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir can we make a verbal amendment? If we remove the words "recommend to the Central Government to", the resolution would read that this Assembly is of the opinion that the Provincial Government should take immediate steps for a thorough revision of the existing Labour Laws. That would be in order Sir. I would like to make this verbal amendment.

Mr. Deputy Speaker : The difficulty is that if we do not make the proposed new amendment in the resolution, the resolution will be for an amendment that proper notice should be given of it but since the resolution would be void, without the amendment I think let us invoke the power of the Speaker under the rules and allow the amendment to be moved. Let the Member move this amendment accordingly.

Babu Muhammad Rafiq : I move—

That in the resolution moved by Major Abdul Majid Khan, the words "recommend to the Central Government to" occurring in lines two and three be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved, the question is :

That in the resolution moved by Major Abdul Majid Khan, the words "recommend to the Central Government to" occuring in lines 2 and 3 be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سبین الحق صدیقی (کراچی - ۷) — جناب سپیکر - جب مزدوروں کی فلاح و بہبود یا ان کے ویلفیر کا سوال ہمارے سامنے آتا ہے تو اسے دیکھ کر ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے کہ ابھی تک لیبر لاز کے سلسلہ میں کسی مفید طریق کار پر عمل درآمد نہیں ہوا - میں نے اپنی پچھلی تقریر میں بھی اس بات کا مطالبہ کیا تھا جس کا آج آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک لیبر کمیشن کے قیام کو عمل میں لایا جائے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مختلف موضوعات پر کمیشن مقرر کئے جاتے ہیں - مثلاً کمپنی لا کمیشن ہے کوئی اکنومک ڈولپمنٹ کمیشن اور اسی طرح دوسرے کمیشن بنے ہیں - میں تو کہتا ہوں کہ ہر ایک مسئلہ کے لئے کمیشن بنا ہے لیکن آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ جب ہمارا ملک غریب ہے اور مزدور طبقہ کی یہاں اکثریت ہے جس میں کسان مزدور اور فیکٹریوں کے مزدور بھی شامل ہیں - کیا وجہ ہے کہ اس کے لئے آپ لے

ایک لیبر کمیشن کیوں قائم نہیں کیا جو ان کے مختلف مسائل پر غور کرے۔ اور لیبر لاز میں مختلف ترامیم Suggest کرے۔ جن سے مزدور کے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔ ان کے لئے فلاح و بہبود کی کوئی صورت تلاش کی جا سکے چاہے آپ Five Year Development plan بنائیں یا کوئی Industrial policy بنائیں یا Economic Development plan بنائیں۔ لیکن میں کہتا ہوں جب تک آپ مزدوروں کے مسائل کا حل تلاش نہیں کریں گے اور لیبر لاز میں ترمیم نہیں کریں گے جس سے مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ہو جس سے غریبوں کے حقوق کا تحفظ ہو جو رات دن محنت کرتے ہیں اور اپنا خون پسینہ ایک کر دیتے ہیں اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ملک میں کوئی ترقی ہوئی ہے۔ یا کوئی Development ہوئی ہے۔ اس وقت تک جو Development ہوئی ہے یا فلاح و بہبود کے لئے کوئی قدم اٹھایا گیا ہے اس سے صرف بڑے بڑے سیٹھوں، تاجر لوگوں اور لینڈ لارڈز کو فائدہ ہوا ہے۔ جو لوگ آج غریب ہیں وہ کل بھی غریب تھے۔ جب تک ہم سنجیدگی سے غور نہیں کریں گے میں سمجھتا ہوں ویلفیر سٹیٹ کا idea پورا نہیں ہوگا۔ آپ جو Economic Development کرتے ہیں یا Industrial Development کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتے جب تک مزدوروں کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ یہ سب بے معنی اور بے مقصد ہوں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم مزدوروں کے مسائل کا حل تلاش کریں۔ مزدور عزت کے ساتھ روٹی مانگتا ہے۔ اپنے بچوں کے لئے تعلیم مانگتا ہے۔ مزدور کیا چاہتا ہے۔ مزدور یہ چاہتا ہے کہ اسے جائز حقوق دئے جائیں۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک سرمایہ دارانہ ذہنیت رکھنے والے لوگ مزدوروں کو ان کے صحیح حقوق نہیں دیتے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت کوئی اس طرف اقدام کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن قوانین اس قسم کے ہیں اور ان میں اس قسم کے سقم ہیں۔ کہ حکومت بھی زیادہ موثر ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً، جب کوئی سٹرائیک ہوتی ہے۔ یا کوئی ہنگامے ہوتے ہیں تو لیبر افسر بھاگتے پھرتے ہیں۔ مجھے وزیر محنت معاف فرمائیں

کہ وہ جو مصالحتی تدبیریں کرتے ہیں وہ خوشامد کر کے کرتے ہیں اور اس وجہ سے وہ خوشامد کرتے ہیں اور گیدڑ بھبکیاں دکھاتے ہیں کیونکہ ان کے پاس موثر قوانین نہیں ہیں کہ وہ سرمایہ داروں کو اور Industrialists کو مجبور کر سکیں اور مزدوروں کو ان کے جائز حقوق دلائیں۔ آج کا مزدور بیماری اور دق میں مبتلا ہے۔ ہمارے پاس کونسا ایسا قانون ہے جس کے تحت ہم ان کا تحفظ کر سکیں۔ آج مکانوں کا مسئلہ ہے، رہائش کا مسئلہ ہے۔ ہزارہا لوگ کراچی میں آج بھی جھگیوں میں رہتے ہیں۔ یہاں بھی Slums میں رہتے ہیں۔ آخر کیوں؟ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے لیبر لاز میں کوئی ایسا قانون نہیں جس کے ذریعہ سے ہم کہہ سکیں کہ ایک سرمایہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ مزدوروں کو رہائش کی سہولتیں مہیا کرے۔ ایک بڑا کارخانہ دار اس وقت تک اپنا کارخانہ قائم نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے مزدوروں کے لئے مکانات کی سہولتیں پیدا نہ کرے۔ آپ اس قسم کے لیبر لاز بنائیں جس سے سرمایہ دار کو مزدوروں کا پورا حق دینا پڑے۔ Industrial problem کے ساتھ ساتھ Housing problem بھی ہے۔ آپ کے پاس کوئی قانون نہیں کہ اس مزدور کے لئے کسی مکان کا انتظام کریں جو گندگی میں بستا ہے۔ اس لئے آپ ایسا قانون بنائیں کہ Industrialists کے لئے لازمی ہو کہ وہ اپنے اس سرمایہ کو مزدور کی فلاح و بہبود پر بھی خرچ کرے۔ یا کوئی ایسی Industrial Colony بنائیں اور کارخانہ داروں پر لازمی ہو کہ وہ مزدوروں کو رہائش کی سہولتیں دیں۔ ورنہ ان کی فیکٹری کا لائسنس Cancel کردیا جائے یا دوسری کوئی ایسی تعزیری کارروائی کی جائے جس سے سرمایہ دار مجبور ہو جائے کہ وہ اپنے مزدور کولیبر کو رہائش کی سہولتیں مہیا کرے۔ اس کےعلاوہ تعلیم کا مسئلہ ہے یہ بھی اس پر ضروری ہو کہ وہ مزدور کی Welfare پر خرچ کرے۔ آج کا مزدور سرمایہ دار کو کروڑوں روپیہ کما کر دیتا ہے سرمایہ دار کو چاہئے کہ وہ اس کا خیال رکھے۔ اس وقت دولت صرف چند ہاتھوں میں کھیلتی ہے۔ آج پاکستان میں صرف ۱۲۰ بڑے افراد ہیں یا بڑی Families

ھیں جن کے پاس پاکستان کا کریڈٹ ھے۔ پاکستان کی دولت ھے۔ لیکن یہ سرمایہ کس کا ھے۔ کہاں سے انہوں نے حاصل کیا۔ یہ سب مزدور کی خون پسینہ کی گاڑھی کمائی ھے جس کی وجہ سے وہ آج بڑے سرمایہدار کہلاتے ھیں۔ اور بڑی شخصیتیں کہلاتے ھیں۔ اس وقت سارے پاکستان کا کریڈٹ صرف ۱۲۰ ھاتھوں میں ھے اتنے بڑے سرمایہ سے اور اتنے بڑے کریڈٹ سے انہوں نے مزدوروں کا کیا کیا؟۔ آج تک انہوں نے مزدوروں کے لئے کونسی سکیمیں بنائیں؟۔ انہوں نے مزدوروں کے لئے کون سے منصوبے بنائے؟ جن سے غریب مزدوروں کے مسائل حل ھوں۔ انہوں نے مزدور کے صرف حقوق نہیں دئے اس کی اجرت نہیں دی اس کے لئے کوئی سکیم ویلفیئر کی نہیں بنائی۔ نتیجہ یہ ھوا کہ سٹرائیک ھوئے۔ گولی چلائی گئی۔ یہ گولی کس پر چلی۔ غریب مزدور پر۔ میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ کیا ان سرمایہداروں کے لئے یہ ممکن نہیں کہ ان لوگوں کے پاس جو اتنا کریڈٹ ھے اس میں سے ۵ فیصدی ھی مزدوروں کو دے دیں میں نے شعیب صاحب کے بیانات پڑھے ھیں کہ یہ سکیم ھے کہ دولت چند ھاتھوں میں نہ کھیلے اس کی diversification ھو۔ وہ مختلف حلقوں میں تقسیم ھو۔ اس میں ایک حلقہ مزدور کا بھی ھے۔ جس کو اس دولت کا حصہ دینا چاھئے کیونکہ وہ اس میں شیئر ھولڈر ھے اور ایک طرح سے اس نے یہ دولت پیدا کرکے دی ھے۔ کمپنیوں میں جہاں سرمایہدار شیئر ھولڈر ھے وھاں آپ مزدوروں کو بھی شیئر ھولڈر بنائیں۔ ان کو بھی کوئی حصہ دیں جو ان کی فلاح و بہبود پر خرچ ھو۔ اس قسم کی لیبر لاز میں ترمیم کی جائیں جس سے سرمایہدار کے ساتھ ساتھ جہاں profit sharing کا سوال ھے وھاں مزدور بھی profit share کرے اور ایک حصہ اس کی فلاح و بہبود پر صرف ھو۔ جہاں Foundations بنتی ھیں ایک ایسی Foundation بھی بننی چاھئے کہ لیبر ویلفیئر فاؤنڈیشن ھو جس سے مزدور کی فلاح و بہبود ھو۔ میں یہ پوچھتا ھوں کہ Back ward علاقوں کے لئے کوٹا مقرر ھوتا ھے۔ شیڈول کاسٹ کے لئے کوٹا ھوتا ھے۔ کیا کوئی سکالرشپ کے سلسلہ میں کوئی تعلیم کے مسائل

میں کوئی ملازمتوں کے سلسلہ میں غریب مزدور کے بچوں کا بھی کوئی کوٹا ہوتا ہے ؟ کیا وزیر موصوف اس قسم کی کوئی ترمیم لائیں گے جس سے مزدوروں کے بچوں کو بھی اس ملک میں کوئی حقوق مل سکیں ان کی ہمت افزائی ہو سکے ۔ کیا وہ اس قسم کی کسی سکیم پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ سرمایہ‌دار کے لئے یہ ضروری ہو کہ وہ اپنی مل کے مزدوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دے۔ یہ بات کہنے کی ہے اور یہ تلخ حقائق ہیں کہ آج تک مزدوروں کے مسائل کا کوئی حل تلاش نہیں ہو سکا۔ میں دوبارہ کہوں گا کہ خدا کے لئے آپ لیبر کمیشن قائم کریں اور with reference to context قائم کریں۔ تا کہ وہ اس قسم کے قوانین suggest کرے جو مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے صحیح معنوں میں جامع قانون بنائے۔ آپ کارخانہ‌داروں کے پاس سرمایہ دارانہ ذہنیت رکھنے والوں کے پاس بھیک مانگنے نہ جائیے۔ آپ ان کی خوشامد کرنے نہ جائیں بلکہ اس قسم کے قانون اپنے ہاتھ میں رکھیں کہ وہ آپ کی خوشامد کرنے آئے اور مزدور کو اس کا حق دلانے میں اس کی پوری کوشش کیجئے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں میجر عبدالمجید صاحب کے ریزولیشن کی پرزور حمایت کرتا ہوں ۔

میجر عبدالمجید خان (پشاور-۳)- جناب صدر کسی ملک کے انڈسٹریل Management میں مزدوروں کی مفاہمت اور ان کا اعتماد اس ملک کی خوشحالی اور امن کے لئے اشد ضروری ہے ۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں یہ چیز نہیں ہے ۔ اس وقت مزدور کارخانہ‌داروں کا دشمن ہے اور کارخانہ‌دار مزدوروں کا یقینی طور پر دشمن ہے ۔ کارخانے دار اس کے ساتھ کھلی کھلی دشمنی کرتے ہیں اور مزدور غریب ہونے کی وجہ سے اور مزدور ہونے کی وجہ سے نیم فاقہ کشی کی حالت میں پھرتا ہے اور اسے کچھ نہیں ملتا۔ یہ کیوں ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہمارے موجودہ لیبر لاز میں نقص ہے یہ Defective ہیں میں آپ کے سامنے ایک ادنیٰ مثال پیش کرتا ہوں۔ work mens

compensation act میں یہ پراویزن ہے کہ اگر کسی مزدور کا کارخانے میں Accident ہونے کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کٹ جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہسپتال جاتا ہے اور اگر ہسپتال نہیں جاتا ہے اور کوارٹر ہی پر علاج ہوتا ہے تو جب تک وہ فیکٹری میں کام کرنے کے قابل نہیں ہو گا اس کی تنخواہ آدھی کر دی جاتی ہے۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ Accident کیسے ہوا۔ Accident میں بیچارہ مزدور کس حد تک قصوروار ہے اگر Accident کارخانے میں Defective پرزوں کی وجہ سے ہوا تھا تو اس Accident کی انڈسٹریل Management ذمہدار ہے۔ بہرحال مزدور بیچارے کے اس طرح ہاتھ پاؤں کٹ جاتے ہیں اور اس کا اور اس کے بال بچوں کا پیٹ کٹ جاتا ہے اور اس طرح سے اس کے بال بچوں کا کوئی انتظام نہیں ہوتا ہے اس کے رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے کوئی مکان نہیں ہے اور وہ دوردراز جگہ کرایہ کے مکان میں رہتا ہے اور وہاں سے وہ سائیکل پر گھر سے آیا جایا کرتا ہے نتیجہ میں اس کو Double Expenses برداشت کرنا پڑتے ہیں اور اس طرح اس کے بال بچوں کو تکلیف ہوتی ہے اور اس کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کارخانےداروں کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر مزدور نہیں ہے تو وہ بھی نہیں ہیں اور وہ جو کچھ کماتے ہیں مزدور کی وجہ سے کماتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس کی بہبود کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہوں وہ کریں لیکن وہ نہیں کرتے۔

میں حکومت سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اس ملک کو ترقی دینے کی خاطر ملک میں امن قائم رکھنے کی خاطر ایک ایسی کمیٹی بنائے جو موجودہ لیبر لاز کو ریوائز کرے اور اس میں جو خامیاں ہیں ان کو نکالے لیکن اس کو التوا میں نہ ڈالیں جیسا کہ پہلے کمیٹی بنی ہوئی ہے اور وہ کام نہیں کرتی۔ میں امید کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس کے متعلق فوراً ایک موثر قدم اٹھائیگی اور ان مزدوروں کو جو تکالیف ہیں ان کو دور کرنے کے لئے موثر اور معقول لیبر لاز بنائے گی۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) جناب سپیکر — ہماری موجودہ ایڈ منسٹریشن جن چیزوں پر ناز کرتی ہے ان میں سب سے بڑھکر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ تیزی سے ملک کو ترقی کی جانب لیجارہے ہیں اس سے قدرتی سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ترقی کس کیلئے ہے تو اسکا صرف ایک ہی جواب ہے یہ ترقی صرف چند محدود کارخانہ داروں یا Vested interests کیلئے ہے جو کہ اس وقت اس ملک کی سیاست پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس ایوان کے جملہ ممبران کو اس چیز کا علم ہوگا کہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی ممبر شپ اور اسکے ساتھ معاہدہ کرنے کے باجود آج ملک کے اندر مزدوروں کو اپنے جائز مطالبات منوانے یا اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے ہڑتال کرنیکا حق بھی حاصل نہیں ہے۔ ہڑتال کرنے کے حق کا مطالبہ کرتے وقت میرے ذہن میں یہ نہیں ہے کہ مزدور خوامخواہ ہڑتال کرتے پھریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر مزدور کو محنت کا مناسب معاوضہ میسر نہیں آتا اور وہ اپنے تمام جائز ذرائع استعمال کرنے کے باوجود جن کو وہ استعمال کرکے سنگدل مل مالکان کو جو Vested interests ہیں اور گورنمنٹ پر قابض ہیں کو جھنجوڑ نہیں سکتا یہ چیزیں منظر عام پر آچکی ہیں وہ حکام جن کا فرض مزدور کے مفادات کی حفاظت کرنا ہے حقیقت میں وہ مزدور کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتے بلکہ وہ مل مالکان یا سرمایہ داروں کے ناجائز مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ایک زندہ مثال پیش کرتا ہوں کہ ابھی چند دن کی بات ہے کہ ایک تحریک التوا کے ذریعہ میں نے گورنمنٹ کی توجہ ۲۹ ہزار مزدوروں کی خستہ حالی اور انکی پریشانی کیطرف مبذول کرائی تھی جو کہ ہماری گورنمنٹ کے لیبر کے محکمہ نے تو تریمو ہیڈ ورک اور سدھنائی ہیڈ ورک کے درمیان جو لنک کینال بنانے والے ملکی مزدوروں کو نقصان پہونچانے کیلئے اور ایک غیر ملکی فرم کو ناجائز فائدہ پہونچانے کیلئے فیکٹری ایکٹ سے مستثنیٰ قرار دیا تھا۔ جناب سپیکر اس مثال سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ۲۹ - ہزار مزدوروں کی حق تلفی کرکے بیرونی فرم کو نوازا گیا۔ کیونکہ پچھلے ہی سال مزدوروں اور ٹھیکیداروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جسکے تحت بیچارے مزدوروں کو حقوق حاصل ہوئے گورنمنٹ نے وہ بھی سلب کرلئے۔ تاکہ مزدور بیچارے دو وقت کی روٹی آسانی سے کما نہ سکیں

بجائے اسکے کہ وہ مزدوروں کی تکالیف کو دیکھتے۔ اور انکے حقوق کا تحفظ کرتے۔ انہوں نے بغیر کسی کو بتائے چپکے سے ایک نوٹس یا سرکلر جاری کردیا۔ جس سے اُن جگہوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے تحفظ کے لئے جو قانون موجود تھا۔ انہیں اس کی حفاظت سے محروم کردیا۔ جناب سپیکر متعدد بار یہ بات اس ایوان میں کہی جا چکی ہے۔ اور جو کہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ قوانین حالات کو بہتر نہیں بنا سکتے ہیں۔ جبتک کہ وہ دماغ اور وہ مشینری جو قوانین کے نفاذ کے لئے بنائی جائے وہ اس قانون کی روح پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جناب عبدالمجید خان صاحب کا ارادہ یہ ہے کہ ایوان اس حکومت کے پاس یہ سفارش کرے کہ وہ موجودہ مزدوروں کے قوانین میں ترمیم کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت سے کہ جسکا رویہ یہ ہے۔ کہ قوانین جو اس وقت بھی مزدوروں کا حق محفوظ کرتے ہیں۔ انکو بھی مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کے لئے استعمال نہیں کرتی۔ اُن سے یہ توقع کرنا کہ وہ اُن قوانین کو بہتر بنا دینگے عبث ہے۔ اور حقائق کے قطعاً خلاف ہے۔

جناب سپیکر۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی ترقی کے لئے جبتک مزدور کی زندگی کو بہتر نہیں بنایا جائیگا۔ ملک قطعی طور پر ترقی نہیں کرسکتا وہ تمام Factors of Production جو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مہیا کئے ہیں۔ اُن تمام میں اہم کردار انسان کا ہے۔ اس ملک کے اندر بے بہا وسائل موجود ہوں لیکن جبتک انسان اس سے استفادہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ وہ قطعاً رائیگاں اور بیکار جائیں گے۔ اگر دولت پیدا کی جاتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ اسکی منصفانہ تقسیم نہ ہو۔ تو وہی دولت نعمت کی بجائے لعنت بن جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارا ملک اس stage پر پہنچ چکا ہے۔ کہ اس میں پیدا ہونی والی نعمت عام آبادی کے لئے لعنت بن گئی ہے۔ اس ملک نے ایک طرف تو ایسا طبقہ پیدا کردیا ہے۔ کہ جسکو جینے کے لئے ضروریات زندگی تک میسر نہیں آتیں۔ لیکن دوسری طرف ایسے چند خاندان ہیں جو دن رات دولت میں کھیلتے ہیں اور عیش کرتے ہیں۔ اور دوسری

طرف آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ کسمپرسی کی حالت میں دن گذارتا ہے۔ وہ چیختے ہیں۔ چلاتے ہیں تو آنکی آواز تک حکومت کے محلات تک نہیں پہنچتی۔ اور اگر آواز سنتے بھی ہیں۔ تو سنی ان سنی کر دیتے ہیں۔ عام آبادی کا مطالبہ ہے کہ اگر ترقی کرنی ہے۔ تو ہم اکٹھے مل کر اس منزل کو طے کرسکتے ہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ملتا ہے۔ کہ یہ ملک کے دشمن ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ یقینی طور پر دشمن ہیں لیکن ملک کے نہیں۔ بلکہ سنگدل سرمایہ داروں کے اور اس لئے دشمن ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی دولت میں سو گنا اضافہ کیا۔ لیکن مزدور کو وہ دو وقت کی روٹی بھی مہیا نہیں کرسکے۔ اگر ہم نے اپنے ملک کو ترقی دینی ہے۔ تو اسکے لئے انتہائی ضروری ہے۔ کہ ہمارا مزدور تعلیم یافتہ ہو۔ وہ جس ماحول میں کام کرتا ہے۔ وہ صحت مند ہو۔ وہ تربیت یافتہ ہو۔ اسکو اطمینان قلب نصیب ہو۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ quantity کے ساتھ quality بھی improve ہوگی۔ انسانی وسائل جائز طریقے سے استعمال ہونگے۔ لیکن آپ یہ اعتبار کیجئے۔ کہ جبتک ہماری حکمران اپنے کتوں اور چیتوں پر زیادہ صرف کرنے کیلئے تیار ہیں اور مزدوروں کو دو وقت کی روٹی دینے کے لئے آمادہ نہیں۔

Mr. Deputy Speaker: No personal insinuation.

مسٹر حمزہ— میں نے تو کسی کا نام نہیں لیا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ وہ حکومت جسکا رویہ یہ ہو کہ وہ مزدور جسکو دو وقت کا کھانا اچھی طرح سے میسر نہ آتا ہو اسکے پاس اتنے وسائل نہ ہوں۔ کہ اپنے لئے دو وقت کی روٹی خرید سکے لیکن جب وہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے حالات زندگی بہتر بنالیے۔ ہمارے حقوق کا تحفظ کیجئے اور جو شخص ہمارا خون چوستا ہے۔ ہمیں اس سے بچائیے۔ تو حکومت اسکی زبان بندی کرتی ہے۔ اور ested interests کے ساتھ ملکر اسکی ناجائز مدد کی جاتی ہے۔ ہر جگہ جائز اور ناجائز مدد کی جاتی ہے۔ اور سرمایہ داروں کے خلاف کوئی محاذ قائم کرنے۔ منظم طریقے سے مزدور کے حقوق کی حفاظت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ توسودا اس وقت مناسب ہوتا ہے۔ جبکہ دونوں پارٹیاں مساوی ہوں۔ ایک طاقتور ایک کمزور ہیں

جو سودا ہوتا ہے۔ وہ بھی کمزور کے حق میں نہیں جا سکتا پنجابی کا ایک محاورہ ہے۔ جسکا مطلب ہے۔ کہ طاقتور کا سنیکڑہ سات ضرب بیس کا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہماری حکومت نے طاقتور کو مزید طاقتور بنایا ہے۔ اور اس بات پر تلی ہوئی ہے۔ کہ کمزور کو مزید کمزور بنایا جائے۔ وہ جذبات اور توقعات جنکے تحت جناب میجر عبدالمجید خان نے یہ ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ مین انکو انتہائی ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ لیکن انکے اس ریزولیوشن سے اس حد تک مخالفت رکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے Labour Laws کو بہتر بنانے کی توقع ان لوگوں سے کی ہے۔ جنکے دل پتھر ہیں۔ جن سے انسانیت کی توقع کرنا عبث اور زیادتی ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔ جناب سپیکر۔ یہاں مزدور کے لئے بہت کچھ کہا گیا۔ اور میرے محترم بھائی اور دوست جناب حمزہ نے انتہائی جذبات میں ڈوبی تقریر کرکے اس ایوان کو متاثر کرنے کی ناکام کوشش کی جہانتک مزدور کے ساتھ ہمدردی کا تعلق ہے۔ میں کسی ایک صاحب کو اسکا ٹھیکیدار نہیں سمجھتا۔ کہ مزدور کی ہمدردی کی الاٹمنٹ صرف انکے لئے مقرر کی گئی ہے۔ مزدور کی ہمدردی اس ایوان میں ان بنچوں پر بیٹھنے والوں میں بھی ہے۔ کیونکہ ان میں۔ سے ایسے بھی ہیں جو مزدوری کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور میرے جیسے غریب آدمی بھی ہیں۔ بلا شبہ مجھے اس امر سے اتفاق ہے۔ کہ مزدور کو جو مراعات ہونی چاہئیں۔ وہ حاصل نہیں ہیں۔ ہمیں اصولی طور پر ایک موقف اختیار کرنا چاہئے۔ کوئی تجویزیں بھیجنی چاہئیں جیسا کہ میرے محترم دوست نے ایک کمیشن کے متعلق یہاں ارشاد فرمایا۔ کہ حکومت مزدوروں کی ان تکالیف کے پیش نظر ایک کمیشن قائم کرے۔

تو یقیناً ایسی تجویزوں کو جو constructive قسم کی ہوں جو تعمیری نوعیت کی ہوں، وہ حکومت کے سامنے پیش کرنی چاہئیں۔ اور حکومت کی توجہ دلانی چاہئے کہ ان تعمیری منصوبوں کے پیش نظر ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن سے مزدور کی دنیا بہتر ہوسکے۔ لیکن محض جذبات میں آکر ہر معاملہ میں حکومت کو کوسنا اور ہر معاملہ میں حکومت پر نکتہ چینی

کرنا اور کوئی تعمیری پروگرام یا تعمیری تجاویز حکومت کے سامنے نہ رکھنا میرے خیال میں یہ زیادتی ہے۔ اور اس قسم کی باتیں نہ ہی مزدور کے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہیں جب تک constructive پروگرام پیش نہ کئے جائیں۔ محض حکومت پر نکتہ چینی اور ذاتی حملوں سے، میں با ادب عرض کروں گا اپنے بھائی سے کہ ان مزدوروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ مزدور کو صرف اس صورت میں فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے بیٹھ کر مزدور کی بہتری اور بہبودی کے لئے اور اسکی تکالیف کو پیش نظر رکھ کر ایسے منصوبے ہر ایوان میں پیش کریں اور حکومت کی توجہ منعطف کرانے کی کوشش کریں کہ ان پر خود بھی عمل کر کے آپ مزدوروں کی بہتری کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایک حقیقت پسندانہ طریقہ ہوگا اور صحیح صورت ہوگی جس سے ایک طبقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اسکی بہتری کے لئے کوشش کی جائے۔ لیکن اس بات کو by pass کرتے ہوئے کہ کوئی منصوبے تو تجویز نہ کئے جائیں اور محض نکتہ چینی پر اکتفا کی جائے اور حکومت کو برا بھلا کہا جائے تو یہ مزدوروں کے لئے فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ میرے محترم دوست جن کے لئے میرے دل میں نہایت عزت ہے، جناب مبین الحق صدیقی، وہ بھی بڑی دیر کے بعد بولے اور آج انہیں یہ سوجھا جب کہ میجر عبدالمجید صاحب یہ ریزولیوشن لائے۔ اتنی دیر جب تک کہ وہ اپنے عہدے پر متمکن تھے اس وقت تک تو مجبوری تھی لیکن جب وہ اس عہدے سے علیحدہ کردئے گئے تو اس وقت ان کا حق تھا اور اسوقت پبلک کی نمائندگی کے پیش نظر انہیں چاہئے تھا.....

Mr. Mobinul Haq Siddiqi : Mr. Speaker Sir I may be given a right of explanation. Perhaps Mian Sharif was not listening attentively when I was speaking.

میں نے کہا تھا اس سے پہلے بھی بجٹ سیشن کے دوران میں نے سپلیمنٹری بجٹ پر بحث کے دوران یہ مطالبہ کیا تھا مزدوروں کو ان کے حقوق دیجئے ۔ لیبر کمیشن قائم کیجئے ۔ اب اگر شریف صاحب میری باتیں نہ سن سکے توجہ سے اور آج بھی انہوں نے میری تقریر توجہ سے نہیں سنی تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔

میاں محمد شریف — I am sorry' sir. I with draw میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ویسے تو یہ کسی کی ٹھیکیداری نہیں - کسی کے پاس لائسنس نہیں - نہ مزدوروں کی ہمدردی کا پرمٹ کسی کے پاس ہے کہ وہ پرمٹ صرف ایک - دو یا چار آدمیوں کو دیا گیا ہو - مزدوروں کے ہم بھی خیر خواہ ہیں - ہم ان کے انتہائی خیر خواہ ہیں - مزدور صرف کارخانہ دار کا ہی مزدور نہیں بلکہ مزدور وہ بھی ہے جو مزارع ہے .....

سسٹر حمزہ — جو پارلیمنٹری سیکریٹری ہے - (قہقہہ - قطع کلامیاں)

میاں محمد شریف — دیکھئے میری بات سنئے - جو محنت کرکے کھاتا ہے (قطع کلامیاں) میں یہ عرض کر رہاہوں .....

Mr. Deputy Speaker: Will the member address the Chair? I would like to point out that, the member in his speech always makes some sort of personal explaination and then there is a counter personal explaination.

میاں محمد شریف — مجھے محبت ہے جناب حمزہ صاحب سے - اس لئے کبھی کبھی ان سے مخاطب ہوتا ہوں - اسلئے وہ مجھ سے مخاطب ہیں اور کوئی بات نہیں ہے -

راؤ خورشید علی خاں — میں پوچھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست کونسے پوائنٹ پر تقریر فرما رہے ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker: He is taking part in the debate. That is no point of order. Will you please resume your seat?

میاں محمد شریف — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک مزدور کی بہتری، ہمدردی، اس سے صحیح طریقوں پر اور حقیقت پسندانہ طریقوں پر ہمدردی کا تعلق ہے ، ہمیں چاہئے کہ اس ایوان میں ایسی تجاویز لائیں اور ایسی منصوبہ بندی حکومت کے سامنے پیش کریں جس سے مزدور کی بہتری ہوسکے -

Mr. Deputy Speaker: It is a repetition.

Mian Muhammad Sharif: Now I am making my point Sir.

میں جناب علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کے اس شعر کو بلکل دلی طور اور صحیح سمجھتا ہوں۔

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائی سادگی سے کھا گیا مزدور مات

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ .....

سسٹر افتخار احمد خان — پوائنٹ آف آرڈر ـــ محترم پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب کی تقریر ماشااللہ بڑی فاضلانہ تھی لیکن شعر وہ اپنے ہی خلاف پڑھ گئے ہیں ۔ (قہقہہ)

Mr. Deputy Speaker: That is no point of order.

وزیر امداد باہمی و سحنت — وہ مزدور کے حق میں ہیں ۔ اسکی حمایت میں کہا ہے ۔

میاں محمد شریف - اس کے جواب میں عرض کرونگا کہ یہ لائسنس یا پرمٹ آپ کے پاس ہی نہیں ۔ ہم بھی مزدوروں کے ہمدرد ہیں اور اس لئے میں نے یہ شعر پڑھا ہے (قطع کلامیاں) آپ کا طریقہ تعمیری نہیں ہے بلکہ تخریبی ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک مزدوروں کی فلاح و بہبود کا تعلق ہے ہو یہ رہا ہے .....

Mr. Deputy Speaker: This is repetition.

میاں محمد شریف — I am not repeating, sir ہو یہ رہا ہے کہ ایک سال میں ایک سرمایہ دار ایک mill کھولتا ہے، دوسرے سال میں دوسری اور تیسرے سال میں تیسری ۔ یقیناً میں اپنے منسٹر صاحب سے توقع رکھتا ہوں اور ان کی خدمت میں یہ معروضات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں

کہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا چاہئے اور ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے کوئی نہ کوئی اصول طے کرنا چاہئے ۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) — صدر گرامی - میں میجر عبدالمجید صاحب کا مشکور ہوں کہ آج انہوں نے ایوان کو یہ موقع فراہم کیا کہ ہمارے ملک اور ہمارے معاشرے میں جو ایک رستا ہوا ناسور موجود ہے،اسکی نشاندھی کی جا سکےاور اس ایوان میں اس کا علاج دریافت کیا جا سکے ۔

صدر گرامی - میں یہ توقع تو نہیں کرتا کہ ہمارا ملک ان منازل پر یا اس stage پر پہنچ سکے کہ جہاں پر مغرب کے ممالک صنعتی ممالک پہنچ چکے ہیں اور یہاں بھی اپنی labour laws یا ان سے بہتر labour laws کی ضرورت ہے جو وہاں پر نافذ ہیں - لیکن صدر گرامی - آج سے سولہ سال پہلے جب یہ ملک قائم ہوا تو ہماری معیشت خالصتاً زرعی تھی اس وقت اس خطۂ ارض کو صنعت سے بہت کم واسطہ تھا اور اس وقت کے رہنماؤں نے، اس وقت کے اس ملک کے مفکرین نے، اس وقت کے اس ملک کے مبصرین نےاور اسکی planning کرنے والوں نے یہ ضروری سمجھا اور جائز طور پر ضروری سمجھا کہ اس معیشت کو، اس زرعی معیشت کو صنعتی معیشت میں تبدیل کیا جائے - اور اس کے لئے انہوں نے ایک یہ ذریعہ، ایک یہ طریقہ سوچا کہ جب تک پرائیویٹ سرمایہ داری کو، جب تک نجی سرمایہ داری کو کھلی چھٹی نہیں دی جائیگی، ملک مناسب طور پر، صحیح راستے پر اور سیدھے راستے پر گامزن نہیں ہوسکے گا۔ شاید اس نظریہ کے لئے اس وقت کا ماحول اور اسوقت کی ضروریات مقتضی ہوں لیکن صدرگرامی - آج جہاں میں یہ فخر محسوس کرتا ہوں کہ اس پندرہ سولہ سال کی جدو جہد کے بعد آج ہمارے ملک میں بے شمار کارخانے قائم ہو چکے ہیں - آج بہت سی چیزوں میں ہم خود کفیل ہو چکے ہیں - وہاں میری گردن شرم کے مارے جھک بھی جاتی ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس صنعت کو ترقی

دینے والا دوسرا بازو، مزدور آج بھی اسی حالت میں ہے جس حالت میں سولہ سال پہلے تھا ۔

اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ صنعت بغیر مزدور ترقی کرسکتی ہے یا مزدوروں کو مطمئن کئے بغیر صنعت اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتی ہے ۔ تو میں سمجھتاہوں کہ وہ تاریخ کو جھٹلا رہے ہیں۔ ایک چیز جسے میں قابل اعتراض سمجھتاہوں ۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے آج کے planner مغرب کی سرمایہ داری کا یہ اصول تو تسلیم کرتے ہیں کہ سرمایہ داری پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ سرمایہ داری بالکل آزاد ہو۔ مزدور اور consumer سے بھی آزاد ہو ۔ ملک کے تقاضوں سے بھی آزاد ہو ۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ مغرب میں مزدور کے متعلق نظریہ کیا ہے ۔ امریکہ کے قوانین دیکھیئے ۔ برطانیہ کے قوانین دیکھیئے ۔ آپ یہ دیکھینگے کہ وہاں مزدور مطمئن ہے ۔ وہاں مزدوروں کی حکومتیں قائم ہوتی ہیں ۔ وہاں مزدوروں کی جماعتیں قائم ہوتی ہیں ۔ اور وہ ملک میں ایک موثر part ادا کرتی ہیں وہاں یہ ممکن نہیں کہ ایک مزدور مشین پر کام کرتا ہوا مرجائے تو اس کی بیوی بچوں کو گلی کوچوں میں چھوڑ دیا جائے کہ اپنی قسمت کا مقابلہ خود کرو ۔ اگر آپ سرمایہ داری نظام قبول کرتے ہیں اور اگر آپ لجی اور پرائیویٹ سرمایہ داری نظام کے قائل ہیں ۔ تو خدارا ان Laws کو بھی قبول کیجئے جو ان ممالک نے قبول کئے ہیں ۔

صدر گرامی ۔ آج معاشرہ اتنا پیچیدہ ہے ۔ اس کے مسائل اتنے پیچیدہ ہیں کہ ایک مسئلے کو دوسرے سے علیحدہ کرکے اس کیلئے علیحدہ پالیسی تشکیل نہیں کی جاسکتی ۔ اگر حکومت نالائق ہے ۔ اگر عوام مجبور ہیں ۔ تو اس کا اثر مزدور پر بھی پڑیگا ۔ اگر معاشرہ آزاد ہے ۔ تو مزدور بھی آزاد ہوگا ۔

صدر گرامی ۔ میرے عزیز دوست نے آپ کے سامنے ایک تجویز پیش کی ہے کہ مزدوروں کے قوانین کی تشکیل کیلئے ایک کمیشن قائم کیا جائے۔ ویسے عام حالات میں تو یہ کوئی ایسی غیر معقول تجویز معلوم نہیں

ہوتی - لیکن کیا انہوں نے یہ تجویز پیش کرنے سے پہلے یہ سوچا کہ ہمارے ملک میں کمیشنوں کے فیصلوں کے نتائج کیا نکلتے ہیں- کمیشنوں کی رپورٹ کا انجام کیا ہوتا ہے - آپ نے Franchise Commission کی رپورٹ پڑھی -

Mr. Deputy Speaker: I think it is totally irrelevant. The member should speak on the labour laws.

مسٹر افتخار احمد خان -- حضور یہ debate ہے - اور اس ریزولیوشن میں انہوں نے کمیشن کی بات کی ہے - اس لئے میں کمیشن کی بات کررہا ہوں - آپ نے Law Commission کو دیکھا آپ نے Law Commission قائم کرایا - اور اس کی رپورٹ آئی - لیکن .....

وزیر خوراک و زراعت — جناب والا - آپ کی Ruling کے باوجود معزز ممبر وہی بات repeat کر رہے ہیں -

مسٹر افتخار احمد خان — اس Law Commission کی رپورٹ کے ساتھ ہم نے کیا کیا - اور اس Franchise Commission کی رپورٹ سے ہم نے کیا کیا؟

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف) — On a point of order sir. جناب والا - معزز ممبر Labour Laws پر تقریر فرما رہے ہیں یا ان کمیشنوں کے سلسلے میں حکومت کو condemn کر رہے ہیں - (شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: I have already pointed it out. Please take your seat.

مسٹر افتخار احمد خان — اس لئے صدر گرامی - Labour کے مسائل کا حل کمیشن کی تشکیل میں نہیں - میں اپنے حکمرانوں کی خدمت میں ایک چھوٹی اور مختصر سی تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں - میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ Labour Laws اس وقت بنینگے جس وقت Labour بیدار ہوگی - کوئی شخص تھیلی میں ڈالکر کسی کو حقوق پیش نہیں کیا کرتا - یہ تاریخ کا فیصلہ ہے کہ جس وقت Labour منظم ہوگی - Labour Laws خود بخود آئینگے آپ دوسرے ملکوں کے قانون دیکھیئے

آج برطانیہ کے قوانین کیا ہیں - وہاں وہی قوانین ہیں جو آج سے دو سو سال پہلے تھے - کیا وہ ایک مسلسل جدو جہد کا نتیجہ نہیں- تو اس لئے ان Laws کو ان وزیروں نے وضع نہیں کرنا - بلکہ یہ Labour نے خود ہی کرنا ہے - لیکن صدرگرامی ایک چیز میں مودبانہ طور پر ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - اور وہ یہ کہ ہمارے محکمہ Labour کے وزیر کم از کم اپنے زاویہ نگاہ میں تبدیلی ضرور کریں - ہمیں ان سے یہ توقع نہیں کہ وہ کوئی ان کی تنخواہ بڑھا دینگے - ہمیں یہ توقع نہیں کہ وہ سرمایہ داروں کو کہہ کر ان کیلئے کوئی طبی سہولتیں مہیا کرادینگے اور ہمیں ان سے یہ بھی توقع نہیں کہ وہ ان کو ان کے علاوہ کوئی اور بڑی مراعات لے دینگے - لیکن ان کو چاہئے کہ وہ اپنے موجودہ رویے میں کچھ تبدیلی کریں - کیونکہ جب کبھی Labour اور سرمایہ دار کا اختلاف یا تصادم ہوتا ہے تو حکومت ہمیشہ سرمایہ دار کا ساتھ دیتی ہے- (تحسین و آفرین) (ایک آواز- یہ غلط ہے-) آج تک جتنی strikes ہوئی ہیں - آپ نے سرمایہ دار کا ساتھ دیا ہے - جتنے احتجاج ہوئے ہیں- آپ نے مزدوروں پر لاٹھی چارج کیا ہے - آپ ایک مثال بتائیں - تو میں اپنے آپ کو غلط تسلیم کر لونگا - آپ ایک مثال ہی بتائیں جب کہ آپ نے مزدوروں کا ساتھ دیا ہو - اور سرمایہ دار کا ساتھ نہ دیا ہو - اس لئے خدارا اس بات کو نہ بھولو کہ یہ مزدور اس قوم کا حصہ ہیں - یہ بھی کلمہ پڑھنے والے ہیں - اپنے اس نظریہ کو تبدیل کیجئے - اور مزدور کو اپنا بھائی تصور کیجیئے -

صدر گرامی - ان گذارشات کے بعد میں ڈاکٹر مرحوم کے دو شعر آپ کی خدمت میں پیش کرتاہوں - جو میاں شریف صاحب نے نہیں پڑھے ہونگے لیکن ان کی سہولت کیلئے میں پڑھتا ہوں :-

کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ
بیٹھے ہیں سبھی منتظر روز مکافات
تو قادر مطلق ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

Mr. Deputy Speaker: I think the debate has been carried too far. There are more resolutions and if the Minister agrees.....

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی - جناب والا - یہ بڑا اہم ریزولیوشن ہے -

Mr. Deputy Speaker: I agree that this is a subject which should be further debated upon but there are more resolutions and time is short. If we carry on the debate with regard to this resolution alone the rest of them will not be able to come up.

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی (ہزارہ — ۱) — صدر گرامی میجر عبدالمجید صاحب پر ہمیں فخر ہے کہ وہ ایوان کی اس جانب سے تعلق رکھتے ہیں - اور انہوں نے یہ ریزولیوشن پیش کرکے اس امر کی تصدیق کردی ہے - کہ ہم مزدوروں کے معاملات سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں - مسٹر حمزہ صاحب کا یہ ارشاد کہ تقریر ادھر اور ووٹ ادھر - وہ اس بات کو بار بار دھرا رہے ہیں - ہمارا موقف ایک ہے - اور ویسے بھی ہم کئی بار کے آزمودہ لوگ ہیں - اور ہم ہمیشہ اصول پرستی پر قائم رہے ہیں - اور ہم نے کبھی بھی اپنا اصول نہیں چھوڑا - انہیں اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیئے -

جناب والا - اس میں کوئی شک نہیں اور اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا - کہ اس ملک کی تشکیل میں - موجودہ نظام قائم کرنے اور یہاں کے عوام کیلئے پاکستان حاصل کرنے میں دیگر طبقوں کے ساتھ ساتھ مزدور کا بھی بہت نمایاں مقام اور نمایاں role ہے -

Mr. Speaker: I suppose you are the last speaker.

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی — مسٹر سپیکر - میں اس امر سے اتفاق کرتاہوں اور مجھے کوئی انکار نہیں کہ اس ملک کے اندر مزدوروں کو وہ مقام حاصل نہیں ہے جو ان کو حاصل ہونا چاہئے تھا - مجھے اس امر سے بھی انکار نہیں کہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کی طرف توجہ دینے میں ہم نے بڑی کوتاہی کی ہے - جس کے متعلق محترم انصاری

صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان کی وہ نمائندہ حکومتیں جو اس امر کا دعویٰ کرتی تھیں کہ وہ نمائندہ حکومت ہے ۔ اور ہم سب مزدوروں اور کسانوں اور عوام کے نمائندے ہیں انہوں نے کیا توجہ دی ہے ۔ جہاں بھی آپ مزدور پائیں گے ۔ جہاں بھی آپ ان پر نگاہ ڈالیں گے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ عوام اور مزدور جس نے اس ملک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا ہے .....

مسٹر ڈپٹی سپیکر — آپ دھرا رہے ہیں۔

جس نے اس ملک کے قیام میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے اور جس کے ذریعہ کمایا ہوا سرمایہ ایک مخصوص طبقہ کے پاس ہے اور وہ اس سرمایہ کو بروئے کار لاکر خاندانوں اور افراد کی تعمیر کر رہا ہے ۔ لیکن مزدور کا وہ حق مزدور کا وہ مقام ۔ وہ سہولتیں وہ Concessions جو آمدنی کے حساب سے کسی سرمایہ دار کی طرف سے اسے ملنا چاہئے تھیں نہیں ملی ہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ ہمارے لیبر قوانین اس ترقی یافتہ دور میں بالکل فرسودہ قوانین ہیں ۔ ان کے تحت ہم مزدور کے مسائل کو حل نہیں کرسکتے ۔ اس لئے میں اپنی حکومت پر زور دوں گا کہ ان کے مسائل پر غور کیا جائے اور مزدور کو اس کا مقام دینے کے لئے ان قوانین میں انقلابی لائین اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے ۔ میں جناب لیبر منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ ان قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے فوری طور پر ایک کمیشن بٹھائیں جو مزدوروں کی تکالیف پر نگاہ رکھے جو مزدوروں کے حقوق کو دیکھے ۔ ایسا نہ ہو جیسا کہ نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ کمیشن بیٹھ جاتے ہیں اور کچھ فیصلہ بھی کرتے ہیں ۔ مگر ان پر عملی جامہ پہنانے کا کوئی طریق کار نہیں ہوتا ۔ جو فوری طور پر ہونا چاہئے ۔

حکومت اس امر کا بارہا اعتراف کرچکی ہے کہ وہ مزدوروں کو صحیح مقام دینے کا تہیہ کرچکی ہے ۔ ان حالات میں مجھے یقین ہے کہ اس سلسلہ میں جو رپورٹ بھی کمیشن نے حکومت کی خدمت میں پیش کی وہ فوری

طور پر اس پر غور کریں گے۔ ساتھ ہی میں یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں کہ ایسی کمیشن میں مزدوروں کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے۔ تاکہ ان کی تکالیف جلد از جلد حل ہوسکیں۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اس ریزولیشن کی تائید کرتا ہوں۔

وزیر محنت (سید احمد نواز شاہ گردیزی) — جناب والا۔ مجھے اس ایوان میں معزز ممبران کی تقریریں سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ خوشی اس بات کی ہوئی ہے کہ نہ صرف ہماری پارٹی کے معزز ممبران نے غریب عوام اور مزدوروں کے بارے میں اپنے احساسات کا اظہار کیا ہے بلکہ اس طرف کے بیٹھنے والے دوستوں نے بھی احساس کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے ملک کا یہ اہم ترین مسئلہ ہے۔ اس لئے کہ جس طرح عباسی صاحب نے فرمایا ہے اس ملک کو بنانے والے غریب عوام تھے۔ قربانیاں دینے والے عوام تھے۔ اور اس کو آئندہ چلانے والے بھی غریب اور مزدور اور کسان اور عوام ہوں گے۔

(حمزہ صاحب بیتاب ہورہے ہیں۔ وہ آرام سے بیٹھیں میں جواب دے دوں گا) پارٹیشن کے وقت بھی جو امرا اور بڑے لوگ تھے جو afford کرسکتے تھے وہ سب سے پہلے یہاں آنے میں کامیاب ہوگئے اور ہاں یہی عوام۔ مزدور اور کسان تھے جو وہاں کے دشمنوں کا۔ بندوقوں کا اور برچھوں کا نشانہ بنتے رہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہماری زیادہ آبادی غریب عوام پر مشتمل ہے لہذا ہمارے لئے اہم ترین مسئلہ ہے کہ اس کو غور و خوض کے ساتھ سوچیں لیکن حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور ہمیشہ ہمیں ایسے لوگوں کے جذبات سے نہیں کھیلنا چاہئے میں یہ نہیں کہتا کہ حمزہ صاحب جان بوجھ کر ان کو اکسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ حمزہ صاحب ان چیزوں کو غلط طریقہ سے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ان کو غلط اطلاعات دی جاتی ہیں۔ وہ کبھی یہ تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ مجھ سے کبھی تبادلہ خیالات کرلیں یا مجھے اپنے پاس بلالیں کہ میں

explain کر سکوں کہ اصل واقعہ کیا ہے۔ مجھے ان کے جذبات کا احترام ہے کہ ان کو مزدوروں کے ساتھ ہمدردی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ حمزہ صاحب نادان دوست نہ بنیں۔ ان کے دوست بن کر ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ اور اس ماحول کو جو بڑی مشکل سے ایک اچھا ماحول بنا ہے اور مزدوروں میں اس کی وجہ سے ایک اچھی فضا پیدا ہوئی ہے اس کو بگاڑنے کی کوشش نہ کریں۔

جہاں تک مبین الحق صاحب کی تقریر کا تعلق ہے۔ انہوں نے بڑی اچھی تقریر کی ہے اور مفید مشورے دئے ہیں لیکن اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے ہی اس سلسلہ میں کئی مستقل کمیشن بنے ہوئے ہیں جن میں مزدوروں کے۔ employers کے اور گورنمنٹ کے نمائندے ہر جگہ ہر Tier پر موجود ہیں۔ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے وہاں موجود ہیں۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اور جہاں تک محکمہ کا تعلق ہے اس میں خامیاں ہوں گی اس میں خرابیاں ہوں گی اس سے انکار نہیں۔ لیکن جہاں تک ہماری نیت کا تعلق ہے انشا اللہ بالکل صحیح ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ صحیح معنوں میں مزدوروں کی مدد کی جائے۔ اور ان کے جائز حقوق ان کو دلائے جائیں۔ جہاں تک کمیشن اور Suggestion کا تعلق ہے اس میں یہ ہے کہ ایک لیبر Tripartile کانفرنس باقاعدہ ہوتی ہے۔ اس میں مزدوروں کے employers کے اور گورنمنٹ کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اور ان چیزوں کو وہ وقتاً فوقتاً دیکھتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک Labour Advisory Board ہے اس میں بھی مزدور۔ مالک اور گورنمنٹ کے نمائندگان ہوتے ہیں۔ اور وہ وقتاً فوقتاً ان چیزوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔ میں جلدی جلدی کروں گا کیونکہ بہت سے صاحبان نے Points raise کئے ہیں۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے۔ انفرادی طور پر بعض کارخانہ داروں اور بعض سرمایہ داروں نے سکول کھولے ہوئے ہیں، ہسپتال کھولے ہوئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان سے مزدوروں کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں اس لئے ہم نے Govt Industrial Eriate قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ایسا قانون بنا رہے ہیں جو وہ مجبور ہوں کہ اس سٹیٹ میں Contribute

کریں - اس کے بعد بہت سے صاحبان نے Housing Problem کے متعلق کہا ہے اس کے لئے بھی ۲۰ فیصد Housing facilities کے لئے ہم نے زور دیا ہوا ہے - بعض جگہ ۳۰ اور بعض جگہ ۳۵ فیصد بھی ہیں - لیکن ان کے لئے بھی ہم قانون لارہے ہیں - جو ان کو پابند کردے گا - کہ وہ مزدوروں کو باقاعدہ Housing facilities دیں -

اس کے بعد مبین صاحب نے گولی چلنے اور لاٹھی چارج کا تذکرہ کیا تھا تو اس سلسلہ میں میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ بعض ایسے حضرات تھے، میں کسی کا نام لینا نہیں چاہتا، جو نادان قسم کے دوست تھے - اور ظاہر کرتے تھے کہ وہ مزدوروں کے دوست ہیں انہوں نے گولی چلوائی تھی - انہوں نے اس حد تک اکسایا کہ انہوں نے Stabbing کی - پتھر مارے فیکٹریوں کو توڑا - لوگوں کو قتل کیا - بہرحال لا اینڈ آرڈر کا جب مسئلہ بن جائے تو گولی چلانی ہی پڑتی ہے - کیونکہ جن پر چلتی ہے جس کو Stab کیا جاتا ہے جن پر پتھر پھینکے جاتے ہیں وہ بھی پاکستانی ہیں اور اس ملک کے رہنے والے ہیں - ان کے حقوق بھی ایسے ہیں جس طرح کہ دوسروں کے ہیں -

اسکے علاوہ حمزہ صاحب نے ۲۹- ہزار مزدوروں کا ذکر کیا ہے اسدن بھی میں نے عرض کیا تھا کہ یا تو انہیں علم نہیں ہے یا وہ جان بوجھ کر غلط بات پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اگر فرض کرلیا جائے کہ ۲۹- ہزار مزدور ہیں بھی اور انمیں سے ایک پر سنٹ effected ہیں لیکن اس قانون سے انکے شرائط پر اور انکے معاہدات پر کوئی اثر نہیں پڑتا - اگر کوئی اس قسم کی بات ہوئی ہے جو حمزہ صاحب کے علم میں ہے تو میں انکے ساتھ چلنے کیلئے تیار ہوں اور اس سلسلے میں سزا دینے کیلئے تیار ہوں اگر ان معاہدات کی جو انکے ساتھ ہوئے ہیں خلاف ورزی ہوئی یا ان معاہدات پر اثر پڑا ہے یا انکے Wages پر اثر پڑا ہے - اور یہ ٹکنیکل Hitch اور جو انکے راستے میں رکاوٹیں تھیں ہم اسکو دیکھیں گے اور فرض کیجئے کہ اس سے کچھ اثر پڑا ہے جیسا کہ حمزہ صاحب نے بتلادیا ہے مجھے یقین ہوگیا کہ اس معاملے سے اور ٹکنیکل Hitch سے

مزدوروں کے حقوق کو کسی قسم کا نقصان ہورہا ہے یا اس سے گورنمنٹ کو نقصان ہورہا ہے تو یقیناً ہم وہ چیز بھی واپس لینے کیلئے تیار ہونگے۔

جناب والا اسکے علاوہ کوئی خاص پوائنٹ نہیں ہے اور کافی وقت ہوچکا ہے لیکن میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں نے لیبر ڈپارٹمنٹ کا چارج لیا تھا تو میں نے مختلف جگہوں کا دورہ کیا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس قانون سے نہ مزدور خوش ہیں نہ Employer خوش ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی محسوس ہوئی کہ اس قانون میں فوری طور پر ترمیم کیجائے کیونکہ اس سے دونوں ناخوش تھے اور پسند نہیں کرتے تھے ایسی حالت میں حکومت کو اور ہم لوگوں کو کیا ضرورت ہے کہ ہم ان پر جبریہ تھوپیں چنانچہ تین مہینے کے بعد ایک سب کمیٹی بنی اسنے Recommendations کیں اور اسنے مزدور لیڈروں کے ساتھ مشورے کئے۔ اسکے علاوہ صرف یہی نہیں کیا گیا بلکہ اسکو کافی اہمیت دی گئی اور اتنی اہمیت دی گئی کہ پریزیڈنٹ صاحب نے گورنر صاحبان کی ایک کانفرنس بلائی۔ لیبر منسٹر لیبر سیکریٹری پریزیڈنٹ صاحب بلکہ پوری کیبنٹ موجود تھی اس مسئلہ کو ڈسکس کیا میں یہ بتانا چاہتاہوں کہ ہم اس سے غافل نہیں ہیں ہم اس مسئلے کی اچھی طرح اہمیت سمجھتے ہیں گورنمنٹ اس مسئلے کی اہمیت سمجھتی ہے اور خاص طور پر جناب پریزیڈنٹ صاحب اسمیں ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مزدوروں کی غریب عوام کی حالت کو بہتر بنایا جائے چنانچہ وہاں کچھ فیصلے ہوئے اسکے بعد ایک Coordination کمیٹی ایسٹ اور ویسٹ پاکستان اور سنٹرل گورنمنٹ کی بنائی انہیں نے لیبر لاز کو دیکھا انکی کوشش یہ تھی کہ دونوں Wings میں تفاوت نہ رہے جس سے ملک کی ترقی اور انڈسٹری پر اثر پڑے۔ چنانچہ وہ سنٹرل منسٹری سے پراونشل منسٹری کے پاس آئے اور وہ ڈرافٹ لا منسٹری کے پاس موجود ہے۔ اگر اسمبلی چلتی رہی تو انشا اللہ ہم اسی سیشن میں اس کی ترمیم کردیں گے۔ ہم اس سے غافل نہیں ہیں۔ ہمارے پاس Already لیبر لاز تیار ہیں اگر وقت ہوا تو انشاءُ اللہ اسی سیشن میں اس اسمبلی میں پیش ہوجائیں گے۔ میں توقع کرتاہوں کہ آپ صاحبان بھی اس معاملے میں

ہمارے ساتھ پورا تعاون کریں گے اور میں امید کرتاھوں کہ میجر صاحب اپنا ریزولیوشن واپس لے لینگے۔

بیگم جہان آرا شاہ نواز— پوائنٹ آف آرڈر۔ صدر محترم قانون ساز قانون سازی کا جب خود احترام نہیں کریں گے تو پھر ہم قوم سے کسطرح یہ توقع کرسکتے ھیں کہ قوم انکی عزت کرے۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ اور ھاؤس کو گن لیجئے کہ صبح سے بالکل کورم نہیں ھے بغیر کورم کے یہاں کام ھورھا ھے۔ اب آپ ھی فرمائے کہ قانون سازی کی عزت یہی ھمارے دلوں میں ھے کہ یہاں صبح سے کورم نہیں ھے اور بغیر کورم کے کام ھورھا ھے۔

Mr. Deputy Speaker: I only when lack of quorum is pointed out that the Chair can know that there is no quorum.

بیگم جہان آرا شاہ نواز — آپ اپنی بنچز پر دیکھئے کہ کون کون آدمی ھے اور کون کون نہیں ھے۔

There has been no quorum since the morning. I purposely kept quiet to watch and see whether any responsible person points it out or not?

Mr. Deputy Speaker: Unless it is pointed out it is to be presumed that the House is in quorum. Let the bells be rung (*Quorum bells were rung*) The House is in quorum. Before I put the Resolution. I would like to know from the Member whether after the appeal and assurance of the Minister-concerned he proposes to press or withdraw his Resolution?

میجر عبدالمجید خان — مسٹر سپیکر۔ معزز وزیر لیبر صاحب نے فرمایا کہ اس قسم کی کانفرنس کے ذریعہ یعنی لیبر ایڈوائزری کمیٹی اور صوبائی سب کمیٹیوں کے ذریعہ سے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کیجارھی ھے۔ اس ریزولیوشن کے پیش کرتے وقت مجھے ان چیزوں کا علم تھا لیکن اسکے باوجود یہ کام تسلی بخش ھوا تو کیا میں یہ توقع کرسکتاھوں کہ معزز وزیر لیبر مجھے یہ تسلی دینگے کہ اس قسم کی ھائی پاور کمیشن مقرر کریں جو سپیشل کمیشن ھو.....

Mr. Deputy Speaker: The Minister is sot here. Are you pressing it or withdrawing it? You have either to press it or withdraw it.

میجر عبدالمجید خان — وہ کچھہ کام نہ کریں بس تمام لیبر لاز شروع سے آخر تک ریوائز کریں اور ان میں جو خامیاں ہیں انکو دور کردیں۔

Mr. Deputy Speaker: Are you pressing it or withdrawing it. The Minister is not here. You either press it or withdraw it.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا۔ فاضل ممبر صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ متعلقہ وزیر صاحب کی خدمت میں انشاءُ اللہ میں عرض کردونگا اور ممبر صاحب سے بھی استدعا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ان سے بات چیت کرلیں ۔ اور جو کچھہ انہوں نے یقین دھانی کی ہے اسکے ماتحت وہ اسکو واپس لے لیں ۔

Mr. Deputy Speaker: I will ask the mover once again to please state whether he likes to press it or withdraw it? (interruptions).

Major Abdul Majid Khan: I press it.

Mr. Deputy Speaker: Then I will put the Resolution. The question is:

"This Assembly is of the opinion that the Provincial Government should take immediate steps for a thorough revision of the existing Laws."

Those in favour say "Aye". Those against it say "No" I think the Ayes' have it.

(The Resolution as amended was carried)

Minister of Education: (Mian Muhammad Yaseen Khan Watoo) : I challenge it.

Mr. Deputy Speaker: You should have raised the objection earlier.

Minister of Education: I can raise the objection when your Honour gives the decision, I challenge that there should be voting on this point.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: By standing (interruptions).

Mr. Deputy Speaker: I would like to point out that the decision has already been announced and the Resolution has been carried. Division is claimed at the earliest opportunity when the Speaker is saying that the'Ayes Nose have it. That is the correct procedure.

PROVISION OF DRINKING WATER FACILITIES FOR VILLAGE OF TEHSIL SAWABI

Mr. Deputy Speaker: The third resolution is of Mr. Ajoon Khan Jadoon. He may please move it.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I beg to move :

That this Assembly is of the opinion that immediate steps should be taken to provide permanent drinking water facilities for the following villages of Tehsil Sawabi during the current financial year:—

(1) Village Bada (Gadoon Area).

(2) Village Beesak (Gadoon Area).

(3) Village Sandawa (Gadoon Area).

(4) Village Panjman.

Mr. Deputy Speaker : Resolution moved is :

That this Assembly is of the opinion that immediate steps should be taken to provide permanent drinking water facilities for the following villages of Tehsil Sawabi during the current financial year:—

(1) Village Bada (Gadoon Area).

(2) Village Beesak (Gadoon Area).

(3) Village Sandawa (Gadoon Area).

(4) Village Panjman.

Now there is an amendment to this resolution by Mr. Sultan Muhammad Awan.

Mr. Sultan Muhammad Awan : Sir I move :

That in the resolution to be moved by Mr. Ajoon Khan Jadoon for the words 'current financial year' occuring in line 4, the words and figures"financial year 1964-65" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Resolution under consideration, amendment moved, the question is :

That in the resolution to be moved by Mr. Ajoon Khan Jadoon for the words 'current financial year' occuring in line 4, the words and figures"financial year 1964-65" be substituted.

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker : Now we take up the original resolution, as amended. Will you speak, Mr. Jadoon?

Khan Ajoon Khan Jadoon : As there is no opposition, I will not speak.

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim) : Stood up to speak.

Minister of Education (Mian Muhammad Yaseen Khan Wattoo) : Sir, Begum Sahiba would like to speak, and may be, that the member is willing to withdraw it.

خان اجون خان جدون— میرا خیال تھا۔ کہ چونکہ کوئی disputed problem نہیں ہے۔ یہ پینے کے پانی کا جو مسئلہ ہے۔ در اصل پسماندہ علاقوں میں تو ہر چیز کی تکلیف ہے۔ لیکن بدقسمتی سے میرے علاقے میں سب سے بڑی تکلیف پینے کے پانی کی ہے۔ اسی لئے میں نے اسکو زیادہ اہمیت دی ہے۔ کہ یہ امر حکومت کے نوٹس میں لاؤں۔ میں نے جس وقت اس قرار داد کا نوٹس دیا تھا۔ اس وقت یہ مالی سال شروع ہوا تھا۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ یہ جلد نکل آئے گا۔ اور اسی مالی سال میں اس کے لئے provision رکھ دی جائیگی۔ لیکن بدقسمتی سے اسکی باری نہ آئی۔ تو میں نے جناب سلطان محمد اعوان سے جو ترمیم پیش کرائی ہے۔ اسکا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر ہماری حکومت اس سال نہیں کرسکتی۔ کہ لوگوں کے پینے کے پانی کی تکلیف ختم ہو۔ تو اگلے سال کےلئے ضرور ہی کچھ نہ کچھ کیا جائے۔ پینے کے پانی کا مسئلہ شہروں میں بھی ہے۔ اور سارے دیہاتوں میں بھی ہے۔ لیکن اس علاقے کے متعلق میں یہ عرض کروں گا۔ کہ یہ علاقہ انگریزوں کے زمانے سے پسماندہ چلا آرہا ہے۔ اور اس پر پچھلے سال تک کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ لیکن انگریزوں کے زمانے میں باقی قبائیلی علاقوں کے لئے انہوں نے پینے کے پانی کا بندوبست کردیا تھا۔ مثلاً خیبر ایجنسی یا اسی طرح کی دوسری ایجنسیاں ہیں۔ لیکن چونکہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اس لئے اس طرف بھی توجہ دی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The member will remember that he was not prepared to speak in the first instance. Now that he has spoken, will he please resume his seat?

Khan Ajoon Khan Jadoon: I had said that because there was no opposition.

Mr. Deputy Speaker: There is no opposition even now. They are just speaking. They are not opposing I suppose.

خان اجون خان جدون— میں اس پوائنٹ کی اہمیت کے متعلق عرض کر رہا تھا۔ مجھے آپ وہ پوائنٹ مکمل کر دینے دیجئے۔ جناب والا۔ میں نے جو مقامات عرض کئے ہیں۔ ان مقامات میں ہماری مائیں اور بہنیں چھ چھ،

سات سات میل سے پانی اپنے سروں پر لاتی ہیں۔ اور جانوروں کے لئے اس سے بھی زیادہ پانی کی تکلیف ہے۔ بلکہ اُن کو تو آٹھ دس میل دور پانی کے لئے جانا پڑتا ہے۔ ہماری تکالیف تو بہت زیادہ ہیں۔ لیکن میں نے خصوصی طور پر اُن جگہوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ وہاں حکومت ایسی provision کرے۔ اور بجٹ میں اس علاقے کے لئے دو چار لاکھ روپے ضرور رکھے۔ کیونکہ وہاں یہ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ یہ مسئلہ تو سارے ملک کا ہے۔ اسکے لئے آپ ایک علیحدہ sector قائم کریں۔ اور میں نے اس علاقے کا ذکر اس لئے کیا ہے۔ کہ یہ میرا اپنا گاؤں ہے۔ اور مجھے خود ان تکالیف کا تجربہ ہے کہ چھ سات میل سے ہماری مائیں بہنیں اپنے سروں پر پینے کا پانی لاتی ہیں۔ وہ اپنے پینے کے لئے بھی پورا نہیں ہوتا۔ تو ہم جانوروں کو کہاں سے پلائیں۔ ہمارا علاقہ ایسا ہے۔ کہ ہمارے لئے جانور پالنا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً گائیں بھینس اور بکریاں وغیرہ۔ اس لئے میں نے عرض کیا ہے۔ کہ چونکہ ان کو پانی مہیا کرنے میں ہمیں بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حکومت اسکی طرف توجہ کرے۔ اور جیسا کہ سلطان محمد اعوان نے ترمیم پیش کی ہے۔ اگلے سال بجٹ میں کم از کم یہ provision رکھ دی جائے۔ کہ ان چار گاؤں کو پینے کا پانی مہیا کیا جاسکے۔

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) — جناب والا۔ میں اس ریزولیوشن کے متعلق صرف یہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ کہ پانی اتنی اہم چیز ہے۔ کہ اور چیزوں کے بغیر تو انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن اسکے بغیر انسان اور حیوان دونوں ہی کے لئے زندہ رہنا محال ہے۔ اور حکومت کو بھی اس چیز کا احساس ہے۔ اس لئے وہ بھی اسے مسابقت دیتی ہے۔ میں معزز ممبر کو اسکے متعلق یہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ کہ اس سال ساڑھے تین کروڑ روپے پانی کی فراہمی کے لئے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اور آئندہ سال ساڑھے چار کروڑ روپے دیہی پروگرام کے تحت مخصوص کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ دیہی پروگرام کے تحت بیس کروڑ روپے کی رقم پینے کے پانی کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ ایسے دیہاتی علاقوں کے لئے کہ جہاں سڑکیں

اور دیگر ذرائع آمدورفت کی تکلیف ہو۔ وہاں انکے پینے کے پانی کی تکلیف دور کرنے کو priority دی جائے۔ جس علاقے کے لئے انہوں نے کہا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ وجہ یہ ہوئی۔ کہ غالباً پچھلے سال وہاں بورنگ کی گئی۔ لیکن پانی نہیں نکلا۔ تو اس وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی ہے۔ انشاء اللہ ہم آئندہ سال دیکھینگے۔ کہ جس جس جگہ پر پانی کی تکلیف ہے۔ اسکو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے میں معزز ممبر سے درخواست کرونگی۔ کہ وہ اس قرار داد کو واپس لے لیں۔

خان اجون خان جدون — میں اس کو واپس نہیں لینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے یہ جو وعدہ کیا تھا۔ کہ یہ آئندہ سال کردینگے۔ اب اس کے واپس ہوجانے سے کوئی فرق تو نہیں پڑے گا۔ میں نے صرف اپنی تکالیف پیش کی ہیں۔

وزیر صحت — یہ تو ترقیاتی منصوبہ میں آئیگا۔ اسکے تحت سب ہی آجائینگے۔ اگر سب علاقوں کے مسائل انفرادی طور پر لئے جائیں۔ تو یہ بہت مشکل بات ہوگی۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ یہ اس منصوبے میں ہے۔ اور انشاء اللہ اس پر پوری توجہ دی جائیگی۔

Mr. Deputy Speaker: Does the member press it?

خان اجون خان جدون — میں کسی واضح یقین دہانی کے بعد اسے واپس لے سکتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ کہ پینے کا پانی سارے ملک کا مسئلہ ہے۔ اور اسکو حل کرنے میں حکومت قطعی طور پر ناکام رہی ہے۔ اگر وہ ہمیں یہ واضح اور غیر مبہم یقین دلائیں۔ اور اگلے سال کم از کم دو مقامات کے لئے بھی اگر وہ یقین دلا دیں۔ کہ وہاں پانی فراہم کردیا جائیگا۔ تو میں اسے واپس لے لونگا۔ لیکن صرف یہ کہنا۔ کہ ہم یہ کر رہے ہیں۔ اور دیہی پروگرام میں اسکے لئے provision کردینگے۔ اسکے تو کوئی معنیٰ نہیں ہیں۔

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر۔ خان اجون خان جدون نے فرمایا ہے۔

کہ پینے کے پانی کے مسئلہ کو حل کرنے میں یہ حکومت ناکام رہی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں۔ کہ حکومت نے اور کونسے مسائل حل کئے ہیں...

Mr. Deputy Speaker: That is no point of order.

مسٹر حمزہ — سوائے سیاسی جماعتوں کو ختم کرنے کے۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Hamza, please don't the shelter of a point of order and say something which you are not entitled to say on a point of order.

وزیر صحت - معزز ممبر نے جو نام دئے ہیں ان کے متلعق انہوں نے کہا ہے کہ ان میں سے کم از کم دو کے لئے پانی کی بہم رسانی کے لئے بجٹ میں رقم مخصوص کی جائے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس معاملہ کو top priority دی جائیگی۔ میں دیکھوں گی کہ وہاں پانی مہیا کردیا جائے۔

خان اجون خان جدون — اس categorical assurance کے بعد میں اسے واپس لیتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The member should ask for leave of the House to withdraw the resolution.

Khan Ajoon Khan Jadoon: I ask for leave of the House to withdraw the resolution in view of the very categorical assurance given by the Minister.

Mr. Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his Resolution?

(The Resolution was, by leave, withdrawn).

Mr. Deputy Speaker: Next resolution is from Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari. The Member is not present, the resolution lapses.

FIXING OF SUPERANNUATION AGE OF GOVT. SERVANTS AT 55 INSTEAD OF 60 YEARS.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Hamza may please move his resolution.

Mr. Hamza: I beg to move:

This Assembly is of the opinion that superannuation age of Government Servants should be fixed at 55 years instead of 60 years as it was in the past.

Mr. Speaker: The Resolution moved is:

This Assembly is of the opinion that superannuation age of Government servants should be fixed at 55 years instead of 60 years as it was in the past.

Minister of Education: Opposed.

سسٹر حمزہ (لائلپور-٦)— جناب سپیکر - مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے کہ جناب وٹو صاحب نے جو کہ ابھی جواں سال ہیں اور جن کی جواں سالی کی اچھی خاصی تعریف بھی ہوچکی ہے ...

وزیر تعلیم — اس میں میری جواں سالی کا کیا پوائنٹ ہے جناب ؟

سسٹر حمزہ — انہوں نے ایسے سرکاری ملازمین کے حقوق کی حفاظت کرنے کی بجائے جنکی ہماری گونمنٹ کو ان کی قابلیت اور صلاحیتوں کی بنا پر حوصلہ افزائی کرنی چاہئے - اس کے برعکس اسکی مخالفت کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسطرح اپنی ذات ہی کی مخالفت کی ہے -

جناب سپیکر — عرض یہ ہے کہ موجودہ طریق کار، جس کے مطابق کسی آفیسر کو پچپن سال کی بجائے ساٹھ سال کی عمر تک سرکاری ملازمت میں رہنے دیا جاتا ہے ، اس قسم کا ہے جس کے تحت تمام کے تمام اختیارات executive machinery کو دے دئے گئے ہیں- اور وہ کسی بھی اہلکار کے سابقہ Service record یا Medical Board کی سفارشات کے پیش نظر اسکو ساٹھ سال کی عمر تک ملازمت میں رہنے دیتی ہے - عام حالات میں تقریباً تمام سرکاری ملازمین کو ٦٠ سال کی عمر تک ملازمت میں رہنے دیا جاتا ہے- یہ ریزولیوشن پیش کرتے وقت مجھے یہ احساس ہے کہ گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی ملک میں پھیلی ہوئی بد انتظامی کی ایک اہم وجہ ہے - حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ نے چند قابل ، معمر ناگزیر سرکاری ملازمین کی خاص ، سپیشل qualifications کے حوالہ کا سہارا لیکر ہزاروں کم صلاحیت والے ، نا اہل ، بد دیانت اور ناکارہ افسروں کو پبلک پر ٹھونس دیا گیا ہے - حقیقت یہ ہے، جیسا کہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے، کہ ہمارے ملک کے حالات ، ہمارے ملک کی آب و ہوا ، عادات اور خوراک کا اثر ایسا ہے کہ

پچپن سال کی عمر کے بعد انسان کی اور خصوصاً سرکاری ملازمین کی عقل و دانش عروج سے زوال کی طرف اور بڑی تیزی سے رو بہ زوال ہوجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زیادہ پریشان کن امر یہ ہے کہ عقل و دانش تو زوال کی طرف جاتی ہے اور حرص اور خاص طور پر دولت اکٹھا کرنے کی حرص بڑی تیزی سے عروج کی طرف گامزن ہوجاتی ہے۔ گورنمنٹ کی اس پالیسی سے سرکاری ملازمین جو کہ کم عمر ہونے کے باوجود اپنی صلاحیتوں کی بناء پر بہتر کام کرتے ہیں ہمارا ملک ان کے نئے خون اور نئے خیالات سے استفادہ نہیں کرتا۔ اور ان ناکارہ اور زوال پذیر افراد کے ہوتے ہوئے ان کی ترقی کے مواقع بہت حد تک محدود بلکہ مسدود ہوکر رہ گئے ہیں، اسلئے ان کی صلاحیتیں رائیگاں جارہی ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ یہ افسران جن کی عمر پچپن سال سے زائد ہوتی ہے ان کے scales of pay یا معاوضہ ملازمت جو وہ حاصل کرتے ہیں، کم عمر افسران کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے حالانکہ کم عمر والے ملازمین مقابلتاً بہتر کام کرتے ہیں۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے ملک کے خزانے پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس چیز کا بھی آپ کو احساس ہوگا کہ اسوقت ہمارے ملک میں بے روزگاری عام ہے۔ اور خصوصاً پڑھا لکھا طبقہ اس کا بری طرح سے شکار ہوا ہے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ ایک طرف تو ملک بیکاری کا شکار ہو اور دوسری طرف جو لوگ اپنے فرائض احسن طریقے سے بھی ادا نہ کرسکتے ہوں ان کو دیدہ دانستہ ملکی مفاد کے خلاف ملازمت میں رکھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ دوبارہ سابقہ پالیسی کے مطابق افسران یا سرکاری اہلکاروں کو پچپن سال کی عمر ہونے پر ریٹائر کردے گی تو اس سے یقیناً کم از کم ہمارے سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کی تعداد میں تقریباً سترہ فی صدی اضافہ ہوجائیگا۔ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ مزید سترہ فیصدی پڑھے لکھے بے روزگار لوگوں کو روزگار مہیا ہوجائیگا۔ اور جیسا کہ میں عرض کرچکا ہوں، وہ موجودہ انتظامی ڈھانچے میں زیادہ بہتر ہو سکیں گے۔ پبلک کے خزانہ پر بھی اس کا خوشگوار اثر پڑے گا۔

ان حالات کے پیش نظر میں اس ایوان کے معزز ممبران سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ریزولیوشن، جس پر عمل کرنا اس ملک کے

انتظامی ڈھانچہ کو چلانے کے لئے انتہائی ضروری ہے خصوصاً جبکہ موجودہ انتظامی ڈھانچہ بہت سے نقائص کا شکار ہوگیا ہے، کے حق میں ووٹ دیں گے۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) — صدر گرامی - ہماری حکومت کا کونسا حصہ - کونسا محکمہ اور ہماری سوسائٹی کا کونسا حصہ ہے جس میں اس حکومت کا سبز قدم آنے کے بعد ترقی معکوس نہ ہوئی ہو - لیکن پچھلے چار پانچ سال میں جس قدر دفتری ابتری اور افسروں میں بدنظمی کا دور دورہ رہا ہے - اس کی مثال اگر آپ اس سے پہلے سالوں میں دیکھیں تو آپ کو کہیں نہ ملے گی - آج رشوت خوری - بد نظمی اور بد انتظامی کے عام ہو جانے کی وجہ سے اس کی شکایت ہر شخص کی زبان پر ہے -

صدر گرامی - انگریز کا مقصد حکومت کچھ بھی ہو - اس کا نظام حکومت کچھ بھی ہو - لیکن ایک چیز آپ تسلیم کرینگے کہ ——— -

وزیر تعلیم — On a Point of Order Sir - (جناب والا - میں فاضل ممبر کی اس قرارداد پر تقریر سے صحیح طور پر استفادہ کرنا چاہتا ہوں) - لہذا آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اگر فاضل ممبر اس قرار داد پر ہی تقریر فرمائیں تو زیادہ مناسب ہوگا - اس وقت وہ Irrelevant جارہے ہیں -

Mr. Deputy Speaker: This is no ponit of order.

Minister of Education: If some member is irrelevant, it is only through a point of order that the fact of irrelevancy should be brought to the notice of Chair.

مسٹر افتخار احمد خان— صدرگرامی - مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے Impatient وزیر صاحب کا Point of Order آپ نے خود ہی مسترد فرما دیا - اگر وہ میرے نکتہ نظر کو سمجھنے کی کوشش ہی نہ کریں - تو میں کیا عرض کر سکتا ہوں - بہرحال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انگریز نے اس ملک میں ایک دفتری نظام قائم کیا - جس میں آج متعدد وجوہات کی بنا پر ابتری اور بدنظمی پھیلی ہوئی ہے - ان وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ۵۰ سال سے ۶۰ سال عمر کرنے کی بھی ہے - اس سے قبل چند وجوہات حمزہ صاحب نے آپ کی اور اس ایوان کی خدمت میں پیش کی ہیں - اور دیگر ممبران نے

بھی بیان فرمائے ھیں - ان میں ایک چیز کا میں بھی اضافہ کرنا چاھتا ھوں - وہ یہ کہ اس پانچ سال کے اس اضافے کے بعد آپ نے افسروں کو آخری پانچ سال رشوت ستانی کا کھلا لائسنس دیدیا ھے - ۵۵ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد وہ آخری پانچ سال میں یہ محسوس کرتے ھیں - کہ یہ عرصہ پانچ سال حکومت نے ھمیں رشوت لینے اور دولت جمع کرنے کے لئے دیا ھے - کیا انگریز اندھا تھا - جس نے ۵۵ سال ملازمت کی عمر کا تعین کیا آپ اپنی قوم کا Standard of Living اور Span of Life دیکھیں - ان کے ھاں یہ ۵۵ سال ھے - یعنی یہ عمر کی ایک حد ھے جہاں وہ اپنے نوکروں کو کہتے تھے کہ جائیے - پینشن بھی لیجیئے اور اپنے گھر والوں کا نقصان بھی کیجیئے - اس میں ملک کے نقصان کا کوئی سوال ھی نہیں - آج ھمارے ھاں Limit of Life ملاحظہ ھو - اور اس پر ۵۵ سال کے بعد آپ اندازہ کیجیئے کہ انسان میں رہ ھی کیا جاتا ھے - نہ اس کے ھوش ٹھیک رہ جاتے ھیں - نہ اس کے اعضا درست رھتے ھیں - نہ اس کے اعصاب ھی کام کرتے ھیں - اور پھر آپ اس کو ۵۵ سال کے بعد ۵ سال اور دیتے ھیں - اس کی وجہ جواز اس وقت ھو سکتی تھی - جب کہ آپ کے ملک میں talent کی کمی ھوتی - آپ کے ملک میں پڑھے لکھے لوگوں کی کمی ھوتی - آپ کے نوجوانوں میں وہ qualifications نہ ھوتیں جو آپ کے ملازمین کے لئے درکار ھیں - لیکن اس کے برعکس آج آپ کے ھاں نوجوانوں میں بے پناہ بے روزگاری ھے اور تعلیم یافتہ نوجوان نوکری کے لئے دربدر پھرتے ھیں - اور آپ ان بڈھے کھوسٹوں کو ۵۵ سال کے بعد مزید ۵ سال اور دے رھے ھیں - جن کا نہ دماغ درست ھے - نہ ان کے اعضا درست ھیں - اور نہ ھی ان کا ذھن درست ھے - لیکن اس کے باوجود آپنے انہیں دفتروں میں لاکر بٹھادیا ھے - وہ دماغی لحاظ سے short tempered ھیں - اپنی عمر کا بہترین حصہ گذار چکے ھیں - خدا کے لئے ان پر رحم کریں - اس ملک پر رحم کریں - نوجوانوں پر رحم کریں - لیکن صدر گرامی - میں کن سے کہہ رھا ھوں - اس وزارت سے اور کن کے خلاف کہہ رھا ھوں - جو اصل حکمران ھیں - آج وھی حکمران ھیں جنھوں نے اپنی حد عمر ۵۵ کی بجائے ۶۰ سال کی ھے - ان میں یہ طاقت کہاں ھے کہ اس قسم کا سیاسی اور انتظامی فیصلہ کرسکیں - کہ نہیں ملازمت کی

انتہائی عمر ۵۵ سال ہی ہوگی۔ ۶۰ سال نہیں ہوگی۔ پہلے یہ ہوا کرتا تھا کہ اگر کوئی شخص ایسا ہوتا جس کی ٹیکنیکل تعلیم ہوتی اور اس کے ٹیکنیکل تجربے کا دوسرا آدمی available نہ ہوتا۔ اور قوم کو اور محکمے کو بھی اس کی ضرورت ہوتی تو اسے ملازمت میں توسیع دیدی جاتی۔ لیکن clerical jobs اور عام ملازمتوں کے لئے عمر کی حد ۵۵ سے ۶۰ سال تک بڑھا کر اس قوم۔ ملک اور اس کے نظام کے ساتھ سخت زیادتی کی گئی ہے۔ اس لئے موقع ہے کہ آپ اپنے اس فیصلے پر نظرثانی کریں۔ اور اسے جلد از جلد بدلیں۔ میرے نزدیک آج رشوت ستانی کی بڑی وجہ یہ ہے اور آپ دیکھینگے کہ یہ ۵۵ سال کے بڈھے زیادہ تر رشوت خور ہیں۔ جن کی زندگی میں کوئی stake ہی نہیں۔ اب تو ۵۵ سال کے بعد انکی لاش ہی جائیگی۔ آپ ان کو گھر پر مرنے کی بھی اجازت دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ آپ چاہتے ہیں کہ ان کی موت بھی دفتر میں کرسی پر ہی ہو۔ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ آپ کے صوبے میں talent موجود ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوان بھی موجود ہیں۔ ان میں بے روزگاری بھی ہے۔ اور پھر اس ۵۵ سال والے کو آپ تنخواہ بھی زیادہ دیتے ہیں۔ عمر کے تقاضے کی وجہ سے وہ کام بھی نہیں کرسکتا۔ Heart کا وہ مریض ہے Diabetes کا وہ مریض ہے اور سو قسم کی بیماریاں اسے لاحق ہیں۔ لیکن کرسی چمٹا ہوا ہے۔ اس لئے اس فیصلے پر غور کیجئے اور کوشش کیجیئے کہ آپ کے حکمران مان جائیں۔ اس لئے اس بات پر غور کیجئے تاکہ آئندہ ۵۵ سال کی عمر پر وہ اپنے گھر جاکر بیٹھ جائیں۔

Haji Gul Hassan Manghi (Sukkur-I) : Mr. Speaker, Sir, I welcome Mr. Hamza for bringing this resolution. You might remember that in the budget session of 1962-63 at that time you were also presiding—I had criticised the General Administration specially on this point. It is a fact that officers after 55 years are not in a position to serve. Here in Pakistan, average age of a woman is 40 and that of a man is 50 years. During British Rule, they gave the officials a grace of upto 5 years and they were allowed 55 years. After 55 years a man is not in his proper senses to carry out his duties. When we go to an officer, who has been allowed extension it is said 'Sahib is sick, Sahib is tired, Sahib is not in a position to meet'. He abuses his subordinates and he is just like a signing machine. What is the fun of keeping such officers in service. At the same time we should think that his subordinates who are younger should get a chance. The greatest defect in raising the age limit for superannuation is that after 55 years they tend to become corrupt. They only want to earn money

and they have no other interest in service. There are officers of the status of D.C. and S.Ps. and many other high ranks. They have increased corruption in their departments. I think this resolution should be passed.

Mr. Deputy Speaker: I would like to point out that it is too much of a generalisation sometime.

راجہ اللہ داد خان (راولپنڈی - ۱)- محترم صدر- میں خود گورنمنٹ کی ملازمت میں رہا ہوں- میں نے ۵۰ سال کی عمر میں جب کہ میری ملازمت کے ۲۵ سال پورے ہوئے- درخواست دیکر گورنمنٹ سے retirement مانگی اور اجازت سے ریٹائر ہوا- میں سمجھتاہوں کہ ۵۰ سال کی عمر تک ہر شخص کے کم از کم دو چار پانچ بچے ہوجاتے ہیں- ان بچوں کی نگہداشت- تعلیم اور دیگر کاروبار کے ہوتے ہوئے وہ اپنی ملازمت کے سلسلے میں سرکاری کام بطریق احسن سرانجام نہیں دے سکتا- اگر وہ دیانتداری سے کام لیں تو ۵۰ سال کے بعد کوئی شخص صحیح طور پر کام نہیں کرسکتا-

مسٹر عبدالرازق خان- اسمبلی کے ممبران کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے-

راجہ اللہ داد خان- یہاں تو باتیں ہی کرنی ہیں گپیں ہی چلانی ہیں- دماغ تجربہ کئے ہوئے ہوتا ہے- اس لئے تجربہ کی بات کرسکتے ہیں- لیکن ان پر عملی جامہ پہنانا مشکل ہوتا ہے-

ہماری ملازمتوں میں سب سے بڑی چیز فیلڈ ورک ہوتا ہے- گھوڑے پر سوار ہونا دور دراز سفر پر جانا وغیرہ وغیرہ- میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جب اس طرح پوری طرح ہوشیاری کے ساتھ کام کیا جائے تب ہی آپ ملازمت کا حق ادا کرسکتے ہیں لیکن جس وقت ۵۰ سال کے ہوتے ہیں ہم نے کئی افسروں کو دیکھا ہے کہ نہ تو وہ سواری کرسکتے ہیں نہ پیدل چل سکتے ہیں- کاروں میں بیٹھ کر ادھر اُدھر آتے جاتے ہیں- وہ باورچی کو نکال دیتے ہیں بیرے کو نکال دیتے ہیں اور اردلی اور سرکاری ملازم سے ہی باورچی اور بیرا کا کام اور اس طرح دوسرے نجی کام لیتے ہیں- ریٹائر ہوجانے کے بعد یعنی ۵۰ سال کے بعد ملازم رکھتے ہی نہیں-

انگریز کے وقت اس چیز کو چیک کیا جاتا تھا۔ کیا فوجی اور کیا سول کا افسر سب اپنے باورچی بیرے اور سائیس اور دوسرے نوکروں کو اپنی گرہ سے تنخواہ دیتے تھے۔ اب تو افسر کو نجی ملازم رکھنا ھی نہیں پڑتا۔ اور اب جو لوگ ریٹائرمنٹ کے قریب ہوتے ھیں مجھے ذاتی تجربہ ہے جب میں بطور تحصیلدار نیا نیا ملازم ہوا تھا ایک وقت پر مجھے revert ہونا پڑا میں نے کوشش کی تاکہ تحصیلدار چھٹی لے لے تاکہ میری سروس نہ ٹوٹ جائے۔ اس وقت اسکے ریٹائرمنٹ میں صرف دو ماہ رہ گئے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کی ریٹائرمنٹ میں صرف دو ماہ باقی ھیں اور ان دو مہینوں کی تنخواہ آپ کو ملیگی اس لئے آپ Preparatory to Retirement چھٹی لے لیں۔

رائے منصب علی خان کھرل— پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا میں پوچھ سکتا ھوں کہ آپ کس سلسلہ میں revert ہوئے تھے۔

راجہ اللہ داد خان— اس وقت میں چکوال میں officiating تحصیلدار تھا۔ اس لئے revert ہوگیا۔ اگر وھاں کا پہلا تحصیلدار چھٹی پر چلا جاتا تو میں اس کی جگہ تحصیلدار لگ سکتا تھا۔

Mr. Deputy Speaker: I would like to point out that when the Member says that he is raising a point of order he should be sure that it is a point of order, (and it is not a point of order) because when there is a point of order there is personal explanation which should not be given during the debate as in that case the Member is liable to mix the speech with his personal explanation.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Can a Member decide whether the point of order he is going to raise is really a point of order or not before bringing it to the notice of the Chair?

Mr. Deputy Speaker: He is supposed to know the Rules and it is very well understood.

Haji Gul Hassan Mangi: On a point of information.

Mr. Deputy Speaker : Point of informatoin may be raised but during the speech no interruption can be allowed. You can raise the point of information after he has concluded his speech.

Haji Gul Hassan Mangi: If you just permit me I would like to know whether there was any charge of corruption against the Member at the time of his reversion?.

راجہ اللہ داد خان— میں نے اس وقت تحصیلدار سے کہا کہ آپ کو دو ماہ کی تنخواہ مل جائے گی۔ اس لئے Leave preparatory to Retirement کے لئے درخواست دے دیں۔

مسٹر عبدالرازق خان— پوائنٹ آف آرڈر۔ منگھی صاحب نے جو راجہ صاحب کے متعلق ریمارک پاس کئے ہیں میں درخواست کرونگا کہ آپ اُن کو ہدایت دیں کہ وہ واپس لے لیں۔

Haji Gul Hassan Mangi: I am prepared to withdraw. But I simply want to know whether there was any such charge?

Mr. Deputy Speaker: The Member-concerned has raised any objection.

راجہ اللہ داد خان— میں چیلنج کرتا ہوں۔ میں کبھی کرپشن کے قریب بھی نہیں گیا۔

Mr. Deputy Speaker: Will you continue your speech. It was neither a point of order nor a point of information. It was a point of interruption, I think.

راجہ اللہ داد خان— محترم صدر صاحب۔ میں نے تحصیلدار صاحب سے کہا کہ آپ مہربانی فرماکر دو ماہ کی چھٹی کی درخواست دے دیں۔ بجائے اس کے کہ وہ مشکور ہوتے مجھے کہا کہ تم کو پتہ نہیں میں نے اس عرصے میں کیا کیا کمانا ہے۔ آخری وقت میں توشہ بنانا ہے۔

اس میں نواب صاحب کے کہنے کے مطابق یہ صحیح ہے کہ ۵۵ سال کے بعد جو بھی ملازمت سے چمٹا رہنے کی کوشش کرتا ہے اس کا اس کے سوا کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ گلبرگ میں بہترین سے بہترین کوٹھی بنائے یا کسی سیٹیلائٹ ٹاؤن میں کوٹھی بنائے یا کوئی جگہ لے لے۔ یا ملازمت کے اس عرصے میں کوئی خاص چیز حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

نوجوان گریجویٹ اور ایم اے پاس جگہ جگہ دھکے کھا رہے ہیں۔ نہ کوئی جگہ خالی ہے نہ نوکری ہر کسی کو لگایا جا سکتا ہے۔ اوپر سے

کوئی ریٹائر ہو تو پھر کسی کو نیچے جگہ مل سکتی ہے۔ نوجوانوں کو موقعہ دینے کے لئے ۵۵ سال کی عمر پر ملازمین کو ریٹائر ہو جانا چاہیئے۔ یہ بہت مناسب ہے۔ ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر ہونے سے حکومت کے ہر شعبہ میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بد دیانتی آجاتی ہے۔ ملازمین میں تساہل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تمام کاروبار غلط ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ بڑے گھاگ ہوتے ہیں۔ اپنی چالاکیوں اور عیاریوں سے پبلک اور وزراء کے ساتھ شطرنج کے مہروں کی طرح کھیلتے ہیں اور یہ بات حکومت کی بدنامی کا باعث ہو سکتی ہے۔

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ-۳)— جناب والا۔ یہ دلچسپ بحث جو اس ایوان میں چھڑی ہوئی ہے۔ یہ محترم راجہ صاحب کے کچھ ارشادات کرنے پر شروع ہو گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اسمبلی کے ممبران کو تو کوئی کام کرنا نہیں ہوتا۔ محض گپیں لڑاتے ہیں۔ اور باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کافی تجربہ ہے اور انہوں نے اپنی عمر کا بہت سا حصہ گذارا ہے اب ان کو گپیں ہانکنے کے لئے کافی وقت میسر آسکتا ہے۔ وہ اپنی عمر کے ۵۵ یا ۶۰ سال گذار چکے ہیں۔ اور شاید اسی لئے اب اسمبلی کے ممبر بن کر آئے ہیں کہ یہاں گپیں لڑائیں۔

Mr. Deputy Speaker: You are insinuating about the Members of the House. Let us leave the subject.

رائے منصب علی خان کھرل— اس سلسلے میں ایک دلیل پیش کرتا ہوں۔ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے اس سے اختلاف ہے اور یہ میرا حق ہے کہ میں ان کی اس بات کی تردید کروں۔

اور میں یہ عرض کرونگا کہ نوجوان اس اسمبلی میں کام کرنے کے لئے آتے ہیں بشرطیکہ ان سے کام لیا جائے اور جو لوگ اس خیال سے یہاں آتے ہیں۔ کہ گپیں ہانکیں ان کے لئے یہ بہتر تھا کہ وہ اسمبلی کے ممبر بن کر نہ آتے۔ تو میں ان کی اسبات سے متفق نہیں ہوں ایک تو ہاؤس کے متعلق یہ کہنا بھی نامناسب ہے دوسرے یہ کہ اس خیال کو اپنے ذہن میں رکھنا یا پالنا اسی کی تشہیر کرنا بھی واجب نہیں ہے کیونکہ یہاں پر ہمارے بہت

سے فرائض ھیں بہت سی ذمہ داریاں ھیں۔ ھمیں اس کا پورا احساس ھونا چاھئے اگر کسی اور ممبر کی نہیں ھیں تو قابل فخر بات میرے نزدیک تو نہیں ھے اسکے بعد جناب یہ جو عمر کا زیادہ ھونا یا کم ھونا اس لحاظ سے اس میں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ھے اور یہ جو حمزہ صاحب کا ریزولیوشن ایسا ھے کہ کسی حد تک اسکی تائیدکی جائے لیکن ایک بات اسمیں ھے جو کہ حمزہ صاحب نے نوٹ نہیں فرمائی یا دوسرے ممبران نے۔ان کا یہ ریزولیوشن آئین کے خلاف ھے اور اس میں آئینی پوزیشن یہ ھے کہ ھم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ھمیں آئین اس کی اجازت نہیں دیتا۔ دوسری بات یہ ھے کہ عام حالات میں یہ کہنا کہ ۵۵ سال کی عمر کے بعد آدمی کے ھوش و حواس جواب دے جاتے ھیں اور وہ کام کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ھے۔ اور اسمیں عقل و ھوش ٹھیک نہیں رھتے اور جواب دے جاتے ھیں۔ میرے خیال میں یہ بات ۱۰۰۔ فیصد درست نہیں ھے بلکہ بعض اوقات ایک معمر آدمی جو ھوتا ھے جو اچھی طرح سوچ سکتا ھے اس پر عمل کر سکتا ھے اور اپنی energy کو اپنے ھوش و حواس کو اور اپنی صلاحیتوں کو وہ بہتر طور پر صرف کر سکتا ھے۔ اس کام پر جو اس کو سونپا جائے بنسبت دوسرے لوگوں کے۔ تو اسلئے یہ بعض حالات میں اس کے فرض پر اس کام پر جو اسکو سونپا جائے ایسے آدمیوں کو employ کیا جائے یا ان کو ایسے کاموں پر مامور کیا جائے جن میں وہ مناسب ھوں جن میں وہ اکسپرٹ ھوں تو میں اس خیال سے اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتا ھوں کہ آئینی حقیقت سے جس کا میں نے ذکر کیا ھے ھم اس کے مجاز نہیں ھیں اور آئین ھم کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ھم اس مسئلے کو حل کرسکیں۔

Mr. Deputy Speaker: Will you please quote the reference?

Parliamentary Secretary: Article 178(3).

مسٹر حمزہ۔ Point of order جناب سپیکر عرض یہ ھے کہ جناب رائے صاحب نے جو اعتراض اٹھایا ھے میرے خیال میں اس سے قبل یہ ریزولیوشن اس ایوان کے سامنے آیا تھا۔

Mr. Deputy Speaker: Is this a point of order?

Hr. Hamza: Yes Sir.

Mr. Deputy Speaker: How is it?

Mr. Hamza: It is a point of order as he can not challenge the ruling of the Chair.

Mr. Deputy Speaker: On what subject?

Mr. Hamza: On the subject which is before the Assembly at present I say the resolution was previous by moved in this House and the same objection was raised by the Parliamentary Secretary-in-charge. Services and General administration.

Mr. Deputy Speaker: Let him say what objection he has.

Mr. Hamza: He has said it.

Mr. Deputy Speaker: I want to know what Article of the Constitution he is referring to.

Mr. Hamza: He says he has nothing of the sort with him.

Mr. Deputy Speaker: He doesn't want to have a ruling.

Mr. Hamza: He is going to challenge the ruling that had been given in this House Sir.

Mr. Deputy Speaker: Let him say so and then we will see.

رائے منصب علی خان کھرل— توجناب والا ۔ اس آئینی پوزیشن کے ہوتے ہوئے ان حقائق کے ہوتے ہوئے کہ ہم کو بعض اوقات ایسے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ جو تجربہ کار ہیں اور جنہوں نے اپنی عمر ایسے کاموں کے کرنے میں گذاری ہے ۔ جنمیں وہ اکسپرٹ کی حیثیت رکھتے ہیں تو ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں ان کو رکھنا پڑتا ہے۔ یہ کوئی ایسا فارمولا نہیں ہے کہ ہم بغیر تحقیق کے تسلیم کرلیں ۔ کہ ایسا آدمی جو ۵۰ سال کا ہو جاتا ہے وہ بالکل کام کرنے کے ناقابل ہے اور ہم اسے کوئی ذمہ داری نہیں سونپ سکتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ۱۰۰ فیصدی درست نہیں ہے اور اس میں acceptions ہیں ان acceptions کیلئے

آئینی پوزیشن یہ ہے کہ حد عمر کو ۶۰ - سال بڑھا دیا جائے - اس لئے میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Hamza: On a point of personal explanation Sir.

Mr. Deputy Speaker : Before you speak, there is one member who wants to have some information.

Mr. Ali Khan Junejo: Sir I would like to know whether there is any provision in the rules to address or refer to the member as members of this Assembly.

Mr. Deputy Speaker : That is a matter of practice.

Mr. Ali Khan Junejo: In other words we are not members of the Assembly.

Mr. Deputy Speaker: This is a matter of preceding and procedure. It is better, and when something is better, it is alright.

مسٹر حمزہ— عرض یہ ہے کہ اس سے قبل ایک بار یہ ریزولیوشن اس ایوان میں پیش کیا گیا تھا تو جناب پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب انچارج جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا تھا - کہ یہ ریزولیوشن آئین کی دفعات کے منافی ہے اور یہ اسمبلی اس قسم کے ریزولیوشن پر غور نہیں کر سکتی -

Mr. Deputy Speaker : There is no question before the House. I would like to say that the member has not proposed any question. He has not said anything about it. Let us not discuss it.

مسٹر عبدالرازق خان (مردان -۳)— جناب سپیکر - جناب حمزہ صاحب نے جو ریزولیوشن اس معزز ایوان میں پیش فرمایا ہے انکا مقصد یہ ہے کہ جو اصحاب ۵۵ - سال کی عمر کو پہونچ جاتے ہیں انکو دوبارہ ۶۰-سال تک ملازمت کا جو حق دیا گیا ہے اس سے بہت سے نوجوانوں کی حق تلفی ہوئی ہے اور یہ عمر ۵۵ - سال تک ہی رہنا چاہئے -

جہاں تک انکے اس نظریہ کا تعلق ہے اسکےحق میں بھی بولا جاسکتا ہے اور اسکے خلاف بھی بولا جا سکتا ہے - میں پورے طور پر ان سے اس

معاملے میں متفق نہیں ہوں کہ جو شخص بھی ۵۵ سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اسمیں کام کرنیکی صلاحیت نہیں رہتی۔ پاکستان کے قیام سے پہلے جب ہمارے حکمران انگریز تھے کم سے کم میں صوبہ سرحد کیلئے بہت وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ سابق صوبہ سرحد کی حکومت جسے بہت سے مسائل سلجھانا پڑتے تھے وہاں پر بہت ہی تجربہ کار اور محنتی افسروں کو لگانا پڑتا تھا۔ کوئی بھی انگریز گورنر ۵۰—۶۰ سال سے کم عمر وہاں پر نہیں لگایا جاتا تھا ہمیشہ اس امر کا خیال رکھا جاتا تھا جسکی مدت ملازمت وہاں پر ختم ہوچکی ہوتی تھی اور جو تجربہ اور صلاحیت میں سب سے اچھا ہوتا اسکو وہاں لگایا جاتا تھا۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ انکا یہ ریزولیوشن اور انکا یہ نکتہ غلط فہمی پیدا کررہا ہے۔ میں انکی خدمت میں یہ گذارش کرونگا۔ کہ میں ان سے اس بات میں اختلاف نہیں رکھتا ہوں کہ ہر شخص کو ۵۵ سال سے زیادہ ۶۰ سال تک موقع دیا جائے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ انکو مصر نہ ہونا چاہئے اگر آئین میں ایک تحفظ دیا گیا ہے کہ بعض اصحاب جو ۵۵ سال سے بڑھکر یا ۵۵ سال کے قریب ہیں اور وہ ملازمت کر بھی رہے ہیں تو انکو ۵ سال اور ملازمت میں رہنا چاہئے۔ میرے خیال میں جو ملازمین اہم منصوبوں پر فائز ہیں اور قوم و ملک کی اچھی خدمت کررہے ہیں انکی ملازمت میں ۵ سال کا اضافہ ہوجانا چاہئے اور عام طور پر ہر ایک کو ۵ سال کی اور مدت نہ دی جائے۔ میں ان کے ریزولیوشن کا جزوی طور پر مخالف ہوں اس لئے میں ان معروضات کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Don't you think that this Assembly is even entitled to recommend to the Central Government for amending the Constitution and a resolution can be brought on that subject?

مسٹر عبدالرازق خان— جناب والا اس اسمبلی کو یہ پورا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی سفارشات مرکزی حکومت کو بھیج دے۔ لیکن اس وقت جو ریزولیوشن انہوں نے پیش کیا ہے۔ وہ اس شکل میں نہیں ہے۔ کہ جس شکل میں اسے ہونا چاہئے۔

Mr. Ali Khan Junejo: This is not a resolution recommending to the Central Government.

Mr. Deputy Speaker: No, it was about the Constitution. The member has raised a point that he was referring to the Contitution and since it was not in the Constitution they cannot move this resolution. It was in that context that I said that.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا ۔ اس قرارداد پر بحث کے دوران جن باتوں پر اعتراض کیا گیا ہے ۔ ان سے کچھ اس بات کا احساس ہوتا ہے ۔ اور یہ یقین ہوتا ہے ۔ اور ایک مفروضہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ یہ سمجھ لیا گیا ہے ۔ کہ ساٹھ سال کی عمر تک ہر شخص ضروری طور پر ملازمت کرسکتا ہے ۔ یہ بات واقعات اور حقائق کے مطابق نہیں ہے ۔ یہ جناب والا درست ہے ۔ کہ ۱۹۶۰ع سے ملازمت کی آخری حد ساٹھ سال کی عمر مقرر کردی گئی ہے ۔ مگر ان اعتراضات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ جو اعتراضات ساٹھ سال کی عمر ملازمت کرنے پر کئے گئے ہیں ۔وہ دو زبردست Checks قائم کردیئے گئے ہیں ۔ اور کسی بھی ملازم کے خلاف ساٹھ سال کی عمر تک جانے کے لئے دو مرحلوں پر Screening ہوتی ہے ۔ پہلی مرتبہ پچیس سال کی میعاد ملازمت ختم ہونے پر اور دوسری مرتبہ پچپن سال کی عمر تک پہنچنے پر ۔ اور اگر دونوں Screening کے بعد یہ دیکھا جائے ۔ کہ آیا اس شخص کا ملازمت میں رہنا مفاد عامہ کے مطابق ہے اور اسکے ساتھ ساتھ وہ صحت کے لحاظ سے بھی اس قابل ہو ۔ کہ وہ مزید کام کرسکے ۔ اور اسکی qualifications ایسی ہوں ۔ کہ وہ عوام کے لئے مفید ہوں ۔ تو اس صورت میں اس شخص کو ساٹھ سال کی عمر تک ملازمت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے ۔ ۱۔ سوال یہ ہے کہ ساٹھ سال تک اسکو ملازمت کی اجازت کیوں دی جاتی ہے ۔ تو اسکے لئے بھی اس معزز ایوان میں دلائل پیش کئے گئے ہیں ۔ اور جسطرح کہ میرے ایک فاضل دوست نے فرمایا ہے ۔ کہ وہ اس بات کے حق میں ہیں ۔ کہ جہاں ضروری ہو ۔ اور جہاں اس شخص کو ملازمت میں رکھنا مفاد عامہ کے مطابق ہو ۔ تو وہاں یہ چیز کرنی چاہئے ۔ تاکہ تجربہ کار لوگوں کے تجربے سے پوری طرح استفادہ کیا جاسکے ۔ لیکن انہوں نے جو اعتراض کیا ہے ۔ کہ وہ ایسے لوگ نہ ہوں ۔ جو لوگ کہ اس

توسیعی وقت کو غلط طریقے پر استعمال کریں ۔ یا جو اپنی صحت کے لحاظ سے اس قابل نہ ہوں۔ کہ وہ عوام کا صحیح طور پر کام کرسکیں ۔ انکو بھی ملازمت میں مزید توسیع نہیں دینی چاہئے ۔ تو ان ساری باتوں کو پورے طور سے مدنظر رکھتے ہوئے ایسی متوازن پالیسی بنائی گئی ہے ۔ کہ یہ بھی ضروری قرار نہ دیا جائے ۔ کہ ہر شخص یقینی طور پر ۵۵ سال کی عمر پر ریٹائر ہو جائے ۔ اور یہ بھی ضروری نہ ہو کہ ہر شخص ہی ساٹھ سال پر ریٹائر ہو ۔ بلکہ اُن تمام نظریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ۔ یہ ایک متوازن نظریہ بنایا گیا ہے ۔ کہ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ اگر اسکی صحت اس قابل ہو ۔ کہ وہ کام کرسکے ۔ تو اسکو ساٹھ سال تک کام کرنے کی اجازت دینی چاہئے ۔

جناب والا ۔ ہمارا ملک ایک ایسا ترقی پذیر ملک ہے ۔ کہ جس میں Technical hands اور دوسرے تجربہ کار لوگوں کے علم اور انکے تجربے سے استفادہ کرنے کی بعض اوقات بے پناہ ضرورت ہے اگر ہم ملازمت کے سلسلے میں پچپن سال تک کی عمر پر یقینی پابندی لگادیں گے ۔ تو ہم اُن اذھان اور اُن ھاتھوں سے جو کہ قابل اور تجربہ کار ہوں، صحیح طور پر جن سے استفادہ کرسکتے ہوں ۔ ہم اُن سے استفادہ نہیں کرسکیں گے ۔ جو یقینی طور پر ہمارے قوم و ملک کے لئے فائدہ مند نہ ہوگا ۔ انہوں نے جو یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ جو شخص صحت کے لحاظ سے اس قابل نہ ہو ۔ کہ وہ اچھی طرح سے کام کرسکے .... تو میں یہاں نوابزادہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں ۔ حکومت یقیناً دیکھیگی ۔ کہ ایسے اشخاص کو ضروری طور پر پچپن سال کے بعد ملازمت جاری رکھنے کی اجازت نہ دی جائے ۔ اور ہماری کوشش بھی یہی ہوگی ۔

ایک آواز — ایسا نہ ہو کہ وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی مرجائیں ۔

وزیر تعلیم — موت تو بہر حال خداوند تعالیٰ کے ھاتھ میں ہے ۔ اور کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی ۔ لیکن یہ کوشش

کی جائیگی۔ کہ جنکی صحت اچھی نہ ہو۔ اُن لوگوں کو مزید عرصہ کے لئے ملازمت میں نہ رکھاجائے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیاگیا ہے۔ کہ پچپن سال کی عمر کے بعد ساٹھ سال تک کے لئے جو پانچ سال کی مزید میعاد دی جاتی ہے۔ تو وہ صرف اس لحاظ سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ چونکہ اب اسے صرف پانچ سال کی مزید توسیع دیدی گئی ہے۔ اس لئے وہ corrupt ہو جاتا ہے۔ تو جناب والا میں آپکی وساطت سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرونگا۔ کہ میں ان کے اس خیال سے متفق نہیں ہوں۔ کہ اس خیال سے کہ کسی شخص کو پانچ سال کی توسیع دی گئی ہے وہ ضرور corrupt ہوجائیگا۔ اگر کوئی شخص corrupt ہے۔ تو وہ ویسے بھی corrupt ہوتا ہے۔ لیکن جو corrupt نہیں ہوتا۔ تو وہ اس پانچ سال کی مزید میعاد ملنے کے باوجود corrupt نہیں ہوگا۔ اگر جناب والا ان کے دلائل کو بنیاد قرار دیدیا جائے۔ اور یہ تسلیم کرلیاجائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہر شخص ہی corrupt ہوگا۔ کیونکہ ملازمت کے لئے عمر کی کوئی نہ کوئی حد تو بہر صورت مقرر کرنی ہے۔ اور اس کا یہ بھی ایک مفروضہ ہوسکتا ہے۔ کہ وہ پچپن سال کی عمر تک پہنچنے سے کچھ عرصہ قبل ہی corrupt ہوجائے۔ یہ چیز individual cases میں ہوسکتی ہے۔ کہ کوئی شخص corrupt ہو۔ لیکن باوجود ان ساری temptations کے بھی ایک شخص corrupt نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ پچیس سال تک اچھی ملازمت کی شہرت رکھنے کے بعد وہ پچپن سال کی عمر کے بعد بھی corrupt نہیں ہو سکتا۔ تو ان چیزوں کو مد نظر رکھکر ہی کسی کو ساٹھ سال کی عمر تک توسیع کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ ہے۔

نوابزادہ افتخار احمد خان— پوائنٹ آف آڈر۔ پوائنٹ یہ نہیں تھا۔ کہ چونکہ آخری پانچ سال ہیں۔ اس لئے وہ اس عرصہ میں corrupt ہو جاتا ہے۔ پوائنٹ یہ تھا۔ کہ جب پچپن سال کی عمر Retirement کی ہو۔ اورکسی کو مزید یہ پانچ سال دیئے جائیں۔ تو وہ corrupt ہوگا۔ اگر آپ پچاس کی حد مقرر کردیں گے۔ تو وہ اس دوران میں corrupt نہیں ہوگا۔ لیکن اگر آپ نے پچاس سال کے بعد اسے extension دی۔ تو وہ کرپٹ ہو جائیگا۔

Mr. Deputy Speaker: That is no point of order. I think that is a point of personal explanation.

وزیر تعلیم— جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔ اب اگر اس کے متعلق دوبارہ عرض کروں گا۔ تو یہ repetition ہو جائیگی ۔

اب ایک اور چیز ہے جس کی طرف میرے فاضل دوست نے اشارہ کیا ہے۔ کہ معمر لوگوں کو ملازمت میں رکھنے سے نوجوانوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں ۔ تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ عمر کی یہ میعاد ۱۹۶۰ء میں بڑھائی گئی تھی ۔ تو اب جن لوگوں کو ساٹھ سال کی عمر تک ملازم کرنے کے لئے توسیع دی گئی ہے۔ وہ ۱۹۶۵ء میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد ۱۹۶۰ء سے پہلے والی کیفیت ہو جائے گی۔ اگر اُن کے خیالات اور ارشادات کے مطابق نوجوانوں کو مزید موقع دینے کے لئے اگر اب یہ پالیسی تبدیل کردی گئی تو اس سے اُن نوجوانوں کو جو اس وقت ملازمت میں ہیں۔ اور اپنے ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کو نقصان پہنچیگا.....

خواجہ محمد صفدر— وہ کس طرح ۔

وزیر تعلیم— وہ اس لحاظ سے کہ خود تو ان کو اپنی ترقیوں کے لئے چار سال تک انتظار کرنا پڑا۔ اور جب پچپن سال کی عمر تک پہنچنے پر باوجودیکہ وہ اس قابل ہیں کہ وہ کام کر سکیں، ان کی تندرستی بھی اچھی ہے۔ اور اپنے تجربے کے لحاظ سے بھی وہ اس قابل ہیں۔ کہ ان کو دوبارہ خدمت کا موقع ملے۔ لیکن ان تمام حقائق کے باوجود صرف اس وجہ سے کہ اس قانون کو اس Stage پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ان کے نقصان کا باعث ہوگا۔ اگر آپ ٹھنڈے دل سے اس چیز پر غور فرمائیں تو.....

خواجہ محمد صفدر— تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جب

تک کسی میں utility باقی ہو۔ تو عمر کی قید لگائے بغیر اسے کام کرنے دیں۔

مسٹر حمزہ— اور اگر کسی شخص کی صحت اسے مزید ملازمت کرنے کی اجازت نہ دے۔ تو وہ میڈیکل بورڈ کو رشوت دے کر Fitness Certificate لے لے۔

وزیر تعلیم— جناب والا۔ اگر کوئی شخص خاص طور پر حکومت کے نوٹس میں کوئی ایسی بات لے آئے۔ کہ واقعی کوئی ایسا غلط کام ہوا ہے۔ تو حکومت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔

مسٹر حمزہ— جاگتے کو کون جگائے۔

وزیر تعلیم— راجہ اللہ داد صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ پچیس سال کی ملازمت کے بعد وہ خود ہی retire ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ پچاس سال کی عمر کے بعد کوئی بھی شخص کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ میں نہایت ادب کے ساتھ ان کے اس ارشاد سے اختلاف کرتا ہوں۔ کیونکہ کئی اشخاص ہمارے سامنے ہیں۔ کہ جو اسی سال کی عمر تک بہت اچھا کام کرنے کے قابل رہتے ہیں۔ اور دنیا کی تاریخ میں بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ کہ ان اشخاص نے نہ صرف یہ کہ اسی سال کی عمر کے بعد اپنی قوم کے لئے ہی بلکہ تمام انسانیت کے لئے بھی بہت اچھے کام کئے ہیں۔ لیکن اگر کسی جگہ واقعی کوئی صاحب یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ خود اس کام کے قابل نہیں تو حکومت یقیناً ان حضرات کو مجبور نہیں کرے گی کہ وہ ضرور ملازمت میں رہیں۔ اگر پچپن سال کے بعد وہ ریٹائر ہونا چاہیں گے تو اس کے لئے پہلے بھی provision موجود ہے۔ حکومت ہمدردانہ طور پر غور کرے گی کہ جو اصحاب راجہ صاحب کی طرح اپنے متعلق یہ محسوس کریں گے کہ وہ صحیح قومی خدمت انجام نہیں دے سکتے تو ان کو یقیناً اجازت دے دی جائے گی کہ وہ ریٹائر ہو جائیں۔

پھر جناب والا۔ ایک اور بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ نہ صرف ایک صوبہ کا ہے بلکہ یہ سارے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں یہ زیادہ مناسب اور زیادہ ضروری ہو گا کہ اگر اس کے متعلق ایک ہی پالیسی ہو۔ کیونکہ ایک صوبہ میں اس سلسلہ میں ایک پالیسی کو روا رکھنا اور دوسرے صوبے میں دوسری پالیسی کو روا رکھنا مناسب نہ ہو گا۔

اور پھر جناب والا۔ وہی آئینی بات میں تھوڑی سی دھرادوں جس کے متعلق ابھی ابھی میرے فاضل دوست نے یہ فرمایا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کی حیثیت سے اس بات پر ڈپٹی سپیکر صاحب اپنا فیصلہ ارشاد فرما چکے ہیں۔ اس کے باوجود جناب والا۔ پوائنٹ آف آرڈر کی حیثیت سے اسے نہ اٹھاتے ہوئے اپنی بحث یا جواب بحث میں دلیل کی بنیاد اسے ہر قیمت پر اور ضروری طور پر بنایا جا سکتا ہے۔ لہذا میں اس بات کو پوائنٹ آف آرڈر کی بجائے اپنی دلیل کی بنیاد کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں کہ جس دن یہ آئین پاس ہوا ہے اس آئین نے لوگوں کو آئین سے پہلے کی superannuation کے متعلق جو مراعات حاصل ہیں ان کے متعلق واضح طور پر یہ بات بیان کردی ہے کہ ان مراعات کو کسی بھی شخص کے مفادات کے خلاف تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ تو اب اگر کئی حیثیتوں سے یہ بات تبدیل کی جائے تو آئین کے مطابق یہ ان کے مفادات کے خلاف جائے گی۔ اور باوجود اس بات کے کہ ہم یہ قرارداد پاس کردیں اس کے مطابق کوئی عمل نہیں کیا جائے گا۔ تو ایسی چیز جس کے متعلق ہمارے سامنے یہ چیز ہو کہ کوئی اقدام ہی نہیں ہو سکے گا تو اس چیز کو میرے خیال میں جناب والا پاس کرنا قانونی لحاظ سے بھی اور عملی لحاظ سے بھی مفید نہیں ہوگا۔

خواجہ محمد صفدر— جیسے کل کا بل پاس کرنے کے بعد ہم اسی نتیجہ تک پہنچے۔

وزیر تعلیم— جناب والا۔ میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ وہ قانون ہے جس قانون کے مطابق عمل شروع ہوگا۔

اگر وہ آئین کے مطابق نہیں ہے تو اسے عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک قرارداد ہے۔ قرارداد کےمطابق اگر عمل نہیں ہوسکتا تو آج ہمیں اس قرارداد کو پاس ہی نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بعد میں اس کے مطابق اقدامات ہی نہیں کئے جاسکتے۔ وہ بات تو بعد میں دیکھی جائیگی کہ کورٹ میں چیلنج کرنے کی کیا صورت ہے۔ وہ تو بعد میں دیکھا جائے گا لیکن جب آپ اپنی گورنمنٹ کو ایک بات یہ اسمبلی تجویز کرے پاس کرے اور وہ آئین کے مطابق ہو ہی نہ سکے تو اس کو پاس کرنا جناب والا قانونی طور پر بھی، آئینی طورپر بھی اور عملی طور پر بھی بے فائدہ ہوگا اور صحیح نہیں ہوگا۔

Mr. Deputy Speaker: If the resolution is imparcticable or it is against the Constitution then how can it be discussed and passed?

وزیر تعلیم— اس کے متعلق چونکہ پہلے اسی پوائنٹ پر سپیکر صاحب کا یہ ruling آچکا ہے۔ آنہوں نے یہ declare کیا ہے کہ یہ discuss کیا جا سکتا ہے .....

جناب والا۔ اس کے متعلق یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ruling کا جہاں تک تعلق ہے، ہمیں یہ تسلیم کرنا ہے اس لحاظ سے کہ اگر وہ ارشاد فرمائیں کہ اس پر بحث ہوسکتی ہے تو ہم بحث کریں گے۔ یہ ایوان میں discuss ہوگا لیکن میں آئینی پوزیشن کے باوجود نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ سپیکر صاحب کی ruling کے باوجود جو آئین کی دفعات ہیں، ان پر عمل ہمیں ہر صورت سے کرنا پڑے گا کیونکہ یہ اسمبلی بھی اور بذات خود سپیکر صاحب کا عہدہ بھی آئین کی پیدا کردہ چیز ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: In view of that ruling the resolution just cannot be over-thrown on this point not to be put to vote.

وزیر تعلیم— جناب والا۔ میں نے اسی وجہ سے اس بات کو پوائنٹ آف آرڈر کی حیثیت سے دوبارہ نہیں اٹھایا میں نے اسی وجہ سے جناب کی توجہ ان آئینی دفعات کی طرف اور جناب کی وساطت سے تمام ایوان کی توجہ ان آئینی دفعات کی طرف دلائی ہے جو کہ اس چیز پر عمل درآمد کرنے میں حارج ہیں۔ اسی وجہ سے جناب والا جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے

عملی، طور پر، واقعاتی طور پر بھی اور آئینی طور پر بھی یہ مناسب اور ضروری ہے کہ اس قرارداد کی مخالفت کی جائے۔ اور اسے پاس نہ کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The question is:—

That this Assembly is of the opinion that superannuation age of Government servants should be fixed at 55 years instead of 60 years at it was in the past.

(The motion was lost.)

RE-ORGANISATION OF NURSING SERVICES

Mr. Deputy Speaker: Rao Khurshid Ali Khan may move his resolution.

Rao Khurshid Ali Khan: Sir, I beg to move;

This Assembly is of the opinion that Nursing Services in the province should be re-organized in such a manner that made patients in the hospitals be attended exclusively by male nursing orderlies.

Mr. Deputy Speaker: The resolution moved is:

That this Assembly is of the opinion that Nursing Services in the province should be re-organized in such a manner that male patients in the hospitals be attended exclusively by male nursing orderlies.

راؤ خورشید علی خاں— جناب والا۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ اس میری محترم خواتین کو ممکن ہے یہ خیال ہو کہ اس قسم کا ریزولیوشن لانے سے ہم خواتین کے حقوق پر کوئی ضرب لگانا چاہتے ہیں۔ ایسا قطعاً کوئی مقصد نہیں ہے۔ محترم خواتین کےجو حقوق ہیں، ہم ان کو اور بھی زیادہ Jealous by guard کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن تمام حقوق کا تعین ہمیں بہر حال کسی نظریہ کے تحت ہی کرنا ہے یہ بات بہت ہی تکلیف دہ ہے کہ اتنا عرصہ گذرنے کے بعد ایک ایسی مملکت میں جسکی بنیاد ہی اسلامی نظریہ حیات پر ہے، ایک ایسا بنیادی اصول جو پردے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے متعلق بھی آج ہمیں یہ توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ جہاں تک کہ مرد مریضوں کا تعلق ہے ان کی nursing کے لئے مرد nursing orderlis ہی ہونی چاہیئے۔ جہاں تک خواتین مریضوں کا تعلق ہے ان کے لئے ظاہر بات ہے کہ خواتین nurses ہی ہونگی۔ یہ بالکل جائز بات ہے اور ہمیں اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں بڑے ادب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ در اصل یہ تو مردوں کے حقوق کو غصب کرنے

کی بات ہے (قہقہہ) ہم حقوق غضب نہیں کر رہے بلکہ مردوں کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں کہ جہاں مردوں کی nursing کا تعلق ہے تو اس میں عورتوں کا کیا کام ؟ وہ تو ظاہر بات ہے کہ مردوں کا ہی حق ہے۔ اور انہیں کو یہ کام سر انجام دینا چاہئے ۔

جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس قسم کے واقعات اور مشاہدات ہر ایک کے سامنے آئے ہوں گے کہ ایک مرد مریض کے بعض دفعہ اس قسم کے operations ہوتے ہیں جن میں جو private parts ہیں، ان کو بھی ننگا کرنا پڑتا ہے۔ اب ایسی صورت میں ایک female nurse کی پوزیشن آپ بتائیے کتنی awkward ہوجاتی ہے۔ یعنی مریض مر رہا ہے لیکن عورت کی جو نسوانی حس ہے شرم اور حیا کی، وہ اسے اجازت نہیں دیتی جناب سپیکر کہ private parts کو ننگا ہوتے دیکھ کر وہ اپنے فرائض منصبی کو شرح و صدر کے ساتھ سر انجام دے سکے۔ ناممکن ہے۔ اس معاملہ میں ہمیں بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہئے ۔ بہر حال یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس قسم کی گفتگو کی ضرورت لاحق ہوتی ہے لیکن ہماری سنجیدگی کا تقاضا ہے کہ اس مسئلہ میں ہم ذرا سنجیدگی کا پہلو اختیار کریں۔ جناب والا اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں (قطع کلامیاں)۔

وزیر تعلیم— ان الفاظ سے زیادہ سنجیدہ الفاظ استعمال کئے جاسکتے تھے۔

راؤ خورشید علی خاں— میں نے کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا۔
(قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Deputy Speaker: The House now stands adjourned till 9-00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 9-00 *a.m. on Wednesday, the* 18*th March,* 1964.)

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 3804)

LIST OF SCHEMES IN KHANOZAI AREA

Serial No.	Name of Scheme	From whom received	Date of receipt by S.D.O.	Date of Return after technical report from S. D. O.	REMARKS
1	2	3	4	5	6
1	Scheme of Chariman Union Council Khanozai for cleaning of Khanani Karez.	Secretary, Tehsil Council, Pishin.	2nd September 1961 ..		The existing staff (strength of which is very limited) remains fully busy on departmental schemes. However further report shall be submitted when additionas investigation staff which has recently been sanctioned is appointed.
2	Construction of Viala and road in Killa Yousaf Khasa.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
3	Cleaning of Two Karezes of Kach Shammozai.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
4	Application of Sarfraz, son of Gorat Village Sore Kach.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
5	Scheme of Zamindars village Kungraga of Khanozai Union Council for digging and cleaning of Karez.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
6	Scheme of Abdul Shakoor, son of Khudai-Nohi Karez.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
7	Scheme of Marsal and others Murgha village for cleaning of karezes.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
8	Application of Abdul Karim and others for the repair of Patai Karez.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
9	Scheme of Zamindar of karez Nasibo Pukha for the cleaning of karezes.	Do. ..	2nd September 1961 ..		

1	2	3	4	5	6
10	Scheme of Mullah Bangal Nadar and Pir Muhammad zamindar of Manazai Kach for construction and clearance of Karez.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
11	Scheme of Abdul Wajood, son of Jalandar Panezai village Khanozai for construction of protection bund.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
12	Scheme of Hani Muhammad Isa for the bunds.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
13	Scheme of Zamindar Village Gawal for the construction of 50 bunds.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
14	Scheme of Haji Aflatoon and others for the construction of supper bund.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
15	Scheme of Bangal Nadar and Muhammad for constructin of bund.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
16	Scheme of Amir Muhammad Khan, son of Zarim for construction of bund and cleaning of karez.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
17	Scheme of Abdul Hamid, son of Ata Muhammad and others for the construction of bund.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
18	Scheme of Khan Muhammad and others ..	Do. ..	2nd September 1961 ..		
19	Scheme of Syed Alham for the construction of Oil engine on his well.	Do. ..	2nd September 1961 ..		
20	Application of Bakhat Muhammad and Nek Muhammad, School Master for construction of bund.	Development Officer, B.D. Pishin.	20th January, 1962 ..		
21	Application of Noor Muhammad, Muhammad Khair and others for construction of bund.	Do. ..	20th January 1962 ..		

LIST OF SCHEMES IN KHANOZAI AREA

Serial No.	Name of Scheme	From whom received	Date of receipt by S.D.O.	Date of Return after technical report from S. D. O.	REMARKS
1	2	3	4	5	6
22	Application of Mehrullah Zamindar for excavation of karez.	Development Officer, B.D. Pishin.	20th January, 1962	...	The existing staff (strength of which is very limited) remainal fully busy on departments scheme. However further report shall be submitted when additional investigation staff which has recently been sanctioned is appointed.
23	Division bund to save the land of Mr. Fiazul Haq.	Chairman, Tehsil Council Pishin.	21st August 1962	..	
24	Application of resident of Khanozai for construction of bunds.	Development Officer B.D. Pishin.	21st August 1962	...	
25	Application of resident of Ballozai for construction of supper bund.	Do.	Do.	...	
26	Excavation of karez Mr. ..	E.A.C. Pishin. ..	25th January, 1963	...	
27	Construction of protection bund to control soil erosion.	Do. ..	25th January ,1963	..	
28	Excavation of Karez Tor Khala ..	Do. ..	25th January 1963	..	
29	Excavation of New Shakha Khona Karez ..	Do. ..	22nd March, 1963	..	
30	Excavation of Karez New Shakha Karez ..	Do. ..	22nd March, 1963	...	
31	To raise water up to a level of land for irrigation purposes.	Do. ..	22nd March, 1963	..	

1	2	3	4	5	6
32	Excavation of Karez Pato ..	Do. ..	22nd March, 1963 ..		
33	Construction of bund at Jafar Chungi ..	Do. ..	25th January, 1963 ..		
34	Excavation of karez Chaksheikhlal, 3,000 Yards.	Do. ..	25th January, 1963 ..		
35	Preparation of waste and ..	Do. ..	25th January, 1963 ..		
36	Excavation of karez Khollki with commenting of viala and tank.	Do. ..	23rd April, 1963 ..		
37	Excavation of Karez Sugern and commenting of tank.	Do. ..	23rd April, 1963 ..		
38	Excavation of Gharaheenan with commenting of tank.	Do. ..	23rd April 1963 ..		
39	Excavation of new karez Ballozai ..	Do. ..	23rd April 1963 ..		
40	Excavation of Jadid Shakha Karez with commenting of viala and tank.	Do. ...	23rd April 1963 ..		

KARACHI: PRINTED AT THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS,

(600)-6-65—IV

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Wednesday, the 18th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ
نُوْرًا مُّبِيْنًا ○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ
فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ط ○ يَسْتَفْتُوْنَكَ ط قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ط
اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا
تَرَكَ ج وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ط فَاِنْ كَانَتَا
اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ط وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا
وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ط يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اَنْ تَضِلُّوْا ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

پ ٦ - س ١ - ع ٣ - آیات ١٧٣ تا ١٧٦

لوگو ! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان آگئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیجدیا ہے - پس جو لوگ ایمان لائے اور اس کا سہارا مضبوط پکڑ لیا تو وہ انہیں عنقریب اپنی رحمت کے سائے میں داخل کردے گا اور ان پر اپنا فضل کرے گا اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھادے گا - ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے -

(اے پیغمبر) لوگ تم سے کلالہ کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں۔ کہدو کہ اللہ کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مرجائے جس کے اولاد نہ ہو اور نہ ماں باپ اور اس کی بہن ہو تو جو کچھ مرنے والا چھوڑ مرا ہے تو اس کا آدھا بہن کا حصہ ہوگا اور بہن مرجائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کا وارث وہ بھائی ہی ہوگا۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں یا (یا دو سے زیادہ) تو انہیں ترکے میں سے دو تہائی ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن (ملی جلی) مرد عورتیں ہوں تو پھر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔ اللہ تمہارے لئے اپنے احکام واضح کردیتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

Mr. Speaker : The Question Hour.

Mr. Abdul Raziq Khan : There is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count (*Count was taken*).

The House is not in quorum let the bells be rung. (*Quorum bells were rung for five minutes*) Five minutes are over. The bells should stop ring ing doors should be locked and the names recorded.

(*At this stage, the names of Members present were recorded*)

Mr. Speaker : The names have been recorded and I am so sorry to note that even the Minister of Revenue and the Parliamentary Secretary (Revenue), who have to answer the questions today, are absent from the House. The House is adjourned for fifteen minutes for lack of quorum.

(*The Assembly then adjourned for fifteen minutes*).

The Assembly met at 9-25 a.m. Mr. Speaker in the Chair.

Rules of Procedure سسٹر حمزہ – پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمارے میں ہے .....

سسٹر سپیکر – حمزہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Let there be count. (*Count was taken*) the House is in quorum.

سسٹر حمزہ– جناب سپیکر – رول نمبر 36 میں یہ دیا گیا ہے کہ وقفۂ سوالات میں متعلقہ وزراء یا ان کے پارلیمنٹری سیکرٹریز سوالات کے جوابات پڑھیں گے۔ اور ان پر جو ضمنی سوالات کئے جائیں ان کے جوابات دیں گے۔ جناب سپیکر۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اسلامی مملکت میں انسان کی پوجا کی بو آتی ہے۔

Mr. Speaker: The member may please state his point of order and not make a speech.

مسٹر حمزہ – میں یہ عرض کررہا تھا کہ جناب وزیر اور متعلقہ پارلیمنٹری سیکرٹری محض ایک سیاسی ہستی کو الوداع کہنے کے لئے اس ایوان سے غیر حاضر تھے ۔

Mr. Speaker: The member may please take his seat. This is no point of order.

On a point of – سردار عنایت الرحمان خان عباسی

information یہ آپ کو معلوم ہے کہ ہاؤس adjourn ہوا تو وہ وزراء صاحبان کی غیر حاضری کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے ہوا تھا ۔

Mr. Speaker: Yes that was adjourned for lack of quorum.

مسٹر حمزہ– آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دونوں غیر حاضر ہیں ۔

Mr. Speaker: But the House was not adjourned on that score.

Now, Question Hour.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker: Mir Haji Muhammad Bux Talpur.

REMOVAL OF RESTRICTIONS ON GRANT LAND NO. A/784 IN DEH GAPNO TALUKA UMERKOT DISTRICT THARPARKAR.

***1228. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the grant of land bearing No. A/784 Deh Gapno, Taluka Umerkot, District Tharparkar was made in 1935 and its price was fully paid by the grantee by 1946;

(b) whether it is a fact that usually when the dues in respect of a grant are fully paid restrictions imposed on the transfer etc., of the land are removed;

(c) whether it is a fact that in this case such restrictions have not so far been removed by the Taluka Revnue Authorities although 16 years have passed;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, the reasons for not removing the restrictions so far and the action Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes.

(b) Yes. But restrictions could not be removed earlier as T. O. Form was not received in Taluka office from Barage Authorities. An enquiry is being made into the cause of delay.

(c) Restrictions have now been removed by the Mukhtiarkar, Umerkot, on receipt of requisite directions from the Colonization Officer, Sukkur Barrage.

(d) The Colonization Officer, Sukkur Barrage, has been directed to take action against the defaulters and report compliance.

Major Abdul Majid Khan: The Parliamentary Secretary has stated that restrictions have been removed on the receipt of requisite directions from the Colonization Officer, may I know why the directions were not issued earlier?

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): As a matter of fact the delay occurred due to the reason that we had to compare the accounts and get them certified from the Treasury Officer. That is why there was delay. However, action is being taken against the officer concerned who is responsible for this inordinate delay.

GRANT OF LANDS IN TALUKA UMERKOT ON LEASE

***1241. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some land in Taluka Umerkot was given to some European Firm on a long lease in the name of Denisar Estate; if so, on what conditions and terms;

(b) the date on which the term of the lease expired;

(c) whether it is a fact that according to the terms of the lease, the share-holders of the firm entitled to purchase the land after the termination of the lease; if so, the acreage of the land along with the names of each share-holder who have purchased that lands;

(d) whether it is also a fact that about 7,000 acres of the said land is still lying undisposed of since 7-8 years back and that land is not given to Harries (Tenents) or any other person for cultivation;

(e) if answers to (a), (c) and (d) above be in the affirmative, whether Government intend to dispose of the said land, if so, when, if not, why?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف):— جناب سپیکر۔ پیشتر اس کے کہ میں جواب دوں مجھے ایک شکایت ہے جس کے سلسلہ میں میں دقت محسوس کرتا ہوں۔ حاجی صاحب کا پہلا سوال جو ہے اس کا اردو کی

کتاب میں ترجمہ غلط ہے اور نمبر بھی صحیح نہیں دیا ہوا ۔ میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ جس وقت اردو کتاب کو انگریزی کتاب کے ساتھ Compare کیا جاتا ہے اور پھر انگریزی کو ان جوابات کے ساتھ جو ہمیں ڈیپارٹمنٹ سے آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو جواب ڈیپارٹمنٹ سے آتے ہیں وہی صحیح جواب ہوتے ہیں ۔ بعض اوقات ممبر صاحبان اعتراض کرتے ہیں کہ کتاب میں کچھ ہے اور جواب کچھ دیا گیا ہے ۔

I feel much troubled to answer this questions.

میری یہ تجویز ہے کہ آپ خاص توجہ فرمائیں اور کوئی سب کمیٹی بنادیں یا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ کم از کم سوالات اور جوابات انگریزی میں بھی وہی ہوں اور اردو میں بھی وہی ہوں اور جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آئیں وہ بھی وہی ہوں ۔ یہاں پر جو سوال دیا ہے حاجی صاحب نے ۔۔

مسٹر سپیکر — میاں صاحب ۔ شاید آپ کا خیال ہے کہ Assembly Secretariat اس کا ترجمہ کرتا ہے ۔ یہ درست نہیں ۔ دراصل یہ ترجمہ وہاں سے ہوکر آتا ہے ۔ اس کام کیلئے حکومت کا ایک الگ دفتر ہے جو یہ ترجمہ کرکے بھیجتا ہے اس ترجمے کو شایع کردیا جاتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔ جناب والا ۔ میرا روئے سخن اسمبلی کے دفتر کی طرف نہیں ۔ میں ایک خاص موقف اختیار کئے ہوئے ہوں ۔ خواہ وہ اسمبلی سے متعلق ہو یا کسی اور محکمے سے اس موقف کے سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ جو جوابات انگریزی اور اردو میں ہوتے ہیں ۔ خواہ وہ کسی طرف سے آئیں ۔ ان میں کوئی تفاوت نہیں ہونی چاہیئے ۔

Mr. Speaker: This is for the Government to see that the answers should be correct. Our responsibility is that they should be translated correctly.

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا — جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ایک ایسا اعتراض کیا ہے جو اس سے قبل ایوان میں

سننے میں نہیں آیا - میں آپ کی وساطت سے ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ غلط اور درست ترجمے میں تمیز کرسکتے ہیں ؟ (قہقہہ)

Mr. Speaker: This is no point of order. The member may with draw these remarks. These are uncalled for.

مسٹر حمزہ — جناب والا — اگر آپ کا حکم ہے تو میں واپس لیتا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔- جناب والا - اس میں میرے دوست کا کوئی قصور نہیں - وہ ایسی باتیں کرنے کے عادی ہیں -

اب میں سوال کا جواب عرض کرتا ہوں -

(a) Yes. An area of 17,299-39 acres in Taluka Umerkot was given to an English Firm called as Denisar Estate on 20 years lease with effect from 1932 on the following conditions :—

(i) The firm shall purchase this land before the 1st January, 1950.

(ii) The firm shall pay lease money at the rate of Rs. 6 and Rs. 4 per acre per annum in respect of flow land and lift land, respectively.

(iii) The firm shall pay lease money on the basis of cropped area during the first and second years, and 60 per cent of the area in third year, and 80 per cent of the actual area cultivated in the fourth year and thereafter.

(b) The term of the lease expired on the 1st March 1952.

(c) Yes. All the share holders have jointly purchased an area of 7,481 acres in the name of Denisar Estate. The list of the purchasers is attached as (Appendix).*

(d) An area of 5,539 acres has not been disposed of. The Government has decided to sell it by public auction. The upset price has been fixed at Rs. 700 per acre. The Colonization Officer, Sukkur Barrage, is busy with the preparation of the schedules of this area and the land will be auctioned shortly.

(e) As in (d) above.

---

*Please see Appendix II at the end.

حاجی میر محمد بخش تالپور— جناب والا— یہ Denisar ہے Denisan نہیں ہے۔

عرض یہ ہے کہ کیا جناب وزیر متعلقہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے جو کمیٹی کے Share holders کو زمین دی ہے۔ کیا انہوں نے یہ بات Verify کی ہے کہ actually وہ Share holders ہیں بھی یا ایسے ہی ان کے نام لکھدئے گئے ہیں؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— جناب والا— جہاں تک ہمارے ریکارڈ کا تعلق ہے۔ ہمیں تو یہی کچھ معلوم ہے۔ ویسے اگر کسی Particular آدمی کے متعلق معزز ممبر یہ چاہیں کہ ہم Verify کرلیں تو we are prepared کیونکہ We shall have to check۔ہم سے سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ lease ہوا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے جواب دیا ہے کہ lease ہوا اور انہوں نے خرید لیا ہے۔ ہمارے پاس تو یہی ریکارڈ ہے۔ اگر کسی کے متعلق معزز ممبر کو شک ہے کہ وہ Share holder نہیں۔ ہم مشکور ہونگے کہ وہ ہمیں نام بتائیں۔ ہم check up کرلینگے۔ اور اس کا جواب دیدینگے۔

حاجی میر محمد بخش تالپور— جناب والا۔ کیا جناب وزیر کو معلوم ہے کہ Thar Area کے لوگوں نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں بھی زمین دی جائے؟ کیا یہ بات ان کے علم میں ہے؟

وزیر مال— جناب والا۔ میں معزز ممبر کی اطلاع کیلئے عرض کردوں کہ کچھ Area ایسا ہے جو Colonisation Officer نے reserve کیا ہوا ہے۔ اس میں سے سولہ سولہ ایکڑ کے لاٹ چھوٹے Haris کو دئے جائینگے۔ وہ رقبہ Haris کیلئے ہے۔

حاجی میر محمد بخش تالپور— جناب والا — آج تک حکومت کی یہی پالیسی رہی ہے کہ backward area کے لوگوں کو یہ زمینیں دی جائینگی۔ کیونکہ یہ desert کے نزدیک نہیں۔ تو کیا آپ desert کے لوگوں کی demands پر بھی غور کرینگے؟

وزیر مال— جی ہاں۔ ہم یقیناً ان کی demand پر ہمدردی سے غور کرینگے۔

OPENING OF BRICK KILNS IN TALUKA UMERKOT, DISTRICT THARPARKAR

***1248. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Ghulam Muhammad Leghari applied to the Deputy Collector of Bera for the grant of sanction for the opening of a brick kiln in his survey block No. 96, Deh Rahmore Taluka, District Tharparkar;

(b) whether it is a fact that on the advice of the said Deputy Collector he applied to the Colonisation Officer, Lloyd Barrage, Hyderabad about $1\frac{1}{2}$ years back for the necessary sanction but his request has not yet been granted;

(c) whether it is a fact that one Mahmood Ahmad also applied for the grant of sanction for the opening of a Brick Kiln in Deh Khoraku, Taluka Umerkot and he has received the sanction although he had applied after Ghulam Muhammad Legharis request has not been granted and in case no decision has yet been taken on his application the name of the Officers responsible for the delay and the action proposed to be taken against them?

Parliamentary Secretary: (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes.

(b) Necessary permission to run a brick kiln has now been granted to Mr. Ghulam Muhammad Leghari.

(c) An enquiry is being made into the cause of delay and action would be taken against the officials responsible for it.

DESTRUCTION OF HOPPER IN THAR DESERT, DISTRICT THARPARKAR

***1264. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some time back campaign for the destruction of Hopper was started in Thar Desert of Tharparkar District, if so, the name of Deh and Makan in each Taluka with approximate area in which the operation, actually carried out;

(b) whether it is a fact that the labourers were engaged on daily wages for this purpose;

(c) whether muster rolls were maintained to mark the attendance of labourers; if so, by whom and the officer by whom they were checked;

(d) whether it is a fact that the Deputy Collector, Desert, found an incorrect muster roll at the time of payment; if so, the name of Taluka and the area to which the same related;

(e) whether the Mukhtiarkars of Tehsils verified the muster rolls, if so the number rolls that were verified;

(f) whether Government intend to take any action against those Mukhtiarkars whose muster rolls were found incorrect, if so, when?

Parliamentary Secretary: (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes. Campaign for destruction of hoppers was undertaken in Thar Desert of Tharparkar District as detailed below:—

(i) *Tapas*, Virawah, Chotul, Satidera of Nagarparkar Taluka and circles Tandos, Khinsar and Chachro and part of Rajoro of Taluka Chachro; Circles Gadro and Khinsar and part of Chelhar; Taluka Mithi and Diplo. All the Thar area was affected.

(ii) In Nara Valley, an area of about 200 sq. miles was affected as follows:—

Makan	*Deh*
Bhadi	.. Vichlopar.
Kathoi	.. Do.
Malhejopar	.. Do.
Nangoto	.. Vicholpar.
Marihar	.. Do.
Kharia Bah	.. Horingo.
Horingo	.. Horingo.
Lapla	.. Lapla.
Jhalar	.. Do.
Jhalar	.. Do.
Bhittaro	.. Do.
Wasarbeh	.. Do.
Bhanvari	.. Do.
Khokhropar	.. Do.
Kajinre	.. Do.
Sinohi	.. Do.

Dodhar	..	Dhodhar.
Vesuni	..	Do.
Panchihiveri	..	Do.
New Chhore	..	Chore Thar.
Mang Tar	..	Chore Thar.
Bhambhore	..	Chore Thar.
Rajari Thar	..	Rajar Thar
Nabisar	..	Nabisar.
Tar Samo	..	Do.
Sindhi Thar	..	Do.
Sindhi Thar	..	Saduri Thar
Jhainor	..	Jahinro Thar
Rahaljiwah	..	Do.
Bahari Thar	..	Bahari Thar.

(b) Yes.

(c) Yes. Muster rolls were prepared through Primary School Teachers, Union Councils Locust Councils, or by village officials. Some of these were checked by *Mukhtiarkars.*

(d) Yes. The Deputy Collector, Desert detected some incorrect muster rolls, in most of the talukas and allowed payment, after proper checking.

(e) Some *Mukhtiarkars.* could not verify the muster rolls, as they were pre-occupied with destruction of locusts.

(f) The Commissioner has been called upon to consider necessary departmental action against *Mukhtiarkars* whose muster rolls were found incorrect.

FANTI KHATA BADAL THAR SUB-DIVISION

*1331. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether entries in respect of Fanti Khata Badal are being made into the revenue records of Thar Sub-division in Tharparkar District:

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the number of such cases in respect of which entries have been made in each taluka during the last five years; (ii) the names and the dates of the record; (iii) the dates on which the entries in revenue records were corrected in each case;

(c) in case there was any delay in the mutation of names in any case, reasons therefor?

Parliamentary Secretary: (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes.

(b) and (c) The amount of labour and time involved to collect the required information would be out of all proportion to the benefit or advantage. if any.

حاجی میر محمد بخش تالپور — جناب والا۔ ہمارے ہاں ریگستان میں یہ بہت بڑی تکلیف ہے۔ کیونکہ وہاں کھوتی کھاتے بدل نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص مرجائے تو وہ سالہا سال تک پڑے رہتے ہیں۔ اس سوال کے ذریعے ہم نے یہ چیز اٹھائی ہے۔ تاکہ کوئی فائدہ ہوسکے۔ اگر ہمیں information ہی نہ ملے گی تو ہم اندازہ کیسے لگاسکیں گے۔ آخر اس سے فائدہ کیا ہوگا؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جناب والا — جہانتک ان کے سوال کا تعلق ہے۔ اگر اس پر اتنی زیادہ labour لگائی جائے۔ اور اس پر اتنا خرچ بھی برداشت کیا جائے۔ تو ہم حق بجانب ہیں۔ لیکن ان کے خیال سے جو کھوتی کھاتہ بدل ہوتا ہے۔ **Inheritance mutation** اب ۵ سال میں اس علاقے میں **on account of the death of somebody.** کتنے لوگ مرگئے ہیں۔ اور ان کے **Inheritance mutation** کتنے درج ہوئے ہیں۔ کس کس کی درج ہوئی اور ان کی تصدیق کب ہوئی۔ اس کیلئے تو کم از کم ہمیں چھ مہینے دئے جائیں۔ تب تو ہم کوئی جواب دیدینگے۔ بہتر یہ ہوگا کہ اگر کسی case کے اندراج یا تصدیق میں ضرورت سے زیادہ تاخیر ہوئی ہے۔ تو ہمیں وہ اس کی detail دیدیں۔ ہم اس کا فوری جواب دیدینگے۔ تاکہ ان کیلئے آسانی ہوکہ فلاں فلاں mutation ہے۔ اور فلاں آدمی کی Inheritance mutation ہے۔ وہ کیوں وقت پر درج نہیں ہوا۔ یا اس پر بروقت Revenue Officer کا حکم کیوں صادر نہیں ہوا۔

لیکن یہ تو پورے ۵ سال کیلئے ہے ۔ اس پر اتنا خرچ ہورہا تھا جو ان کی طاقت سے باہر تھا ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور ۔ اگر ہم ہر ایک case کو لیں تو یہ تو Individual ہوجائے گا ۔ اور اس طرح اصل مقصد حل نہیں ہوگا ۔ اگر وہ اپنا کام ٹھیک طریقہ سے چلائیں تو پھر اتنی لیبر کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ اور delay بھی نہیں ہوگی ۔ اب تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ٹال مٹول کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker: This is not Supplementary.

PRICE PAID TO PURCHASERS OF LAND AFTER ITS RESUMPTION UNDER MARTIAL LAW REGULATION NO. 64.

***5090. Mr. Ahmed Mian Soomro:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether there are any cases where the land resumed under Matrial Law Regulation No. 64 of 1959 after being sold to third persons has been restored to the Original owners, or their heirs or female dependents, if so, details of such cases;

(b) if answers to (a) above be in the affirmative, whether the price of such lands has been refunded to the purchasers; if not, reasons thereof?

Parliamentary Secretary: (Mian Muhammad Sharif): The requisite information is not readily available and is being collected from all Deputy Land Commissioner in West Pakistan. It will be communicated to the Member in due course.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it is now three months since I have notice of this question. This is for the second time that you have permited this question to come before this house and the same answer is repeated after three months. What is meant by: "The requisite information is not readily available.....".

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کا مطلب ہے کہ تین سال ابھی اور انتظار کریں ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): The proper procedure is that Khawaja Sahib should seek the permission of the Chair and then speak (*interruptions*).

Sir, the question is:—

"(a) whether there are any cases where the land resumed under Martial Law Regulation No. 64 of 1959 after being sold to third persons has been restored to the original owners, or their heirs or female dependents, if so, details of such cases;"

جناب والا— میں اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ہم حق بجانب ہیں کہ انفارمیشن کے لئے وقت لیں۔ ہمیں ایسی اطلاع کے لئے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو لکھنا پڑتا ہے کہ وہ ریکارڈ میں دیکھیں کہ کون کونسے Cases ایسے ہیں جس میں زمین کسی تھرڈ Person کو Auction میں دیئے جانے کے بعد اب اس کے اصل مالکان یا ان کے وارثوں کو دی گئی ہے۔ جب تک ہر ضلع سے مکمل ریکارڈ نہ آئے ہم کچھ نہیں بتا سکتے۔

ہم نے لکھا ہوا ہے اور اس ایوان کی خدمت میں عرض کر دیا ہے کہ اطلاع آ جائے گی تو بتا دیں گے۔ اگر وہ صرف کچھ Cases میں Interested ہیں اور انہیں وہ Suit کرتا ہے تو ہم بتانے کو تیار ہیں۔ لیکن اگر وہ Throughout West Pakistan چاہتے ہیں تو اس کے لئے اور وقت چاہئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ مکمل اطلاع حاصل کرلیں۔ میں پھر عرض کروں گا کہ اگر وہ کسی خاص Case کے متعلق فرمائیں تو میں ایک یا دو ہفتے میں جواب دے دوں گا۔ وہ بے شک کسی آدمی کا نام نہ بتائیں صرف یہ بتا دیں کہ کس ضلع کے متعلق وہ اطلاع چاہتے ہیں۔ تمام صوبہ کے اضلاع کی اطلاع حاصل کرنے کے لئے ہمیں کافی مہلت چاہئے۔ ایک آدھا ضلع کی اطلاع تو دو دن میں بھی آ سکتی ہے اور میں ٹیلیفون پر بھی منگا سکتا ہوں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: I have asked whether there are cases where the land resumed under Martial Law Regulations has been sold to third persons and again it has been restored to the original owners or their heirs or female dependents, if so, the details of such cases. These figures are available with the Deputy Land Commissioner for each District. Surely it does not take three months to call for the record.

Mr. Speaker: Will the Minister answer this question on the next turn.

Minister of Revenue: I will try, because I have got information about eight or nine Districts so far, and we are after it. Will the Member kindly tell us which particular District he is interested in?

Mr. Ahmed Mian Soomro : I am interested in the whole Province.

Minister of Revenue : We will try to give the reply on the next turn.

PRESCRIBING OF A FORM FOR ISSUE OF RECEIPT BY THE LUMBERDARS TO AGRICULTURISTS IN FORMER PUNJAB.

*5890. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that no form is prescribed for the issue of receipt by the lumberdars to the agriculturists in the former Province of the Punjab for the Land revenue, etc., collected by him;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to prescribe a form for this purpose; if so, when?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) Yes.

(b) This question is under examination.

مسٹر حمزہ— کیا وزیر متعلقہ بتائینگے کہ یہ معاملہ کتنے عرصہ سے زیر معائنہ ہے اور مزید کتنا عرصہ زیر معائنہ رہے گا۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— انہوں نے بہت بڑا اہم معاملہ نکالا ہے۔ لینڈ ریونیو کے رولز بالکل clear ہیں۔ جو نمبردار مالیہ کی وصولی کی رسید دیتا ہے۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو میں وہ رول یا دفعہ بتاسکتاہوں۔ نمبردار باقاعدہ رسید دیتا ہے۔ اب یہ کہ کونسے فارم میں دینی چاہئے۔ یہ الگ بات ہے بعض زمیندار رقم دیتے ہیں اور بسا اوقات نمبردار ایک چھوٹے سے پرزہ پر رسید دے دیتا ہے اور مالیہ وصول کرتا ہے۔ اس کے لئے کوئی اتنی بڑی اہمیت نہیں کہ اس کا فارم کیا ہے۔

Rules are there

مسٹر حمزہ— لیکن میرے سوال کا جواب آپ نے اب بھی نہیں دیا۔

مسٹر سپیکر— خان صاحب۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ معاملہ کب تک زیر غور رہے گا۔

وزیر مال— یہ کہ اس کے لئے کوئی خاص فارم ہونا چاہئے۔ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہونا چاہئے یا نہ ہونا چاہئے۔

مسٹر حمزہ— میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ اس فیصلہ کو ابھی کتنا عرصہ اور لگے گا؟

وزیر مال— میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کوئی فارم نہیں ہونا چاہئے۔ جیسا پہلے تھا وہی درست ہے۔

مسٹر حمزہ— میرے سوال کا جواب اب بھی نہیں دیا گیا۔ میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ اس فارم کی ضرورت یا عدم ضرورت کے متعلق آپ کب تک فیصلہ کرسکیں گے۔

وزیر مال— میں نے عرض کردیا ہے کہ مالیہ کے لئے جو رسیدات دی جارہی ہیں وہ ٹھیک ہیں۔

خواجہ محمد صفدر — یہ پکی بات ہے کہ اصل سوال کا جواب نہیں دیں گے۔

میاں محمد شریف — میں جواب دے دیتا ہوں۔

خواجہ محمد صفدر — آپ کیا جواب دیں گے جب آپ کے وزیر صاحب جواب نہیں دے سکے۔

GRANT OF ALTERNATIVE LANDS TO CULTIVATORS HAVING UNECONOMIC HOLDINGS.

*6060. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the number of land-owners in West Pakistan who have less than 5 acres of land;

(b) whether Government intend to provide alternative lands such cultivators who have uneconomic holdings at some other place?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف)۔ ڈپٹی کمشنر صاحبان سے جتلی اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں۔

نمبرشمار	نام ضلع	تعداد مالکان زمین جو پانچ ایکڑ سے کم کے مالک ہیں۔
1	کیمبلپور	108,675
2	راولپنڈی	535,314
3	منٹگمری	208,945
4	میانوالی	932,01
5	لائیلپور	291,525
6	جھنگ	970,56
7	مظفر گڑھ	145,846
8	خیر پور	7,002
9	لھٹھہ	2,828
10	لاس بیلہ	2,144
11	بہاولپور	60,696
12	جہلم	191,353
13	نواب شاہ	7,082

باقی ماندہ ڈپٹی کمشنر صاحبان سے اطلاعات کا انتظار ہے۔ (ب) ایسی کوئی سکیم نہیں ہے۔

چودھری سعی محمد— کیا میں وزیر مال صاحب سے پوچھ سکتاھوں کہ اتنے جو اعداد و شمار زمینداران کے آپ کے پاس آئے ھیں اور آپ نے پڑھے ھیں ان کا ۵ ایکڑ پر گذارہ ھونا نہایت مشکل ھے کیا ان غریبوں کی حالت کی طرف آپ دوبارہ غور کرنے کو تیار ھیں۔ تاکہ وہ اپنی روٹی کا گذارہ کرکے پیٹ پال سکیں۔

وزیر مال— میں یہ عرض کروں گا کہ ۵ ایکڑ تو بڑی چیز ھے ھمارے ھاں تو ایسے بھی لوگ ھیں جو Land less ھیں اگر سب پر تقسیم کریں تو دو دو ایکڑ بھی نہیں ملیں گے۔

چودھری سعی محمد— ان کو بھی زمین دینی چاھئے۔

وزیر مال— لیکن زمین کہاں سے لائیں۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز— میں درخواست کرونگی کہ ریونیو منسٹر صاحب میرے ضمنی سوال کو توجہ سے سنیں اور اس کا جواب دیکر مجھے ممنون فرمائیں۔ آپ کی زراعتی کی مردم شماری رپورٹ یہ بتاتی ھے کہ ۶۹۔ فیصدی جو Holdings ھیں وہ ۱۰ ایکڑ سے کم ھوگئی ھیں اور انہیں سے ۳/۲۔ حصہ ۵۔ ایکڑ سے کم ھے تو میں یاد کرانا چاھتی ھوں کہ ۳۸-۱۹۳۵ کی سرسکندر رپورٹ Unemployment کی ھے اس میں ۳/۲ حصہ Holdings کا ۶،۸ ایکڑ تھا اور آج وھی Holdings ۶/۲۔ ھوچکی ھے۔ آیا وزارت نے کبھی اسبات پر غور کیا کہ دن بہ دن کیوں Holdings کم ھوتی جا رھی ھیں۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — Law of Inheritance clear ھے ۱۹۳۵ع میں جو ایک مالک تھا آج اس کے ۳۰۔ مالک ھوگئے ھیں تو Nationally وہ Sub-divided ھوگئیں ھیں۔

سردار محمد حسین— میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ جن لوگوں کے پاس بالکل زمینیں نہیں ھیں کیا آپ ان کو بیراجوں میں زمین

دیں گے اور اگر دیں گے تو کس طریقہ سے کیا نیلام بند کر کے تھوڑی تھوڑی قسطوں پر دے گی ؟

وزیر مال— جناب میں نے عرض کیا ہے کہ جو Available زمین ہے وہ اس قابل نہیں ہے۔ اور Land Reform میں دے دیتے ہیں کہ وہ Upgrading کر دے Upgrading Scheme ہے کہ اگر وہ چھوٹا مالک ہے اور ہمارے پاس زمین Available ہے تو اس کو Subsistance یا Economic load پر آ جائے تو بہت سے لوگ ہیں جن کے پاس ۵۔ ایکڑ سے بھی کم زمین ہے اور اگر ہم یہ As a whole case لے لیں تو یہ ہماری طاقت سے باہر ہے۔ جتنی ہمارے پاس زمین Available ہے اگر ہم سب کو دینا چاہیں اور ہم چاہتے بھی ہیں کہ انہیں مل جائے لیکن ہم نہیں دے سکتے۔ ہمارے پاس اتنی زمین Available نہیں ہے۔

چودھری سعی محمد— کیا میں منسٹر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس دو ایکڑ زمین بھی نہیں ہے میں کہتا ہوں ایسے بھی ہیں جن کے پاس کوئی زمین نہیں ہے تو کیا آپ انہیں بنجر زمین جس کو پانی بھی نہیں ملتا دینے کو تیار ہیں۔ تاکہ وہ بنجر زمین آباد کرسکیں۔

وزیر مال— وہ زمینیں دیجارہی ہیں انکے لئے facilities دے رہے ہیں انکو ٹیکس Holiday دیتے ہیں اور جو کچھ بھی دے سکتے ہیں وہ دے رہے ہیں۔ یہ پالیسی ہے اور ہم زمین دے رہے ہیں۔

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے جناب وزیر صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ اس قسم کی پالیسی بنانے کیلئے تیار ہیں کہ جو زمینیں بھی تقسیم کی جائیں وہ محض ان لوگوں میں تقسیم کیجائیں جنکی پہلے زمین بالکل تھوڑی ہے یا وہ کاشت کرتے ہوں زمینوں کے مالک نہ ہوں۔

وزیر مال— جناب یہ clear نہیں ہے میں سمجھا نہیں۔

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں نے یہ فرمایا ہے کہ زمین تھوڑی ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جنکی Holdings بہت کم ہیں یعنی ۵- ایکڑ سے کم دو ایکڑ بلکہ ایک ایکڑ تک ہیں- میں ان سے دریافت کرتاہوں کہ جو زمینیں ہم مستقبل قریب میں تقسیم کرنے والے ہیں تو کیا آپ اس چیز کیلئے تیار ہیں کہ وہ زمینیں صرف ان لوگوں کو دیجائیں جنکی Holdings بہت تھوڑی ہیں-

وزیر مال— یہ اتنا مہمل سوال ہے کہ میں اسکا جواب نہیں دے سکتا-

---

COLONIZATION OF AREA OF QADIRABAD BARRAGE NEAR RIVER CHENAB

***6063. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government intend to colonize the area of Qadirabad Barrage near River Chanab, and for this purpose lands of private owners in village Kotli Dain in Gujranwala District have been acquired, if so, the total area of lands acquired for this purpose and the number of land-owners whose lands were acquired;

(b) whether it is a fact that the said land-owners had demanded that they be granted alternative lands in lieu of their acquired lands; if so, whether they have been given any land; if not, whether Government intend to grant them lands, if so, when and if not, reasons therefore?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes; 56 acres of land owned by eight persons is being acquired.

(b) (i) No.

(ii) Does not arise.

CONSOLIDATION OF HOLDINGS.

***6088. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the names of the Districts in which the work on the consolidation of holdings has been completed along with the names of the tehsils where the said work is in progress;

(b) whether Government intend to start the said consolidation work in the Bahawalpur Division, if so, when, if not, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) The consolidation operations were introduced in May, 1960, in all the 22 districts of former Punjab and North-West Frontier Province, where the work is still in progress. The work has not yet been completed in anv district.

In almost all the tahsils of the districts of the former Punjab and North-West Frontier province, the consolidation work is in progress except in the case of following tahsils where work has not yet been taken up:—

Tehsil		*District*
Bhalwal	..	Sargoha
Lyallpur, Jaranwala	..	Lyallpur
Okara	..	Montgomery
Rajanpur	...	D. G. Khan.
Abbottabad, Mansehara	..	Hazara
Multan	..	Multan

(*b*) Yes. Government intend to start the consolidation work in the Bahawalpur Division. As soon as the approval of the consolidation scheme by the Planning and Development Department is received and provision of funds by the Finance Department is made, the consolidation work will be taken up in the said Division.

ALLOTMENT OF LAND TO TENANTS UNDER GROW MORE FOOD SCHEME

*6089. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that sometimes ago Government allotted state lands to tenants under Grow More Food Scheme; and afterwards, it was decided to grant them ownership rights provided they paid the prices of the lands;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of the tenants given ownership rights in Bahawalnagr District along with the number of those in the same District who have been asked by the Department concerned to pay the price of the land in instalment;

(c) the price fixed per acre of "Irrigation" and "Barani" lands allotted under the said scheme in Tehsil Fort Abbas, District Bahawalnagar along with the rate of interest to be charged on the deferred payment of the said price and the rate of land-revenue per acre to be levied on these lands?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes.

(b) No such ownership rights have so far been given to any Grow More Food Lessee in Bahawalnagar district, as the cases are under scrutiny. Nobody has, therefore, been asked to pay the price of the land.

(c) No separate price is fixed for Fort Abbas Tehsil. However, the price of the land for all such cases is fixed on the basis of average sale price fetched in the last one year in the chak where the land proposed to be sold is situated, and in case, no land was sold in that chak then the average sale price in the adjoining or the nearest chak, or a price equal to Rs. 20 per produce index unit of the land whichever is higher. The produce index units will be calculated on the basis of classification and quality of the land at the time of the expiration of the lease. Twenty five per cent of the total price of the land will be payable in advance and the balance in 10 equal half yearly instalments with interest on unpaid balances at 5 per cent and penal interest at 9 per cent per annum on overdue instalments. The land revenue per acre has not yet been fixed by the Government.

ISSUANCE OF LEASE-DEEDS TO ZAMINDARS OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

***6090. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Revenue Officers have to deal with certain judicial cases in addition to the revenue work, if so, whether it is a fact that the said Officers, cannot pay proper attention to the revenue work due to the manifold functions they have to perform;

(b) whether it is a fact that the zamindars are experiencing much inconvenience due to the late disposal of revenue cases by the above said Officers ;

(c) whether it is a fact that thousands of cases of lease-deeds have been pending with the Revenue Officers in Bahawalnagar District for years and that the lease-deeds are not being issued to the zamindars concerned despite the fact that they have already deposited all the due amounts and have fulfilled all the required conditions; if so, the action Government intend to take in the matter ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)— (الف) جی ہاں۔ اگرچہ افسران مال کا اصل کام فرائض مال کی بجا آوری ہے بعض اوقات مناسب احتیاط میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

(ب) غیر مجاز تاخیر کے مخصوص معاملات کے خلاف افسران نگرانی کارروائی کرتے ہیں اور اگر ضرورت ہوتی ہے تو وہ موزوں اقدام اختیار کرتے ہیں۔

(ج) صحیح صورت حال یہ ہے کہ بعض مشکلات پیدا ہوئیں کیونکہ ضلعی حسابات میں ادائیگیوں کے اندراجات کی خزانے کے اندراجات سے تطبیق کرانی ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے انضمام سے قبل خزانے کے ریکارڈ دستیاب نہیں ہیں اور آبادکاروں کو انکے اپنے مفاد کے لئے انکی طرف سے یک مشت ادا کردہ رقوم کے چالان یا رسیدیں پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ باقاعدہ ششماہی اقساط میں ادا کردہ رقوم کی رسیدیں طلب نہیں کی گئیں۔ کوشش کی جارہی ہے کہ خزانہ بہاول پور کا ریکارڈ دستیاب ہوجائے جونہی یہ دستیاب ہوجائیگا ضروری تصدیق کردی جائیگی اور پٹہ و ملکیت جاری کردیا جائیگا۔

چودھری محمد علی— جناب والا۔ میرے سوال کے جزو (c) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ خزانہ بہاولپور کا ریکارڈ جب مل جائے گا۔ تو اسکی تصدیق کردی جائیگی۔ اور پٹہ ملکیت جاری کردیا جائیگا۔ تو جناب والا میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا بہاولپور کے سرکاری خزانے کا ریکارڈ گم ہوگیا ہوا ہے۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— اس سوال کا جواب میرے خیال میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں۔ کہ یک مشت رقم جو انہوں نے دی ہے۔ وہ Integration سے پہلے تھی۔ سال ۱۹۰۰ع سے پہلے انہوں نے یک مشت رقم ادا کی ہے۔ جہانتک ہماری تحصیل کے ریکارڈ کا تعلق ہے۔ ہمارے پاس انکی رقم کا اندراج موجود ہے۔ لیکن to be on the Safe Side جب وہ مل جائے۔ تو ہم اسکو Tally کرتے ہیں۔ Reconcile کرتے ہیں۔ treasury کے ریکارڈ سے۔ وہ ابھی تک ہمارے پاس available نہیں ہے۔

تاکہ ہم انہیں reconcile کردیں۔ لیکن جونہی یہ reconcile ہوجائینگے۔ ہم پٹہ ملکیت لکھ دینگے۔

چودھری محمد علی— یہ کبتک دستیاب ہوجائینگے۔

وزیر مال— ہم اپنی طرف سے کافی کوشش کررہے ہیں۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ جلد از جلد دستیاب ہوجائے۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد— کیا وزیر صاحب کے علم میں یہ بات ہے۔ کہ مختلف یونٹوں سے جو ریکارڈ یہاں آیا ہے۔ اس کا اکثر حصہ ردی میں بک چکا ہے۔ اور اگر یہ ردی میں بک چکا ہے۔ اور یہ واقعہ ہے۔ جو میں عرض کر رہا ہوں۔ یہ ریکارڈ بوریوں میں بند تھا۔ اور وہ ردی میں بک، چکا ہے۔

وزیر مال— ان کو دفتروں کا علم ہے۔ مجھے تو علم نہیں ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔ کہ Trace ہو رہا ہے۔ اور انشاءاللہ ہو جائیگا۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد— اب تو آپ کے علم میں لایا گیا ہے۔ اور آپ کے علم میں اضافہ کیا گیا ہے۔

وزیر مال— یہ بات تو صحیح ہے۔ کہ مجھسے زیادہ آپ کو علم ہے۔ اس لئے اس کا بھی آپ کو ہی علم ہوگا۔

چودھری محمد علی— کیا محکمۂ مال کا کوئی ایسا ضابطہ ہے۔ کہ ریکارڈ تین سال کے بعد ضائع کر دیا جائے۔

وزیر مال— میں نے تو عرض کر دیا ہے۔ کہ ہمارے سیاہ نویس کے پاس یہ اندراج موجود ہے۔ اور اس کے ضائع ہونے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس سال ۱۹۰۰ع سے پہلے کا ریکارڈ ہے۔ اور ہمارے سیاہ نویس کے پاس یہ اندراج موجود ہے۔

RATE OF ABINA AND REVENUE IN BAHAWALPUR DIVISION

*6091. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the rate of land revenue per acre 'Chahi', 'Barani' and irrigated lands in the former Punjab area before the establishment of Pakistan along with the rate of the Abiana per acre charged during the said period ;

(b) the details of the "taxes" and "cesses" levied from time to time in addition to the land revenue in the said area since August 1947 ;

(c) the present rate of "abiana" and land revenue per acre charged in respect of the canal-irrigated 'barani' and 'Chahi' lands in the Bahawalpur Division along with the details of other taxes being charged in the said area besides land revenue ;

(d) whether it is a fact that the rate of "land revenue" and "Abiana" in the District of Bahawalnagar is at par with the rate fixed for other area of the former Punjab, but the amount of "Panjotra" paid to the lumberdars in the said District is comparatively less than which is paid in the former Punjab area, if so, whether Government intend to remove this disparity, if not, reasons, therefor ?

(e) whether it is a fact that Bahawalpur Division is a backward area and yields less agricultural produce due to lack of irrigation facilities there ;

(f) if answer to (e) above be in the affirmative, whether Government intend to reduce the rate of land revenue in the said Division, if not, reason therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) land revenue rates in the former Punjab are given in the assessment reports of the tehsils concerned. The abiana rates are given in the notification issued by the Irrigation Department from time to time. It would not be feasible to reproduce all the reports and notifications in this reply.

(b) The taxes and cesses levied in the former Punjab since August, 1947 are as under :—

(1) Pachotra.

(2) Local rate.

(3) Agricultural Income Tax.

(4) Surcharge on Agricultural Income Tax.

(5) Development Cess, and

(6) Mosque Cess.

A table showing the rates at which the above cesses are being levied is laid on the table of the House.*

(c) The position is the same as against (a) and (b) above.

(d) (i) It is not possible to compare the rates of land revenue and abiana in the Former Punjab and district of Bahawalnagar, because land revenue rates differ from assessment Circle to assessment Circle according to classification of soil, while abiana rates are different on different canals.

(ii) Yes. The question of removal of this disparity is under examination.

(e) No. The position in the Division varies from place to place.

(f) Does not arise.

FORMATION OF COMMITTEE TO REVISE POLICY REGARDING DISPOSAL OF LANDS IN GIDDU BARRAGE

*6172. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqui :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a statement was made on the floor of the Assembly by the Leader of the house regarding formation of a committee to revise the Policy with regard to disposal of lands in Guddu Barrage, if so, the date on which it was made;

(b) whether the said Committee was formed

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, (i) the names of the members of the said Committee : (ii) whether any meeting of the said committee has been held; if not, reasons therefore ?

(d) whether it is a fact that the said committee has been dissolved; if so, when, if not whether a meeting of the said committee will be called in the near future;

(e) whether Government intend to stick to its previous policy in the matter in spite of unanimous and repeated representations of the people of former Sind ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) Yes. It was announced on 11th April, 1963.

---

*Please see Appendix III at the end.

(c) (i) The said Committee was appointed comprising of 22 members in all including amongst them, Ministers and Members of the Provincial as well as Central Legislatures. (Names of the members are shown in Appendix).

(ii) No. The land grant policy, covering the Gudu Barrage Project area, has been kept constantly under review by the Council of Ministers and the Governor.

(d) Immediately after announcing the Committee, the leader of the House had to go out of the Country for treatment. As stated earlier, in the meantime, the land grant policy had been kept constantly under review by the Council of Ministers and the Governor. Since the purpose for which the Committee was set up had been served, the proposal was not followed up and no meeting was held.

(e) In response to tht public demand of the Sindhis to increase their relative share, the Provincial Government have revised the land Grant Policy and allowed them 50% of the available State land after meeting the requirements of the Defence Forces, Mandi towns, roads and other Nation Building Departments.

APPENDIX

NAMES OF GUDDU BARRAGE AREA COMMITTEE.

1. Sh. Masud Sadiq, Chairman.
2. Malik Qadir Bakhsh, Minister of Food, Agriculture and Irrigation.
3. Khan Pir Muhammad Khan, Minister of Revenue.
4. Mr. Dur Muhammad Usto, Minister of Communication and Works.
5. Mr. Shafqat Hussain Moosvi, M.P.A.
6. Mr. Muhammad Khan Junejo, M.P.A.
7. Mr. Ghulam Nabi Memon, M.P.A.
8. Mr. Muhammad Murad Khan Jamali, M.P.A.
9. Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, M.P.A.
10. Mr. Abdul Ghaffar Pasha, M.P.A.
11. Syed Hazik Ali Shah M.P.A.

12. Mr. Muhammad Amin Kanju.
13. Mian Manzoor Ahmad, M.P.A.
14. Mr. Muhammad Akbar Kanju, M.P.A.
15. Mr. Ghulam Muhammad Mehar, M.N.A.
16. Mr. Gul Hussain Mangi, M.P.A.
17. Mr. Ali Gohar Khuhro, M.P.A.
18. Mr. Muhammad Bakhsh Talpur, M.P.A.
19. Mr. Muhammad Hanif Siddiqui, M.P.A.
20. Mr. S. M. Sohail, M.P.A.
21. Sardar Muhammad Hussain, M.P.A.
22. Sardar Darya Khan Khoso, M.N.A.

مسٹر حمزہ — کیا وزیر متعلقہ بتائینگے ۔ کہ ہمارے عالی دماغ قائد ایوان کے ملک سے باہر علاج معالجے کے لئے جانے کے بعد یہ ضرورت کیوں محسوس نہیں کی گئی ۔ کہ اس کمیٹی کی کوئی میٹنگ بلائی جائے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— یہ تو سوال بالکل ظاہر ہے ۔ جس مقصد کے لئے یہ کمیٹی بٹھائی گئی تھی ۔ گو کہ وہ غیر حاضر تھے لیکن ہم اسکو Pursue کررہے تھے ۔ وقتاً فوقتاً ۔ کبھی اعداد و شمار کے متعلق ۔ اور سب سے زیادہ Important بات یہ تھی ۔ کہ جو اعداد و شمار ہمیں ۔ Total area کے دیئے گئے تھے ۔ تو بعد میں یہ رپورٹ آئی کہ وہاں اتنا ایریا نہیں ہے ۔ تو یہ ایسی چیزیں ہیں ۔ کہ اسکو بلانے کی ضرورت نہیں تھی ۔ ہم اسکو خود Pursue کر رہے تھے اور اتنے High level پر کررہے تھے کہ ۔

It came several times before the Cabinet and everything was disclosed to them.

کمیٹی جس مقصد کے لئے تھی ۔ و یہ تھا ۔ کہ

50% of the lands should be given to Sindhis.

اور وھی فیصلہ ھم نے کردیا ۔ کہ

After the allotment of land to Defence and Development Departments Mandi Town, the rest of the land, *i.e.* 50% will be given to Sindhis.

وہ کمیٹی اس غرض کے لئے تھی ۔ ایک technicality تھی کہ وہ میٹنگ بلائیں یا نہ بلائیں۔ جو مقصد تھا جو سپرٹ تھی۔ وہ serve ھوگیا ھے ۔ وہ Serve ھوچکا ھے ۔

مسٹر حمزہ —عرض یہ ھے ۔ کہ جناب وزیر مال نے یہ فرمایا ھے کہ ھم اس معاملہ پر High level پر غور و خوض کرتے رھے ھیں ۔ جس وقت یہ کمیٹی بنائی گئی تھی ۔ اسوقت بھی ھمیں معلوم تھا ۔ کہ یہ بات کونسل آف منٹرز کے سامنے آئی ھے ۔ اور اسکی غرض و غایت محض یہ تھی ۔ کہ پالیسی مرتب کرتے وقت عوام کے نمائندوں سے بھی مشورہ کیا جائے ۔ تاکہ وہ عوام کی ضروریات اور اس علاقے کی آبادی کے مطالبات کے مطابق ھو ۔ اس لئے اس کمیٹی کو نہ بلانے کے سلسلے میں جو وجوھات بیان کی گئی ھیں ۔ وہ معقول نہیں ھیں ۔ لہذا میں سمجھتا ھوں ۔ کہ یہ کمیٹی form کر کے اسکو بعد میں نہ بلا کر اس ایوان کی توھین کی گئی ھے ۔

Mr. Inayatur Rehman Abbasi: Sir, what is the different between a speech and a supplementary question ?

مسٹر سپیکر — عباسی صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر ھے ۔ یا مجھسے ایک سوال کیا گیا ھے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ھے ۔ کہ تقریر اور ضمنی سوال میں کیا فرق ھے ۔ جب اسطرح ایک ایک پوائنٹ پر دس دس منٹ کی تقریریں کی جاتی ھیں تو بعد میں بہت سے سوالات رہ جاتے ھیں ۔

وزیر سال— جیسا کہ Rightly عباسی صاحب نے فرمایا ہے۔

He wanted to infect a speech on the house, which he has done.

اور جو مقصد تھا۔ وہ میں نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ جس غرض کے لئے کمیٹی بنائی گئی تھی۔ وہ غرض پوری ہوگئی ہے۔ اب یہ بات پبلک کے نمائندوں کو Confidence میں نہیں لیا گیا۔ تو وہ پبلک ہی کے نمائندے ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے۔ اور کسی کی طرف سے کوئی شکایت نہیں آئی ہے۔ البتہ حمزہ صاحب کو Confidence میں نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہی انہیں Confidence میں لینگے۔

Mr. Speaker: The Question Hour is over.

خان اجون خان جدون— یہ Question Hour آپ نے دس بج کر دس دس منٹ پر over کیا ہے۔

We started at about 9.30

Mr. Speaker: The position is that according to the Rules, the first hour of every meeting is the question hour.

ہماری meeting نو بجے شروع ہوتی ہے۔ پانچ منٹ تلاوت قرآن پاک ہوتی ہے، نو پانچ یا نو سات تک۔ اس وقت سے لے کر ایک گھنٹہ تک Question Hour رہتا ہے۔ اگر کورم نہ ہونے کی وجہ سے ہاؤس adjourn ہوگیا تو۔

That time will be included in it. That is the rule.

سسٹر حمیداللہ خان روکڑی— سوال ہوتے ہی نہیں۔ جو ہوتے ہیں، ان کا بھی جواب نہیں دیا جاتا۔

Mr. Speaker: Then the members should be present at 9 A.M. and should remain present for the whole of question hour so that they may get benefit of the question hour, that is, the first hour.

خان اجون خان جدون— پوائنٹ آف آرڈر۔ اکثر Question Hour اسوقت شروع ہوتا ہے جب آپ کہتے ہیں Now the Question Hour

مسٹر سپیکر— جس وقت یہ شروع ہوا تھا اور میں نے کہا تھا
Now the Question Hour تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر raise ہوگیا تھا۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

ALLOTMENT OF STATE LANDS IN ILLAQA QURAISH, TEHSIL FORT ABBAS

***6188. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that State lands in Illaqa Quraish (Qanun Goi Rasafa) of Tehsil Fort Abbas irrigated by Rajab 2/L, emanating from H/R. canal at Bangalow Quraish, were allotted to the tenants and petty colonisers in 1958 under Land Colonisation Scheme;

(b) whether it is a fact that some lands, situated in Chaks 290/L, 291/2L, and 292/2L on the tail of Rajbah 2/L, have not been allotted despite the fact that these lands are cultivable and water for irrigating these lands can be easily procured;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to allot the lands mentioned in (b) above under "Grow More Food Scheme" or some other colonisation scheme to the petty colonisers and tenants of Cholistan area ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) Yes.

(b) A scheme of 5,000 acres situated in 12 chaks including 290/2-L, 291/2-L and 292/2-L was sanctioned for the settlement of Tribesmen which matter is now under further consideration of the Board of Revenue. If Tribesmen refuse to get allotment of this land, there is another scheme under consideration for allotment to *ex*-Military persons of Bahawalpur, Cholistan and Oad Community. In this connection the Commissioner, Peshawar Division was asked to release this area to enable the Board of Revenue to include it in other scheme. The Commissioner, Peshawar has intimated that the case for alternative land for the settlement of Tribesmen in new projects is at present under the consideration of the Land Utilization Department and unless alternative land is arranged for the settlement of Tribesmen, he is not in a position to release the area already reserved for Tribesmen.

(c) In view of the reply to (b) above, the question does not arise.

ABOLITION OF HEREDITARY SYSTEM OF LAMBERDARI

***6199. Chaudhri Niamat Ullah:** Will tht Minister of Revenue please refer to answer to sub-part (ii) of part (b) of Starred Question No. 4518 given on the floor of the House, on 29th November 1963, and state whether the rules governing the appointment of Lambardars have been amended and notified; if not, (i) reasons therefor and (ii) the approximate dates by which these rules will be amended and notified ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— (i) قواعد جو مختلف انضمامی وحدتوں میں مختلف ہیں۔ محکمہ قانون کے مشورے سے مکمل کئے جا رہے ہیں۔

(ii) کوشش کیجارہی ہے۔ کہ قواعد بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں۔ لیکن کوئی وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

CONSOLIDATION OF HOLDINGS

*6249. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the names of places where consolidation of holdings was affected during 1963 :

(b) the area of land consolidated in the said places so far;

(c) the number of appeals filed against the said consolidation in each village alongwith results thereof ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) to (c). The requisite information is given in the attached statement.*

SCHEME OF GRANTING LANDS TO SUCHLAND-OWNERS WHO ARELEFT WITH ONLY 2 ACRES OF LAND DUE TO PROCESS OF INHERITANCE

*6256. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Revenue be pleased to state whether any scheme is under the consideration of the Government for granting lands to such land-owners who are left with only 2 acres of hand due to the process of inheritance; if so, the time by which it is likely to be implemented?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— جی نہیں۔

EXEMPTION OF LAND REVENUE AND WATER RATE ON FIRST TWO CROPS GROWN ON A BARREN LAND UNDER THE LAND COLONISATION SCHEME

*6264. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government have exempted the first two crops grown on a barren land under the land colonisation scheme from the levy of land revenue and water rates;

(b) the year and the season during which 'lots' Nos. 1, 2 and 3 of Chak No. 94/P (Tehsil and District Rahim Yar Khan) were first made cultivable and the name of the first crop grown on them :

---

*Please see Appendix IV at the end.

(c) whether it is also a fact that for providing irrigation water to the said lots a 'Moga' was constructed on Abe Hayat Canal in October-November 1962, which is the season of Rabi sowing;

(d) whether the said lost were shown as barren or cultivable in the "Guradawari" of Kharif, 1962-63;

(e) whether it is a fact that land revenue and water rates was received for the crops grown thereon during Rabi, 1963 and Kharif, 1963-64;

(f) in case these lats were shown as barren lands during Kharif, 1962-63, reasons for not exempting the Rabi Crop, 1963 and Kharif Crop, 1963-64 from land revenue and water rate and whether Government intend to refund the amounts of revenue and water-tax collected from the land-owners concerned ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— (الف) جی ہاں۔

(ب) پہلی فصل کی کاشت ربیع سنہ ۱۹۶۳ میں کی گئی تھی۔

(ج) جی ہاں۔

(د) خریف سنہ ۶۳-۱۹۶۲ کی خسرہ گرداوری کے مطابق مذکورہ لاٹوں کا رقبہ کاشت نہیں کیا گیا تھا۔

(ر) جی ہاں۔ لیکن ربیع سنہ ۱۹۶۳ کی وصولی کی معافی کردی گئی ہے۔ جہانتک خریف سنہ ۶۳-۱۹۶۲ کا تعلق ہے الاٹیاں کیطرف سے معافی کی کوئی تحریری درخواست نہیں کی گئی ہے۔

(س) جواب ضمن (ر) کے مطابق ہے۔

RATES AT WHICH WATER-RATE AND LAND REVENUE WERE REALISED IN AREA COMPRISING FORMER PUNJAB

***6270. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the rates per acre at which wate-rate and land revenue were realised in the area comprising former Punjab immediately before Independence;

(b) the local rate per rupee collected in the abovesaid area during the said period;

(c) the rates at which land-revenue, water-rate and local rate were levied in the above said area in 1963;

(d) in case there is any increase in the said rates, reasons therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) the land revenue rates in the former Punjab are contained in the assessment reports of the tehsils concerned. The abiana rates are given in the notifications issued by the Irrigation Department from time to time.

(b) Prior to Independence, the local rate could be fixed by the District Boards themselves, with the prior approval of Government. These varied from district to district between 5 to 8 annas per rupee of land revenue.

(c) As at (a) and (b) above, in respect of land revenue and water rates. The local rates are as under:—

1. In the whole of the former Punjab except Muzaffargarh and Dera Ghazi Khan districts. — 50% of land revenue.
2. Dera Ghazi Khan and Muzaffargarh districts. — 37½% of land revenue.

(d) Increase in land revenue rates has been made under section 59-A of the Punjab Land Revenue Act in areas the terms of settlement of which had expired. As regards water rates and local rates, information is being collected from the Irrigation and Basic Democracies Departments.

———

AUCTIONING OF LAND IN CHAK NO. 97/JB, TEHSIL TOBA TEK SINGH.

***6307. Mr. Hamza:** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that lots No. 15, 17, 21, 22 and 23 in Sqs. No. 8, 31, 53, 52 and 43 respectively, situated in chak No. 97/JB, Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur were auctioned by the Government in the year of 1956;

(b) whether it is a fact that the said land was auctioned as commanded area and the bidders were promised in writing that canal-water will be supplied to the said lands for irrigation purposes;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether the supply of canal-water has so far been sanctioned for the said lands; if not, reasons therefor ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) ہاں۔

(ب) نیلام کے جدول میں یہ لاٹ ہائے نہری فروخت کی گئی ہیں لیکن نیلام گیرندگان کو کوئی تحریری وعدہ نہیں دیا گیا تھا کہ نہری پانی دیا جائیگا۔

(ج) نہری پانی ابھی تک منظور نہیں ہوا کیونکہ محکمہ انہارکی رپورٹ کے مطابق یہ لاٹ ہائے بیرون حدود آبپاشی ہیں۔

LAND REVENUE IN FORMER SIND

*6309. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqui:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether Government have recently issued orders that land revenue in former Sind belevied on that area which is actually under cultivation as in former Punjab and other areas of West Pakistan; if so, the date of issue of the said orders: and whether these orders are being given effect to;

(b) the rate of land revenue levied in case of multi-crops in former Sind, i.e., rice, sugarcane and juwari;

(c) whether land revenue is recovered for each crop mentioned in (b) above, separately or at the sugarcane rate which is the highest rate;

(d) the rate of land revenue on multi-crops in former Punjab area;

(e) in case the land revenue in former Punjab is levied on each crop separately, reasons for not extending the same system to former Sind area?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) (i) Yes.

(ii) The order was issued on 9th March, 1963.

(iii) This order is being complied with.

(b) and (c) The rates of land revenue assessed on these crops are:—

	Barrage	*Non-Barrage*	*Flat Rate*
	Rs.	Rs.	Rs.
(*i*) Paddy ..	3.40 to 5.85	1.40 to 3.95	—
(*ii*) Sugarcane ..	—	—	1.90 to 3.75
(*iii*) Juwari ..	—	—	1.50

When a survey number is cultivated partly with one crop and partly with another, the highest rate leviable on any of the cultivated crops is charged.

(d) Assessment in the former Punjab area is levied on soil basis and not on crop basis.

(e) Does not arise.

VILLAGES THREATENED BY LAND SLIDE IN TEHSIL MURREE

*6318. **Raja Ghulam Sarwar:** Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that according to report of the S.D.M., Muree villages Jawa and Kahari of tehsil Muree are seriously threatened by land slide and are about to perish; if so, the action Government intend to take in the matter ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Conservator of Forest Muree has been asked to inspect the area and suggest proper measures in this behalf.

GRANT OF ALTERNATE LANDS TO OWNERS WHOSE LANDS WERE ERODED BY INDUS

*6339. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the lands lying near the Indus in Dera Ghazi Khan District are eroded and it takes years and years to reclaim such lands with the result that the owners of these lands are deprived of their livelihood;

(b) if answer to (a) above be in affirmative, whether Government intend to grant alternative State agricultural land to the owners of such lands in easy instalments ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Information is being collected and will be communicated to the Member when ready.

TACCAVI LOANS ADVANCED IN SIALKOT DISTRICT

*6383. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the Tehsil-wise amount of Taccavi loans advanced in the Sialkot District during 1963;

(b) the Tehsil-wise amount of Taccavi loans repaid in the said District during the said period;

(c) the Tehsil-wise rate and amount of interest on taccavi realised in the said district during the said period ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a), (b) & (c). The requisite information is laid on the table of the House (Appendix 'A').

(APPENDIX 'A')

Serial No.	Name of Tehsil	Amount advanced	Amount recovered	Rate of interest	Amount of interest.
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1	Narowal ..	15,500	34,548	53/4 %	4,441
2	Pasrur ..	37,750	11,127	Do.	1,450
3	Daska ..	13,750	33,647	Do.	8,726
4.	Sialkot ..	2,250	63,174	Do.	11,307
5	Shakargarh ..	49,750	14,504	Do.	1,915
		1,19,000	1,57,000		27,839

STATE LANDS IN SIALKOT DISTRICT

***6384. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(a) the Tehsil-wise acreage of State lands in Sialkot District;

(b) the purpose for which the said lands are being utilized;

(c) the income accrued to Government from the said lands during 1962-63 ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— (الف) ضلع سیالکوٹ میں کوئی سرکاری اراضی نہیں ہے۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

LAND ALLOTTED TO EX-SERVICEMEN IN NAROWAL TEHSIL

***6385. Chaudhri Muhmmad Ibrahim:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total acreage of land allotted to *ex*-servicemen in Narowal Tehsil;

(b) the number of *ex*-servicemen allotted land in the said Tehsil;

(c) names of *ex*-servicemen who do not (i) cultivate the said allotted lands themselves and (ii) reside in the villages where they have been allotted lands?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) 1725 acres.

(b) 660

(c) (i) 55

(ii) 32

mes of such allottees are not readily available.

REHABILITATION OF DISPLACED PERSONS FROM NAROWAL TEHSIL

***6386. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that certain persons of Narowal Tehsil were displaced to make room for *ex*-servicemen; if so, the number thereof;

(b) the number of persons out of those mentioned in (a) above who have been rehabilitated elsewhere?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan: (a) It is incorrect that certain claimnats where displaced in order to make room for *ex*-servicemen under the Border Scheme. Allotments of those claimants were only cancelled who had obtained allotments in the Border Belt against the provisions of the West Pakistan Rehabilitation Settlement Scheme. The number of such claimants is about 200 in Narowal Tehsil.

(b) More than 90% of such claimants have already obtained transfer of their claims and abtained alternative allotments. The exact number of such transferred claims which have since been settled is not available.

PATWARIES GIRDWAR AND QANOONGO WORKING IN LAND CONSOLIDATION DEPARTMENT IN HARIPUR TEHSIL

***6430. Sardar Inayatur Rahman Khan Abbasi:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the names of Patwaries working in the Land Consolidation Department in Haripur Tehsil, Hazara District alongwith their beats and pay scale;

(b) the names of Girdwars, Qanoongoes working in the Land Consolidation Department in Haripur Tehsil, Hazara District alongwith their pay scales and the total period of service to their credit;

(c) the names of officials in the Land Consolidation Department in Haripur Tehsil who were Sub-Inspectors in the Co-operative Department at the time when the land consolidation operation were conducted by the Department and were transferred to Revenue Department when the said work was entrusted to it;

(d) the posts against which the employees referred to in (c) above have been appointed in the Revenue Department?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :

(*a*)

S. No.	Name of Patwari	Beat (Village).	Pay Scales.
1	Mohammad Afzal	.. Kot Najibullah	75—1-85/2—115 Plus Rs. 15/- Special Pay.
2	Mirzad	.. Bad Rah ..	Do.
3	Abdul Razzaq	.. Mian Dheri ..	Do.
4	Mohammad Asghar	.. Dervesh ..	Do.
5	Abdul Qayyum	.. Murad Abad ..	Do.
6	Maroof Shah	.. Shadi ..	Do.
7	Noor Ilahi	.. Maqsood ..	Do.
8	Mohammad Afsar	.. Didar ..	Do.
9	Mohammad Nawaz	.. Badhana ..	Do.
10	Ghulam Miskeen	.. Talokar ..	Do.
11	Mohammad Ayyub	.. Dhiddo Pinjoo ..	Do.
12	Mohammad Ismail	.. Tofkian ..	Do.
13	Ghulam Nabi	.. Darosh Khel ..	Do.
14	Mohammad Ashraf	.. Dhahdo ..	Do.
15	Khan Mohammad	.. Kamalpur ..	Do.
16	Mohammad Sarang	.. Darila ..	Do.
17	Mohammad Nawaz	.. Sarai Gadai ..	Do.
18	Abdul Jabbar	.. Muharrir to Assistant Consolidation Officer.	Do.
19	Muhammad Yousaf	.. Alooli	.. Rs. 60—4—100/5-120.

(*b*)—

S. No.	Name of Kanungo	Pay Scales.	Total Services
1	Khan-i-Zaman	.. Rs. 115—5—175, plus Rs. 20/- as Special Pay.	23 years.
2	Mohammad Anwar	.. Do.	.. 21 years, 10 months.
3	Lal Khan	.. Do.	.. 20 years, 10 months.
4	Abdul Rehman	.. Do.	.. 22 years.

(c)

S. No.	Name.		
1	Abdul Rehman	..	....
2	Mohammad Yousaf	.. ....	....

(d)

No. 1 at (c) above as Consolidation Kanungo.
No. 2 at (c) above originally as Consolidation Kanungo, and since 1st December, 1961, as Consolidation Patwari because he was reverted due to inefficiency.

LAND ALLOTTED UNDER TUBE-WELL SCHEME IN MIANWALI DISTRICT

***6444. Mr. Hamidullah Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state the area of land allotted under the Tube-well Scheme in Tehsil Bhakkar alongwith the area allotted to the cultivators of the Mianwali District under the said scheme in the said tehsil?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :

1. 80,700 acres.
2. 5,250 acres.

ALLOTMENT OF LAND IN THAL AREA OF BHAKKAR THESIL TO LOCAL RESIDENTS

***6445. Mr. Hamidullah Khan:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that 50 per cent of the total land in Guddu Barrage area has been earmarked for allotment to the local residents;

(b) whether it is a fact that out of the total acreage of land acquired by the Government from zamindars in Thal area of Bhakkar tehsil for its colonisation scheme not even 5 per cent has been earmarked for local residents;

(c) if answers to (b) above be in the affirmative, reasons therefor?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔ مقامی باشندوں کو الاٹ شدہ رقبہ بیس فیصدی سے زائد بنتا ہے۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

LAND REVENUE REALISED BY GOVERNMENT

***6482. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Revenue be pleased to state the total amount of land revenue realised by Government annually showing separately the amount of the original revenue and that of the revenue realised on account of the 35 per cent increase?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): An amount of Rs. 12,01,74,018 was recovered on account of land revenue during the year 1962-63. The 35% increase mentioned by the Member presumably is a reference to Development Cess. This increase was enforced from the 1st July, 1963. Hence the anuual figures of receipt on this account can not be furnished before the close of the current agricultural year.

CREATION OF A POST OF A MUKHTIARKAR FOR BARRAGE AREA IN DADU DISTRICT

***6530. Haji Abdul Majid Jatoi:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is no separate Mukhtiarkar for Barrage area in Dadu District and the work connected with the said area is attached by Mukhtiarkar, Barrage area, Larkana District;

(b) whether it is a fact that Commissioner, Hyderabad Division has recommended to the Board of Revenue for the creation of a post of a Mukhtiarkar for Barrage area in Dadu District, if so, the decision taken by Government in this behalf?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— نہیں جناب۔

(ب) جی ہاں۔ یہ تجویز رد کر دی گئی تھی کیونکہ کام کی تعداد کے پیش نظر دادو میں مختارکار کی ایک ایڈیشنل آسامی منظور کرنا مناسب خیال نہیں کیا گیا۔

UN-STARRED QUESTION AND ANSWER.

ALLOTMENT OF LAND IN THARPARKAR DISTRICT

162. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Miniter of Revenue be pleased to state:—

(a) the acreage of lands resumed under the West Pakistan Land Reforms Regulation in each Deh of each Taluka of Tharparkar District that is available for allotment;

(b) reasons for not allotting the said lands so far and the steps Government have taken or intend to take for their allotment?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — مطلوبہ معلومات سردست دستیاب نہیں ہیں۔ یہ ڈپٹی لینڈ کمشنر تھرپارکر سے اکٹھی کی جا رہی ہیں اور رکن محترم کی خدمت میں مناسب وقت پر پیش کر دی جائینگی۔

ADJOURNMENT MOTIONS.

INEFFICIENCY AND PALPABLE NEGLIGENCE OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE—(contd.).

Mr. Speaker : The first adjournment motion (No. 235) is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. This was sought to be moved on 12th March. Yes, Mian Sahib.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— جناب والا۔ اس تحریک التوا کے متعلق قانونی طور پر صرف ایک اعتراض کرتے ہوئے میں پھر واقعات کی طرف آؤں گا۔ اعتراض یہ ہے کہ سات تاریخ کا یہ واقع ہے۔ آٹھ تاریخ کو اخبار میں آ چکا تھا اور فاضل ممبر نے دس تاریخ کو تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ Earliest opportunity پر نہیں دیا۔ لیکن اس کے باوجود میں واقعات کے متعلق عرض کرنا ضروری سمجھوں گا۔

یہ حقیقت ہے جناب والا۔ کہ حساب اور House hold account paper (A) کے Set کرنے والے شخص نے بجائے (اے) کے میلیس کے (بی) کے میلیس میں سے پرچہ دے دیا۔ اور یہ واقعہ Officer I/C confidential work سے بھی بطور over sight کے رہ گیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر یہ تکلیف لڑکوں کو درپیش ہوئی۔ اس سلسلہ میں میں فاضل ممبر اور ایوان کو یقین دھانی کرانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ سارے بورڈ کی کوتاہی نہیں لیکن جن جن اشخاص کی کوتاہی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور جو جو شخص اس چیز میں گنہگار ثابت ہوئے، ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ ان کے خلاف پورے طور پر action لیا جائے گا۔ ان معروضات کے ساتھ مجھے اس امر کا پورے طور پر احساس ہے اور طلباء کو جو تکلیف ہوئی ہے، اسے میں خود محسوس کرتا ہوں۔ مجھے بھی بڑی تکلیف ہوئی ہے اور میں انشاء اللہ دیکھوں گا کہ جو لوگ اس کے ذمہ دار تھے، ان کے خلاف پورے طور پر کارروائی کی جائے، یہ کہنے کے بعد اور ان معروضات کے بعد میں فاضل ممبر سے درخواست کروں گا کہ اگر وہ میری یقین دھانی سے مطمئن ہیں تو اسے واپس لے لیں۔

چودھری محمد ابراھیم— میں وزیر تعلیم کی یقین دھانی سے مطمئن ہوں اور اپنی تحریک کو press نہیں کرتا۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO PROVIDE SECURITY OF LIFE FOR ITS EMPLOYEES—(*contd.*)

Mr. Speaker : Next motion is again from Chaudhri Muhamraad Ibrahim. This was also sought to be moved on 12th March. Yes, Memon Sahib.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the facts relating to this incident are that this Sub-Postmaster used to get moneys of money orders of the army personnel (because this post office is situated within the Multan Cantonment) and deposit the amount received by him daily in the G.P.O. This unfortunate man seems to have three friends. One of these is a clerk of the General Post Office itself, who knew everything about his movements daily and they were his friends. On the fateful day, he along with certain moneys was supposed to come to the G.P.O. Then these three friends, including that clerk who was his

friend, took him to a house, and as the facts would show and as the investigation has revealed, the three persons seem to be very fond of girls and on the pretext of giving him a girl on that day they took him to a house, and strangulated him to death, put him in a pond and took away the money that he had on his person. The matter is still under investigation and in a day or two it will be put up before a court. All the three accused persons have been arrested.

Mr. Speaker : Has the case been registered?

Minister of Law : Yes, Sir, a case has been registered and all the three persons have been arrested. A substantial sum of Rs. 3,808 out of the amount of Rs. 4,375 has actually been recovered by the Police and in a day or two the case will be sent up. My respectful submission is that so far the responsibility of the Provincial Government or the authorities concerned is nil because this is not a case of somebody having been attacked on the way by certain persons when he was going to the G.P.O., with this bag of money and on account of his being unarmed the responsibility comes in. But here is a case where this gentleman of his own accord, in company of certain friends of his who seem to have betrayed him, actually and voluntarily went with them to a house probably to make marry with the girl where he met his Waterloo. So it is not the responsibility of the Provincial Government or the authorities, but it is the lure of Cupid which has brought about the end of this unfortunate man's life and a substantial sum of money was taken away. Fortunately a large amount out of that sum has been recovered. Under these circumstances I will request the member not to press it.

چودھری محمد ابراھیم— میں صرف یہ درخواست کروں گا کہ گورنمنٹ اپنے ملازمین کی اور خصوصاً جن کے پاس اتنی بڑی بڑی رقوم ھوتی ھیں، اس کی حفاظت کا خاص انتظام رکھے۔ یہ تو بڑی تکلیف دہ بات ھے کہ ایک فرد کو روز روشن میں قتل کر دیا جائے۔ بہرحال میں اسے press نہیں کرتا۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

INEFFICIENCY AND NEGLIGENCE ON THE PART OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE—(*contd.*).

Mr. Speaker : Next motion from Chaudhri Muhammad Ibrahim was also taken up on 12th March, but was deferred for today. Yes, Mian Sahib.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)— میں یہ عرض کروں گا کہ motion کے الفاظ کے مطابق یہ ظاھر ھوتا ھے کہ یہ غلطی جو انہوں

نے Adjournment Motion میں بیان فرمائی ہے، وہ ایک سے زیادہ Examination centres میں ہوئی ہے۔ لیکن یہ حقیقت نہیں ہے۔ حقیقت میں یہ معاملہ صرف ایک سنٹر، Lucy Harrison Girls School Centre میں واقع ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ

Paper A in English group II was distributed to candidates of group I in the morning and again in the afternoon Paper A was distributed to candidates of group II.

اور اس کوتاہی کی وجہ سے اگرچہ عملی طور پر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا کیونکہ ان لوگوں نے Group کے الفاظ درج نہیں کئے تھے اور اس سے بورڈ کے خیال میں اتنی زیادہ Leakage نہیں ہوئی کہ اس کی وجہ سے paper دوبارہ لیا جائے۔ لیکن جہاں تک اس کوتاہی کا تعلق ہے، جس شخص نے غلطی سے یہ papers تقسیم کر دئے اور پوری توجہ اس پر نہیں کی، یقیناً اس شخص کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور اس کو اس غلطی کی قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ اس واقعہ کے لئے سارے بورڈ کی کوتاہی نہیں ہے۔ بلکہ اس شخص واحد کی کوتاہی ہے جس نے پرچے تقسیم کرتے وقت اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔

Mr. Speaker : But the Board is responsible for the negligence of that one particular person.

وزیر تعلیم— میں اسی سلسلہ میں عرض کر رہا ہوں کہ اگرچہ اس Adjournment motion کی technical grounds پر مخالفت کرتا ہوں کیونکہ جس صورت میں یہ worded ہے، اس صورت میں یہ specific نہیں ہے۔ واقعاتی طور پر عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک سنٹر کے متعلق ہے اور اس سے بھی بہتر ہوا کہ وہ نتائج نہیں نکلے کہ جن سے بورڈ کے سارے طلبا کو نقصان پہنچتا لیکن پھر بھی میں اس ایوان کو اور فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جو شخص ذمہدار ہے، اس کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی۔

چودھری محمد ابراھیم— صاحب صدر۔ وزیر تعلیم کی اس یقین دھانی کے بعد میں اپنی تحریک پیش کرنے پر اصرار نہیں کرتا۔

Mr. Speaker: So the motion is not pressed.

INFFICIENCY AND PALPABLE NEGLIGENCE OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE—(*contd.*).

Mr. Speaker: Next motion is again from Chaudhri Muhammad Ibrahim. This was also taken up on 12th March, but was deferrd for today. Yes, Mian Sahib.

وزیر تعلیم (میاں محمد یامین خان وٹو)— اس کے متعلق جناب والا۔ واقعات کچھ اس طرح ھیں۔ اخبار میں جو رپورٹ آئی ھے یا فاضل ممبر کے علم میں جو بات آئی ھے، وہ کافی حد تک درست نہیں ھے، بلکہ واقعہ یہ ھے کہ English 1 کے متعلق لڑکوں کی option ھوئی ھے کہ انگریزی کا ترجمہ اردو میں کریں یا مشکل انگریزی کا ترجمہ آسان انگریزی میں کر لیں۔ اور اس کے متعلق Admission forms میں باقاعدہ طور پر تحریر کرنا ھوتا ھے۔ لیکن موھنی روڈ سنٹر میں جتنے لڑکے امتحان دے رھے تھے انھوں نے اپنے Admission forms میں یہ بات mention نہیں کی تھی کہ آیا وہ اردو میں ترجمہ کرنا چاھتے ھیں یا مشکل انگریزی کا ترجمہ آسان انگریزی میں کرنا چاھتے ھیں۔

Mr. Speaker: Why were they not corrected?

وزیر تعلیم— جناب والا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کر دوں۔

مسٹر سپیکر— ان کو پہلے کیوں صحیح نہ کروایا گیا۔ پہلی دفعہ اسے صحیح نہیں کروایا گیا۔ لیکن بعد میں یہ کہا گیا ھے۔

وزیر تعلیم— جناب والا۔ بہتر یہ ھوتا کہ اسے کسی وقت point out کر کے صحیح کروا لیا جاتا۔ چونکہ امتحانات میں بہت سے لڑکے ھوتے ھیں۔ اس لئے ممکن ھے کسی کی over sight سے یہ بات رہ گئی ھو۔

Khawaja Muhammad Safdar : This is not oversight. This is negligence.

وزیر تعلیم— اگر جناب میری گذارش سن لی جائے تو شاید فاضل ممبر واقعات سے ھی مطمئن ھو جائیں۔ جب کسی نے یہ mention ھی نہ کیا کہ وہ کس طرح امتحان دینا چاھتے ھیں تو پھر بھی پانچ پرچے وھاں بھیج دئے گئے۔ تا کہ اگر بعض لڑکے انگریزی کا ترجمہ اردو میں کرنا چاھیں۔ تو وہ ان کو تقسیم کر دئے جائیں۔ لیکن امتحان کے وقت آٹھ لڑکوں نے ان پرچوں کا مطالبہ کیا۔ جن کا انگریزی کا ترجمہ انگریزی میں کیا جاتا تھا۔ اس وقت وھاں صرف پانچ پرچے موجود تھے۔ وہ پانچ لڑکوں کو دے دئے گئے۔ اور باقی تین لڑکوں کو انگریزی کا portion وھیں dictate کروا دیا گیا۔ اس کے علاوہ باقی ۸۰ نمبر کا پرچہ سارے ھال کا ایک ھی تھا۔ اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ھی کی گئی۔ جن تین لڑکوں کو پرچہ dictate کرایا گیا۔ انھوں نے خود forms میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا تھا۔ اور پھر اس کے بعد ان کا جتنا وقت پرچہ لکھنے میں صرف ھوا تھا۔ اتنا وقت انہیں پرچہ حل کرنے میں مزید دیا گیا۔ اس لئے پرچے حل کرنے میں کوئی تکلیف یا دقت پیش نہیں آئی۔ اس میں بچوں کی بھی غلطی ھے۔ اور یہ contributory negligence ھے۔ اور اس کے متعلق at the most یہی کہا جا سکتا ھے۔ تاھم ان تین لڑکوں کے معاملے میں کوئی عملی دقت پیش نہیں آئی۔

مسٹر سپیکر— وٹو صاحب۔ ان کی غلطی تو معاف کی جا سکتی ھے۔ لیکن Board of Secondary Education کی غلطی معاف نہیں کی جا سکتی۔

وزیر تعلیم— جناب والا۔ اس میں Board of Secondary Education کی کوئی غلطی نہیں اس کے متعلق مناسب یہ تھا کہ point out کر دیا جاتا۔ لیکن جو شخص form بھیجتا ھے۔ اس کو بھی تو اس چیز کے متعلق خیال رکھنا چاھئے۔ جہاں میں نے محسوس کیا ھے کہ واقعی

ایسی غلطی ہے۔ وہاں میں نے پہلے ہی مان لیا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ لیکن اس سلسلے میں تین لڑکوں کی بھی negligence ہے۔ تاہم ان کو وقت دے دیا گیا۔ اور میرے خیال میں اب ایسی کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر جناب والا۔ یہ ارشاد فرمائیں۔ تو میں یہ بھی دیکھ سکتا ہوں کہ اس میں بورڈ کے کسی آدمی کی کس قدر کوتاہی تھی اور اسے کس حد تک اس کے لئے ذمہدار قرار دیا جا سکتا ہے۔

چودھری محمد ابراھیم— صاحب صدر۔ اصل بات یہ ہے کہ protests too much. My friends is protesting too much. وزیر تعلیم آخر کچھ تو ان کی یقیناً غلطی تھی۔ یہ فارم ان کے دفتر میں پہنچے تھے اور ان کے دفتر کے عملے کا یہ کام تھا کہ وہ فارم مکمل ہیں یا نامکمل۔

وزیر تعلیم— جناب والا۔ ہم یہ دیکھ لیں گے۔

Mr. Speaker: Does the Member press it?

Chaudhri Muhammad Ibrahim: No Sir.

Mr. Speaker: So the motion is not pressed.

STUDENTS OF QUETTA STUDYING IN LIAQUAT MEDICAL COLLEGE, HYDERABAD—(*Contd.*).

Mr. Speaker: Next motion is from Babu Muhammad Rafiq. This was also sought to be moved on 12th March, but was deferred for today. Yes, Begum Sahiba.

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) — جناب والا۔ اس کے متعلق میں فاضل ممبر سے اپنے دفتر میں تفصیل سے گفتگو کر چکی ہوں۔ اور انہیں سارے واقعہ کی تفصیل سے آگاہ کر چکی ہوں۔ لیکن اب میں ہاؤس میں پھر یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں بچوں کے داخلے کی جو تعداد دی گئی ہے۔ اس میں صرف تین لڑکے ایسے تھے جن کو امتحان میں

بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن بچوں کو داخلے کیلئے بلایا گیا تھا۔ ان کو یہ اطلاع دی گئی تھی۔ اور اس وقت ان سے کہا گیا تھا کہ تا وقتیکہ وہ M. B. B. S. Part I کے امتحان کی ضروریات یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق پوری نہ کریں۔ انہیں امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ چنانچہ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے منظور کیا اور داخلہ لے لیا۔ چونکہ ان کا داخلہ مارچ میں ہوا ہے۔ اس لئے جب تک ان کے امتحانوں اور حاضریوں وغیرہ کی تمام چیزیں یونیورسٹی کے قواعد مطابق پوری نہ اتریں۔ انہیں امتحان میں بیٹھنے سے روکا گیا ہے۔ ورنہ باقی جتنے لڑکے داخل ہوئے ہے۔ ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی۔ اور وہ امتحان میں بیٹھے ہیں۔ میں نے اس کے متعلق بابو محمد رفیق صاحب سے بھی عرض کیا تھا اور ساری پوزیشن سمجھائی تھی۔ اس لئے اب میں ان سے درخواست کرونگی کہ وہ اسے Press نہ کریں۔ کیونکہ یہ ہماری یونیورسٹی کے قواعد کا معاملہ ہے۔

مسٹر محمد رفیق بابو— جناب والا۔ میں بیگم صاحبہ کا بیحد مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے کمرے میں مجھے بڑی وضاحت سے تفصیل بتائی ہے۔ لیکن جیسے کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ ان بچوں کے Scholarships مارے جائینگے۔ ایک تو ان کے امتحان کا سال مارا گیا۔ دوسرے ان کا Scholarship مارا گیا۔ در اصل اس میں ان بچوں کی کوئی غلطی نہیں۔ میں اس تاخیر کیلئے کسی کو الزام نہیں دیتا۔ تاہم بات ایسی ہے کہ اگر کہتا ہوں تو زبان جلتی ہے۔ اور اگر نہیں کہتا تو دل جلتا ہے۔ لیکن مجھے یہ بات مجبوراً عرض کرنا پڑی ہے۔ اور جب میں نے یہی بات بیگم صاحبہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ ان کے Scholarships کم از کم بند نہیں کئے جائینگے۔

مسٹر سپیکر — بابو صاحب کیا انہیں Supplementary امتحان دینے کی بھی اجازت نہیں دی گئی؟

مسٹر محمد رفیق بابو — جناب والا۔ چونکہ ان کا داخلہ کچھ دیر سے ہوا تھا۔ بہرصورت کچھ جھگڑا تھا۔ کوتاہی خواہ محکمے کی تھی

یا جو کچھ بھی تھا ۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ بہرحال میں نے بیگم صاحبہ سے عرض کیا تھا کہ ہمارے جتنے بچے بھی داخلہ لیتے ہیں انہیں Scholarships ملتے ہیں ۔ اور اگر انہیں Supplementary امتحان یا سالانہ امتحان دینے کی اجازت نہ دی گئی تو ان کے Scholarships مارے جائینگے ۔ جس کی وجہ سے انہیں بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر — بیگم صاحبہ ۔ انہیں Supplementary امتحان دینے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی؟

وزیر صحت — جناب والا ۔ عرض یہ ہے ۔ ان کی کچھ حاضریاں ہوتی ہیں ۔ اور کچھ انہیں Examination بھی clear کرنے پڑتے ہیں ۔ ان کے داخلے مارچ میں ہوئے اور یہ امتحانات اکتوبر میں شروع ہوجاتے ہیں ۔ اس لئے یہ کمی رہی ۔

جہانتک وظائف کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ ہوم سیکریٹری اور کمشنر کے اختیار میں ہے ۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور ہمارے ہاں سے یہ چیز نہیں جاتی ۔ بہرحال میں پوری کوشش کرونگی اور دیکھونگی کہ بچوں کو ان کا حق دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر — کیا آپ اس کے متعلق بھی دیکھینگی کی وہ کسی طریقے سے Supplementary امتحان دے سکیں ۔

وزیر صحت — جناب والا ۔ Supplementary امتحان کیلئے چونکہ یونیورسٹی کے قواعد میں کوئی گنجائش نہیں ۔ اس لئے یہ out of question ہے ۔

جہانتک وظائف کا تعلق ہے ۔ میں ان کو یقین دلاتی ہوں کہ ہماری طرف سے پوری پوری ہمدردی سے مدد کی جائیگی ۔ ویسے کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے Scholarships تو کمشنر اور ہوم سیکریٹری کے اختیار میں ہیں ۔ تاہم میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرونگی ۔

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی (ہزارہ نمبر-۱) — جناب والا - بیگم صاحبہ کا Portfolio تو ہم اپنا Portfolio سمجھتے ہیں- لیکن یہاں ہم تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتے ہیں -

Mr. Speaker: There should be no discrimination Mr. Abbasi.

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی — Yes Sir, I am sorry. جناب گذارش یہ ہے کہ بعض علاقوں کو کچھ نشستیں دی گئی ہیں - ان میں یہ area بھی ہے- تو کیا بیگم صاحبہ مہربانی فرماکر انکوائری فرمائینگی کہ آخر ان لڑکوں کو داخلہ نہ ملنے کی وجوہات کیا ہیں؟ اگر اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر پڑتی ہے- تو اس کیلئے لڑکے کیوں suffer کریں - اگر انہیں داخلہ ملتا تو انہیں دو فائدے ہوتے - ایک تو یہ کہ وہ اس سال امتحان میں شامل ہوجاتے - اور دوسرے یہ کہ جو وظائف ان کیلئے مخصوص کئے گئے تھے وہ بھی وصول کرتے- اگر بیگم صاحبہ کی انکوائری کے بعد یہ ذمہ‌داری حکومت پر یا Administration پر آجائے- کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے ان کو داخلہ نہیں ملا - تو اس صورت میں ایک بات تو ہم مان لینگے- اور وہ یہ کہ ان کا ایک سال ضائع ہو جائے- لیکن جو مالی نقصان ہے وہ ناقابل برداشت ہے- اس ضمن میں اگر بیگم صاحبہ اس سال کا وظیفہ ان کو اگلے سال کے وظیفے کے ساتھ ملاکر دیں تب تو صحیح انصاف بھی ہوسکے گا-

مسٹر سپیکر — لیکن عباسی صاحب وظیفے کی بجائے سال کا ضائع ہونا زیادہ نقصان دہ ہے-

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی — وہی تو جناب میں نے عرض کیا ہے- وہ اس کے متعلق اپنی تسلی کرلیں- اور اگر وہ کرسکیں تو ان لڑکوں کا اس سال شامل ہونا انتہائی ضروری ہے-

Mr. Speaker: Will Begum Sahiba look into the matter.

وزیر صحت — جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے بابو محمد رفیق کی خدمت میں تمام تفصیلات پیش کردی ہیں - اور میرے

خیال میں وہ مطمئن ہیں۔

باقی جہانتک وظائف کا تعلق ہے ۔ میں پھر ان کو یقین دلاتی ہوں اور میں کوشش کرونگی کہ بچوں کا حق ان کو مل جائے۔

Major Sultan Ahmed Khan: Can I add a few words?

Mr. Speaker: Be brief.

Major Sultan Ahmed Khan : Very brief.

جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جہانتک وظائف کا تعلق ہے ۔ وہ کمشنر اور ہوم سیکریٹری کے اختیار میں ہیں ۔ یہ تو ہم بھی جانتے ہیں ۔ لیکن وہ بھی کوشش کریں تا کہ یہ اختیارات ان کے ہاتھ میں آجائیں ۔

Mr. Speaker : Does the member press his motion ?

بابو محمد رفیق — اس یقین دھانی کے بعد کہ ہمارے بچوں کو داخلہ دیا جائیگا میں اسے press نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVT. IN RELEASING FUNDS FOR THE MANAGEMENT OF MAKTAB IN BAHAWALPUR DIVISION—(*Contd.*).

Mr. Speaker : Next motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad. This was also taken up on 12th March, but was deferred for today. Yes, Mian Sahib.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — جناب والا۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ پرانا معاملہ ہے اور اس Subject matter پر ریزولیوشن آچکے ہیں ۔ لیکن میں واقعات کے مطابق ایک چیز عرض کروں گا اور علامہ صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ اس پر غور فرمائیں ۔

اس سلسلہ میں ۶۳—۱۹۶۲ کے لئے —/۲۳۱۲۰۰ روپیہ اس کام کے لئے منظور کیا گیا تھا ۔ اور اس تنظیم مکاتب کے لئے ایک سکیم تھی۔

چنانچہ ایک Proposal آیا تو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اسے approve کر دیا لیکن کسی کی غلطی کے باعث بجٹ میں اس کی Provision نہ کی جا سکی۔ پھر یہ سوچا گیا کہ ایجوکیشن فنڈ میں سے اس کو رقم مہیا کی جائے مگر وہاں رقم نہ تھی اس لئے خرچ نہ کی جا سکی۔ بالا آخر Contingency fund میں سے رقم مہیا کی گئی ہے۔ لیکن اس کی Payment کے بارے میں اکاؤنٹنٹ جنرل نے اعتراض کیا کہ اس کی ادائیگی اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اجازت نامہ موصول نہ ہو اس لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی توجہ دلائی گئی اور اب اجازت نامہ مل گیا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ متعلقہ حضرات کو بہت جلدی رقم ادا کردی جائے جس شخص کی عدم توجہی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اس کے خلاف انکوائری کے لئے میں نے حکم دے دیا ہے۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ۱۹۶۳—۶۴ سے باقاعدہ ادائیگی ہو رہی ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب صدر — جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ مجھے ۶۴—۳—۱۱ کو اطلاع ملی تھی۔ اور اسی دن میں نے تحریک التوا کا نوٹس دے دیا۔ ان واقعات کے متعلق مزید کچھ کہنے کے بجائے میں صرف ایک فقرہ عرض کروں گا کہ حالات بڑے سنگین صورت اختیار کر چکے ہیں۔ تنظیم مکاتب کے مدرسین کو گورنمنٹ کے مقررہ کردہ سکیل کے مطابق تنخواہ نہیں ملتی۔ ان کی تنخواہیں پچیس اور پینتیس روپیہ ماہوار ہیں۔ یہ بہت ہی قلیل تنخواہیں ہیں۔ اور پھر بیس بیس ماہ سے انہیں نہیں ملی ہیں۔ صورت حال بے حد خراب اور افسوس ناک ہے۔ اب چونکہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ کارروائی کر رہے ہیں اس لئے میں اسے press نہیں کرتا۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

FAILURE OF RLY: ADMINISTRATION TO SUPPLY WAGONS AT ZAHIRPIR RLY: STATION—(*Contd.*)

Mr. Speaker: Next motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. This was deferred for today on 16th March. Yes, Mr. Junejo.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): Briefly Sir the member would like to discuss the failure of the Railway department for not supplying railway wagons for lifting of cottonseed from Zahirpir railway station. I had called for the details of the wagons supplied to that station Sir. I will read out the statement, which has been given to me.

After loading ten wagons, which were supplied on 16th March, 1964, the balance demand was twelve, to which another thirteen wagons were added pertaining to certain stations on 17th March 1964. The demand at 1800 hours on 17th March 1964 therefore was twentyfive wagons, against which twelve empty wagons were available at Khanpur for supply to Zahirpir this morning. Sir the maximum loading capacity at that station is for twelve wagons and we are definitely doing our best that wherever possible wagons should be given. I have read out the statement that almost everyday twelve to thirteen wagons are being supplied, and I don't thing there would be any more problem for the local people so far as the loading of cottonseed is concerned.

Mr. Speaker: Does Chaudhri Sahib, press it?

Chaudhri Muhammad Ibrahim: No sir.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

PROVISION OF ADEQUATE STAFF AT THE NAROWAL RAILWAY JUNCTION

Mr. Speaker: In his next motion, Chaudhri Muhammad Ibrahim wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, to provide adequate Staff at the Narowal Railway Junction, as a result whereof the existing staff, particularly Class IV employees are overworked in the matter of the discharge of important duties connected with the regular and safe running of trains particularly throughout the day and night. This effects the said employees health and efficiency on the one hand and imperils the safety and regularity of the trains on the other.

Yes Mr. Junejo.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir it was a fact that at that railway station some more staff was required and it was realized by the railway authorities long ago. They have now sanctioned the staff: one shunting jamadar, three pointsmen and two gatemen. They are all under training and possibly in about a week's time we shall be posting them at that railway station. After that there will be no problem.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Thank you. I don't press the motion.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

REFUSAL OF GUJRAT DISTRICT AUTHORITIES TO DE-SEAL THE OFFICE PREMISES OF DEFUNCT JAMAAT-I-ISLAMI AT KHARIAN.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the situation arising out of the resentment caused due to the recent refusal of the authorities of Gujrat District to deseal the premises that were once used as office of the defunct Jamaat-e-Islami, Kharian, despite the fact that the name of the said office was not included in the list given in the relevant Notification of the Provincial Government dated 6th January, 1964, by which only 44 offices of the Jamaat were to be sealed.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir apart from the fact that the incident is not of recent occurrence because the sealing had taken place on the 6th of January 1964, I am not relying on that technical objection. The relief has been given and the premises have been de-sealed yesterday, the 17th March 1964.

Mr. Speaker: Is it a fact ?

راؤ خورشید علی خان — شکر ہے انہوں نےتوجہ تو دی ہے۔

خواجہ محمد صفدر — ڈیڑھ مہینے کے بعد شرافت یاد آجاتی ہے۔

Mr. Speaker: I think the motion is not pressed.

Rao Khurshid Ali Khan: No, sir.

REFUSAL OF GUJRAT DISTRICT AUTHORITIES TO DE-SEAL AN ALMIRAH ONCE USED BY DEFUNCT JAMAAT-I-ISLAMI, DINGA.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the resentment caused due to the recent refusal of the authorities of the Gujrat District to deseal the Almirah lying in one Munshi Muhammad Din's house at Dinga that was once used for keeping the books of the defunct Jamaat-i-Islami, Dinga, despite the fact that the name of the said Almirah or house was not included in the list given in the relevant Notification of the Provincial Government dated 6th January 1964, by which only 44 offices of the Jamaat were to be sealed.

Mr. Speaker: This is a matter of continuing process since 6th of January, 1964.

راؤ خورشید علی خان — نہیں جناب میں اس کو Base نہیں بناتا وہ تو بڑا لمبا قصہ ہے۔ میں نے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس

الماری کو جو بند کیا ہوا ہے وہ درست نہیں ہے۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — وہ ۶۴—۱—۶ سے Sealed ہے۔

راؤ خورشید علی خان — میں اس پر Base نہیں کرتا۔ میں تو اتھارٹیز کی بے قاعدگی اور دھاندلی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر — کب توجہ دلائی تھی ؟

راؤ خورشید علی خان — پچھلے ہفتہ۔

Mr. Speaker: This matter is not of recent occurrence. The motion is therefore ruled out of order.

راؤ خورشید علی خان — صاحب ہماری الماری تو کھلوادیں۔

Minister of Law: Sir orders have been issued and the premises have been de-sealed yesterday.

راؤ خورشید علی خان — بہت بہت شکریہ۔

REFUSAL OF GUJRAT DISTRICT AUTHORITIES TO DE-SEAL AN ALMIRAH ONCE USED BY DEFUNCT JAMAAT-I-ISLAMI, *CHAMMAN*, DISTRICT, GUJRAT

Mr. Speaker: Next motion is also from Rao Khurshid Ali Khan. This is regarding the refusal of Gujrat District Authorities to deseal an almirah once used for keeping books by the defunct Jamaat-i-Islami at *Chamman* in Gujrat District.

Rao Sahib may please take his seat.

راؤ خورشید علی حان — جناب مجھے یہ بتادیں کہ الماری کھل گئی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): This has also been de-sealed.

Mr. Speaker: The member should be thankful to the Law Minister.

راؤ خورشید علی خان — لیکن آئندہ کا ڈر ہے۔

FAILURE OF GOVT. TO PROVIDE FACILITIES TO FAMINE STRICKEN AREA OF DESERT TRACT OF THARPARKAR DISTRICT.

Mr. Speaker: Next motion is from Mir Haji Muhammad Bux Talpur. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government in providing necessary facilities to the inhabitants of famine stricken area of Desert tract of Tharparkar District, under Famine Relief Act 1927; as a result of which there is a great distress among the people who are migrating in large number. The leading newspapers of this region have published the editorial notes for the help of the people of this area. Telegrams and letters about this state of affairs have been received yesterday.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): I oppose the admissibility. The matter is not of recent occurrence. Just for the information of the Member I may add that there is no such Act as the Famine Relief Act on the Statute of 1927. There is a "Famine Relief Code (Bombay), 1927". My submission is that this area was declared as calamity affected on the 27th July 1963 and that is the reason why I am submitting that the matter is not of recent occurrence. The steps taken by the Government were more than sufficient and that the amount placed at the disposal of the Commisssioner was withdrawn on his recommendation. If you permit I will read the facts briefly.

A total amount of Rs. 2.25 lacs was allocated for the grant of gratuitous relief, to the famine-stricken population of the desert areas of the district of Tharparkar and Sanghar (which also was delcared as calamity-affected). The grant was expended under the supervision of the District Relief Committee, primarily on the distribution of free food to indigents and the provision of food grains and fodder, including cotton seed, at subsidised rates. No limit was placed on the supply and distribution of wheat at Rs. 15 per maund and of guar at Rs. 12 per maund; the charges on transportation and incidentals being borne by the Government.

As regards relief works, the matter was discussed in detail with the Secretaries of the Departments concerned and other officers. It was decided that the work on the schemes included in the Rural Works Programme, for which Rs. 10 crores had been allocated by the Finance Department, should be started atonce. The Nation-building departments were requested by Member, Board of Revenue to take immediate steps to start the execution of their schemes in the affected areas, so as to coordinate them with the Test Works started by the Deputy Commissioners. An allocation of Rs. 50,000 was made to the Deputy Commissioner Tharparkar for giving an immediate start to the Test Relief Works. This amount was subsequently withdrawn on the recommendation of the local officers as the conditions improved.

In addition, an amount of Rs. 8 lacs, for the grant of taccavi loans had earlier been placed at the disposal of the Commissioner, Hyderabad Division. Out of this amount, the Commissioner allocated Rs. 4 lacs to the Deputy Commissioner, Tharparkar.

It may be mentioned that there is no such law as the "Famine Relief Act, 1927". Presumably, the Member is referring to the "Famine Relief Code (Bombay Presidency) 1927", which is in force in that region. Under Section 19(a) of the Famine Relief Code, the Foremost duty of the district and taluka revenue officers.....

Mr. Speaker : This is a lengthy speech.

Minister of Revenue :..... should take all possible steps to encourage the migration of ablebodied labourers, both men and women, to centres where labour is required and to assist them to do so before their resources are exhausted.

In this connection the D.C., Tharparkar, informed that recently the Irrigation Department advertised for the provision of labour in the Taluka Nagarparkar, where the labour rates were abnormally high. A general appeal was made to the local officers and the Basic Democrats which the development work was bound to suffer. It may be recalled that under Section 106 of the Famine Relief Code, the principle of famine wage is that it should be the lowest possible but in this area it is the highest possible and no man went there to take the work.

My submission is that there are no signs of famine and the Government had actually placed the amounts of rupees two lacs once and fifty thousand again for relief but those amounts were withdrawn because nobody came forward to work. Then we gave rupees eight lacs out of which four lacs were placed at the disposal of the Commissioner to give Taccavi Loans. So, that was what the Government was expected to do and which the Government has done. As I have submitted the matter is not of recent occurrence. The area was declared famine stricken in July 1963, therefore, it is not recent.

میر حاجی محمد بخش تالپور — میں عرض کرتا ہوں کہ Recent Occurrence اسوجہ سے ہے کہ Migration شروع ہوگئی ہے اسکے لئے پریس اور Papers شاھد ہیں اور اسوجہ سے بھی ہے کہ یہ بیروزگاری کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب بھول رہے ہیں یہ ایکٹ کا استعمال کر رہے ہیں اور فیمن ریلیف ایکٹ جو میرے پاس ہے اور وہ Applicable ہے اور Repeal نہیں ہوا ہے اسکے علاوہ جو Condition ہیں انکو بروئے کار لے آئے ہیں۔ آپ کی طرف سے کوئی Aid نہیں مل رہی ہے لوگوں کو آپ روزگار Provide کریں وہاں مزدوروں کو مزدوری نہیں مل رہی ہے اگر آپ یہ بتادیں کہ یہ کارروائیاں Famine Relief Act کے تحت کیجا رہی ہیں تو میں withdraw کرتا ہوں۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میں عرض کر چکا ہوں کہ Famine کے آثار ۱۹۶۳ء میں شروع ہوئے اور یہ Recent نہیں ہے لیکن ایک تسلی کیلئے ہم step لے رہے ہیں - یا تو یہ کہدیں کہ ایسے آثار پیدا ہو رہے ہیں. We are prepared to consider that.

Mr. Speaker: Does the member press the motion?

میر حاجی محمدبخش تالپور — ایسی تو کوئی بات نہیں ہے مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب غور کریں گےاور میں پریس نہیں کرتاهوں -

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

FAILURE OF RAILWAY DEPARTMENT TO PROVIDE ELECTRIC WIREMEN IN THE UP KARACHI EXPRESS ON 15TH MARCH, 1964.

Mr. Speaker: Next motion is also from Haji Mir Muhammad Bux Talpur.

Haji Mir Muhammad Bux Talpur: I think the Minister is not prepared to give a reply to this motion.

Minister of Railway (Mr. Muhammad Khan Junejo): If it is possible it should be taken up on Friday or Monday. I have asked for more information.

Mr. Speaker: This motion will be taken up on Friday and the member should note that he would have to ask for leave to move it on that day.

EXTERNMENT ORDERS OF D.M., MULTAN AGAINST MR. AFTAB *RABBANI*.

Mr. Speaker: Next motion is from Khawaja Muhammad Safdar. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unwarranted and uncalled for externment orders of the District Magistrate, Multan, dated 13th March, 1964, against Mr. Aftab Rubbani, a prominant labour leader, served on him on 16th March, 1964 at Lahore ordering to remove himself forthwith from the District of Multan and not to enter the area of the said District for three months. This illegal and unjustified order of the said District Magistrate has caused widespread resentment amongst the citizens of this Province.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I have not been able to collect the facts from Multan. I would request the Chair that it may be deferred till Friday.

Mr. Speaker: This motion will be taken up on Friday.

PRIVATE MEMBER'S BUSINESS

PRESENTATION OF THE REPORTS OF STANDING COMMITTEES

Mr. Speaker: Now we will take up the regular business of the House. Mr. Saadi to present the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the Prevention of Gambling (Amendment) Bill.

میر حبیب اللہ خان سعدی — صاحب صدر میں مسودہ قانون برائے انسداد قمار بازی مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Prevention of Gambling (Amendment) Bill 1963 stands presented to the House.

Haji Mir Muhammad Bux Talpur: Sir, I present the report of the standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Hyderabad and Khairpur Divisions Prohibition of "Osar" for Hindus Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report stands presented.

THE WEST PAKISTAN NATIONAL LANGUAGE BILL 1963.

(Resumption of discussion).

Mr. Speaker: The House will now resume discussion on the motion moved by Allama Rehmatullah Arshad that the West Pakistan National Language Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once.

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب صدر۔ میرے فاضل دوست محترم وزیر تعلیم صاحب نے یہ پوائنٹ آف آرڈر Raise کیا تھا۔ کہ آئین کی دفعہ . . . . . .

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — جناب سپیکر — آپکی اجازت سے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی تقریر کی ابتدا میں آئین کا جو Point Discuss کر رہا تھا۔ تو ڈپٹی سپیکر صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ اس نقطے کو پوائنٹ آف آرڈر کے طور پر Discuss کیا جائے۔ یا اسے میری تقریر کا ایک حصہ سمجھا جائے۔ تو میں نے قدرے تامل سے یہ عرض کیا تھا۔ کہ اسکو پوائنٹ آف آرڈر خیال کیا جائے۔ تو اس پر بحث اس حیثیت سے جاری تھی۔ لیکن چونکہ جناب والا نے کل یا پرسوں یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ کہ جہانتک اس اسمبلی کا تمام چیزوں کے متعلق فیصلہ کرنے کا تعلق ہے۔ تو وہاں پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جاسکتا ہے۔ اگر وہ فیصلہ جناب والا کا ہوگیا ہے۔ کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کو پوائنٹ آف آرڈر کی حیثیت نہ دی جائے۔ تو میں اسے اپنی تقریر کے حصے کے طور پر پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker : Then it was not a point of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا۔ انہوں نے چونکہ میری تقریر کے دوران میں ہی پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا۔ اور میں نے اپنی گذارشات ختم نہیں کی تھی . . . . . .

وزیر تعلیم — جناب والا۔ پوزیشن یہ نہیں ہے۔ بلکہ اس پر انہوں نے بھی تقریر کی تھی۔ اور انکے بعد چند اور حضرات بھی شاید تقاریر کرچکے تھے۔ اور اسکے بعد وہ پوزیشن ہوگئی تھی . . . .

مسٹر سپیکر — علامہ صاحب ! اگر آپ دوبارہ بولنا چاہینگے۔ تو میں آپکو اجازت دیدونگا۔ مسٹر مبین الحق صدیقی۔

وزیر تعلیم — اور چونکہ میری تقریر بھی اس بات پر رک گئی تھی۔ اس لئے مجھے بھی اجازت دیں گے۔

مسٹر سپیکر — جی ہاں۔

خواجہ محمد صفدر — جناب والا۔ اس سلسلے میں طریقہ کار یہ ہوگا۔ کہ محرک کو کوئی جواب دینے کا فن ہوگا۔ لیکن وزیر تعلیم کو یا مجھے اسکا حق نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر — خواجہ صاحب۔ پوزیشن یہ ہے۔ کہ اب ایک تقریر ہوگی۔ اور اسکے بعد ایک اور معزز ممبر صاحب تقریر کریں گے۔ اسکے بعد وزیر تعلیم اسکا جواب دیدینگے۔ کیونکہ انکا پوائنٹ آف آرڈر تو واپس ہوچکا ہے۔

وزیر تعلیم — میرا جو پوائنٹ آف آرڈر تھا۔ چونکہ وہ Press نہیں کیا گیا۔ تو اسکی بجائے مجھے تقریر کا حق ہوگا۔

مسٹر مبین الحق صدیقی (کراچی-۷) — میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتاہوں۔

جناب سپیکر - آج مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے - کہ اس ایوان میں ہم اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت دینے کے مسودہ قانون پر غور کر رہے ہیں - اور آپکی پہلی خواندگی ہو رہی ہے - اس سلسلے میں چونکہ وہ پوائنٹ آف آرڈر تو رہا نہیں - اور اب وہ صرف ہمارے محترم وزیر موصوف وزیر تعلیم کی تقریر کا جز و قرار دیا گیا ہے - جو کہ میں نے تھوڑی سی اخبار میں پڑھی ہے - انہوں نے یہ نکتہ پیش کیا ہے - کہ یہ بل آرٹیکل ۲۱۰ کے مترادف نہیں ہے - اور اس لئے یہ بل پیش نہیں ہونا چاہئے - اور اسے قانون کا درجہ حاصل نہیں ہونا چاہئے - سب سے پہلے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں - کہ اس قانونی نقطے کے متعلق کچھ کہوں - آرٹیکل ۲۱۰ کے الفاظ یہ ہیں -

(1) The national languages of Pakistan are Bengali and Urdu, but this Article shall not be construed as preventing the use of any other languag and, in particular, the English language may be used for official and other purpose until arrangements for its replacements are made.

(2) In the year one thousand nine hundred and seventy-two, the President shall constitute a Commission to examine and report on the question of the replacement of the English language for official purposes.

یعنی ۲۱۰ آرٹیکل یہ کہتا ہے - کہ ہماری سرکاری زبان اردو اور بنگالی ہے - اور یہ ہماری قومی زبانیں ہیں - لیکن چونکہ ابھی تک ہم نے اپنی زبان کو دفتروں میں رائج کرنے کا مکمل بندوبست نہیں کیا - تو اسوجہ سے اگر انگریزی یا دوسری کوئی زبان استعمال ہوتی ہے - تو اس آرٹیکل کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے - کہ یہ استعمال نہیں ہوسکتی - بلکہ یہ استعمال ہوسکتی ہے - جبتک کہ ہم یہ انتظام نہ کرلیں - کہ اپنی زبان کو اپنے دفتروں میں رائج کرلیں - بالفاظ دیگر آئین نے یا اس آرٹیکل نے یہ کہا ہے - کہ یہ ہماری قومی زبان ہے - اور ہمیں اسکو استعمال کرنے کا حق ہے - لیکن اسکا یہ مطلب نہ سمجھا جائے - کہ جبتک اس کا انتظام نہ کرلیا جائے - دوسری زبان کو استعمال کرنا غیر قانونی ہے - یا آئین کے منافی ہے - اگر ہم اسکا انتظام کریں - تو یہ غیر آئینی ہوگا - یہ ایسا نہیں ہے - اب سوال یہ ہے - کہ آیا ہم نے کوئی انتظام اس کے متعلق کیا ہے - اور اگر کیا ہے - تو اس انتظام کا طریقہ کار کیا

ہے۔ تو اس انتظام کا طریقہ کار یہ ہے۔ کہ ہم نے اس ایوان میں ایک بل پیش کیا ہے۔ کہ اردو ہماری قومی زبان ہوگی۔ اگر ہم اسکو منظور کرلینگے۔ تو اسے قانونی درجہ حاصل ہوجائیگا۔ تو ہم نے یہ انتظام کیا ہے۔ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہم نے کوئی غیر آئینی اقدام کیا ہے۔ کیونکہ یہ عمل آرٹیکل ۲۱۰(۱) کے عین مطابق ہے۔ البتہ انہوں نے یہ کہا ہے۔ کہ جبتک آپ ایسا کوئی انتظام نہیں کرسکتے ہیں۔ تاکہ کوئی صاحب کوئی قانونی رٹ نہ کردے۔ کہ چونکہ اردو قومی زبان ہے۔ یا بنگالی قومی زبان ہے۔ اس لئے انگریزی زبان استعمال نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس لئے اسکو یہ تحفظ دیدیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارا یہ حق ہے۔ اس مقننہ کا یہ حق ہے۔ کہ ہم جب چاہیں۔ اس کا انتظام کرلیں۔ دوسری شق میں انہوں نے ایک بارڈر لائین Fix کردی۔ ایک حد مقرر کردی۔ کہ جناب ۱۹۷۲ع تک تو اسکا انتظام کرنا ہی پڑیگا۔ ورنہ آئین کی اس شق کا مطلب بے مقصد ہوجاتا ہے۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیں۔ کہ آرٹیکل ۲۱۰ (۱) کا کیا مقصد ہے۔ کہ اردو اور بنگالی آپکی قومی زبان ہوگی۔ اس میں "Shall" کا لفظ ہے۔ اس لئے انہوں نے آرٹیکل ۲۱۰ (ii) میں اسکا انتظام کردیا۔ کہ ۱۹۷۲ع میں ہم اسکی ایک کمیشن بنائیں گے۔ اور وہ اس پر Steps لیگی۔ یعنی یہ Binding کردیا۔ کہ آپ جب اس کا کوئی انتظام کرلیں۔ تو کوئی غیر قانونی بات نہیں ہے۔ سال ۱۹۷۲ع جو ہے۔ اسکے متعلق لفظ "Shall" ہے۔ کہ یہ تو صاحب کرنا ہی پڑیگا۔ یہ Binding ہے۔ اور ۱۹۷۲ع اسکی حد متعین کردی ہے۔ اس وقت تک تو کرنا ہی پڑیگا۔ اس سے تو مضر ہی نہیں ہے کیونکہ آئین میں اسکی دفعہ موجود ہے۔ لیکن اگر اس سے پہلے ہم کوئی انتظام کرسکتے ہیں۔ کوئی قانونی انتظام کرنا چاہیں۔ تو آپ قانون کی خلاف وزری نہیں کرتے ہیں۔ آئین یہ نہیں کہتا ہے۔ کہ ۱۹۷۲ع تک آپ اسکی replacement نہ کریں۔ جو آپکی سرکاری زبان ہے۔ جب آئین کہتا ہے۔ کہ یہ آپکی سرکاری زبان ہے۔ لیکن اسکو سرکاری زبان نہ بناؤ۔ تو یہ تو بڑی مضحکہ خیز بات ہوگی۔

کہ آئین کہتا ہے۔ کہ آپ کی ایک سرکاری زبان ہے۔ اور آپ اسکو سرکاری بنانے کے لئے بل پیش نہ کرسکیں۔ کیونکہ اردو کو قومی زبان بنانے کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں لفظ 'Shall' استعمال کیا گیا ہے۔ اور جہاں انگریزی کو جاری رکھنے کے متعلق الفاظ ہیں۔ ان میں لفظ 'May' استعمال کیا گیا ہے۔ اگر میرے فاضل دوست اس پر بحث کرنے کی کوشش کریں۔ کہ Rules of interpretation کے مطابق 'May' اور 'Shall' کی force ایک ہی ہے۔ تو میں بصد ادب یہ عرض کرونگا۔ کہ جہاں یہ دونوں الفاظ اکٹھے استعمال ہوں۔ وہاں میں انکے اس اعتراض کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

خواجہ محمد صفدر — وہ تو یہ اعتراض کر ہی نہیں رہے۔

وزیر تعلیم — میرا یہ اعتراض ہی نہیں ہے۔

مسٹر مبین الحق صدیقی — تو حضور جہاں تک Constitutional یا قانونی پوزیشن کا تعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اور ہم اگر انگلش کو replace کرنے کے لئے کوئی مسودہ قانون لاتے ہیں اور اس کو پاس کرتے ہیں تو اس کا ہمیں پورا حق حاصل ہے۔ اور یہ فورم، یہ مقننہ Competent ہے کہ چاہے تو اس کو پاس کرے۔ اور Vires اور ultra vires کا جہاں تک سوال ہے، اگر اس ایوان نے پاس کردینا ہے تو وہ بل کی حیثیت رکھے گا، قانون کی حیثیت رکھے گا۔ اگر اس مقننہ نے اس کو reject کردیا مسترد کردیا تو وہ قانون کی حیثیت نہیں رکھے گا۔ جو آرٹیکل ۱۳۵ میں interpretation دی گئی ہے، اس سلسلہ میں چونکہ رولنگ بھی آچکا ہے، چونکہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا وٹو صاحب نے، میں اس کو دھرانا نہیں چاہتا کہ Vires of the Constitution اور ultra vires of the Constitution کسی ruling کے ذریعہ تھا، اسے Vires of the Constitution یا Ultra vires of the Constitution نہیں کہا جاسکتا۔ یہ تو قانونی پوزیشن تھی۔

جہاں تک اردو کو قومی زبان بنانے کا سوال ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان جب معرض وجود میں آیا اور پاکستان بنانے کے لئے ہم نے قربانیاں دیں تو اس کا مقصد یہی تھا ، Two-nation theory کا ، دو قوموں کی Theory کا مطلب یہی تھا کہ ہم من حیث القوم الگ ہیں ۔ ہمارا ایک معاشرہ ہے ، ہماری ایک تہذیب ہے ، ہماری ایک زبان ہے ، ہمارا ایک مذہب ہے ، ہمار ، ایک ثقافت ہے اور اسکی بنیادوں پر ہم نے کہا کہ ہمیں ایک الگ ملک چاہئے جس کا نام پاکستان ہے اور اب اس مملکت خدا داد میں اگر ہماری کوئی قومی زبان بھی نہ ہو ، اگر ہم اپنی قومی زبان کے لئے کوئی مسودہ بھی پیش نہ کرسکیں اور اپنی قومی زبان کو اپنانے کے لئے کوئی کوشش بھی نہ کرسکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جن مقاصد کے لئے ہم نے پاکستان حاصل کیا ، وہ آزاد قوم کے مقاصد ، وہ پورے نہیں ہوئے ۔ آزاد قومیں کیسے پہچانی جاتی ہیں ؟ آزاد قومیں اپنی زبان سے پہچانی جاتی ہیں ۔ آزاد قومیں اپنے لباس سے پہچانی جاتی ہیں ۔ آزاد قومیں اپنے اس کردار سے پہچانی جاتی ہیں جس کو قومی کردار کہا جاتا ہے ۔ آزاد قومیں اپنی روایات سے پہچانی جاتی ہیں ۔

آزاد قومیں اپنے جذبۂ آزادی سے پہچانی جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج ہم اپنے ملک کے بچوں کو کیا دے رہے ہیں؟ ایک قومی زبان بھی نہیں دے رہے ہیں۔ ہماری قوم کے بچے آج Mummy, Daddy, Papa کہنے میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ابا جان، امی جان کہنے میں ذرا عار محسوس کرتے ہیں کہ یہ امی جان، ابا جان کیا لفظ ہیں۔ وہ Mummy, Daddy, Papa کہنے میں خوش ہوتے ہیں۔ لباس میں بھی ایسے ہی Teddy لباس پہن کر خوش ہوتے ہیں۔ آخر یہ کیا چیزیں ہیں؟ یہی تاثر ہے کہ ہم نے آج تک وہ سامراجی ذہنیت نہیں چھوڑی۔ ہم میں ابھی تک اس غلامانہ ذہنیت کے عنصر باقی ہیں۔ اور جب تک ہم کوئی اپنی زبان نہیں رکھیں گے، جب تک ہماری کوئی زبان نہیں ہوگی تو ہم نہ کوئی national character ابھار سکتے ہیں، نہ کوئی قومی کردار ابھار سکتے ہیں اور اس سے من حیث القوم ہمارے بین الاقوامی کردار پر اور قومی کردار پر بھی برا اثر پڑے گا۔ تو جناب والا یہ بہت ضروری ہے کہ

ہم اپنی زبان کو اپنائیں۔ دنیا کے بڑے لوگ جب بھی آتے ہیں تو وہ اپنی زبان میں تقریر کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں انگریزی کا مخالف ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ انگریزی بچوں کو نہ پڑھائیں۔ انگریزی پڑھانے کا سوال نہیں ہے۔ علم تو چین سے بھی حاصل ہو تو حاصل کرنا چاہئے۔ لیکن ہماری قومی زبان تو ہونی چاہئے۔ ہندوستان نے مدت دراز پہلے ہندی کو اپنا لیا تھا۔ ان کی عدالتوں میں ہندی ہے۔ دفاتر میں کاروبار ہندی میں ہوتا ہے۔ وہاں ہندی compulsory ہے۔ لیکن ہم جب تک اپنی قومی زبان کو نہیں اپنائیں گے، بتائیے اس سے ہمارے قومی کردار پر کیسا برا اثر پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی بنیادی وجوہات کو مد نظر رکھتے ہوئے Articles of the Constitution میں یہ provision رکھی گئی ہے۔ کہ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اور جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ Shall be the national language کے الفاظ ہیں ہماری قومی زبان ہوگی۔ اب بتائیے کہ اتنی clear وضاحت کے بعد اور اس کی spirit جو میں سمجھتا ہوں (framers of the Constitution کے mind میں کیا تھا، یہ تو نہیں کہہ سکتا) جو میں سمجھتا ہوں وہ یہی تھی کہ اس کی اشد ضرورت ہے کہ جو سامراجی زمانے کی یادگار زبان ہے۔ جو ہم آج تک چلا رہے ہیں اور جسے لکیروں کے فقیروں کی طرح اسکو اپنائے ہوئے ہیں، اس کی بجائے ہم اپنی زبان میں کارروائی کریں۔ عدالتی کارروائیاں ہماری زبان میں ہوں۔ دفتری کارروائی ہماری زبان میں ہو۔ آج کراچی یونیورسٹی میں، ابھی کچھ عرصہ ہوا، یہ فیصلہ کیا گیا۔ اردو کو انہوں نے رائج کیا اپنی یونیورسٹی میں۔ اسی قسم کا فیصلہ کچھ پنجاب یونیورسٹی بھی سوچ رہی ہے۔ لیکن اب دقتیں کہاں پڑتی ہیں جناب والا؟ دقتیں یہاں آکے پڑتی ہیں کہ جب ایک بچہ پبلک سروس کمیشن کا امتحان دینے جاتا ہے تو وہاں چونکہ سوالوں کے جواب انگریزی میں ہی دے سکتے ہیں، اردو میں نہیں دے سکتے، وہاں اس کو دقت محسوس ہوتی ہے۔ وہاں وہ اپنے کو کچھ کمتر سمجھتا ہے۔ کچھ اس قسم کی ذہنیت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اب پبلک سروس کمیشن میں آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ سہولتیں دیں کہ اردو زبان میں سوال و جواب

کرسکتے ہیں۔ کسی ایک بچے کی ذہنی نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دماغ پر زیادہ سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ کسی بھی ملک کے بچے ہوں وہ اپنی زبان میں اپنے خیالات کا بہتر سے بہتر اظہار کرتے ہیں۔ آپ ان کو کوئی علوم و فنون پڑھائیے وہ اس کو بہتر طریقے سے اپنا سکتے ہیں۔ اپنی زبان کے اندر اظہار خیال بہتر طریقے سے کرسکتے ہیں دوسری زبانوں میں پڑھا کر ان پر لمبا بوجھ ڈالنا، اظہار خیال کی قوت کو کم کرنا، میرے خیال میں مناسب نہیں ہوگا۔ اگر آپ اپنی قومی زبان کو اپنائیں گے تو آپ کے بچوں کے لئے بھی سہولت ہوگی۔ وہ اظہار خیال یا تحریر جو بھی کرنا چاہیں گے، بہ آسانی کرسکیں گے۔ اور ان کے دماغ پر اتنا بوجھ نہیں ہوگا۔ تو میں آپ سے گذارش کروں گا کہ جہاں تک قانونی پوزیشن ہے وہ میں نے سمجھادی اور ان گذارشات کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ ہم اردو کو اپنائیں۔ بہر خدا آزاد ملک اور آزاد قوموں کی طرح سوچیں۔ یہ Constitution کے اور اس کی spirit کے عین مطابق ہے کہ ہم اپنی قومی زبان کو اپنائیں اور اس قسم کے مسودہ قانون کو پاس کریں۔

شاید ہوسکتا ہے، کوئی صاحب یہ اعتراض فرمائیں کہ صاحب اردو کو قومی زبان بنانے میں بہت سے دقتیں ہونگی۔ صاحب بڑا مشکل ہوگا۔ سائنس کیسے پڑھائیں گے ؟ Medicine کیسے پڑھائیں گے ؟ شاید اس قسم کے اعتراضات بہت سے صاحبان فرمائیں۔ تو اس سلسلہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حیدرآباد دکن کی چھوٹی سی ریاست تھی۔ وہاں اردو رائج تھی۔ دفاتر میں بھی رائج تھی۔ یونیورسٹی میں بھی رائج تھی۔ کالج میں بھی رائج تھی۔ ہائی کورٹ میں بھی رائج تھی۔ سکولوں میں بھی رائج تھی۔ وہاں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ ڈاکٹر بننے والے کسی صاحب کو کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ سائنس کے graduates کو کوئی دقت پیش نہیں آئی اردو دارالترجمہ وہاں قائم تھا۔ اور بھی ادارے قائم تھے۔ دفتروں میں باقاعدہ کارروائی اردو میں ہوتی تھی۔ کسی قسم کی دقت نہیں ہوئی اس کا practical تجربہ ہے۔ اب آپ یہاں کہیں گے کہ صاحب دقتیں پیش آئیں

گی۔ دقتیں تو ہرچیز میں پیش آئیں گی۔ ۱۹۷۲ میں Constitution نے کہا ہے کہ کمشن قائم کرنا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ۱۹۷۲ میں اس پر قانونی موشگافیاں کریں، بہتر ہے کہ آج سے ہم یہ کام شروع کریں۔ آج سے اپنے دفاتر میں اردو رائج کریں۔ اس کو سرکاری زبان بنائیں۔ اردو کا درجہ ماں کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور قوم کے ہر بچہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی ماں سے محبت کرے۔ اور اس کا لحاظ رکھے۔ اور اس میں اسکی بھی عزت ہے اور قوم کی بھی عزت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان کی بھی عزت ہے۔ اورمیں سمجھتاہوں کہ آج اس وقت جہاں تک اس اردو کے قانونی مسودے کا سوال ہے، اس کو اتنا معمولی نہ سمجھئے۔ اس وقت عوام کی نظریں ہم سب پر لگی ہوئی ہیں۔ وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ جہاں تک زبان کا سوال ہے۔ ہمارا کیا کردار ہے۔ اور اس سلسلے میں ہم کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ ہمارے ایوان کے تمام معزز ممبر تمام کے تمام ذمہ دار ہیں اور عوام کے رجحانات کا ان کے دل میں پورا احساس ہے۔ اور وہ اس مسودہ قانون کی ضرور حمایت کرینگے۔

جہاں تک اس کی spirit کا تعلق ہے۔ وہ تو وہی ہے جو کہ آئین کی دفعہ ۲۱۵ کی ہے۔ یہ اردو کو قومی زبان بنانے کے سلسلے میں ایک کارنامہ ہوگا۔یہ ایک تاریخ ہوگی اور تاریخ میں اس ایوان کے ان ممبران کا نام رہیگا جنہوں نے سب سے پہلے اس مسودہ قانون کے ذریعے اردو کو قانونی طور پر قومی زبان کا درجہ دیا۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب والا۔ جہانتک مجھے یاد ہے۔ جس وقت میں نے یہ بل پیش کیا تھا تو جناب وزیر تعلیم نے فرمایا تھا کہ انہیں اس بل کے مقاصد سے اختلاف نہیں۔ بلکہ اس وقت انہوں نے ایک قانونی نکتہ پیدا کرکے فرمایا کہ یہ آئین کے خلاف ہے۔ اگر انہوں نے یہ چیز واپس لے لی ہے۔ تو پھر اس بل کی مخالفت کی اور کیا بنا ہے۔

Mr. Speaker : Is the Minister opposing this motion?

Minister of Education : I am opposing that motion Sir, but that was one of the points in my speech, which was afterwards treated as a point of order. After the ruling of the Chair, now it has ceased to be a point of order, but I will reply to those points raised by my friends here.

علامہ رحمت‌اللہ ارشد— جناب والا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ آیا جناب وزیر اس بل کے اصول اور مقصد کی بھی مخالفت کرتے ہیں ؟

Minister of Education : I am opposing the motion.

جب میں اپنی معروضات پیش کروں گا تو اس میں سب چیزیں آ جائینگی۔

بیگم جہاں آرا شاھنواز (لاھور و ملتان ڈویژن)—صدر محترم۔ میں اپنے محترم بھائی علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم قومی مسئلے کی طرف مبذول کرا کر قوم پر بڑا احسان کیا ہے۔

صدر محترم۔ جس وقت میرے محترم بھائی صدیقی صاحب تقریر کر رہے تھے تو اس وقت میری آنکھوں کے سامنے میرے بچپن کا منظر ایک سما کی طرح گزر رہا تھا وہ فضا جس میں ہم لوگوں کی پرورش ہوئی تھی اس زمانے میں بچپن ھی میں ھمیں سب سے پہلے خالد بن ولید عمر فاروق اور سیرت‌النبی جیسی کتابیں پڑھائی گئی تھیں۔ اور ھم یہ کتابیں خوشی سے پڑھتے اسلام کی محبت اکابرین اسلام اور اسلام کے Heroes کی کارگذاریوں کی وقعت ھمارے دلوں میں جاگزیں ھو کر دل میں قوم کے بچوں کی عزت روز افزوں زیادہ ھوتی تھی۔

علاوہ ازیں جب ھمیں منظوم کلام پڑھنے کا موقع ملتا تو ھم غالب۔ ذوق۔ حافظ۔ جلال‌الدین رومی کا کلام اور سب سے زیادہ مسدس حالی پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ حالی کی نظمیں تو ھم ازبر کیا کرتے تھے۔ یہ فضا تھی جس میں ھماری پرورش ھوئی۔ آج مجھے رنج اس بات کا ہے کہ ھمارے بچوں کو وہ قومی فضا نصیب نہیں ھوئی۔ اب انہوں نے سب سے پہلے Keats-Byron اور Tennyson کو پڑھا بلکہ کئی ایک کو آج تک یہ معلوم نہیں کہ ھمارے نامور شاعر کون تھے اور ھمارا لٹریچر کیا ہے۔ ھمارے تمدن کا ذخیرہ کتنا ہے۔ اور ھمارا culture کیا شئے ہے۔

اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے آزادی حاصل کرتے ہی ہم میں سے وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہمیں آئین بنانے کے ساتھ ہی ساتھ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ پاکستانی قوم کو پاکستانی رنگ میں رنگا جاوے چنانچہ سب سے پہلا سوال قومی زبان کا اٹھایا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے ملک کے دونوں حصے ایک دوسرے سے جدا اور دور افتادہ تھے۔ اور ان کی زبانیں بھی مختلف تھیں۔ اس لئے یہ ایک بھاری رکاوٹ سامنے آئی۔ چنانچہ اس پر بڑی بحث و تمحیص ہوئی۔ اور بالاخر اس آئین میں۔ جو بدقسمتی سے (sent down the drain) ایک نالی میں بہا دیا گیا اس بات کا خاص طور سے خیال رکھا گیا کہ کم از کم وقت میں دونوں حصوں میں اپنی قومی زبانیں سرکاری زبانیں بنادی جائینگی۔ مقام افسوس ہے کہ ہمارے موجودہ آئین میں ۱۹۷۲ع تک قومی زبان کے مسئلے کو معرض التوا میں ڈال دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے اس اہم معاملے کے متعلق وضاحت کی ہے۔ اس وقت اس کے خلاف کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ قومی زبان کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے، اپنایا جائے۔ ہمارے لئے اپنی زبان کو اختیار کرنا باعث صد ہزار عزت ہوگا۔

صدر محترم۔ چین میں لوگ انگریزی جانتے ہیں۔ لیکن وہاں عام بات چیت چینی زبان میں کرتے ہیں۔ چین کے وزیر اعظم نے جب اس خاکسار سے باتیں کیں۔ جو تقریباً تین گھنٹے اور ۲۰ منٹ تک جاری رہیں۔ اگرچہ وہ انگریزی زبان جانتے تھے۔ پھر بھی وہ interpretor کے ذریعے مجھ سے باتیں کرتے رہے۔

آپ ترکیہ میں جائیے۔ وہاں بھی یہی حالت ہے۔ سارے ترکیہ میں اگرچہ کئی لوگ انگریزی جانتے بھی ہوں۔ تو بھی وہ باتیں ترکی زبان میں کریں گے۔ کیونکہ وہ لوگ غیر زبان کی بجائے اپنی زبان کو اپنانا اور اس میں بات چیت کرنا باعث عزت سمجھتے ہیں۔

صدر محترم۔ میں یہ نہیں کہتی کہ ہمارے بچے انگریزی نہ سیکھیں آخر ہم لوگوں نے بھی تو انگریزی سیکھی ہے۔ ہم نے لکھنا پڑھنا اور

تقریر کرنا بھی سیکھا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم اپنی زبان کی عزت نہ کریں۔ ہمارے بچوں کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنی زبان سیکھیں۔ اور دوسری زبان ایک secondary زبان قرار دی جائے۔ اور اپنی زبان اول زبان ہو۔ اس لئے میں اپنے نوجوان عزیز اور قابل بھائی وزیر تعلیم سے یہ درخواست کروں گی کہ حکومت کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو اردو زبان کو سرکاری زبان بنائے تا کہ وہ دیرینہ فضائیں جن میں ہم نے پرورش پائی تھی۔ پھر اس ملک کے گوشہ گوشہ میں پیدا ہوں۔ اور ہمارے بچوں کے لئے ویسا ہی ماحول پیدا ہو جائے جس میں سے وہ صحیح پاکستانی بن کر نکلیں۔ جب تک مائیں یہ زبان نہ سیکھیں گی۔ اس وقت تک خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں گے۔ کیونکہ اگر مائیں یہ چاہیں گی کہ گھر میں سوائے انگریزی کے اور کوئی زبان نہ بولی جائے۔ یا ان کو یہ معلوم ہی نہ ہو کہ ہمارا تمدن۔ ہمارا culture۔ ہماری زبان اور ہمارا literature کیا ہے۔ تو ان کی اولاد کیسے ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو سکے گی۔ اور وہ اپنی قومی زبان کیسے سیکھے گی۔ اس لئے یہ از بس ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ تمام اداروں میں اردو کو سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ تا کہ یہ بتدریج انگریزی کی جگہ لے سکے۔

صدر محترم۔ یہ کہنا کہ ہمارے پاس اردو زبان میں استعارے نہیں ہیں۔ یا یہ کہنا کہ اردو زبان میں equations وغیرہ کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ تو اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں عثمانیہ یونیورسٹی نے بہت حد تک یہ کام سرانجام دے رکھا ہے۔ آپ وہ کتابیں منگائیے۔ ان میں سے کچھ تو پہلے ہی ضرور آپ کے پاس موجود ہوں گی۔ ان کو اپنے تعلیمی اداروں میں رائج کیجیئے۔ تا کہ اپنی قومی زبان ایک مکمل زبان بن جائے۔ جلد ہر شعبہ و زندگی میں اردو کو اپنائیے۔ تا کہ ہمارا قومی وقار قائم ہو اور قوم ہر طرح سے قابل عزت بنتی جائے۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی پرزور حمایت کرتی ہوں۔

سیاں محمد اکبر (گجرات - ۱)— جناب والا۔ کسی قوم کی عظمت کا نشان جہاں اس کا پرچم۔ قومی لباس اور دیگر چیزیں ہوتی ہیں۔ وہاں میں سمجھتا ہوں سب سے زیادہ اہمیت قومی زبان کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ اپنی زبان پر قومیں فخر کیا کرتی ہیں۔

جناب والا۔ اس کی ایک مثال میں آپ کو عرب کی دیتا ہوں۔ وہ تمام دنیا کو جہاں عربی نہیں بولی جاتی۔ عجمی یعنی گونگا کہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی عربی زبان اتنی ارفع اور اعلیٰ زبان ہے۔ کہ جو شخص عربی زبان میں بات چیت نہیں کر سکتا۔ وہ گونگا ہے۔ اس لیئے میری گذارش یہ ہے کہ کسی قوم کی تاریخ یا کسی قوم کے کردار میں اس کی قومی زبان کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ قومی زبان کسی قوم کی یک جہتی کا نشان ہوتی ہے۔

جناب والا۔ برصغیر ہند و پاکستان میں انگریز حکمرانوں کی یہ منصوبہ بندی تھی اور جب ایسٹ انڈیا کمپنی یہاں آئی تو اس کا برملا نعرہ یہ تھا کہ ہندوستان کا شیرازہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بکھیرنے کے لئے ہندوستان کی مرکزی زبان کی حیثیت کو ختم کیا جائے۔ یعنی ہندوستان کی کسی زبان کو مرکزی حیثیت نہ دی جائے۔ تا کہ اس کا شیرازہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بکھرا رہے۔ اور اس کوشش میں وہ بہت حد تک کامیاب ہوئے۔ انہوں نے ہندوستان کو مختلف ریاستوں اور صوبوں میں تقسیم کر دیا۔ اپنی زبان یعنی انگریزی کو یہاں ہر طرح کا درجہ دیا اور اسے سرکاری زبان بنایا ۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ ہمارے ہاں آج تک قومی زبان انگریزی ہی ہے۔ اور یہ انگریزی کے فیضان صحبت کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے صاحب بہادر اپنی زبان میں گفتگو کرنا رجعت پسندی تصور کرتے ہیں۔

جناب والا۔ میری گذارش یہ ہے کہ گو کہنے کو تو ہمارے آئین میں یہ دفعہ موجود ہے اور اردو کو ہم نے سرکاری اور قومی زبان کا درجہ عطا کیا ہوا ہے۔ لیکن عملی صورت کیا ہے۔ آج تک

ہم نے اردو کو یہ حیثیت دینے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ آج تک ہماری حکومت نے اردو کو یہ سرکاری اور قومی حیثیت دلانے کے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ اور یہ حکومت کی بہت سخت نالائقی کی دلیل ہے۔ کہ وہ بات جسے آئین میں تسلیم کیا گیا ہے اور جسے اس حد تک ضروری سمجھا گیا ہے کہ اگر ہماری صوبائی حکومت ۱۹۷۲ تک اردو اور بنگالی کو سرکاری حیثیت نہ دے سکیں گی۔ اور وہ درجہ یا مرتبہ نہ دے سکیں گی تو صدر مملکت مجبور ہو جائیں گے کہ ۱۹۷۲ع میں ایک کمیشن مقرر کریں۔ جو ان کی زیر ہدایت لائحہ عمل اور اقدامات اختیار کریں کہ اس سے اردو اور بنگالی کو قومی اور سرکاری حیثیت دلائی جائے تو میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اگر اس ضمن میں ہم کوئی اقدام نہ کریں اور یہ سارا معاملہ صدر مملکت پر ہی چھوڑ دیں کہ وہ ۱۹۷۲ع میں جا کر کمیشن مقرر کریں تو یہ ہماری اور ہماری حکومت کی سخت نالائقی ہوگی۔ کیونکہ صدر مملکت پر جناب والا۔ اور بھی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ بھی نہیں کہ ۱۹۷۲ع میں اردو کی کمیشن بٹھائیں جناب والا۔ میں ایک سوال کرتا ہوں کہ آخر کیا امر مانع ہے کہ اردو کو یہ حیثیت دلانے کے لئے Bureaucracy جو سب سے زیادہ معترض ہے اس بات پر کہ اردو میں ہمارا سرکاری کاروبار نہیں چل سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے زیادہ دخل ان کی اپنی سہل انگاری کا ہے۔ کیونکہ اس وقت ہمارے بڑے بڑے افسران کی قابلیت اور خوبی یہ ہے کہ وہ نہایت شستہ اور عمدہ انگریزی بولتے اور لکھتے ہیں۔ کسی افسر کی تعریف کی جائے تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا انگریزی کا ڈرافٹ بہت اعلیٰ پایہ کا ہے۔ تو انگریزی انہوں نے اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا ہوا ہے۔ اور وہ اس حد تک اردو کی بابت احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انگریزی کی بجائے اردو کو اختیار کیا گیا تو تمام سرکاری کاروبار ٹھپ ہو کر رہ جائیں گے۔ لیکن میں ان کے خام دعوؤں کو جھٹلاتا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں چند ایک اعتراضات جو Bureaucracy کی طرف سے یا

ممکن ہے ہماری حکومت کی طرف سے کئے جائیں ان کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ سب سے پہلا اعتراض جو اردو کے متعلق کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں سائنسی اور ٹیکنیکل اصلاحات کو اپنانے کی گنجائش نہیں۔ اس کے متعلق میرے پیشروؤں نے بہت کچھ کہہ دیا ہے۔ میں اس میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا جیسا کہ ابھی میرے محترم دوست صدیقی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس چیز کو اس بات پر جھٹلایا جا سکتا ہے کہ جامعہ عثمانیہ میں تمام مضمون اپنی آخری حد تک اردو میں پڑھائے جاتے تھے میں اس پڑھائی اور کامیابی کی ایک مثال اپنے ہاں سے پیش کرتا ہوں۔ اور وہ زندہ مثال ہمارے انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں مسٹر جمال الدین ہیں۔ وہ جامع عثمانیہ کے انجنیئرنگ میں ڈگری ہولڈر ہیں اور انہوں نے ساری انجنیئرنگ کی تعلیم جامعہ عثمانیہ میں اردو میں حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ اس وقت ہمارے ہاں مغربی پاکستان میں انجنیئرنگ میں ایک بڑے عہدہ پر فائز ہیں اور ہمارے صوبہ مغربی پاکستان میں پلوں کے متعلق ایک اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ تو یہ ایک واقعہ جو عرض کیا ہے کافی ہے۔ اس بات کو جھٹلانے کے لئے کہ یہ کیا جائے کہ اعلیٰ تعلیم اردو میں نہیں دی جا سکتی۔ اور اس وقت اور بہت سی مثالیں ہیں کہ برصغیر ہند و پاکستان میں جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل بہت بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ جنہوں نے اردو میں تعلیم حاصل کی اور اس وقت اردو میں بڑی کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ میر لائق علی بھی ہیں اور بہت ایسے ہیں۔

جناب والا۔ دوسرا اعتراض جو بڑی شد و مد سے کیا جاتا ہے کہ اگر ہم اپنے کالجوں اور یونیورسٹی میں تعلیم تر تعلیم اردو میں دیں اور ہمارے ذریعہ تعلیم یکسر اردو ہو جائے۔ تو ہمارے جو طلبا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ اور یورپ جاتے ہیں ان کو وہاں بہت دشواریاں پیش آئینگی۔ اس اعتراض کا جواب صرف دو الفاظ میں دیتا ہوں کہ مجھے بتایا جائے کہ آیا وہ دیگر ممالک جو اپنے طلبا کو یورپ اور امریکہ کی یونیورسٹی میں بھیجتے ہیں مثلاً مصر۔ ایران۔ افغانستان۔ برما اور دیگر افریقی اور ایشیائی ممالک جو اپنے طلبا آج بھی یورپ اور امریکہ بھیجتے ہیں تو

کیا ان تمام ممالک کی جو اپنے طلبا کو وہاں بھیجتے ہیں قومی اور سرکاری زبان ہے کیا وہ تمام تر اپنے ملک میں تعلیم اپنی زبان میں حاصل نہیں کرتے اور پھر بھی وہاں جا کر تعلیم حاصل کر کے آ جاتے ہیں اور کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اور پھر جناب ایک اور پہلو ہے اگر یہ کہا جائے اور اگر اس مفروضہ کو درست تسلیم کیا جائے کہ دنیا میں تمام اعلیٰ تعلیم انجنیئرنگ میڈیسن یا اور دوسرے علوم میں انگریزی میں ہے۔ تو میں ایک سوال حکومت کی خدمت میں کروں گا کہ ان ممالک کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے جہاں کی سرکاری زبان انگریزی نہیں ہے۔ مثلاً روس۔ جاپان۔ جرمنی فرانس کی مثال پیش کر سکتا ہوں کہ وہاں انگریزی ذریعہ تعلیم نہیں یا سرکاری زبان انگریزی نہیں۔ تو کیا وہاں قابل انجنیئر پیدا نہیں ہوا یا آج تک کوئی بڑا ادیب پیدا نہیں ہوا۔ کوئی بڑا سائنسدان پیدا نہیں ہوا۔ کیا یہ درست نہیں کہ اس وقت روس تمام دنیا کو سائنس کے میدان میں پیچھے چھوڑ گیا ہے اور سب سے پہلے اٹامک نرجی کو قابو میں لانے کا سہرا روس کے سائنسدانوں کے سر ہے۔ اور اس کے بعد کیا یہ حقیقت کسی سے مخفی ہے کہ جاپان دنیا کے چند ترقی یافتہ ممالک میں ہے۔ وہاں کے انجنیئر بہت قابل انجنیئر گردانے جاتے ہیں۔ اور وہ انجنیئر انگریزی میں تعلیم حاصل نہیں کرتے اپنی زبان میں حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں جو احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے کہ اگر ہم اردو کو ذریعہ تعلیم بنائیں گے تو ہم اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں گے۔ یہ حقیقت نہیں یہ وسوسہ ہے۔ جو Bureaucracy ہمارے دلوں میں ڈال رہی ہے۔ اس کے بعد میں ایک اور شق لیتا ہوں کہا جاتا ہے کہ اگر سرکاری زبان اردو ہو جائے گی تو پھر عدالتی نظام معطل ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں، میں یہ گذارش کرونگا کہ آج بھی عدالتوں میں ضلعی لیول تک تمام کام اردو میں ہوتا ہے۔ آج بھی جتنے عرائض نویس دعوے یا جواب دعوے لکھتے ہیں وہ سب اردو زبان میں ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ جتنے گواہوں کے بیانات قلم بند کئے جاتے ہیں وہ تمام کے تمام اردو میں ہوتے ہیں ہاں اگر کچھ تکلیف ہے تو وہی

جو میں نے پہلے عرض کیا ہے ہمارے صاحب بہادر اردو میں لکھنا اور بولنا عار سمجھتے ہیں اس لئے ہمارے میجسٹریٹ اور جج صاحبان اپنا فیصلہ انگریزی میں لکھتے ہیں لیکن میں یہ گذارش کروں گا کہ جہاں ہمارے عرائض نویس بہت کم تعلیم یافتہ ہیں وہ بڑی عمدگی سے تمام کے تمام دعوے اردو میں تحریر کرسکتے ہیں۔ گواہان کے بیانات بھی اردو میں قلمبند کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جج اور میجسٹریٹ اپنے فیصلے اردو میں نہ لکھا کریں بات صرف اتنی ہے کہ وہ ایک ڈگر پر چل رہے ہیں جس کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اگر حکومت مجبور کرے تو وہ نہایت کامیابی کے ساتھ تمام کاروبار اردو میں چلا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑی دلیل اور ایک بڑا اعتراض جو اردو کے مخالفین کرتے ہیں یہ ہے کہ ہمارا رسم الخط بڑا دقیا نوسی ہے۔ اگر ہم اردو کو ذریعہ تعلیم بنائیں یا سرکاری زبان کے طور پر استعمال کریں تو ہمیں رسم الخط کی بڑی تکلیف ہوگی۔ کیونکہ ہمارا ٹائپ دقیا نوسی ہے۔ بہت مشکل ہے اس میں ٹائپ کرنا اور پرنٹ کرنا کار دارد والا معاملہ ہے تو اس ضمن بھی گذارش کروں گا کہ وہ زبانیں جن کا رسم الخط ہماری طرح کا ہے مثلاً مصر، سعودی عرب، ایران، افغانستان اور دیگر عرب ممالک ہیں۔ ان کا رسم الخط بالکل اردو جیسا ہے۔

انھوں نے اپنے یہاں دشواری پر کیسے عبور حاصل کیا۔ کیا تمام عرب میں عربی سرکاری زبان نہیں ہے اور اسی رسم الخط میں تمام ٹائپ اور چھاپے کا کاروبار نہیں ہے۔ اگر میں درست عرض کرتا ہوں تو میں یہ گذارش کرونگا کہ یہ رسم الخط والا اعتراض بہت بودا اور لغو اعتراض ہے اس میں کوئی وزن نہیں ہے۔ اسکے علاوہ میں ایک مثال عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا عظیم ہمسایہ چین ہے۔ اسکے رسم الخط پر نگاہ ڈالئے میرا دعویٰ ہے کہ چینی رسم الخط ہمارے اردو کے رسم الخط سے کم سے کم ایک ہزار گنا زیادہ دشوار ہے انکا جو ابجد ہے انکا جو Alphabet ہے ان میں بہت دشواریاں ہیں کسی طالبعلم کو چینی رسم الخط سیکھنے کیلئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے تو کیا چین نے اس دشواری کیوجہ سے کہ انکے بچوں کو اور انکے طالبعلموں کو چینی رسم الخط سیکھنے کیلئے بہت محنت کرنی پڑتی تھی فارسی یا انگریزی

رسم الخط بنایا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ چینی رسم الخط سیکھنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اسلئے میں رسم الخط کے بارے میں گذارش کرونگا کہ ہمیں یہ احساس کمتری کو دور کرنا چاہئے۔ ہمارا رسم الخط ماشاء اللہ بہت اعلیٰ اور ترقی یافتہ ہے اور اسمیں بہترین ٹائپ اور ایسی چیزیں رائج کیجا سکتی ہیں۔

اسکے بعد میں اسکے ایک پولیٹیکل Aspect کو آپ کی خدمت میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرونگا۔ ون یونٹ ہمارا جزو ایمان ہے اور یہ حکومت بھی دل سے چاہتی ہے کہ ون یونٹ قائم رہے اور مغربی پاکستان کے عوام میں یک جہتی اور یگانگت پیدا ہو تو جناب والا جب ہمارا پختہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ مغربی پاکستان کے عوام میں یگانگت اور یک جہتی پیدا رہے تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ ایک مشترکہ زبان کے بغیر کیسے ممکن ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مغربی پاکستان کے مختلف حصوں کی زبان مختلف ہو یا وہ زبان ہو جسکو ہمارے عوام نہیں جانتے ہیں اور کوئی بدیسی زبان ہو تو ایسی حالت میں کیا ممکن ہے کہ مغربی پاکستان کے عوام میں یگانگت اور یکجہتی پیدا ہوجائے۔ میں کہتا ہوں ہرگز نہیں پیدا ہوسکتی۔ مغربی پاکستان کے عوام میں یگانگت اور یک جہتی پیدا کرنے کیلئے اور ایک قوم ہونیکا شوق دلانے کیلئے یہ نہایت لازمی ہے کہ اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت دیجائے اگر اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت ہوگی تو تمام کام عدالتی کاروبار اردو میں ہوگا اعلیٰ تعلیم اردو میں ہوگی تو ہمارے عوام اسے اپنی زبان کہکر اسمیں پڑھنے اور لکھنے کیلئے فخر محسوس کریں گے۔ اور یہ امتیاز ہوگا کہ ہم پاکستانی ہمیں۔ تو ایسی صورت میں جناب والا اسکا جو میں نے سیاسی پہلو آپ کی خدمت میں پیش کیا اسکے لئے بہت ضروری ہے کہ اردو کو ہم قومی زبان بنائیں۔

ان تصریحات کے ساتھ مجھے یہ تسلیم ہے کہ اس وقت انگریزی تمام دنیا کی Lingua franca اور مشترکہ زبان ہے اور تمام دنیا کی مثال ہے جہاں وہ اپنی زبان سیکھتے ہیں وہاں انکے بچے اور انکے تاجروں کو تعلقات پیدا

کرنے کیلئے انگریزی زبان بھی سیکھنا پڑتی ہے اور صرف پاکستان کی انوکھی مثال نہیں ہے اور نہ ہوگی بلکہ تمام دنیا اسمیں ہمارے ساتھ شامل ہے۔ کیونکہ انگریزی زبان تمام دنیا کی غیر سرکاری طور پر زبان قرار دیجا چکی ہے۔ اگر دنیا نے اس مشکل پر عبور حاصل کرلیا ہے تو ہم بھی اپنی حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان بھی اس مصیبت پر عبور حاصل کرلیگا اور اگر ہم اردو کو قومی اور سرکاری زبان کی حیثیت دیں تو انگریزی پڑھنے سے کوئی کفر لازم نہیں آئے گا۔ جہاں ہم دیگر زبانیں حاصل کرتے ہیں عربی سیکھتے ہیں فارسی سکھتے ہیں وہاں میں سمجھتا ہوں کہ لازم ہونا چاہئے کہ ہم انگریزی بھی لازمی پڑھیں اور اس میں بھی استعداد حاصل کرلیں۔ کیونکہ اسکی آج یہ حیثیت ہے کہ دنیا کے تمام کاروبار کی زبان انگریزی ہے اور اسکی سرکاری طور پرحیثیت تسلیم کرلیگئی ہے۔

اسکے بعد جناب والا۔ بحث کی خاطر اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ ۱۹۷۰ع کے اواخر تک اسے قومی اور سرکاری زبان کی حیثیت دینے میں عملی دشواریاں ہونگی تو میں جناب والا یہ گذارش کرونگا کہ جو قومی اور ملکی معاملات ہوتے ہیں اور جنکے ساتھ ہمارا نظریاتی لگاؤ ہوتا ہے کیا جناب والا ان نظریات کو ہم اسلئے چھوڑ دیں گے کہ ان میں کچھ عملی دشواریاں پیش ہوجائیں گی۔ پاکستان بنانے میں ہمیں کتنی دشواریوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ لاکھوں جانیں ضائع ہوگئیں جب پاکستان معرض وجود میں نہیں آیا تھا تو ہم ڈرتے اور مثال کے طور پر کہتے اگر یہ معرض وجود میں آئیگا تو قوم نہیں رہ سکتی اقتصادی دشواریاں ہوجائیں گی جانیں ضائع ہونگی لیکن ہمنے یہ سب کچھ قبول کیا ایک نظریہ کی خاطر ایک عقیدہ کی خاطر اور جس پر ہم ایمان لے آئے۔ ہمنے جب ایک عقیدے کی حیثیت سے یہ تسلیم کرلیا تھا کہ آج پاکستان کا وجود مسلمانوں کیلئے ناگزیر ہے تو اسکے لئے ہم نے خوشی سے قربانیاں دیں گردنیں کٹوائیں اور کسی نے اپنی گردن پاکستان حاصل کرنے کے مقابلے میں زیادہ قیمتی نہیں سمجھا تو میں عرض کرونگا کہ اردو کو قومی زبان بنانے میں اتنی دشواریاں نہیں یہاں جانوں کی ضرورت نہیں ہوگی یہاں نہ خدا نخواستہ کسی کو قتل کیا جائیگا اور

نہ کوئی دقت ہوگی۔ ہاں کچھ صاحب بہادران ضرور ہیں جو اردو کو قومی زبان نہیں بنانا چاہتے لیکن آپ کسی دفتر میں چلے جائیں بڑے سے لیکر چھوٹے صاحب بہادران تک سب روانی سے اردو بولتے ہیں اور لکھتے ہیں اسلئے میں حکومت کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ ملک اور قوم کے مسائل کبھی پس و پیش اور لیت و لعل سے حل نہیں ہوتے اور آخر میں اب میں جناب والا عقیدے اور Faith کے متعلق کہتا ہوں۔ Faith کی تعریف کیا ہے؟۔ جناب آپ مجھے معاف فرمائیں گے اسے میں انگریزی میں عرض کرونگا۔

"To believe in something which your reason tells you cannot be true."

اگر ہم اس مسئلے پر اس انداز سے بحث کریں کہ جناب یہ ممکن ہے اور یہ ممکن نہیں ہے تو ممکن ہے بڑے بڑے فصیح و بلیغ مقررین یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوجائیں کہ اردو کو قومی زبان بنانے میں دشواریاں ہونگی اسلئے بہتر ہے کہ ابدالاباد تک پاکستان میں انگریزی ہی قائم رہے تو میں انکی خدمت میں گذارش کرونگا کہ عقیدہ بھی تو کوئی چیز ہوتا ہے جسکے تحت ہم نے آنکھیں بند کرکے بلا خوف تردید اس قسم کی قربانیاں دیدیں کہ پاکستان قائم ہوگیا۔ پاکستان اور اردو لازم و ملزوم چیزیں ہیں اگر ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا تو آج تک ہم پر قومی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ اردو پاکستان کی زبان ہوتی لیکن آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہم نے پاکستان میں اردو کو صحیح مقام نہیں دیا جو یقیناً دیا جانا چاہئے تھا اور اسوجہ سے ہماری گردن شرم سے جھک جاتی ہے۔

Mr. Speaker: The member may please conclude his speech.

Mian Muhammad Akbar: Sir, I have to say a lot.

Mr. Speaker: There are yet so many members who want to speak.

میاں محمد اکبر— جناب والا آپ معاف فرمائیں میرے خیالات آپ کے ایک لفظ کہنے سے منتشر ہوگئے۔ تو میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ جب ہم نے ایک عقیدہ ہوکر پاکستان تسلیم کیا اور اسکی تمام دشواریوں

پر بھی عبور حاصل کرلیا تو اسی طرح ہم دین و ایمان بنالیں کہ ہمیں اردو کو ذریعہ تعلیم بنانا ہے اسکو سرکاری حیثیت دینا ہے اسکو قومی زبان کا درجہ دینا ہے تو کوئی بھی دشواری ہماری راہ میں حائل نہیں ہوسکتی اس ضمن میں، میں آپ کی خدمت میں کمال اتاترک کی مثال پیش کرتاہوں جسنے ایک تاریخ مقرر کرکے اپنے ملک میں حکم کردیا تھا کہ ملک کی زبان ترکی ہوگی اور اسکا رسم الخط رومن ہوگا تو انہیں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوئی۔ اور اپنی قومی زبان بھی ترکی بنالی۔

تو جناب والا ۔ چونکہ آپ کا ارشاد ہے۔ کہ بہت سے اور مقررین نے بھی اپنے زرین خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے میں ایوان کا مزید وقت نہیں لونگا۔ اور اس حکومت سے یہ درخواست کرونگا۔ کہ وہ لیت و لعل اور پس و پیش کو چھوڑیں۔ اور بیورو کریسی کے کہنے پر نہ چلیں۔ اور اردو کو اپنی قومی اور سرکاری زبان کی حیثیت سے اپنالیں۔

Mr. S. M. Sohail : (Karachi II) Mr. Speaker, Sir, on a question like this I think there can be hardly two opinions. If we try to examine how the English language was introduced into this country and also try to examine the why and wherefore of that, then we can easily and immediately understand as to what is our clear duty at the present moment.

خان سلنگ خان—ذرا یہ وضاحت کرلیں کہ یہ **support** میں بول رہے ہیں یا اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker : Let us see.

Mr. S. M. Sohail : Mr. Speaker, I was in the midst of submitting that if we examine how the English language was introduced in this country then we can immediately understand as to what we should do now.

Sir, when the English came here the Court language in this country was Persian. It was felt necessary by the English to replace Persian by the English language. After a long and searching examination made by them of the requirements of that period it was not very easy to bring about two thousand Englishmen in Indian well-versed in Persian who could be the best scholars in Persian because after all the rank and file of their officials was drawn from this sub-continent and all of those people knew Persian very well. The option before them was whether they should draft about two thousand Englishmen knowing Persian very well and thereby run the administration of the country in the Persian language or adopt the policy of introducing English

in the sub-continent train hundreds and thousand of people in Colleges where the English language was taught and thereby change the entire set up and the way in which the Administration in this country was being run. They decided in favour of the latter. They thought that a foregin rule on a foreign land cannot run for any length of time unless the minds of the people are trained to accept the culture of the conquering nation. And, therefore, it was necessary to bring out a large army of trained people—a large number of scholars, professors, teachers, doctors, Engineers in all walks of life who could adopt the English culture and who could vouchsafe and stand for the English culture and defend it against all those who wanted to run the country along the old lines of the Muslim culture. Therefore, it was for this reason that the English language was introduced in the Courts, in the schools and in the colleges of this country. Now, I ask my time that we take, the extent to which we with hold that right from the nation, to that extent we are guilty of a serious crime

Khawaja Muhammad Safdar: No.

Mr. S. M. Sohail : If the answer is 'yes' then we should certainly gon on with the English language: we have no reason to change it. If on the contrary they feel that the reason for continuing the use of English language now does not subsist then the answer is clear. And, Sir, it will be an article of bad faith to the nation not to give it its national language and the time that we take, the extent to which we withhold that right from the nation, to that extent we are guilty of a serious crime.

That is very clear logic. Now, Sir, at least we have got to be consistent. When we were continuing our fight for Pakistan we used the argument that we are a nation. Now, Sir, for establishing the fact that they are a separate nation as against the Hindus they said, we have a different culture embodied in a different language, different from that of the Hindus and that other language they said was the Urdu language. We are pledged—ourfaith is pledged to the introduction of Urdu language in this country as a national language. It is no more open to us to say that we are not going to do it or delay it (postpone it indefinitely).....or do it at some future date. It is not open to us. As I said before it will be an article of bad faith not to do it now and here, I submit with respect. I know that there art serious difficulties. It will be wrong to say that there are no difficulties in introducing the Urdu language now in all spheres and at all levels. The difficulties are there but the difficulties will be there at all times. Whenever you wish to substitute the Urdu language for the English language you will have to face difficulties. That is the point. Where is the point in postponing to face the situation which you have to face at one time or the other. At best you are just postponing it. We should not do it. There is a lot of sense when it is said that in the Urdu alphabet—Arabic alphabet rather, because Urdu has been taken verbatim from the Arabic alphabet—there is difficulty in reproducing it. There is difficulty in typing it. There is no doubt about that. But once we make up our minds that we are going to substitute the Urdu language for the English language, for reasons which I need not enumerate because they have been

repeated and infineture. I take it for granted that everybody here in this House as everybody else in the country is in favour of having the Urdu language as the national medium of instruction and as an official language at all levels. That being so, the question of difficulties is of secondary importance. We have to solve it. We have to face it. We have got to appiy our minds to solving it and I have no doubt that once we start doing it we shall be able to do it. As Member has rightly pointed out that Turkey has adopted the Roman script en bloc. The language continued to be Turkish but the script became Roman. They adopted it. They have been working it for the last so many years and they are working it very successfully. Well, if it is really so some competent persons will have to be put on the job to see whether the difficulty is real. The difficulty of alphabets is as real as I take it to be or as it has been presented to be. If it is real we ave to turn the corner and will have to find a remedy for that. But the remedy can never be to delay the adoption of the Urdu langauge because of these small difficulties which are incidential to the adoption of the language. The difficulties will be there whenever we want to adopt it. I have been constantly hearing that if you are going to adopt Urdu what about Punjabi, what about Sindhi what about Baluchi and I feel that a section of the House is getting ready to start along these lines. My respectful submission is: please ponder over the question. When you adopt Urdu as the National langauge you adopt it in place of English. You do not adopt Urdu in place of Punjabi, or in place of Sindhi or in place of Baluchi or in place of any other regional language. All these other regional languages; let me make myself very clear, shall be protected and continue to get that protection from the State which is their right. So let there be no misunderstanding on that point. Urdu sholud replace English; English should go.

Sir it looks paradoxical that when I am talking on the subject, and when I am trying to advocate the cause of Urdu, I am straining my lungs and speaking in English. Well Sir that is the reason; you can understand the difficulty; because of your having put English here as a national language for such a long time, a man like me has been trained to speak in English. He can express himself better in English than he can in Urdu. And it is against this evil that I am trying to tell you that if you do not do this today, the result will be that your best boys, your best people will be trained in English, they will continue to think in English, they will continue to dress like the English, and they will continue to behave like an Englishman. They will look down upon all those other who do not behave in that manner. Therefore Sir I sound a note of warning that it is against our national respect. Only the other day we had the Chinese Premier addressing us here. I will tell you that the Chinese Premier knows English much better than many of us sitting here, perhaps much better than, well me atleast. Yet he spoke in Chinese with the help of a translator. (*interruption*) Well, my friend perhaps could not understand me. I say I am speaking English, which is to illustrate the point that I am trying to make. I am trying to make out this point that if you do not teach your people Urdu, they will continue to behave like me. Then they will have their best training in English and they will speak English. It is against them. I hope my friend will understand (*interruption*).

Mr. Speaker : No interruption please.

Mr. S. M. Sohail : I was on the point Sir that the Chinese Premier addressed a Press Conference at Karachi; our press people were there, and he spoke Chinese. His interpreter made a peculiar remark, and then the Chinese Premier said 'No; I have said this', and he spoke beautiful English. The press people said: well, you know English, why not address in English? He said: No: No: and he again continued in Chinese.

Sir only those who have had experience can tell you what national humiliation it is before a foreigner when the foreigner takes the full impact of the position that our national language is English, so much so that we have not been able to develop our national language. I cannot describe it in words. It is something we feel and those who have had an occasion must have felt it. I hope there are quite a number of people here, who must have had that occasion.

So Sir let us throw away all pretexts, let us not try to procrastinate, and let us try to make up our mind. It is difficult, we all say it is difficult, but the difficulty has got to be faced. I submit Sir in respect that let us do so and begin it on the day that is enumerated here in this Bill, that sometime in 1965 Urdu should replace English. There is plenty of time; it could have been earlier Sir. Can I have your leave Sir to tell the House do they not know that some of our best schools today are missionary schools, are christian missionary schools, where our best boys from those classes, which are going to rule this country, are educated. All of them are going to such schools. Why are they going there? Who is going to rule this country for the next twenty years? It is those boys who are now being trained in the missionary schools, in the Grammer schools in English, who are imbibing English culture through Christian nuns and Christian padres, and all these are people who are going to rule us for the next twenty years. Will you Sir put up with this situation? The answer is to have paralled schools of your own, which can give that type of education to your boys. The answer is not to wail and cry over why they are doing this. They are doing this because there is vacuum and they are attracting the boys because there is no other good school, and they will continue to do so. If now you change by a stroke of pen that our language is Urdu, off they go. They will bundle off. Even if they continue-and let them remain here, we do not want them to bundle off—why are the Grammer schools able to attract better staff, better teachers than other schools? Because of the language difficulty. They have got the people, who are masters of the language. They have better master of Eglish than possibly we can have. It is for this reason that they are able to do better. Therefore, if by one stroke of pen we do away with English, that is a great achievement.

I submit in the end that we may have passed many bills, which are now adorning the statute books, but we have to take stock of our conscience sometime, and to find out what we have done. Some of them are very good; some of them have not been that good; but about this bill Sir if you throw it away what would you feel in your conscience? Will you feel that you have done a right thing? I hope not. You don't have that feeling. But if you don't have that feeling, then why not pass it. There is nothing wrong in it. Cons-

titution allows it and we all want it. Heavens are not falling. On the con trary, we are going to do a very good thing.

Therefore Sir while making a spirited defence in respect of this Bill, I appeal to the conscience of the House to pass this Bill as it is.

سسٹر عبدالرازق خان (مردان-۳)— جناب سپیکر۔ National language Bill جو کہ جناب علامہ ارشد نے پیش فرمایا اور جس کی سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ بھی آگئی ہے، اس کی حمایت میں پہلے ہی معزز ممبر صاحبان بول چکے ہیں۔ میں بھی اس کی حمایت کے لئے کھڑا ہوا ہوں (خوب۔ خوب)

جناب والا ۔ National language Bill میں جو مقاصد بتائے گئے ہیں، وہ ایسے ہیں کہ جن کو سمجھنے کے لئے دماغ پر کوئی زیادہ زور نہیں دینا پڑے گا۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں پاکستان کے آئین کے مطابق، جیسا کہ آئین میں ہمیں یہ حق دیا گیا ہے اور یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ۱۹۷۲ تک اردو کو بطور قومی زبان کے اپنا لیا جائے گا۔ اس بل کا یہ مقصد ہے کہ عدالتوں میں اور حکومت کے تمام امور سر انجام دینے میں بجائے انگریزی کے جو کہ غیر ملکی زبان ہے اور جس زبان کے بولنے والوں نے ہم پر تقریباً ایک سو سال حکومت کی ہے اور جن کی مظالم داستانیں اتنی طویل ہیں کہ جب کبھی خیال آتا ہے تو ان سے حقارت اور نفرت کی فضاء پیدا ہوجاتی ہے، تو اس زبان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس بل میں جو مقاصد سامنے رکھے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اور قوم کی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی ہم اس نیک مقصد کی حمایت نہ کریں گے تو یہ اپنے فرائض سے کوتاہی ہوگی۔ (حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب والا ۔ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اس کی ضرورت پاکستان کے قیام کے وقت یا اس سے پہلے توجہ تھی سو تھی۔ لیکن اب وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد اردو کی اہمیت بطور سرکاری زبان اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔

جناب والا — جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مغربی پاکستان میں کئی regional languages ہیں - مثلاً پشتو - پنجابی - سندھی اور بلوچی - کراچی میں اپنی قسم کی اردو زبان بولی جاتی ہے - تو ان مختلف علاقائی زبانوں کے علاوہ ہمارے عوام اگر اور کسی زبان کو آسانی سے سمجھتے ہیں تو وہ اردو ہی ہے جو خوش قسمتی سے ہماری قومی زبان بھی ہے - تو میں نہیں سمجھتا کہ اگر اسے سرکاری طور پر قبول کرلیا جائے اور ہمارے ہاں دفتروں میں تمام سرکاری امور اردو میں ہی انجام پائیں تو کونسی قیامت آجائیگی - یہ حیلے بہانے جو کثرت سے تراشے جا رہے ہیں - کہ اگر ہمنے اردو کو اپنالیا اور اردو کو بطور قومی زبان کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نافذ کردیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ علوم جو اس وقت انگریزی زبان میں ہیں - اردو ہمیں اس کے بدل کے طور پر کام نہ دے سکے گی - اور ہم پسماندہ رہ جائینگے - میرے معزز دوستوں نے یہاں بہت سی مثالیں پیش کی ہیں - انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی مثال بھی پیش کی ہے - جسے میں دہرانا نہیں چاہتا - لیکن میں ان سے ایک معمولی سا سوال پوچھتا ہوں - یعنی یہ کہ وہ زبان جو ہم اپنی ماں کی گود سے سیکھکر آتے ہیں - وہ زبان جس میں ہم اپنے روز مرہ کے امور سر انجام دیتے ہیں - اگر اسی زبان میں ہمارے ہاں تعلیم دی جائے تو کیا ہمارے طلبا اسے انگریزی سے بہتر نہ سمجھ سکینگے اور اس میں بہتر طریق پر اہلیت اور صلاحیت حاصل کر کے اسے زیادہ اچھے طریق سے استعمال نہ کر سکینگے - میرے خیال میں اردو کے خلاف جتنے بھی دلائل پیش کئے جارہے ہیں - ان میں کوئی وزن نہیں - یہاں سب سے بڑی یہ دلیل دی جارہی ہے کہ یہ constitution کے خلاف ہے - میں اس سے بھی اتفاق نہیں کرتا - کیونکہ constitution میں تو یہ صاف طور پر لکھا ہے کہ ہماری قومی زبان اردو ہوگی - اور انگریزی کو replace کرنے کیلئے ہماری کوششیں جاری رہینگی - ۱۹۷۲ع میں جناب صدر مملکت ایک کمیشن مقرر کرینگے جو یہ رپورٹ کریگا کہ آیا واقعی انگریزی کی جگہ اردو لے لے - اور اسے replace کیا جائے یا نہیں - نہیں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - اگر اس میں کوئی کمی یا خامی رہ گئی تو انگریزی کو replace کرنے

کی غرض سے ان خامیوں کو بھی دور کیا جائے گا۔ لہذا اگر ہم آج سے کوشش شروع نہ کریں۔ اور محض اس ڈر کے مارے نہ کریں کہ اس میں ہمیں مشکلات پیش آئینگی۔ اور ہمیں تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اگر ہم آج سے یہ کوشش نہ کریں کہ ان تکالیف کو عبور کریں۔ اور ان پر قابو پائیں۔ تو اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ جب ۱۹۷۲ء آجائیگا تو ہمیں دوبارہ اس کے متعلق سوچنا پڑیگا اور اس طرح ہم دو ہزار سال تک بھی اردو کو بطور قومی زبان اپنا نہ سکینگے۔ لہذا اب میں ان دلائل کو دھرانا نہیں چاہتا جو یہاں معزز ممبران نے پیش کئے ہیں۔ میں تو out right یہ چاہتا ہوں کہ گو میری مادری زبان پشتو ہے۔ مگر اردو کو بطور قومی زبان اپنایا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ regional languages کو بھی ترقی دی جائے۔ کیونکہ ہمیں اپنی زبان سے بھی محبت ہے۔ لہذا میں وزیر تعلیم سے درخواست کرونگا کہ وہ ہمارے ہاں ابتدائی مدارس میں پرائمری تک پشتو میں تعلیم دینے کا انتظام فرمائیں تاکہ ہمارے ذہن اور بھی اچھی طرح کام کر سکیں۔ اور ہم اپنی قومی زبان اردو کی اس سے بھی زیادہ حمایت کر سکیں۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر — سید ظفر علی شاہ، کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

میر حاجی محمد بخش تالپور (تھرپارکر۔ ۴) — (سندھی)

جناب والا :— میری گذارش یہ ہے کہ اردو کو جو کہ ہماری قومی زبان ہے انگریزی زبان سے زیادہ اہمیت دینی چاہئے کیونکہ انگریزی ایک تو غیر زبان ہے دوسرا یہ ماضی کے حکمرانوں یعنی انگریزوں کی یادگار ہے۔ اور پھر اگر آپکو انگریزی آج یا کل ختم ہی کرنا ہے تو اسے جلد ختم کرکے اردو کو جو کہ ہماری قومی زبان ہے جلد رائج کیوں نہ کردیا جائے۔ آپکو اردو یا کسی بھی علاقائی زبان کو قبول کرنا پڑیگا۔

جناب عالی میں گذارش کرونگا کہ اردو عوام کی زبان تھی اور عوام سے ہی نکلی اسلئے اس زبان کو عوام میں ہی رہنا چاہئے اور اسکو

قومی زبان بنانے کی غرض ہے آسان تر بنایا جائے کیونکہ سندھی لوگ یہ زبان اچھی طرح پڑھنے یا بولنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ اسے مصری یا عربی رسم الخط میں لکھا جائے۔

جناب عالی — میری گذارش یہ ہے کہ بڑی بڑی عدالتوں کو حکم صادر کیا جائے کہ وہ آئیندہ مقدموں کے فیصلے انگریزی کی بجائے مقامی زبان یا اردو زبان میں لکھا کریں۔

چودھری سعی محمد — جناب والا — معزز ممبر اردو میں تقریر کیوں نہیں کرتے ؟

حاجی میر محمد بخش تالپور — جناب والا — میں سندھی میں تقریر کر رہا ہوں تو چودھری سعی محمد صاحب کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے ؟

خان اجون خان جدون — جناب والا — اردو زبان کی حمایت میں تقریر ہو رہی ہے تو معزز ممبر اردو میں کیوں تقریر نہیں کرتے ؟

Haji Mir Muhammad Bux Talpur : This is my right.I can develop my arguments easily in this language.

Mr. Deputy Speaker : He can speak in any recognised language.

حاجی میر محمد بخش تالپور — جناب عالی — یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اردو یا دوسری علاقائی زبانوں میں سائنسی یا ادبی مواد موجود نہیں ہے۔ اسکی یہ مثال ہے کہ شاہ عبداللطیف بھٹائی نے سندھی زبان میں اونٹ کو ۱۲ ناموں سے پکارا ہے۔ (قطع کلامیاں)۔

Mr. Deputy Speaker : Those members who speak English and don't understand Sindhi should keep order in the House.

حاجی میر محمد بخش تالپور جناب عالی — آخر میں میری گذارش یہ ہے کہ انگریزی زبان کو جو کہ عہد غلامی کی یادگار ہے امروز و فردا

میں ھی ختم کردینا چاھئے تاکہ اس غیر ملکی زبان سے وابستہ غلامی کے رجحانات اور عادات دور ھوجائیں اور اسکے ساتھ ھی علاقائی زبانوں کو بھی ترقی دیکر وسعت دی جائے اور ایسا اھتمام کیا جائے کہ اردو صرف انگریزی کی جگہ لے سکے نہ کہ علاقائی زبانوں کی بھی۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ھوئے۔)

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ۔۱) — صدر گرامی — آج میں اس معزز ایوان کی فضا کو دیکھ کر بے حد مسرور ھوا ھوں خاص طور پر اس پر خوشی ھوئی ھے کہ ھم سب قومی زبان کے مسئلہ پر متفق ھیں اور اس ایوان کے ھر گوشہ سے قومی یک جہتی کے پیش نظر ایک ھی آواز آرھی ھے اور تمام معزز ممبران متفق ھیں۔ حقیقتاً یہ بات اس ایوان کے لئے اس صوبہ کے لئے بلکہ اس صوبہ کے عوام کے لئے فخر کا باعث ھے اس لئے میں سارے ایوان کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ھوں۔

کیوں نہ کتنے ھی ھمارے اختلافات سیاسی نہج پر ھوں اقتصادی مسائل کے متعلق ھوں یا دوسرے اور مسائل پر ھمارے کتنے ھی اختلافات کیوں نہ ھوں لیکن آخر ھم ادھر کے بیٹھنے والے ھوں یا ادھر کے بیٹھنے والے ھوں جہاں تک حب الوطنی کا تعلق ھے اور ھمیں اپنے ملک سے محبت کا تعلق ھے ھم ایک ھیں۔

صدر گرامی — یہ اردو کا مسئلہ ھمارے لئے کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ اس بات کا فیصلہ کہ اس ملک کی زبان اردو ھوگی۔ یا ھماری قومی زبان اردو ھوگی آج سے ایک صدی پہلے ھو چکا ھے۔ آپ کے علم میں ھوگا کہ ۱۰۰ سال پہلے جب مسلمانوں کی بادشاھت اور حکمرانی کا چراغ ٹمٹما رھا تھا اور مغلیہ خاندان کی حکومت اپنی متعدد کوتاھیوں اور کمزوریوں کے باعث ختم ھورھی تھی اس وقت قدرت کی طرف سے تنزل کے اس دور میں عین اس وقت جب کہ سیاسی اقتدار ختم ھو رھا تھا اس زبان کو جنم دیا جا رھا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ھے جب اسے اردوئے معلے کہا جانے لگا تھا۔ مغلیہ خاندان کے آخری دور میں پیدا ھوئی اور قدرت کو منظور تھا کہ یہ ایک زبان بالاخر ایک ملک

کو تشکیل کرے۔ جو اس کے عوامل اور اس کے جملہ محاسن اور خوبیوں کو اپنائے اور یہ چیز پاکستان کے مطالبہ میں قائم ہوئی۔ بالاخر پاکستان بنا اور اسکے قیام کے دوسرے محرکات میں سے سب سے بڑا محرک اردو زبان تھی۔ ہندو کی تنگ نظری کی وجہ سے یہ زبان ہر صغیر ہند و پاکستان کی قومی زبان نہ بن سکی۔ حالانکہ اس ملک کے ۴ کروڑ انسان ہند و پاک میں اسے قومی زبان بنا سکتے تھے۔ ہندو کی تنگ نظری تھی اس نے مسلمان کے اقتدار کو ختم کرنے کے لئے اردو کے خلاف اپنی نفرت اور عصبیت کا مظاہرہ کیا اور اسی تنگ نظری کی وجہ سے اردو کو نہ اپنایا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج یہ کہاجارہا ہے کہ اس میں عملی مشکلات در پیش ہیں یہ تو ہندو نے مخالفت کی بنا پر کہا تھا کہ یہ بدیشی زبان ہے۔ یہ مسلمانوں کی زبان ہے اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ پاکستان کے رہنے والوں کی زبان اردو ہوگی۔ اسی لئے وہ اس کے خلاف تھے۔ حالانکہ اس میں کوئی ایسی مشکلات نہ تھیں اور نہ کوئی دقتیں تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کوشش ہی نہیں کی اور اردو کو قومی زبان بنانے کی تجویز کو عملی جامہ نہیں پہنایا۔ مجھے اس سے اختلاف ہے کہ اس میں بڑی مشکلات ہیں اور حکومت کے لئے کئی دقتیں درپیش ہیں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی کوشش کی جاتی تو اب تک یہ زبان کتنی منازل طے کر چکی ہوتی۔

میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آج سے ۱۶ سال پہلے جب حیدرآباد دکن میں مسلمانوں کی حکومت تھی اس وقت کونسا ایسا علم تھا جو اردو میں نہ تھا۔ ڈاکٹری۔ انجینرنگ اور سائنس کے تمام علوم کا اردو میں ترجمہ ہو چکاتھا۔ اور نہایت کامیابی سے حکومت کے ہر شعبہ میں کام ہوتا تھا۔ وہاں کی سرکاری زبان اردو تھی۔ اب یہ تو محض بہانہ ہے کہ ہم اردو نہیں لاسکتے اور اسے سرکاری زبان نہیں بناسکتے۔

صدر گرامی۔ میں یہ پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج اردو زبان ہر علم کی پوری طرح متحمل ہوسکتی ہے اور ہر چیز کا اس میں

دخل ہو سکتا ہے۔ اصل میں بات یہ ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت ابھی تک ذہنی طور پر فیصلہ نہیں کرسکی۔ میں انگریزی کی افادیت کو جانتا ہوں اور انگریزی کی ہمہ گیر افادیت سے بخوبی واقف ہوں لیکن گذشتہ ۱۶ سال میں نہ ہم انگریزی کو اپنا سکے اور نہ اردو کی طرف رجوع کرسکے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گذشتہ ۱۰-۱۵ سال پہلے کا ایک Matriculate انگریزی میں کتنی دسترس رکھتا تھا اور کتنے اچھے طریقہ سے بول سکتا تھا اور انگریزی لکھ سکتا تھا لیکن آج بی۔ اے پاس اور ایم۔ اے پاس انگریزی میں خط نہیں لکھ سکتا۔ اسطرح نہ آپ اردو کو اپنا رہے ہیں نہ آپ قومی زبان کو ترقی دے رہے ہیں نہ انگریزی سے جو افادیت ہوسکتی ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور نہ آپ اس سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اس دو رخی پالیسی سے آپ کو عملی طور پر بے پناہ نقصانات پہنچ رہے ہیں اس میں اگر مشکلات ہوں بھی تو اس کا مقابلہ کرنا چاہئے صرف آنکھیں بند کرکے یہ اعتراض کہ اس میں خطرات ہیں نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے میں وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ ۱۹۶۵ء میں ابھی کافی عرصہ ہے کافی وقت ہے اگر وہ چاہیں تو اس بل کا application ایک مہینے کیلئے دومہینے کیلئے چار مہینے کیلئے ایک سال کیلئے ملتوی کردیں لیکن یہ ایک بہت بڑا المیہ ہوگا اگر اس ایوان نے اس بل کو منظور نہ کیا اسلئے میں بصد ادب تمام ممبران کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اس بل کو متفقہ طور پر پاس کریں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ایک قومی مسئلہ پر باوجود اختلاف کے ہم ایک ہیں۔

راؤ خورشید علیخاں (منٹگمری ۔۳) — جناب یہ سوال اتنی بڑی اہمیت کا حامل ہے اگر میں یہ کہوں کہ یہ مسلمان کہلانے والی قوم جس قوم کو دنیا میں منفرد مقام حاصل کرنا چاہئے تھا وہ آج اس مقام کو حاصل نہ کرسکی اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری آج تک کوئی قومی زبان نہیں ہے ہمنے اسکو کوئی سرکاری حیثیت نہیں دی۔

جناب سپیکر اسبات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک قوم کی اٹھان اسکے مخصوص تقاضوں اسکے نظریات اخلاق اور اسکی تہذیب و تمدن کی

بنیاد ہوتی ہے ظاہر بات ہے کہ یہ چیزیں جنکی طرف میں نے اشارہ کیا ہے انکی آبیاری قومی زبان سے ہوتی ہے - قومی زبان کی عدم موجودگی میں کیا مسائل برآمد ہوتے ہیں اس پر لمبی چوڑی تقریر کرنیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہر ملک کی اجتماعی زندگی میں جو نقشہ نظر آتا ہے اس پر ایک نگاہ غلط انداز ڈالنے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا ہے - وہ یہ ہے کہ دعوی تو ہم کرتے ہیں اسلامی ثقافت کا، اسلامی تہذیب کا، اسلامی تمدن کا لیکن ہماری اجتماعی زندگی کی جدوجہد بالکل اسکی ضد ہے - یہ کتنا عبرت کا مقام ہے کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ہمنے اس تہذیب و تمدن کی آبیاری نہیں کی جسکو ہمنے اپنے مقاصد میں اپنے سامنے رکھا تھا بلکہ اسکے برعکس ہمنے اپنی زندگی کا ایک رخ متعین کیا اسکے لئے انتہائی ضروری ہے کہ جسطرح سے ہم اپنی اجتماعی زندگی کی اصلاح کرنے کیلئے دوسرے ذرائع اختیار کررہے ہیں قومی زبان کو سرکاری حیثیت دینے میں بھی ہمیں مزید کسی تساہل و کوتاہی کا مظاہرہ کم سے کم اس سٹیج پر نہیں کرنا چاہئے جبکہ اس معزز ایوان نمائندگان کے سامنے علامہ ارشد صاحب نے اس بل کے ذریعہ یہ مسئلہ کھولکر ہمارے سامنے رکھا ہے اس پر اجتماعی حیثیت سے متفق ہونا کوئی بات نہیں ہے لیکن بار بار اس قوم کو سمجھانے کے باوجود اگر وہ غلط روش پر قائم رہنے کیلئے اصرار کررہی ہے تو اس تہذیب کی تباہی کا کیا رونا ہوگا خدا ہمارے انجام کو بخیر کرے تو جناب والا میں آپ کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ قومی زبان کے نہ ہونیکی وجہ سے میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ ساری قوم کے اندر جو ذہنی انتشار پیدا ہے اور اس قوم کے اندر ذہنی انتشار پایا جاتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکی تعمیر کی اولین منزل ابھی شروع نہیں ہوئی - اس ذہنی انتشار میں جناب سپیکر میں قومی زبان کے مسئلے کو نمبر اول سمجھتا اسکی کیا وجہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان کے ہمیں کتاب وسنت کی تعلیم براہ راست حاصل کرنا ضروری ہے ذہنی انتشار کو دور کرنے کیلئے اور اپنی رہیں متعین کرنے کیلئے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہ

جو ہماری قومی زبان اردو ہے جسکے لئے آج بل لایا گیا ہے اسمیں یہ صلاحیت موجود ہے۔ عربی اول درجہ پر ہے جسکے ذریعہ سے اخلاق حاصل ہوتا ہے لیکن دوسرے درجہ پر اگر کوئی زبان ہے تو وہ اردو ہے اور صرف اردو ہے جس سے اس خلا کو پر کیا جاسکتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہم بڑی حد تک کتاب و سنت میں براہ راست تعلیمات کو اخذ کر کے یہ جو ذہنی انتشار ہم میں پایا جاتا ہے اسکو دور کرسکتے ہیں لیکن بعض گروہ ایسے پائے جاتے ہیں جو اس قسم کے الزامات لگانے میں آگے آچکے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ کس اسلام کی بات کررہے ہیں۔ یہ بڑی ہی افسوسناک بات ہے یعنی آپ کس اسلام کی بات کر رہے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ گویا ابتک کئی اسلام ہیں۔ قومی زبان کا مسئلہ ابتک نہیں طے ہوا لڑکوں کے ذہن اسی قسم کی زبان میں پنپ رہے ہیں جو بالکل اسلام کی ضد پر تعمیر کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا اخلاقیات پر کیا اثر ہوگا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر قسم کی خرابیاں لڑکوں میں پیدا ہونگی اسکے علاوہ میں ایک بات اور کہدوں میں نہیں چاہتا کہ کوئی لفظ ایسا میری زبان سے نکل جائے جس سے فضا مکدر ہو اسواسطے میں اس بل کی پرزور تائید کرتا ہوں اور اپنے دوستوں سے توقع کرتا ہوں کہ وہ پارٹی Faction سے بلند ہوکر اسکی تائید کریں گے۔

Mr. Speaker: Haji Abdul Majid is very keen to speak.

Khawaja Muhammad Safdar: He will not speak Sir.

Mr. Speaker: There was an agreement with the Education Minister that he will reply to this debate. Let the Education Minister reply and then I will put the closure motion.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) — جناب والا ابھی بہت سے ممبران بولنا چاہتے ہیں۔ جناب والا یہ مسئلہ اتنی اہمیت کا حامل ہے۔ کہ اس پر بہت سے معزز ممبر اپنی گزارشات کرنا چاہتے ہیں۔ اور صرف اسوجہ سے کہ اس طرف بیٹھنے والوں کو اظہار خیال کا موقع نہ دینا کہ وہ نہیں چاہتے۔ کہ اس پر مزید بحث ہو۔ اس طرح انکو اپنے حق

سے محروم کرنا مناسب نہ ہوگا۔ یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس لئے میں آپکی خدمت میں استدعا کرونگا۔ کہ اس طرف بیٹھنے والوں کو بھی بولنے کا حق دیا جائے۔ تو اسکے بعد پھر میں بھی کچھ عرض کرونگا۔

سسٹر سپیکر — دیکھئے یہ موشن جو ہے کہ ..... That the Bill be taken into consideration پچھلی مرتبہ بھی اس پر تقریریں ہوچکی ہیں۔ آج بھی صبح سے اس پر تقریریں ہورہی ہیں۔ اور یہ ابھی اسکی پہلی خواندگی ہے۔ ابھی تو اسکی دوسری اور تیسری خواندگی بھی ہوگی۔

وزیر تعلیم — میری گذارش یہ ہے۔ اور میں یہ استدعا کرونگا۔ کہ اگر اسکی پہلی خواندگی پر یہ حضرات اپنے خیالات کا اظہار فرمالیں۔ تو ممکن ہے۔ کہ اسکے بعد بحث کی ضرورت ہی نہ ہو۔

سسٹر سپیکر — یہ ضروری تو نہیں ہے۔ کہ آج ہی یہ بل Dispose of کر دیا جائے۔ اگر کوئی صاحب اس پر بولنا چاہتے ہیں۔ تو وہ اسکے بعد بھی بول سکتے ہیں۔

وزیر تعلیم — میری گذارش یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے۔ اور اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ان ممبران کو اظہار خیال کا موقع دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے تو بل کی حمایت ہی کرنی ہے۔ اس لئے انکو اپنی گذارشات ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کا موقع دیجئے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ اسکی دوسری اور تیسری خواندگی پر اظہار خیال کا موقع ہی نہ آئے۔

Mr. Speaker: Let Mian Muhammad Sahrif speak, before you exercise your right of reply and then I will put the motion.

خواجہ محمد صفدر — میں جناب والا کی خدمت میں یہ عرض کرونگا۔ کہ اگر آپ نے ایک رولنگ دینے کے بعد اسکو Revise کرلیا ہے۔ تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اب زیادہ سے زیادہ یہ ہی ہوسکتا ہے۔ کہ اس کے متعلق ایوان کی رائے معلوم کرلی جائے۔

مسٹر سپیکر — میں وزیر تعلیم صاحب سے یہ عرض کرونگا ۔ کہ پہلے میاں صاحب کی تقریر ہوگی ۔ اور اسکے بعد آپکا جواب ہوگا ۔ تو اسکے بعد یہ ہاؤس کے سامنے پیش ہوگا ۔ کہ وہ بحث جاری رکھنا چاہتے ہیں ۔ یا نہیں رکھنا چاہتے ۔

This is upto the House to accept the closure motion or not.

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔ جناب سپیکر ۔ میں آپکی وساطت سے آج اس بل کی حمایت میں کھڑا ہوا ہوں ۔

چودھری سعی محمد — بشرطیکہ صحیح ہو تو ۔

میاں محمد شریف — جناب والا ۔ میں یہ عرض کررہا تھا ۔ کہ اس بل کے حسن وقبح پر بہت سے حضرات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ اور بھی بہت سے حضرات کا خیال ہے ۔ کہ وہ بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائینگے ۔ اس لئے میں اسکے دو ایک پہلوؤں پر ہی اپنی معروضات جناب سپیکر کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرونگا ۔ میری عرض یہ ہے ۔ کہ جس وقت سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے ۔ اور اس سے چند ماہ پیشتر سیاسی طور پر اسکو معرض وجود میں لانے کے لئے بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع ہوا ۔ تو اسوقت حضرت قائداعظم رح سے پوچھا گیا ۔ کہ جب کانگرس 33% نشستیں مسلمان کو دینا منظور کرتی ہے ۔ اور انکو مذہبی رسومات کو ادا کرنے اور انکے دوسرے مذہبی موقف کو تسلیم کرتی ہے ۔ تو آپ ایک علیحدہ مملکت کے لئے کیوں زور دیتے ہیں ۔ اور یہ کیوں کہتے ہیں ۔ کہ مسلمان کو ایک علیحدہ ملک دیا جائے ۔ تو قائداعظم رح نے فرمایا کہ وہ چیز جو ہمارے مذہب میں جائیز ہے ۔ وہ ہندو کے لئے قسم ہے ۔ بالفاظ دیگر میں یہ کہونگا ۔ کہ جیسا کہ ہمارے مذہب میں گائے کا گوشت جائیز ہے ۔ لیکن وہ ہندو کے لئے قسم ہے ۔ وہ اس کے لئے قطعی طور پر نا جائیز ہے ۔

مسٹر سپیکر — آپ اردو زبان پر کچھ فرمائیں ۔

میاں محمد شریف— میں اس کی طرف بھی آؤں گا۔ پہلے میں اس موقف کے متعلق عرض کروں گا۔ کہ یہ کیوں ضروری ہے۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ اس ملک کو معرض وجود میں لانے کے لئے جو بہت سی مثالیں قائداعظم نے دی تھیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی تھی۔ جب اُن سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ مسلمان کا تمدن علیحدہ ہے۔ مسلمان کی تہذیب الگ ہے۔ مسلمان کا مذہب علیحدہ ہے۔ اور اس لئے میں یہ کہتا ہوں۔ کہ ہمیں ایک خطۂ زمین علیحدہ ہی دیا جائے۔ کہ جہاں ہم اپنے تہذیب و تمدن، اپنے مذہب اپنی رسومات اور اپنے کلچر کے مطابق حکومت کر سکیں۔ اور ہم لوگوں کے لئے یہی چیز مفید ہو سکتی ہے۔

جناب والا۔ مجھے اس بات کا اعتراف کرنے میں کوئی باک نہیں ہے۔ کہ آج سے سولہ سال قبل جب کہ ہم نے اسی اصول پر یہ سرزمین حاصل کی۔ تو ہمارے اُن دوستوں نے جنہوں نے اس ملک پاکستان میں سولہ سال حکومت کی۔ تو انہوں نے کبھی باوقار حیثیت سے اردو زبان کے متعلق کوئی ترقی کی طرف قدم نہ اٹھایا اور نہ ہی کوئی ایسا موقف اختیار کیا گیا۔ جس سے زبان اردو کی ترقی و ترویج کو فائدہ ہوتا اور اس مسئلے کو بحث سمجھ کر طاق لیان میں رکھ دیا گیا۔ مجھے اور ہاؤس کو اعتراف ہے کہ سولہ سال قبل سے ہم اس کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ یہ ہماری قومی زبان ہے۔ ہر آزاد ملک کی اور ہر آزاد قوم کی اپنی زبان ہوتی ہے۔ اور اس زبان کے متعلق تو فیصلہ عرصہ دراز سے ہو چکا ہے۔ کہ ہماری قومی زبان اردو ہوگی۔ لیکن اس ترویج و ترقی کے لئے اور اس کو ایک مثالی زبان بنانے کے لئے عدالتوں میں یا دوسری جگہوں پر کوئی متحسن اقدام نہیں کئے گئے۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے اس موجودہ حکومت کے عہد میں ایک علیحدہ سیکشن بنایا گیا۔ کہ انگریزی الفاظ کو اردو کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ اور خان بہادر حکیم احمد شجاع صاحب جو کہ اس اسمبلی کے سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ وہ اس سیکشن میں کام

کر رہے ہیں۔ اور ان کی یہی کوشش ہے۔ کہ انگریزی کی رائج تمام اصطلاحوں کو اردو میں ڈھالا جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ رفتار نہایت سست ہے۔ اور اس سست رفتاری کے ساتھ ہم اردو زبان کو نہیں اپنا سکتے اور نہ اسے قانونی شکل دے سکتے ہیں۔

تو جناب والا۔ جہاں تک اس کے قومی زبان ہونے کا تعلق ہے۔ اسے زبانی طور پر قومی زبان کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ لیکن عملی طور پر ہم نے جو اقدام کئے ہیں وہ سست روی پر مبنی ہیں۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا جناب وزیر تعلیم سے کہ اس قومی زبان کو اپنانے کے لئے جلد از جلد قدم اٹھانے کی سعی فرمائیں۔ تا کہ بالاخر آج سترہ سال کے بعد ہم آزاد قوموں میں سر بلند ہو کر یہ کہہ سکیں کہ یہ ہماری قومی زبان ہے۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) — جناب والا۔ اردو زبان کی محبت میں، اردو زبان کے احترام میں اور اردو زبان کی ترویج اور اسکو ترقی دینے کے لئے جن جذبات اور احساسات کا اظہار فرمایا گیا ہے اس ایوان کی ہر طرف سے، میں ان جذبات اور احساسات کی دلی طور پر قدر کرتا ہوں۔ اور میں خود ان لوگوں میں سے ہوں جو اردو زبان کے لئے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور کسی حیثیت سے اس ملک میں یہ تصور کرنا کہ کوئی شخص چاہے وہ حکومت میں ہو یا حکومت چاہے وہ کوئی حکومت ہو یا ہمارے ملک کا کوئی فرد جو اس ملک میں رہتا ہو، اردو سے نفرت کرے یا اردو کو اس کا صحیح مقام دلانے میں حارج ہو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے تصور سے بھی باہر بات ہے۔

جناب والا۔ بہت سی تقاریر جو یہاں ہوئیں، ان سے کچھ اس قسم کا اظہار ہو رہا تھا جیسے ہم اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ آیا ہماری قومی زبان اردو ہونی چاہئے یا انگریزی ہونی چاہئے۔ جناب والا۔ آئین نے یہ بات بالکل واضح کردی ہے، اور اس کے لئے مزید کسی دلیل کی

ضرورت نہیں، کہ دو قومی زبانیں ہیں ۔ ایک بنگالی اور دوسری اردو ۔ اور آئین کا صرف یہ تسلیم کر لینا ہی اس بات کی واضح دلیل ہے اور اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہمارے ملک میں قومی زبان کا مقام اس زبان کو حاصل ہے جس کے ساتھ آج جذبات اور خلوص کا اظہار اس ایوان میں کیا جا رہا ہے۔

اور ایک بات جناب والا جس کے متعلق تھوڑی سی غلط فہمی پائی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ شاید کسی معاملہ میں کسی قانونی مجبوری کی وجہ سے یا کسی عملی دقت کی وجہ سے اس کے نفاذ کے متعلق یہ کہنا کہ اتنے عرصہ میں وہ ممکن نہیں ہوگا بلکہ اتنے عرصے میں ممکن ہوگا، یہ کہنا کسی صورت میں یہ بات ثابت نہیں کرتا کہ اگر اس بل کی کسی مقام پر مخالفت کی جائے تو اس کا مطلب کہیں یہ ہے کہ اردو کی ترویج میں حارج ہوا جائے یا اردو کو وہ مقام جلد سے جلد نہ دیا جائے جو مقام کہ اس کا حق ہے۔ یہ تاثر میرے خیال میں جناب والا درست نہیں ہے۔ اور حکومت کی طرف سے میں اس تاثر کو ختم کرنے کے متعلق یقین دھانی کراتا ہوں کہ ہمارا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے کہ اردو کی ترویج یا اردو کے نفاذ میں کسی صورت میں تاخیر کی جائے اور اس کی بجائے انگریزی کو اہمیت دی جائے ۔ جناب والا ۔ یہ بات نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر — آپ ترمیم لے آئیں کہ جون ۱۹۶۰ء کے علاوہ کوئی اور تاریخ ہونی چاہئے ۔ ہمیں قبول ہے۔

وزیر تعلیم — میں ابھی عرض کروں گا ۔ جناب والا اس مسئلہ کے متعلق جائزہ لیں کہ جو جو چیز بہت سے احباب نے ارشاد فرمائی ہے، خود آئین نے ان باتوں کی نشاندھی کردی ہے ۔ اور آئین نے وہ Line مقرر کردی ہے کہ ہمیں کرنا کیا ہے ۔ ہمارا مقصد جب یہ ہے کہ ہم اردو کے قومی زبان ہونے کا اعلان کرتے ہیں تو اس کے بعد اقدامات ہمیں کیا کرنے ہیں ۔ اس بات کو دیکھنا ہے ہمیں جناب والا ۔ اور اس سلسلہ میں میں جناب کی توجہ آئین کے الفاظ کی طرف اس لئے دلانا چاہتا ہوں کہ آئین خود

اس بل میں دئے گئے مقاصد اور جن جن جذبات اور جن جن نظریات اور جن جن احساسات سے یہ بل پیش کیا گیا ہے، ان کو خود آئین تسلیم کرتا ہے اور خود آئین نے انہیں تسلیم کرتے ہوئے وہی راہ متعین کردی ہے جس کی طرف میرے فاضل دوست اشارہ فرمانا چاہتے ہیں ۔ جس راہ کی طرف اس بل کو پیش کرکے وہ لے جانا چاہتے ہیں ..... (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order please.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Sir, I want to know his real mind.

وزیر تعلیم — جناب والا ۔ بات بالکل واضح ہے اور اس میں جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے، میں تو وہی کچھ کہنے کی کوشش کررہاہوں جو میں سوچ رہا ہوں ۔ اگر میرے کسی دوست کو اس بات کی سمجھ نہیں آرہی تو میرےخیال میں اگر وہ تھوڑی سی توجہ مجھے دیں اور میرا پوائنٹ مجھے Make out کرنے دیں تو عین ممکن ہے .....

راؤ خورشید علی خان — Point of order اسلامی شریعت نے اس شخص کی بڑی مذمت کی ہے جو باتیں بڑی حکیمانہ کرتا ہے اور عمل اس کے بالکل بر عکس ۔

Mr. Speaker: This is no point of order.

وزیر تعلیم — جناب والا ۔ میں خود کو عقل کل کا مالک نہیں سمجھتا ۔ نہ میں سمجھتاہوں کہ کسی انسان کو یہ دعویٰ ہونا چاہئے۔ لیکن جو کچھ میں عرض کر رہا ہوں اگر مجھے وہ حضرات موقع دیں تو میں اپنی بات کی وضاحت کرسکونگا اور ممکن ہے وہ میرے ساتھ اس بات پر متفق ہوجائیں ۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ راؤ صاحب کو کسی وزیر کی مجبوریوں کا علم نہیں ۔

Mr. Speaker: No interruption.

وزیر تعلیم — جناب والا ۔ آئین کے الفاظ یہ ہیں .....

سید احمد سعید کرمانی — یہ جو کچھ فرما رہے ہیں، ہمیں اس سے اتفاق ہے۔

چودھری سعی محمد — پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ اردو زبان ایک ایسی زبان ہے جس کے ذریعہ اس ملک میں ترقی ہوسکتی ہے اور امید تھی کہ ہو جائیگی۔ لیکن اس طرف کے آدمی جو ہیں، XXXXXXXX XXXXXXXX *(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: This is no point of order and the remarks made by Ch. Sai Muhammad are expunged from the proceedings of the Assembly.

وزیر تعلیم — جناب والا۔ آئین کے الفاظ یہ ہیں جن کی طرف میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتاہوں وہ ہیں:-

Article 215 (1) of the Constitution—

"The national languages of Pakistan are Bengali and Urdu.....

تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم قومی زبان اردو کو قرار دیں، آئین نے اسے واضح طور پر قرار دیدیا ہے۔ لہذا اس معاملہ پر مزید بحث کی گنجائش یا ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اردو زبان قومی زبان ہونی چاہئے۔(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order please, order

وزیر تعلیم — اب جناب والا۔ اس سے آگے الفاظ ہیں:-

"..... but this Article shall not be construed as preventing the use of any other language and, in particular, the English language may be used for official and other purpose until arrangements for its replacements are made."

اس میں جناب والا خاص طور پر یہ بات کہہ دی گئی ہے کہ قومی زبان ہماری اردو ہے۔ صرف انگریزی زبان کو اس وقت تک استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ یہ نہیں کہ وہ ضرور استعمال کی جائیگی اردو کے خلاف یہ بات قطعاً نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ چیز ہے کہ یہ زبان استعمال کی جاسکتی ہے۔ کس وقت تک؟ جب تک کہ اس کی Replacement کے انتظامات نہ ہوجائیں۔ اس وقت تک اس کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ پابندی نہیں ہے اور جناب والا۔ Replacement کے متعلق Arrangements.....

*Expunged as ordered by the Speaker.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Point of order.

Sir, I must point out that the Minister absolutely irrelevant and he is deliberately wasting the time of the House.

Mr. Speaker: He has a right to reply and I don't think he is irrelevant.

سید احمد سعید کرمانی — اس بل کے خلاف اعتراض کیا ہے؟

وزیر تعلیم — میں جناب والا اعتراض ہی عرض کر رہا تھا۔ بڑے افسوس کی بات ہے ..... (قطع کلامیاں)

خواجہ محمد صفدر — جناب والا۔ منگھی صاحب اشارے کر کر کے کورم تڑوا رہے ہیں (قطع کلامیاں اور شور)

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب صدر۔ میمن صاحب تشریف لے آئے ہیں اور انہوں نے آکر میاں شریف صاحب سے کہا ہے کہ کورم توڑ دو۔ یہی وجہ ہے کہ ممبر صاحبان باہر جا رہے ہیں تاکہ کورم نہ رہے۔ (قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

Haji Gul Hassan Manghi: Point of order. It is a practice in this House that two members speak from this side and one from that side but this practice is not being carried out now. All opportunity has been given to the Opposition to speak and we are not being heard. Then what is the need of sitting here?

Mr. Speaker: This is no point of order. The member may please take his seat.

Haji Gul Hassan Manghi: We are going away. What is the use of our sitting here.

Mr. Speaker: The member should please take his seat.

وزیر تعلیم — جناب والا۔ میں بڑی سیدھی سادھی سی بات کر رہا تھا۔ جس پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ انگریزی زبان کی جو اجازت دی گئی ہے۔

خواجہ محمد صفدر — جناب والا۔ سردار احمد علی صاحب بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اور ممبران کو باہر لے جا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)۔

Mr. Speaker : Sardar Ahmed Ali, order please.

وزیر تعلیم — جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے آئین نے انگریزی کے استعمال کو ہم پر ضروری قرار نہیں دیا ۔ بلکہ اس کی ایک خاص وقت تک اجازت دی ہے ۔ اور یہ اجازت اس غرض سے دی ہے کہ ہم اسے اس وقت تک استعمال کر سکتے ہیں جب تک ہم انگریزی زبان کو اردو سے Replace کرنے کے انتظامات نہ کرلیں ۔ ان الفاظ میں خود ہی یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ آئین کے مطابق انگریزی کی جگہ اردو کو لانے کیلئے ہم نے انتظامات کرنا ہیں ۔

اب سوال یہ ہے کہ کون دیکھے گا کہ یہ انتظامات مکمل ہیں یا نہیں ۔ کیا صوبائی اسمبلی دیکھے گی کہ یہ انتظامات مکمل ہیں یا کوئی Authority اور Article 215 کے Sub-Article2 میں لکھا ہے ۔

"In the year one thousand nine hundred and seventy two, the President shall constitute a commission to examine and report on the question of the replacement of the English language for official purposes."

وہ تاریخ مقرر کردی گئی ہے — کہ اس تاریخ تک .....

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, there is no quorum.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا ۔ حکومت کامیاب ہو رہی ہے ۔ اور یہ اردو کی حفاظت ہو رہی ہے ۔

Mr. Speaker: Let there be a count (Count was taken) The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung for five minutes*). The names of members be recorded.

(*At this stage, names of the members present were recorded*).

Mr. Speaker : Only 34 members are present in the House and there is no quorum. I, therefore, adjourn the House for 15 minutes.

(*The Assembly then adjourned for* 15 *minutes*).

(Mr. Speaker entered the Chamber at 1-15 p.m.)

Mr. Speaker : Fifteen minutes are over. The House is still not in quorum. The House stands adjourned till 9-00 a.m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 9-00 *a.m. on Thursday, the* 19*th March,* 1964).

Appendix I

(*Ref: Starred Question No.* 1241).

STATEMENT SHOWING THE LAND PURCHASED BY FORMER DENISAR ESTATE ON FULL RATE CONDITIONS AND SUBSEQUENTLY TRANSFERRED TO OTHER PERSONS IN TALUKA UMERKOT, DISTRICT THARPARKAR

A. Form No. (Denisar Estate)	A. Form No. Area	A. Form No. (new A. Form)	Name of purchaser	Area
	A. G.			A. G.
D-10/4052 ..	404 36	I-80/4052 ..	Kazi Muhammad Mubarak Khan ..	404 36
D-10/4053 ..	539 20	G-54/4053 ..	K. S. Haji Ghulam Muhammad, s/o Ch. Allahditta Khan.	539 20
D-10/4054 ..	458 19	M-193/Rev. 5054-A	Ch. Muhammad Tufail, s/o Noor Ilahi	144 25
		Rev. 4053-B ..	Ch. Alimgir, s/o Allahditta ..	89 18
		Rev. 4054-C ..	Master Muhammad Shafi s/o Nathau Khan.	23 20
		Rev. 4054-D ..	K. S. Haji Ghulam Muhammad, s/o Allahditta.	200 36
D-10/4055 ..	612 6	M-195/Rev. 4055-A	Ch. Muhammad Sharif, s/o Ch. Shabuddin.	61 28
		Rev. 4055(*a*) ..	Ghulam Muhammad Shabuddin ..	58 15
		Rev. 4055-(*c*) ..	Ch. Hakimuddin, s/o Ali Muhammad..	68 9
		Rev. 4055(*d*) ..	K. S. Haji Ghulam Muhammad, son of Allahditta.	423 34

Note.—The land involved in A. Form No. 4055-D has been transferred in the names of the following persons:—

		S-34/4035-D-I ..	Ch. Shah Muhammad, s/o Muhammad Boota.	76 39
		S-110/4055-D-II ..	Sadardin, s/o Kassim Ali ..	34 35
		A-137/4055-D-III..	Ahameddin, s/o Hakimali ..	15 19
		B-64/4055-D-IV ..	Bashir Ahmad, s/o Badaruddin ..	27 18
	A. G.	M-158/4055-D-V	Abdul Majid, s/o Ghulam Ghous ..	23 28
		R-35/4055-D-VI ..	Ch. Rahmatali, s/o Mehabali ..	82 9
		G-58/4055-D-VII	Ch. Muhammad, s/o Illahi Bux ..	24 9
		M-205/4055-DV-III	Muhammad Ibrahim, s/o Jan Muhammad.	35 14
		F-30/4055-D-X ..	Fazal Muhammad Jan Muhammad ..	35 20
		M-206/4055-D-IX	Mir Muhammad, s/o Jan Muhammad	31 24
		B-65/4055-D-XI ..	Bashir Ahmed, s/o Jan Muhammad ..	36 19
D-10/4056 ..	475 21	R-36/4056-A ..	Rashiddan Bibi, d/o Khanshab Ghulam Muhammad.	43 22
		S-III/4056(*b*) ..	Sughran Bibi, d/o Ghulam Muhammad	45 7

A. Form No. (Denisar Estate)	Area		A. Form No. (new A. Form)	Name of purchaser	Area	
	A.	G.			A.	G.
			H-53/4056(*c*) ..	Hamida Bibi, d/o Ghulam Muhammad	43	4
			M-207/4056(*d*) .	Ch. Muhammadali s/o K. S. Ghulam Muhammad.	72	22
			M-210/4056(*e*) ..	Muhammad Farooq, s/o K. S. Ghulam Muhammad.	92	25
			M-209/4056(*f*) ..	Muhammad Usman, s/o K. S. Ghulam Muhammad.	90	5
			M-201/4056(*g*) ..	Muhammad Bilawal, s/o K. S. Ghulam Muhammad.	88	16
D-10/4057 ..	741	34	M-215/Rev. 4057-I	Muhammad Salim, s/o Muhammad Wazir.	11	28
			R-36/4057-II ..	Rashida Bibi, d/o K. S. Ghulam Muhammad.	95	30
			S-34/4057-III ..	Ch. Shah Muhammad, s/o Muhammad Boota.	150	12
			W-21/4057-IV ..	WaliMuhammad, s/o AliMuhammad..	23	8
			R-27/4057-V ..	Rahim Bux s/o Ghous ..	85	39
			S-114/4057-VI ..	Hussain Bibi, d/o M. D. Ismail ..	32	17
			M-247/4057-XII ..	Muhammad Munir, s/o Imamuddin ..	48	1
			M-218/4057-XI ...	Muhammad Naeem, s/o M.D. Nazir ..	12	0
			M-216/4057 VIII	M. D. Abdullah, s/o Nizamuddin ..	101	27
			I-41/4057-VIII ..	Imam Bux, s/o Gojar Khan ..	101	24
D-10/4058 ..	672	24	D-61/Rev.4058(*a*)	Ch. Bashir Ahmad, s/o Ch. Allahditta	30	13
			N-45/4058 (*b*) ..	Jamadar Noor Illahi, s/o Baghali Jat ..	96	0
			4058-C ..	Haji Amiruddin, s/o Haji Ibrahim ..	193	12
			4058-D ..	K.S. Ghulam Muhammad, s/o Allahditta	352	34

Note.—The land involved in A. Form No. (4058-L) has been transferred in the names of the following persosn:

			S-112/4058-D-I ..	Sardar Muhammad, s/o Allah Bux ...	23	28
			S-131/4058-D-II ..	Shah Din, s/o Muhammad Bux ..	22	30
			G-59/4058-D-III ..	Ghulam Nabi, s/o Muhammad Bux ...	47	8
			A-159/4058-D-IV ..	Amir Din, s/o Imam Bux ..	90	29
			A-160/4058-D-V	Ali Akbar, s/o Barkat Ali ..	73	36
			U-26/4058-D-VI ..	Umerduddin, s/o Barkat Ali ..	75	19
			M-257/4058-D VII	Ch. Muhammad Ali, s/o K. S. Haji Ghulam Muhammad.	19	4
D-10/4059 ..	724	17	B-62/4059 (*a*) ..	Ch. Barkat Ullah, s/o Mian Ghulam Rasul.	235	4

A. Form No. (Denisar Estate)	Area		A. Form No. (new A. Form)	Name of purchaser	Area	
	A.	G.			A.	G.
			M-196/4059 (*b*) ..	Ch. Muhammad Abdullah, s/o Noor Muhammad.	127	16
			U-25/4059 (*c*) ..	Ch. Yousaf Ali, s/o Noor Muhammad	96	28
			I-40/4059 (*d*) ..	Ch. Ismail, s/o Ch. Jamaluddin ...	60	36
			B-63/4059 (*e*) ..	Ch. Barkat Ali, s/o Allah Ditta ...	37	32
			G-56/4059 (*f*) ..	Ch. Ghulam Ali, s/o Allah Ditta ..	17	28
			J-43/4059 (*g*) ..	Ch. Jalaluddin, s/o Allah Ditta ..	48	23
D-10/4060 ..	368	10	G-54/Rev. 4060(*a*)	K. S. Haji Ghulam Muhammad, s/o Allahditta.	50	7
			M-197/Rev.4060-B	Baboo Mumtazali, s/o Qadratali ..	46	20
			B-61/4060 (*c*) ..	Ch. Bashir Ahmed, s/o Allahditta ..	32	23
			M-198/4060-D ..	Baboo Muhammad Ali, s/o Ghulam Nabi.	39	34
			S-108/4060 (*e*) ..	Mr. Sultan, s/o Noor Muhammad ...	24	10
			J-44/4060(*f*) ..	Malik Jalaldin, s/o Abdul Rahim ..	43	34
			G-57/4060 (*g*) ..	Ghulam, Ali s/o Barkatali ..	39	28
			A-152/4060 (*h*) ..	Ch. Ali Akbar, s/o Barkatali ..	43	16
			S-109/4060 (*i*) ..	Ch. Shah Muhammad, s/o Umardin ..	31	18
			M-199/4060 (*j*) ..	Dr. Muhammad Sadik, s/o Ch. Muhammad Abdullah.	16	20
D-10/4061 ..	522	39	G-54-A/4061 (*a*) ...	K. S. Haji Ghulam Muhammad s/o Ch. Abdullah.	298	31
			A-161/4061-(*B*) ..	Ch. Allahditta, s/o Ali Muhammad ..	20	36
			M-211/4061 (*c*) ..	Ch. Muhammad Anwar, s/o Ali Muhammad.	19	26
			M-212/4061 (*d*) ..	Muhammad Aslam, s/o Ali Muhammad	20	16
			M-213/4061 (*e*) ..	Muhammad Rashid, s/o Ali Muhammad	19	22
			M-214/4061 (*f*) ..	Muhammad Sharif, s/o Ali Muhammad	19	28
			J-5/4061- (*G*) ..	Jalaldin, s/o Nizamuddin ..	124	0
D-10/4062 ...	797	7	D-153/4062-(*a*) ..	Malik Abdul Majid, s/o Karim Bux ..	39	16
			G-54/4062 (*b*) ..	K. S. Haji Ghulam Muhammad, s/o Allahditto.	160	16
			S-159/4062 (*c*) ..	Ch. Shah Muhammad, s/o Umeruddin	60	30
			A-152/4062 (*d*) ..	Ch. Ali Akbar, s/o Barketali ..	536	25
D-10/3704 ..	157	0	(Denisar Estate).			

A. Form No. (Denisar Estate)	Area.		A. Form No. (new A. Form)	Name of purchaser.	Area.	
	A.	G.			A.	G.
D-10/3705 ..	31	8	(Denisar Estate Syndi	cate).		
D-10/37-56 ..	407	29	Ditto.			
D-10/37-37 ..	11	32	Ditto.			
D-10/2440 ..	16	0	Ditto.			
D-10/2439 ..	14	15	Ditto			
D-10/2439 ..	14	15	Ditto.			
D-10/2354 ..	151	10	Do.			
D-10/1648 ..	3	30	(Ch. Ghulam Hussain	on behalf of Denisar Estate)		
D-10/897 ..	18	10	(Ch. Ghulam Hussain on behalf of Denisar Estate Syndicate)			
D-10/366-A	1	0	Ditto.			
D-10/366 ..	32	10	Ditto.			
D-10/295 ..	74	10	(Denisar Estate Syndicate).			
D-10/2441 ..	16	0	Ditto.			
D-10/3222 ..	2	30	Ditto.			
D-10/999 ..	4	16	Ditto.			
D-10/2353 ..	4	0	Ditto.			
D-10/263 (*a*)	2	0	Ditto.			
263 ..	215	19	Ditto.			

APPENDIX-II.

(Ref: Starred Question No. 6091).

Table showing the rates of Agricultural Income Tax.

FORMER PUNJAB.

(OLD RATES).

Upto Rs. 250/-				..	Nil.
More than Rs.	250/-	but not more than Rs.	500/-	..	One half of the land revenue.
,,	500/-	,,	750/-	..	Three fourth of the land revenue
,,	750/-	,,	1,000/-	..	Equal to land revenue.
,,	1,000/-	,,	5,000/-	..	T wice the land revenue.
,,	5,000/-	,,	10,000/-	..	Thrice the land revenue.
More than Rs.	10,000/-			..	Five times the land revenue·

(*New rates*).

Upto Rs. 250/-				..	Nil.
More than Rs.	250/-	but not more than Rs.	500/-	..	One fourth of the land revenue
,,	500/-	,,	750/-	..	One half of the land revenue.
,,	750/-	,,	1,000/-	..	Three fourth of the land revenue
,,	1,000/-	,,	2,000/-	..	Equal to land revenue.
,,	2,000/-	,,	3,000/-	..	One and a half of the land revenue
,,	3,000/-	,,	5,000/-	..	Twice the land revenue.
,,	5,000/-	,,	8,000/-	..	Three times the land revenue
,,	8,000/-	,,	10,000/-	..	Four times the land revenue
,,	10,000/-	,,	15,000/-	..	Six times the land revenue
Above Rs.	15,000/-			..	Seven times the land revenue

FORMER BAHAWALPUR STATE

(OLD RATES)

Upto Rs. 250/-				..	Nil.
More than Rs.	250/-	but not more than Rs.	500/-	..	One half of the land revenue.
,,	500/-	,,	750/-	..	Three fourth of the land revenu.
,,	750/-	,,	1,000/-	..	Equal to land revenuee
,,	1,000/-	,,	5,000/-	..	Twice the land revenue.
,,	5,000/-	,,	10,000/-	..	Thrice the land revenue.
Above Rs.	10,000/-			..	Five times the land revenue.

(NEW RATES).

Upto Rs. 250/-				..	Nil.
More than Rs.	250/-	but not more than Rs.	500/-	..	One fourth of the lanf revenue .
,,	500/-	,,	1,000/-	..	Half of land revenue.
,,	750/-	,,	2,000/-	..	Three fo urth the land revenue.
,,	1,000/-	,	2,000/-	..	Equal to the land revenue.
,,	2,000/-	,,	3,000/-	..	One and a half time the land revenue.
More than Rs,	3,000/-			..	Twice the land revenue if rate of cotton is less than Rs. 25/- per maund.
					Three times the land revenue if the rate of cotton is ove Rs. 25/- but not than Rs. 30/-

Four times the land revenue, if the rate of cotton is over Rs. 30/- but not than Rs. 35/-.

Five times the land revenue if the rate of the cotton is over Rs. 35/- (subject to marginal adjustment in all).

DEVELOPMENT CESS ... ... Former Punjab and Bahawalpur State.

Old Rates	*New rates.*
12½ % on land revenue and abiana... ...	35 % on land revenue.

Rate of Surcharge of Agricultural Income Tax.

Where the total land revenue payable does not exceed Rs. 349/- .	Nil.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 349/- but does not exceeds Rs. 499/- ...	Rupees twelve.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 499/- but does not exceed Rs. 749/- ...	Rupees twenty four.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 749/- but does not exceed Rs. 999/- ...	Rupees fifty.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 999/- but does not exceed Rs. 1,999/- ...	Rupees one hundred.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 1,999/- but does not exceed Rs. 4,999/- ..	Rupees two hundred and fifty.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 4,999/- but does not exceed Rs. 9,999/- ...	Rupees five hundred.
Where the total land revenue payable exceeds Rs. 9,999/- ...	Rupees one thousand.

MOSQUES FUND CESS

Old rate	*New rate.*
0-0-6	0.03

COLLECTION CHARGES.

(former Punjab)

5% 5% on land Revenue.

for Bahawalpur state.

4% .. 4% on land Revenue.

LOCAL RATES.

This rate could be levied by the district Boards with the prior approval of the Government upto 50 %. Former Punjab 50% except Muzaffargarh and D.G. Khan districts.

It varied from -/5/- to -/8/- in a rupee ... Muzaffargarh & D.G. Khan 37½%

Former Bahawalpur state.

/4/- per Rupee of land Revenue ... Bahawalpur Division ... 35%

APPENDIX III

(Reference Starred Question No. 6249)

Serial No.	Name of Place/Villgae where consolidation was effected during 1963.	Area (in acres)	No. of appeals.			
			instituted	Accepted	Rejected	Pending
1	2	3	4	5	6	7
	LAHORE DISTRICT					
1	Bhaini Dhilwan	1117	...	...	..	..
2	Julke	2160	..	..	...	...
3	Bhai Pheru	5960	...	...	...	...
4	Dew	345	...	...	...	..
5	Kotha	2293	...	..	...	—
6	Kot Raha Kishan	1963	..	..	—	..
7	Herdo Mahmadke	1296	...	..	...	...
8	Dostpura	944	..	...	...	4
9	Marali Hithar	1641	...	...	...	...
10	Qutba	1290	...	...	...	...
11	Gauhar	1707	...	...	...	...
12	Teh Shekhum	1222	...	...	...	...
13	Miananwala	969	..	...	..	...
14	Rajuwal Kohan	1167	..	...	...	...
15	Sikandarpura	1698	..	...	..	...
16	Khingranwala	1959	..	...	...	...
17	Dhinghshah	2270	..	...	...	...
18	Janguwala	1578	..	..	...	...
19	Faqirewala	502	..	...	...	...
20	Toluwala	367	..	...	...	...
21	Sheikh Ahmad	642	..	..	...	...
22	Kotla Sheikh	729	..	..	...	...
23	Mahlam Kalan	1623		..	...	...
	GUJRANWALA DISTRICT					
24	Aroop	3496		..	...	...
25	Kotii Arbang	269	..	..	...	...

1	2	3	4	5	6	7
26	Masaikewali	814	2	...	2	..
27	Bhopar	1364	1	..	1	...
28	Inayatpur	739	12	6	6	...
29	Tong Uncha	997	..	..	...	...
30	Khabeke	2357	9	1	8	...
31	Khilanwali	1083	12	4	7	1
32	Dher Virkan	700	...	...	...	...
33	Bawrey	391	6	...	6	...
34	Kot Lachhman Das ...	128	...	...	...	...
35	Mari Khurd	1957	2	...	2	...
36	Mochiwala	1228	1	...	1	...
37	Dhipali Waskha Singh ...	490	...	...	...	...
38	Ghuri	586	...	...	...	...
39	Nizambad	329	3	2	1	...
40	Bhagwanpura	937	...	...	...	...
41	Arainwala	235	...	...	...	...
42	Rakh Bharoke	760	1	...	1	...
43	Dodanwali Kalan	403	4	1	3	...
44	Mehr Ali	1354	...	...	...	...
45	Thoian	671	1	...	1	...
46	Jhandanwala	1017	2	...	2	...
47	Nat	834	1	...	1	...
48	Kot Amar Singh	631	11	3	7	1
49	Theri Sansi	814	...	...	...	...
50	Raja Bulla	982	...	...	...	...
51	Pero Chak	1369	8	...	8	...
52	Sahoke	1464	4	1	3	...
53	Khara	788	9	3	6	...
54	Tonganwali	796	...	...	..	...
55	Dharawal	1746	...	...	...	...
56	Dobar	2189,	...	...	..	...
57	Kot Pero Shah	991	10	...	10	..
58	Khan Piara	520	1	...	1	..

1	2	3	4	5	6	7
59	Ruranpur	634	...	...	...	...
60	Kot Muhmad	168	1	...	1	...
61	Chak Belol	690	...	...	...	...
62	Gobindpura	1040	...	...	...	...
63	Dhiranke Bakhsh	423	...	...	...	...
64	Palanger	552	...	...	...	...
65	Majju Chak	1786	...	...	...	...
66	Mande	868	1	...	1	...
67	Hambok	915	...	...	...	...
68	Kot Nidhan	648	5	...	5	...
69	Saboke	787	...	...	...	...
70	Sohawa	2166		...	...	...
71	Harse Abla	4599	...	...	...	...
72	Allah Ditta	1034	...	...	...	...
73	Chawatian	1322	...	...	...	...
74	Burja Manchar	389	1	...	...	1
75	Tamboli	2827	...	...	...	...
76	Dera Bandoo Ram	1063	...	...	...	...
77	Thatta Rao	374	...	...	...	...
78	Ugge Chak...	2174	17	1	16	...
79	Qila Sardar Jhanda Singh ...	245	...	...	...	...
80	Fathepur	909	...	...	..	...
81	Chak Marda	53	...	...	...	...
82	Kot Ali	719	1	1	..	...
83	Lambanwali	780	...	...	..	...
84	Khokkar Bhuddu	637	...	...	..	...
85	Mahar	791	...	..	..	..
86	Machhu Nikka	1119	4	4	..	..
87	Chak Satia	794	...	..	..	..
88	Gilwala	2065	...	..		...
89	Madam Chak	1319	...	..	...	...
90	Dhapaii Mehtab Singh ...	732	1	...	1	...

1	2	3	4	5	6	7
91	Kot Jahangir	645	...	...	...	...
92	Chhari Mahram	344	..	...	..	...
93	Dadwali	540	2	...	2	...
94	Harar	778	...	..	...	1
95	Pagala	667	...	...	...	...
96	Kotli Ado	340	...	...	...	...
96-A	Rangle	644	...	...	...	...
97	Pottomand	697	...	..	...	...
98	Kalomwali	802	...	...	...	..
99	Bhakranwali..	805	2	...	...	2
100	Tong Bucha	1011	...	...	..	...
101	Maleke	1080	...	...	...	...
102	Chhajjoke	906	...	...	...	...
103	Tariwla	646	...	...	...	...
104	Dhindsa	766	...	..	...	..
105	Haripur	1170	...	...	...	...
106	Hard Pandkoe	2919	3	...	...	...
107	Kot Qazi	1006	1	...	...	1
108	Burewali	1220	1	...	...	1
109	Dodanwali Khurd	481	..	...	...	...
110	Kot Inayat Khan	1507	1	...	...	1
		SHEIKHUPURA DISTRICT				
111	Chak No. GB	1387	..	..	..	...
112	Chak Gudas..	750	...	..	...	...
113	Chumbar	1875	..	...	..	...
114	Chak No. 113/RB	1551	...	...	...	...
115	ChakNo. 34/R.B.	2105	2	..	2	...
116	Chambel	1705	...	..	...	...
117	Rachand	2122	1	...	..	1
118	Kujjar	2544	...	..	...	..
119	Nabipur Piran	5134	3	..	3	...
120	Murtaza	1110	..	..	..	...
121	Chichko Malain	513	1	..	..	1

1	2	3	4	5	6	7
122	Khanpur	1250	3	...	3	...
123	Rajab	1107	4	...	4	...
124	Chak No. 68/12	1709	...	...	...	...
125	Jaita	841	2	...	2	...
126	Chak No. 7/17	1379	2	...	1	...
127	Saso	809	3	...	3	...
128	Sahki Malian	3464	...	...	...	...
129	Harya	672	1	...	1	...
130	Bath	574	...	...	...	...
131	Salimpur Pacca	2128	...	...	...	...
132	Mura	3143	9	2	7	...
133	Nazir Pacca	1623	...	...	...	...
134	Nurpur Virkan	1039	...	...	...	...
135	Jamber	202	...	...	...	...
136	Jajo Gil	254	1	1	...	...
137	Chak Warich	561	..	..	...	...
138	Gto Gala	835	1	1	...	...
139	Sharifpur	431	...	...	...	...
140	Kotli Wahla	193	2	2	...	...
141	Chak Tailian	689	...	...	...	...
142	Sharakpur Khurd	1344	...	...	...	...
143	Tembra	421	..	...	...	...
	DISTRICT SIALKOT.					
144	Faqirwala	570	6	2	4	...
145	Musalmanian	283	3	...	3	...
146	Shau Chak	703	14	8	6	...
147	Gangianwali...	101	2	...	2	...
148	Duggal	...	..	..	..	..
149	Diggal	307	2	...	2	...
150	Sandrana	275	...	...	...	...
151	Bhoi	260	1	...	1	...
152	Kotli Chhambwali	418	...	...	...	...
153	Khokhar Chhamba	115	...	...	...	...
154	Hari	295	...	...	...	...

1	2	3	4	5	6	7
155	Dugri Chuamana	559	3	1	2	..
156	Chandial Ali Mardan ..	350	8	1	7	..
157	Alkara	632	..	..	..	..
158	Harvains Pur	399	..	..	..	..
159	Muzaffar	628	1	..	1	..
160	Chainwali	201	6	..	6	..
161	Behbalwali	266	4	1	3	..
162	Ahal	269	..	..	..	..
163	Gujja Khura	562	..	..	..	..
164	Kotli Raj Kaur	82	..	..	..	..
165	Sahowali	172	..	..	..	..
166	Kot Dhodu	588	7	3	3	4
167	Bhola Musa	1252	..	..	..	..
168	Mianwali	942	8	..	8	..
169	Kallar Kot	364	3	..	3	..
170	Gujjar Kulla	410	2	..	2	..
171	Bhobargi	372	..	..	..	..
172	Haddoke	831	2	..	2	..
173	Chak Ikhtiar	552	..	..	..	..
174	Sehoke	451	..	..	..	..
175	Sohdian	522	4	2	2	..
176	Tararpur	316	3	..	3	..
177	Jeedowali	269	2	..	2	..
178	Johowali	437	1	..	1	..
180	Shah Hussain	218	..	..	..	..
181	Bhilo Matto	206	..	..	..	..
182	Kot Ramdas	274	4	1	3	..
183	Dhalwan	736	..	..	..	..
184	Osah	444	..	..	..	..
185	Shamir pur	366	2	2	..	..
186	Nangli	285	4	2	2	..
187	Mangian	608	7	4	3	..

1	2	3	4	5	6	7
188	Thatha Goraya	712	4	2	2	..
189	Daulat pur	374	7	..	7	..
190	Shamsa	358	..	..	..	..
191	Durveshke	1473	16	6	10	..
192	Kot Ghuman	479	12	4	8	..
193	Durgi	618	..	..	..	..
194	Musalmanian	714	3	1	2	..
195	Chianwali	301	6	..	6	..
196	Jhatoke	1584	14	2	12	..
197	Gandial	354	..	..	..	..
198	Dhiroke	509	..	..	..	..
199	Kalu Padha	492	2	..	2	..
200	Daduwal 7	773	..	..	..	..
201	Kissangarh	517	..	..	..	..
202	Baseer	278	..	..	..	..
203	Khore	72	..	..	..	..
204	Salhowal	308	14	..	..	14
205	Pinjanke	533	—	—	—	—
206	Kahianwal	288	3	1	2	—
207	Karpalpur	556	..	..	..	..
208	Adoke	532	—	..	..	..
209	Takhatpur	631	2	2	..	..
210	Kharal	370	—	..	..	..
211	Viram	418	..	..	..	..
212	Bhindar	135	2	..	2	..
213	Rahumpur	247	..	..	..	..
214	Jajjo Ram Das	688	..	..	..	..
215	Chak Sudhar	125	..	..	..	..
216	Jhande-ke-Mera	158	..	..	..	..
217	Sujan	306	..	..	..	..
218	Chaudhry Ghaina	885	..	..	..	..
219	Kaloki	596	..	..	..	..
220	Adha	594	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
221	Bhunanwali	1126	20	..	20	..
222	Dhuleke	1556	2	..	..	2
223	Kukial	205	..	..	..	..
224	Mahal Jia .. .. .. Mahal Bhago. Mahal Khasa. Mahal Panjgrain.	2110	..	..	..	..
225	Sikandar Pur	247	3	3	..	..
226	Kirtal	304	..	..	..	..
227	Libbe	474	..	..	..	..
228	Sapwal	334	..	..	..	..
229	Bhullar Rohiwala	592	..	..	..	..
230	Chandhar	154	2	..		2
231	Kot Nainan	228	..	..	..	..
232	Basu Pannu	970	..	..	..	..
233	Sandhanwala	956	..	..	..	..
234	Mahe Thukra	397	..	..	..	..
235	Mundoki	1216	..	..	..	..
236	Dharampur	276	..	..	..	..
237	Dhamoke	824	2	..	..	..
238	Marhana	764	..	..	..	..
240	Daulowali	825	..	..	..	..
241	Bhiaspur	516	..	..	..	..
242	Baqar	462	..	..	..	..
243	Budhian	341	..	..	..	..
244	Raipur	520	3	..	..	3
245	Khohar	649	..	..	..	..
246	Aulakh	255	1	..	..	1
247	Chhani Bahadur Singh ..	107	..	..	..	..
248	Mirpur	170	..	..	..	..
	CAMPBELLPUR.					
249	Ismails	478	1	1	..	1
250	Kufri	3078	1	1	..	..
251	Dhibba	4824	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
252	Nathan Malkan	4192	2	2	...	..
253	Dhok Sayyedan	1554	...	..	...	...
254	Pir Dak	615	...	...	...	..
	Mamdo	3940	...	..	...	..
	Akwal	3344	...	...	..	..
255	Chaukhandi	7646	...	..	..	...
256	Jaba	4509	8	1	7	..
257	Daman	523	8	4	4	..
258	Dheri Legal	2276	1	...	1	...
259	Khura Khel	1908	5	2	3	..
260	Nawa	2476	3	..	3	..
261	Tatari	593	1	...	1	..
262	Kissana	972	5	3	2	..
263	Chamcha	5793	...	..	...	..
264	Kacha	738	...	...	...	...
265	Markhal	7134	1	...	...	1
266	Demail	3725	...	...	...	..
267	Shin Bagh	3544	...	...	..	..
268	Bethi	341	1	...	...	1
269	Shah Mohd Wali	7400	...	..	...	..
	Kot Qazi	11643	..	...	...	..
	GUJRAT DISTRICT.					
270	Dunkha	1027	..	..	..	..
271	Long	1507	..	..	..	..
272	Chak Saida	503	..	..	..	..
273	Kot Kake Shah	289	5	2	3	..
274	Sanda	2829	..	..	..	...
275	Khai	2725	14	3	1	10
276	Ragh	1586	1	..	1	...
277	Channi Sayedan	548	..	..	..	...
278	Gadgaur	132	...	...	...	...
279	Kot Shamas	333	..	...	..	...

1	2	3	4	5	6	7
280	Poorba	284	3	..	3	...
281	Yousaf	207	..	..	..	..
282	Shah Jahani	288	..	..	..	..
283	Muradwal	952	..	..	..	..
284	Chak Shahbaz	1530	..	..	..	...
285	Jayyo	1668	1	...	1	...
286	Tibbi Pili	224	4	1	3	...
287	Balhar	172	11	1	10	...
286	Thurgla	257	...	..	...	..
287	Fateh Garh	192	7	...	2	5
288	Suleman	282	...	...	...	...
289	Surchaitgarh	200	1	..	1	...
290	Wasu	3347	..	...	...	...
291	Chak Janokhurd	956	...	..	...	...
292	Chak Minan Shaikh, ...	529	...	...	...	...
293	Shahtanian	269	1	..	...	1
294	Auray	351	..	...	...	...
295	Nausherah	726	..	..	...	...
296	Ran	2323	..	..	...	...
297	Chak Fateh Shah	2375	...	..	...	...
298	Madhrey	1847	..	..	...	...
299	Shahpur	327	..	...	...	...
	JHELUM DISTRICT.					
300	Chak Ghakur	909	..	..	..	..
301	Ladwah	482	..	..	..	..
302	Beli Choghatta	51	..	..	..	..
	SARGODHA DISTRICT.					
302	Sheikh	..	..	...	..	..
303	Gul Bana	..	..	...	..	...
304	Thatti Jalal	..	..	...	..	...
305	Saleeqa	..	..	..	..	...
306	Badar Bhamum	..	..	..	..	...
307	Akki	..	...	..	...	...

1	2	3	4	5	6	7
308	Shadiwala	..	..	..	..	..
309	Shajoka	..	..	..	..	..
310	Thahti Yaro Jagir	..	..	..	..	..
311	Hindawah	...	..	..	..	..
312	Mohibpur	..	..	..	..	..
313	Pindiwala	...	..	..	..	..
314	Dhool Hala	..	...	..	..	..
315	Rabana	...	...	..	...	
316	Bagey	...	...	..	...	
317	Ratri	..	..	..	..	..
318	Ckanwla	1	..	1	..	
319	Jalla Bala	..	..	..	..	
320	Chakbandi	2	1	1	..	
321	Megha Ara	1	..	..	1	
322	Bohrilwala	...	..	..	..	
323	Jala Zareen	...	..	..	..	
324	Chandna	..	..	..	..	
325	Thathti Shahani	..	...	...	..	
326	Khor	..	...	...	..	
327	Dhol Kadi	...	...	...	..	
328	Choka	...	...	...	...	
329	Chohal	...	...	...	...	
330	Jara	...	...	...	..	
331	Hayatwala	1	...	...	1	
332	Kotala Watni	...	...	...	...	
333	Ghangwal	..	...	...	..	
334	Kot Migharib	..	...	...	..	
335	Bhart	..	...	..	..	
336	Nathu Wala	..	...	...	..	
337	Jalpana	..	..	..	...	
338	Khichhi Jagir	..	..	..	...	
339	Sultanpur	..	..	..	...	
340	Jok Ahmad Yar	..	...	...	..	

1	2	3	4	5	6	7
341	Dunpur Shamali	..	..	..	..	..
342	Rehman Abad	..	..	..	..	..
343	Sada Kambho	..	..	..	..	..
344	Kud Lathi Kadhi	..	..	..	..	..
345	Chak Jhawaria	1	...	1	..	
346	Haripur	..	..	...	..	..
347	Kot Kamboh	..	..	..	..	..
348	Sabbowal	..	..	...	..	..
349	Chakrala	..	..	..	...	..
350	Hukappur	..	..	..	..	..
351	Muzaffar	..	..	..	..	..
352	Chak 27/SB	1	..	1	..	
353	Chak 34/SB	5	..	5	..	
354	Chak No. 140/SB	1	..	1	..	
355	Chak No. 60/SB	7	2	5	..	
356	Assinawali	2	..	..	2	
357	Mir Ahmad Shergarh	..	..	..	..	
358	Jorala	2	..	2	..	
369	Kurd Lathi Ara	6	3	3	..	
370	Thathi Bhanera	3	3	..	..	
371	Chitor	..	..	...	..	
372	Noshera	2	..	2	..	
373	Kamala	1	..	1	..	
374	Lal Hussain	10	6	4	..	
375	Havali Chirgah	2	1	1	..	
376	Sangoraka	..	..	..	..	
377	Jamayatpur	..	..	..	..	
378	Langerwala	1	..	1	..	
389	Gunjail Janubi	61	30	20	2	
390	Jaura Sakesar	1	..	..	1	
391	Doana Bilochan	..	..	..	..	
392	Kakrani	6	5	1	..	

Note— Total acres consolidated in Sargodha District during the year 1963 is 68,017 acres, Village-wise detail are not available.

1	2	3	4	5	6	7
		MIANWALI DISTRITC				
393	Mari Roshan Daggar ..	..	5315	1	..	1 ..
394	Allah Yar Soha ..	..	5782	..	1	1 ..
395	Rashid Pur ..	..	1144	2	..	2 ..
396	Panjpari ..	..	2336	28	4	24 ..
397	Majoka ..	..	1910	..	..	.. ..
398	Mohh Kacha ..	..	2936	41	4	37 ..
399	/ML ..	..	1541	..	..	.. ..
400	Khanumwala ..	..	4199	1	..	.. 1
		JHANG DISTRICT.				
401	Vijlana ..	..	2919	7	3	4 ..
402	Apputh Bahadar Shah	..	855	..	..	.. ..
403	Jan Muhammad Kohna	..	368	..	..	..
404	Hadin ..	..	892	3	1	2 ..
405	Turbat Haji Shah ..	..	3140	2	..	2 ..
406	Ghund Bharawa ..	..	2673	30	14	16 ..
407	Jogera ..	..	1117	..	..	.. ..
408	Boori ..	..	2137	5	2	3 ..
409	Qadian ..	..	729	2	..	2 ..
410	Sialianwala ..	..	1616	..	..	.. ..
411	Zinda Shah ..	..	1577	..	..	.. ..
412	Kaser Wala ..	..	745	..	..	.. ..
413	Pindi Modeki ..	..	4810	10	..	10 ..
414	Kacha Shamir ..	..	503	..	..	.. ..
451	Ballu Shahabal ..	..	4987	..	..	.. ..
416	Bhoon ..	..	1258	5	..	.. 5
417	Rajoa ..	..	6824	3	1	2 ..
418	Chak No. 468 ..	..	498	..	..	.. ..
419	Mughlewala ..	..	180	1	1	.. ..
420	Kabli ..	..	1754	7	4	.. ..
421	Sugharewala ..	..	1586	..	..	.. ..
422	Kot Kuda Yar Katha ..		491	..	..	.. ..

1	2	3	4	5	6	7
423	Mohal	2685	..	..	..	..
425	Haveli Haji Mohmood ..	497	1	..	1	..
426	Tandiahwala	164	..	..	..	...
427	Pallowal Syadan	833	..	...	..	..
428	Khaki Lakhi	3028	...	...	...	..
429	Mehla	896	2	1	1	..
430	Thatta Jhanh	860	...	...	..	...
431	Apputh Janiiana	1896	5	5	...	..
432	Kot Kamian	366	...	...	...	..
433	Jharki	1800	9	3	6	..
434	Thati Merhani	912	1	...	1	...
435	Thathi Gul	949	9	6	3	...
436	Waghaha	411	7	2	...	5
437	Tabbi Dalmeer	891	...	...	...	...
438	Mal Sipra	1547	...	...	...	...
439	Thatta Ghindu Khurd ..	545	...	...	...	...
440	Sar Nanga	632	...	...	..	..
441	Doke Baluchan	1928	5	2	...	3
442	Pakkewala	3505	...	...	...	...
443	Kaluwala Sail	814	5	1	4	..
	LAYALLPUR					
444	467-GB	1060	...	...	...	..
445	487 GB	1840	1	1	...	..
446	506 GB	2142	3	...	3	..
447	553 GB	1165	...	...	..	..
448	45 GB	1526	...	...	...	..
449	47 GB	2053	...	..	..	..
450	140 GB	1312	...	..	...	..
451	385 GB	1203	...	..	...	..
452	388 GB	1529	...	..	..	..
453	447 GB	1485	...	..	..	..
454	448 G.B.	1314	...	..	..	..
455	474 G.B.	1768	...	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
456	503 G.B.	1503	..	..	..	..
457	514G B	1792	..	..	..	..
458	456 GB	2311	..	..	..	..
459	550 GB	1849	..	..	..	..
460	Shapan Saike	936	..	..	..	..
461	Pindi Shaikh Musa	5782	..	..	..	..
462	Dekanhdi Kilian wala ..	1570	..	..	..	..
463	528 GB	1831	..	..	..	..
464	598 GB	1065	1	..	1	..
465	50 GB	1189	..	..	..	..
466	138-GB	2819	..	..	..	..
467	457 GB	1594	..	..	..	..
468	472-GB	1000	..	..	..	..
469	545-GB	1774	..	..	..	—
470	Jhamra	1664	..	..	..	..
471	Tukra 55	1049	..	..	..	..
472	Tukra 56	1152	1	..	..	1
473	Tukra 57/3	1269	..	..	..	..
474	692 GB	1365	..	..	..	..
475	698 GB 1425	1425	..	..	..	..
476	722 GB	1567	..	..	..	..
477	732 GB	1946	..	..	..	..
478	Bahgar	721	..	..	..	..
479	Kot Pathana	1179	..	..	..	..
480	Rajab Kathia	748	..	..	..	..
481	Wagi	306	..	..	..	..
482	Muhammad Kalan	208	5	..	..	5
483	Shahwala Shah	261	..	..	..	..
484	Jungle Iman	521	..	..	..	..
485	99 JB	1484	..	..	..	..
486	318 JB	1183	..	..	..	..
487	384 JB	1391	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
488	298 JB	1492	..	..	..	..
489	414 JB	1624	..	..	..	..
490	416 JB	1308	..	..	..	..
491	3291 JB	2447	..	..	..	..
492	303 GB	2162	..	..	..	..
493	709 GB	733	..	..	..	..
494	Bohat Kalia	160	..	..	..	..
495	Gurgahi pur	537	..	..	..	..
496	Hayat Ke Kathia	932	..	..	..	..
497	Chak Sh.r Singh	978	..	..	..	..
498	93-JB	1401	..	..	..	..
499	97 JB	1616	..	..	..	..
500	304 JB	971	..	..	..	..
501	296 JB	1341	..	..	..	..
502	351 JB	1711	..	..	..	..
503	356 JB	1480	..	..	..	..
503	385-JB	1291	..	..	..	..
504	413-JB	755	..	..	..	..
505	148-JB	1761	..	..	..	..
506	152-JB	830	..	..	..	..
507	159-JB	1413	..	..	..	..
508	243-JB	2013	..	..	..	..
509	338-JB	1596	..	..	..	..
	MULTAN DISTRICT					
510	132/16-L	2447	5	1	4	..
511	9/15-L	2055	..	..	..	..
412	96/A/15-L	1053	2	1	1	..
513	140/10-R	890	1	1	..	..
514	143/10-R	1382	..	..	..	..
515	67/10-R	1846	1	1	1	..
516	158/A/10-R	1231	..	..	..	..
517	106/15-L	1832	..	..	..	..
518	136/16-L	3348	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
519	96/15-L	1645	..	...	...	...
520	139/10-R	1954	1	...	1	..
521	106/10-R	1480	6	5	1	..
522	Mainpur	1288	1	..	1	..
523	Manek Haraj	303	..	..	..	..
524	13/8-AR	856	...	...	..	...
525	19/B-R	914	...	1	..	...
526	92/15-L	2138	2	2	..	..
527	41-A/15-L	978	5	3	2	...
528	135/16-L	2313	1	1	...	...
529	169/10-R	2080	1	1	...	..
530	171/10-R	791	...	...	...	..
531	150/10-R	1610	2	1	1	...
532	155/10-R	2844	1	1	...	...
533	115/10-R	3204	5	2	3	...
534	111/15-L	2856	...	...	...	...
535	95/15-L	1034	1	1	...	..
536	16-8-BR	1325	...	...	...	..
537	14/8-R	2033	5	...	..	..
538	17/9-R	2033	3	3	...	..
539	3/8-AR	1550	...	...	...	...
540	18/9R	901	1	...	1	...
541	100/15-L	2555	3	2	1	..
542	Dangra	1713	...	...	...	...
543	Pacca Hajji Majid	1643	...	...	...	..
544	17/8BR	1243	2	2	...	..
545	123/-7ER	1406	...	...	...	..
546	Kalupatra	805	...	..	..	..
547	88/10-R	1511	3	1	2	..
548	170/10-R	2090	...	...	...	..
549	172/10-R	758	2	1	1	..
550	Hasmat Mirali	4329	..	...	..	..

1	2	3	4	5	6	7
551	Kohiwala	3966	6	6	..	..
552	46/15-L	1360	..	..	..	..
553	142/10-R	1552	1	..	1	..
554	134/16-L	3331	4	2	2	..
555	Waseeran	427	..	..	..	..
556	Serao Sidhu	4252	..	..	..	..
557	51/15-L	2113	..	..	..	..
558	123/10-R	1544	8	6	2	..
559	173/10-R	2445	1	..	1	..
560	168/10-R	2357	1	1	..	..
561	79/10-R	1744	4	3	1	..
562	105/15-L	3250	16	15	1	..
563	108/15-L	2357	3	1	2	..
564	Kot Bhara	842	..	..	..	..
565	118/10-R	1035	7	5	2	..
566	117/10-R	1129	6	3	3	..
567	80/10-R	1849	..	..	..	..
568	Mubarkpur	2930	4	2	2	..
569	Bilawalpur	1735	3	1	2	..
570	7/9-R	1560	2	1	1	..
571	126/15-L	2673	11	5	6	..
572	110/15-L	2252	2	1	1	..
573	141/10-R	1470	1	1	..	..
574	70/10/R	1297	..	..	..	..
574	109/10-R	1935	1	1	..	..
575	6/8-R	1211	1	1	..	..
576	Chughatta Panjwana ..	1335	1	1	..	..
577	Chauki Suhag	288	1	1	..	..
578	Jungle Dera Wala Shamali) ..	673	..	..	..	..
579	164/10-R	813	..	..	..	..
580	92/10-R	2091	..	..	..	..
581	175/10-R	1456	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
582	Noori Suhag	996	1	1	..	...
583	28/WB	788	...	...	...	...
584	83/WB	1861	2	1	1	..
585	16/WB	1440	...	...	..	..
586	163/WB	1773	...	...	...	...
587	161/WB	928	...	...	...	..
588	Lal Deh	1824	...	...	..	..
589	541/EB	1159	1	1	...	...
590	317/EB	1732	...	...	...	..
591	150/EB	2125	...	...	..	..
592	475/EB	1274	...	...	...	..
593	56/15-L	2230	...	...	..	..
594	74/15-L	1393	...	...	...	..
595	77/WB	1269	2	1	1	..
596	81/WB	1062	...	...	...	..
597	56/WB	1987	...	...	...	..
598	196/EB	1242	...	...	...	..
599	228/EB	1941	..	...	..	..
600	7/WB	1488	...	...	...	...
601	33/WB	1841	1	...	1	...
602	519/EB	1419	1	1	...	...
603	559/EB	1300	..	...	..	..
604	4/WB	2031	1	..	1	..
605	553/EB	1605	..	...	..	..
606	14/WB	1026	...	...	..	...
607	44/WB	2410	...	...	..	...
608	182/EB	1409	5	3	2	...
609	192/EB	1079	5	2	3	..
610	5/WB	2162	3	..	3	..
611	Dadu Kamera	2315	...	...	...	...
612	157/WB	1265	...	..	..	...

1	2	3	4	5	6	7
613	103/WB	744	..	..	—	..
614	39/WB	1471	1	..	...	1
615	Tajwana	2878	4	3	1	—
616	453/EB	1759	1	..	1	...
617	333/EB	1551	...	..	...	...
618	495/EB	1558	1	...	1	—
619	168/EB	1705	1	1	...	...
620	481/EB	1724	2	1	1	—
621	569/EB	946	..	—	..	—
622	76/15-L	2211	2	1	1	—
623	82/15-L	1028	2	2	—	...
624	63/15-L	1039	..	—	—	..
625	Kotli Mahtum	3738	...	—	—	...
626	Palwan Arain	2138	...	—	—	..
627	Bulanpur	2421	...	—	—	...
628	97/WB	1153	...	—	—	..
629	55/WB	1326	..	—	—	...
630	65/WB	1681	3	1	2	..
631	105/WB	1694	3	3	—	—
632	172/WB	1572	9	7	2	..
633	435/EB	1591	6	3	3	..
634	571/EB	1501	5	3	2	..
635	325/EB	1451	—	—	—	...
636	463/EB	1334	2	1	1	—
637	58/15-L	1329	—	—	—	..
638	61/15-L ... ... —	1881	3	2	1	..
639	557/EB	1439	1	1	..	..
640	301/EB	1179	9	8	1	..
641	297/EB	1866	—	...	...	...
642	307/EB	1712	10	4	6	...
643	509/EB	1665	8	8	...	...
644	Warsiwahim	1719	1	..	1	—

1	2	3	4	5	6	7
645	70/15-L	1816	..	..	..	..
646	81/15-L	1969	6	6	..	..
647	323/EB	1250	2	1	1	..
648	327/EB	1250	2	1	1	..
649	67/15-L	2089	..	..	..	..
650	22/8-R	705	..	..	..	..
651	78/15-L	1771	2	1	1	..
652	153/10-R	1427	..	..	1	..
653	133/10-R	2082	1	1	..	..
654	129/15-L	1711	4	3	1	..
655	93/15-L	1686	1	1	..	..
	MONTGOMERY DISTRICT					
656	52/5-L	1047	2	1	1	..
657	61/4-R8	1855	..	..	..	..
658	77/5-R	1826	34	13	21	..
659	Tibi Jasingh	3652	3	..	3	..
660	76/5-R	1942	48	45	3	..
661	Daulaballa	394	..	..	..	..
662	66/4-R	1199	5	..	5	..
663	100/A.W.M....	1426	..	..	..	..
664	185/9-L	2848	38	14	24	..
665	139/9-L	2519	12	2	10	..
666	Daudabahh	2512	10	5	5	..
667	Tuka 15/WN	1492	1	1	..	..
668	145/9-L	1531	34	5	29	..
669	101/6-AR	2342	4	..	4	..
670	Karam Doghar	525	..	..	..	..
671	Salamat	313	..	..	..	..
672	31/SP	621	..	..	..	..
673	Kund Dulleka	445	..	..	..	..
674	Wasu Kaboh	382	..	..	..	..
675	15/KB	627	2	..	2	..
676	Lakhwaira	616	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
677	Bohar	804	..	..	..	..
678	Saithanwala	603	..	..	..	..
679	Amira Alluka	464	...	..	..	..
680	Noora Alluka	619	7	..	7	..
681	Bhawoni	255	12	1	11	..
682	Balara	1022	...	..	..	..
683	57/S.P.	661	...	..	..	..
684	12/S.P.	1095	...	..	..	..
685	Malle Tarooks	6425	..	..	..	..
686	Wan Dal Singh	1586	...	..	..	..
687	7/S.P.	1187	...	..	..	..
688	Mussawal	797	...	..	..	..
689	4/St	653	...	...	..	..
690	Arazi Amar Singh	1255	...	...	..	..
691	Chak Haeema	299	..	...	..	..
691	18/S.P.	1953	8	5	3	..
692	Jaga Balooch	1205	...	...	..	..
693	Kot Bukhansigh	645	...	...	..	..
694	Haila Karaian wala	861	...	..	..	..
695	Nehaabad	415	...	..	..	..
696	Rampur	763	...	..	..	..
697	14/E.B.	585	...	..	..	..
698	Bunga Imamdin	292	4	..	4	..
699	Mahmooka	702	...	..	..	..
700	75/E.B.	1189	...	..	..	..
701	3/EB	992	8	5	3	..
702	44/EB	1141	11	3	8	..
703	Mailoka Khurd	535	6	2	4	..
704	Rang Shah	675	..	..	..	..
705	30/EB	1593	..	..	..	..
706	Garnjj	304	..	..	..	..
707	38/EB	1765	..	..	..	..
708	111/EB	1426	2	..	2	..
709	339/EB	752	12	6	6	..

1	2	3	4	5	6	7
710	31/EB	1427	..	..	..	..
711	Hazara Mal	308	..	..	..	..
712	Piple	716	2	2	..	..
713	73/EB	635	3	2	1	..
714	89/EB	1366	..	..	..	..
715	Kund Kanjwan	2381	..	..	..	..
716	35 EB	1298	17	..	17	..
717	Kot Kanungoi	729	2	..	..	2
718	Haman Mehroka	567	..	..	..	..
719	Kalooka Kalan	437	..	..	..	..
720	7/EB	1063	5	..	5	..
721	53/SF	1604	..	..	..	..
722	Nusrat	389	..	..	..	..
723	Arazi Lahwaria	213	2	..	2	..
724	83/EB	1310	5	..	5	..
725	Waranl	202	..	..	..	..
726	131/EB	892	2	2	..	..
727	357/EB	1454	..	..	..	..
728	373/EB	1434	..	..	..	..
729	231/EB	1530	11	6	5	..
730	112/EB	1303	11	2	9	..
731	175/EB	1318	6	2	4	..
734	365/EB	1852	6	..	6	..
735	86/EB	1082	..	..	..	..
736	114/EB	902	4	1	3	..
737	203/EB	1251	18	..	18	..
738	29/EB	1202	4	2	2	..
739	Snagat Singh	742	..	..	..	..
740	433/EB	830	12	6	6	..
741	249/EB	1524	3	..	3	..
742	363/EB	1505	10	3	7	..
743	Kot Thiraj	180	..	..	..	..
745	295/EB	1020	23	20	3	..
744	403/EB	1406	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
745	Doona Gudial	926	..	..	..	..
746	110/EB	307	..	..	..	7
747	163/EB	1540	..	..	..	..
748	273/EB	1441	29	..	..	29
749	275/EB	1358	60	60	..	..
750	Dulla	1934	...	...	..	..
751	Sodiwala	1061	17	8	9	..
752	Bunga Shiba	1735	...	...	..	..
753	Chak Gunda Singh	1899	...	...	..	..
754	Mirbas	761	..	...	..	..
755	Akar	556	2	1	1	..
756	Charat Singh	715	...	...	..	..
757	Jowahrasingh	516	7	7	..	..
758	Katha Jhang Shesham ..	367	...	...	..	..
759	Chaadoor	873	1	..	...	1
760	Khairpur	828	20	..	20	..
761	Sunriwala	716	..	...	..	..
762	Nihal Mahal	3489	5	..	5	..
763	Attari	4253	...	..	..	..
764	Rangilpur	437	...	..	..	..
765	Gurrewala	721	...	..	..	..
766	Dalian wali	678	...	..	..	..
767	Chisti Shamdin	737	...	...	..	..
768	Bunga Sodiwala	1327	...	..	..	..
769	Duala Mustkis	817	13	8	5	..
770	5/SP	1497	7	2	5	..
771	Aliko Rohalia	4041	...	..	..	..
	MUZAFFARGARH DISTRICT					
772	Bahadur Gamo n Sohil ..	2692	5	..	3	2
773	Chaubara	90932	...	..	...	1
774	Tibbi Kalan Nasheb ..	1440	..	..	..	..
775	Sahuwala Pakka	1596	2	..	..	2
776	Docharkha Nasheb	1115	1	..	..	1

1	2	3	4	5	6	7
777	Sargani Thal	2380	..	..	..	..
778	Nangi Lohanch Kacha ..	1722	..		..	..
779	Mochiwala	1013	..	..	..	..
780	Rashid Muhammad Shah ..	848	..	..	..	..
781	Rangshah Kalan	1044	..	..	..	..
782	Tibbi Mustaqil Darmiani ..	3036	9	5	4	..
783	Sanawan	2737	20	4	16	..
784	Thatta Gurmani Sharqi ..	3676	6	2	4	..
785	Pirhar Gharbi Mustaqil ..	2062	13	6	8	..
786	Bait Chajra	4249	1	..	..	1
787	Rao Bela Gharbi	1312	3	1	2	..
788	Pattel Kotadu Mustaqul Gharibi	4178	2	..	2	..
789	Dabbi Shah	4000	..	..	..	..
790	Pattol Kotadu Mustaqil Sharaqi	4136	8	2	6	..
781	Noon	1391	17	6	11	..
792	Gurmanai Gharbi	3142	7	1	6	..
793	Hans	1123	10	3	5	2
794	Tibbi Nizam	1306	7	2	5	..
795	Bahadur Mahrab	410	1	1	..	..
796	Mehr Shah	334	8	3	4	1
797	Dittanwali	794	8	5	3	..
798	Chak Mohsin Khan	637	5	1	4	..
799	Ahmad Diwala	642	..	..	..	..
800	Taliri	2715	6	2	4	..
801	Malao Kuria	752	1	..	..	1
802	Jhok	1182	1	..	..	1
803	Ganga	2710	18	3	14	1
804	Jalalpur	860	1	..	1	..
805	Walwal	1828	10	2	6	2
806	Kachiwali	889	3	1	2	..
807	Khokar Khangah	821	9	7	2	..
808	Khan Bela	734	2	1	1	..
809	Yara Daha	936	6	1	4	—

1	2	3	4	5	6	7
810	Aludewali	3951	1	..	..	1
811	Chak A.idaha	2072	4	..	4	..
812	Sohanra Shah	174	1	..	1	..
813	Khorwala	93	..	..	..	..
814	Bait Hussaini	2106	2	..	..	2
815	Rampur	2484	70	23	47	..
816	Kamal Kurai	625	14	5	..	9
817	Pallia Kalroo	692	7	3	4	..
818	Sunwali Syed	377	12	4	8	..
819	Tibbi Burra Sharqi	783	6	2	4	..
820	Raqba Dewala	648	3	..	3	..
821	Fateh Surani	2808	49	21	28	..
822	Gulwala	845	2	1	1	..
823	Alam Shah	298	8	2	6	..
824	Bait Warianwala	3173	7	4	3	..
825	Faizpur	1837	..	..	..	..
826	Khayara	513	3	2	1	..
827	Nehalwala	223	..	..	..	..
828	Billo Sandila	3049	1	..	..	1
829	Ghauspur	807	..	..	..	..
	DERA GHAZI KHAN DISTRICT					
830	Phagan Maral	3529	1	..	1	..
831	Hamal	1137	4	..	4	..
832	Kotala Ghulam	3156	27	6	21	..
833	Ther Basti Joya	708	..	..	..	..
834	Patti Qasai	433	..	..	..	..
836	Ghit Serkani	3972	13	4	9	..
836	Miran	245	2	1	1	..
837	Chak Laki	46	..	..	..	..
838	Dau	954	1	..	1	..
839	Mardali	518	2	2	..	..
840	Jhok Mangla	811	..	..	..	..
841	Choratta Sindh Janubi ..	867	12	4	8	..

1	2	3	4	5	6	7
842	Wah Bohar	835	4	2	2	..
843	Raqba Nawan Shehr	837	..	..	..	..
844	Basti Chhina	1153	7	5	9	..
845	Nari Dhamraya	3290	23	10	13	..
846	Kotla Gujar	1154	1	..	1	..
847	Kanwala	2563	..	..	..	..
848	Tibbi Kharak	1752	19	8	11	..
849	Patni	1475	..	..	..	..
850	Jhok Qazi wali	675	3	1	2	..
851	Shadiwala	3519	1	..	1	..
852	Rohri	2776	5	1	1	..
853	Mew	602	..	..	..	..
854	Isran	1118	2	1	1	..
855	Bari Dalail	405	2	..	2	..
856	Baji Ghazi Dherbi	3210	41	22	25	..
857	Hazara	2740	14	30	44	..
	PESHAWAR DISTRICT					
858	Banda Sheikh Ismail	1920	..	..	..	..
859	Manduri	773	..	..	..	..
860	Chak Agra	292	..	..	..	..
861	Jungal	479	..	..	..	..
862	Banda Cheel	2057	..	..	..	..
863	Choucki Drab	970	..	..	..	..
864	Nowshhra Khurd	3169	..	..	..	..
865	Fath Khel	108	2	..	2	..
866	Garhi Skandar Khan.. ..	84	..	..	..	..
	KOHAT DISTRICT					
867	Babeer Mela	2234	4	..	4	..
868	Chamba Gul	5022	..	..	..	..
869	Banda Abdus Samad	213	..	..	..	..
870	Meri	299	..	..	..	..
871	Regi Sheno Khel	538	3	..	1	2

1	2	3	4	5	6	7
	HAZARA DISTRICT					
872	Bnand	552	2	1	1	..
873	Kangra	757	8	4	4	..
874	Todu	421	2	1	1	..
875	Ghaneya	737	2	1	1	..
876	Mira Toot	76	..	..	..	..
877	Nikka pah.	290	..	..	..	..
878	ralawan	434	16	2	14	..
879	Thanda Choha	155	..	..	..	..
880	Maqsood	432	7	5	3	..
881	Rehana	1498	18	9	9	..
882	Chitri	268	3	..	3	..
883	Bartha	511	7	1	6	..
884	Bandi Sher Khan	636	10	..	10	..
885	Gheba	368	17	9	8	..
886	Dobandi	602	10	6	4	..
887	Baldher	501	1	1	..	..
888	Moonan	515	1	..	..	1
889	G.har Khan	625	..	..	..	..
890	AliKhan	715	1	..	..	1
891	Shah Muhammad	300	3	2	1	..
892	Bhajwala	886	1	1	..	..
893	Akhun Bandi	1133	1	..	..	1
894	Gar	518	7	6	1	..
895	Thipra	350	..	..	..	..
896	Rara	349	..	..	..	..
897	Chak Shah Muhammad ..	1429	1	1	..	..
898	Thallah	180	..	..	..	..
899	Kamal Pur	472	2	1	1	..
900	Kali Trar Utli	504	..	..	..	..
901	Didar	1644	8	5	3	..
902	Bandi Sirya	606	..	..	..	..
903	Mir pur	2129	..	..	..	..

1	2	3	4	5	6	7
904	Kali Trar Tarli	592	7	5	2	..
905	Dingi	1562	7	4	3	..
906	Pind Jamal Khan	696	6	5	..	1
907	Mang	1374	27	9	18	..
908	Ding	256	2	..	2	..
909	Jhar	164	..	..	..	..
910	Mohri Pur Bux	509	1	..	1	..
911	Chamba Pind	1399	..	..	..	..
912	Kahal	1153	..	..	..	..
913	Chak Talaker	240	..	..	..	..
914	Chechian	1220	..	..	..	..
915	Doyan Khushki	1141	34	1	26	7
916	Khiddu Pinju	1014	..	..	..	..
917	Nara	570	..	..	..	..
918	Chak Sikandar pur	261	1	..	1	..
919	Jora Pind	799	1	..	1	..
920	Kag	1428	31	11	20	..
921	Bnhdo	1087	21	11	10	..
922	Kahakka	351	3	1	2	..
923	Padhan	862	54	26	28	..
924	Dobandi	199	9	2	7	..
925	Khewa	483	25	10	15	..
926	Qazian	553	38	19	19	..
927	Mohra Mohamdu	202	3	1	2	..
928	Dheri	602	20	8	12	..
929	Chappar	913	..	..	..	.
930	Allooli	1975	32	17	15	..
931	Baweera	373	2	2	..	..
932	Momaya	1951	..	..	..	..
933	Kamalpur	311	2	..	2	..
934	Rani Wah	567	16	9	7	..
935	Mir pur	169	2	2	..	.

1	2	3	4	5	6	7
936	March Abad	215	..	..	..	..
937	Chitti	256	..	..	..	..
938	Kotara	375	11	3	8	..
939	Tarnawa	318	..	..	..	..
940	Dobandi	429	19	1	18	..
941	Bhera	350	2	2	..	..
942	Garhian	316	6	2	..	..
943	Jaulian	1078	13	5	8	..
944	Dhunian	163	..	..	..	..
945	Mohra Gutta	512	11	5	6	..
946	Bijian Kumar	427	5	3	2	..
947	Bhimala	526	1	..	..	1
948	Chak Kamalpur	66	..	..	..	..
949	Nain Sukh	221	..	..	..	..
950	Shohal	573	..	..	..	..
951	Tofkian	728	58	25	33	..
952	Bandi Munim	686	—	..	..	..
953	Khoi Kaman	588	9	..	9	..
954	Kamalpur	1048	..	..	..	..
955	Sardhne	796	7	..	..	..
956	Bagh Pur Dher	853	..	..	..	..
957	Sarai Gadai..	1206	26	11	15	..
958	Chak Mir pur	240	5	2	3	..
959	Nagarchain	201	..	..	..	..
960	Sheikh Chur..	556	12	4	8	..
961	Mhra Malaya	844	13	1	12	..
962	Koklia	1537	..	..	..	..
963	Gheja	718	26	12	14	..
964	Bharwasa	635	2	2	..	..
965	Laddah	789	20	6	14	..
966	Jabbar	1673	3	2	1	..
967	Amagah	968	7	5	..	..
968	Kalakatha	878	4	3	1	..

1	2	3	4	5	6	7
969	Alde Jabbi	1384	..	..	..	..
970	Pahdara	1240	..	..	..	..
971	Drushkhal	639	..	..	..	..
972	Noordi	3063	..	..	..	..
973	Pind Kamal Khan	722	..	..	..	..
974	Mota	1258	8	..	..	8
975	Khaoi Darrah	1361	..	..	..	..
976	Tarmaki	216	..	..	..	..
		MARDAN DISTRICT				
977	Mindheri	..	..	..	..	..
978	Haji Khel	..	..	..	..	..
979	Chak Kund Khalil	..	..	..	..	..
980	Gangu	..	..	..	..	..
981	Dher	..	..	..	..	..
982	Jabbar	..	..	..	..	..
983	Mansabdar	..	..	..	..	..
984	Khewasha	..	..	..	..	..
985	Ashad Khan	..	—	..	..	..
986	Chak Khail	..	..	..	..	..
987	Salah	..	..	..	..	..
988	Haryan	..	..	..	..	..
989	Hamza	..				
990	Dher Shiekh	..				
991	Dheri	..				
992	Ghazi Kot	..				
993	Sang Bhatti	..				
994	Specon Kani	..				
995	Bazargi	..				
996	Surkh Dheri	..				
997	Tanu	..				
998	Shahida	..				
999	Kaddi	..				
1000	Nazar Aman	..				

1	2	3	4	5	6	7
1001	Kot Khudarai					
1002	Nabi Bazar					

Notes—The total area consolidated in 26 villages of Mardan district during the year 1963 is 28,214 acres. In all 18 appeals were instituted out of which 7 have been accepted and 10 rejected. Only one appeal is pending. The village-wise details are not available.

DERA ISMAIL KHAN DISTRICT

1003	Beli Wala	527	1	..	..	1
1004	Awan	1379	..	..	..	..
1005	Diwan Sahib Wala	1230	..	..	..	..
1006	Shala	1251	1	..	1	..
1007	Rajanpur	693	1	..	..	1
1008	Diai	2421	3	..	..	3
1009	Garah Hayat	3210	1	..	..	
1010	Wanda Lubani	2054	..	..	..	..
1011	Mianwelah	2511	3	2	1	..
1012	Kotla Saidan	3119	..	..	..	..
1013	Rak Kohna	1012	4	..	..	..
1014	Thatha	2048	..	..	..	..
1015	Rehman	9120	..	..	..	..
1016	Nalah Mullazai	89	..	..	..	..

BANNU DISTRICT

1017	Kach Kot Azat Khan Chak Barlashta ..	249	..	..	..	..
1018	Gullaba	2518	..	..	..	..
1019	Nar Muhammad Khan Ghazni Khel	814	3	2	1	..
1020	Nar Utam Garh	477	1	..	1	..
1021	Nar Teer Khan Waliwal ..	403	2	..	2	..
1022	Nar Ayaz Khan	269	..	..	..	..
1023	Nar Kashmier Musa Khel ..	520	..	..	3	..
1024	Nar Sahib Dad Maidad Khel ..	405	..	..	..	..
1025	Nar Abu Saand Begu Khel ..	375	..	..	..	..
1026	Nar Zaffar Mama Khel ..	529	..	..	..	..

GOVERNMENT PRINTING AND STATIONERY, WEST PAKISTAN, KARACHI, 1965.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 19th March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَاْكُلُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ
الْعُيُوْنِ ○ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○
سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ○ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ○

پ ۲۳ — س ۳۶ — ع ۲ — آیات ۳۳ تا ۳۹

اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ زمین ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا پھر سب لوگ اس کو کھاتے ہیں۔ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کردیئے تاکہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان سب چیزوں کو نہیں بنایا تو پھر کیا لوگ فکر نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی نباتات کے خود ان کے اور ان چیزوں کے جن کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے۔اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور سورج اپنے مقرر کردہ راستے پر گامزن ہے۔ یہ زبردست جاننے والے کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ (گھوم ہوکر) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker: Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung for five minutes).

Mr. Speaker: Let the names of the Members present be recorded.

(Names of the Members present were recorded)*

Mr. Speaker: Five minutes are over. Names of the members present have been recorded. Only 33 members are present. The House is, therefore, adjourned for 15 minutes for lack of quorum.

(The Assembly then adjourned for 15 minutes).

The Assembly met at 9-25 a.m. Mr. Speaker in the Chair.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker: The House is in quorum.

Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqui: 3792 on his behalf, Sir.

LINING OF NAWA KAREZ NARIN OF KHANOZAI UNION COUNCIL

*3792. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state, whether it is a fact that District Council, Quetta, has passed a scheme of lining of Nawa Karez Narin of Khanozai Union Council, at its meeting held tn 27th August, 1962, if so, the estimated cost thereof and the action so far taken to implement the said scheme?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-din): Yes. The District Council, Quetta, recommended to the Irrigation Department on 27th August, 1962, to undertake extension of the lining of Nawa Karez Narin of Khanozi Union Council from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 6,889.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir, it has become a practice now that the District Councils instead of executing the works themselves recommend to the Irrigation Department. I would like to know whether the recommendation are sent through your Department and whether you have been supporting these schemes?

---

* For names of Members, please see Appendix I at the end.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : The financial position of the District is very week. Generally when we feel that the financial position is weak we try to cooperate with other Departments and request the Irrigation Department to execute such schemes and we have strongly recommended tt the Irrigation Department to execute these schemes.

EXTENSION OF LANDI KAREZ

***3793. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state, whether it is a fact that District Council, Quetta, has passed a scheme of extension of Landi Karez at its meeting held on 29th January, 1963; if so, the estimated cost thereof and the action so far taken in this regard along with the date by which the said scheme will be completed?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes. The District Council Quetta has recommended to the Irrigation Department on 29th January, 1963 to prepare estimates and technical feasibility report of the Project. The Irrigation Department is expected to forward the technical feasibility report and estimated of the Project by January, 1964. The implementation of the Project will be considered on receipt of that report.

بابو محمد رفیق— جہانتک ان سکیموں کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں وزیر صاحب مجھسے اتفاق فرمائینگے۔ کہ اب تو ڈسٹرکٹ کونسلوں کے پاس کافی پیسہ ہے۔ اور وہ چھوٹی چھوٹی سکیموں کو خود ہی مکمل کرلیں۔ کیونکہ ان چھوٹی چھوٹی سکیموں پر بھی دو دو سال لگ جاتے ہیں۔

وزیر بنیادی جمہوریت(مسٹر عبدالغفار خان پاشا)۔ اگر ڈسٹرکٹ کونسلوں کے پاس فنڈ ہوتے۔ تو وہ ان سکیموں کو دوسرے محکموں کے حوالے نہ کرتے جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے۔ انکی مالی حالت کمزور ہے۔ اس لئے وہ خود ان سکیموں کو نہیں چلا سکتے۔

بابو محمد رفیق— میں وزیر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں۔ یہ سوال بھیجتے وقت ممکن ہے۔ کہ ان کے پاس ان سکیموں کو چلانے کے لئے روپیہ نہ ہو۔ لیکن ایک دوسال سے یہ سکیمیں معرض التوا میں پڑی رہیں۔ اور اب تو آپنے ان علاقوں کو کافی روپیہ P.L. 480 کے تحت مہیا کردیا ہے۔ آپکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ Main سکیمیں ہماری زندگی کا جزو ہیں۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary. That is a suggestion.

Minister of Basic Democracies : Can I answer this question ?

Mr. Speaker : No.

بابو محمد رفیق — انکو جواب دینے دیجئے۔ ہماری زندگی کا دارو مدار ان پر ہے۔

Mr. Speaker : No, no, this is not a supplementary. That is a submission and request.

OPENING OF A MIDDLE SCHOOL AT KILLI KHUSHDIL KHAN.

*3794. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Basic Democracies, be pleased to state whether it is a fact that Union Council, Malikyar, Tehsil Pishin has recommended the opening of a Middle School at Killi Kushdil Khan; if so, the action taken by Government in this behalf?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : No. The Union Council, Malikyar, Tehsil Pishin, has not recommended the opening of a Middle School at Killi Khushdil Khan, therefore the question of taking any action in this regard does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, the reply is that the Union Council has not recommended but obviously there is need for a school. If the Union Council recommends is the Government prepared to consider the recommendation.

Minister of Basic Democracies : I have not followed the question Sir.

Mr. Speaker : Please repeat your supplementary.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, the question was whether the Tehsil Pishin had recommendedthe opening of a Middle School at Killi dil Khan, and the reply was that the Union Council had not recommended. I suggested that obviously there is need for a school, and if the Union Council passes a resolution and recommends the opening of a school, is Government prepared to consider their recommendation?.

Minister of Basic Democracies : First of all, it is to be chanelled through the Tehsil Council, the District Council and the Divisional Council, and then the question of feasibility comes. If there is a possibility of opening of a school definitely the Government will consider the proposal, and try to help that area.

SUB-HEALTH CENTRE AT KHANOZI

*3797. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state, whether it is a fact that

the Qutta-Pishin District Council, and the Union Council of Khanozai, have passed a scheme to open an sub-health centre at Khanozai and three sub centres in other villages; if so, the action so far taken in this regard?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Yes. The District Council, Quetta-Pishin, passed a resolution on 2nd May, 1963 for the establisment of a Sub-Health Centre at Khanozai by the Health Department. The proposal is being considered by the Government.

بابو محمد رفیق— کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کب تک اس proposal کا فیصلہ ہوجائے گا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفارخان پاشا)— یہ معاملہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہے لیکن میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں کہ جتنی جلدی ہوسکا کوشش کی جائے گی۔

SALE OF SHOPS AND HOTELS CONSTUCTED BY TOWN COMMITTEE MIRPURKHAS

***5277. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Town Committee, Mirpurkhas has got constructed some new shops and hotels along side the Station Road in Mirpurkhas, if so, the number of said shops and hotels;

(b) whether it is a fact that the above-mentioned shops and hotels were sold to some persons without holding any auction, if so, the reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Yes. The Municipal Committee not Town Committee has got Constructed 52 shops and 9 hotels alongside the station road in Mirpurkhas. The cost of the Construction has been paid by the private persons on the condition that the shops and hotels would be the property of the Municipal Committee when standard rents have been realized from. These persons against the cost of the ctnstructions.

(b) Question does not arise.

میر حاجی محمد بخش تالپور— کیا یہ موزوں نہ ہوتا کہ وہ plots ان کو اس condition پر auction کرتے کہ وہ جگہ بنالیں اور rent مقررہ دیں۔

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): I do not know the local conditions of that area. It seems to be a better proposition and I will diffinitely go into the matter. I seems that the Municipality

was not in a position to build these shops and quarters, and so they have taken financial help from private parties. I do not know the actual position, and if possible, I will find out what are the conditions of that area.

SHORTAGE OF RS. 1,100.04 IN THE ACCOUNTS OF UNION COUNCILS CHATTAL, TALUKA NAGARPARKAR

*5372. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) Whether it is a fact that the Deputy Collector, Desert, District Tharparkar checked the record of Union Council Chattal, Taluka Nagarparker on 11th September, 1963, and detected a shortage of Rs. 1,10100-04;

(b) Whether it is a fact that on interrogation by the said Deputy collector the chairman of the said Union couscil could not give satisfactory reply regarding the shortage;

(c) Whether it is a fact that the above said Deputy Collector directed the Secretary, Tehsil Council, Desert, to check and seal the record of the said Union Council;

(d) Whether it is a fact that the Chairman, Tehsil Council, Desert, directed the Chairman of the above said Union Council not to spend any amount after 11th September, 1963 and recorded this direction on visitor book;

(e) Whether it is a fact that the Chairman Union Council, Chattal expended some amount after the said date, in spite of direction, if so, the amount spent along with the action taken against him?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) No shortage was noticed when the accounts of Union Council Chattal Taluka, Nagarparkar, were inspected on 11th September, 1963. There was, however, a double entry regarding the payment of Rs. 1,000.00 to a brick-kiln contractor in the accounts of the Union Council due to a clerical error.

(b) No.

(c) The record was not sealed.

(d) No.

(e) In view of the position explained at (a) the question does not arise.

میر حاجی محمد بخش تالپور— کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ ایسا آدمی رکھنا موزوں ہے جو double enteries کرتا ہے۔ اس کو پتہ نہیں ہے یا جان بوجھ کر کرتا ہے؟

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفارخان پاشا) جان بوجھ کر کرتا ہے یا by ignorance کرتا ہے اسکا پتہ نہیں۔

Double entry itself is a fault and I will see that the man concerned will be put to task.

MR. NATHOMAL SONARO, SECRETARY, UNION COMMITTEE NO. 4 IN THATTA DISTRICT

*5505. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(a) whether it is the policy of the Government that the officials serving in Union Councils and Union Committees should not be posted in a district other than their home district;

(b) the number, names and dates of appointments alongwith home-districts of the Secretaries of Union Councils and Union Committees in Tharparkar and Thatta districts, who do not belong to these Districts;

(c) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad Division—*vide* his letter No. 6267-M/63, dated 29th July, 1963 terminated the services of Mr. Nathomal Sonaro, Secretary, Union Committee No. 4 in Thatta District on the ground that the said employee did not belong to the district in which he was employed if so, whether the services of other Secretaries of Union Councils and Union Committees in Tharparkar and Thatta Districts who do not belong to these districts will also be terminated;

(d) whether it is a fact that the said Nathomal Sonaro appealed to the Commissioner, Hyderabad Division, through Deputy Commissioner, Thatta, for his reinstatement; if so, whether it is a fact that his case has not, so far been disposed of;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, reasons therefor and the time by which the said official will be reinstated?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) Officials serving in Union Councils and Union Committees can be posted in their home district as well as in other districts.

(b) The following Secretaries of Union Councils and Union Committees, who do not belong to Tharparkar District, are serving in that district:—

(1) Mr. Abdul Latif Baloach of Hyderabad District.

(2) Mr. Muhammad Juman Channa of Nawabshah District.

(3) Mr. Muhammad Ramzan Bhatta of Hyderabad District.

(4) Mr. Allah Vasayo Khand of Khairpur District.

The following Secretaries of Union Councils and Union Committees, who do not belong to Thatta District, are serving in that district:—

	Name	*Home District*
1.	Mr. Abdul Karim.	Nawab Shah.
2.	Racib.	Dadu.
3.	Gul Muhammad.	Tharparkar.
4.	Din Muhammad.	Dadu
5.	Afsar Ali.	Larkana.
6.	Lakhano.	Hyderabad.
7.	Shafi Muhammad.	Dadu.
8.	Nazir Ali.	Nawab Shah.
9.	Abdul Haque.	Nawab Shah.
10.	Muhammad Rahib.	Hyderabad.
11.	Subhan Ali.	Nawab Shah.
12.	Gul Hasan.	Larkana.
13.	Muhammad Saleh.	Nawab Shah.
14.	Muhammad Munis.	Tharparkar.
15.	Muhammad Ramzan.	Hyderabad.
16.	Rasul Bux.	Tharparkar.
17.	Muhammad Kasim.	Tharparkar.
18.	Taj Muhammad.	Sanghar.
19.	Muhammad Ramzan.	Hyderabad.
20.	Noor Muhammad.	Hyderabad.

(c) On the recommendation of the D.C. Thatta, the Commissioner Hyderabad Division terminated the services of Mr. Nathu Mal Sonaro, Secretary Union Committee No. 4 in Thatta District on the ground that the said employee did not belong to Thatta District.
The D.C. made his recommendation in accordance with the general Government instruction issued by the S. & G.A.D. according to which recruitment to subordinate services is to be confined to the area to which the cade pertains. However, in the Rules governing the appointment of Secretaries of Union Committee there is no such restriction. That being the case, the services of other Secretaries of Union Councils and Union Committees in Tharparkar and Thatta districts who do not belong to those districts would not be terminated.

(d) The appeal of the aforesaid Nathu Mal Sonaro for reinstatement is still pending with the Commissioner, Hyderabad Division.

(e) The afore-said appeal disposed of by the Commissioner, Hyderabad Division shortly.

میر حاجی محمد بخش تالپور— جواب میں لکھا ہوا ہے کہ آٹھ مہینے ہوچکے ہیں ابھی تک اپیل کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کیا وجہ ہے کہ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ؟ اسکے لئے کیا قدم اٹھا رہے ہیں کہ جلدی dispose of ہوجائے ؟

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): The appeal is with the commissioner and I will try to see that this appeal is decided as early as possible because it is pending for the last 1½ months. The Commissioner has got this file for the last 1½ months.

CONSTRUCTION OF A POND FOR DRINKING WATER AT THATTA.

*5527. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Commissioner of Hyderabad Division had prepared a scheme for constructing a pond for drinking water at Thatta;

(b) whether it is a fact that Auqaf Department had promised to provide necessary amount for the said purpose; if so, reasons for not implementing the said scheme?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) No. (b) Does not arise.

میر حاجی محمد بخش تالپور— اگر محکمہ اوقاف کوئی رقم مہیا کرتا ہے تو آپ انتظام کریں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)— یقیناً انتظام کریں گے۔ اگر محکمہ اوقاف رقم مہیا کرے گا تو یقیناً اس سکیم کو چالو کریں گے۔

MEETING HELD BY TEHSIL COUNCIL, MAILSI.

*5658. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the number of meetings so far held by Tehsil Councill, Mailsi, District Multan, since its constitution;

(b) the number of resolutions of the Union Councils so far presented to the Said Tehsil Council along with the number of those passed unanimously;

(c) the nature of works to which the said resolution related and the steps so far taken by the Departments concerned to implement them?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) 36.

(b) (i) Total number of Resolutions passed by the Union Councils routed through Mailsi Tehsil Council ... 541

(ii) Resolution which were passed unanimously ... 455

(c) The Resolutions dealt with the following subjects:—

(1) Opening of Primary and Middle Schools for boys and Girls;

(2) Up-grading of Primary and Middle Schools to Middle and High standard.

(3) Appointment of staff in the schools;

(4) Opening of Civil and Veterinary Dispensaries;

(5) Supply of adequate, medicines and staff in Civil and Veterinary Dispensaries.

(6) Suppply of furniture etc., in the Schools;

(7) Opening of Cattle Ponds;

(8) Issuing of permits for buses on various routes;

(9) Opening of Post Offices;

(10) Transfer of Charaghas' areas to Union Councils;

(11) Giving up property rights to the allottees of Cost of Living Allowance and Farming Schemes of state land;

(12) Raising of sugar quota;

(13) Construction and repair of bridges and culverts on minors;

(14) Construction of Pucca and Kacha roads;

(15) Marking of Kacha Roads;

(16) Transfer of 'Waqf Property' to Union Councils;

(17) Installation of hand pumps, tubewells, etc,

(18) Supply of Electricity;

(19) Grant of Taqawi for tubewells and well, etc;

(20) Construction of Railway Station and Railway Crossings, etc;

(21) Distribution of cement through Union Councils or Co-operative Societies;

(22) Installation of Sugar Mills, and Cloth Mills etc :

(23) Supply of Cotttn seed and fertilizers;

(24) Widening of Pacca roads;

(25) Avoiding of mixing water in diesel oil;

(26) Appointment of Lady Health Visitor;

(27) Appointment of techers in Girls Schools;

(28) Issuing of orders to Patwaris for attending the meetings of their respective Union Councils;

(29) Complaint against Forest Guards and Sanitary Inspector for harasing the villagers unnecessarily;

(30) Eradication of Wild Boars and stray dogs;

(31) Scarcity of water in the canals;

(32) Remission of Water Rates due to scarcity of Water in the canals;

(33) Providing of boats in reverain areas during floods;

(34) Investment of powers to Tehsildars to try minor offences as Summon cases;

(35) Obtaining of Welfare Fund from Co-operative Bank. Mailsi;

(36) Embazzlement in Service Societies Accounts; and

(37) Various projects under the PL-480 Programme.

The Departments concerned have implemented the following Resolutions:—

(1) Opening of Primary and Middle Schools for Boys and Girls;

(2) Up-grading of Primary and Middle Schools to the Middle and High Standard;

(3) Appointment of staff in the schools;

(4) Supply of furniture;

(5) Opening of Civil and Veterinary Dispensries.

(6) Opening of Cattle Ponds;

(7) Opening of Post Offices;

(8) Transfer of Charagahs to Union Councils;

(9) Giving of property rights to the allottees of Cost of Living Allowance and Farming Schemes.

(10) Construction and repair of bridges and culverts on minor;

(11) Marking of Kacha Roads;

(12) Installation of hand pumps, tube-wells and wells;

(13) Grant of Taqavi for installation of tubewells and Wells;

(14) Construction of Railway Station and Railway Crossing etc.

(15) Supply of cotton seeds and fertilizers;

(16) Appointment of Lady Health Visitor;

(17) Issuing of order to Patwaris for attending the meeting of their

(18) Eradication of wild boars and stray dogs;

(19) Providing of boats in reverain areas during floods;

(20) Various projects under PL-480 Programme; and

(21) Action on complaints received against Forest Guards and Sanitary Inspector.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Some schemes have been left out I understand that most of the schemes have been carried out, but I would like to know what is going to be the fate of the remaining two schemes?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): The scheme is always executed according to the funds Provided to the District Council. If funds are available, the schemes will be executed.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: These schemes have been sanctioned, and most of them have been carried out. Therefore, there is no question of funds.

Minister of Basic Democracies: Sir there were 21 schemes in total. Out of them 19 schemes have been carried out. There are only two schemes left. It is just possible that within the period these schemes will also be executed.

DISPENSARY AND A MIDDLE SCHOOL FOR VILLAGE MAHLANA, DISTRICT THAPARKAR

*5664. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government sanctioned a Dispensary and a Middle School for village Mahlana, Taluka Nagarparkar, District Tharparkar;

(b) whether it is a fact that Union Council, Weera Wah, Taluka Nagarparkar, District Tharparkar.—*vide* its Resolution No. 8, dated 22nd November, 1963, demanded that the said Dispensary and the Middle School be opened at Weera Wah instead of at village Mahlana;

(c) whether it is a fact that the questioner.—*vide* his letter No. MPA-186, dated 3rd December, 1963 suggested to the Minister and the Secretary for Basic Democracies Department that it would be more convenient and useful to open the said dispensary and the Middle School at Village Dano Dhandhal than in village Mahlana; if so, the action taken in this behalf;

(d) in case no action has so far been taken on the suggestion mentioned in (c) above, reasons therefore ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) and (d) This is correct. The matter was considered by the Divisional council in its meeting held on the 5th January, 1964. It decided to set up the School and Dispensary in Village Dhano Dhandhal. Necessary steps are now being taken to implement that decision.

Mir Haji Muhammad Bux Talpur : When this will be implemented?

پارلیمنٹری سیکرٹری— جلدی کوشش کریں گے کہ implement ہوجائے۔

میر حاجی محمد بخش تالپور— اسکے متعلق لکھیں گے یا کیا کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری— ان کو لکھ کر پوچھیں گے۔ جلدی کوشش کریں گے۔

DEVELOPMENT SCHEMES FORMULATED BY DISTRICT COUNCIL MULTAN

***5673. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the number of development schemes formulated by District Council, Multan and recommended to Government by Divisional Council, Multan during the year 1962-63;

(b) the number and nature of the schemes, out of those mentioned in (a) above, included in the Second Five Year Plan and in the Budget for 1962-63 along with the estimated cost of each scheme and the funds provided for each of it;

(c) the number and nature of the schemes out of those mentioned in (a) above, for which no allocations have been made in the said budget along with the reasons therefor;

(d) whether it is a fact that Multan District is the biggest tf all the districts of the province in respect of population and area; if so, reasons for depriving the said district of development schemes and whether Government intend to include development schemes mentioned in (c) above in the 3rd Five Year Plan?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)— جواب نہیں آیا۔ اگلی turn پر دے دیا جائے۔

DELAYED PAYMENT TO CONTRACTORS

*5678. **Mian Muhammad Akbar:** Will the Minister of Basic Democracies and local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that M/S Nazir Ahmed & Co Contractors Mandi Bahaud Din, were entrusted with the work of the construction of Rurals Dispensary, Busal, District Gujrat;

(b) whether it is a fact that the said work was completed in 1960;

(c) whether it is a fact that the final payment of the dues has not so far, been made to the contractors and they have already served the Government with a notice under section 80 of C.P.C. on 14th December, 1962;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for delay in payment and the action Government intend to take against the official responsible for it?

پارلیمنٹری سیکرٹری— اس کا جواب بھی اگلی turn پر دے دیں گے۔

ZAROBI-KALABAT ROAD IN TEHSIL SWABI

*5857. **Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the length of Zarobi-Kalabat Road in Tehsil Swabi;

(b) the amount spent on the construction of the above said road during 1962-63 and the name of the contractor entrusted with the construction of the above-mentioned road along with the amount so far paid to the said contractor;

(c) the date on which the work on the construction of the said road was started;

(d) whether it is a fact that said road is not yet fit for plying of motor vehicles as the stones have been spread on it and no rolling has so far been done thereon; if so, the date by which the work on the road will be completed?

پارلیمنٹری سیکرٹری— اس سوال کا جواب نہیں پہنچ سکا۔ اگلی turn پر دیدیں گے۔

CONDITION OF ROAD BETWEEN MONTGOMERY AND ADIFWALA IN MONTGOMERY DISTRICT

*5958. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the metalled surface of the road between Montgomery and Arifwala in Montgomery District is narrow and the condition of the road itself is also very bad;

(b) whether it is a fact that the kacha paths along both sides of the said road are in a dilapidated condition and there are one foot deep pits on the said paths causing great obstruction to the smooth running of traffic;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, the action Government intend to take in this behalf?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) Yes. The metalled width of the road ranges between 10 feet to 12 feet and only last two miles of the road, which is 36 miles in length, is 16 feet wide. The condition of the road is not very satisfactory due to its narrow metalled width and the density of heavy vehicular traffic. About nine miles of this road requires re-surfacing and about three miles (from mile-stone 11 to 13) has been badly affected on account of water-logging. The District Council is reparing these portions of the road by resorting to heavy patch work.

(b) Yes. The berms of this road suffer damage due to density of traffic over its narrow metalled width. However, the gangs employed by the District Council carry out regular repairs to the berms to ensure that the flow traffic is not impeded.

(c) As it is a District Council road, action to widen it has to be taken by District Council Montgomery having regard to its financial resources and the priorities it assigns to various development projects it proposes to under take. The District Council proposes to widen this road to 24 feet during the 3rd Five Year Plan Period.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqui : We have been hearing a lot about this Third Five-Year Plan. I would like to know whether these projects have been included in that plan or they are likely to be included in it or not?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): So far as the Provincial Government is concerned they have made a proposal and sent it to the Central Government for finalization.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Has this scheme been included in that plan or not?

Minister of Basic Democracies : I think, this scheme has been included in the plan.

Mr. Speaker : Has the scheme been finalised and included in the Plan?

Minister of Basic Democracies : Yes, Sir.

مسٹر حمزہ— جناب والا۔ پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ سڑک کی حالت زیادہ تسلی بخش نہیں۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے ان کا مطلب کیا ہے؟

پارلیمنٹری سیکرٹری— جناب والا۔ تسلی بخش کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی حالت زیادہ اچھی نہیں۔ لیکن کچھ ہے ضرور۔

چودھری محمد علی— جناب والا۔ کیا حکومت اس سڑک کی اہمیت کے پیش نظر اسے ڈسٹرکٹ کونسل منٹگمری سے واپس لے کر محکمہ B&R کے سپرد کرنے کیلئے تیار ہے؟

پارلیمنٹری سیکریٹری— جناب والا۔ اس کا جواب میں نے عرض کر دیا ہے۔ چونکہ یہ سڑک ڈسٹرکٹ کونسل منٹگمری کی ہے۔ اس لئے یہ اس کے پاس ہی رہیگی۔ اس کا محکمہ B&R کے پاس جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

DEVELOPMENT SCHEMES IMPLEMENTED IN EACH TEHSIL OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

*5960. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the names of the tehsils in Bahawalnagar District along with the population of each Tehsil;

(b) the names of the development schemes which are being implemented in each Tehsil of the said district;

(c) amounts advanced out of District Development Fund of Fort Abbas Tehsil of Bahawalnagar District for Development Schemes since the inception of Basic Democracies?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) 2: (a) the names of Tehsil in Bahawalnagar District along with their population figures are as under:—

Name of Tehsil		*Population*
Bahawalnagar	...	2,28,790
Minchinabad	...	1,38,726
Minchinabad	...	1,38,726
Chishtian	...	1,97,888

(b) the names of development schemes tehsil-wise are given in annexures I, II, III and IV.*

(c) Rs. 45,766.00.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: I have pointed out this thing earlier also that there is a general complaint that the amounts of cesses realised in particular areas are not spent in those areas. In this case you will see that since the inception of Basic Democracies only rupees forty-five thousand have been spent on Fort Abbas. Will you kindly see that a larger amount is spent in this area? You cannot deny that there is more need in Fort Abbas for development.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): The money is not spent according to the collectoin from different Tehsils. The Divisional Council fixes the priority of different works for different Tehsils. As far as Fort Abbass is concerned, I feel, little amount is provided and in future I will see that more funds are provided.

AMOUNT PDOVIDED OUT OF DEVELOPMENT FUNDS TO EACH TEHSIL OF BAHAWALPUR DISTRICT

***6100. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the year-wise amount provided out of the Development Funds to each Tehsil of Bahawalnagar District since the establishment of Basic Democracies;

(b) the population of each of the said Tehsil;

(c) the amount of taxes realised by the District Council, Bahawalnagar, from Fort Abbas Tehsil since the establishment of Basic Democracies;

(d) the amount allocated to Fort Abbas Tehsil out of the funds of the said District Council during the last three years?

---

*Please see Appendix II at the end.

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) The year-wise amount provided to each Tehsil in District Bahawalnagar is as under:—

Name of tehsil	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
(1) Bahawalnagar	46,720	25,350	...	..
(2) Chishtian	17,684	22,735	..	..
(3) Minchinabad	19,830	25,915	..	..
(4) Fortabbas	15,766	25,000	5,000	..

(*b*) The population of each Tehsil in that District is as under:-

Name of Tehsil	*Population*
(1) Bahawalnagar	2,29,790
(2) Chishtian	1,97,888
(3) Minchinabad	2,58,641
(4) Fortabbas	1,38,726

(*c*) Rs. 12,92,829·58

(*d*) Rs. 30,^00.00.

TOTAL AMOUNT SPENT BY TOWN COMMITTEE, FORT ABBAS ON THE PURCHASE OF MEDICINES

***6101. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the total amount spent by the Town Committee, Fort Abbas on the purchase of medicines alongwith the names of the medicines purchased and their date of purchase and consumption;

(*b*) the procedure adopted by the said Town Committee for the distribution of medicines?

پارلیمنٹری سیکریٹری(میاں معراج الدین)— جناب والا۔ اس کا جواب اگلی دفعہ دیا جائیگا۔

SCHEMES APPROVED BY DIVISIONAL COUNCIL, BAHAWALPUR DURING 1960—63

***6130. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the year-wise details of the schemes approved by the Divisional Council, Bahawalpur during 1960—63 alongwith the amount sanctioned for cash scheme;

(b) the names of the schemes, out of those mentioned in (a) above actually implemented within the specified time;

(c) the names of the schemes, out of those mentioned in (a) above implemented in Bahawalnagar District alongwith the details of the expenditure incurred on each of them?

Parliamestary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) following are the yearwise particulars of the development schemes approved by the Divisional Council, Bahawalpur during the years 1960-61, 1961-62, 1962-63 and 1963-64 together with the amount sanctioned for each scheme :—

1960—61

Serial No.	Name of scheme	Amount sanctioned.
		Rs.
1	Grant for A.P.P. Bahawalpur	6,000.00
2	Development of Horticulture in Rahimyar Khan	5,000.00
3	Establishment of Purda Club and Children Park in Police Lines Bahawalpur.	6,000.00
4	Rotating Library of text books, grant for the poor students of the women college Bahawalpur.	1,000.00
5	Provision of canteen in Government College for Women Bahawalpur ..	3,000.00
6	Construction Kacha portion wall round College	3,000.00
7	Purchase of Radio sets, Sewing Machines, Dispensary equipment for women College, Bahawalpur.	4,000.00
8	Installation of Tube-well in Sadiq Public School, Bahawalpur	5,000.00
9.	Establishment of T.B. Clinic at B. Nagar	15,000.00
10.	Grant for poor boys, Rotating, Library of taxt books for Government College Bahawal Nagar.	1,00.00
11.	Library of text books, grant for poor students for Government College, Rahimyar khan.	1,000.00
12.	Grant for poor boys, Rotating Library and text books for S.E. College, Bahawalpur.	1,000.00
13.	Supply of Radio sets to Government H. N. Schools in Bahawalnagar District.	1,500.00
14.	Supply of sewing Machines to Girls H. N. Schools in Bahawalnagar ..	1,200.00
15.	Supply of sewing Machines to Female education in Rahimyar Khan District..	1,200.00
16.	Supply of Library books for Female education in RaimyarKhan District ..	6,000.00
17.	Supply of Radio sets for Female education in Rahimyarkhan District ..	1,500.00
18.	Sheep breeding in irrigated area of Bahawalpur	8,000.00
19.	Artificial insemination centre at Bahawalpur	12,475.00
20.	Provision of air conditioner Radio sets equipment etc. for Lady Wavel Hospital,A.P.E.	5,000.00

21.	Repair of Government Primary School run by A.P.W.A. Bahawalpur ..	5,000.00
22.	Drinking water supply in boys School Ahmadpur East	2,500.00
23.	Aforestation insemination centre at Bahawalpur	19,928.00
24.	Grant for Ladies Club, Bahawalpur	5,000.00
25.	Development of Hortculture in Rahimyarkhan District	12,340.00
26.	Artificial insemination Centre at Rahimyarkhan	3,580.00
27.	Grant for Fazil Arabic School Khaipur Tane-Wali	6,000.00
28.	Supply of six singer sewing Machines to Industrial Home Rahimyar Khan ..	7,200.00
29.	Bedding, clothing and other equipment for civil dispensary Ahmadpur Lamma	5,000.00
30.	Grant for Anjman Taraqi Taleem High School Khanpur	4,000.00
31.	Establishment of Health Centre in Police Lines Bahawalpur	2,000.00
32.	Provision of Canteen in Government College for Women Bahawalpur ...	2,000.00
33.	Repair of Buses of Girls High School Bahawalpur	7,000.00
34.	Grant for Divisional Council, challenge Shield	500.00
35.	Grant for Urdu Academy Bahawalpur	6,000.00
36.	Tube wellirrigation among smallland owners in Bahawalnagar	10,000.00
37.	Installation of hand pumps in primary school in Rahimyarkhan District ...	5,000.00
38.	Construction of a Model School in Rahimyar khan	25,000.00
39.	Construction of guid House at Bahawalpur	25,000.00
40.	Public Park and Construction of Hospital Liaquatpur	10,000.00
41.	Award for Anwar Sikandar Gold-Medal	2,000.00
42.	Purchase of medicines for 1961-62 Rural Dispensary Khanbela	500.00
43.	Purchase of Radio sets for Desert Rangers (Bahawalnagar)	3,500.00
44.	Water supply through pacca Diggies at Donga Bonga	5,000.00
45.	Education B.D. Conference and exhibition holding of at Bahawalpur ...	10,000.00
46.	Installation of Tube-well in Government College for Women Bahawalpur ...	5,000.00
47.	Construction of Primary school building at Chani-Goth	1,000.00
48.	Completion of community Hall at Sadiqabad	17,000.00
49.	Constructing of compound Wall around Industrial Home at Rahimyar Khan...	8,150.00
50.	Grant for Tameer-e-Millat Middle School Rahimyar khan	5,000.00
51.	Award of prizes to B.E.D. and C.T. Students	250.00
52.	Constructing extension of Women School A.P.W.A. Bahawalpur	10,000.00
53.	Expenditure for represnting Cholistan in H. and C. show at Lahore ...	1,200.00
54.	Construction of culverts at 173/P Sadiqabad	1,000.00
55.	Grant for Fazil Arabic School, Khaipur	6,000.00

56.	Grant for teleprinter circuit to A.P.P.	6,000.00
57.	Installation of Tube-Wellin Bahawalpur Zoo	5,000.00
58.	Development in Cholistan	20,000.00
59.	Fitting of electricity in Acqurium Bahawalpur	3,000.00
60.	Opening of Model School Rahimyarkhan	10,000.00
61.	Opening of Model School Bahawalnagar	10,000.00
62.	Openingof Library at Rahimyarkhan	10,000 00
63.	Opening of Library at Bahawalnagar	10,000.00
64.	Grant for fruit show at Bahawalnagar	4,000.00
65.	Grant for Rizvia Islamia High School Haroonabad	5,000.00
66.	Grant for Urdu Academy Bahawalpur	5,000.00
67.	Grant for Bakhshar High School (Nakhshan Khan) 1963-64	10,000.00
68.	Grant for A.P.P. Bahawalpur	6,000.00
68.	Extersion of Khanbela Hospital	10,000.00
70.	Grant fof O.G.E.M. Fund to (A.P.W.A. Bahawalpur)	10,000.00
71.	Drainage scheme Fort-Abgas	15,000.00
72.	Model School Bahawalnagar	15,000.00
73.	Water supply scheme Minchinabad	25,000.00
74.	Grant for Vocational centre for Girls Bahawalnagar	2,000.00
75.	Advance for the purchase of Bunyadi Jamhuriate Weekly Aftab-e-Mashiriq Bahawalpur.	500.00
76.	Advance for the purchase of Development Number Weekly Farwaz Bahawalpur	500.00
77.	Grant for poor boys, Rotating Library and Text Books, Government College Bahawalnagar.	1,000.00
78.	Supply of sewing Machines to Girls High and Middle School Bahawalnagar	1,200.00
79.	Establishment of T.B. Clinic Bahawalnagar	1,500.00
80.	Supply of Radio sets to Government High and Middle Schools in Bahawalnagar.	1,500.00
81.	Supply of sewing Machines to Girls High & Middle Schools in Bahawalnagar	1,200.00
82.	Tube-Wellirrigation among smallland owners in Bahawalnagar	10,000.00
83.	Water supply through Pacca Diggies at Donga Bonga	5,000.00
84.	Opening of Model School Bahawalnagar	10,000.00
85.	Opening of Library at Bahawalnagar	10,000.00
86.	Grant for fruit show Bahawalnagar	4,000.00
87.	Grant for Rizvia Islamia High School Haroonabad	5,000.00
88.	Grant for Bakhshan Khan High School	10,000.00
89.	Model School Bahawalnagar construction of	15,000.00

90. Drainage scheme Fort-Abbas 15,000.00

91. Water supply scheme Minchinabad 25,000.00

92. Grant for Vocational centre for Girls Bahawalnagar 2,000.00

(d) Allthe schemes mentioned above have been implemented with the exception of the two schemes mentioned below:—

1. construction of Community Hall cum training centre at Sadiqabad.

2. Opening of Library at Rahimyakhan.

(c) the following are the particulars of the development schemes implemented in Bahawalnagar District during the period indicated in para (a) of the question:—

1. Grant for poor boys, Rotating Library and Test Books, Government College Bahawalnagar. 1,000.00

2. Supply of Sewing Machines to Girls High and Middle School Bahawalnagar. 2,100.00

3. Establishment of T. B. Clinic Bahawalnagar 1,500.00

4. Supply of Radio sets to Government High School Bahawalnagar District .. 1,500.00

5. Supply of sewing Machines to Girls High and Middle School in Bahawalnagar District. 1,200.00

6. Tube-Wellirrigation among smallland owners in Bahawalnagar 10,000.00

7. Water supply through Pacca Diggies at Donga Bonga 5,000.00

8. Opening of Model School at Bahawalnagar 10,000.00

9. Opening of Library at Bahawalnagar 10,000.00

10. Grant for fruit show Bahawalnagar 4,000.00

11. Grant for Rizvia Islamia High School, Haroonabad 5,000.00

12. Grant for Bakhshan Khan High School 10,000.00

13. Model School Bahawalnagar Construction of 15,000.00

14. Drainage scheme Fortabbas 15,000.00

15. Water supply scheme Minchinabad 25,000.00

16. Grant for Vocational centre for Girls Bahawalnagar 2,000.00

ACCUMULATION OF RAIN-WATER IN VILLAGE ZAIDA, TEHSIL SWABI

***6222. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Basic Democracies be please dto state:—

(a) whether it is a fact that a large quantity of rain-water remains blocked and stegnates during the whole of the year in village Zaida of Tehsil Swabi due to improper drainage arrangements:

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to make some permanent arrangements in the said village for thedrainageof rain-water, if so, the steps intend to be taken in this behalf?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج الدین)— جناب والا۔ زاس کا جواب next turn پر دیا جائیگا۔

PANCHAYAT IN NORMAL TEHSIL

*6246. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the names of Panchayats that existed at the time of the introduction of Union Councils in the Narowal Tehsil;

(b) the amounts of the balances at the credits of the said Panchayats at the said time;

(c) the amounts of the said balances (i) that were transferred to their successor Union Councils (ii) that have not so far been transferred;

(d) the amounts of the balances that are (i) lying in Government treasuries or Banks (ii) kept in hand by the Sarpanches concerned;

(e) the time to be taken for the transfer of the said balances to the Union Council?

پارلیمنٹری سیکریٹری — جناب والا۔ اگر چودھری صاحب کہیں۔

This is a long list, but if he insists.

تو میں details پڑھ دوں۔

Mr. Speaker: There should be no direct communication. The Parliamentary Secretary should address the member through the Chair. Moreover, a copy of the answer should have been supplied to the member before-hand.

چودھری محمد ابراھیم — صاحب صدر۔ یہ ایک لمبی فہرست ھے۔ اب اس وقت میں اسے کیسے دیکھ سکتا ھوں۔

Mr. Speaker: This question will be answered on the next turn.

DELIMITATION OF LOCAL COUNCILS AND WARDS

*6247. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the existing limits of local councils and wards are being revised; if so, the criteria ftr the said revision;

(b) whether objection to the proposed revision will be invited from the public, if so, when; if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج الدین)— (الف) گذشتہ انتخابات کے موقع پر بیشتر وارڈ کثیر رکنی وارڈ تھے۔ اب یک رکنی وارڈ بنانے کی غرض سے بنیادی جمہوریتوں کے آرڈر میں ترمیم ہو چکی ہے۔ اس لئے وارڈوں کی اس ترمیم کی بنیاد پر دوبارہ حد بندی کی جا رہی ہے۔ مقامی علاقوں کی حدود پر بڑے پیمانے پر نظرثانی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں کیا گیا ہے۔ ایسی حدود پر نظرثانی تب ہی کی جائے گی جب ایک قصبے یا بلدیہ کی حدود میں توسیع کی ضرورت ہو یا جب ایک قصبے کا درجہ بڑھا کر اسے بلدیاتی درجہ دینا ہو یا جب انتظامی یا جغرافیائی مقتضیات کی بنا پر مقامی رقبوں کی حدود میں ترمیم کی ضرورت محسوس ہو۔

(ب) بلدیاتی حدود میں توسیع کے لئے تجاویز کو از روئے قانون عوام کی طرف سے اعتراضات طلب کرنے کی غرض سے شائع کرنا پڑتا ہے اور جب کسی میونسپل کمیٹی کی حدود میں توسیع کا ارادہ ہو تو اس قانونی شرط کی پیروی کی جائے گی۔ دوسری صورتوں میں اشاعت کے ذریعے اعتراضات طلب کرنے کی از روئے قانون کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن ایسی صورتوں میں ناراض اشخاص حدود پر نظرثانی کے خلاف حاکم مجاز کو عرضداشت پیش کر سکتے ہیں۔

چودھری محمد ابراھیم— جناب والا۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ان حدود میں تبدیلی کرنے کے لئے آپ نے کوئی واضح احکام و ھدایات جاری کی ہیں؟ اگر کی ہیں تو وہ کیا ہیں؟ اگر ان میں کوئی تبدیلی ہو رہی ہے تو وہ کون سی ھدایات ہیں جن کے تحت یہ تبدیلی ہو رہی ہے؟

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): Gazatte of West Pakistan published, Lahore, Friday, November, 13, 1959. These are delimitation and election rules. I will put them on the Table if the member so desires.

Chaudhri Muhammad Ibrahim : All Union Councils?

Minister of Basic Democracies: Of all Union Councils and coscerning B.D.O. Basic Democracies Order 1959 section 8.

(1) The local areas for the purposes of this order shall be the Divisions, the Districts, the Thanas in East Pakistan and Tehsils in West Pakistan and towns and union declared to be towns or unions usder clause (2).

(2) The Commissioner may in the prescribed manner divide the urban and the rural areas of a Thana or Tehsil, as the case may be, within his jurisdiction separately into a number of areas not exceedingly thirty in the case of areas withis the jurisdiction of a Municipal Body or a Cantonment Board and declare, by notification in the Official Gazette, each such area to be town or union."

These are the rules and regulations. If the member wants, I will please them on the table.

سسٹر حمزہ — میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ حلقہ بندی کے متعلق اعتراضات سننے کے لئے رولز میں گنجائش کیوں نہیں رکھی گئی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت — گنجائش رکھی گئی ہے۔

There is a procedure laid down. The Deputy Commissioner will here is not satisfied, then he will go to the Commissioner. The aggrieved person will go to the Deputy Commissioner and place his grievance. If he is not satisfied, then he will go to the Commissioner. If he is still not satisfied with the Commissioner, then he can approach the election authority.

سسٹر حمزہ — یہ کیا طریق کار ہے کہ کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی جس کے دوران اگر کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو تو وہ کسی افسر مجاز کے سامنے پیش کرے۔ میں کہتا ہوں کہ قطعاً کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی۔ اور رولز میں اس کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary.

سسٹر حمزہ — آپ نے سابقہ طریق کار کو کیوں ختم کر دیا ہے۔

Minister of Basic Democracies: As far as rules and regulations are concerned I have just now mentioned that there are regulations framed for conduction of elections and the delimitation of wards. But if the members does not want to read the rules and regulations, that is not my fault. I told him that I have placed all the rules on the table of the House.

چودھری محمد ابراھیم — کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ ھمیں کیسے معلوم ھو کہ وارڈ کی Limitation کی گئی ھے۔ اور وہ کیا ھے۔ کب اور کس افسر کے پاس کوئی شکایت لے کر جائے نہ ھی اس کو شائع کیا گیا ھے۔

وزیر بنیادی جمہوریت — جو آدمی کسی چیز میں interest لیتا ھے وہ اس کا خیال رکھتا ھے۔ ھر آدمی کو جو سیاست میں حصہ لیتا ھے اپنے حقوق کے تحفظ کے متعلق جاننا چاھئے۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر۔ حقیقت حال یہ ھے کہ ملک کے ھر شہری کو یہ حق حاصل ھونا چاھئے کہ وہ حلقہ بندی پر اعتراض کر سکے لیکن جب تک شہریوں کو facts and figures اور delimitation کے متعلق صورت حال سے آگاہ نہیں کیا جائے گا وہ کس طرح اپنے اعتراضات پیش کر سکتے ھیں۔

Mr. Speaker: This is not a supplementary. There should be no speech.

چودھری محمد ابراھیم — میں یہ پوچھتا ھوں کہ ایک عام آدمی کو کسی طرح Limitation کے متعلق معلوم ھو سکتا ھے۔ میں خود ممبر ھوں میں نے کوشش بھی کی کہ اپنے حلقہ کے متعلق تفصیل حاصل کروں میں نے کئی دفتر چھان مارے لیکن مجھے معلوم نہیں ھو سکا۔ اب کوئی شخص اپنی grievances کس کے پاس لے جائے۔

Mr. Speaker: This is not a supplementary. This is a grievance.

DUES OF TEACHERS OF SCHOOLE IN SIALKOT DISTRICT

***6248. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact

that certain dues of the teachers of the Schools in Sialkot District which have been taken over by Government are still to be paid by the District Council, if so, the total amount thereof and the date by which the said amoust is likely to be paid?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج‌الدین) — (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ نے ابھی ان سکولوں کے استادوں کو جنہیں حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے - ۶۱ و ۳۶ روپے کی رقم ادا کرنی ہے۔

(ج) مذکور بقایاجات ۳۰- ۶- ۱۹۶۴ع تک ادا کر دیئے جائیں گے۔

چودھری محمد ابراھیم — کس تاریخ سے dues واجب‌الادا ہیں۔

وزیربنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — یہ نیا سوال ہے۔ جہاں تک Payment کا تعلق ہے۔ ٹیچرز کو جلد از جلد ان کے dues مل جائیں گے۔ ہم تاریخ نہیں بتا سکتے۔ کہ یہ dues کب سے واجب‌الادا ہیں اس کے لئے نیا سوال پیش کریں۔

چودھری محمد ابراھیم — جب سے گورنمنٹ کی تحویل میں آئے ہیں اس وقت سے یہ dues چل رہے ہیں۔

Mr. Speaker: He wants fresh notice for that.

AMOUNT PROVIDED BY GOVERNMENT FOR DEVELOPMENT WORKS IN GUJRAT

***6257. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the total amount provided by Government for development works in the district of Gujrat during 1963 and the names of works on which this amount was spent;

(b) whether the said amount was placed at the disposal of the District Council, Gujrat?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) — (الف) سال ۱۹۶۳ع کے دوران میں بنیادی جمہوریتوں کے دیہی ترقیاتی فنڈ میں سے ضلع گجرات کو کل ۳۶۰۵۰ و ۸۰ و ۲ روپے کی تخصیص کی گئی تھی۔ ان سکیموں کے نام جن پر مذکورہ سرکاری گرانٹ سے استفادہ کیا گیا ہے حسب ذیل ہے :-

نمبر شمار	ترقیاتی سکیم کا نام	صرف شدہ رقم
۱-	ضلع میں بھیڑوں کے ۲۰ یونٹوں کا قیام	۲۶,۶۰۰- روپے
۲-	مڈل سکول گولکیٹی میں دو کمروں اور ایک برآمدے کا اضافہ۔	۱۰,۲۳۰- روپے
۳-	ابتدائی سکول سہنا میں دو کمروں اور ایک برآمدے کی تعمیر۔	۱۳,۲۹۰- روپے
۴-	گجرات میں تیمارگاہ تپ دق کی تعمیر۔	۲۱,۹۳۰- روپے
۵-	گورنمنٹ ہائی سکول پھالیہ کے نزدیک پھالیہ قادر آباد روڈ کی خشت کاری۔	۳,۱۲۰- روپے
۶-	موضعہ جات منگووال منگٹ چک نمبر ۴۰ گوجرہ اور چمن میں تخم بنک کے پانچ ذخیرہ گاہوں کی تعمیر۔	۴۰,۰۰۰- روپے
۷-	جلال پور جٹاں کے شفاخانہ بیطاری کے لئے ایک برآمدے اور احاطے کی تعمیر۔	۹,۳۷۲- روپے
۸-	موضع دوگا میں پینے کے پانی کے کنویں کی مرمت۔	۱,۰۰۰- روپے
۹-	قصبہ کریالی پسوال اور پاڑیاں والی کی یونین کونسل کے لئے بیلوں کی خریداری۔	۳,۶۰۰- روپے
۱۰-	اسلامیہ ہائی سکول کنجاہ میں بجلی اور چھت کے پنکھوں کی تنصیب۔	۶,۱۸۷- روپے
۱۱-	مذکورہ بالا منصوبوں کے علاوہ آٹھ دیگر سکیمیں زیر تعمیل ہیں اور عنقریب مکمل ہو جائیں گی۔	

(ب) جی ہاں۔

GIVING REPRESENTATION TO BUKAN VILLAGE IN TEHSIL PHALIA DISTRICT GUJRAT

*6258. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the population of Bukan Village in Tehsil Phalia, District Gujrat is about two thousand according to the record of the Basic Democracies Department;

(b) whether it is also a fact that the said figures include only the persons living inside the village and does not include those who are living in the "deras" within the territorial limits of this village;

(c) whether it is also a fact that this village has been given only one seat in the Union Council on the basis of its population mentioned above;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to give representation to the said village on the basis of its total population including the persons residing in deras?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج‌الدین) — (الف) جی نہیں۔ ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق موضع بکن کی آبادی صرف ۱۳۱۰ ہے۔

(ب) جی نہیں۔ مندرجہ بالا اعداد میں بکن ریونیو سٹیٹ میں اور اس کے ڈیروں میں رہنے والے تمام اشخاص شامل ہیں۔

(ج) جی نہیں۔ ڈپٹی کمشنر گجرات کی جانب سے تیار کردہ تجاویز کے مطابق اس موضع کو ۱½ نشست الاٹ کی گئی ہے۔

(د) (الف اور ج) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

AMOUNT PAID BY UNION COUNCIL GUJRAT TO DISTRICT COUNCIL GUJRAT FOR PURCHASING CERTAIN EQUIPMENT FOR MIDDLE SCHOOL, CHAMOON

*6272. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Union Council of village Chamoon, Tehsil Phalia, District Gujrat paid a sum of rupees 5 thousand to the District Council, Gujrat for purchasing certain equipments for the Middle School, Chamoon;

(b) whether it is a fact that the said school has now been taken over by the Government;

(c) whether it is also a fact that the said amount is still lying deposited with the said District Council;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether the Government intend to return the said amount to the Union Council?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) — (الف) متعلقہ مڈل سکول کا درجہ ھائی سکول تک بڑھانے کے ابتدائی اخراجات پورے کرنے کی غرض سے ضلع کونسل فنڈ میں پانچ ھزار روپے کی رقم جمع کردی گئی تھی۔

(ب) جی ھاں۔

(ج) جی ھاں

(د) کمشنر کی ھدایات پر ڈسٹرکٹ کونسل نے آئندہ تعلیمی سال سے اس سکول میں نویں اور دسویں جماعتیں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ھے۔ ان جماعتوں کو ڈسٹرکٹ کونسل اس وقت تک چلائے گی جب تک حکومت اس کا درجہ ھائی سکول تک نہ بڑھا دے۔ پانچ ھزار روپے کی رقم ان جماعتوں کو شروع کرنے کے ابتدائی اخراجات پورے کرنے کے لئے صرف کی جائے گی۔

چودھری سعی محمد— کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے میں پوچھ سکتا ھوں کہ ۵ ھزار روپیہ جو ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین سے لیا ھے اس کو تین سال گذر گئے ھیں۔ نویں اور دسویں جماعتوں کے آرڈر اس سال ھوئے ھیں۔ جو روپیہ ھے یہ اس وقت لیا گیا تھا۔ جب ابتدائی سامان خریدنا تھا۔ اب وہ روپیہ حکومت نے ڈسٹرکٹ کونسل سے لے لیا ھے اور نویں اور دسویں کی تعلیم پر خرچ کیا جا رھا ھے۔ کیا اس ملک میں عام طور پر نئی جماعتوں کو اسی طرح قیمت پر کھولا جاتا ھے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری — ھمیں چودھری صاحب سے ھمدردی ھے۔ لیکن یہ چونکہ نیا سوال ھے اس کے لئے نوٹس دیں۔ پھر ھم پتہ کر کے بتا سکیں گے کہ اصل پوزیشن کیا ھے۔

چودھری سعی محمد— دوبارہ نوٹس کی ضرورت نہیں۔ میرا ضمنی سوال اس سوال میں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — پانچ ہزار سے نویں اور دسویں کلاسز نہیں چلائی جا سکتیں۔ اس کے لئے کافی Recurring Expenses کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آیا سالانہ خرچ کتنا ہوگا۔ اس کے لئے ایک سکیم sanction ہوگئی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ آئندہ بجٹ میں Funds provide کئے جائیں۔ اس وقت ہم آپ کے ضلع کا خیال رکھیں گے۔

چودھری سعی محمد— میرا سوال یہ نہیں کہ نویں دسویں پر کتنا خرچ ہوتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ نویں دسویں کے لئے جو پہلے روپیہ ریزرو کیا گیا تھا سامان خریدنے کے لئے وہ یونین کونسل کو واپس کریں۔ اور نویں دسویں جماعت کو محکمہ تعلیم چلائے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کہ پہلے دیہات سے رقم وصول کی جائے اور پھر تعلیم کے کام کو چلایا جائے۔

Minister of Basic Democracies: It is a fresh question.

مسٹر سپیکر — چودھری صاحب وہ کہتے ہیں کہ اسکے لئے علیحدہ نوٹس دے دیں تو جواب مل جائیگا۔

چودھری سعی محمد — جناب والا علیحدہ نوٹس کا سوال نہیں ہے اسی سوال میں اسکا جواب ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یونین کونسل چھتن نے ۵ ہزار روپیہ دیا تھا ڈسٹرکٹ کونسل کو جسکو تین سال گذر چکے ہیں اور اس وقت یہ روپئے ابتدائی تعلیم کیلئے اس سامان کیلئے لئے گئے تھے۔ ہائی سکول کی تعلیم اب گورنمنٹ نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے اور پبلک کو کہا اور لوگوں کو کہا کہ وہ روپیہ جو ہے اسکی بلڈنگ بنائی جائے تو یونین کونسل والے بلڈنگ بنا رہے ہیں اور روپیہ مانگتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ نویں دسویں جماعت چلانے کے لئے یہ روپیہ ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ یہ روپیہ ان دیہاتی یونین کونسلوں کو دیا جائے تاکہ

وہ روپیہ اس بلڈنگ پر لگائیں اور نویں اور دسویں جماعت کی تعلیم بیسک ڈیما کریسی اور ڈسٹرکٹ کونسل خود چلائے ۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ کونسل میں یونین کونسل کا برابر کا حصہ ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت — جہاں تک یہ ۵ ہزار روپے کی رقم کا تعلق ہے یہ کوئی اتنی **Amount** نہیں ہے کہ جس سے کوئی بلڈنگ بن سکے میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ڈسٹرکٹ کونسل نے یہ ۵ ہزار روپے کی رقم فرنیچر خریدنے کیلئے رکھی تھی اور سکول تو گورنمنٹ چلا رہی ہے اسکے اوپر **Recurring expenditure** کر رہی ہے اگر یہ بلڈنگ **Self help basis** پر جیسا کہ ہوتا ہے کہ زمیندار سکول وغیرہ کیلئے فری مزدور اور روپیہ وغیرہ دیتے ہیں تو چودھری صاحب اپنے ڈسٹرکٹ میں ایسی سکیم چلائیں تو ہم مشکور ہونگے ۔

Begum Jehanara Shahnawaz: On a point of order. Sir, I find that the manner in which the Members of the House ask supplementary questions shows that, some how or the other, they are not well-versed with the procedure of putting supplementary questions. They can neither make a request nor give information. They are to elicit information and point out the difficulties. They should bear this procedure in mind while putting supplemtntary questions otherwise the whole scheme falls through and the very idea of asking supplementary questions is defeated. That is my point of order.

Mr. Speaker: I uphold your point of order that there should neither be a request nor any private discussion.

چودھری سعی محمد — جناب متعلقہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۵ ہزار روپے کی رقم ایسی نہیں ہے ۔ یونین کونسل نے سکولوں کو زمین بھی دی ہے اسی یونین کونسل نے بلڈنگ بھی دی ہے اسی یونین کونسل نے اور سہولتیں بھی دی ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۵ ہزار روپے کی رقم ایسی نہیں ہے ۔ یہ ویسٹ پاکستان کے بجٹ کا روپیہ نہیں ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ رقم جو لیگئی تھی وہ زمین کیلئے لی گئی تھی ۔ اب تعلیم گورنمنٹ کے پاس چلی گئی ہے تو کیا آپ ان غریب زمینداروں کیلئے بلڈنگ بنانے کیلئے تیار ہیں اگر آپ فرمادیں ”نہیں“ تو معاملہ ختم ہوجائیگا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت — جناب ہمارے چودھری صاحب کا جو سوال ہے میں عرض کرونگا کہ یہ جو سکول بنا تھا تو ہمارا خیال تھا کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ ۵ ہزار روپیہ یونین کونسل فرنیچر پر خرچ کریگی اور پھر سکول چلایا جائیگا۔ (قطع کلامیاں)

It is purely a new question. I am answering without seeing the record.

ماسٹر خان گل — جناب والا۔ جیسا الف کے جواب میں کہا گیا ہے انکا مطلب یہ ہے کہ یونین کونسل کو یہ رقم واپس نہ دے اور وہ رقم سرکاری ہوگئی اور انکا مطلب یہ ہے کہ رقم یونین کونسل کو واپس ہوجائے۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج الدین) — یہ نہیں ہوسکتا۔

AMOUNT SANCTIONED BY DISTRICT COUNCIL HAZARA METALLING OF ROAD FROM BAFFA TO KHAKI

*6279. **Maulana Ghulam Ghaus:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Gtvernment be pleased to state:—

(a) whether the District Council Hazara has sanctioned any amount for the metalling of road from Baffa to Khaki in Tehsil Mansehra, District Hazara;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the amount sanctioned and (ii) time by which the work is likely to commence?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج الدین) — (الف) جی نہیں۔

(ب) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

FUNDS ALLOTTED TO RAWALPINDI DISTRICT UNDER PL-480

*6317. **Raja Ghulam Sarwar:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the total amount of funds allotted to Rawalpindi District under PL-480 during the current fiscal year;

(b) the amount out of that mentioned in (a) above spent in Kahuta and Muree Tehsil, respectively alongwith the details of this expenditure;

(c) the amount if any proposed to be spent on development works in the abovementioned tehsils next year?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) — (الف) ۲.۶۴. لاکھ روپے -

(ب) مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں :-

تحصیل	تعین کردہ رقم	تا تاریخ اخراجات
کہوٹہ	۴،۹۰،۴۳۲۶.. روپے	۴۳،۰۹۴۶.. روپے
مری	۴،۴۱،۲۳۹۶.. روپے	۷۳،۷۳۶۶.. روپے

دونوں تحصیلوں میں ۳۱-۱-۱۹۶۴ تک سیکٹر وار اخراجات حسب ذیل ہیں :-

کہوٹہ تحصیل

بہم رسانی آب	۷،۲۸۸۶۴۷ روپے
تعلیم	۲۵،۱۸۲۶.. روپے
مواصلات	۳۰،۷۶۰۶.. روپے
صحت و حفظان صحت	۱۹۰۶۵. ۷ روپے
کمیونٹی ہال	۵،۰۵۶۶۵. روپے

مری تحصیل

بہم رسانی آب	۱۸،۱۳۴۶.. روپے
تعلیم	۱۱،۲۹۰۶.. روپے
مواصلات	۱۷،۹۲۳۶.. روپے

(ج) دونوں تحصیلوں کی تیار کردہ ترقیاتی سکیموں نیز سال رواں میں ترقیاتی سکیموں کی رفتار ترقی اور سال ۱۹۶۴-۶۵ کے دوران دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبے کے اختیار سرمایہ کے پیش نظر آئندہ مالی سال کے لئے رقوم کی تعین عمل میں آئے گی۔

راجہ غلام سرور — یہ جو تفصیل دی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھ دیہاتوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم توجہ فرمائیں گے کہ یہ رقم زیادہ سے زیادہ دیہاتوں میں صرف کیجائے۔

وزیر بنیادی جمہوریت — یہ ہمارے راجہ صاحب کی ڈیمانڈ صحیح ہے۔ جواب پڑھنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ بہت سے دیہاتوں کو over look کیا گیا ہے آئندہ under developed تحصیلوں کو زیادہ سے زیادہ فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

CASE OF EMBEZZLEMENT AGAINST MR. SHABIR AHMED, SUPERINTENDENT, FIRE BRIGADE OF LAHORE CORPORATION

***6354. Maulana Ghulam Ghaus:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Gtvernment be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Anti-Corruption Department has registered a case of embezzlement against Mr. Shabir Ahmad Superintendant, Fire Brigade of Lahore Corporation;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government are aware of the fact that his continuing in the present position is likely to influence the investigation of the case registered against him and also provide him further opportunities of indulging in misappropriation; if so, reasons for not suspending him so far;

(c) whether it is a fact that the staff of the Fire Brigade have submitted about 15 applications to many officials including the Governor, the President of Pakistan and the Chairman of the Corporation inviting their attention to the irregularities committed by the said Shabir Ahmad, but no action has so far been taken on any of these applications.

(d) whether it is a fact that an application was also submitted by them to the Commissioner of Lahore Division, Mr. Hammad Raza who has ordered an inquiry into the said case;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, reasons for not holding an inquiry in the said case so far?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج الدین) — (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انسداد رشوت ستانی نے اس کی معطلی کے لئے نہیں کہا اس سے یہ ظاہر ہے کہ وہ معاملے کی تحقیقات پر اثر انداز ہونے کی حالت میں نہیں ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ اسامی پر اس کی برقراری اسے تصرف بے جا کرنے کے مزید مواقع فراہم کر دیگی۔

(ج) درخواستیں موصول ہوئی تھیں لیکن ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں یہ درست نہیں ہے کہ اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ عملہ انسداد رشوت ستانی نے پہلے ہی معاملے کی تحقیقات کرنا شروع کر دیا ہے۔ لاہور میونسپل کارپوریشن نے ایک الگ محکمانہ انکوائری شروع کرنا ضروری خیال نہیں کیا۔

(د) انکوائری کا حکم کمشنر جناب شیر افضل خان صاحب (نہ کہ جناب حماد رضا صاحب) نے دیا تھا۔ انکوائری ابھی تک جاری ہے۔

(ہ) (د) بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر یہ معروف طریقہ کار ہے کہ جب کسی اہلکار کے خلاف غبن کا case درج ہوجاتا ہے تو اسے لازماً Suspend کیا جاتا ہے۔ اس case میں اس پریکٹس پر کیوں عمل نہیں کیا گیا۔

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفارخان پاشا)— جب کوئی انکوائری ہوتی ہے تو اینٹی کرپشن ڈپارٹمنٹ خود ڈپارٹمنٹ Concerned کو ہدایت بھیجتا ہے کہ اس آفیسر کو Suspend کیا جائے یہاں اس قسم کی کوئی ہدایت نہیں ہوئی نہ اسکے خلاف کوئی Deptt انکوائری کیگئی اسکے خلاف اسی لئے کوئی Action نہیں لیا گیا کوئی Primafacie Case بھی نہیں ہوا۔

مسٹر حمزہ — میں جناب وزیر متعلقہ سے دریافت کرتا ہوں کہ جب ایک شخص کے خلاف باقاعدہ ایک Case رجسٹر ہوجاتا ہے تو اس امر کی تحقیق کی جاتی ہے کہ آیا وہ دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دیتا رہا ہے یا نہیں جس سے اسکی پوزیشن بڑی ambiguous سی ہوجاتی ہے

Mr. Speaker: That is not a supplementary.

مسٹر حمزہ — مسٹر سپیکر آپ مجھے عرض تو کر لینے دیں عام طور پر تمام محکمہ جات میں اسپر عمل کیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: There should be no criticism at this stage. Pleas put supplementary if you like.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر سپلیمنٹری یہ ہے کہ جب اس اہلکار کے خلاف ایک Case رجسٹر ہوا کیونکہ اس نے اختیارات کو ناجائز استعمال کیا اب اسے اختیارات ناجائز استعمال کرنے کے مزید مواقع دئے جارہے ہیں۔

Mr. Speaker: This is not a supplementary. The Question Hour is over. Now adjournment motions.

ماسٹر خان گل — جناب مجھے ان سوالوں کے جواب نہیں ملے ہیں۔ مثلاً ۶۴۳۵۔

پارلیمنٹری سیکریٹری — اسکی پوزیشن جناب صدر یہ ہے کہ ہم ۶۔ کاپیاں ادھر بھیجتے ہیں اور بی۔ڈی والوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ خود ادھر کاپیاں بھیجتے ہیں۔

مسٹر سپیکر — میاں صاحب جن سوالات کے جوابات وقت پر نہیں آتے تو انکی کاپیاں آپ صبح کو ممبر متعلقہ کو بھجوادیں۔

پارلیمنٹری سیکریٹری — آئندہ ہم رکھ دیا کرینگے۔

Mr. Speaker: Than question of Mr. Khan Gul may be answered on the next day.

میر حاجی محمد بخش تالپور — پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ یہ خیال فرمائیں کہ بیس تاریخ سے سیشن جاری ہے۔ اور

ابھی تک غیر نشان زدہ سوالات کے جوابات نہیں دیئے گئے۔ آپ ان غیر نشان زدہ سوالات کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کہ جن کے متعلق لکھا ہوتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ اور آپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جونہی جواب موصول ہوجائیگا پیش کردیا جائیگا۔

Mr. Speaker: You please submit to me the details and I will look into it.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

BY-ELECTION OF A SEAT IN UNION COUNCIL OF CHAK 40/12-L, TEHSIL AND DISTRICT MONTGOMERY

***6377. Rai Muhammad Iqbal Ahmed Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:--

(a) whether it is a fact that a seat in the Union Council of Chak 40/12-L, Tehsil and District Montgomery is lying vacant for the last one and a half year;

(b) whether it is a fact that no by-election has so far been held to fill in the said vacancy;

(c) if answers to (a) and (b) above be in affirmative, reasons for the delay in holding the by-election?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) یونین کونسل چک نمبر ۴۰/۱۲۔ ایل کے منتخب شدہ ارکان میں سے ایک فوت ہوگیا اور ۱۶-۷-۱۹۶۳ کو اس کی نشست خالی قرار دے دی گئی۔

(ب) اس نشست کے لئے ضمنی انتخاب ۱۱ نومبر ۱۹۶۳ کو ہوا۔ خورشید احمد ولد عبدالسبحان سکنہ چک نمبر ۴۰/۱۲ ایل منتخب ہوئے اور کنٹرولنگ اتھارٹی کی طرف سے ۹-۱۲-۱۹۶۳ کو ان کے نام کا اعلان کیا گیا۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

SCHEME FOR METALLING GUJRANWALA-PASRUR ROAD (DINA NAGAR ROAD)

***6378. Master Khan Gul:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether the scheme for the metalling of Gujranwala-Pasrur Road (Dina Nagar Road) has been included in Third Five Year Plan; if so, the date by which the work on the metalling of the said road is likely to start?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — جی ہاں - گوجرانوالہ- پسرور روڈ کو موضع تلونڈی موسیٰ خان تک (فاصلہ ۸ میل) -/۶،۲۰،۰۰۰ روپے کی تخمینی لاگت پر پختہ کرنے کی ایک سکیم تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کی غرض سے ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ نے منظور کرلی ہے اور ۳۰-۸-۱۹۶۳ کو ڈویژنل کونسل لاہور کو اس پر مزید کارروائی کرنے کی غرض سے بھیج دی ہے - اگر ڈویژنل کونسل نے بھی سکیم کو منظور کرلیا تو اسے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کے لئے حکومت کو بھیجا جائیگا- ان تمام ضابطوں کی تکمیل کے بعد سکیم پر کام شروع کیا جائیگا-

---

PAYMENT OF PROVIDENT FUND TO MUNSHI ALLAH DIVAYA NOON, *J. V.* TEACHER OF SABRA SCHOOL, TEHSIL SHUJABAD DISTRICT MULTAN.

***6410. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that one, Munshi Allah Divaya Noon, a J.V Teacher of Sabra School, Tehsil Shujabad, District Multan resigned from service on 1st February, 1962;

(b) whether it is a fact that the District Council, Multan has not so far refunded the amount of his Provident Fund to him despite his repeated requests;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whethsr Government intend to issue instructions to the said District Council for immediate re-fund of the amount of the provident fund of the said teacher;

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) ڈسٹرکٹ کونسل کو ہدایات جاری کی جا رہی ہیں کہ منشی اللہ دوایا نون کو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیگی جلد از جلد کردی جائے -

---

METALLING OF 27 MILE LONG KACHA ROAD RUNNING BETWEEN MAKHDUM ALI AND JALALPUR, DISTRICT MULTAN

***6411. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a 27 mile long Kacha road connects

Makhdum Ali and Jalalpur Pirwala in District Multan *via* Galewala R.S. and Karam Aliwala;

(b) whether it is a fact that on great public demand, a plan was prepared to metal the said road during the time of Mr. S. Nasim, a former Deputy Commissioner, Multan and a survey was also conducted for the construction of metalled bridges on the said road;

(c) whther it is a fact that the said road passes through a number of newly set up villages where no communication facilities exist;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to instruct the District Council, Multan, to take suitable steps for the metalling of the said road?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) :—

(a) Yes. A 25 mile ltng kacha road connects Makhdum Ali and Jalalpur Pirwala in Multan District *via* Galewala Railway Station and Karam Ali wala.

(b) No. Plans for the construction of culverts at an estimated cost of Rs. 76,500/- on this road were got prepared by the District Council, Multan. However, due to the non-availability of funds the District Council could not undertake this scheme during the current financial year. It has further been reported that the present resources of the District Council Multan would not permit it to undertake this scheme even during the next financial year. The Distirct Council proposes to move the Government to approach the Communications and Works Department for a cent per cent grant-in-aid for the execution of this scheme during the next financial year. As and when the proposal is received, it will be considered on merit.

(c) Yes.

(d) Question does not arise in view of the position explained at (b) above.

...

CIVIL DISPENSARY AT JALALPUR PIRWALA

***6413. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 4788 given by Minister of Health on the floor of the House on 5th December, 1963 and state whether the upgraded Civil Dispensary at Jalalpur Pirwala has started functioning, if not, reasons therefor and the time by which the said dispensary will be furnished with all medical facilities?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خاں پاشا) — جی ہاں ترقی شدہ شفاخانہ جلال پور پیروالا میں کام باضابطہ شروع ہوگیا ہے ۔

SUPPLY OF DRINKING WATER TO THE PRESIDENTS OF JALALPUR PIRWALA TOWN

*6414. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 2088 given in the House by Minister of Health on 26th March, 1963 and state the steps so far taken to arrange for the supply of drinking water to the residents of Jalalpur Pirwala Town?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — جواب ٹاؤن کمیٹی جلال پور پیروالا نے از روئے قرارداد نمبر ۱۴ مورخہ ۱۴، اکتوبر ۱۹۶۳ء کو یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ سکیم واٹر سپلائی کی سا پرداخت وغیرہ کے اخراجات کیلئے مبلغ دس ہزار روپیہ سالانہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ سرکل بہاول پور کو ادا کرنے کے لئے تیار ہے مگر وہ بوجہ محدود ذرائع آمدنی سکیم کی جملہ لاگت حسب تخمینہ مبلغ -/۱۰۳۸۱۳۰ روپے ادا نہیں کرسکتی۔

UPGRADING OF MIDDLE SCHOOL GHAZIPUR, DISTRICT MULTAN

*6415. **Syed Diwan Ghulam Abbasi Bukhari:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 1842 given on the floor of the House on 11th March, 1963 and state:—

(a) whether any recommendation from Commissioner, Multan Division, for the upgrading of Middle School Ghazipur, has been received;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the time by which the said Middle School will be upgraded to a High School;

(c) if answer to (a) above be in the negative, whether Government intend to take steps for the upgrading of the said school; if so, when?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) و (ب) ڈویژنل کونسل ملتان نے اپنے اجلاس میں جو بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء منعقد ہوئی تھی محکمہ تعلیم کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء پر غور کرتے وقت مڈل سکول غازی پور

کا درجہ ہائی سکول تک بڑھانے کے سلسلہ میں ایک قرارداد منظور کی تھی۔ انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن نے بتاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء نظامت تعلیم لاہور ریجن کو یہ تجویز اپنی سفارش کے ساتھ بھیج دی تھی۔ تاہم چونکہ انسپکٹر آف سکولز یا کمشنر ملتان ڈویژن کی طرف سے یہ سفارش وقت پر موصول نہیں ہوئی تھی اس لئے سال ۶۴-۱۹۶۵ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس تجویز کو شامل کرنے کے بارے میں غور نہیں کیا جاسکا۔ دیگر اور چار سکولوں کے ساتھ اس سکول کا درجہ بڑھانے کے سلسلے میں ایک ضمنی تجویز پیش کی گئی تھی لیکن اس پر سرمائے کی کمی کے باعث غور نہیں کیا جاسکا۔ تاہم اس سکول کا درجہ اس تجویز کے منظور ہوتے ہی بڑھا دیا جائیگا۔

(ج) اس سکول کا درجہ بڑھانے کے سوال پر تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں بر بنائے استحقاق اور "سرمائے" کی دستیابی کی صورت میں غور کیا جائیگا۔

CHECKING OF ACCOUNTS OF UNION COUNCILS IN TEHSIL KIRK, DISTRICT KOHAT

*6435. **Master Khan Gul:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the number of Union Council in Tehsil Kirk, District Kohat;

(b) the total amount of funds granted annually to each of the said Union Council for development programmes from 1960 to 1963;

(c) whether any Officer has checked the accounts of said Union Councils to verify that the money has been spent properly;

(d) if answer to (c) be in the negative, (i) reasons therefor and (ii) whether Government intend to get the said accounts checked?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha):—

(a) The number of Union Councils in Tehsil Kirk (District Kohat) is 9.

(b) The folowing year-wise allocations have been made to the

Union Councils of Kirk Tehsil for the execution of development schemes during the financial years 1960-61, 1961-62, 1962-63 and 1963-64:—

Year.	Amount allocated.
1960-61.	Rs. Nil.
1961-62.	Rs. 28,000/-
1962-63.	Rs. 40,000/-.
1963-64.	Rs. 2,47,535/-.

(c) Yes.

(d) Does not arise.

ALLOCATION OF FUNDS UNDER RURAL WORKS PROGRAMME TO UNION COUNCILS IN DISTRICT HAZARA

*6437. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that funds have been allocated to each district under the Rural Works Programme during the current fiscal year; if so the Tehsil wise distribution of the amount allocated to Hazara District under the said programme;

(b) the names of the Union Councils in Tehsil Abbottabad along with (i) the population of the area of each Union Council, (ii) the number of members of each Union Council, (iii) the amount allocated to each of the said Uion Councils under the abovesaid programme and (iv) the basis on which the said amount was distributed among these Union Councils?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) جی ہاں۔ ضلع ہزارہ میں دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت مالی سال رواں کی پہلی دو سہ ماہیوں کے لئے رقم کی تحصیل وار تخصیص حسب ذیل ہے :—

	تحصیل	تخصیص کردہ رقم
۱-	اوگی	۲،۱۱،۲۸۲۵۰.
۲-	مانسہرہ	۲،۴۷،۴۸۲۵۰.
۳-	ایبٹ آباد	۲،۴۷،۴۸۲۵۰.
۴-	ہری پور	۲،۴۷،۴۸۲۵۰.

(ب) مطلوبہ معلومات حسب ذیل نقشے میں پیش کی گئی ہے۔

یونین کونسل کا نام	آبادی	ارکان کی تعداد			تخصیص شدہ رقم (روپے)
		منتخبہ	نامزد	میزان	
۱- جموگی	۱۵٬۲۱۶	۱۶	۸	۲۴	۱۰٬۳۵۰
۲- پٹن کلاں	۱۱٬۳۰۵	۱۴	۷	۲۱	۹٬۴۰۰
۳- ککوٹری	۸٬۴۸۶	۹	۴	۱۳	۵٬۴۰۰
۴- نارا	۱۰٬۹۳۶	۹	۴	۱۳	۵٬۰۰۰
۵- سربھانہ	۱۳٬۶۶۹	۱۶	۸	۲۴	۵٬۰۰۰
۶- کدا	۸٬۵۵۹	۱۰	۵	۱۵	۵٬۵۰۰
۷- لورا	۱۶٬۳۴۸	۱۷	۸	۲۵	۹٬۷۵۰
۸- نگری بالا	۸٬۵۶۶	۱۲	۶	۱۸	۹٬۱۲۹۴۵۰
۹- چنویہ	۶٬۷۸۶	۷	۳	۱۰	۵٬۳۳۳
۱۰- بیڑ	۷٬۲۸۴	۸	۴	۱۲	۱۰٬۰۰۰
۱۱- رجوعیہ	۱۷٬۷۷۰	۱۴	۷	۲۱	۹٬۵۰۰
۱۲- دوملی میرا	۱۰٬۹۳۱	۱۲	۶	۱۸	۱۰٬۹۰۰
۱۳- ڈالولا	۶٬۸۶۸	۷	۳	۱۰	۹٬۲۰۰
۱۴- نواں شہر رورل	۱۱٬۲۵۵	۱۶	۸	۲۴	۱۱٬۰۰۰
۱۵- چنہڈ	۱۲٬۰۳۲	۱۳	۶	۱۹	۸٬۰۰۰
۱۶- سرائے نعمت خان	۸٬۱۳۶	۹	۴	۱۳	۱۰٬۰۰۰
۱۷- نگر ٹوئیاں	۱۵٬۸۳۹	۱۷	۸	۲۵	۵٬۰۰۰

یونین کونسل کا نام	آبادی	ارکان کی تعداد			تخصیص شدہ رقم (روپے)
		منتخبہ	نامزد	میزان	
۱۸- شیخ البانڈی	۱۳،۰۲۳	۱۴	۷	۲۱	۱۱،۰۰۰
۱۹- ہرالیان رورل	۸،۷۷۳	۱۲	۶	۱۸	۵،۰۰۰
۲۰- گوری پھیلاران	۱۱،۱۱۶	۱۲	۶	۱۸	۱۰،۰۰۰
۲۱- بانڈہ پیرخان	۱۱،۴۳۶	۱۳	۶	۱۹	۵،۴۰۰
۲۲- ڈاکوٹ	۱۵،۵۸۰	۱۸	۹	۲۷	۱۰،۴۰۰
۲۳- ملچ	۱۱،۱۹۵	۱۲	۶	۱۸	۱۱،۵۰۰
۲۴- پالک	۹،۲۹۹	۱۰	۵	۱۵	۱۱،۰۰۰
۲۵- نمامل	۱۰،۰۴۷	۱۱	۵	۱۶	۹،۴۶۰
۲۶- کوٹھیالا	۱۰،۵۶۱	۱۳	۶	۱۹	۹،۴۶۰
۲۷- بوئی	۱۲،۲۵۶	۱۴	۷	۲۱	۵،۰۰۰
۲۸- موجہان	۱۳،۷۵۶	۱۵	۷	۲۲	۵۴،۰۰۰
۲۹- شیروان	۸،۰۲۳	۸	۴	۱۲	۵،۴۰۰
۳۰- کاکول	۹،۳۹۰	۱۰	۵	۱۵	۱۰،۰۰۰

(ب) (۴) مختلف یونین کونسلوں کو مندرجہ بالا رقوم کی تقسیم ان سکیموں کی بنیاد پر کی گئی ہے جو مذکورہ کونسلوں نے مرتب کی تھیں اور جنہیں ضلع کونسل نے منظور کرلیا تھا ۔ مالی سال رواں کے دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت فنڈ کی تیسری اور چوتھی قسطیں ابھی نہیں دی گئی ہیں ۔ یونین کونسلوں کو ان اقساط کی تعین کا انحصار ترقی کی اس رفتار پر ہوگا جس سے ان کونسلوں نے اپنے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا ہوگا ۔

DELIMITATION OF WARDS FOR THE COMING ELECTIONS OF THE BASIC DEMOCRACIES

*6438. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that delimitation of wards for the coming elections of the Basic Democracies has already been completed by the District Authorities;

(b) whether it is a fact that this time, the elections will be held on the basis of one member from each ward and only that person can contest election in a ward whose name is included in the list of that particulars ward;

(c) whether it is a fact that procedure for delimitation of wards, number, members, etc., and other such matters have already been laid down by the Basic Democracies Order, 1959 and the provisions of the said order, if so, under which order the previous system of election has been modified and whether a copy of such rules would be laid on the table of the House according to which the next Basic Democracies Elections are to be conducted?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ بنیادی جمہوریتوں کے اگلے انتخابات بنیادی جمہوریتوں کے آرڈر ۱۹۵۹ حسب ترمیم بنیادی جمہوریت (مغربی پاکستان ترمیمی) آرڈیننس ۱۹۶۳ کے شرائط کے مطابق ہوں گے۔ انتخاب کے مندرجہ بالا نظام میں ترمیم کے لئے کوئی حکم نہیں کیا گیا۔

NEWLY FORMED CONSTITENCIES IN TEHSIL ABBOTTABAD DISTRICT HAZARA FOR NEXT B. D. ELECTIONS

*6439. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the delimitation of wards for the next B. D. Elections has been completed, if so, whether the Union Councils of the areas were consulted in the matter; if not, reasons therefor;

(b) whether a copy of the list showing newly formed constituencies in Tehsil Abbottabad, District Hazara, would be laid on the table of the House; if not, reasons therefor;

(c) whether Government are prepared to entertain suitable suggestions in regard to wrongly formed constituencies; if not, reasons therefor?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) (الف) حلقہ بندی کی تجاویز حکام ضلع نے وضع کی ہیں۔ قانون کے تحت یونین کونسلوں سے مشورہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

(ب) ابھی حکام انتخابات ان تجاویز کو آخری شکل دینے والے ہیں اس لئے انہیں اس مرحلے پر ایوان کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ آخری شکل دینے کے بعد انہیں باضابطہ طور پر سرکاری جریدے میں شایع کردیا جائیگا۔

(ج) حلقوں کی حد بندی سے متعلق حکام انتخابات کو تجاویز پیش کرنے کا ہر شخص کو اختیار حاصل ہے۔

AUDITING OF THE ACCOUNTS OF UNION COUNCILS

*6440. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(a) the designation of the Officer responsible for auditing the accounts of Union Councils and the procedure of such audit;

(b) the name of the auditor who audited the accounts of each Union Council in Tehsil Abbottabad and the names of places, where the accounts of each Union Council were audited;

(c) in case the audit of accounts of all the Union Councils was done at the District headquarter; reasons therefor;

(d) the names of those Union Councils whose accounts were audited at Abbottabad along with the distance of each of the said Union Council from Abbottabad;

(e) the amount of Travelling Allowance received or claimed by each Secretary of the Union Councils mentioned in above (d) for going to Abbottabad and (ii) the total Travelling Allowance received by Secretaries of all Union Councils of Tehsil Abboattabad in this connection;

(f) whether the said auditors were competent to call the records of the said Union Councils at the District Headquarter; if so, the authority therefor;

(g) whether the auditors deputed to audit the accounts of the Offices of Assistant Commissioner, Mansehra and Assistant Commissioner, Abbottabad; were also empowered to call the records to Abbottabad and Haripur, respectively for audit; if not, reasons empowering the audit Officers of the said Union Councils to call the records to District Headquarters?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) ایگزامینر لوکل فنڈ آڈٹ یونین کونسلوں کے حسابات کے محاسبے کا طریق کار محکمہ مالیات نے مقرر کیا ہے۔

(ب) مطلوبہ معلومات لوکل فنڈ آڈٹ پشاور کے ایگزامینر سے حاصل کی جارہی ہیں۔ اور موصول ہونے پر رکن محترم کو پیش کردی جائینگی۔

(ج) تحصیل ایبٹ آباد کی مختلف یونین کونسلوں کے سیکریٹریوں نے جو سفر خرچ وصول کیا ہے اس کی رقوم ذیل میں پیش ہیں۔

نمبر شمار	یونین کونسل	رقم
۱	سیکریٹری یونین کونسل کاکول	۵۰ء۵۰ روپے
۲	حویلیاں " " "	۲۵ء۷۴ "
۳	بوائل " " "	۱۶ء۱۲ "
۴	کاکوٹری " " "	۱۱ء۹۰ "
۵	ڈالولا " " "	۱۰ء۶۲ "
۶	بکوٹ " " "	۲۱ء۳۰ "
۷	ملاچھ " " "	۱۳ء۸۷ "
۸	چمھڈ " " "	۱۰ء۲۱ "
۹	ناملی میرا " " "	۷ء۴۸ "
۱۰	نگری بالا " " "	۱۱ء۶۲ "
۱۱	نارا " " "	۶ء۷۴ "

CONSTRUCTION OF ROAD FROM TAKHAT MAHAL TO KAKOOKA BUNGALOW *via* MOMINABAD IN BAHAWALNAGAR TEHSIL

***6474. Pir Muhammad Zaman Chishti:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the District Council, Bahawalnagar, had approved the construction of a road from Takhat Mahal to 'Kakooka Bungalow' *via* Mominabad in Bahawalnagar Tehsil during the current year;

(b) whether it is a fact that the distance from Takhat Mahal to 'Kakooka Bungalow' is about six miles;

(c) whether it is a fact that although four baildars have been sanctioned for this work only two baildars are actually working with the result that the said road is still incomplete, if so, reasons thereof?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha):—

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) No. All the four Baildars sanctioned for this work are actually working and the said road would be completed shortly.

TEHSIL-WISE AMOUNTS OF LOCAL RATE REALIZED IN SIALKOT DISTRICT DURING THE PERIOD FROM 1960 TO 1963

***6475. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the Tehsil-wise amounts of local rate realized in Sialkot District during the period from 1960 to 1963, year-wise;

(b) the amount out of those mentioned in (a) above allocated to the Union Councils in the district along with the criteria for the allocation;

(c) the Tehsil-wise number of Union Councils in the said District along with the number of members of Union Councils in each Tehsil?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)— (الف) ضلع سیالکوٹ میں (تحصیل وار) ۱۹۶۰ سے ۱۹۶۳ع کی مدت کے دوران وصول کردہ لوکل ریٹ کی سالانہ رقوم حسب ذیل ہیں—

تحصیل	۶۱—۱۹۶۰	۶۲—۱۹۶۱	۶۳—۱۹۶۲
	روپے	روپے	روپے
سیالکوٹ	۱،۳۰،۹۶۸ء۰۵	۱،۵۸،۰۱۳ء۲۹	۱،۹۰،۹۶۹ء۱۱
ڈسکہ	۲،۲۹،۱۰۶ء۲۴	۱،۳۰،۳۹۴ء۳۸	۲،۴۷،۹۱۹ء۷۱
پسرور	۱،۷۱،۵۵۱ء۰۸	۱،۷۳،۲۴۳ء۷۷	۲،۱۴،۷۴۳ء۹۴
نارووال	۲،۴۴،۱۹۱ء۲۵	۲،۷۵،۶۷۶ء۱۳	۲،۴۸،۷۴۴ء۳۵
شکر گڑھ	۱،۷۱،۹۰۵ء۶۸	۱،۸۵،۶۳۱ء۱۷	۲،۵۵،۳۴۲ء۱۲

(ب) ضلع کی مختلف تحصیلوں کی یونین کونسلوں کو (الف) بالا میں محولہ لوکل ریٹ میں سے مندرجہ ذیل تعین کی گئی تھیں۔

	تحصیل	تعیین کردہ رقم
۶۱—۱۹۶۰	سیالکوٹ	ندارد
	ڈسکہ	،،
	پسرور	،،
	نارووال	،،
	شکر گڑھ	،،
۶۲—۱۹۶۱	سیالکوٹ	۱۰،۵۸۵ء۰۰ روپے
	ڈسکہ	۱۰،۹۵۰ء۰۰ ،،
	پسرور	۹۸،۵۵۰ء۰۰ ،،
	نارووال	۹،۱۲۵ء۰۰ ،،
	شکر گڑھ	۱۱،۶۸۰ء۰۰ ،،

۱۹۶۲—۶۳	سیالکوٹ	۲۳،۴۷۸۶۰۰ روپے
	ڈسکہ	۲۴،۲۸۷۶۷۰ "
	پسرور	۲۱،۸۵۸۶۹۳ "
	نارووال	۲۰،۲۳۹۶۷۵ "
	شکر گڑھ	۲۵،۹۰۶۶۸۸ "

مختلف تحصیلوں میں جمع کردہ لوکل ریٹ کی رقم سے قطع نظر ۱۹۶۱—۶۲ میں مساوی شرح سے ہر یونین کونسل کو ۳۶۵ روپے اور ۱۹۶۲—۶۳ میں ہر یونین کونسل ۸۰۹۶۵۹ روپے مختص کئے گئے۔

معلومات مندرجہ ذیل ہیں :-

تحصیل	یونین کونسلوں کی تعداد	یونین کونسلوں کے ارکان کی تعداد
سیالکوٹ	۲۹	۴۴۳
ڈسکہ	۳۰	۴۹۶
نارووال	۲۵	۴۰۵
پسرور	۲۷	۴۲۳
شکر گڑھ	۳۲	۴۷۷۵

MEETINGS HELD BY UNION COUNCILS AND UNION COMMITTEES OF SIALKOT DISTRICT DURING 1963

*6476. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state, the names of Members of various Union Councils and Union Committees in the Sialkot District who failed to attend three consecutive meetings of their respective Union Councils and Union Committees during 1963 and the action taken against each of them?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): A statement giving the required information is laid on the table.*

**Please see Appendix III at the end.*

OCTROI DUTY ON CHEMICAL FERTILISERS

*6485. **Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(a) whether instructions have been issued to all the Municipalities to charge Octroi duty on chemical fertilisers at the rate of Rs. 1.5 per bag;

(b) whether it is a fact that Government have recently reduced the price of chemical fertilisers by Rs. 3.50 per bags;

(c) if answer to (b) be in the affirmative, reasons for issue of the said instructions?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) (الف) — کیمیاوی کھادوں پر محصول چنگی صرف پشاور ڈویژن میں لیا جاتا ہے۔ لیکن جملہ لوکل باڈیز کو ہدایات جاری کردی گئیں ہیں کہ وہ کھادوں پر چنگی لیا کریں۔

(ب) و (ج) سوال کے ان حصوں کا زیادہ مناسب جواب محکمہ زراعت دے سکتا ہے۔

NAWABSHAH MUNICIPAL DRAINAGE SCHEME

*6511. **Sayed Nazar Shah:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Government have undertaken to pay 1/3rd of the cost of Nawabshah Municipal Drainage Scheme; if so, whether funds have been made available to the said Municipality by the Government; if not, reasons therefor and the time by which Government intend to provide the said funds?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — میونسپل کمیٹی نواب‌شاہ نے مبلغ سترہ لاکھ چوبیس ہزار روپے کی لاگت کی ایک تجویز پانی کی نکاسی کے بارے میں سنہ ۱۹۵۹ع میں تیار کی۔ بعد ازاں سوشل ویلفئر کے محکمہ نے اس تجویز کو جانچا اور اس میں ایک چند ترمیمیں کیں۔ میونسپل کمیٹی نے گورنمنٹ سے نہ تو کسی قرضہ یا امداد کی کوئی درخواست کی ہے۔ میونسپل کمیٹی نے بہر حال

گیارہ لاکھ روپے اس سکیم کے لئے علیحدہ مہیا کئے تھے۔ اور اول مرحلہ جس پر ایک لاکھ چورانوے ہزار روپے خرچ ہوا ہے محکمہ سوشل ویلفیر اور اس کے قائم مقام محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ نے مکمل کرلیا ہے۔ اگر میونسپل کمیٹی کو اس سکیم کی تکمیل کے لئے گورنمنٹ سے قرضے یا امداد کی ضرورت ہے تو اس کے لئے مناسب ہوگا کہ ایک باضابطہ مراسلہ اپنے ڈویژنل کمشنر صاحب کی وساطت سے حکومت کو بھیجے۔

DEPOSIT OF CASH SECURITY BY TRUCK OWNERS WITH THE HYDERABAD MUNICIPALITY

***6519. Haji Malik Mir Hassan Shah Orakzai:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Octroi transit system is not in vogue in the area of Hyderabad Municipality;

(b) if answer to (a) above be in affirmative, whether it is a fact that the trucks loaded with goods are not allowed to pass through the limits of Hyderabad Municipality in transit unless their owners deposit a cash security of four thousand rupees at the Octroi post;

(c) whether it is also a fact that while refunding the amount of the said security forty rupees are deducted from it and no receipt for this deduction is issued;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to abolish the system of security deposit in the said area in view of the fact that it is highly unsafe for the truck drivers to carry large amount with them as they have to travel even during 2 or 3 consecutive night on deserted roads?

وزیر بنیادی جمہوریت ولوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) چنگی کا راھداری نظام حیدرآباد کے بلدی علاقے میں میں نافذ ہے۔

(ب) محصول چنگی جو بالعموم ٹرک میں لدھے ہوئے مال کی قیمت پر عائد ہوتا ہے داخل ہونے کے لئے مخصوص چنگی ناکے پر وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن سب کا سب باھر جانے کے لئے مخصوص چنگی ناکے پر واپس کر دیاجاتاہے بشرطیکہ مال بلدی حدود کے اندر استعمال صرف نہ کیا گیا ہو۔

(ج) جی نہیں۔

(د) حیدرآباد کی مجلس بلدیہ اس بات کا یقینی انتظام کرنے کی غرض سے چنگی کا راھداری نظام نافذ کر رھی ھے کہ بلدی حدود کے اندر استعمال یا صرف شدہ چیزوں پر چونگی ادا کرنے سے گریز نہ کیا جائے۔ تاھم جس دشواری کی جانب رکن محترم نے اشارہ فرمایا ھے اسے مناسب غور کے لئے حاکم انضباط کے علم میں لایا جائے گا۔

MONTHLY INSTALMENT TOWARDS THE PAYMENT OF THE COST OF A QUARTER IN AURANGABAD COLONY, KARACHI

*6531. **Mr. Mubinul Haq Siddiqi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that monthly instalment towards the payment of the cost of a quarter in Aurangabad Colony is Rs. 29, if so, the number of instalments in which the price is to be paid;

(b) the price of each quarter in the said colony and the basis on which the said price has been fixed?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفا خان پاشا) (الف) جی نہیں۔ اورنگ آباد کالونی میں ایک کوارٹر کی قیمت کی ادائیگی کی ماھانہ قسط چودہ روپے پچاس پیسے ھے۔ نہ کہ اُنتیس روپے۔ کوارٹر کی قیمت ایک صد چوالیس (۱۴۴) ماھانہ قسطوں میں قابل ادائیگی ھے۔

(ب) مذکورہ کالونی میں ایک کوارٹر کی قیمت مرکزی حکومت نے دو ھزار روپے متعین کی تھی۔ اس تخمینہ کو صوبائی حکومت نے بھی اختیار کر لیا ھے۔ یہ نہیں معلوم ھوسکا۔ کہ حکومت پاکستان نے کن کوائف کی بناپر کوارٹر کی قیمت کا تعین کیا تھا۔

GRANT OF LEASE TO THE ALLOTTEES OF THE PLOTS IN LIAQATABAD COLONY KARACHI

*6532. **Mr. Mubinul Haq Siddiqi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the allottees tf the plots in Liaqatabad Colony, Karach, who have since paid full dues, have not so far been granted lease for the said plots; if so, whether Government intend to direct the Karachi Development Authority to grant the Lease of the plots to the said allottees?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — جی ہاں۔ چونکہ پاکستان۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے لیاقت آباد کالونی میں تعمیر کردہ کوارٹرز کے اخراجات کے بارے میں معلومات تا حال ادارہ ترقیات کراچی کو فراہم نہیں کی گئیں۔ لہذا لیاقت آباد کالونی کراچی کے قطعات اراضی الاٹیوں کو پٹہ پر نہیں دئیے گئے۔

ادارہ ترقیات کراچی متعلقہ معلومات کی فراہمی کے بارے میں مرکزی پی۔ ڈبلیو۔ ڈی اور حکومت پاکستان سے مسلسل خط و کتابت کررہا ہے۔ مرکزی حکومت سے ادارہ ترقیات کراچی کو مطلوبہ معلومات فراہم ہوتے ہی دستاویزات پٹہ جاری کردیئے جائینگے۔

CONSTRUCTION OF QUARTERS FOR REFUGEES AND OTHER POOR PEOPLE LIVING IN HUTS IN KARACHI

*6533. **Mr. Mubinul Haq Siddiqi:** Will the Minister Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether the Karachi Development Authority has made any survey huts used for residential purposes in Karachi, if so, the number thereof and the steps taken for the construction of quarters for the people living in the said huts;

(b) whether Government intend to earmark funds in the next year Budget for the construction of new Quarters for the poor people living in huts, in Karachi;

(e) whether it is a fact that instructions have been given to Karachi Development Authority to stop further construction of the quarters for refugees and other poor people living in huts, in Karachi; if so, reasons thereof?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ— (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) (الف) جی نہیں۔ ادارہ ترقیات کراچی نے رہائشی جھونپڑیوں کا کوئی سروے نہیں کیا ہے۔ تاہم کرنل نذیر احمد صاحب ڈاریکٹر جنرل مرکزی دفتر اعداد و شمار نے وزارت بحالیات حکومت پاکستان کی تحریک پر ۱۹۵۹ء میں ایک سروے کیا تھا۔ اُس وقت جھونپڑیوں کی تعداد ایک لاکھ انیس ہزار چار سو دو (۱،۱۹،۴۰۲) پائی گئی تھی۔ حکومت پاکستان نے دو مضافات یعنی کورنگی اور شمالی کراچی کی تعمیر کے ایک منصوبے کی منظوری دی تھی۔

(ب) صوبائی حکومت نے حکومت پاکستان سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ کراچی میں بے گھر افراد کی بستیوں میں مزید کوئی مکانات نہ تعمیر کئے جائیں۔ تاہم یہ بھی قرار پایا تھا۔ کہ اھالیان کو ترقی دادہ قطعیات فراھم کئے جائیں۔ حکومت اس فیصلہ پر اپنے محکمہ رسل و رسائل و تعمیرات میں دوبارہ غور کررھی ہے۔ بنا بریں جھونپڑیوں میں رھائش پر نادار افراد کیلئے نئے مکانات کی تعمیر کی خاطر روپیہ کی تخصیص بھی دوبارہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(ج) نئے رھائشی مکانات کی تعمیر روک دینے کی ھدایات جاری کی گئی ھیں۔ یہ ھدایات اس لئے جاری کی گئیں۔ کیونکہ الاٹیوں سے بالااقساط ادائیگی کی رقوم وصول نہیں ھورھی تھیں۔ جیساکہ پہلے کہا جا چکا ہے اس فیصلہ پر نظرثانی زیر غور ہے۔

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

IRREGULARITIES COMMITTED BY CHAIRMAN UNION COUNCIL SAROO, DISTRICT THARPARKAR

163. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that one Amir Bux Rahmon of village Malna Chhaho, Taluka Deeplo submitted applications to the Deputy Commis-

sioner Tharparkar, and Assistant Director, Basic Democracies, Tharparkar, about 3 or 4 months ago against the Chairman of Union Council Saroo alleging that the said Chairman had committed certain irregularities;

(b) whether it is a fact that Development Officer, Mithi, held an enquiry against the said Chairman, if so, (i) the result thereof and (ii) the date on which the report of the said inquiry was received in the Office of Deputy Commissioner, Tharparkar;

(c) whether the said officer took any action on the said inquiry report; if so, the action taken by him alongwith the date on which it was taken;

(d) in case no action has been taken on the said report, reasons thereof?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ ترقیاتی افسر مٹھی نے اپنی انکوائری رپورٹ ۲۶-۱۱-۱۹۶۳ کو ڈپٹی کمشنر تھرپارکر کو پیش کی اس کی تحقیقات کے نتائج یہ تھے کہ چیئرمین کے خلاف الزامات سطحی اور بے بنیاد ہیں۔ سوائے اس ایک خاص امر کے کہ انہوں نے اپنے گاؤں ڈگی میں کنوئیں کی تعمیر کی جس میں یہ محسوس کیا گیا کہ انہوں نے مصلحت اندیشی سے کام نہیں لیا۔ انکوائری رپورٹ اور ترقیاتی افسر بنیادی جمہوریت مٹھی کے نتائج تحقیقات کے مطابق ڈپٹی کمشنر تھرپارکر نے ۱۳-۲-۱۹۶۴ کو ترقیاتی افسر کو ہدایات جاری کیں کہ وہ یونین کونسل سارو کے ارکان کے مشورے سے کنوئیں کے محل وقوع کا دوبارہ تعین کرے۔ اس معاملے پر یونین کونسل کے خصوصی اجلاس منعقدہ ۱۴-۵-۶۴ میں دوبارہ غور کیا گیا اور ڈگی میں کنوئیں کھودنے کی اجازت دے دینے کا فیصلہ ایک تو اس مقام پر پانی کی قلت کی وجہ سے کیا گیا اور دوسرے اس وجہ سے بھی کیا گیا کہ کنوئیں کی کھدائی پر پہلے ہی ۱۵۰۰ روپے کی رقم خرچ ہوچکی تھی ان حالات میں چیئرمین سے ۱۵۰۰ روپے واپس حاصل کرنا قرین مصلحت خیال نہیں کیا گیا۔

AUDIT OF CERTAIN UNION COUNCIL IN THE ACCOUNTE OF TALUKA DEEPLO MITHI NAGARPARKAR AND CHHACHHRO.

164. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether the accounts of the following Union Councils were audited during the years 1960 to 1963:—

(1) Union Council, Saroo, Taluka Deeplo.
(2) Union Council, Kaloee, Taluka Deeplo.
(3) Union Council, Khetlari, Taluka Deeplo.
(4) Union Council, Jorhoo, Taluka Mithi.
(5) Union Council, Bhako, Taluka Mithi.
(6) Union Council, Manjthhi Manrana, Taluka Mithi.
(7) Union Council, Tago Sar, Taluka Nagaparkar.
(8) Union Council, Pelo, Taluka Nagarparkar.
(9) Union Council, State Dera, Taluka Nagarparkar.
(10) Union Council, Hirar, Taluka Chhachhro.
(11) Union Council, Tarh Ahmed, Taluka Chhachhro.

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the objections raised by the Audit Parties on the accounts of each Union Council in each of the said years and whether the said audit objections were satified by the Union Councils; if not, reasons thereof?

(c) in case no audit of the accounts of the said Union Councils was undertaken during the said years; reasons thereof?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha):—

(a) Yes, except Union Council, Tigusar whose accounts for the year 1960-61 have yet to be audited. The Examiner, Local Fund Accounts is being asked to audit the accounts of the aforesaid Union Council for the year 1960-61 as early as possible.

(b) The details are furnished in attachement I.*

(c) Does not arise.

GRANT GIVEN TO THE UNION COUNCIL KALOEE, TALUKA DEEPLO, UNDER PL-480 RURAL WORKS PROGRAMME

165. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and local Government be pleased to state:—

(a) the year wise grant given to the Union Council Kaloee, Taluka Deeplo under PL-480, Rural Works Programme during the years 1961-62, 1962-63 and 1963-64 alongwith (i) the dates of receipts of the said grant by the Union Council (ii) the amount of the grant which lapsed each

*Please see Appendix III at the end.

year (iii) names of the works for which the said grant was given (iv) the names of the works for which contracts were given by the Union Council the dates on which these contracts were given and the names of the contractors (v) reasons for delay if any, in giving contracts of the said works;

(b) the amount given by the District Council to the said Union Council during the year 1962-63 for the construction of culverts and the names of the roads on which they were constructed;

(b) the amount given by the District Council to the said Union Council has got culverts constructed only on that road which lead to his village and on which now regular Bus Service operates and ignored the Naunkot Kaloee Road where a regular Bus Service is operating; if so, reasons therefor;

(d) the length of Naunkot-Kaloee Road alongwith the number of water courses crossing the said road;

(e) whether there are any culverts on the road mentioned in (d) above?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Abdul Ghaffar Khan Pasha):

(الف) ۱۹۶۱-۶۲ع ۱۹۶۲-۶۳ع کے دوران کوئی رقم پی ایل ۴۸۰ کے تحت دیہاتی پروگرام کو نہیں دیگئی - اس پروگرام کیلئے پہلی بار ۱۹۶۳-۶۴ع میں رقم مہیا کیگئی ہے - مبلغ ۵۰۰۰ روپے کی رقم اس یونین کونسل کیلئے موجودہ مالی سال میں مختص کیگئی ہے -

(۱) مبلغ ۳۰۰۰ روپے چیرمین تحصیل کونسل کی معرفت یونین کونسل کو ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ع کو ادا کئے گئے ہیں - صحیح تاریخ جسکو فی الواقعہ یونین کونسل نے یہ روپے وصول کئے معلوم نہیں البتہ یہ امر واقعی ہے کہ یونین کونسل کو روپے مل چکے ہیں -

(۲) رقم کا کوئی حصہ خرچ نہ ہونیکے باعث واپس نہیں کیا گیا -

(۳) جن تعمیرات کیلئے یہ روپیہ منظور کیا ہے درج ذیل ہیں -

(الف) برائے تعمیر چاہ مبلغ ۲۰۰۰ روپے -

(ب) کھیت لری - کلوئی سڑک پر مٹی ڈالنے کیلئے - مبلغ ۳۰۰۰ روپے -

(ہ) یہ کام پروجیکٹ کمیٹی کےذریعہ یونین کونسل سرانجام دیگی۔

(و) ابھی تک جو مبلغ ۔ ۳۰۰۰ روپے واگذار کئے گئے ھیں وہ کھیت لری ۔ کلوئی سڑک پر مٹی ڈالنے کیلئے ھیں ۔ یہ رقم اسوجہ سے خرچ نہیں ھوسکی کہ اس علاقہ کے مزدور گیہوں کی کٹائی کیلئے بیراج کے علاقہ میں چلے گئے تھے اور کام ماہ اپریل کے بعد شروع کیا گیا ھے ۔

(ب) ضلعی کونسل نے مبلغ ۔ ۲۰۰۰ روپے نوکوٹ۔ کلوئی۔ کھیت لری سڑک پر پلیاں تعمیر کرنیکے لئے منظور کئے ھیں ۔

(ج) نہیں ۔

(د) نوکوٹ ۔ کلوئی سڑک لمبائی سولہ ۱۶ میل ھے اور اس سڑک پر سے بیس پانی کے راستے گذرتے ھیں ۔

(ہ) اس سڑک پر پندرہ پلیاں ھیں ۔

MISUSE OF PUBLIC MONEY BY CHAIRMAN OF UNION COUNCILS

166. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Chairman of Union Councils are not required to deposit the whole of the amounts of their respective Union Councils in Banks or Post Office, but, are allowed to keep a portion thereof with them for emergencies; if so (i) the authority under which they are entitled to do so and (ii) the maximum amount they can keep with them;

(b) the balance of amount of each of Union Councils. Saroo (Taluka Deeplo) Jarhoo, Bahakoo and Mehrana, (Taluka Mithi), Seeta Dera (Taluka Nagarparkar), Tarh Ahmed and Hirar as shown in their Receipt Books or Cash Books on 1st March, 1964;

(c) the amount deposited in Post Office or Banks and the amount kept by the Chairman of each of the said Union Councils with him up to the said date;

(d) the distance at which the nearest Post Office or Sub-Post Office is situated from each of the said Union Councils;

(e) whether Government are aware of the fact that generally the Chairman of the Union Council utilise a portion of the funds allotted to the Union Councils on their private purposes; if so, the steps Government intend to take to check this misue of public money?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha):—

(a) The correct position is that the Chairman of a Union Council is permitted to retain an amount of Rs. 100/- as advance to cover petty expenditure under rule 18 of the West Pakistan Union Councils Accounts Rules, 1960.

(b) (c) and (d) The information asked for is contained in attachments 'A' 'B' and 'C' respectively.

(e) The Deputy Commissioner, Tharparkar has informed that some of the Chairman of Union Councils are retaining larger amounts contrary to the afore-mentioned rule. All the Chairmen of the Union Councils concerned have been called upon to show cause why action should not be taken against them under Article 25 of the Basic Democracies Order, 1959.

Chairmen of Tehsil Councils have also been instructed to direct the concerned Chairmen of Union Councils to deposit the excess amount with them in the Sub-Treasury, Bank or Post Office and not to retain with them more than Rs. 100/- to cover petty expenditure in future.

ANNEXTURE 'A'

Statement showing the balance of amount of the following Union Councils on 1st March, 1964.

Taluka	Union Council	Dated	Balance of amount.
			Rs.
Chachhro	Tar Ahmad	1st March, 1964	14,365.12
	Hirar	1st March, 1964	3,758.83
Mithi	Bhakuo	1st March, 1964	14,262.71
	Mohrano	1st March, 1964	13,697.03
Nagarparkar	Satidera	1st March, 1964	11,832.54

ANNEXTURE 'C'

Statement showing the district between nearest post office from the following Union Councils

Taluka	Union Councils	Post Office	Distance
Mithi	Joruo	Mithi	12
	Bhakuo	Islamkot	16
	Mohrano	Mithi	16
Nagarparkar	Satidera	Nagarparkar	45
Chachro	Hirar	Chachhro	24
	Tar Ahmad	Chachhro	24

ANNEXTURE 'B'

Position of cash in hand and Banks/Post Office from 1st January 64 to 1st March 64. Union Councils Bahkou, Mohrano and Joruo,

Date of transaction	Post office Pass Book	Bank Pass Book	With Chairman	Total.
Union Council Bhakou.				
18-1-64	14,069.00	,,	2,571.6	16,640.5
20-1-64	14,069.00	,,	2,571.66	16,740.77
21-1-64	14,069.00	,,	1,671.66	15,740.66
22-1-64	15,740.00	,,	.66	15,740.66
14-2-64	15,74 .00	,,	363.66	16,1 3.66
17-2-64	15,74.00	,,	22.71	15,762.70
22-2-64	14,262.00	,,	1,500.71	15,762.71
24-2-64	14,262.00	,,	0.71	14,262.71
1-3-64	14,262.00	,,	0.71	14,262.71
Union Council, Mohrano.				
2-1-64	9,00.17	625.00	361.40	9,986.57
14-1-64	9,000.17	625.00	144.03	9,769.20
15-1-64	9,000.17	625.00	144.03	97,41.08
20-1-64	8,800.17	4,625.00	613.44	14,038.61
1-2-64	7,800.17	4,625.00	911.25	13,336.42
20-2-64	7,800.00	4,625.00	879.75	1,304.92
21-2-64	7,800.17	4,625.00	1,271.86	13,697.03
1-3-64	7,800.17	4,625.00	1,271.86	13,697.03
Union Council Joruo.				
1-1-64	4,933.49	,,	1,511.03	6,444.52
2-1-64	4,933.49	,,	0.03	4,933.52
11-1-64	4,933.49	,,	0.09	4,933.52
30-1-64	4,933.49	,,	10.03	4,943.53
10-2-64	3,233.49	,,	1,710.03	4,953.53
11-2-64	3,233.49	,,	1,710.03	32,40.53
22-2-64	3,233.49	,,	115.04	33,48.53
27-2-64	3,233.49	,,	607.15	3,840.64
1-3-64	3,233.49	,,	607.15	3,840.64

Date of transacti	Post office Pass Book	Bank Pass Book	With Chairman	Total.
Union Council Satidera.				
27-1-60	2,450.00		500.00	
6-2-61	1,950.00		551.64	
28-3-61	1,950.00		651.21	
28-4-61	1,950.00		334.21	
28-5-61	1,950.00		465.21	
19-6-51	1,950.00		444.24	
20-6-61	1,950.00		468.00	
21-6-61	1,950.00		422.84	
25-6-61	1,950.00		722.59	
28-6-61	1,950.00		822.89	
30-6-61	1,950.00		650.59	
31-8-61	1,950.00		496.59	
30-11-61	1,950.00		341.34	
31-12-61	1,950.00		78.78	
1-12-61	4,950.00		3,528.17	
1-3-62	4,950.00		3,535.17	
23-3-62	4,950.00		2,829.82	
4-6-62	4,950.00		2,356.82	
30-6-62	4,950.00		4,548.21	
21-7-62	4,950.00		227.17	
4,-8-62	4,950.00		113.92	
4-9-62	4,950.00		111.92	
15-9-62	4,950.00		341.95	
4-10-62	4952.11		510.20	
4-11-62	4950.00		484.84	
12-11-62	4,950.00		184.84	
15-11-62	4,950.00		190.189	
16-11-62	4,950.00		310.84	
4,12-62	6,952.11		216.34	
26-12-62	6,952.11		906.48	
1-1-63	6,952.11		195.41	

5-1-63	11,300.11	000.41
15-2-63	9,300.11	1.16
16-2-63	7,400.11	64.31
9-3-63	7,400.11	11.31
6-4-63	7,400.11	1,74531
10-5-63	7,400.11	1,501.90
15-5-63	7,400.11	1,341.90
21-5-63	8,967.54	2,410.90
4-6-63	7,130.54	1,487.18
15-6-63	7,130.54	1,487.18
30-6-63	7,130.54	4,88.68
1-7-63	7,130.54	2,327.68
21-7-63	7,130.54	1,875.25
5-8-63	6,230.54	1,715.25
14-8-63	6,410.54	1,990.00
15-8-63	64,10.54	1938.25
16-8-63	6,410.54	1,738.25
16-9-63	6,110.54	1,733.25
14-10-63	6,410.54	26,83.25
30-10-63	8,9910.54	23,29.64
7-11-63	1,3012.54	100.00
21-12-63	1,30,12.54	90.00
4-1-64	1,1724.54	5.00
5-1-64	1,1742.54	2,960.71
15-1-64	11,742.54	514.51
15-1-64		72,76.62
17-1-64		2,804.54
18-1-64		2,770.54
30-1-64		90.00
1-3-64	11,742.54	90.00

Deposited in Pass Book on 1-3-64.		..	11,742.54
In-and of Chairman	Do.	..	90.00
	Total		11,832.54

RESOLUTION PASSED BY UNION COUNCIL DABRALO TALUKA DIRGRI AGAINST THE IRREGULARITIES COMMITTED IN THE ELECTION OF SERVICE SOCIETY

167. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Union Council, Gabralo, Taluka Digri at its meeting held on 8-9-63 passed a resolution No. 68 against the irregularities committed in the election of Service Society and forwarded a copy thereof to the Registrar, Co-operative Socities, Hyderabad, if so, the number and date of the letter under which the copy of the said resolution was sent to him;

(b) whether it is a fact that the said Registrar has not, so far, taken any action on the said resolution; if so, whether it is a fact that the said officer has been issued a reminder by the Union Council in this connection;

(e) if answer to (b) above be in the affirmative, the number and date of the said reminder?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : (a) Resolution No. 68 dated 8th September, 1963 of the Union Council, Gabralo, Taluka Gigri has not been received in the Office of the Registrar, Co-operative Societies, Hyderabad.

(i) Question does not arise.

(ii) No reminder has been received.

(c) Question does not arise.

ADJOURNMENTS MOTIONS.

GOVERNMENT PERMISSION TO UNION COUNCILS COMMITTEES TO SPEND THEIR FUNDS ON ENTERTAINMENT OF MINISTERS (*contd*).

Mr. Speaker: Now we come to adjournment mations. First adjourment motion is from Mian Abdul Latif. This motion was originally sought to be moved on 3rd March, but had to be proposed a number of time due to the absence of the Minister concerned yes Pasha Sahils.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : Sir I will oppose this adjournment motion. But before

opposing it I want to give a letter, which has been sent all the Commissioners, which Mian Sahib has mentioned, dated 1st February, 1964. This is from Chaudhri Muhammad Afzal to all the Commissioners, West Pakistan, regarding expenditure incurred in different parties and receptions to distinguished personages.

It has been brought to the notice of the Government that considerable expenditure is being incurred by the local councils on the parties arranged on the visits of Deputy Commissioners and Commissioners. Local Council laws do not permit any provision for any such expenditure. The only provision relates to the receptions of the distinguished personages, like the President, Governor and the Ministers, and the foreign dignitaries, paying visits to the local councils. Even in this case the expenditure is to be incurred in decorating of the route and making arrangement connected with the delivering addresses of welcome etc. (There is no provision for entertainment in this letter). Government hope the local councils will not in future incur any expenditure for entertainment.

Sir this is quite the reverse to the adjournment motion given by Mian Sahib; I am very sorry to say we have taken the reverse action. We ourselves have taken action that no expenditure should be incurred by the Union Council or a Town Committee in giving reception to the Deputy Commissioner or the Commissioner, or any body else. In the case of distinguished personages like the President, the Governor and the foreign dignitaries, whoever goes there, the money can be spent only in presenitng a welcome address and to decorate the route.

Mian Abdul Latif: I welcome the statement made by the Minister but as against the letter issued by him, in the statement which he has now made, he has not mentioned the names of Ministers. Now the position is slightly different. In receiving the Ministers, there is wastage of money in putting up arches and other things, which is not in the interest of the local bodies They should take care and issue another letter to exclude Ministers from that list. The local councils should not be prompted to waste money on such receptions.

Mr. Speaker: The Member means to say that the letter does not cover the Ministers?

Mian Abdul Latif: The letter authorises people to spend money on receiving Ministers.

Minister of Basic Democracies: No question of spending money.

Mian Abdul Latif: You put up arches etc., decorations which involve expenditure.

Minister of Basic Democracies: Why should they put up arches?

Mr. Speaker: Mian Sahib do you press it?

Mian Abdul Latif: I need not press it.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ELIMINATION OF UNION COUNCIL MODDOKAHLWAN, DISTRICT SIALKOT (*contd*).

Mr. Speaker: Next motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. This was also sought to be moved no 3rd March, but had to be postpound.

Minister of Basic Democracies (Mian Abdul Ghaffar Khan Pasha): I oppose Sir. The facts given by the Member in the adjournment motion are not correct. As far as the facts are concerned, the Deputy Commissioner, Sialkot, has made some alterations, which he is authorised to do. He has sent those alterations to the Commissioner, Lahore, for perusal of his orders, and finally it will go to tne Election Authority, but is in the process of delimitation. The question of adjournment motion does not arise. The Deputy Commissioner has made certain alterations and it is upto the Commissioner to see whether they are right or wrong. Even there is the third channel Sir that he can approach the Election Authority if they have got any grievance.

چود هری محمد ابراهیم— جناب والا— میں نے جس یونین کونسل کی طرف سے اس تحریک التوا میں ذکر کیا ہے۔ مجھے اس کی طرف سے ایک خاص Representation ملا تھا۔ کہ ان کی یونین کو سرے سے ختم ہی کر دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: But he says that no final decision has been taken.

Minister of Basic Democracies: Sir the whole union council is not disturbed. Only a portion of it is disturbed. It is upto the aggrieved party to approach the Election Authority to rectify it.

چود هری محمدابراهیم— صاحب صدر— میں یہ جاننا چاهتا هوں۔ کہ آخر انہیں کس طرح سے معلوم هوگا۔ کہ یہ بات هوئی ہے۔ جبتک کہ یہ سامنے نہیں لائی جائیگی۔ کہ اس طرح سے یہ یونین کونسل بنی

ہے۔ یا اس طرح سے ان میں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ آن کو یہ سب کچھ کس طرح سے معلوم ہوگا۔

مسٹر سپیکر — چودھری صاحب! آپ کو یہ تو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ یونین کونسل کو سرے سے ہی ختم کردیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کے متعلق تحریک التوا پیش کی۔ ابھی تجویز ہوئی ہے۔ آخری احکام پاس نہیں ہوئے ہیں۔

You have got the remedy. Now do you press it.

Chaudhri Muhammad Ibrahim: No Sir.

Mr. Speaker: Motion is not presed.

STATE CEMETRIES FOR THE BURIAL OF DISTINGUISHED PERSONS OF THE STATE—(*contd*).

Mr. Speaker: Next motion is from Mr. Iftikhar Ahmed Khan regarding state cemetries. This was originally sought to be moved on 11th March, but had to be postponed due to the absence of the Minister concerned. Yes, Pasha Sahib.

Minister of Basic Democracies (Mian Abdul Gaffar Khan Pasha): I oppose this adjournment motion Sir on the ground that Nawabzada Sahib has not mentioned anywhere that there is any public resentment in any part of West Pakistan, and by giving a reference of some newspaper there is no resentment. Sir, as far as the order of West Pakistan Government is concerned to have a grave-yard for distinguished people of this part of the country, I had thought that Nawabzada Sahib would have come with a commending resolution saying that this Government had done a wonderful job (interruption). He should have come with a commanding resolution that this Government at least has recognized the dignitaries and the national heros of the country. Sir as far as the distinction between man and man is concerned, there exists a distinction.

مسٹر حمزہ — مُردوں میں بھی؟

وزیر بنیادی جمہوریت — حمزہ صاحب ابھی بتاتا ہوں۔ مُردوں میں بھی ہوتا ہے۔

Mr. Speaker: Please address the Chair.

Minister of Basic Democracies: He has quoted Sir that it is against the spirit of Islam. As far as Sir, Isuam is concerned, I want to quote our holy Prophet (Peace be upon him). He had given the title of "Saifullah" to Khalid Bin Walid, and was it not a title? Sir, was it not a distinction? If somebody accepts the services of any man of the country, it is not a distinction between man and man. There is a man who has served the country, who has served the nation. His services must be recognized.

And Sir what about having titles. As far as titles are concerned--Nishan-e-Pakistan and Hilal-e-Pakistan—what are these things? These are all distinctions. Nobody has come out up to this time against Nishan-e-Pakistan and Hilal-e-Pakistan.

Mr. Speaker: Any legal objection?

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Mr. Speaker Sir, in the Constitution, framed by the constituent Assembly which has gone down the drain, it was put down that there shall be no title and many of us returned our titles during the freedom movement.

Minister of Basic Democracies: I am talking of this Constitution. We are sitting in this Assembly with the new Constitution and you are a creator of the Constitution.

As far as the title is concerned, the title is there. May I ask one question? Why Khawaja Nazim-ud-Din has been bestowed 'Nishan-e-Pakistan'? He has accepted it. That means we have recognized the services of that man.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: I returned that and I am sitting here.

Minister of Basic Democracies: You may return but I have quoted Khawaja Nazim-ud-Din upon whom 'Nishan-e-Pakistan' has been bestowed. Suppose, tomorrow, Khawajâ Sahib dies and we take this great man to a dignified place to burry so that important people of other countries may come and put flowers on his grave, is it a fault of us? We are honouring the heroes of our country. I appeal to Nawabzada Sahib that he should commend this act of the Government and withdraw his motion.

Mr. Speaker: The Minister was discussing the mtion itself. Any technical or legal objection?

Minister of Basic Democracies: I will take only one minute. As far as the dispute is concerned, you might be remembering that when Sardar Abdur Rab Nishtar died there was a great hue and cry.

(interruptions)

جناب والا ۔ جب سردار عبدالرب نشتر کا انتقال ہوا تھا تو آپ کو پتہ ہے کتنے جھگڑے وہاں پر کراچی میں ہوئے تھے ۔

If you do not accept I accept him to be my leader. I was one of the party. People did not want that this man should be burried near Quaid-e-Azam's Mazar. They wanted to take him to Mewa Shah. We fought for the fact that the soldier of Quaid-e-Azam will be burried by the side of Quaid-e-Azam. Is it not a distinction? So far as the motion is concerned, I have quoted the example of Quaid-e-Azam who has been burried in a special place. Why not the Quaid-e-Azam has been burried in Mewa Shah? Simply because we wanted to honour him, we wanted to give distinction to the founder of the country and the father of the country. If you have brought this motion what for have you done it? Nawabzada Sahib should come with a commendable resolution that this Government has done wonderful job for the living as well as the dead people.

Mr. Speaker: As no legal objection has been raised to the admissibility of the motion, I rule it in order.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: The Minister has made comments on the facts and, therefore, you may kindly give me a chance to speak before putting the motion to vote.

Mr. Speaker: I have given my ruling that the motion is in order.

مسٹر افتخار احمد خاں – جناب آپ مجھے بولنے کا موقع تو دیں ۔

Mr. Speaker: The Member can speak only to convince me that the motion is in order and that I have already ruled.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: You have permitted the Minister to speak on facts and he has taken a lot of time of the House. You know that we are not twenty five.

Mr. Speaker: But I can't presume that this motion will not have leave of the House.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: You are directly stopping me from speaking in this way.

Mr. Speaker: That is not the case.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: After all it is national work.....

Mr. Speaker : Alright, the Member can speak for two minutes.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Point of order.

The fact is that the motion has been admitted by the Chair and, under the rules, no discussion, no explanation, no clarification and no elucidation is permissible after that. I will by no means be questioning the power of the Chair but I would humbly request that a precedent may not be made in the House that discussion was permitted to the Member after the motion was held to be in order. To say that they are not twenty-five..... .....

Mr. Speaker : I upheld the point of order of the Law Minister that there can be no speech after I have held a motion to be in order. But since I have allowed the member to speak for two minutes he will speak. This will not be repeated and it would not serve as a precedent.

مسٹر افتخار احمد خان انصاری (جھنگ - ۱)- صدر گرامی - مجھے افسوس ہے کہ میں معزز وزیر صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں کرسکتا اسلئے کہ گو میں تسلیم کرتا ہوں کہ قبرستانوں کا مسئلہ ہر شہر میں ہر قریہ میں اور ہر قصبہ میں غور طلب ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ قبرستان علیحدہ عوام سے علیحدہ گور غریبان سے علیحدہ قبرستان بنائے جارہے ہیں - یہاں تو ناراض ہیں دنیا سے - لوگوں سے نفرت ہے لیکن مرنے کے بعد بھی اپنا علیحدہ خطہ بنانا یہ بہت قابل اعتراض بات ہے - ہم تو شروع سے سنتے آئے ہیں کہ ہمیشہ لوگوں کی یہ وصیت ہوا کرتی تھی کہ مجھے فلاں بزرگ کے قبرستان میں یا فلاں کی قبر کے پاس دفنانا - کبھی کسی نے یہ خواہش نہیں کی کہ مجھے علیحدہ دفنانا -

دوسرا اعتراض معروف شخصیتوں کا ہے - یہ بھی Conditional بات ہے - جو آج معروف ہیں کل معروف نہ ہونگے - یہ فیصلہ کس نے کرنا ہے کہ کون معروف ہوگا میں مثال عرض کرتا ہوں - غلام محمد گورنر جنرل صاحب جب مرے تو انہیں گوروں کے قبرستان میں دبایا تھا - (قطع کلامیاں) اسلئے یہ گوروں کا قبرستان نہ بنائیے - اگر قبرستان میں اضافہ کرنا تھا تو کوشش یہ چاہئے تھی کہ جو پرانے قبرستان ہیں ان میں توسیع کردیتے اور ایسے بناتے جن میں سب جا سکتے - یہ قابل اعتراض بات ہے کہ آپ اس طرح علیحدہ بنانا چاہتے ہیں -

راؤ خورشید علی خان – پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ جو ان کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے یہ آؤٹ آف آرڈر قرار دینے کے قابل ہے اس لئے کہ جو لوگ اپنی زندگی میں عوام سے دور رہتے ہیں انہیں کوئی حق نہیں کہ وہ مرنے کے بعد لوگوں کے قریب دفن ہوں۔

Mr. Speaker : This is no point of order. The member should take his seat.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the decision of the West Pakistan Government in ordering the construction of three State cemetries at Karachi, Lahore and Rawalpindi for the burial of "distinguished" persons of the country. This announcement and policy is bound to create a sense of discrimination amongst the citizens of the Province. It is also against the tenents of Isltm and the fundamental rights granted by the Constitution. The decision is contained in the news-items published in the Pakistan Times of Lahore, dated 10th March 1964.

I hold the motion in order and request those Members who are in favour of leave being granted to rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused).

مسٹر افتخار احمد خان انصاری – پوائنٹ آف آڈر۔ ایک نکتہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ کی نیشنل اسمبلی میں یہی رولز ہیں جو آپ کی اسمبلی میں ہیں لیکن عملی طور پر یہاں طریق کار ایڈجرنمنٹ موشنز کا مختلف ہے۔ تو اس لئے آپ تھوڑی سی توجہ دیں اور ان Debates کو پڑھیں جو نیشنل اسمبلی کی ہیں۔ وہاں ایڈجرنمنٹ موشنز میں پہلے Facts لئے جاتے ہیں اور اس کے بعد Reasons لیتے ہیں۔ Move کرنے سے پہلے Mover کو اس کا پورا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ کیس بیان کرے۔ اس کے بعد پھر گورنمنٹ Side کی طرف سے Objection لیا جاتا ہے۔ نیشنل اسمبلی کی کوئی Debate نکال کر اسے دیکھ لیں اس میں Mover کو پورا موقع دیا جاتا ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرتے ہوئے وہ اپنی Reasons بھی بتائے اور اپنا مطمع نظر اور واقعات کو تقریر کے ذریعہ پیش کرے۔ اس لئے فوری طور پر آپ یہ فیصلہ نہ کریں۔ مجھے کہیں

تو میں خود وہ Debates لا کر آپ کے سامنے پیش کر دونگا ۔ نیشنل اسمبلی ہمارے لئے Precedent ہونا چاہئے ۔ وہی ہمارے رولز ہیں ۔ اگر وہاں ایک Practice ہے تو یہاں بھی وہی Practice اختیار کرنی چاہئے ۔

Mr. Speaker: I will see to it.

DECSION OF GOVT. TO CLOSE DOWN THE T.B. CLINIC IN BAHAWALPUR—(*contd*).

Mr. Speaker: Next motion in from Allama Rehmat Ullah Arshad. This was sought to be moved on 17th March, but was deferred for today.

Yes, Begum Sahiba.

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)— اسکے متعلق یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ہم نے سال رواں میں تین ٹی بی کلینک کھولنےتھے جو تینوں ریجنز میں تقسیم کردئے ۔ لاہور پشاور اور خیرپور میں ۔ ٹھٹہ میں ٹی بی ایسوسی ایشن نے اپنا ٹی بی کلینک بنانا شروع کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جب مکمل ہوجائے گا تو گورنمنٹ کو دے دینگے ۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اسکو take over کرلے ۔ تو اس وجہ سے ٹھٹہ اور بہاولنگر میں کچھ tie ہوگئی تھی ۔ مگر چونکہ وہاں دونوں جگہ کی ضروریات بھی ہیں تو اب علامہ صاحب کے کہنے کے مطابق اسکو بہاولنگر سے move نہیں کیا جائے گا اور ٹھٹہ میں بھی سال رواں میں بنا دیا جائیگا ۔ امید ہے اسکے بعد ان کو کوئی شکایت نہیں رہے گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب صدر ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنی بہن بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے T.B. Clinic وہاں سے منتقل کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا ۔ اسے منسوخ فرمادیا ہے ۔ یہ کلینک اب بہاولنگر میں ہی رہیگا ۔ اور اس کیلئے میں آپ کے توسل سے ان کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

KILLING OF INDIAN MUSLIMS NEAR CALCUTTA.

Mr. Speaker: Next motion is from Amri Habib Ullah Khan Saadi. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the fresh killings of the Indian Muslims at Belgharia, 6 miles from Calcutta, causing the reign of terror in West Bengal Capital has very much excited the people of West Pakistan.

Is the responsibility of the Provincial Government involved in it?

Major Abdul Majid Khan: I think it can be discussed in the Provincial Assembly.

Mr. Speaker: But that is not the subject for the Provincial Government. This is Foreign Affairs subject.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz: Sir, it is a subject of national importance. The Provincial Assembly has every right to discuss such a matter of national emergency. That is my contention.

Mr. Speaker: But then every subject which is a central subject is a matter of national importance.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz: I quite agree, we should be allowed to discuss and our ideas should be conveyed to the centre. 52 States of America discuss practically all questions of national importance.

Mr. Speaker: That can be discussed through a resolution but not through an adjournment motion. No administrative responsibility of the Provincial Government is involved.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz: Let it be in the form of a resolution. I am not talking of the form, but it can be discussed.

Mr. Speaker: Yes, if that may be the form.

Misister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the Chair has very rightly pointed out that an adjournment motion is not a proper forum or a subject through which such an important matter undoubtedly of national and international importance could be discussed. My submission is that on previous occasions similar motion have been brought before the House and I had never opposed except on technical grounds. As the Chair has rightly pointed out that the responsibility of the Provincial Government is not involved. If the member brings in an appropriate restlution fir discussion, I will be amongst the fore-most ones who will support a discussion of such a motion. I do not think we can find out sufficient and adequate words to condemn that Hindu Imperialism, that Bania imperialism, those brutals on the other side. But my submission is, let the member come before the House with an appropriate motion in the form of a resolution and we will be very willing and happy to discuss any such motion. But an adjournment motion is really inappropriate and I will request the member to please realise the importance of the adjournment motion and not press it.

Major Abdul Majid Khan: With this clarification and assurance from the Law Minister, I do not press it.

Mr. Speaker: So the motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO MAINTAIN LAW AND ORDER IN LAHORE.

Mr. Speaker: Next motion is from Mr. Hamza. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, harassment caused among the public due to the utter failure of the Government to maintain law and order even in the metropolis of West Pakistan as is evident from innumerable cases of theft that have been reported in almost all the parts of the city as reported in the Daily 'Imroz' Lahore dated 18th March, 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, my submissoin is that technically the motion is not sound. It talks of various thefts as reported by the paper of yesterday, Imroz. Various thefts committed here in this city on various days on various occasions in connection with different localities and different persons. everything is vague and not a matter of recent occurrence. But to add to it, as soon as I have read this news item yesterday in this paper, I had immediately written to the authorities concerned to wake up and let me have full report about what has been stated by this paper. My submission is that the attention of the Government has been drawn to it before the member ran up to this House with this adjournment motion. I assure him that so for as my position is concerned and as far as I can help it, Insha-Allah, the authorities are being alerted from time to time and they are wake up and do all that is possible. I would, therefore, humbly request the member not to press this motion.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا۔ ہم اسے Press نہیں کرینگے۔ لیکن اس کے لئے جو رپورٹ آنریبل وزیر صاحب نے منگوائی ہے ۔ اس کے آنے تک اسے Pending رکھ لیا جائے ۔ فی الحال اسے Adjourn کردیا جائے ۔ جب وہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کرینگے تو ہم دیکھ لینگے کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور اس کے بعد ہم اسے واپس لے لینگے ۔

Minister of Law: I have no objection.

Mr. Speaker: It is deferred for Tuesday.

UPROOTING OF THE POPULATION OF MOHALLH CHARAH IN KAMALIA TOWN OF DISTRICT LYALLPUR.

Mr. Speaker: Next motion is from Amir Habib Ullah Khan Saadi. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the action of the local Government officials in uprooting the entire population (which comprises thousands of individuals) of Mohalla Charah in Komalia Town of District Lyallpur with a view to making an influential person a millionarire. This unholy alliance of the local Government officials with the said person in sacrificing the interest of the larger public in favour of an individual is likely to provoke such sentiments as will endanger the public tranquility and peace.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon). Sir, my submission is that the motion, as it reads, neither makes any head nor tail of it. It is absolutely vague and indefinite. Not even the date is given in the motion. All that is given is that some local Government officials are uprooting the population of so many thousands in a particular town with a view to making some influential, unknown and undisclosed person a millionarire. We really do not know what the grievance is, why this has happened, who is being patronised, who are those officials who are doing this. My respectful submission is that it is entirely vague. What can the Government possibly do?

مسٹر سپیکر — سعدی صاحب ۔ اس میں آپ نے کوئی واقعات یا کوئی تکلیف تو بیان نہیں فرمائی ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — جناب صدر ۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ محترم وزیر صاحب کو اس میں صاف طور پر لکھی ہوئی بات بھی نظر نہیں آسکی ۔ اس سے غالباً وہ سمجھ تو گئے ہونگے ۔ اس میں محلہ چڑھ لکھا ہوا ہے ۔ قصبہ کمالیہ لکھا ہوا ہے ۔ اور وہاں کی ایک Definite locality کا نام بھی ہے ۔ اور یہ وہاں کی ساری آبادی کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر — ان کو خانمان برباد کیسے کیا جارہا ہے ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — جناب وہاں کچھ Evacuee ہے ۔ اس کے متعلق میں گذارش کرتا ہوں ۔ یہ روزنامہ امروز کا Cutting ہے ۔

کمالیہ ضلع لائلپور کے محلہ چڑھ میں مہاجرین نے تقریباً ایک ہزار مکان تعمیر کئے تھے ۔ اس محلے میں تقریباً چھ ہزار افراد آباد ہیں ۔ محکمہ آباد کاری سروے کرنے کے بعد سب مہاجرین کو پی ٹی ۔ او جاری کرچکا ہے ۔ ان مکانات کا ہاؤس ٹیکس ادا ہوتا رہا ہے ۔ اور نیا پراپرٹی ٹیکس تجویز ہوچکا ہے ۔ مکانات کو بجلی اور پانی کے کنکشن مل چکے ہیں ۔ رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہونے کے بعد ارکان کا انتخاب ہوچکا ہے ۔ اور ہر شخص کے پاس راشن کارڈ موجود ہے ۔ اس محلے میں سڑکیں پختہ نالیاں ۔ دوکانیں اور ایک خوبصورت مسجد بھی ہے ۔ لیکن اب کسی نے یہ سارا رقبہ اپنے نام الاٹ کروالیا ہے ۔ اگر

یہ اراضی فروخت کی جائے تو اس کی قیمت ساٹھ لاکھ روپے بنے گی۔ اس طرح ہزاروں افراد کو بے گھر کر کے ایک شخص کو لکھ پتی بنایا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ میں نے وہاں سے مقامی طور پر تصدیق کی ہے۔ وہاں کے ایک نہایت ہی معزز شہری۔ قابل اعتماد فرد اور بزرگ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب کی طرف سے بھی اس کی تصدیق آئی ہے۔ کہ وہاں کے ایک مقامی میجسٹریٹ کے ایک قریبی عزیز کیلئے جو حقیقتاً ان کا اپنا ہی Claim ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

Mr. Speaker: The motion as drafted is very vague and is, therefore ruled out of order

Next motion.

Mian Abdul Latif: Can we have an assurance from the Minister that they would look into the matter.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The misfortune is, as I understood the Member and it is correct, that this trouble relates to some evacuee property. The Hon'ble Minister for Rehabilitation is not in his seat. It relates to his Department and so I cannot give any assurance.

NON-AVAILABILITY OF IRRIGATION WATER TO CHAK NO. 104 D.B., TEHSIL YAZMAN, DISTRICT BAHAWALPUR.

Mr. Speaker: Next motion is also from Amir Habib Ullah Khan Saadi. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, according to a verified information received on 17th March, 1964, the inhabitants of Chak No. 104 D.B. Tehsil Yazman of Bahawalpur District are now using standing unripe wheat crops for feeding their animals as the fodder crops have been adversely affected due to non-availability of Irrigational water as previously "Kamad" crop was also used as a fodder for animals and that this situation has posed a danger of shortage of food grains in coming days and non-payment of Government dues in that area.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Mr. Speaker, with your permission I may submit that I have received notice of this adjournment motion just now and to give satisfactory reply regarding it would like to have some time.

Mr. Speaker: Will you be able to reply on Tuesday.

Parliamentary Secretary: Sure.

Mr. Speaker: I think the Member has no objection.

Amir Habib Ullah Khan Saadi: No Sir.

Mr. Speaker: It would be taken up on Tuesday.

BILLS

Mr. Speaker: Now we will take up the regular business of the Assembly.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Sir, on account of the absence of the Minister, Malik Qadir Bakash, I would request that this Bill (Canal and Drainage (Extension) Bill) may please be postponed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) — جناب والا - اس سلسلہ میں یہ گذارش کروں گا کہ مجھے معلوم ہے کہ (Extension) Bill 1963 جو نمبر ۱ پر ہے اس کے متعلق سرکاری پارٹی نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا اور اسے Defer کرنا چاہتے ہیں - میں یہ Suggest کرنا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اسے Defer کیا جائے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہاں موجود ہیں وہ اسے منسٹر انچارج کی حیثیت سے Move کردیں - اور سلیکٹ کمیٹی یا سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس Refer کردیں - آپ کا مطالبہ بھی حل ہوجائے گا اور Procedure میں بھی کوئی غلطی نہیں ہوگی -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): It is very old Bill. It must have gone to the Standing Committee.

Khawaja Muhammad Safdar: The motion is:

"Minister of Agriculture and Irrigation to move that the Canal and Drainage (Extension) Bill, 1963, as introduced, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: This Bill was referred to the Standing Committee. Three meetings were called but there was no quorum and so, this motion.

Khawaja Muhammad Safdar: It has never been reported by the Standing Committee?

Minister of Law: Three meetings were called but the quorum was not there.

Khawaja Muhammad Safdar: They can refer it to the Standing Committee again.

Minister of Law: Where is the Rule? How can we send it back?

Mr. Speaker: Next Motion. Minister of Revenue.

Mr. Ittikhar Ahmed Khan: He is also not present. What is use of calling this House in session.

Mr. Speaker: That is up to them.

خواجہ محمد صفدر — یہ عجیب بات ہے کہ وزیر صاحبان یہاں نہیں ہیں اور ایجنڈا پر ان کے بل ہیں۔ اگر وہ **Business** کو اسی طرح چلانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں چھٹی دے دی جائے۔

مسٹر سپیکر — میں کچھ نہیں کر سکتا۔

خواجہ محمد صفدر — اس طرح تو زیادہ سے زیادہ دوبل ہوں گے۔ اور عرصہ گذر جائے گا۔ اور جن بلوں کے متعلق ہم تیار ہو کر آئے ہیں وہ پیش نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہم تو ایجنڈا کے مطابق جائیں گے۔ وزیر صاحب نہیں آئے تو یہ ہمارا قصور نہیں۔

Minister of Law: Why is the Member challenging us. Sir, we have always co-operated with the Leader of the Opposition and I assure him that we will be very accommodating. Let him be in a mood of not challenging us.

Mr. Speaker: He is expressing his difficulty.

Minister of Law: I am reciprocating and I say, I will cooperate. I say with all respect that he should try to be more courteous. I am prepared to accommodate him. If he wants the same Bills tomorrow I will have those Bills tomorrow.

Mr. Speaker: At the most they come prepared with one or two Bills. They could not anticipate that both the Bills would not be taken.

Minister of Law: I entirely agree. Then tomorrow we will have the same Bills.

شریف صاحب آگئے ہیں۔ وہ **Move** کریں گے۔

BILLS

THE WEST PAKISTAN BOARD OF REVENUE (AMENDMENT) BILL 1964.

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): Sir, I present the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964 stands presented to the House.

Parliamentary Secretary: I moved:

That the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964, as recommended by the Standing Comittee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

VOICES.....Opposed.

Mr. Speaker: There is notice of an amendment by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Not moving.

Mr. Speaker: Mian Akbar. He is absent. Mian Latif.

Mian Abdul Latif: I beg to move:

That the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 12th April, 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:

That the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 12th April, 1964.

Minister of Revenue: Opposed.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ—۱) اس سائیڈ سے ہم نے بارہا یہ اعلان کیا ہے کہ حزب اقتدار کی طرف سے جو تجاویز یا جو قوانین صوبہ کے مفاد کے لئے یا عوام کے لئے آئیں گے ہم ہر قسم کے تائید کریں گے اور اس کی حمایت کریں گے۔ لیکن جہاں ہم یہ محسوس کریں گے کہ کوئی بل یا اس کے اغراض عوام یا صوبہ کے مفاد کے خلاف ہوں ہم اس کی حمایت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

یہ بل بالکل غیر سیاسی ہے۔ اور صرف عدالت کے اختیارات کے متعلق ہے۔ جہاں تک مال کے معاملات کا تعلق ہے بورڈ آف ریونیو صوبہ میں سپریم کورٹ کی حیثیت رکھتا ہے اس کے فیصلوں کے خلاف کوئی اپیل یا نگرانی نہیں سن سکتا اور نہ کوئی مداخلت ہوسکتی ہے۔ محض ایسے معاملات میں جہاں کوئی شدید قسم کی خلاف ورزی کی گئی ہو ہائی کورٹ اپنے خصوصی اختیارات کے تحت کوئی قانونی دقت رفع کرسکتا ہے۔ لیکن واقعات اور حالات

پر فیصلہ کرنے کے لئے اور الجھنوں کو رفع کرنے کے لئے لوگوں کے درمیان مختلف معاملات کے فیصلہ کے لئے بورڈ آف ریونیو مال میں انتہائی ادارہ ہے۔ جو سپریم کورٹ کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں عوام یہ چاہتے ہیں سوسائٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جو قوانین ہوں وہ مکمل ہوں ان میں نقص نہ ہو اور وہ ایسے ہوں جسکو بار بار ترمیم نہ کرنا پڑے ۔ لیکن میں یہ گذارش کرونگا کہ بورڈ آف ریونیو ایکٹ بہت ہی ناقص ہے اسمیں کئی خامیاں ہیں کئی غلطیاں ہیں جس سے نہ صرف بورڈ آف ریونیو کا ادارہ مشکلات میں ہے۔ بلکہ ریونیو سائڈ سے متعلق جتنی بھی دنیا آباد ہے جنکا زمینوں سے تعلق ہے۔ یا محکمہ مال سے جو متعلق ہیں انکی الجھنیں اور دشوار حالات میں پڑ جاتی ہیں۔ جہاں تک ترمیم کا تعلق ہے اسکے پیچھے جو اصول ہے میں اس سے مکمل متفق ہوں اسکی ہم مخالفت نہیں کرتے لیکن میں یہ گذارش کرونگا کہ ہم گورنمنٹ کو یہ اجازت نہیں دیں گے بلکہ ان سے Request کریں گے کہ آپ ایسے تمام قوانین دیکھیں اور قانون کو پڑھیں اور اسکے بعد جسقدر بھی نقائص ہوں جسقدر بھی خامیاں ہوں جسقدر الجھنیں ہوں انکو آپ ایک قانون سے ایک وقت میں رفع کریں یہ نہیں کہ Piece Meal اقساط کے ذریعہ آج ایک شق میں تبدیلی کر دی کل دوسرے حصے میں تبدیلی کر دی۔ یہ صوبے کے لئے ٹھیک نہیں ہے لوگوں کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔

جناب بورڈ آف ریونیو ۱۹۵۷ء میں Creat ہوا تھا لیکن اس سے پہلے یہ بورڈ آف ریونیو کہلوانے والے فائننشل کمشنر کے حوالے تھے۔ اور صوبے میں تقریباً تین کمشنر ایک فائننشل کمشنر ریونیو ایک فائننشل کمشنر ڈولپمنٹ اور ایک فائننشل کمشنر کالونیز اور وہ Individaully محکمہ مال کے مختلف فرائض انجام دیا کرتے تھے ان کا نام ریونیو بورڈ نہیں تھا لیکن وہ فائننشل کمشنر ریونیو بورڈ کہلاتا تھا۔ وہ فرائض اب ان حضرات کے ہیں جن کو آج Collectively ریونیو بورڈ کہا جاتا ہے۔ ہماری طرف سے جو تجویز دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ریونیو ایکٹ کے تحت بورڈ آف ریونیو کو اپنے فیصلوں کے خلاف نظرثانی کے اختیارات محدود ہیں اس کو

کھل کر دئے جائیں ہمیں اس اصول سے اختلاف نہیں ہے لیکن جس طریقہ سے یہ کیا گیا ہے اس سے ہمیں شدید اختلاف ہے۔

عالیجاہ لینڈ ریونیو ایکٹ میں نائب تحصیلدار سے لے کر کمشنر تک ریونیو بورڈ کی کئی عدالتیں ہیں اس سب کو ۱۸۸۷ - کے قانون مال کے تحت اختیارات نظرثانی کے حاصل ہیں لیکن حیرت ہے کہ جو اختیارات آج ہمارے نائب تحصیلدار کو حاصل ہیں یا جو اختیارات افسر مال کو حاصل ہیں اور اے۔ ڈی۔ سی کو حاصل ہیں وہ اختیارات آج ہم ریونیو بورڈ کو نہیں دے رہے ہیں ۔ ریونیو بورڈ ایک وہ ادارہ ہے جس پر ہمیں مکمل اعتماد ہے جس پر میرے خیال میں وزیر مال کو بھی اعتماد ہو گا تو ہمیں ان کو اختیارات دینے سے شرم کیوں آتی ہے۔ جو اختیارات نائب تحصیلدار کو ۱۸۸۷ع میں حاصل ہیں اگر وہ فیصلے کے بعد خود یہ محسوس کرے کہ مجھ سے کوئی واقعاتی غلطی ہوگئی یا مجھ سے کوئی قانونی غلطی ہوگئی یا مجھ سے کوئی دستاویز جسے میں پڑھ نہ سکا چھپی رہ گئی تو اس کو اختیار ہے کہ پارٹیز کو نوٹس دے کر طلب کر لے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے لیکن ہم یہ اختیار ریونیو بورڈ کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ۱۸۸۷ع میں جناب

"A Revenue Officer may either of his own motion or on the application of party interested."

یعنی جو اختیارات فائننشل کمشنر یعنی بورڈ آف ریونیو کے Predessors سنہ ۱۹۰۵ع سے استعمال کرتے تھے یا وہ اختیارات جو آج بھی کمشنر ڈپٹی کمشنر اے ۔ ڈی ۔ سی یا نائب تحصیلدار استعمال کرتے ہیں وہ اس دفعہ سے حذف کردئے گئے ہیں یا تو میں یہ سمجھوں کہ ایسا غلطی سے ہوگیا ہے یا اگر دیدہ و دانستہ ایسا کیا گیا ہے تو ناقابل معافی ہے ۔ آخر ہم ایسے cases سمجھ سکتے ہیں جنمیں پارٹیز موجود ہیں جن میں غلطی ہوجائے تو درخواست دے دیں گے لیکن میرے ذہن میں ایسے cases بھی ہیں جہاں فریق دوسرا کوئی نہیں ہے محض سرکار کا خزانہ فریق ہے جسکا Custodian خود ریونیو بورڈ ہے اگر وہاں غلطی ہوجائے تو کسی کے کیوں کھجلی اٹھی ہے کہ وہ آگے درخواست دے کہ Review کرلو۔ جناب کسی

کو ۲۰ کلے زمین دینی تھی غلطی سے ۱۲۰ کلے تحریر کردئے تو میرے فاضل بھائی فرمائیں تو اسمیں کون Review کرائیگا ۔ بورڈ نے فیصلہ کردیا کہ ۱۲۰ کلے کردو ۔ نیچے سے ۲۰ کلے کی Recommendation ہوئی تھی تو اسکے لئے کون Review کریگا ۔ ایسی حالت میں یہ ضروری ہے کہ بورڈ کو یہ اختیار دیا جائے جیسے اختیار فائننشل کمشنر کو حاصل تھے وہ اگر کسی case میں دیکھے کہ یہ غلطی ہوگئی ہے اور اسکو رفع کرنا ہے تو وہاں انکو یہ اختیار حاصل ہوں ۔ تو آپ یہ اختیارات انکو نہیں دے رہے ہیں تو نہایت ضروری ہے کہ آپ یہ کلاز اسمیں رکھیں ۔

دوسری بات جناب یہ ہے کہ حدود استعمال اختیارات ۔ لینڈ ریونیو کے تحت کمشنر کلکٹرز اور اسسٹنٹ کلکٹرز کو یہ اختیار حاصل ہیں کہ اپنے فیصلوں پر Review کرسکیں اسکی Language بہت wide ہے ۔

"A Revenue Officer may either of his own motion or on the application of any party interested review, and on so reviewing, modify reverse or confirm any order passed by himself of any of his predecessors in Office."

اسمیں شرائط ہیں کہ اگر کسی آرڈر میں مداخلت کرنا ہے تو جب تک دوسری پارٹی کو نہ سن لیں اسوقت تک مداخلت نہ کریں لیکن جہاں تک اختیارات کا تعلق ہے اسمیں کوئی Limitation نہیں ہے کہ کوئی نئی دستاویز حاصل کرلی گئی ہے یا کوئی evidence مل گئی ہے یا کوئی Apprant غلطی اس سٹیج پر نظر آ رہی ہے یا کوئی معقول وجوہات ہیں۔ یہ چیزیں سول پروسیجر ایکٹ میں ضروری موجود آج بھی ہیں ۔ لیکن ہمارے لینڈ ریونیو ایکٹ میں ۱۸۸۷ع سے لیکر آج تک بڑی کامیابی سے استعمال کیا جارہا ہے اور اسکے ایڈمنسٹریشن میں کوئی بھی Difficulty محسوس نہیں کیگئی اور کسی افسر نے محسوس نہیں کی نہ آج تک Recommendations ہوئیں کسی سائڈ سے پبلک سائڈ سے یا آفیشل سائڈ سے کہ اسمیں نقائص ہیں اسمیں ترمیم کی جائے ۔ البتہ فائننشل کمشنر نے وقتاً فوقتاً احکامات صادر کئے ہیں رولنگ دی ہے ان میں بتایا ہے کہ کن کن حالات میں ہمارا مداخلت کرنا مناسب ہوگا ۔ یہ جناب چیزیں ہیں کہ اگر کوئی دستاویز

نیا مل گیا ہو یا کوئی Evidence اسوقت موجود ہو لیکن ادارہ کی نظر سے اوجھل ہو پھر بھی انکے اختیارات محدود نہیں ہونا چاہئے کوئی چیز اگر چھپی ہوئی آپ کو ملی پھر بھی آپ مداخلت کرسکتے ہیں یا کوئی غلطی فی الدیہہ نظر آتی ہے مثلاً کسی کا نام غلط لکھ دیا گیا ہے۔

کسی کی ولدیت غلط لکھی گئی۔ یا کوئی Clerical غلطی ہو۔ تو یہ محدود نہیں تھا۔ لیکن اب جو اختیارات ہم بورڈ آف ریونیو کو دے رہے ہیں۔ تو ہم انکے گرد ایک احاطہ کھینچ دیتے ہیں۔ آپکے نئے تحصیلدار کے خلاف احاطہ نہیں ہے۔ لیکن بورڈ آف ریونیو کے خلاف ضرور احاطہ کھینچ دیا ہے۔ افسر مال کے اختیارات محدود نہیں ہیں۔ لیکن بورڈ کے اختیارات آپ محدود کر رہے ہیں۔ کلکٹر اور کمشنر کے اختیار محدود نہیں ہیں۔ لیکن بورڈ کے اختیارات محدود کر رہے ہیں۔ آپ کے نائب تحصیلدار کے پاس تو اختیارات ہیں۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے۔ کیا ہمارا بورڈ آف ریونیو ہمارے نائب تحصیلدار سے کم معتبر ہے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی حد بندی سے حکومت کے متعلق یہ تاثر پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہماری حکومت کو نائب تحصیلدار پر اعتبار زیادہ ہے۔ اور بورڈ آف ریونیو پر کم ہے۔

اسکے علاوہ جناب والا کچھ اور چیزیں ہیں۔ جو میں فاضل وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتاہوں۔ وہ یہ کہ انصاف اور عدالت کا بنیادی اصول ہے۔ چاہے دیوانی عدالت ہو۔ چاہے فوجداری عدالت ہو۔ چاہے عدالت مال ہو۔ کہ کسی شخص کے خلاف فیصلہ اسکو بغیر بلائے اور اسکو سنے بغیر نہیں ہوگا۔

چودھری عبدالرحیم — جناب سپیکر۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). The House is in quorum. Yes Mian Sahib.

میاں عبداللطیف — تو جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ انصاف اور عدالت کا یہ بنیادی اصول ہے ۔ کہ کسی شخص کا فیصلہ اسکی غیر حاضری میں ، اسکو اطلاع دیئے بغیر اور اسکی سماعت کئے بغیر نہیں ہوسکتا ۔ لیکن اس قانون کی خوبی یہ ہے ۔ کہ ایک آدمی جیتتا چلا آرہا ہے ۔ وہ افسر مال صاحب کے ہاں سے جیتے ۔ وہ کلکٹر صاحب کے ہاں سے جیتے ۔ لیکن کمشنر کے ہاں فیصلہ اسکے خلاف ہوگیا ۔ تو اس نے اس فریق کے خلاف **full Board** میں درخواست دیدی ۔ وہاں کیا حکم ہوگا ۔ وہ جو فریق مخالف ہے ۔ جسکا پچاس ہزار روپے کی ڈگری کا تنازعہ ہے ۔ اسے اپنے گھر پر بھی اطلاع نہیں ہوتی ۔ سمن جاری نہیں ہوتے۔ قانون یہ کہتا ہے ۔ کہ اسکو بلانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ عدالت نے اسکے خلاف پچاس ہزار روپے کی ڈگری دی ہوئی ہے ۔ سمن ڈاک کے ذریعے اسکے گھر بھیج دو ۔ یہ ہے ۔ جناب والا انکا قانون ۔

West Pakistan Board of Revenue Act, 1957—

"7 (2) Any person considering himself aggrieved by an order made or a decree passed by a Member, in such class of cases as may be specified in the rules framed under section 9 of this Act, may apply to the Board for revision of such order or decree, and if the full Board considers that there are sufficient reasons for doing so, it may revise that order or decree and pass such further order as it may think fit after hearing the applicant."

اگر جناب والا ۔ یہ الفاظ نہ ہوتے .....

Mr. Speaker: This relates to the power of revision.

Mian Abdul Latif: Power of revision Sir.

Mr. Speaker: This relates to the power of revision and the amending Bill has got nothing to do with it.

خواجہ محمد صفدر — جس بنیادی اصول کے مطابق یہ ترمیم پیش کی جارہی ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ بورڈ کو کچھ اختیارات ہیں ۔ جن میں کچھ اضافہ کرنے کی ضرورت ہے ۔

Mr. Speaker: Only the power of review.

خواجہ محمد صفدر — یہ ترمیم سیکشن نمبر ۸ کے متعلق ہے ۔ میرے فاضل دوست سیکشن نمبر ۷ کے متعلق عرض کر رہے ہیں ۔ دراصل بحث یہ ہے ۔ کہ بورڈ کے پاس کونسے اختیارات ہونے چاہئیں ۔ اور کونسے نہیں ہونے چاہئیں ۔

وزیر مال — هم تو سیکشن نمبر ۷ میں ترمیم نہیں کر رہے ہیں۔

Section 7 is not under dispute at all.

Mr. Speaker : So far as the amending Bill is concerned that only relates to Section 8.

خواجہ محمد صفدر — هم تو آپکو کام کی بات بتا رہے ہیں۔ کچھ تو سیکھیں۔

وزیر مال — ٹھیک ہے۔ یہ کام کی بات ہوگی۔ لیکن یہ وقت پر ہونی چاہئے تھی۔ اب اسکا یہ وقت نہیں ہے۔

میاں عبداللطیف — یہ ہاؤس اس بات کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے۔ کہ ہمارے پاس آپ Piece meal اقساط میں ترامیم لائیں۔ جزوی طور پر ہمارے پاس ترامیم لائیں۔ اس میں اور بھی نقائص ہیں۔ جنہیں فوراً ٹھیک کرنا چاہئے۔ میں انکی توجہ اس طرف دلا رہا ہوں۔ میں انہیں بتا رہا ہوں۔ اور یہ میں مختصر طور پر عرض کرونگا۔ میرے فاضل دوست جو بڑے پرانے وکیل ہیں۔ اور آپ بھی خدا کے فضل سے بڑے eminent Lawyer ہیں۔ آپ دونوں اور اس ہاؤس کے تمام ممبران یہ محسوس کرینگے۔ یہ یہ غلطی ہے۔ اور شدید غلطی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آجکل ہمارا full Board کسی کو اطلاع دیئے بغیر یا کسی کو سماعت دیئے بغیر فیصلہ نہیں کرتا۔ وہ اس لئے نہیں کرتے۔ کہ انکو تجربہ ہے۔ کہ یہ بنیادی طور پر انصاف اور بنیادی حقوق کے منافی ہوگا۔ کہ کسی کی غیر حاضری میں فیصلہ دیدیا جائے۔ لیکن جہانتک آپکے قانون کا تعلق ہے۔ وہ انکو اختیار دیتا ہے۔ کہ وہ کوئی سمن نہ بھیجیں۔ اطلاع نہ دیں۔ سماعت نہ دیں۔ اور انکے خلاف ڈگری دیدیں۔ ورنہ ان الفاظ کی کیا ضرورت تھی۔ کہ 'After hearing the applicant' قانون میں ایسی چیز کبھی سننے ہی میں نہیں آئی۔ اسکے آگے جہانتک Review کا تعلق ہے۔ اسمیں لکھا ہوا ہے۔ کہ After hearing the parties interested اس میں یہ چیز دی ہوئی ہے۔ توجہانتک قانون کا تعلق ہے۔ قانون جانتا

ہے ۔ کہ Parties کو سننا ہے ۔ لیکن یہاں شاید غلطی ہے ۔ ابہام ہے ۔ ہوسکتا ہے ۔ کہ Parties کا لفظ لکھنا رہ گیا ہے ۔ اس لئے میں نے بھی ان سے گذارش کرنی ہے ۔ کہ اس طرح سے Piece meal ترامیم لاکر ہمارا وقت ضائع نہ کریں ۔ انکو اکٹھا کریں ۔ اسکے علاوہ بورڈ کو اور تکالیف میں بھی اس قانون نے مبتلا کردیا ہے ۔ اور وہ یہ ہیں کہ full Board کے پاس Cases جانے کیلئے کچھ قواعد بنائے گئے ہیں ۔ ایک پرووِیژن یہ ہے ۔ کہ اگر ڈگری یا آرڈرز میں ممبر بورڈ آف ریونیو کچھ مداخلت کریں ۔ تو انکو full Board میں اپیل کے ذریعہ چارہ جوئی ہوسکتی ہے ۔ لیکن جہانتک حکومت نے رولز بنائے ہیں۔ ان میں لفظ Court استعمال کیا گیا ہے ۔ جسکا نتیجہ کیا ہے ۔ کہ ریونیو افسر کے فیصلے خواہ کتنے اہم ہوں ۔ خواہ ان میں کتنی قانونی الجھنیں اور پیچیدگیاں ہوں ۔ وہ full Board کے پاس نہیں جاسکتا ہے ۔ مثلاً وراثت کے معاملات جو ہر گھر میں ہوتے ہیں ۔ ہر فرد کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ معاملہ بورڈ کے پاس نہیں جاسکتا ہے ۔ بورڈ کے پاس اس قسم کا معاملہ نہیں جاسکتا ہے۔ نمبر داریوں کا معاملہ full Board کے پاس نہیں جاسکتا۔ اور جہاں انہوں نے یہ لکھا ہے ۔ کہ Order and decrees ۔ تو یہ نقص ہے ۔ انکا منشاء یہ تھا ۔ ریونیو افسر کے فیصلے کے خلاف اور ریونیو کورٹ کے فیصلے کے خلاف دونوں کے فیصلوں کے خلاف full Board میں معاملہ جائیگا ۔ لیکن جو رولز گورنمنٹ نے بناکر دیئے ہیں ۔ وہاں صرف کورٹ کا لفظ ہی استعمال کیا گیا ہے ۔

یہ جناب ایک ضعف ہے ۔ فل بورڈ کے اختیار میں یہ ایک کمزوری پیدا ہوتی ہے ۔ اس کی طرف میں فاضل بھائی کی توجہ دلاؤں گا ۔ اسکے بعد جناب .....

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, there is no quorum.

Mian Abdul Latif : It will never be there. Why do you worry.

Mr. Speaker : Let there be a count. (Count was taken).

The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Quorum bells were rung). The House is in quorum.

میاں عبداللطیف — اسکے علاوہ جناب تیسری چیز وزارت کے لئے قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قانون کے تابع محض معاملات اپیل میں اور بھی مداخلت کی شکل میں معاملہ فل بورڈ کے پاس جائے گا - اگر وہ revision میں فیصلہ پیش کیا گیا ہے تو وہ خواہ کتنا ہی اہم ہو - نیچے سے خواہ تینوں چاروں عدالتیں Concur کر چکی ہوں - ممبر بورڈ آف ریونیو نے disagree کیا ہو - مثلاً جناب تحصیلدار نے فیصلہ کیا - کلکٹر نے فیصلہ کیا - کمشنر نے فیصلہ کیا - ان تینوں نے ایک ہی فیصلہ کیا - اے کے حق میں فیصلہ کردیا - ممبر بورڈ آف ریونیو suddenly جناب بی کے حق میں فیصلہ کردیتا ہے - لیکن وہ نگرانی ہے اسکے بعد فل بورڈ میں کوئی چارہ جوئی نہیں ہوسکتی - اسکے بعد جناب اگر اپیل لے آئیں آپ - کمشنر کے پاس اپیل آجائیگی -

Mr. Speaker: I am very happy, Mian Sahib, that you have put in great labour, but this has got nothing to do with the amending Bill.

میاں عبداللطیف — اسکے بعد اپیل کو لیجئے - اپیل میں نیچے سے دو عدالتیں اے کے حق میں فیصلہ کرتی ہیں - کمشنر بی کے حق میں فیصلہ دیتا ہے - اس کی اپیل کی جاتی ہے بورڈ آف ریونیو کے پاس - وہ کمشنر کے ساتھ agree کر جاتے ہیں - ہے اپیل لیکن نیچے سے دو عدالتوں میں اے کے حق میں فیصلہ ہوا ہے - اس کے باوجود کہ بورڈ آف ریونیو کا ممبر بھی محسوس کرتا ہے کہ اس میں points ہیں - parties بھی جانتی ہیں کہ اس میں legal points ہیں محض legal points ہیں لیکن جناب معاملہ فل بورڈ میں نہیں جاسکتا کیونکہ ممبر بورڈ آف ریونیو نے interfere نہیں کیا - ایسی حالت میں میرا التماس یہ ہے کہ میں وزارت سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ اس قانون میں مکمل غور و خوض کے بعد ایک ہی وقت میں جتنی بھی ترامیم ضروری ہیں وہ کریں -

اور جہاں تک یہ اختیارات review کا تعلق ہے میں ان سے بصد ادب یہ عرض کرونگا کہ یہ سیاسی معاملہ نہیں۔ یہ صوبہ کی ایک ریونیو کی سپریم کورٹ کا معاملہ ہے۔ اس کو اختیارات کم از کم وہ دیں جو ہمارے پرانے نائب تحصیلداروں۔ تحصیلداروں اور افسرمالوں کو حاصل ہیں۔ suomoto کے اختیارات ان کو حاصل ہونے چاہئیں جو کہ انکو ۱۹۰۷ سے پہلے حاصل تھے جب یہ فنانشل کمشنر تھے۔ اور اس کے علاوہ وہ جو چکر بندی کردی گئی ہے کہ نئی کوئی دستاویز ملے نئی کوئی evidence ملے یا کوئی اور کسی قسم کے apparent on the face of it ریکارڈ میں کچھ دستیاب ہو جائے تبھی interfere کر سکتے ہیں یہ اس قسم کی حلقہ بندی نہیں ہونی چاہئے۔ انکے اختیارات restrict نہیں ہونے چاہئیں۔ انکے اختیارات وہی ہونے چاہئیں جو ۱۹۰۷ سے پہلے فنانشل کمشنروں کے تھے یا جو آج بھی دیگر revenue officers کے ہیں۔

ان گذارشات کے ساتھ میں submit کرتا ہوں کہ اس پر public opinion حاصل کرلی جائے۔

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکریٹری)— میں نے اس امنڈنگ بل کا مطالعہ کیا ہے۔ میں جہاں تک سمجھتا ہوں

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کردیا

میاں صاحب نے ایک لمبی چوڑی تقریر کرکے اسکو ایسی چیزوں میں involve کردیا ہے....

Khawaja Muhammad Safdar: Let the Minister answer. If an illiterate person is going to answer this legal question we are not going to hear him.

Mr. Speaker: Khawaja Sahib, you should withdraw these remarks. That is not proper.

Khawaja Muhammad Safdar: I withdraw.

Mr. Speaker: That is upto the Minister that he should reply himself or he should reply through his Parliamentary Secretary.

Khawaja Muhammad Safdar: Then I am not going to hear him.

(At this stage Khawaja Muhammad Safdar walked out of the Chamber)

Mian Abdul Latif : On a point of order. I shall very gladly and respectfully hear from my brother, Mian Muhammad Sharif as a speech. But I would like very much respectfully to ask my brother, the Minister of Revenue, if he wants to make an answer to it, he should make an answer.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Yes, I will. I should be given time to answer.

Mr. Speaker : Yes, if you like.

Minister of Revenue : Thank you, Sir.

میاں محمد شریف — جناب والا میں اس اصل ایکٹ کے متعلق جو دفعہ ۸ (الف) پر انحصار کرتا ہے میں اسکے الفاظ پڑھتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو ترمیم کی گئی ہے اس امنڈنگ بل میں یہ ایک minor سی ترمیم ہے جس سے میرے خیال میں کوئی وجہ جواز پیدا نہیں ہوتی کہ لمبی تصریحات میں جایا جائے یا بحث و تمحیص کی جائے۔ بات اس میں صرف یہ ہے کہ تھوڑے سے اختیارات صرف ریونیو بورڈ کو زیادہ دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ تو جناب والا میں یہ عرض کرونگا کہ جو actual ایکٹ ہے اسکی دفعہ ۸ میں یہ ہے۔

'Actual Act, sub-section (1) of section 8 says:—

"Any person considering himself aggrived by a decree passed or an order made by the Board and who from the discovery of a new and important matter or evidence which after exercise of his due diligence was not within the knowledge or could not be produced by him at the time when the decree was passed or the order was made or on account of some mistake or error apparant on the face of the record....."

تو face of the record کے اوپر یہ amendment ہوئی ہے 'for other sufficient reasons' تو اس کے علاوہ اس ایکٹ میں اور 'or for other sufficient reasons' کے کوئی ترمیم نہیں ہے۔ صرف اس میں الفاظ کی ایزادی کی گئی ہے۔ تو میں حیران ہوں کہ اتنی سی ایزادی کے متعلق کسی کے متعلق یہ remarks دینا کہ وہ سمجھ نہیں سکتا یہ تو حسن خیال ہے خواجہ صاحب کا۔ ورنہ میں تو سمجھتا ہوں کہ ان چند الفاظ کے علاوہ جن میں ریونیو بورڈ کو تھوڑے سے اختیارات دینے کی تجویز کی گئی ہے اور کچھ نہیں ہے۔

میں اس امنڈنگ بل کی اس لحاظ سے بھی حمایت کرتا ہوں کہ اس میں ایک چھوٹی سی کلاز کی ایزادی ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ errors رہ جاتے ہیں۔ ایسا ہوتا ہے کہ at the last stage کوئی mistake ان کے knowledge میں آجاتی ہے۔ ان کو یہ اختیارات ملنے چاہئیں ....

علامہ رحمت اللہ ارشد— پوائنٹ آف انفارمیشن۔ ابھی ابھی ایوان میں رائے منصب علی کھرل کی طرف سے ترمیم کا نوٹس موصول ہوا ہے۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں وزیر مال سے کہ آیا وہ اس ترمیم کو اپنا رہے ہیں یا نہیں ؟

Mr. Speaker: The member may better get this information from the Minister.

Minister of Revenue: It is not disputed.

ابھی تو کوئی ترمیم نہیں آرہی۔ بورڈ آف ریونیو کے متعلق ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد — جی ہاں۔

مسٹر سپیکر — جس وقت وہ کلاز آئے گی اسوقت آپ یہ پوچھ لیں۔

وزیر مال — مسٹر سپیکر۔ جہاں تک اصول کا تعلق ہے میرے دوست نے مجھ سے اتفاق کیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو کو وسیع سے وسیع تر اختیارات دینے چاہئیں۔

Mian Abdul Latif: That is what I say.

وزیر مال — اور جو نکتہ چینی انہوں نے اس ایکٹ پر کی ہے یا ان اختیارات پر کی ہے جن کا تعلق دفعہ ۷ بورڈ آف ریونیو ایکٹ سے ہے اسکے متعلق بھی مختصراً عرض کروں گا۔

موجودہ ترمیم پر بحث تو صرف اتنی ہے کہ دفعہ ۸ میں تھوڑی سی ایزادی کی جائے 'for any other sufficient reason'، اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست اس سے مخالفت نہیں کرتے۔

میاں عبداللطیف – جی ہاں۔

Minister of Revenue: So I am thankful to him.

Mr. Speaker: Rather he wants more.

Minister of Revenue: We have been here for the last about 2 years. Is there any amendment on the part of my friend which has been moved in this behalf?

اگر انہوں نے کوئی ترمیم دی ہے اور اچھی ترمیم دی ہے تو ہم مشکور ہونگے۔ لیکن اب دو سال تک انہیں یہ بات نہیں سوجھی کہ کیا ترمیم ہونی چاہئے۔

لیکن جب ہماری طرف سے ایک اچھی ترمیم آئی۔ تو اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ ترمیم تو اچھی ہے لیکن اس میں یہ نقائص ہیں۔ جناب میں عرض کردوں اور مجھے توقع تھی کہ اگر وہ اپنے فرائض اچھی طرح انجام دیتے تو اس دو سال کے عرصے میں کوئی تو اچھی ترمیم لے آتے۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ انہوں نے ایک اعتراض finality کے متعلق بھی کیا ہے۔ جو بعض اوقات cases میں ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے بجا طور پر فرمایا ہے۔ میں بھی جناب اس Profession میں ان کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ Revenue Officers کے فیصلوں اور Board of Revenue کے فیصلوں میں فرق ہوتا ہے۔

جہانتک Revenue Officers کے فیصلوں کا تعلق ہوتا ہے۔ ان میں civil laibility کوئی نہیں ہوتی۔

انہوں نے inheritence کے متعلق کہا۔ تو جب ایک Revenue Officer ایک mutation یعنی انتقال وراثت کی تصدیق کرتا ہے۔ اور ایک شخص اس سے aggrieved ہو تو اسے اپیل سے لیکر نگرانی تک حق حاصل ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی فریق aggrieved محسوس کرتا ہے تو Civil Court بلکہ ہائی کورٹ تک کا دروازہ اس کیلئے کھلا ہے۔ اور وہاں اس کی remedy محدود نہیں بلکہ لا محدود ہے۔ چنانچہ جہانتک Board of Revenue کے فیصلوں کا تعلق ہے۔ ہم Board of Revenue کو اسی حد تک لانا چاہتے ہیں۔

جناب والا — میرے دوست نے ایک اعتراض اور بھی اٹھایا ہے۔ اور وہ یہ کہ دوسری پارٹی کو اطلاع نہیں ہوتی۔ ان کا زیادہ تر criticism تو revision کے متعلق ہے جو Board of Revenue کی دفعہ ۷ میں ہے۔ تو جو procedure ہم adopt کر رہے ہیں۔ وہ under the Revenue Code ہے۔ اور Punjab Revenue Act کے تحت ہے۔ ان کی اطلاع کیلئے میں section 16 sub section 4 پیش کرتا ہوں جو اس طرح ہے۔

"The Board of Revenue may in any case call for under sub-section (1) and a Commissioner may in any case call for under sub-section (2) or reported under sub-section (3) pass such orders as it or he thinks fit.

Provided that no orders shall be passed under this Section reversing or modifying any proceedings or order of the subordinate Revenue Officer.....

میں Revenue Officer عرض کر رہا تھا۔

...and effecting any question of right between private persons without giving those persons an opportunity to be heard.

تو act by itself میں ہے کہ اگر کسی کے خلاف کوئی فیصلہ دینا ہے تو پہلے اسے خود سنے گا اور اس کے بعد فیصلہ دیگا۔

Mr. Speaker: This is Punjab Land Revenue Act.

Minister of Revenue: Yes, Punjab Land Revenue Act.

Mr. Speaker: But the provision of revision contained in the Board of Revenue Act is in conflict with this provision, I think.

Minister of Revenue: No Sir.

Mian Abdul Latif: I was referring to Section 17 of the Board of Revenue.

میں تو کہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک دفعہ ۱۶ ٹھیک ہے اور دفعہ ۱۵ بھی ٹھیک ہے۔

Mr. Ahmed Mian Soomroo: Section 8 itself mentions this.

Minister of Revenue: Yes.

جناب section 8 میں بھی یہی ہے۔

"8(1) Any person considering himself aggrieved by a decree passed or order made..."

ان کا منشا یہ ہے کہ suo moto یہ اختیارات ان کو حاصل ہوں
ہمارا منشا یہ ہے کہ جو کچھ act by itself میں ہے وہی ہونا چاہئے۔ یعنی
یہ کہ اگر کوئی اور ضروری مواد ان کے نوٹس میں آئے اور ان کو تسلی ہو
کہ review میں interference کرنا چاہئے تو انکو اختیار حاصل ہو۔

"Any person considering himself aggrieved..."

Here the Board will be moved by the person concerned who considers himself aggrieved.

"...by a decree passed or order made by the Board and who, from the discovery of new and important matter..."

اس سے ان کی کوئی dispute نہیں۔

"...or evidence which, after the exercise of due diligence, was not within his knowledge or could not be produced by him at the time when the decree was passed or the order was made, or on account of some mistake or error apparent on the face of the record..."

یہاں ہم یہ کرتے ہیں۔

"or for any other sufficient reason".

"desires to obtain a review of the decree passed or order made against him, may apply to the Board for a review of judgment and the Board may, after giving notice to the parties affected thereby..."

اس section میں ہے جناب۔

That they may give notice to the person affected by that error and also hear him Sir.

"...and after hearing them, pass such decree or order as the circumstances of the case require."

جناب والا ۔ وہ Part 2 تو Limitation کے متعلق ہے ۔ اور میں یہ
عرض کرونگا کہ suo moto اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ اور ہم اس کی
مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ cases تو Board of Revenue کے پاس
رہے ہیں جن میں دو Parties ہوتی ہیں ۔ اور جو Parties اپنے آپ کو
aggrived محسوس کرتی ہے ۔ اگر کوئی ایسی شہادت ہو جو اس کے علم
میں نہ ہو ۔ یا کوئی ایسا document ہو جو کسی آخری مرحلے تک بھی
اس کے نوٹس میں نہ آیا ہو ۔ یا کوئی ایسے واقعات ہوں جو اس کے علم
میں نہ ہوں ۔ اور اس طرح اگر وہ Board of Revenue کہ satisfy

کردے کہ یہ باتیں اس کے علم میں نہ تھیں تو اس حالت میں وہ Review کا اختیار exercise کرسکتا ہے۔

Or any other sufficient reason Sir.

میرے دوست مجھ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر ایک subordinate کو vast اختیارات ہیں۔ اور یہ اختیارات جیسا کہ انہوں نے بجا طور پر فرمایا ہے۔ Revenue side پر Board of Revenue تو Highest Court ہے۔ ہائی کورٹ کے پاس بھی Civil Procedure Code کی دفعہ ۱۱۴ — آرڈر ۴۷ - رول نمبر ۱ کے تحت وہی اختیارات ہیں۔ اسی analogy پر ہم Board of Revenue کو بھی اختیارات دے رہے ہیں۔

Mr. Speaker: These are there the Minister need not read them.

Minister of Revenue: With your permission I will read Order 47 Rule 1.

"Any person considering himself aggrieved by a decree or order from which an appeal is allowed but for which no appeal has been preferred by a decree or order from which no appeal is allowed or by a decision on a reference from a Court of Small Cause..."

اور آخر میں جناب میں متعلقہ Provision عرض کرتا ہوں۔

"...from the discovery of new important matters or evidence which after the exercise of due diligence was not within his knowledge or could not be produced by him at the time when the decree was passed or order was made or on account of some mistake or error apparent on the face of the record or for any other sufficient reason....."

یہی چند ایک جملے ہیں جو ہم اس میں لانا چاہتے ہیں تاکہ جہاں تک ہماری Revenue side کا تعلق ہے اس کو بھی وہی اختیارات حاصل ہوں جو High Court کو حاصل ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ان کی موجودہ ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The question is:

That the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 12th April, 1964.

(The Motion was lost.)

Mr. Speaker: Next Amendment. It is not moved.

The question is:

That the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Clause 2

Mr. Speaker: Now we take up the Bill clause by clause.

Clause 2. There is an amendment by Mian Latif.

Mian Abdul Latif: I beg to move:

That for clause 2 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely:—

"In section 8 of the West Pakistan Board of Revenue Act 1957, for sub-section (1) the following be substituted, namely:—

"(1) The Board of Revenue may, of its own motion or on the application of any party interested, after giving reasonable notice to the parties affected there by and after hearing them, review and on so reviewing, modify, revers or confirm any decree or order passed by itself...".

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That for clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely:—

"In section 8 of the West Pakistan Board of Revenue Act 1957, for sub-section (1) the following be substituted, namely:—

"(1) The Board of Revenue may, of its own motion or on the application of any party interested, after giving reasonable notice to the parties affected there by and after haring them, review and on so reviewing, modify, reverse or confirm any decree or order passed by itself...".

Minister of Revenue: Opposed.

دو ہیں جناب ایک نمبر ۱ اور ایک نمبر ۲۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ - ۱) — مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے اپنے فاضل بھائی کو یہ کہتے ہوئے سن کر کہ ان کو بورڈ آف ریونیو پر اعتماد ہے۔ اور وہ ان کو زیادہ وقعت دیں گے۔ لیکن میرا گلہ ابھی تک وہی ہے کہ اگر انہوں نے بورڈ آف ریونیو کو سپریم کورٹ سمجھا ہوا اور وہ آخری کورٹ ہے اور پورا اعتماد ہے اس کے باوجود وہ اسے محدود کرنے پر مصر ہیں۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ ۱۹۵۷ میں بورڈ آف ریونیو بنا اس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ محسوس کرے کہ کسی فیصلہ میں غلطی ہے یا کوئی پارٹی نوٹس دے تو وہ غلطی درست کرسکتا ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اب اس سے وہ اختیار

کیوں لے رہے ہیں کہ از خود کسی غلطی کو درست کرے جب کہ افسران مال تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے پاس وہ اختیار ہے اس میں کیا logic ہے۔

ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ایسے اختیارات تحصیلداروں یا نائب تحصیلداروں کے پاس نہ رہیں۔ پھر یہ محسوس کرتے ہیں کہ بورڈ آف ریونیو ایک طرح سے سپریم کورٹ ہے جس کے فیصلہ کے خلاف نہ اپیل ہے نہ کوئی نگرانی یا Revision ہوسکتی ہے۔ سی پی سی کا حوالہ دیتےہوئے انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں بھی انہیں وجوہات پر اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن suo moto powers نہیں ہیں مجھے تسلیم ہے جناب کہ Civil Procedure Code میں یہ اختیارات حاصل ہیں وہاں suo moto نہیں ہیں لیکن میرے فاضل بھائی نے خیال فرمایا کہ وہاں کیوں نہیں ہیں۔ ہمارے ڈسٹرکٹ جج اور ہائی کورٹ زمینیں الاٹ نہیں کرتے زمینیں گرانٹ نہیں کرتے محض پارٹیز کے درمیان کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہاں بورڈ آف ریونیو خود ہی ایک فریق ہوگا اور اس طرح آپ اس کے اختیارات میں مداخلت کرتے ہیں۔ اگر آپ نے اس غلطی کو ابھی درست نہ کیا تو پھر یہ غلطی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ مثلاً اگر خدا بخش ولد اللہ بخش کو ۵۰ ایکڑ اراضی دی گئی ہے لیکن غلطی سے خدا بخش کی ولدیت عطا محمد لکھی گئی ہے اور اس کی Revision نہیں کی گئی تو جب وہ آدمی مرجائے گا اور ۹۰ دن بھی گذر جائیں گے تو پھر نہ تو کوئی شخص Revision کی درخواست دے سکے گا نہ ہی بورڈ آف ریونیو کچھہ کرسکے گا۔ اور نہ غلطی کو ٹھیک کرسکے گا۔ اس سے اور الجھنیں پڑ جائیں گی۔ یا فرض کیجئے بورڈ آف ریونیو نے خدا بخش کو ۲۵ کلہ زمین دی اور غلطی سے ۱۲۵ کے ہندسے لکھے گئے۔ اب اس چیز کو درست کرنے کے لئے کونسی پارٹی آئے گی کس کو سر درد ہوا ہے کہ وہ بورڈ آف ریونیو کے پاس آئے اور یہ کہے کہ ۲۵ کی بجائے ۱۲۵ کلہ زمین لکھی گئی ہے اس کی درستی کی جائے۔ اس لئے آپ بورڈ کو اختیار دیں کہ ایسی غلطی وہ خود ٹھیک کردے۔ اگر آپ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ کوئی

interested party پیدا ہو میں پوچھتا ہوں کہ کیوں پیدا ہو کیا کسی کو کھجلی ہوئی ہے یا اسکے کچھرالی نکل آئی ہے کہ وہ روپیہ خرچ کرے نقل حاصل کرے وکیل engage کرے یا کسی پیر محمد خان کو میاں نصیر احمد کے پاس لے کر جائے۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Why not Khawaja Sahib.

Mr. Speaker: That would be proper because he is a practising lawyer while the Minister of Revenue is not.

میاں عبداللطیف — جناب والا۔ میں اسے سیاسی issue نہیں بناتا۔ اس میں میں اتنا ہی interested ہوں جتنا کہ وہ ہیں۔ کیونکہ معاملات مال میں صوبہ کی عدالت عالیہ کا سوال ہے۔ اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس قسم کی الجھنیں رفع ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ خود کیوں محسوس نہیں کرتے کہ ۲۰ ایکڑ کی بجائے اگر ۱۲۰ لکھا جائے تو اس کو درست کرلیا جائے۔ بجائے اس کے اس کے لئے باقاعدہ طور پر کسی پارٹی کی طرف سے درخواست آئے۔ اس لئے میں نہایت ادب ہے التماس کرتا ہوں کہ جیسا کہ ۱۸۸۷ سے طریقہ چلا آتا ہے اور افسران مال اسے استعمال کر رہے ہیں۔ کوئی تکلیف محسوس نہیں کی گئی۔ اور بڑی کامیابی کے ساتھ تمام کام چل رہا ہے۔ پھر بورڈ آف ریونیو کو وہ اختیار کیوں نہ دیا جائے۔ جو ہمارے افسران مال کو اب حاصل رہا ہے۔ اور ۱۹۰۷ سے فنانشل کمشنر کو حاصل ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ میں نے ایسی غلطیوں کو restrict کرنے کی کوشش کی ہے۔ ریونیو بورڈ کے اختیارات ۱۸۸۷ سے آج تک نہایت Smooth اور سادہ طریقہ سے affected رہے ہیں اور دفعہ ۱۰ کے تحت ایڈ منسٹریشن چل رہی ہے۔ نائب تحصیلدار سے لیکر کمشنر تک نہایت کامیابی سے اپنا کام کرتا رہا ہے اس لئے کہ ایسی کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی۔ آپ کو چاہیئے کہ بورڈ آف ریونیو کو ایسا اختیار دیں کہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرسکے آپ Civil Courts سے inspiration لیں اور اپنی Courts کو Self contented بنائیں۔

جہاں تک لیجسلیشن کا تعلق ہے آپ قوانین میں اختیارات پر کوئی حد بندی عائد نہ کریں۔ ۱۸۸۷ سے ۱۹۰۷ تک جب نہایت اچھے طریقے سے کام ہو رہا ہے تو اس کی آج کیوں ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ نائب تحصیلدار پر کوئی پابندی نہیں لیکن بورڈ آف ریونیو پر پابندی لگا رہے ہیں۔ اس پر پورا اعتماد ہونا چاہئے۔ اس لئے نہایت مودبانہ التماس کروں گا کہ آپ ضد نہ کریں بلکہ معاملات کو اپنے prestige کو نہایت دیانتداری کے ساتھ محسوس کریں اس میں صوبہ کے مفاد کو مدنظر رکھیں کیونکہ ایڈمنسٹریشن کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے بھی ابھی ابھی ترمیم کا نوٹس موصول ہوا ہے جو بالکل میری ترمیم ہی کی طرح ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ترمیم کے بغیر آپ اپنے نیک ارادوں کو پورا نہیں کرسکتے۔ اس لئے التماس کروں گا اور درخواست کروں گا کہ آپ اس پر دوبارہ غور کرلیں اور اسے accept کرلیں۔

Minister of Revenue: There is a similar amendment—I think word by word—by Rai Mansab Ali, and if he wants to speak I will reply to both of them. There is no difference in the amendments, not even of commas or semi-colons.

Mr. Speaker: The Minister is opposing both the amendments.

Minister of Revenue: I am opposing both.

Mr. Speaker: Then he may reply before Rai Mansab Ali speaks. That is a similar motion, and if this is rejected automatically that would be rejected, and if it is accepted, that will become redundant.

Minister of Revenue: Sir my friend wants to speak. Uptil now I have not been convinced. He may be able to convince me.

Mian Abdul Latif: A very hard nut.

Mr. Speaker: Both the amendments may be taken up together. Rai Mansab Ali may move his amendment.

Rai Mansab Ali Khan Kharal: Sir I move.

That for clause 2 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely.—

"In section 8 of the West Pakistan Board of Revenue Act 1957, for sub-section (1) the following be substituted, namely:—

"(1) The Board of Revenue may, of its own motion or on the application of any party interested, after giving reasonable notice to the other party, if any, effected thereby and after hearing the said party, review and on so reviewing, modify, reverse of confirm any decree or order passed by itself"

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That for clause 2 of the Bill, as recommended by the standing Committee on Revenue, the following be substituted, names:—

"In section 8 of the West Pakistan Board of Revenue Act 1957, for sub-section (1) the following be substituted, namely:——

(1) The Board of Revenue may of its own motion on the application of any party interested, after giving reasonable notice to the other party, if any, effected thereby, and after hearing the said party, review and on so reviewing modify, reverse or confirm any decree or order passed by itself"

Minister of Revenue: Opposed.

رائے منصب علیخان کھرل (شیخوپورہ - ۳) — جناب والا میرا یہ خیال ہے کہ قانون معاشرہ کیلئے ہے معاشرہ قانون کیلئے نہیں ہے اگر ہم بغیر کسی گہرے سوچ و فکر کے قانون سازی کی تلواریں عوام کے سروں پر لٹکائیں جائیں اور یہ نہ دیکھیں کہ زخم کہاں کہاں لگتے ہیں اور مرہم کہاں نہیں لگایا جاتا تو میرے خیال میں یہ بات مناسب نہیں ہے۔

یہ ترمیم جو پہلے میاں عبداللطیف صاحب نے پیش کی ہے اور میں نے بھی کسی کے کہنے پر یہ امنڈمینٹ پیش کیا ہے۔

Minister of Revenue: May I know the name also ?

رائے منصب علیخان کھرل— میں نے بھی سوچا اور منسٹر صاحب سے consult کیا تو انہوں نے کہا کہ پیش کردو۔

(قہقہہ)۔

میرا یہ مطلب ہے— سوچا تو میں نے ہے۔

وزیر مال — پیش کرنے کے متعلق پوچھا اور کہنا کسی اور کا تھا۔

رائے منصب علیخان کھرل— جناب والا۔ اب اس اعتراض کا جواب میں بڑا اچھا دے سکتا ہوں۔ ہمیشہ کہتے ہیں کوئی اور ہے خانصاحب کے

بارے میں یہ بات صادق آتی ہے۔ اگر کوئی اچھی بات کوئی اور کہدے کہ مان لو تو میں یہ شرم محسوس نہیں کرتا۔ اگر یہ شرمناک بات ہے تو ٹھیک ہے میرے لئے نہیں ہے۔ اگر کوئی اچھی بات دوسرا کرے اور واقعتاً اچھی بات ہے تو اسے تسلیم کرنا انسانیت کی اعلیٰ نشانی ہے میرے خیال میں اسمیں کوئی برائی نہیں ہے۔ بہر حال اس ترمیم کا مقصد ایک بڑا اچھا ہے اور اسمیں دو تین باتیں ایسی ہیں جو خانصاحب نے نظر انداز فرمادی ہیں۔ ایک ریونیو بورڈ کو پاور دینا ہے کہ وہ کسی فیصلے کو اپنے طور پر جب محسوس کرے کہ کسی نہ کسی لحاظ سے غلط ہے تو اسکو وہ Review کرسکے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس شکل میں دونوں پارٹیوں کو طلب کرے اور اسکے بعد کوئی ایسا فیصلہ دے۔ جب انہوں نے کہا کہ ریونیو بورڈ کو ایسی پاور ہیں اور اسکی ضرورت نہیں ہے اگر یہ بات سچ ہے اور ٹھیک ہے اور وہ یہ اصول تسلیم کرتے ہیں تو اسکے بعد ان الفاظ کا یہاں آجانا غیر ضروری نہیں ہے۔ یا کم سے کم نقصان‌دہ نہیں ہے اگر یہ اصول تسلیم کرتے ہیں کہ دونوں پارٹیوں کو نوٹس جائے اور انکی Hearing ہو اسکے بعد کوئی فیصلہ تبدیل ہو تو پھر انہیں اعتراض کیا ہے اور وہ اسکی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔

Mian Abdul Latif : That provision of hearing the parties is already there.

رائے منصب علیخان کھرل — ٹھیک ہے جناب اگر یہ Already ہے بہرحال میں کہتا ہوں کہ انکی مخالفت کی وجہ جواز کیا ہے اگر وہ Already ہے اور اسمیں رکھدیا ہے جب Actual ایکٹ میں یہ الفاظ ہیں تو انکو دوبارہ لانے کی کیا ضرورت ہے۔ دوبارہ لانے کی اسلئے ضرورت ہے کہ میرے خیال میں اگر تمام پارٹیوں کو سنا نہ جائے اور اسکے بغیر فیصلہ ہوجائے تو یہ مناسب نہیں ہے اور اس لحاظ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔

وزیر مال— مسٹر سپیکر— مجھے بیحد مسرت ہے کہ میرے دوست زخموں کیلئے بہت کوشش کر رہے ہیں کہ انکے اندمال کا کام ہوسکے میرے خیال میں اسکے ساتھ ساتھ میرے دوست نے یہ نہیں سوچا کہ جسکے

ہاتھ میں وہ تلوار دے رہے ہیں اسکے سامنے ڈھال بھی رکھی ہو تا کہ تلوار کے وار سے بچ جائے تو میں انکی توجہ کیلئے آپ کے توسط سے عرض کروں کہ ٹھنڈے دل سے جو موجودہ سکشن ہے پڑھ لیں۔ اور جسکو وہ Replace کرنا چاہتے ہیں اس پر بھی سوچیں اور اس ہاؤس کی اطلاع کیلئے میں اسکے چند پراویزن عرض کرتا ہوں۔ میرے دوست چاہتے ہیں کہ سکشن ۸۔ کا سب سکشن (۱) اڑ جائے اور اسکی جگہ انکی مجوزہ ترمیم آجائے۔ اب Review کے متعلق جو محدود اختیارات ریونیو بورڈ کو دیتے ہیں اور جو موجود ہیں وہ میں عرض کرتا ہوں کہ حقوق کے تحفظ کیلئے کتنا زیادہ مواد موجود ہے اختیارات دئے جا رہے ہیں اگر میں اسکو تسلیم کرلوں۔ میں کہتا ہوں جناب ..... Any person

"8 (1) Any person considering himself aggreived by a decree passed or order made by the Board and who (a) from the discovery of new and important matter or evidence.

کیا کیا شرائط ہونگے۔ جو مجوزہ امنڈ منٹ ہے اسمیں کوئی نہیں ہے

after the exercise of due diligence, was not within his knowledge or could not be produced by him at the time when the decree was passed or the order was made....."

انہیں نے انکو مکمل اختیارات دے رکھے ہیں کہ جب بھی وہ چاہیں اور انکی طبیعت ہے Suo motto ہے اور ایسی شہادت ہو جب ایک فریق کے علم میں نہیں تھا اسمیں بعد میں آیا تب یہ اختیارات عمل میں لائے جائیں گے۔ دوسرے کہا ہے۔

"....or (b) on account of some mistake or error apparent on the face of the record or for any other reason....."

وہ یہ بھی اڑانا چاہتے ہیں کہ یہ شرط بھی نہ ہو اگر ہم مجوزہ ترمیم لاناچاہتے ہیں for any کہ وہ دیکھیں کہ معقول Reason ہے sufficient وجہ ہے تب وہ اپنے Review کے اختیارات استعمال کریں گے۔

اب میرے دوست یہ چاہتے ہیں کہ

"The Board of Revenue, may of its own motion....."

کسی کی ضرورت نہیں ہے انکے دماغ میں آگیا کہ ہم Review کرنا چاہتے ہیں انہیں نے فائل منگا لیا فریقین کو نوٹس دے دیا

I want to review my order.

کسی وجہ سے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں ضرورت نہیں ہے۔

"Suo-moto on its own motion or on the application of any party interested, after giving reasonable notice to the other party."

نوٹس کا پراویزن میرے دوست نے کہدیا ہے اور وہ ہے

We should inform the other party.

بس جناب یہاں ختم ہو جاتا ہے۔

He should inform the other party, if any affected, and after hearing any such party he may modify, reverse or confirm any decree or order passed by itself.

جب بھی طبیعت میں آجائے۔ ہم نے Limitations رکھی ہیں کہ اگر وہ تلوار چلے گی تو ایسے طریقہ سے چلیگی جہاں اسکی ضرورت ہو لیکن میرے دوست یہ چاہتے ہیں کہ جب انکی طبیعت میں آجائے چاہے سر پر لگے چاہے پاؤں پر لگے جہاں بھی لگے لیکن ہم اسکو محدود کرانا چاہتے ہیں اور اسکے لئے ڈھال کا کام رکھتے ہیں۔

مسٹر سپیکر— خانصاحب sufficient reasons کے الفاظ استعمال کرنے سے محدود تو نہیں رہیگا۔

وزیر سال— sufficient reasons کیلئے وہ دیکھیں گے۔ یہاں وہ بھی نہیں ہیں۔

لیکن موجودہ امنڈ منٹ میں تو sufficient reasons بھی نہیں ہے۔ اس میں وہ بھی نہیں ہے۔ وہ انکی مرضی پر ہے اسلئے میں جناب لطیف صاحب اور اپنے فاضل دوست رائے منصب علی خان صاحب کی ہر دو ترمیمات کی نہایت ادب سے اگر وہ محسوس نہ کریں مخالفت کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ ہاؤس مجھ سے Agree کریگا۔

Mr. Speaker: The question is:—

That for clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, the following be substituted, namely:—

"In section 8 of the West Pakistan Board of Revenue Act 1957, for sub-section (1) the following be substituted, namely:—

"(1) The Board of Revenue may, of its own motion or on the application of any party interested, after giving reasonable notice to the parties affected thereby and after hearing them, review and on so reviewing, modify, reverse or confirm any decree or order passed by itself".

(The motion was lost)

Mr. Speaker: As the amendment-moved by Rai Mansab Ali Khan is identical, that is also rejected.

The question is—

That clause 2 stands part of the Bill.

(The motion was carried)

Preamble

The question is—

That preamble be the preamble of the Bill.

(The motion was carried)

Short Title

The question is—

That short Title be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Revenue: Sir, I move :

That the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964 be passed.

Mr. Speaker: The motion moved is :—

That the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964 be passed.

Is there any opposition?

میاں عبدالطیف (شیخوپورہ۔ ۱) جناب والا جہاں تک اس بل کا تعلق ہے میں نے گذارش کی تھی کہ میں اسکے اصول سے Basically اور whole Heartedly agree کرتاہوں لیکن میرا گلہ اور grievance بدستور ہے کہ اس ترمیم سے کچھ Improvement ہوتی ہےجس سے ہم متفق ہیں۔

لیکن جو ترامیم ہم نے اس میں پیش کرنے کی ہمت کی ہے۔ اور جسکے متعلق میں نے بار بار التجا کی ہے۔ کہ اس پر غور کرکے اس کو پاس کیا جائے وہ میں اب بھی سمجھتا ہوں۔ کہ اس قانون میں ہونا بہت ضروری ہے۔ میں نے پہلے بھی گذارش کی ہے۔ کہ یہ غیر سیاسی معاملہ ہے۔ دونوں اطراف سے کسی کو بھی اس سے مخالفت نہیں ہے۔ محض انتظامی اقدام

سمجھتے ہوئے اس پر غور کرنا ہے۔ صرف suo motto ہی Chief item ہے میں نے پہلے بھی گذارش کی تھی۔ اور اب پھر اسکا اعادہ کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہائی کورٹ کو suo motto کی پاورز ہونا ضروری نہیں ہیں۔ اور اگر اسکو رکھا جائے۔ تو یہی نہیں کہ یہ غیر ضروری ہوگا۔ بلکہ مضر ہوگا۔ اگر land revenue کی administra میں۔ suo motto کی پرووِیژن رکھی جائے۔ تو ضروری ہے۔ اگر نہ رکھی جائے تو مضر ہے۔ صاف طور پر ایسے مقدمات روزانہ ہمارے مشاہدے میں آتے ہیں۔ کہ ایسے cases پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جن میں state ہی اسکی پارٹی ہوتی ہے۔ اور state کا chief نمائندہ بورڈ آف ریونیو ہے۔ اور ان معاملات میں جن میں کہ پارٹی کوئی individual نہیں ہے۔ اور محض state ہی ایک فریق ہے۔ ایڈمنسٹریشن ممبر بورڈ آف ریونیو ہے ۔ اور اگر وہاں کوئی غلطی ہوجائے۔ تو اسکا علاج اس ایکٹ میں سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہے۔ کہ کوئی فریق پیدا ہو۔ اور وہ مشقت کرے۔ نقل لے۔ درخواست دے۔ اور اسکی پیروی کرے۔ اسکا اور کوئی مداوا نہیں ہے تو جہانتک پراپرٹی گرانٹ میں تکالیف کا تعلق ہے۔ جہانتک کراؤن پراپرٹی کی فروخت کا تعلق ہے۔ جہانتک کراؤن پراپرٹی کی دیگر انتظامیہ کا تعلق ہے۔ جہاں ایک فرد دوسرے فرد سے نہیں الجھتا۔ محض state ہی ایک فرد ہے۔ تو ان معاملات میں میرے فاضل بھائی کے پاس کیا علاج ہے ۔ کیا وہ اس ممبر بورڈ آف ریونیو کو کہینگے۔ کہ تم جاکر ہائی کورٹ میں رٹ کرو۔ یا اپنے کسی کلرک کو کہینگے۔ کہ تم اسکی review کردو۔ اسلئے یہ ایک ناقابل عمل سی صورت، ایک خاص الجھاؤ کی سی صورت اپنے محکمے کیلئے خود پیدا کرتے ہیں۔ میرے فاضل بھائی بار بار کہتے ہیں۔ کہ suo motto ہم ان کو نہیں دینا چاہتے ہیں۔ اور جس لینڈ ریونیو ایکٹ کا حوالہ انہوں نے بڑی خوشی سے پڑھکر دیا۔ اور ہم نے بھی اسے بڑے احترام سے سنا اس میں suo motto پاورز موجود ہیں۔ اور ان ہی حضرات کے پاس سنہ ۱۹۰۰ سے پہلے موجود تھے۔ اور وہ اسے استعمال کرتے رہے ہیں۔ میرے فاضل بھائی کا وکالت کا تجربہ پچاس سال کا ہے کیا وہ مجھے لینڈ ریونیو کی ایک مثال بھی ایسی بتا سکیں گے۔ کہ جسکے تحت اپنے بورڈ آف ریونیو یا فنانشل کمشنر

نے پچھلے ۸۰ سال میں اس suo motto کے اختیار کو غلط طور پر استعمال کیا ہو۔ جسکی وجہ سے انکو کوئی شکایت پیدا ہوگئی ہے۔ اس لئے میں کہتاہوں۔ کہ ایسے cases میرے نوٹس میں ہیں کہ administrators نے فنانشل کمشنروں نے suo motto مداخلت کی۔ لیکن in the interest of اور in the interest of justice کی۔ کیونکہ جناب administra to err is human یہ تو میں نہیں مان سکتا۔ کہ انسان سے غلطی نہیں ہوسکتی ہے۔ اور جب انسان بورڈ آف ریونیو میں بیٹھے۔ تو وہ غلطی بالکل ہی نہیں کرسکتا۔ یہ تو میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ یہ review کے اختیارات دے رہے ہیں ہیں اور ریویو کے اختیارات اس وقت دیئے جاسکتے ہیں۔ جبکہ یہ تسلیم کرلیا جائے۔ کہ انسان سے غلطی ہوسکتی ہے۔ اور جب غلطی بھی ہوسکتی ہے۔ اور اس معاملے میں کوئی دوسرا فریق بھی نہیں ہے۔ تو انکو اختیار کیوں نہ دیا جائے۔ پھر میرے فاضل بھائی یہ تو کہیں۔ کہ انکو اختیارات کیوں نہ دیئے جائیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ آپ نے نائب تحصیلدار سے اختیارات چھین لئے ہیں وہ تو اب بھی موجود ہیں۔ کلکٹر سے، افسر مال سے، اے۔ڈی۔سی۔ سے ، تحصیلدار سے یا کمشنر سے آپ نے یہ اختیارات چھینے ہیں۔ انکے پاس تو موجود ہیں۔ انکے ماتحتوں کے پاس تو اختیارات ہیں۔ جو کہ آج بھی وہ پوری طرح سے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان سے آپ نے suo motto کا اختیارات چھین لیا۔ اور اپنی انتظامیہ کو اصلی تکلیف میں ڈال دیا۔ مجھے امید ہے۔ کہ آٹھ دس ماہ کے اندر اندر وہ خود محسوس کرینگے۔ کہ یہ غلطی ہوگئی ہے۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن بعد از خرابئی بسیار۔ اسلئے میں مودبانہ التماس کرتاہوں۔ کہ وہ اگر آج ہماری بات نہیں مانتے تو کل اپنے ممبر بورڈ آف ریونیو سے مشورہ کرکے پھر ترمیم لے آئے۔

وزیر مال— انکی اطلاع کے لئے یہ عرض کرونگا۔ کہ ہم ایک unified bil لا رہے ہیں۔ اس میں suo motto اختیارات نہیں ہیں۔ وہ بل ہم لا رہے ہیں۔

But they have been removed through out.

Hajl Abdul Majid Jatoi : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker: Let there be a count (count was taken). The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*)

The House is in quorum.

The question is—

That the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964 be passed.

(*The motion was carried*)

West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands Bill 1964.

Minister of Revenue: Sir, I present the report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands Bill 1964.

Mr. Speaker: The Report stands presented.

Minister of Revenue: Sir, I beg to move:

That the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands Bill 1964 as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved is :—

That the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands Bill 1964 as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mian Abdul Latif: Opposed.

POINT OF ORDER

RE: THE PROVINCIAL LEGISLATURE BEING INCOMPETENT TO LEGISLATE ON THE SUBJECT OF THE BILL.

نوابزادہ افتخار احمد خان (جھنگ-۱)— پوائنٹ آف آرڈر -

صدر گرامی- میں آپکی توجہ آرٹیکل نمبر ۱۳۱ کی طرف دلاتا ہوں-

Article 131 of the Constitution says:—

"The Central Legislature shall have exclusive power to make laws (including laws having extra-territorial operation) for the whole or any part of Pakistan with respect to any matter enumerated in the Third Schedule."

اب جناب والا۔ تھرڈ شیڈول ملاحظہ فرمائیں۔

Item 42 of the Third Schedule is "Relief and rehabilitation of refugees: evacuee property."

اب نمبر ۱۳۴ پڑھ لیجئے۔

Article 134 is as follows:

"When a Provincial Law is inconsistent with a Central Law, the latter shall prevail; and the former shall, to the extent of the inconsistency, be invalid."

صدر گرامی۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ موجودہ قانون evacuee property اور settlement of refugees کے مسئلے کو effect کرتا ہے اور چونکہ refugees اور evacuee property central subjects ہیں، اس لئے اس legislature کو اس موضوع پر legislate کرنے کا اور قانون سازی کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ اور اگر ہم نے غلطی سے ایسا قانون بنالیا تو آرٹیکل ۱۳۴ کے ماتحت invalid ہوگا۔ اس لئے invalid قانون بنانے کا ہمیں فائدہ نہیں ہے۔

اب میں نے آپ کی خدمت میں یہ ثابت کرنا ہے کہ آیا مجوزہ قانون Evacuee property یا Refugees کی settlement کو effect کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ صدر گرامی۔ موجوہ قانون کے ماتحت میں صرف پنجاب کے متعلق عرض کروں گا کہ اس وقت ۱۹۳۸ کا قانون mortgage کے متعلق ہمارے ہاں inforce ہے۔ اس قانون کے تحت ۸ جون ۱۹۰۱ سے پہلے کی جتنی mortgages تھیں ان کے متعلق mortgager کو اختیار دیا گیا تھا کہ without compensation ان کو redeem کرالے۔ اسلئے صدر گرامی کئی مثالیں ایسی ہیں کہ جہاں non-Muslims کی ۱۹۰۱ سے پہلے mortgage ہونے کے باوجود وہ ان کی property رہی۔ مثلاً کئی مقام پر ایسا ہوا کہ mortgagee نے خود اپنے اس right کا ۱۹۳۸ کے قانون کے ماتحت استعمال نہ کیا۔ یا اگر استعمال کیا تو اس میں لے دے کر اپنی درخواست کو واپس لے لیا تو ipso factot وہ cases ختم ہوگئے یا right of mortgager extinct ہوگیا۔

دوسرے صدر گرامی۔ ۱۹۰۱ کے بعد کی بہت سی اراضیات۔ اب آپ دیکھیں Limitations Act کو۔ Mortgager کا Right ساٹھ سال کے بعد Extinct

ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کی توجہ Limitations Act کی طرف دلاتا ہوں۔ اس کے First Schedule میں ۱۴۷ پر پہلے کالم میں :-

147.—By a mortgagee for foreclosure or sale. ... ... Sixty years.

148.—Against a mortgagee to redeem or to recover possession of immovable property mortgaged ... ... Sixty years.

اب صدر گرامی۔ ہم ۱۹۶۴ کے سال میں چل رہے ہیں۔ ۱۹۰۱ سے ۱۹۶۰ تک تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ mortgager کا extinct, right نہیں ہوا تھا لیکن ۸ جون ۱۹۶۰ سے آج تک بہت سی ایسی property ہے جو non-Muslims کے قبضہ میں تھی اس کے mortgagee Non-Muslims تھے۔ ان پر mortgager کا extinct right ہوچکا ہے۔ تو اسلئے صدر گرامی اب وہ property جس پر non-Muslims mortgagees بحیثیت مالک بن چکے تھے، اس پر mortgager کا right ختم ہوچکا ہے۔ وہ بے شمار مہاجرین کو الاٹ ہوچکی ہے۔ یہ قانون اس کو بھی effect کرے گا۔ اب صدر گرامی۔ آیا یہ قانون ان کو effect کرے یا نہیں کرے گا۔ یہاں آپ اس proposed law کی دیکھئے کلاز ۱۲۔

"If the Collector finds that the application is in respect of mortgaged land the possession whereof has remained with the mortgagee for a period of not less than twenty years, or is in respect of mortgaged land the term of the mortgage whereof has expired, he shall notwithstanding anything contained in any other enactment for the time being in force or any contract or decree or order of any court—"

اب صدر گرامی۔ یہ ان rights کو revive کر رہا ہے جو جون ۱۹۶۰ میں ختم ہو چکے ہیں۔ اور ایسی زمینوں کی اور ایسی mortgages کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اس وقت بے شمار non-muslims کے rights اور اراضیات جن کے وہ مالک ہو چکے ہیں۔ یہ اب ان کو revive کر رہا ہے، ان rights کو mortgager کے۔ یہاں صرف آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ اس قانون کے ماتحت اگر کوئی زمین بیس سال سے mortgage ہے تو mortgager کا حق ہے کہ وہ اس کو لے لے خواہ اس کے متعلق قبل ازیں فیصلہ بھی ہو چکا ہو۔ آج mortgager کو صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ بیس سال سے اس کی زمین mortgage پڑی ہوئی ہے اور اب وہ اس کو redeem کرانا چاہتا ہے۔ اس لئے صدر گرامی۔ یہ قانون اچھا

ہے یا برا ہے، اس سے اس وقت مجھے بحث نہیں ہے۔ میں نے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس کی provisions refugees کی Settlement اور rehabilitation پر اثر انداز ہوتی ہیں یا نہیں۔ اس لئے اس Invalid قانون کو ہمیں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں جس قانون میں کوئی value نہ ہو۔ اور یہ Lagislature اس بات کا مجاز نہیں ہے کہ Evacuee property یا Relief یا Resettlement کے متعلق کوئی قانون بنا سکے۔

Mr. Speaker: The point of order raised by Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan is that the Provincial Legislature is not competent to legislate on this subject as evacuee property would also be included in the provisions of this Bill.

As I have already pointed out in my previous ruling that Article 133 says that the responsibility of deciding whether the Legislature has power under this Constitution to make law, is of the Legislature itself, and it is for the Legislature to say whether it is competent to make the law on a particular subject or not. This matter cannot be raised as a point of order and it is not for the Chair to rule that the Legislature is competent to make a particular law on a particular subject or not. I am fortified in my view by the ruling which is reported at No. 395 in the Decisions of the Chair wherein it has been mentioned that the competence of the Legislature to entertain legislation on a subject in the Federal list is not for the Chair to decide. It is not for me to decide as a point of order that whether the Legislature is competent to legislate on it or not. It is for the Legislature to decide. When the Legislature will approve the Bill then it will be presumed that this objection has been ruled out by the Legislature and if it is disapproved or not passed by the Legislature then it will be presumed that the point which has been raised by Mr. Iftikhar Ahmed Khan has been upheld by the Legislature, and, therefore, as this matter cannot be raised by a point of order the point of order is ruled out of order.

BILLS—(Contd.)

THE WEST PAKISTAN REDEMPTION AND RESTITUTION OF MORTGAGED LANDS BILL 1964

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میں West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands Bill کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

صاحب صدر۔ اس بل.....

Mr. Speaker: Does the Minister want to make a speech?

Minister of Revenue: Yes Sir.

صاحب صدر۔ موجودہ وقت میں اس قسم کا جو ایکٹ جاری ہے وہ صرف سابق صوبہ سرحد اور سابق پنجاب اور سابق بہاولپور ان units میں ہے۔ سابق سندھ۔ بلوچستان یا خیرپور میں اس قسم کا کوئی قانون رائج الوقت نہیں ہے۔ uniformity کی خاطر تا کہ ہر جگہ ایک ہی قسم کا قانون ہو، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ موجودہ بل اس ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اس میں جو سہولتیں ہم نے mortgager کے لئے رکھی ہیں کہ کن حالات میں وہ جو راہن ہے، وہ اپنی زمین کو کلکٹر کو درخواست ایک روپیہ کے ٹکٹ پر دے کر اس کو فک کرا سکتا ہے۔ اس provision کے متعلق میں پھر موزوں وقت پر کچھ اور کہوں گا جب کہ معزز ممبران کی طرف سے کچھ اس کے حق میں کہا گیا یا خلاف کہنا چاہیں تو اس وقت عرض کروں گا۔ لیکن موجودہ وقت میں main مقصد یہ تھا کہ ایک ہی قانون ہو سارے مغربی پاکستان کے صوبہ کے لئے ماسوائے Tribal Areas کے۔

دوسرے یہ ہے کہ ہم نے جو رو رعایت، جو مراعات راہن کو سابق پنجاب کے ۱۹۳۸ کے ایکٹ میں۔ سابق سرحد کے ۱۹۵۰ کے ایکٹ میں یا سابق بلوچستان کے ۱۹۳۸ کے ایکٹ میں حاصل تھیں، ان کو ہم مزید مراعات mortgagers کو دے رہے ہیں تا کہ ان کو آسانی ہو کہ وہ اپنی زمین کو redeem کرا سکیں۔ اور restitution کے لئے وہ کلکٹر کو درخواست دے سکیں۔

تو میں موجودہ وقت میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ جب معزز ممبران کی جانب سے اس کے حق میں کچھ سنوں یا اس کے خلاف کچھ سنوں تو پھر اس کا جواب دوں گا۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے ہم یہ بل اس ایوان کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker : There is notice of a motion from Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Speaker : Mian Abdul Latif to move his amendment.

Mian Abdul Latif: Sir I beg to move:

That the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th Aprill, 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:

That the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April, 1964.

Minister of Revenue: Opposed.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ-۱) — جناب عالی - محترم وزیر ہر اچھی بات کو oppose کریں گے -

جناب عالی - مجوزہ بل کے دو بڑے حصے ہیں- ایک تو زمین کے رہن کے انفکاک کے متعلق ہے اور دوسرا زمین کی واپسی کے متعلق ہے- مجھے دونوں حصوں کے متعلق اعتراضات ہیں- پیشتر اس کے کہ میں ان دونوں حصوں پر بحث کروں- میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک Socio-Economic problem ہے- اور صرف political problem نہیں- یہ provision سارے مغربی پاکستان کے قارضوں- مقروضوں - راہنوں اور مرتہنان کے درمیان رشتے کی regulation اور rights کی extinction کے متعلق ہے- ہماری پارٹی شدت سے محسوس کرتی ہے کہ ہمارا آپس کا لین دین- اور باہمی برتاوا ان معاملات میں بھی شریعت کے مطابق ہونا چاہیئے- ہم اپنے آپ کو God given laws کے مطابق conduct کریں- اور جہاں تک ممکن ہو سکے سود کا سلسلہ یکسر بند کردیں- لیکن جب تک ہم اسے کامیابی کے ساتھ کر نہیں پاتے- اس وقت تک ہماری یعنی حزب اختلاف کی پالیسی یہی ہے اور یہی رہے گی کہ Parties کے درمیان مکمل طور پر fair play ہو اور ان کے ساتھ مکمل طور پر justice کیا جائے- نہ قارض کو مقروض پر کوئی برتری حاصل ہو جس کی وجہ سے وہ کوئی ناجائز فائدہ اٹھا سکے- اور نہ ہی مقروض کو قارض پر کوئی برتری ہو- تاکہ یہ برتری کسی کی تباہی کا باعث نہ ہو- بلکہ سوسائٹی میں مناسب توازن قائم رکھنے کے لئے fair play اور justice کو بنیاد بنایا جائے- یہی ہماری پالیسی ہے-

جناب والا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ حکومت نے پچھلے قوانین کو اکٹھا کر کے اور ان میں تھوڑی بہت ترامیم کر کے موجودہ بل کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ لیکن جو اصول میں نے پیش کئے ہیں۔ ان کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ نیز موجودہ وقت کی ضروریات اور تقاضوں کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اس لئے موجودہ شکل میں یہ قانون اس قابل نہیں کہ اسے consider کیا جائے۔ بلکہ اس کے متعلق فوری طور پر پبلک کی رائے معلوم کی جائے۔

جناب عالی۔ جہاں تک اس کے پہلے حصے یعنی Redemption کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق مجوزہ قانون یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی پچاس ایکڑ یا اس سے کم اراضی کسی دوسرے شخص کے پاس گروی ہو تو وہ اس کے انفکاک کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔ یا اگر کسی شخص کی اراضی پانچ ہزار یا پانچ ہزار روپے سے کم کے لئے کسی کے پاس رہن ہو۔ تو وہ اس کے انفکاک کی درخواست کر سکتا ہے۔ اور کلکٹر اس کی سماعت کے بعد summary فیصلہ کرے گا۔ اور وہ فیصلہ قطعی ہوگا۔ اس کے خلاف کوئی review نہ ہوگا۔ اس کے خلاف نہ کوئی اپیل ہے اور نہ ہی کوئی اور کارروائی۔ اس کا محض ایک علاج ہے اور وہ یہ کہ متعلقہ فریق Civil Court میں جا سکتا ہے۔

تو جناب یہ in a nut shell اس قانون کا پہلا حصہ ہے۔

جہاں تک انفکاک رہن کا تعلق ہے۔ میں نے یہ گذارش کرنا ہے کہ basically جو چیز حکومت کے دل میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ راہن کو یہ سہولت دی جائے کہ وہ Civil Court میں نہ جائے۔ بلکہ عدالت مال میں جا کر summary طریق پر درخواست دے کر روپیہ پیش کر دے۔ اور کہے کہ جناب میری زمین چار ہزار روپے کے عوض رہن ہے۔ یہ روپیہ مرتہن کو دلایا جائے اور میری زمین فک کروائی جائے۔ دراصل یہ اسے سہولت دینے کا ایک پروگرام ہے۔ لیکن اس میں دو بہت زیادہ کڑی اور شدید قسم کی حدبندیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ یعنی یہ کہ اگر کسی کی ۵۰ ایکڑ زمین گروی ہو تو وہ اس قانون سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ نیز اگر زر رہن کی رقم ساڑھے پانچ ہزار روپے ہو یا اس سے زیادہ

ہو تو وہ بھی اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا ۔ یہ حدبندیاں اسی ہاؤس نے ۱۹۱۳ع میں عائد کی تھیں۔ لیکن میں یہ عرض کردوں کہ اب حالات بدل چکے ہیں ۔

Redemption کا قانون شروع سے ہی ۱۹۱۳ع کا ہے ۔ Restitution پنجاب میں ۱۹۳۸ع میں ہوئی اور صوبہ سرحد میں ۱۹۵۰ میں ہوئی ۔ اب جناب یہ معزز ایوان تقریباً ۵۰ سال کے بعد اس معاملے پر دوبارہ غور کر رہا ہے ۔ تو میں یہ التجا کرتا ہوں کہ یہ حکومت جو زمیندار یعنی راہن کو سہولت دینے کیلئے یہ provision کر رہی ہے ۔ تو کوئی وجہ ہے کہ ہم یہ حد بندی لگائیں کہ اگر کسی کی ۵۰ ایکڑ زمین ہے تو اسے یہ رعایت ملے گی اور اگر زیادہ ہے تو نہیں ۔ یا اگر رقم محض پانچ ہزار یا تین ہزار روپے ہو پھر تو اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ اور وہ درخواست دے کر فک کروا سکتا ہے ۔ ورنہ نہیں ۔ یہ ایسی چیز ہے جس کا تعلق دیہات سے ہے ۔ اور خاص طور پر مقروض اور راہن سے ہے ۔ جو پہلے اپنا کام اپنے پاس سے نہ چلا سکا ۔ کیونکہ اسے کسی وجہ سے روپیہ حاصل نہ ہوا ۔ تو اس نے اپنی تکلیف ختم کرنے کیلئے یا اپنے آپ کو کسی شدید مشکل میں پھنسا ہوا دیکھ کر اس مشکل سے چھٹکارا پانے کی غرض سے اس چیز کو جس سے وہ اپنا پیٹ پالتا ہے اس کو کسی کے پاس رہن کرکے روپیہ حاصل کیا ہے ۔ اب پھر اس نے کسی طرح روپیہ حاصل کیا ہے ۔ اور وہ اپنی زمین فک کرانا چاہتا ہے ۔ تو اس غریب کی امداد کیلئے میں ہر مقروض کو غریب سمجھتا ہوں ۔ جو اس قدر غریب ہے کہ اس نے اپنی زمین تک گروی کر ڈالی ہے ۔ تو اب یہ ۵ ایکڑ زمین ہے تو کیا ۔ ۶ ایکڑ ہے تو کیا ۔ اور ۸ یا ۱۰ ایکڑ ہے تو کیا ۔ یہ رعایت ان کو بھی حاصل ہونی چاہئے ۔

دوسرے جناب عالی یہ پانچ ہزار روپے والی پابندی بھی مناسب نہیں اگر ایک مقروض نے دس ہزار روپیہ قرض لیا ہوا ہے ۔ تو اس قانون کی رو سے اس کیلئے قطعاً کوئی رعایت نہیں ان دونوں صورتوں میں اگر

۵۰ ایکڑ سے زیادہ یا رقم پانچ ہزار روپے سے زائد یعنی ۵۱ سو روپے ہوگی تو پھر کیا سلسلہ ہے۔ پھر آپ کا قانون کہتا ہے کہ تم ہو تو مقروض۔ تم ہو تو غریب تم Civil میں جاؤ۔

سسٹر سپیکر — لیکن میاں صاحب اس وقت میرے خیال میں Intention of the Legislature یہ تھی کہ بڑی جائداد کے یا Complicated nature کے جو مقدمات ہوں وہ summarily deal نہ کئے جائیں بلکہ They should go into Civil Courts.

میاں عبداللطیف — I know it sir اگر کلکٹر کسی جگہ یہ محسوس کرے کہ اس نے۔۔۔۔

Minister of Revenue: May I know Sir whether he wants to raise the limit to 500 acres.

Mian Abdul Latif: I am in favour of removing this restriction.

Mr. Speaker: Unlimited.

Minister of Revenue: On principle I do not agree.

میاں عبداللطیف — تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مقروض کی رقم خواہ پانچ ہزار ہو یا ساٹھ ہزار ہو۔ مقروض کی زمین خواہ ۵۰ ایکڑ ہو یا ساٹھ ایکڑ ہو۔ وہ ہر حالت میں مقروض ہے۔ اس کو اپنی آخری stage میں کرنا ہی کیا ہے جس کیلئے آپ اسے عدالت دیوانی میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ آپ کے پاس ریکارڈ موجود ہے جمعبندی موجود ہے انتقالات موجود ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ رقم کتنی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ رقبہ کتنا ہے۔ اس نے تو محض درخواست دینا ہے۔ کہ انفکاک ہو کیا آپ اس لئے کہتے ہیں کہ تم سے ہم نے کچھ لینا ہے۔ تم سے ہم نے کچھ چھیننا ہے۔

اب جناب Civil Court میں اسے جو تکلیف ہوگی۔ وہ بھی میں عرض کرتا ہوں۔

اول یہ کہ یہ بل جو اس وقت ہمارے سامنے زیر بحث ہے۔ اس کے ماتحت آپ دس فیصد حصہ Court Fee کی شکل میں لینگے۔ وہ بھی وکیل ہیں اور آپ بھی وکیل ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کم از کم ۱۰ فیصدی آپ اور ادا کرینگے۔ اور پھر وکیل کے بغیر دعوے دائر نہیں ہوسکتا۔ اور گواہوں اور شہادتوں کے لئے دو سال کا عرصہ درکارہے اس پر ۲۰ فیصد روپیہ خرچ ہوگا۔ یعنی دس ہزار کی رقم پر ابتدائی عدالتوں میں اڑھائی ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور دو سال لگیں گے۔ اس کے بعد فیصلہ ہوگا تو پھر وہ معاملہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس جائیگا اور اس کا دس فیصد کاٹ لیا جائے گا ۱۰ فیصد وکیل کا خرچ اور ایک سال کا وقت۔ گویا اس مرحلہ تک اس بیچارے کے ۵۰ فیصد اخراجات ہوں گے اور تین سال کا عرصہ لگ جائے گا اس کے بعد ہائی کورٹ میں جب Case جائے گا تو مزید ۲۰ فیصد خرچ اور کم از کم تین سال کا عرصہ لگے گا۔ ہائی کورٹ سے تین سال سے پہلے کوئی ایسا Case نہیں نکل سکتا۔ ان حالات میں اگر ۶ سال کا عرصہ لگے گا اور ۷۰ فیصد گرہ سے دینے پڑیں تو اس سے آپ دیکھ لیں کہ درخواست کو Admit نہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ آخر یہ ہے کس کے لئے۔ یہ راہن کے لئے۔ غریب کے لئے ہے۔

اس لئے میں گذارش کروں گا کہ آپ اس کے Scope کو بڑھائیں۔ اگر ۶۰ ایکڑ زمین کے مالک کی بھی امداد نہیں کرتے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے کونسا مفید کام کیا ہے۔

وزیر مال — آپ کتنی Limit بڑھانا چاہتے ہیں۔

Khawaja Muhammad Safdar: No restriction.

میاں عبداللطیف — میں نے یہ ترمیم کی ہے جس میں میں نے دونوں حدبندیوں کو Remove کیا ہے۔

مسٹر سپیکر — یعنی دونوں Limits کو unlimited کیاجائے۔

میاں عبداللطیف — جس کی زمین رہن ہو۔ اس کی mortgage کو دوبارہ limit کریں۔ مجھے ہر زمیندار کے ساتھ ہمدردی ہے جو

مقروض ہے اور آپ کی ہمدردی کا مستحق ہے۔ جو اس ہاؤس کی ہمدردی کا مستحق ہے ۔ یہ دونوں حد بندیاں اس قابل ہیں کہ ان کو remove کر دیا جائے ۔

میرے فاضل بھائی نے دفعہ ۱۲ کو بڑے غور سے پڑھا ہوگا۔ اس میں لکھا ہے کہ کلکٹر کا فیصلہ پارٹیز کے درمیان قطعی ہوگا۔ اس کے خلاف کوئی نظر ثانی نہیں ہو سکتی ۔ نہ اس کی اپیل کلکٹر سن سکتا ہے اور نہ کوئی ڈائرکٹر اپیل سن سکتا ہے ۔ نہ اس کی اپیل کمشنر سن سکتا ہے نہ اس کی نگرانی بورڈ آف ریونیو کے پاس ہو سکتی ہے ۔ تو اس بیچارے مقروض و مقہور کے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہوگا ۔ آپ دوسرے تمام معاملات میں حق اپیل دیتے ہیں ۔ حق نظر ثانی دیتے ہیں اور حق نگرانی دیتے ہیں محض فق الرھن کا ایک معاملہ ہے جس کے لئے آپ یہ حق اس کو دینا پسند نہیں کرتے ۔ یہ غلطی ہے صریحاً، نقصان ہے ۔ اس غرض و غایت کے منافی ہے جو آپ کے ذھن میں مقروض کے لئے موجود ہے ۔

Mr. Speaker: That minimizes litigation.

Minister of Revenue: The provision of appeal and second appeal is there.

وزیر مال — میں ان کو وہ provision سنا دیتا ہوں جو اپیل کے متعلق اور سیکنڈ اپیل کے متعلق ہے ۔

میاں عبداللطیف — وہ Restitution کے متعلق ہے لیکن میں تو Redemption کی بات کر رہا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر — من چہ می سرائیم و تنبورہ من چہ می سرائید۔

وزیر مال — تنبورہ شما چہ می سرائید ۔

Mr Speaker: He is talking about redemption.

میاں عبداللطیف — اگر Litigation ختم ہوجائے تو چشم ما روشن دل ما شاد ۔ لیکن پھر اس کا دروازہ بڑا وسیع ہوجاتا ہے ۔

اور مصیبت کا دروازہ بہت deep ہوجاتا ہے۔ اور زیادہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس سائیڈ میں بھی اپیل کی ضرورت ہے مثلاً ایک عدالت فیصلہ کرتی ہے کہ رقم قرضہ کی ایک ہزار ہے۔ میجسٹریٹ اسے صفر لگاتے ہوئے دس ہزار کردیتا ہے افسر مال سے غلطی ہوگئی۔ اب آپ بتائیں کہ اس کا کیا علاج ہے کیا یہ deserving case نہیں۔ کہ کاغذات میں تو ایک ہزار تھا۔ لیکن ڈگری دس ہزار کی مل گئی۔ اس کا علاج اس دنیا میں کوئی نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اس کی نقل لے کر مارا مارا پھرے۔ عدالت دیوانی میں جائے۔ کہ حضور میری جان چھڑاؤ۔ ایسے cases ہوجاتے ہیں جہاں انسانی غلطیاں ہوجاتی ہیں۔ یا عدالت حکم دیتی ہے کہ فلاں فریق نہیں بنایا گیا۔ وہ مرگیا ہے۔ اس کو فریق بناؤ۔ اس میں دیر ہوگئی۔ دعویٰ dismiss. — No appeal کتنی ہی غلط judgement ہوجائے۔ کتنا ہی ضابطہ غلط استعمال ہوجائے افسر مال کا فیصلہ اس میں قطعی ہوگا۔ آخر جب دوسری صورتوں میں لینڈ ریونیو ایکٹ اور Mortgage Tenancy Act میں ایک نہیں دو دو اپیل کرتے ہیں نظرثانی کی Provision رکھتے ہیں Revision بھی allow کرتے ہیں۔ پہلے کمشنر کے پاس Revision پھر ممبر بورڈ آف ریونیو کے پاس Revision ۔ آخر فق الرھن بھی تو ایسی چیز ہے۔ جہاں آپ کی ہمدردی کی ضرورت ہے اگر اس وقت provide نہیں کیا گیا تھا تو کم از کم اب تو سوچیں۔ اس کے بعد دوسرا provision ہے۔ Restitution of Mortgage Land Act

اس پر تبصرہ کرنے سے پہلے میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی تھوڑی سی ہسٹری بیان کردوں۔ ۱۹۳۹ء سے پہلے جب ہم دوسری جنگ میں مبتلا ہوئے۔ اس قدر زیادہ depression تھا کہ جس کو آپ imagine نہیں کرسکتے۔ زمیندار کی پیداوار کی قیمت اتنی گرگئی تھی کہ اگر ایک کلہ کپاس کے ۵۰ روپیہ حاصل کرسکتا تو سمجھا جاتا تھا کہ وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ اپنی پیداوار لوگ منڈیوں میں لے جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات گڈے کا کرایہ نہ دینے کی وجہ سے

بھاگ جایا کرتے ۔ ان دنوں یہ پوزیشن تھی کہ زمیندار کو Relief دینے کے لئے یہ provision کی جائے کہ وہ بغیر روپیہ ادا کئے ہوئے اپنی زمین کو خاص مخصوص حالات میں چھڑا سکے ۔ سب سے پہلے سر سکندر حیات مرحوم کی وزارت میں اس ہاؤس نے اس پر غور کیا اور یہ حکم دیا کہ ۱۹۰۱ع سے پہلے جو رہن اراضیات ہیں ان میں مرتہن اپنے زر رہن کا دگنا روپیہ وصول کرچکا ہے وہ زمین بلا ادائے زر رہن فق تصور ہوگی یعنی اس وقت کے قانون کے تحت زر رہن کی عمر کم از کم سوا سینتیس سال تھی اور رقم کے حصول میں کم ازکم دوگنا کی شرط تھی ۔ اس توازن کے ساتھ اس ہاؤس نے ایک قانون پاس کیا تھا ۔ اس کے بعد فرنٹیئر میں ۱۹۵۰ع میں اس قانون کی تقلید کی گئی ۔ اس میں بھی یہ حد بندی رکھی گئی کہ کم از کم ۳۰ سال اور ۱۰ ماہ یعنی جس رہن کی عمر کم از کم ۳۱ سال ہو اس کو واگذاری کا حق دیا گیا تھا لیکن موجودہ قانون میں اس میعاد کو گھٹا کر ۲۰ سال کردیا گیا ہے ۔

میں نے پہلے بھی گذارش کی ہے کہ اپنی طرف سے ہم سودی لین دین کے سخت مخالف ہیں جتنی جلدی ہوسکے شرعی نظام کو اس ملک میں رائج ہونا چاہئے لیکن جب تک ہم وہ کر نہیں پاتے اس وقت تک ہم کو اپنے ہاتھ سے fair play نہیں چھوڑنا چاہئے ۔ سوال یہ ہے کہ یہ کام جو آج آپ کر رہے ہیں اس کا نتیجہ social طور پر اور economic طور پر کیا ہوگا ۔ اور مقروض کو کیا فائدہ ہوگا ۔ فاضل بھائی نے اپنے دور اقتدار میں نہ معلوم زمینداروں کے لئے کتنے بنک کھلوائے ہوں گے لیکن مجھے اتنا پتہ ہے کہ زمیندار کا روپیہ اپنی ضرورت کے لئے آسانی سے کہیں سے دستیاب نہیں ہوتا ۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ پٹھان لوگ آتے ہیں ۔ وہ Unregistered Money Lenders ہیں ان سے لوگ ۱۲۰/- روپیہ سالانہ سود پر روپیہ حاصل کرتے ہیں ۔ زمیندار سو روپیہ لیتے ہیں اور ۱۲۰/- روپیہ محض سود کا دیتے ہیں ۔ اگر ان لوگوں کو کسی اور ذریعہ سے روپیہ حاصل کرنے کی کوئی

Possibility ہو تو ۱۰۰ روپیہ لے کر -/۱۲۰ روپیہ صرف سود ادا کرنے پر کوئی انسان تیار نہیں ہوگا ۔

جسکے کاندھوں پر ایک چھوٹا سا بھی سر ہے وہ بھی تیار نہیں ہے ۔ لیکن چونکہ کریڈٹ کے حصول کی Facility بالکل exist نہیں کرتی اور جہاں exist کرتی ہے وہاں مجھے معلوم ہے کہ ان لوگوں کو پہلے ملتا ہے جنکے نام کے ساتھ نواب لکھا ہوتا ہے ۔ میرے علم میں ہے کہ انکو لاکھوں روپیہ ملتا ہے اور وہ روپیہ زمین پر خرچ نہیں ہوتا وہ کراچی پہونچتا ہے وہ کاٹن کی تجارت پر صرف ہوتا ہے لیکن اگر کوئی زمیندار کہے کہ مجھے کنویں لگانے کیلئے گورنمنٹ سے ڈیڑھ سو روپیہ ملجائے تو مجھے معلوم ہے کہ پٹواری سے لیکر ڈپٹی کمشنر تک وہ فائل پہونچتے پہونچتے کتنا روپیہ صرف ہوجاتا ہے اور کتنی پیشیاں پڑتی ہیں گویا سرکاری ذرائع سے زمیندار کو ایک پائی کا کریڈٹ حاصل نہیں ہوتا وہ مجبوراً جناب کسی دیہاتی سے روپیہ لیتا ہے ۔ کوئی جہلم کیمبل پور یا میانوالی کا جو فوج میں بھرتی ہوجاتا ہے اپنا خون پسینہ کرکے روپیہ اتنا اکٹھا کرتا ہے اور واپسی پر زمین لے لیتا ہے اس قسم کے آدمی ہیں جو دیہات میں جناب قرضہ دے دیا کرتے ہیں وہاں کوئی کوہ نور والا روپیہ Invest نہیں کرتا وہاں داؤد والا روپیہ Invest نہیں کرتا وہاں دیہاتی آدمی ہیں جو روپیہ دیتے ہیں کوئی ۴ ۔ کلے کا کوئی ۱۰ کلے کا اگر آپ نے ایک قانون پاس کردیا کہ ہر رہن کی میعاد ۲۰ ۔ سال ہے اور روپئے کی قسطیں کردیں تو ایک مرتبہ روپیہ ضایع کرنے کے بعد اسے پشتوں کیلئے سبق حاصل ہوجاتا ہے کہ وہ آئندہ مغربی پاکستان کے کسی زمیندار کو قرضہ ادھارا نہیں دیگا اسکے بعد یہ فیصلہ سرکار نے کردیا کہ کوئی روپیہ نہ دے اور انہیں نے کہہ دیا کہ روپیہ ہم نہیں دیں گے تو انکی ضروریات تو موجود ہیں انکی تکالیف موجود ہیں انکی شکایات تو موجود رہینگی انکی غربت تو موجود رہے گی انکے Taxes کے مطالبے تو موجود رہیں گے پھر کیا ایک ہی صورت حل کی رہ گئی کہ وہ آدمی اپنی زمین گروین کردے یا بیع

کرنے پر مجبور ہوگا تو زمیندار نے مجبور ہوکر اپنی زمین بیع کردی تو یہ اس سے ہمدردی نہیں ہے یہ اسکے ساتھ ایک سختی ہے یہ اسکا نقصان ہے۔ اور اس قانون سے جسکی غرض و غایت اس مقروض سے ہمدردی ہے دراصل اس قانون میں اسکے ساتھ نادان دوستی پنہاں ہے۔ اور اس نادان دوستی سے ہم رورل کریڈٹ کا مکمل طور پر خاتمہ کردیں گے۔ اس سے Balance نہیں رہے گا اس سے توازن نہیں رہیگا اگر ہم نے اسکی قسطیں کردیں۔ میں اپنے خانصاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ بغیر لکھا پڑھی کرائے مجھکو ادھارا دے سکتے ہیں وہ مجھے ایک پائی بھی نہیں دیں گے۔

وزیر مال — میرے پاس تو روپیہ نہیں ہے خواجہ صاحب ہیں۔ وہ دے دیں گے۔

میاں عبداللطیف — اگر میں خانصاحب سے کہوں کہ میری زمین ایک ہزار میں گروین رکھ لو تب ہی دیں گے انکو پتہ ہے کہ میں ۵۰ روپے سال دونگا یعنی انکی رقم کی آج قانون سے اقساط مقرر کردی ہیں تو آخر وہ آدمی مجبور ہوکر ایک ہزار دے دیگا اور اگر ایسا نہ ہو تو اسکی جگہ پاگل خانے کے سوا کہیں نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ گھر والے اسکو مار مار کر گھر سے نکالکر پاگل خانے بھیجدیں کہ تم نے ایک ہزار روپے گھر سے باہر پھینک دئے اور وہ ۲۰ سال میں آئے تو آخر اسکا Result کیا ہے وہ مقروض تکلیف میں رہے گا۔ کیونکہ رہن کے دروازے بند ہیں اب آخری چارہ کار یہی ہے کہ وہ بیع کردے تو یہ نادان دوستی ہے۔

ایک پہلو جناب یہ ہے کہ جسکو خان عبدالقیوم خان نے ۱۹۵۰ء میں سمجھا تھا جسکو فرنٹیئر کی لیجسلیٹو اسمبلی نے سمجھا تھا اور جسکو آج ہم سمجھنے سے انکار کر رہے ہیں کہ زمین میں نے ۱۰ ہزار میں رہن لی اسکے بعد مجھے روپئے کی ضرورت پڑ گئی تو پھر وہی زمین میں نے اپنے بھائی خان پیر محمد خان کے پاس رہن کردی میرے پاس رہن کو ۲۲ سال گذر چکے ہیں انہوں نے جنوری میں حاصل کی تھی یہ مارچ میں قانون پاس کردیا

تو ایک منٹ میں سارا روپیہ ضبط ہوجائیگا ۔ وہاں بتائیے کہ اسکی کیا تلافی ہوگی ۔ رہن در رہن کیلئے آپ نے کیا کیا ہے ۔ جو فرنٹیئر میں پہلے ہوچکا ہے ۔

Mr. Speaker: Let the buyer beware.

Minister of Revenue: He steps in his shoes. He cannot get a better title than what he has.

میاں عبداللطیف — مشتری نے جناب ہوشیاری کے ساتھ اس وقت کے تمام قانون کو دیکھکر خان پیر محمد خان نے اپنے تمام تجربہ استعمال کرکے مجھ سے زمین رہن در رہن لی یہ سمجھکر کہ اسپر نہ پنجاب ایکٹ Apply کرتا ہے اور انکو یہ بھی پتہ ہے کہ یہاں اسمبلی میں یہ قانون بن بھی سکتا ہے تو اسی eveutuality کیلئے فرنٹیئر کی لیجسلیٹو اسمبلی نے قانون بنایا تھا کہ اگر کسی آدمی کی رہن در رہن کی میعاد ۱۰- سال سے کم ہے تو کم سے کم ہم اسکو ۱۰- سال کا وقت دیں گے- چاہے راہن کی عمر کم ہوجائے یہ محض Fair play کہ قانون بیجا طور پر کسی کو زد نہ پہونچائے اس سے بیجا طور پر نقصان پہونچتا ہے ۔

Mr Speaker: Then this act can be defeated. After, say 19 years he again mortgages.

Mian Abdul Latif: No, Sir.

اسی سے انہوں نے ۱۹۵۰ع میں قانون پاس کردیا تھا اور جو زہن در رہن ۱۹۳۹ع سے پہلے ہوئی ہیں ۔

Mr. Speaker: Then again 15 years.

میاں عبداللطیف — وہ بھی ۱۹۳۹ع سے پہلے کی تھیں اور بعد میں آ ہی نہیں سکتی تھیں ۔ اس Proposition کو Omit کردیا ہمارے یہاں کوئی کلاس ہی نہیں ہے ایک کلاس جو رہن در رہن کا ہے اسکو انہوں نے مطلق چھوڑدیا ہے اسکا Result یہ ہے کہ کوئی آدمی قرضہ دے اور مارا جائے ۔ میں خان صاحب

سے پوچھتا ہوں کہ ایسی چیزوں سے جو Problems پیدا ہوئی ہیں تو لاکے Coordination کیلئے اور Uniformity کیلئے کیا گیا ہے۔ یہ Difficulty لا میں موجود ہے۔ Restitution of mortgages act میں اسکو Eliminate کرنیکی خاص وجوہات کیا ہیں محض یہ کہنا کہ وہ نہ لے تو یہ ہر چیز کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ آج ہم اسکو Omit کر رہے ہیں کل ہم کہیں کہ یہ چیز ہے تو یہ Answer نہیں ہے Fair play اور جسٹس کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ ہمیں قانون بنانا ہے تاکہ کسی کو نقصان نہ پہونچے اس لئے میں نے ایک امنڈمنٹ دیا کہ اسکو Adapt کیا جائے۔

Mr. Speaker : But afterwards one can defeat that.

میاں عبداللطیف — اسکے بعد جناب وہ پراویژن دئے ہوئے ہیں وہ یہاں لکھے ہوئے ہیں ان Mortgages پر یہ Apply کریگا۔ اگرچہ میں قانون پڑھتے پڑھتے بوڑھا ہوگیا ہوں مگر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا چیز ہے کہ جس رہن کی میعاد ختم ہوگئی ہو کیا وہ رہن Exist کرتی ہے اگر اسکے لئے ۶۰- سال میعاد تصور کرتے ہیں تب وہ مرتہن کی ملکیت ہوگی اور اگر اسکی میعاد مقررہ لی تھی تو وہ راہن کے پاس چلی گئی۔

جسکی میعاد ختم ہوچکی ہو۔ پھر وہ راہن کیسے۔ پھر وہ مرتہن کی ملکیت ہے۔ یا راہن کی ملکیت ہے۔ اس فقرے سے محض ابہام ہوگا۔ مقدمے بازی ہوگی۔

Mr. Speaker : That covers the case of مستاجری I think.

میاں عبداللطیف — مستاجری پر تو apply نہیں کرتا۔ یہ تو صرف Mortgages ہی پر apply کرتا ہے۔

Mr. Speaker : Mortgage for a fixed term is مستاجری

میاں عبداللطیف — اسکو تو apply نہیں کرتا ہے۔ جب مستاجری کی یہ میعاد ختم ہوجائے۔ تو یہ goes back to the owner پھر تو apply کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: Yes; but without Compensation.

میاں عبداللطیف — جناب عالی۔ یہ مستاجری ہوتی ہی بلا معاوضہ ہے۔ اگر اسکی میعاد ختم ہوگئی۔ تو وہ مالک کے پاس چلی گئی۔ اس ایکٹ کے apply ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: Those provisions are contained in this act.

میاں عبداللطیف — اسکی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر اسکی میعاد ختم ہوگئی ہے۔ اس قانون کے بنانے سے پہلے جیسا کہ اس میں لکھا ہوا ہے۔ تو اسکی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ تو مالک کے پاس چلی گئی ہے۔ اور اگر اسکی میعاد ختم نہیں ہوئی۔ تو پھر وہ Mortgagee ہی نہیں ہے۔ اسکی تو ایک Fixed میعاد ہے۔ پھر تو Limitation خود بخود Lapse کر جانی چاہیئے۔ اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ کلاس نہ ہمارے پنجاب ایکٹ میں ہے۔ نہ صوبہ سرحد کے ایکٹ میں ہے۔ یہ تو نئی جدت ہے۔ اور غلط ہے۔ یہ restitution کے متعلق Chapter نمبر ۳ ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Yes, that is about restitution.....It says "save as otherwise provided by this act".

میاں عبداللطیف — جناب والا۔ میں عرض کرتاہوں۔ کہ یہ ایکٹ کی دفعہ نمبر ے ہے۔ یہ واضح کردیتا ہے۔

"Any party aggrieved by an order of the Collector passed under Section 5 or 6, may institute a suit to establish his right in respect of the mortgage;....."

Mr. Speaker: That is an additional remedy.

میاں عبداللطیف — اس سے اگلا فقرہ سنئے۔۔۔۔

but, subject to the result of such suit, if any, the order shall be conclusive." Any appeal any revision shall be final.

اس کلاز نے اسکو Finality دیدی ہے۔

Mr. Speaker : But clause 14, also gives the right of appeal under this Act.

میاں عبداللطیف— یہ redemption کو finality دیدی ہے۔ باقی جو چیزیں ہیں -

Mr. Speaker : There was no right of appeal in the previous Act.

Mian Abdul Latif : Section 7 of this Act is exactly the same as Section 12 of the previous Act. There was no appeal.

Mr. Speaker : There was no appeal in the previous Act. That is true. But clause 14 of this Act covers that.

میاں عبداللطیف — یہ دفعہ نمبر ۱۲ ہے۔ یہ جو سیکشن نمبر ۷ ہے۔ یہ سابقہ قانون کی دفعہ نمبر ۱۲ ہے - اور یہی اسکے الفاظ ہیں - اور اس میں بھی اپیل نہیں ہے۔

میاں عبداللطیف — restitution میں پہلے بھی اپیل تھی۔ redemption میں پہلے بھی اپیل نہیں تھی -

Mr. Speaker : This point should be clarified by the Minister in his reply.

Minister of Revenue : That is why I wanted to be attentive.

میاں عبداللطیف — جناب والا - اسکے بعد ایک اور چیز ہے - جو ان Points کے مطابق کافی Serious ہے - ہم نے قانون بنادیا - کہ ہر وہ رہن جسکی میعاد بیس سال ہے۔ وہ بغیر ادائیگی کے ختم ہوجائیگا - لیکن اس صوبے میں تقریباً ایک کروڑ کی آبادی مہاجر ہے۔ ان میں خاصہ حصہ Mortgagees کا ہے۔ یہ قانون اس اراضی پر بھی لاگو ہوگا۔ کیونکہ اس میں کوئی ایسی کلاز نہیں ہے۔۔۔۔۔

"No thing contained herein shall apply to the Evacuee Property.

ایسی کوئی کلاز نہیں ہے - اگر یہ apply ہوگا - تو اسکا Direct conflict ان orders اور Laws سے ہوجائیگا - جو مرکزی حکومت نے Displaced persons and Rehabilitation Act کے تحت Land Settlement Act کے تحت انکے رولز جاری کئے تھے -

ھمارے ھاں پروویژن یہ ھے۔ کہ اگر کسی مرتہن کو زمین الاٹ ھوئی ھے۔ تو اسکو Option ھے۔ اسکو یہ اختیار حاصل ھے۔ کہ وہ خواہ درخواست دیدے۔ کہ میں زمین کو خریدنا چاھتاھوں۔ محض اتنی سی درخواست کی بناء پر اس نے اپنی Option دینی ھے۔ کہ میں اسکا خریدار ھوں۔ اسکے بعد وہ دس سال میں اپنی اقساط پوری کرسکتا ھے۔ اور اس رقبے کا مالک بن سکتا ھے۔ لیکن ھمارے اس قانون میں نہ ان احکامات کا کوئی حوالہ ھے۔ اور نہ اس Mortgagees کا کوئی ذکر ھے۔ اسکا نتیجہ یہ ھے۔ کہ مرکزی حکومت کے احکام کے تحت جو مرتہن مالک بن رھے ھیں۔ اس قانون سے وہ پوزیشن Confuse ھوجائیگی۔ یہاں ھم انکو extinguish کر رھے ھیں۔ وھاں ھم مرتہن کو مالک بنا رھے ھیں۔ یہ تصادم ھے۔ یہاں صاف طور پر لکھا ھونا چاھیئے تھا۔ کہ ۔۔۔۔

"Nothing contained herein shall apply to refugees or evacnee property."

تو ایسی حالت میں یہ قانون کئی ایک نقطہ نگاہ سے ناقص ھے۔ غلط ھے۔ تو اس حالت میں میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کرونگا۔ کہ بجائے اس کے کہ اسکو منظور کیا جائے۔ اسکو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

مسٹر حمزہ (لائلپور —۶) جناب سپیکر— بظاھر یہ قانون حکومت نے راھن کے فائدے کے لئے بنانے کا دعویٰ کیا ھے۔ لیکن حقیقت یہ ھے۔ کہ جیسا کہ ایک کہاوت ھے۔ کہ بیوقوف دوست سے عقلمند دشمن بہتر ھوتا ھے۔ میں سمجھتاھوں۔ کہ گورنمنٹ نے بعینہ اس کہاوت پر عمل کیا ھے — — — —

وزیر مال— شکریہ۔ کہ بیوقوف کی جگہ پاگل دوست نہیں کہا۔

مسٹر حمزہ— اس قانون کی رو سے ھر وہ شخص جس نے پانچ ھزار روپے سے زیادہ رقم وصول کر کے اپنی زرعی زمین رھن رکھی ھو۔ یا جس نے پچاس ایکڑ سے زیادہ اراضی رھن رکھی ھو۔ تو اس کو مراعات حاصل

نہیں ہوں گی ۔ کیونکہ گورنمنٹ کے نزدیک وہ اس رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ کچھ روز قبل اس ایوان میں ایک وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا ۔ کہ ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو کہ اس حد سے زیادہ زمین کا مالک ہو ۔ اور وہ زمین کو رہن رکھتا ہے ۔ تو وہ لازماً بدچلنی اور فضولخرچی کا عادی ہوگا ۔ یا ذاتی دولت کو بری عادات کی بنا پر ضائع کرتا ہوگا ۔ لیکن جناب وزیر صاحب مجھ سے اتفاق کرینگے ۔ کہ عام زندگی میں اس اصول کو بلا سوچے سمجھے اپنانا یا لاگو کرنا کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں ہے ۔ اگر ہم اسے صرف مفروضہ کے طور پر ہی مان لیں ۔ کہ ہر وہ شخص جو پچاس ایکڑ سے زیادہ زرعی اراضی کا مالک ہے ۔

Minister of Revenue: Point of order.

This has already been dilated upon elaborately so far as 50 acres or 5000/- rupees are concerned. This is repetition.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر۔ میں جس نقطہ نظر کو آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں ۔ اس کے متعلق میاں لطیف صاحب نے ذکر نہیں کیا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ آپ نے تو یہ سمجھ لیا ۔ کہ ایسے مالکان نے بدعادات کی بناء پر اپنی جائداد کو رہن رکھا ۔ لہذا وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ان کی اولاد اور ورثاء لازمی طور پر ہر اس رعایت کے مستحق ہیں ۔ لہذا حکومت نے یہ پابندی لگا کر وہ مقصد قطعاً پورا نہیں کیا ہے ۔ جس کو وہ پورا کرنا چاہتی تھی ۔ اس کے ساتھ ساتھ کل ہی اس ایوان میں جہاں وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا ۔ کہ سابق پنجاب اور سرحد میں خاص طور پر بہت چھوٹے چھوٹے کاشتکار موجود ہیں ۔ لینڈریفارم کے تحت ان کی Subsistence Holding ساڑھے بارہ ایکڑ مقرر کر دی گئی ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ایسے کاشتکار جو ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم زمین کاشت کرتے ہیں ان کی تعداد ہمارے ملک میں بہت زیادہ ہے ، وہ اکثر اوقات اس قسم کے حالات کا شکار ہوتے ہیں کہ انہیں مجبوراً قرض لینا پڑتا ہے ۔ اور خصوصاً زراعت کا پیشہ اس قسم کا ہے کہ اس میں کسی شخص کو

یہ یقین نہیں ہوسکتا کہ اسکو کسی سال کتنی آمدنی ہوگی۔ کیونکہ اس میں قدرت کا بہت ہی زیادہ دخل ہوتا ہے۔ اور یہ انڈسٹری اگر آپ اس کو انڈسٹری کہتے ہیں۔ آب و ہوا اور موسمی حالات سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو اپنی انتہائی محدود اور قلیل آمدنی وہ بھی غیر یقینی ہونے کی بناء پر اکثر اوقات مالیہ ادا کرنے کے لئے۔ آبیانہ ادا کرنے کے لئے، بیماری کے سلسلہ میں یا مویشیوں کی خرید کے لئے یا بیج کی خرید کے لئے یا اپنی دوسری ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مجبوراً قرض لینا پڑتا ہے۔ اب گورنمنٹ نے بیک جنبش قلم یہ جو فیصلہ کیا ہے کہ وہ زمین جس کو رہن رکھے بیس سال گذر گئے ہوں وہ خود بخود (automatically) فک ہوجائیگی، میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس فیصلہ سے آئیندہ زمین کو رہن رکھنے کا طریق کار، یہ قطعی طور پر ختم ہوکر رہ جائیگا۔ میں اصولی طور پر سود کے لین دین کا قائل نہیں ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جن حالات میں ہم جی رہے ہیں ان حالات کا یہ تقاضا ہے کہ وہ لوگ جن کو وقتاً فوقتاً اپنی شدید ضروریات کے پیش نظر قرض لینے کی ضرورت پڑتی ہے، جب تک قرض معقول شرائط پر حاصل کرنے کے لئے کوئی agencies نہ ہوں، قرض حاصل کرنے کے دوسرے امکانات کو قطعی طور پر ختم کردینا ان تمام غریب لوگوں کے ساتھ ظلم ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ زمین کو رہن رکھنے کی بجائے انہیں ہمیشہ کے لئے فروخت کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ اس طریقہ سے چھوٹے کاشتکاروں کی class کو eliminate as a class کرنے پر تلی ہوئی ہے، جیسا کہ گورنمنٹ کی سرکاری زمین کی تقسیم کی پالیسی سے بھی صاف طور پر ظاہر ہے۔ کل ہی میں نے وزیر صاحب سے یہ دریافت کیا تھا کہ آیا گورنمنٹ کا یہ منشاء ہے کہ چھوٹے قطعات کے مالکان کی بڑی تعداد جو اپنی زمینوں کو اچھے طریقے سے کاشت بھی نہیں کرسکتی اور اسی وجہ سے انتہائی غربت اور افلاس کا شکار ہیں، کہ وہ آئیندہ جب بھی سرکاری زمین تقسیم کی جائے گی تو محض ان لوگوں میں تقسیم کرے گی تاکہ ان کی holdings کم از کم subsistence holdings کی حد تک بڑھ جائیں؟ تو انہوں

لے فرمایا تھا کہ وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بجائے اس کے کہ چھوٹے کاشتکاروں کی مدد کرتی اس کے برعکس اس نے ہمیشہ بڑے زمینداروں کی مدد کی ہے۔

Minister of Revenue: I am again on a point of order Sir. In the policy of the Government for the distribution of land in question?

Mr. Speaker: That is not in question. The member should be relevant.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ زمین کی تقسیم کی پالیسی سے ایسے نتائج مرتب ہوئے ہیں جن کی بناء پر عام کاشتکار معقول آمدنی بھی نہیں کماسکتا ۔

Mr. Speaker: For the time being, we are not concerned with the effects. Please be relevant to the Bill.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ معقول آمدنی کے نہ ہوتے ہوئے ایسا شخص قرض لینے پر مجبور ہوتا ہے اور قرض حاصل کرنے کے جو مواقع یا جو agencies موجود ہیں گورنمنٹ اس قانون کے ذریعہ ان کو قطعاً ختم کر رہی ہے ۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ چھوٹے کاشتکاروں کی زمین بڑے کاشتکاروں کے ہاتھوں میں فروخت ہوجائیگی یا سرمایہ داروں یا industrialists کے ہاتھوں میں چلی جائے گی ۔

Minister of Revenue: Through you Sir will he refer to any section of the Bill.

کہ ہم کوشش یہ کررہے ہیں کہ چھوٹے کاشتکاروں کی زمینیں بڑے کاشت کاروں کے پاس چلی جائیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: He is referring to the effect of the bill as a whole.

چودھری عبدالرحیم — وہ تو آپ کے بل سے ظاہر ہے ۔

وزیر سال – آپ کی بھی باری آجائے گی۔

Mr. Speaker: The member may please take his seat. No interruption.

مسٹر حمزہ – جناب سپیکر۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے وزیر صاحب ××× * (قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Speaker: No personal remarks. The member should withdraw his remarks and should not make any personal remarks.

مسٹر حمزہ – میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: And those remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ – جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ ایک relevant چیز ہے اور انتہائی اہم ہے اور انتہائی اہم نتائج۔ — — —

Mr. Speaker: What are those?

مسٹر حمزہ – جو اس قانون سے پیدا ہوتے ہیں۔ میں ان کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس ملک میں پہلے ہی اس قسم کے حالات پیدا کردئے ہیں کہ پبلک کو اور خصوصاً چھوٹے کاشتکاروں کو اپنی جائز ضروریات کے لئے قرض حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ تقسیم ملک سے قبل یہ کہا جاتا تھا کہ بنیا چھوٹے کاشتکاروں کا خون چوستا ہے۔ ان کو جو قرض دیتا ہے، سود کی شرح اتنی زیادہ ہوتی ہے اور سود در سود اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ عام کاشتکار کی زمین کاشتکار کے ہاتھوں سے نکل کر بنئے کے پاس جارہی ہے یا بے نامی طور پر منتقل ہورہی ہے۔ لیکن آپ اس چیز کو تسلیم کیجئے کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اور خصوصاً جب سے عنان حکومت اس حکومت کے پاس آئی ہے، ملکی حالات اور

*Expunged by the order of the Speaker.

خصوصاً عام آبادی کی اقتصادی حالت بگڑجانے کی وجہ سے قرض حاصل کرنا انتہائی ناممکن ہوگیا ہے۔ اور اس کی شرح اتنی زیادہ ہے کہ عام انسان اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس سے پہلے بنیے زبردستی یا طاقت سے روپیہ وصول نہیں کرسکتے تھے۔ لیکن آج قرض دینے والے انسان اگر دولت مند ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ طاقت ور بھی ہیں۔ اس لئے قرض حاصل کرنے والے کو انتہائی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے Co-operative Development Banks کھولے جاچکے ہیں اور وہ چھوٹے کاشت کاروں کی قرض کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ لیکن عملی زندگی میں جیسا کہ دیکھنے میں آیا ہے، یہ عام کاشتکاروں کی ایک فیصدی ضروریات کو بھی پورا نہیں کرسکتے۔ اس سے آگے چلئے۔ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے Industrial and Agricultural Banks کھولے جاچکے ہیں لیکن انکی قرض کی جو شرائط ہیں وہ اتنی سخت اور قرض حاصل کرنے کا طریق کار اتنا مشکل ہے کہ قرض حاصل کرتے ہوئے کافی عرصہ گذرجاتا ہے۔ بلکہ ناجائز وصولیاں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ایک انسان قرض حاصل کرنے سے پہلے مزید مقروض ہوجاتا ہے۔ اس صورت حال میں میں یہ سمجھتاہوں کہ گورنمنٹ نے حالات کا جائزہ لئے بغیر بیس سال کی جو حد مقرر کی ہے، اس سے کاشتکاروں کے ساتھ ہمدردی کی بجائے ان کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

ان حالات کے پیش نظر استدعا ہے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے circulate کیا جائے۔

چودھری عبدالرحیم(سیالکوٹ۔م)۔حضور والا۔ میں جناب وزیر مال۔ جو اس وقت ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے۔ بلکہ گیلری میں ہیں۔ کی خدمت میں آپ کی معرفت یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے انہوں نے جو کچھ یہاں فرمایا ہے۔ اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے۔

مت کرو غصہ کہ اس میں عقل کا نقصان ہے
جوش میں باہوش رہنے سے تمہاری شان ہے

(تحسین و آفرین)

جناب والا— گذارش یہ ہے کہ مسودہ قانون زیر غور کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ صوبے میں قانون میں یکسانیت پیدا کرنے کی غرض سے پیش کیا جارہا ہے۔ میں یہ عرض کردوں کہ اس سے عوام کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔ اس سے جو Blackmailing ہو رہی ہے۔ وہ کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ جس کی میرے محترم دوست جناب حمزہ صاحب نے اپنی تقریر میں بطریق احسن وضاحت کی ہے۔

جناب عالی— گذارش یہ ہے کہ اس قانون سے غریبوں کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ ایک چیز جسے یہ پہلے ہی نہیں روک سکے۔ اور بڑھ جائیگی۔ اور میرے خیال میں تو حکومت نے بددیانت لوگوں کے لئے بددیانتی کا ایک اور راستہ کھول دیا ہے۔ اگرچہ میاں شریف صاحب مجھے اشارے سے کہہ رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ تاہم میں عرض کرتا ہوں کہ میاں صاحب کو معلوم ہوگا کہ زمیندار لوگ۔ میرا اشارہ میاں شریف صاحب کی طرف ہے۔ He is a would-be Minister میری گذارش یہ ہے جس نیت سے یہ بل لایا جا رہا ہے۔ عوام اس سے بالکل بے خبر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں زمینداروں کی Holdings کی یہ حالت ہے کہ ان کی اوسط پانچ یا چھ ایکڑ بھی نہیں آتی۔ وہاں Land holdings کی اوسط کنالوں میں ہے۔ گذارش یہ ہے کہ فرض کیجئے ایک خاندان میں دس۔ پانچ یا دو بھائی ہیں۔ اور ان کی دو گھماؤں زمین ہے۔ ان میں سے ایک بھائی اپنی زمین دوسرے کے پاس رہن کر دیتا ہے اور خود کسی کاروبار میں لگ جاتا ہے۔ تو اس طرح دونوں بھائیوں کا گزارہ ہوجائیگا۔ لیکن آپ کی یہ سکیم یا یہ ایکٹ جو آپ لارہے ہیں۔ اس سے وہ مجبور ہوجائیگا اور اپنی ملکیت سے ہاتھ دھو بیٹھیگا۔ وہ اسے رہن رکھنے کے بعد کہیں باہر نکل جائیگا۔ اور اپنا گھر ہی چھوڑ جائیگا۔

اب جو خود زمیندار ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ زمیندار کا پیشہ ایک ایسا پیشہ ہے۔ جہاں زمیندار کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسے کس وقت روپے کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ اگر آج ایک زمیندار کا بیل مرجائے تو اسے فوری طور پر روپے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔ اور اگر وہ بیل نہ خریدے تو وہ اپنا

گزارہ نہیں کرسکتا اور اپنی زمین کاشت نہیں کرسکتا۔ لیکن بیل خریدنے کیلئے اس کے پاس اور کوئی ذریعہ یا طریقہ نہیں جس سے وہ رقم حاصل کرسکے۔ لازماً وہ اپنی زمین کو اپنے کسی بھائی کے پاس تھوڑے سے پیسوں کیلئے رہن رکھکر اس سے بیل خریدیگا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالے گا۔ لیکن اس قانون سے یہ چیز ختم ہوجائیگی اور وہ رہن کی بجائے بیع کرنے پر مجبور ہوجائیگا۔ وہ اپنے گاؤں سے نکل جائیگا۔ اور نہ معلوم وہ کہاں چلا جائیگا۔ کیونکہ جب اس کے پاس کوئی زمین ہی نہیں یا دیگر ایسے ذرائع ہی نہیں کہ وہ وہاں ٹھہرے تو وہ وہاں کیا کرے گا۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون صرف چند ایک آدمیوں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر لایا جارہا ہے۔ اگر اسے اسلامی قانون کا نام دینے کی کوشش کی جائے تو ہم اسے اسلامی قانون کہنے کیلئے تیار نہیں۔ کیونکہ اسلام سود کا لین دین بند کرتا ہے۔ لیکن یہاں جب زمین ۵۰ ایکڑ سے زیادہ ہوجائے گی یا پانچ ہزار روپے سے زیادہ قرض ہوگا تو وہ بھی سود کے تحت آجائیگا۔ اس لئے اسلامی نکتہ نظر سے بھی یہ قانون درست نہیں۔ لہذا میری عرض یہ ہے کہ اس بل کے ساتھ ہزاروں نہیں لاکھوں چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی زندگی اور موت کا سوال وابستہ ہے۔

حضور والا۔ ہم اس بارانی علاقے میں رہتے ہیں جہاں اور کوئی ذریعہ معاش ہی نہیں۔ لوگ زیادہ تر یا تو فوج میں چلے جاتے ہیں یا باہر جاکر مزدوری کرتے ہیں۔ وہ اپنی اولاد کو تعلیم سے محروم کر کے اور اپنے دوسرے بھائیوں سے تھوڑی بہت زمین رہن لیکر اپنی اولاد کی امداد کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ان کی اولاد روزگار کے قابل ہوجاتی ہے۔ تو وہ روپیہ دے کر زمین چھڑا لیتے ہیں تو یہ قانون ایسا ہے۔ جس سے سینکڑوں یا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے زمیندار متاثر ہونگے۔ اس لئے میں جناب وزیر متعلقہ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ چند ایک آدمیوں کی خاطر لاکھوں آدمیوں کو برباد نہ کیا جائے۔ اور اس بل کو لوگوں کی رائے معلوم کرنے کیلئے مشتہر کیا جائے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے کہ اس بل کے حق میں کتنے لوگ ہیں اور اس کے خلاف کتنے ہیں۔

حضور والا — میں یہ بھی عرض کردوں کہ میں میاں صاحب کی دعوت کا بیحد مشکور ہوں کیونکہ میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ جلد وزیر بنیں اور میں بھی ان کو شاباش دوں۔ در اصل آج کل وزارت کے امیدواروں کی یہی حالت ہوتی ہے اور وہ اکثر خوشامدی ہوجاتے ہیں۔

Mr. Speaker: No personal remarks.

چودھری عبدالرحیم — حضور والا — جب حکومت نے خود ہی گذارہ یونٹ ساڑھے بارہ ایکڑ مقرر کیا ہوا ہے۔ تو اس بل میں انہوں نے یہ ۵۰ ایکڑ کی حد کیوں مقرر کی ہے۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ ۵۰ ایکڑ کے مالک زمیندار غریب نہیں ہوتے۔ اگر صحیح معنوں میں کوئی زمیندار غریب ہیں تو وہ ۵۰۰۱ یا ۲۰۰ ایکڑ والے ہیں۔ یہاں میں یہ بھی عرض کردوں کہ یہ ۵۰ ایکڑ والے زمین دینے والے ہیں۔ اور دو ایکڑ والے زمین لینے والے ہیں۔ تو اس لئے یہ دراصل بڑے زمینداروں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ اور چھوٹے زمینداروں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ میں اعداد و شمار سے یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ زمین لینے والوں کی بہت تھوڑی ملکیت ہے۔ اور زمین دینے والے زیادہ زمین کے مالک ہیں۔ میاں عبداللطیف صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھے غریب اور مقروض سے ہمدردی ہے۔ حضور والا۔ غریب زمیندار اپنی زمین رہن نہیں کرتا۔ زمین وہی رہن کرتا ہے جو عیاشی کرتا ہے۔ دراصل یہ عیاشی کھولنے کا ایک اور ذریعہ ہے۔

حضور والا۔ جب مجھے علم ہو کہ یہ زمین مجھے ۲۰ سال کے بعد بغیر پیسے کے مل جائیگی۔ تو میں پہلے سے زیادہ عیاشی شروع کرونگا۔ جوا کھیلونگا شراب پیونگا۔ اور دوسرے فعل کرونگا۔ (قہقہہ) میں اعداد و شمار سے یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ جن لوگوں نے اپنی زمینیں رکھی ہوئی ہیں وہ ان صفات کے مالک ہیں اور ان میں یہ صفات موجود ہیں۔

حضور والا۔ فرض کیجئے ایک شخص اپنی زمین ایک ہزار روپے میں رہن رکھتا ہے او اس روپے سے کاروبار کرتا ہے۔ ادھر دوسرا شخص ایک

ہزار روپیہ دے کر ایک ایکڑ زمین مرتہن کے طور پر لیتا ہے۔ اور اس میں کاشت کرتا ہے۔ یعنی وہ کاروبار کرتا ہے اور یہ کاشت کر رہا ہے۔ اور اس لیں دین سے دونوں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

وزیر مال— جناب والا میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ معزز ممبر میرے بل کی کس کلاز کو Criticise کر رہے ہیں اگر وہ مجھے بتائیں تو میں اسے نوٹ کرلوں۔

Mr. Speaker: The policy underlying his bill.

Minister of Revenue: The entire policy.

Mr. Speaker: Yes.

چودھری عبدالرحیم— جناب والا۔ میں یہ عرض کررہا ہوں کہ اس بل کو عوام میں کیوں مشتہر کیا جائے۔ میں یہ دلائل دے رہا ہوں کہ اس بنا پر اس کے متعلق عوام کی رائے لی جائے۔ کیونکہ اس میں یہ نقائص ہیں۔ یہ تو عیاشی کا ایک اور ذریعہ بن جائیگا۔ اگر اس بل کو اسی صورت میں جس میں کہ یہ ہمارے سامنے ہے۔ پاس کیا جائے۔

جناب‌عالی۔ اس ایکٹ میں تو میں عرض کرونگا کہ دوقسم کی پالیسی ہے۔ ایک ملک کی اور دوسری قوانین کی۔ جو مہاجرین ہندوستان سے آئے ہیں خواہ وہ مرتہن ہیں یا راہن۔ ان کو وحکومت نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ سے مالک قرار دے دیا ہے۔ اور یہ اجازت دی ہے کہ جب وہ دس سال کی آسان قسطوں پر روپیہ ادا کردیں گے تو ان کو مالک تصور کیا جائے گا۔

اس کے برعکس مقامی آدمیوں کو کسی بنا پر سہولتیں نہیں دی گئیں اس بل کے ذریعہ مالک اراضی کو حق دیا جارہا ہے کہ پاکستان میں جو لوگ زمینوں کے مالک بنیں گے اور جو عیاشی میں پڑے ہیں ان کو فائدہ پہنچے۔

اس لئے جناب والا۔ میں گزارش کروں گا کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

اسیر حبیب‌اللہ خان سعدی (لائلپور-ے)— جناب صدر۔ اس معزز ایوان میں مجھ سے پہلے بیشتر مقررین حضرات نے اس بل کے نقائص بیان کئے ہیں۔

حکومت کو یہ دعویٰ ہے کہ یہ مسودہ قانون راہن کو فائدہ پہنچانے کے لئے لایا گیا ہے تا کہ وہ اپنی اراضی فق اور واگذار کراسکے ۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک عوام کو رعائیتوں اور سہولتوں کے دینے کا تعلق ہے وہ بالکل نیم دلانہ ہے اور آئین کے اصول تشریح Principles of Law کے بھی خلاف ہے۔ کہ

Principles of Law Making say that no law should be repugnant to Islam.

لیکن اس میں اس اصول اور اس طریق کار کو قانونی حیثیت میں پیش کیا جارہا ہے کہ سود خوری کی جائے ۔

جناب والا ۔ ہم تو اس بل پر مبارک پیش کریں گے جو ہماری حکومت اور ارکان اس ایوان میں اور قوانین لائیں گے اور جو اسلامی شریعت کے مطابق ہوں گے ۔ اور آئین کے سب مقاصد کو پورا کریں گے ۔ اور جو ہمارے سامنے اسلامی جمہوریہ اسلامی شریعت اور اسلامی معاشرہ کے نعروں کے ساتھ مختلف اور متعدد موقعوں پر لائیں گے ۔

ہمیں یہ حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے قانون ساز بزرگوں کے ذہن میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ ہم جس قدر جلدی اس سود کی لعنت کو ختم کریں گے اسی قدر جلدی ان غریب کاشتکاروں اور دیہات میں بسنے والے طبقہ کو نجات ملے گی ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — اس وقت یہ بحث نہیں کہ سود جائز ہے یا نہیں۔ معزز ممبر بل پر تقریر کرنا چاہتے ہیں کیا وہ اس بل کی کسی کلاز کی طرف اشارہ کریں گے جس میں سود کا ذکر ہے ۔

That is between him and the Chair.

خواجہ محمد صفدر — رہن سود نہیں ہوتا تو اور کیا ہوتا ہے۔

وزیر مال — وہ کہدیں اور کسی کلاز کا حوالہ دیں ۔

میاں عبداللطیف — رہن Interest پر Base کرتا ہے ۔

وزیر مال — اگر وہ سود پر Base کرتا ہے تو۔

We are prepared to hear him

امیر حبیب اللہ خان سعدی — سب سے پہلے میں یہ گذارش کروں گا کہ اس بل کو رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے میں معزز وزیر صاحب کی خدمت میں کلاز نمبر ۹ کا حوالہ دوں گا جس میں لکھا ہے۔

"When the petitioner has deposited with the Collector the sum declared by the Collector to be due on the mortgage, and such sum is accepted by the mortgagee, **or** is found by the Collector to be the sum actually due, interest on the mortgage shall cease from the date of the deposit."

اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تو intrest ہے یہ سود ہی تو ہے۔

وزیر مال — یہاں intrest کا مطلب سود نہیں ہے۔ بہتر ہے آپ خواجہ صاحب سے پوچھ لیں۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی — جہاں تک میری گذارشات کا تعلق ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ راہن کی زمین واگذار ہو اور اس سلسلہ میں نیم دلی سے کوشش نہ کی جائے۔ بلکہ آپ راہن کو پوری مراعات دلائیں۔ جو اسلامی شریعت اسے دیتی ہے۔ آپ کا یہ مسودہ قانون وہ تمام ضروریات پوری نہیں کرتا۔ ایک طرف تو یہ اعتراض ہے کہ یہ طبقوں کے مختلف افراد میں تفریق پیدا کرے گا۔ ایک تو قرضہ کی رقم ہے اور دوسرے وقت کا تعین ہوگا۔ اس سے لازماً دو طبقے پیدا ہوں گے۔ جو ایک اچھی بات نہیں۔

Minister of Revenue: Sir, I move:

That the question be now put.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ بلا کسی شک و شبہ کے اس بل کے ذریعہ سود خوری کی حمایت کی گئی ہے۔ اور اس کے لئے یہ قانون سازی کر رہے ہیں۔ یہاں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ سود حرام ہے۔ لیکن کاشتکار کو قرضہ

کہاں سے ملیگا اگر اس اعتراض کو صحیح سمجھ لیں۔ تو وہ اپنے ان فرائض سے گریز کر رہے ہیں جو کہ ہر نیک حکومت اور اسلامی حکومت میں ہمیشہ سے کار فرما رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اس کے لئے آپ سرمایہ فراہم کریں تا کہ کاشتکاروں کی ضروریات کے لئے مکتفی ہوسکے۔ پھر سود پر قرضہ نہ دیں۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

میرا مطلب ہے کہ اسلام کی روشنی میں اس طریق کار پر عمل کریں اور یہ دیکھیں کہ مرتہن سے قرضہ واپس ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلامی اصولوں کے مطابق قانون سازی ہو۔ اور مجھے امید ہے کہ معزز ایوان اس بات میں مجھ سے اتفاق کریگا اور میری تجاویز سے ضرور فائدہ پہونچے گا۔

خواجہ محمد صفدر — جناب والا۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ اس معزز ایوان میں کچھ ایسی باتیں کہی گئیں ہیں جن کی وجہ سے ایک معزز رکن کی دل شکنی ہوئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان سے معذرت خواہ ہوں۔

Mr. Speaker: I thank the member for that.

وزیر مال — میں مشکور ہوں کہ خواجہ صاحب نے اس بات کا احساس کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ باقی دوست بھی اس پر عمل کریں گے کہ ایسے الفاظ ہرگز استعمال نہ کریں جن سے دوسروں کی دل شکنی ہو۔ اور صدمہ پہنچے۔

Mr. Speaker: I have already thanked Khawaja Sahib.

میاں محمد شریف — خواجہ صاحب نے جس طرح احساس کیا ہے اور اظہار خیال کے لئے جو الفاظ استعمال کئے ان کے پیش نظر اب میرے دل میں کوئی گلہ باقی نہیں رہا۔

Mr. Speaker: The question is :—

That the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulatedfor the purpose of eliciting public opinion thereon by 15th April 1964.

(*The motion was lost*).

Mr. Speaker: The other motion in the names of Khawaja Muhammad Safdar, Mian Muhammad Akbar etc., is not moved.

Mr. Speaker: The question is:

That the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortagaged Lands Bill 1964, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(*The motion was carried.*)

Mr. Speaker: Now Clause by Clause consideration of the Bill.

Clause 2

The question is :—

That Clause '2' stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Clause 3

Mr. Speaker: Clause 3. The first amendment is from Chaudhri Abdur Rahim.

Chaudhri Abdur Rahim: Sir I move:—

That in clause '3' of the Bill, as recommended by the standing Committee on Revenue :—

(a) in line 3, for the words "fifty acress" the words "twelve and a half acres" be substituted; and

(b) in line 4, for the words "five thousand rupees", the words "two thousand rupees" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause '3' of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue. :—

(a) in line 3, for the words "fifty acres" the words "twelve and a half acres" be substituted; and

(b) in line 4, for the words "five thousand rupees", the words "two thousand rupees" be substituted.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Opposed.

چودھری عبدالرحیم (سیالکوٹ۔ ۴) — صاحب صدر میرا ۵۰ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ بل غریبوں کیلئے ہے تو گورنمنٹ کے مطابق غریبوں سے ساڑھے بارہ ایکڑ کی بجائے ۵۰ ایکڑ لیا جارہا ہے ۔ ۵۰ ایکڑ کے معنی تو ایک امیر زمیندار ہوگا ۔ اسلئے میں عرض کرتا ہوں کہ ان حالات میں ۵۰ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ مقرر کیا جائے اس سے غریبوں کو فائدہ پہنچ سکے گا اور اسیوجہ سے یہ رکھا گیا ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ ۵۰ ہزار کی بجائے دو ہزار اس واسطے کیا ہے کہ بد دیانتی نہ ہو۔ کیونکہ اب یہ ہوگا کہ کسی زمیندار کو اپنے کاروبار کیلئے روپے کی ضرورت ہے تو وہ ایسا کریگا کہ وہ کسی شخص کے پاس جائیگا اور کہے گا کہ ہماری زمین رکھ لو تو اسکو معلوم ہے کہ ہمارا روپیہ ضائع چلا جائیگا اور زمین فک ہوجائیگی اسلئے لازمی طور پر ۵۰ ہزار کے اوپر روپیہ ڈالیگا اور جب رجسٹری ہوگی تو ۶ ہزار کے اوپر لکھوا لیگا تو اس چیز کو روکنے کیلئے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ۵۰ ہزار کی بجائے دو ہزار ایک ہزار کیا جائے ۔ اسلئے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ عوام کو اور خصوصی طور پر زمیندار کو اور غریب زمیندار کو بچانے کیلئے اسمیں یہ کیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ جو غریب زمیندار ہیں وہ اپنی زمین تمام بڑے آدمیوں کے ہاتھ فروخت کردیں گے اسطرح فوڈ کی Shortage بہت بڑھ جائیگی کیونکہ امیر اسطرح زمین کاشت نہیں کرسکتا جسطرح ایک غریب کاشت کرسکتا ہے تو ہم پہلے ہی فوڈ Shortage میں ہیں اسطرح اور فوڈ Shortage ہوجائیگی اس واسطے میں گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ۵۰ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ اور ۵۰ — ہزار کی بجائے ۲ ہزار کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That in clause '3' of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue :—

(a) in line 3, for the words "fifty acres" the words "twelve and a half acress" be substituted; and

(b) in line 4, for the words "five thousand rupees", the words "two thousand rupees" be substituted.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Next motion. Mian Latif.

Mian Abdul Latif: I beg to move:

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue:—

(a) the words "not exceeding fifty acres in area or of land the principal money secured by which does not exceed five thousand rupees", occurring in lines 2-4, be deleted; and

(b) Explanation I be deleted and Explanation II be re-numbered as Explanation I.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is.

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue:—

(a) the words "not exceeding fifty acres in area or of land the principal money secured by which does not exceed five thousand rupees", occurring in lines 2-4, be deleted; and

(b) Explanation I be deleted and Explanation II be re-numbered as Explanation I.

Minister of Revenue: Opposed.

میاں عبداللطیف(شیخوپورہ۔ ۱)— جناب صدر اس بل کی غرض و غایت اس بل کا مدعا جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ حکومت کا مطلب شروع سے جو پہلے قوانین بنے ہوئے ہیں اور غالباً اب یہ ہے کہ مقدمہ بازی راہن اور مرتہن کے درمیان کم سے کم ہو انصاف جسقدر زیادہ سستا ہوسکے سستا ہو اور جسقدر آسان ہوسکے اسقدر آسان کیا جائے یہ گویا اس بل کی بنیادی تین غرض و غایت ہیں جنکو پورا کرنے کے لئے یہ بل ہمارے سامنے ہے لیکن یہ کلاز ان تینوں اغراض کے منافی ہے ہم نے یہ حد بندی لگا کر ایک چھوٹے سے خطے کو علیحدہ کرلیا یعنی راہن جو ۱۵۔ ایکڑ کا مالک ہے یا جس کی زمین سوا چھہ ہزار روپے میں رہن ہے مقروض ہے راہن ہے اسکو ہمنے الگ کردیا اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے وہ رعایت نہیں دے رہے ہیں جو ۵۰۔ ایکڑ سے کم والے کو دے رہے ہیں۔ دیکھنا جناب یہ ہے کہ یہ چیز کس طرح سے حاصل کی جاسکتی ہے کیا ہم کسی قانون کے ذریعہ اسے سستا کر سکتے ہیں اسکو آسان کر سکتے ہیں اگر آسان ہو سکتا ہے سستا ہو سکتا ہے اور مقدمہ بازی کم کی جا سکتی ہے تو کیا اس سستے راستے

کو چھوڑ کر مشکل بنایا جائے اسکو لازمی طور پر مہنگا بنایا جائے اسکو لازمی طور پر لمبا بنایا جائے۔ ایک کلاس کیلئے آپ نے یہ قانون رکھدیا ہے ہم اس کو Welcome کرتے ہیں لیکن جہاں دوسرے قسم کا کلاس ہے آپ نے اسکے راستے میں رکاوٹیں ڈال دی ہیں مقدمہ بازی کا کورس لمبا کر دیا ہے اور انصاف مہنگا کردیا ہے اور انصاف مشکل کردیا ہے اسکی صورت کیا ہے میں کوئی نئی چیز نہیں پیش کر رہا ہوں مجھے ایسٹ پنجاب کی دو ریاستوں کا علم ہے جہاں انہوں نے اس سلسلے کے متعلق قوانین بنائے ہوئے تھے Redemption of Mortgages کیلئے۔ انہوں نے یہ حد بندی کہ جو پچاس ایکڑ یا جو ۵ ہزار روپے کی ہے انہوں نے اپنے قوانین میں نہیں رکھے تھے اسلئے کہ جو چیز Summary طریقہ سے حاصل ہوتی ہے اسکے لئے رعایا کو کیوں مجبور کیا جائے۔ کہ ایک دعوے کیلئے وہ سول کورٹ میں جائیں کیونکہ اس کلاز کو رکھنے کا مطلب یہ ہے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ کلاز اور مال کی بجائے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دیکر نجات حاصل کر سکتا ہے۔ یہ نہیں۔ اس کے لئے دوسرا راستہ ہے۔ وہ ہے سول کورٹس کا۔ جو چیز کہ آٹھ آنے کی درخواست سے حاصل ہوتی ہے اور Summary طریقے سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے لئے ہم انہیں مجبور کردینگے کہ وہ سول کورٹس میں جائیں۔ اور جو کام آٹھ آنے کی درخواست سے آسانی کے ساتھ ہوسکتا ہے ہم انہیں مجبور کرکے کہتے ہیں کہ تم جاؤ دیوانی عدالتوں میں جاؤ۔ اور پوری کورٹ فیس ادا کرو۔ اور ان سول کورٹس کی فیس دس فی صدی مقرر ہے۔ یعنی اگر دس ہزار روپے کی Secured delet ہے۔ تو عدالت کو پہلے ایک ہزار روپے کورٹ فیس ادا کرو۔ اور دیگر اخراجات کا اندازہ بھی آپ خود کرسکتے ہیں۔ میرے فاضل بھائی بھی جانتے ہیں۔ کہ ایک وکیل کی فیس بھی کم از کم پندرہ فیصدی اسکو ادا کرنی پڑیگی۔ اس طرح اس کا پچیس فیصدی حصہ تو پہلے ہی کاٹ دیا جاتا ہے۔ تو اس کا بوجھ کس پر پڑیگا۔ یہ راہن پر پڑیگا۔

Mr. Speaker: The House is adjourned for tomorrow to meet at 9-00 a.m.

(*The Assembly then adjourned till* 9-00 *a.m. on Friday, the* 20*th March,* 1964)

APPENDIX I

(Names of Members present in the Assembly at 9-10 a.m. on 19th March, 1964).

1. Abdul Majid Khan Major.
2. Abdul Majid, Haji.
3. Abdul Rahim, Chaudhrl.
4. Aman Ullah Khan Shahani, Khan.
5. Asghar Ali Randhawa, Chaudhri.
6. Ghulam Sarwar, Raja.
7. Hamza, Mr.
8. Hassan Shah Orakzai, Haji Malik Mir.
9. Iftikhar Ahmed Khan, Mr.
10. Imtiaz Ahmed Gill, Chaudhri
11. Jahan Ara Shah Nawaz, Begum.
12. Khalid bin Jaffar, Mr.
13. Khalid Umar Sardar
14. Khuda Bux Talpur, Haji Mir
15. Mehboob Ali Bhayo, Haji Sardar
16. Meraj-ud-Din, Mian
17. Muhammad Afzal, Arbab
18. Muhammad Akbar Khan, Mr.
19. Muhammad Ashraf Khan, Raja
20. Muhammad Bux Talpur, Haji Mir,
21. Muhammad Hanif Siddiqi, Mr.
22. Muhammad Ibrahim, Chaudhri
23. Muhammad Murad Khan Jamali, Mir
24. Muhammad Rafiq Babu, Mr.
25. Muhammad Ramzan Drishak, Sardar.
26. Nadir Khan Raja.
27. Niamat Ullah, Chaudhri.
28. Rasool Bakhsh Talpur, Mir.
29. Raza Khan, Mr.
30. Sarfraz Khan, Malik.
31. Sultan Ahmed, Chaudhri.
32. Sultan Muhammad Awan, Mr.
33. Yaqub Khan, Mr.

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 5960)

ANNEXURE I

BAHAWALNAGAR TEHSIL

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost.
1	2	3
		Rs.
1	Well at Gala Arain	2,770
2	Well at Jamal Din Bhuk	2,500
3	Diggi at Kot Hamraj	7,500
4	Diggi at Sukh Ram pur	7,500
5	Diggi at Toba Allah Yar	7,500
6	40 culverts in Halqa Union Council Kot Amin Khan	10,800
7	Link road about 10 miles in Union Council Halqa (Earth work).. ..	28,000
8	Civil Dispensary Building at Malikpura	5,500
9	Vetinary Dispensary Building at Malikpura	8,500
10	Middle School Building at Bala Arain	20,000
11	Primary School Building at Lakmir Dhudhi	17,400
12	Primary School at Mehmooda Jhodeka	17,400
13	Tube-well at -Mailkura	12,000
	UNION COUNCIL No. 2.	
14	Pucca well at Bhamboo wala	3,000
15	Pucca well at Kot Fateh Muhammad	3,000
16	Pucca well at Basti Maharam	3,000
17	Diggi at Basti Noor Shah	5, 000
18	Pucca well at Muhammad pur	3,000
19	Pucca well at Jalwala	3,000
20	8 culvets at Attersingh Sani	2,160
21	Primary School at Kot Ghulam Rassool	17,400
22	Primary School at Khaja Bux Bodla	17,400
	UNION COUNCIL No. 3.	
	TOBA QALANDAR SHAH	
23	Well at Jhulan Arain	542
24	Minor Bridge at Chaweka Uttar	540
25	Primary School at Village Mehar Shah	8,535
26	Drain at Dhudian	236

Serial No.	Name of Scheme	Total estimated cost
1	2	3
	UNION COUNCIL NO. 4.	Rs.
	QAMAR DIN KHAN	
27	Well at Kakul Bodia	2,000
	UNION COUNCIL NO. 5.	
	NADIR SHAH	
28	Link Road 71/2 miles Union Council Halqa	21,000
29	Veterinary Dispensary Nadir Shah..	8,500
30	Primary School at Mehman Fatwera	17,400
31	Primary School at Rojanwali	17,400
	UNION COUNCIL NO. 6.	
	DHAB SANTEKA	
32	Pucca diggi at Dhab Santeka	7,500
33	Primary School at Falak Sher	17,400
34	Primary School at Wazirpura	17,400
	UNION COUNCIL NO. 7	
	NUR MUHAMMAD BHANGRAN	
35	Primary School Chak Bhattian	17,400
36	Primary School at Mari-MianSahib..	17,400
	UNION COUNCIL NO. 8	
	ALI GOHAR	
37	Service Road Pir Sikander to Takhat Mahal station	30,000
38	Civil Dispensary Pir Sikander	8,500
39	Primary School at Ali Gohar	17,400
40	Primary School at Pir Sikander	17,400
	UNION COUNCIL NO. 9	
	TAKHAT MAHAL	
	UNION COUNCIL NO. 10	
	SADIQ NAGAR	
41	Service Road Kalia Shah to Sadiq Nagar	25,000
42	Bcidgu ovec Doulet Wap near KaliaSheh	10,000

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost
1	2	3
	UNION COUNCIL NO. 11	
	HAFIZABAD	
		Rs.
43	Primary School, Murad Kharral	17,400
44	Primary School, Hfizabad	17,440
45	Pucca well, Murad Kharral	2,000
46	Pucca Diggi at Muhammad Asad Khan	7,500
47	Primary School, Mominabad	17,400
48	Pucca Diggi, Hafizabad	7,500
	UNION COUNCIL NO. 12	
	NANAK CHAND	
49	Well at Panj Kosi	2,100
50	Pucca Diggi, Nursar	7,500
51	Pucca Diggi, Nohalka	7,500
52	Diggi at Naguibabad	7,500
53	Pucca Diggi at Ksishangarh	7,500
54	Pucca Diggi Allahyar Chishti	7,500
55	Civil Dispensary Nursar	8,500
56	Primary School at Nursar	7,500
	UNION COUNCIL NO. 13	
	JANDWALA KALAN	
57	Diggi and side well at Jandwala Kalan	7,500
58	Diggi at Azizabad	7,500
59	Diggi side well Hakim Amir Din	7,500
60	Girl School, Chak Hakim Amir Din	17,400
61	Primary School Building Sardar Shah	17,400
	UNION COUNCIL NO. 14	
	MOHARWALI	
62	Diggi at Kesar DSingh	7,500
63	Two wells at Moharwali	4,200
64	Diggi at Mangla Nai	7,500

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost
1	2	3
	UNION COUNCIL NO. 15	
	KHETRANWALA	
		Rs.
65	Well Muhammad Amir Chishti	2,000
66	Primary School Building Nathu Dhaka	17,400
67	Diggi Said Sarakanwali	7,500
68	Two culverts Khattan	5,400
69	Civil Dispensary Khetranwala	8,500
70	Primary School at Khattan	17,400
71	Diggi at Nathu Dhaka	7,500
72	Primary School at Qaziwala	17,400
73	Primary School Dadu Nanmuka	17,400
	UNION COUNCIL NO. 16.	
	KISHAN GARH	
74	Diggi at Ram pura	7,500
75	Diggi at Kishan Garh	7,500
76	Diggi at Mahni Sabuka	7,500
77	Diggi at Sawaiwala	7,500
78	Primary School Kouriawala	17,400
79	Primary School at Swaiwala	6,000
	UNION COUNCIL NO. 17 ..	
	SOONDHA	
80	Pucca well at Tara Jat	3,000
81	Pucca Diggi at Dinawala	7,500
82	Diggi at Sindha Bishnoian	7,500
83	Civil Dispensary at Soondah	8,500
84	Primary School at Denanwala	17,400
85	Primary School at Toba Rahim Shah	17,400
	UNION COUNCIL No. 18	
	DUNGA BUNGA	
86	Two wells at Dunga Bunga	18,000

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
87	Pucca Diggi at Harirampura	7,500
88	Well at Kat Wazir Sahib	4,000
89	Diggi at Gumti	7,500
90	Pucca Diggi with side well Bus stand...	5,000
91	Drainage in Dunga Bunga	10,000
	UNION COUNCIL No. 19	
	GULAB ALI	
92	Well at Gulab Ali	3,500
93	Pucca Diggi at Bajak	7,500
94	Pucca Diggi at Labh Singh	7,500
95	Diggi at Sher Singh	7,500
96	Pucca diggi at Aziz Din	7,500
97	Pucca Diggi, Bhurji	7,500
98	Pucca Diggi at Ratti Rampura	7,500
99	Primary School building at Labhsing...	17,500
100	Primary School at Chak Aziz Din	17,400
101	Primary School at Bhurji	17,400
102	Primary School at Tekurampura	17,400

ANNEXURE II

TEHSIL MINCHINABAD

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
	TOWN COMMITTEE, MINCHINABAD	
1	Road at Minchinabad	32,000
	UNION COUNCIL No. 21	
2	Soling of road from Ahmadpur to Fordwah	10,000
	UNION COUNCIL No. 22	
	HASIL SARUH	
3	Tube well at Hussain Shah	5,000
4	Primary School at Giriabad	17,400
5	Civil Dispensary, Hasil Saruh	10,000
6	Girls Primary School at Hasilsurah	17,400
	UNION COUNCIL No. 23	
	AMRUKA	
7	Lower Middle School at Amruka	17,400
8	Well at Mathela Qaimka	4,000
9	Well at Bareka	4,000
	UNION COUNCIL No. 24	
	SOBHEWALA	
10	Diggi at Hanuwala	6,500
11	Well at Bahusaru	4,000
12	Well at Jammun	4,000
13	Well at Lahura	4,000
14	Well at Fateh Garh	4,000
	UNION COUNCIL No. 25	
	BHOLEWALA	
15	Primary School at Churiwal	17,400
16	Diggi at Tajana	17,400

TEHSIL MINCHINABAD—CONTD.

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost
1	2	3
	UNION COUNCIL No. 26	Rs.
	CHETSINGHWALA	
17	Primary School at Rohana	17,400
18	Diggi at Jalal Khatoon	6,300
19	Well at Gaddima	4,000
	UNION COUNCIL No. 27	
	PIR GARH	
20	Primary School at Pir Garh	17,500
21	Primary School at Pipal Khalsana	17,400
	UNION COUNCIL No. 28	
	RAHMUKA	
22	Primary School at Rahmuka	17,400
23	Civil Dispensary at Sharaf Shah	10,000
	UNION COUNCIL No. 29	
	KALEWAL	
24	Pucca Diggi at Babalwala	6,300
	UNION COUNCIL No. 30	
	FIDAI SHAH	
25	Lower Middle School Fidai Shah	17,400
26	Primary School at Khalis Khurad	17,400
27	Primary School at Akbar Mari Nihal	17,400
	UNION COUNCIL No. 31	
	LALEKA	
28	Civil Dispensary, Laleka	13,500
	UNION COUNCIL No. 32	
	KABUTARY	
29	Primary School at Muhammadpurlaleka	17,400
30	4 culverts from Fordwah to La eka	1,080

Serial No.	Name of Scheme	Total estimated cost
1	2	3
	UNION COUNCIL No 33	
31	Pucca Diggi at Muhammadpur Sansaran	6,300
32	Girls Primary School at Muhammadpur Sansaran	17,000
33	Diggi at Toba Baluchan	6,300
34	Primary School at Toba Baluchan	17,400
	UNION COUNCIL No. 34 SAID ALI	
	Nil	
	UNION COUNCIL No. 35 MUNIANWALA	
35	Civil Dispensary, Munianwala	13,500
36	Primary School at Dabbar Sahakarganj	17,800
37	Well at Dabbar Shakarganj	4,000

ANNEXURE III

TEHSIL FORTABBAS

Serial No.	Name of Scheme	Amount
1	2	3
		Rs.
1	Pucca Water Tank, 11/1-R	7,500
2	Pucca Water Tank, 2/1-R	7,500
3	Water Tank Pucca, 12/1-R	7,500
4	Water Tank Pucca, 4/1-R	7,500
5	Pucca Water Tank, 17/1-R	7,500
6	Pucca Water Tank, 16/1-R	7,500
7	Pucca Water Tank, 13/1-R	7,500
8	Pucca Water Tank, 1/1-R	7,500
9	1,900 ft. Drainage Channel, 4/1-R	7,500
10	Primary School, 4/1-R	16,400
11	Primary School, 2/1-R	17,400
12	Primary School, 14/1-R	17,400
13	Primary School, 19/1-R	17,400
14	Primary School, 11/1-R	17,400
15	Primary School, 10/1-R	17,400
16	Girls Primary School, 4/1-R	17,400
17	Water Tank at 38/3-R	7,500
18	Water Tank at 24/3-R	7,500
19	Water Tank at 22/3-R	7,500
20	Water Tank at 9/1-R	7,500
21	Girls Primary School at 38/3-R	17,400
22	Water Tank at 78/1-L	7,500
23	Pucca Well at 72/4-R	4,000
24	Primary School at 88/5-R	17,400
25	Primary School at 72/4-R	17,400
26	Water Tank at 57/4-R	7,500
27	Water Tank at 47/3-R	7,500
28	Water Tank at 58/4-R	7,500
29	Water Tank at 45/3-R	7,500

Serial No.	Name of Scheme	Amount
1	2	3
		Rs.
30	Water Tank at 56-4-R	7,500
31	Water Tank at 54/4-R	7,500
32	Water Tank at 59/4-R	7,500
33	Primary School at 21/3-R	17,400
34	Girls Primary School at 58/4-R	17,400
35	Water Tank at 62/4-R	7,500
36	Water Tank at 61/4-R	7,500
37	Water Tank at 60/4-R	7,500
38	Water Tank at 70/4-R	7,500
39	Water Tank at 86/5-R	7,500
40	Water Tank at 66/4-R	7,500
41	Boys Primary School, 86/5-R	17,400
42	Girls Primary School, 70/4-R	17,400
43	Water Tank, 96/6-R	7,500
44	Water Tank, 95/6-R	7,500
45	Water Tank, 121/6-R	7,500
46	Water Tank, 98/6-R	7,500
47	Water Tank at 143/6-R	7,500
48	Girls Primary School, 99/6-R	17,400
49	Pucca Well, 143/6-R	4,000
50	Water Tank, 92/6-R	7,500
51	Water Tank, 147/6-R	7,500
52	Water Tank, 91/6-R	7,500
53	Water Tank, 146/6-R	7,500
54	Water Tank, 148/6R	7,500
55	Water Tank, 97/6R	7,500
56	Primary School, 152/2L	17,400
57	Primary School, 150/2L	17,400
58	Girls Primary School, 93/6R	17,400
59	Water Tank, 161/7R	7,500

Serial No.	Name of Scheme	Amount
1	2	3
		Rs.
60	Water Tank, 162/7R	7,500
61	Pucca Well, 158/7R	4,000
62	Primary School, 158/7R	17,400
63	Community Hall, 158/7R	17,400
64	Water Tank, 169/7R	7,500
65	Water Tank, 192/7R	7,500
66	Water Tank, 186/7R	7,500
67	Primary School, 166/7R	17,400
68	Primary School, 191/7R	17,400
69	Water Tank, 231/9R	7,500
70	Pucca Well, 188/7R	4,000
71	Pucca Well, 230/9R	4,000
72	Pucca Well, 208/9R	4,000
73	Pucca Well, 209/9R	4,000
74	Pucca Well, 239/9R	4,000
75	Girls Primary School, 204/9R	17,400
76	Civil Dispensary, 209/9R	8,500
77	Water Tank, 48/3R	7,500
78	Water Tank, 37/3R	7,500
79	Water Tank, 34/3R	7,500
80	Primary School, 33/3R	17,400
81	Primary School, 27/3R	1 7400
82	Girls Primary School, 33/3R	17,400
83	Girls Primary School, 29/3R	17,400
84	Water Tank, 427/6R	7,500
85	Water Tank, 110/6R	7,500
86	Water Tank, 103/6R	7,500
87	Water Tank, 104/6R	7,500
88	Water Tank, 108/6R	7,500

Serial No.	Name of Scheme	Amount
1	2	3
		Rs.
89	Water Tank, 111/6R	7,500
90	Water Tank, 430/6R	7,500
91	Water Tank, 105/6R	7,500
92	Pucca Well, 430/6R	4,000
93	Primary School, 107/6R	17,400
94	Primary School, 106/6R	17,400
95	Primary School, 109/6T	17,400
96	Veterinary Dispensary Building, 109/6R	8,500
97	Water Tank, 123/6R	7,500
98	Water Tank, 124/6R	7,500
99	Water Tank, 120/6R	7,500
100	Water Tank, 114/6R	7,500
101	Water Tank, 101/6R	7,500
102	Boys Primary School, 102/6R	17,400
103	Boys Primary School, 117/6R	17,400
104	Girls Primary School, 124/6R	17,400
105	Girls Primary School, 118/6R	17,400
106	Water Tank, 432/6R	7,500
107	Water Tank, 133/6R	7,500
108	Water Tank, 434/6R	7,500
109	Water Tank, 132/6R	7,500
110	Water Tank, 129/6R	7,500
111	Pucca Well, 130/6R	21,000
112	Pucca Well, 440/6R	21,000
113	Pucca Well, 438/6R	21,000
114	Middle School, 130/6R (additional 2 rooms)	7,500
115	Middle School, 433/6R (additional 2 rooms)	7,500
116	Veterinary Dispensary Yatim Wala	8,500
117	Two Side Wells, 438/6R	1,600
118	Water Tank, 140/6R	7,500

Serial No.	Name of Scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
119	Water Tank, 139/6R	7,500
120	Water Tank, 171/7R	7,500
121	Water Tank, 171/7R	7,500
122	Water Tank, 137/6R	7,500
123	Water Tank, 426/6R	7,500
124	Water Tank, 138/6R	7,500
125	Water Tank, 141/6R	7,500
126	Water Tank, 425/6R	7,500
127	Water Tank, 136/6R	7,500
128	Girls Primary School, 470/7R	17,500
129	Water Tank, 183/7R	7,500
130	Water Tank, 173/7R	7,500
131	Water Tank, 175/7R	7,500
132	Water Tank, 172/7R	7,500
133	Water Tank, 184/7R	7,500
134	Boys Primary School, 183/7R	17,400
135	Boys Primary School, 174/7R	17,400
136	Girls Primary School, 173/7-R	17,400
137	Primary School, 173/7R	17 400
138	Water Tank, 226/9R	7,500
139	Water Tank, 219/9R	7,500
140	Water Tank, 215/9R	5,000
141	Water Tank, 216/9R	5,000
142	Water Tank, 217/9R	5,000
143	Water Tank, 224/9R	5,000
144	Water Tank, 225/9R	5,000
145	Water Tank, 229/9R	5,000
146	Boys Primary School, 211/9R	17,400
147	Boys Middle School, 213/9R	6'800
148	Girls, Primary School, 227/7R	17,400
149	Water Tank, 264/HR	7,500
150	Water Tank, 241/HR	7,500
151	Water Tank, 242/HR	7,500
152	Pucca Well, 268/HR	5,000

Serial No.	Name of Scheme.	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
153	Pucca Well, 268/HR	5,000
154	Boys, Primary School, 264/HR	17,400
155	Boys, Primary School, 265/HR	17,400
156	Middle School, 240/HR	63,200
157	Water Tank, 296/HR	7,500
158	Water Tank, 280/HR	7,500
159	Water Tank, 284/HR	7,500
160	Water Tank, 279/HR	7,500
161	Pucca Well, 295/HR	8,000
162	Boys, Primary School, 283/HR	17,400
163	Water Tank, 298/HR	7,500
164	Water Tank, 302/HR	7,500
165	Pucca Diggi, 305/HR	8,000
166	Pucca Diggi, 304/HR	8,000
167	Primary School, 313/HR	17,500
168	Water Tank, 315/HR	7,500
169	Water Tank, 327/HR	7,500
170	Water Tank, 317/HR	7,500
171	Water Tank, 339/HR	7,500
172	Pucca Well, 319/HR	7,500
173	Pucca Well, 323/HR	7,500
174	Pucca Well, 317/HR	7,500
175	Pucca Well, 324/HR	7,500
176	Pucca Well, 325/HR	8,000
177	Pucca Well, 326/HR	8,000
178	Pucca Well, 321/HR	8,000
179	Pucca Well, 329/HR	8,000
180	Boys, Primary School, 324/HR	17,400
181	Water Tank, 322/HR	7,500
182	Construction of Toba Bohar Wali	10,000
183	Construction of Toba 289/HR/2-L	8,000
184	Construction of Toba Moodiwala	10,000

ANNEXURE IV

TEHSIL CHISHTIAN

Serial No.	Name of scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
1	Water Well, Chak No. 9/Ford	3,000
2	Sub Health Centre with Resident Quarters at Shali Gharbi — —	8,500
3	10 culverts at Chak No. 9/Ford	2,700
4	14 culverts at Shali Gharbi	3,780
5	Water Well at Chak Shali Gharbi	3,000
6	Primary School at Chak 10/Ford	17,400
7	Civil Dispensary at Chak No. 8/Fordwah	8,500
8	Primary School, 48/Fateh	17,400
9	Lower Middle School, 48/F..	17,400
10	Girls Primary School, 511 Fateh .. —	17,400
11	Civil Dispensary, 52/Fateh .. .. —	8,500
12	Diggi Pucca, 55/Fateh	7,500
13	Well at Chak No. 52/Fateh	4,000
14	Well at Chak No. 8/Ford	4,000
15	Well at Chak No. 52/Fateh (Maqsoodabad)	4,000
16	Pucca Diggi, 54/Fateh	4,500
17	Pucca Drains and Streets, Chak 98/Fateh .. —	5,200
18	Diggi at 98/Fateh	7,500
19	Diggi at 97/Fateh	7,500
20	Diggi at 45/Fateh	7,500
21	Drainage at 44/Fateh	800
22	Well at Chak 44/Fateh	4,000
23	Well at Chak 49/Fateh	4,000
24	Veterinary Dispensary 98/Fateh	8,500
25	Girls Primary School at 213/Fateh	17,400
26	Diggi at Chak 217/Fateh	7,500
27	Primary School, 100/Murad	17,400
28	Drainage at 130/Murad	3,600

Serial No.	Name of scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
29	Primary School, 95/Fateh	17,400
30	Diggi at 187/Murad	7,500
31	Pucca Drainge 176/Murad (Locals)	7,500
32	Pucca Well at 169/Murad	4,000
33	Pucca Diggi at 176/Murad	7,500
34	Trial Borring of tube-well Chak 175/Murad	10,700
35	Diggi at 167/Murad	7,500
36	Pucca Diggi at 175/Murad	7,500
37	Pucca Diggi at 174/Murad	7,500
38	Primary School, 141/Murad.	17,400
39	Primary School, 176/Murad	17,400
40	Girls rimary School, 168/Murad	17,400
41	Pucca Drainaae, 167/Murad	3,780
42	Pucca Diggi at 205/Murad	7,500
43	Pucca Diggi at 177/Murad	7,500
44	Pucca Diggi at 200/Murad	7,500
45	Pucca Diggi at 178/Murad	7,500
46	Pucca Diggi at 203/Murad	7,500
47	Pucca Diggi at 199/Murad	7,500
48	Pucca Diggi at 204/Murad	7,500
49	Pucca Well at 202/Murad	5,000
50	Girls Primary School, 205/Murad	17,500
51	Girls Primary School, 206/Murad	17,500
52	Girls Primary School, 202/Murad	17,500
53	Pucca Diggi at 172/Murad	7,500
54	Pucca Well at 172/Murad	4,000
55	Primary School, 172/Murad	17,400
56	Girls Primary School, 173/Murad	17,400
57	Pucca Well at 103/Murad	4,000

Serial No.	Name of scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
58	Pucca Diggi at 100/Fateh	7,500
59	Pucca Diggi at 121/Murad	10,500
60	Primary School, 104/Fateh	17,500
61	Primary School, 123/Murad	17,500
62	Pucca Well at 125/Murad	4,000
63	Pucca Diggi at 11/Murad	7,500
64	Pucca Diggi at 106/Fateh	7,500
65	Pucca Well at 23/Gajian	4,000
66	Pucca Well at 18/Gajinan	4,000
67	Pucca Well at 16/Gajinan	24,000
68	Pucca Diggi at 109/Fateh	7,500
69	Pucca Diggi at 42/Fateh	7,050
70	Pucca Diggi at 41/Fateh	7,500
71	Pucca Diggi at 17/G	7,500
72	Pucca Diggi at 112/Murad	7,500
73	Pucca Diggi at 30/Gajinan	7,500
74	Pucca Well at 7/Gajinan	4,000
75	Pucca Well at 27/Gajinan	4,000
76	Primary School, 5/Gajinan	17,400
77	Pucca Diggi, 24/Gajinan	7,500
78	Primary School, 111/Gajiani	17,400
79	Primary School, 2/Gajiani	17,400
80	Middle School, 3/Gajiani	11,300
81	Fercieve Well Guest Middle School	6,000
82	Pucca Well, Chak 24/G	4,000
83	Pucca Well, Chak 9/G	4,000
84	Primary School at Bala Arain	17,400
85	Civil Dispensary at Dulla Bhandera	8,500
86	Primary School at Ghulam Ali	17,400
87	Construction of School at Muharan Sharif	17,400
88	Construction of Well at Sodha	21,000

Serial No.	Name of the scheme	Total estimated cost
1	2	3
		Rs.
89	Construction of Diggi at Basti M. Manzoor Ahmad, Chak 3/Ford	7,500
90	Primary School, 1/Ford	17,400
91	Primary School, Sodha	17,400
92	Well at 3/Ford	2,100
93	Civil Dispensary at Muharan Sharif	8,500
94	Veterinary Dispensary at Shahar Farid	6,075
95	Girls Primary School, Doonga Baluchan	17,400
96	Primary School at Mehta Jhedu	17,400

(Ref. Starred Question No. 6476)

Serial No.	Name of Union Council	Name of the members.	Action taken.
1.	Union Council No. 7 Kharota Tehsil Sialiot.	1. Malik Muhammad Hussain..	Show cause notices have been issued under Article 25 of Basic Democracies Order, 1959 to the defaultars and their cases are under consideration
		2. Subedar Malik Faqir Hussain	
		3. Subedar Muhammad Hussain	
2.	Union Council No. 29 Uggoki Tehsil Sialiot.	1. Sardar Muhammad ..	
		2. Chaudhry Fazal Din ..	
		3. Rana Nasrullah Khan ..	Do.
		4. Rana Mohd Hayat Khan ..	
		5. Chaudhry Muhammad Ismail	
		6. Ch. Fazal Din ..	
3.	Union Council No. 4 Gondal	1. Haji Noor Muhammad ..	
		2. Feroze Din ..	Do.
		3. Aqal Khan ..	
		4. Subedar Yar Muhammad ..	
4.	Union Council No. 21 Pucca Garha.	1. Ch. Muhammad Iqbal ..	
		2. Ch. Abdul Ghani ..	Do.
		3. Ch. Muhammad Boota ..	
5.	Union Council No. 13 Ballanwala.	1. Muhammad Hussain ..	Do.
6.	Union Council No. 27, Kulluwal.	1. Malik Mohd Hussain ..	Do.
7.	Union Council No. 33 Tehsil Daska.	1. Baland Khan ..	Do.
8.	Union Council Gojra Tehsil Daska.	1. Khan Muhammad ..	
		2. Manzoor Ahmad ..	
		3. Bashir Ahmad ..	
		4. Sardar Khan ..	Do.
		5. Abdullah Khan ..	
		6. Akbar Ali ..	
9.	Union Council No. 100 Sorangian Tehsil Pasrur.	1. Qureshi Hakoomat Hussain.	Do.
		2. Khawja Saraj Din ..	
10.	Union Council No. 88, Badina.	1. Ghulam Rasool ..	Do.
11.	Union Council Ghobara ..	1. Ch. Sardar Khan ..	
		2. Feroze Din ..	
		3. Zafar Ahmad ..	Do.
		4. Muhammad Ismail ..	
		5. Chiragh Din ..	

12.	Union Council No. 97 Shahzada.	1. Talib Hussain	—	Do.
13.	Union Council No. 93 Khanawali.	1. Ch. Sardar	—	Do.
		2. Sayeed Akbar Ali	—	
14.	Union Council No. 107 Kalaswala.	..		—
15.	Union Council No. 98 Khanpur Syedan.	1. Nasir Ahmad	—	
		2. Ch. Muhammad Shafi	...	
		3. Zafar Zhmad	..	
		4. Nizam Din	...	Do.
		5. Ch. Hafiz Ullah	—	
		6. Muhammad Yaqoob	—	
		7. Syed Faiz Askri	—	
16.	Union Council No. 94 Saboke.	1. Arshad Ahmad	..	
		2. Talib Hussain	...	
		3. Lal Din	..	
		4. Abdullah	...	Do.
		5. Bahawal Bux	...	
		6. Khushi Muhammad	...	
		7. Inayat Ullah	...	
17.	Union Council No. 85 Bajra Garhi.	1. Muhammad Boota	—	
		2. Fazal Hussain	...	
		3. Fazal Ahmad	...	
		4. Maqbool Hussain	...	Do.
		5. Muhammad Hayat	...	
		6. Khadim Hussain	...	
		7. Muhammad Hussain	...	
		8. Ishrat Hussain		
18.	Union Council No. 81 Behlopur Tehsil Narowal.	1. Saadat Ahmad	—	Do.
19.	Union Council No. 75 Bathanwala.	1. Ghulam Muhammad	—	Do.
		2. Rahim Bux	—	
20.	Union Council Valipur Bura Tehsil Shakargarh.	1. Muhammad Sharif	—	Do.
		2. Fakhar-ul-Nisa.	—	
21.	Union Council No. 24 Chuni Salehrian Tehsil Sialkot	Fazal Muhammad	—	Removed from the membership.
22.	Union Council. No. 30 Ghulam Garh, Tehsil Daska.	Muhammad Ramzan	—	Do.
23.	Union Committee No. 5 Sialkot City.	Mr. Mubarik Ali	—	Show cause notice has been issued under Article 25 of B.D.O., 1959 and the case is under consideration.

Name of Union Council.	Year. 1960-61..	Year. 1961-62.	Year. 1962-63
1. Samae	.. (a) Yes. Audited	.. (a) Yes. audited	.. (a) Ues. audited
	(b) Union Council has submitted para-wise replies to the Examiner, Local Funds Accounts Karachi fo scruitiny under No. 2 dated 1st January, 1964.	(b) U.C. has not submitted replies to the Examiner, so far. Objections have been repeated in the audite of 62-63 and replies thereto are being awaited.	(b) U. C. has submitted para-wise replies to the Examiner, Local Funds Account Karachi under letter No. 4, dated 2nd January 1964 for scrutiny.
	(c) Does not arise ...	(c) Does not arise ..	(c) Does not arise.
2. Kaloi	... (a) Audited ...	(a) Yes. Audited ..	(a) Yes. Audited
	(b) U. C. has not submitted replies to the Examiner so for and it has been reminded.	(b) U. C. has not submitted relies to Examiner so far and it has been reminded.	(b) U.C. has not submitted para-wise replies to the Examiner, so far and it has been reminded.
	(c) Does not arise ..	(c) Does not arise ..	(c) Does not arise.
3. Khetiari	.. (a) Yes. Audited	(a) Yes. Audited ..	(a) Yes. Audited.
	(b) U. C. has not satisfied the objections so far and it has been reminded.	(b) U. C. has satisfied audit except in respect of objection in 2. This repeated in the audit note for the year 62-63 for disposal.	(b) U.C. has not submitted para-wise replies to the Examiner so far an it has been reminded.
	(c) Does not arise ..	(c) Does not arise ..	(c) Does not arise
4. Jorou	.. (a) Yes. Audited ..	(a) Yes. Audited ..	(a) Yes. Audited.
	(b) U. C. has not submitted replies to the Examiner so far and it has been reminded.	(b) U. C. has not submitted replies to the Examiner so far and it has been reminded.	(b) U. C. has not submitted para-wise replies to the Examiner so far and it has been reminded.
	(c) Does not arise ...	(c) Does not arise ..	(c) Does not arise.
5. Dhakou	.. Do. ...	Do. ..	Do.
6. Manjthi	Do.	(a) Yes. Audited ..	(a) Yes. Audited.
		(b) U. C. has submitted para-wise replies to the Examiner under No. 329, dated 26th January, 1964 for scruitiny.	(b) U. C. has sumitted para-wise replies to the Eaminer under letter No. 329, dated 26th January, 1964 for scrutiny.
		(c) Does not arise.	.. (c) Does not

Morhano	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has submitted para-wise Examiner so far and it has been reminded. (c) Does not arise	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has Submitted replies to the Examiner vide letter No. 26, dated 18th January, 1964 for scrutiny. (c) Does not arise	.. (a) Yes. Audited. (b) U. C. has Submitted replies to the Examiner under letter No. 26,. dated 18th January, 1964 for scrutiny. (c) Does not arise.
Tigusar	.. Information is not yet available	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has not satisfied objections which have been again repeated in the audit for the year 62-63, their disposal is awaited. (c) Does not arise	.. (a) Yes. Audited. (b) U. C. has submitted para-wise, replies to the Examiner nuder No. 91 dated 12th February, 1964 for scrutiny. .. (c) Does not arise.
Pilu	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has submitted replies to the Examiner under No. 127 dated 12th October, 1963 for scrutiny. (c) Does not arise	..(a) Yes. Audited (b) U. C. has submitted replies to the Examiner vide No. 582 dated 6th February, 1962 for scrutiny. .. (c) Does not arise	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has not submitted para-wise replies to the Examiner under No 582, dated 6th February, 1964 for scrutiny. .. (c) Does not a raise
Saticero	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has replies to the Examiner under letter No. 108 dated 3rd June 1962. (c) Does not arise	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has satisfied the audit except in respect of objection No. 2. It has been repeated again in the Audit of 62-63. .. (c) Does not arise	.. (a) Yes. Audited. (b) U. C. has not s ibmitted para-wise replies to the Examiner so far and it has been reminded. .. (c) Does not arise.
Hirar	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has submitted replies to Examiner under No. 28, dated 19th Janaury, 1963.	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has not submitted para-wise, replies to the Examiner so far and it has been reminded.	.. (a) Do.
Tar Ahmed	.. (a) Yes. Audited (b) U. C. has not submitted re plies so far to the Examiner and it has been reminded. (c) Does not arise	.. Do. ..	.. Do. --

KARACHI: PRINTED AT THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS.

(600)-7-65—IV.